تاریخی صحائف

اصل عبرانی اور ارامی متن سے نیا اُردو ترجمہ

اردو جیو ورژن

The Historical Books. Joshua-Esther in Modern Urdu
Translated from the Original Hebrew and Aramaic
Urdu Geo Version (Persian script)

www.urdugeoversion.com

فہرستِ کتب

تاریخی صحائف

حرفِ آغاز

عزیز قاری! آپ کے ہاتھ میں کتابِ مقدّس کا نیا اُردو ترجمہ ہے۔ یہ الٰہی کتاب انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اِس میں انسان کے ساتھ اللہ کی محبت اور اُس کے لئے اُس کی مرضی اور منشا کا اظہار ہے۔

کتابِ مقدّس پرانے اور نئے عہد نامے کا مجموعہ ہے۔ پرانا عہد نامہ توریت، تاریخی صحائف، حکمت اور زبور کے صحائف، اور انبیا کے صحائف پر مشتمل ہے۔ نیا عہد نامہ انجیلِ مقدّس کا پاک کلام ہے۔

پرانے عہد نامے کی اصل زبان عبرانی اور آرامی اور نئے عہد نامے کی یونانی ہے۔ زیرِ نظر متن اِن زبانوں کا براہِ راست ترجمہ ہے۔ مترجم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اصل زبانوں کا صحیح صحیح مفہوم ادا کرے۔

پاک کلام کے تمام مترجمین کو دو سوالوں کا سامنا ہے: پہلا یہ کہ اصل متن کا صحیح صحیح ترجمہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ جس زبان میں ترجمہ کرنا مقصود ہو اُس کی خوب صورتی اور چاشنی بھی برقرار رہے اور پاک متن کے ساتھ وفاداری بھی متاثر نہ ہو۔ چنانچہ ہر مترجم کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کہاں تک وہ لفظ بلفظ ترجمہ کرے اور کہاں تک اُردو زبان کی صحت، خوب صورتی اور چاشنی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قدرے آزادانہ ترجمہ کرے۔ مختلف ترجموں میں جو بعض اوقات تھوڑا بہت فرق نظر آتا ہے اُس کا یہی سبب ہے کہ ایک مترجم اصل الفاظ کا زیادہ پابند رہا ہے جبکہ دوسرے نے مفہوم کو ادا کرنے میں اُردو زبان کی رعایت کر کے قدرے آزاد طریقے سے مطلب کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس ترجمے میں جہاں تک ہو سکا اصل زبان کے قریب رہنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ سرخیاں اور عنوانات متن کا حصہ نہیں ہیں۔ اُن کو محض قاری کی سہولت کی خاطر دیا گیا ہے۔

چونکہ اصل زبانوں میں انبیا کے لئے عزت کے وہ القاب استعمال نہیں کئے گئے جن کا آج کل رواج ہے، اِس لئے الہامی متن کے احترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ترجمے میں القاب کا اضافہ کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

کتابِ مقدّس میں مذکور جواہرات کا ترجمہ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق کیا گیا ہے۔

چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ ناپ تول کی مقداریں قدرے بدل گئیں اِس لئے ترجمے میں اُن کی ادائیگی میں خاص مشکل پیش آئی۔

جہاں روح کا لفظ صیغہ مذکر میں ادا کیا گیا ہے وہاں اُس سے مراد روح القدس یعنی خدا کا روح ہے۔ جب وہ اَور معنوں میں مستعمل ہے تب معمول کے مطابق صیغہ مؤنث استعمال ہوا ہے۔

انجیلِ مقدّس میں بپتسمہ دینے کا لغوی مطلب غوطہ دینا ہے۔ جس شخص کو بپتسمہ دیا جاتا ہے اُسے پانی میں غوطہ دیا جاتا ہے۔

باری تعالیٰ کے فضل سے کتابِ مقدّس کے کئی اُردو ترجمے دست یاب ہیں۔ اِن سب کا مقصد یہی ہے کہ اصل زبان کا مفہوم ادا کیا جائے۔ اِن کا آپس میں مقابلہ نہیں ہے بلکہ مختلف ترجموں کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرنے سے اصلی زبان کے مفہوم کی گہرائی اور وسعت سامنے آتی ہے اور یوں مختلف ترجمے مل کر کلامِ مقدّس کی پوری تفہیم میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اللہ کرے کہ یہ ترجمہ بھی اُس کے زندہ کلام کا مطلب اور مقصد اور اُس کی وسعت اور گہرائی کو زیادہ صفائی سے سمجھنے میں مدد کا باعث بنے۔

ناشرین

یشوع

رب یشوع کو راہنمائی کی ذمہ داری سونپتا ہے

1 رب کے خادم موسیٰ کی موت کے بعد رب
موسیٰ کے مددگار یشوع بن نون سے ہم کلام
ہوا۔ اُس نے کہا، 2 ''میرا خادم موسیٰ فوت ہو گیا ہے۔
اب اُٹھ، اِس پوری قوم کے ساتھ دریائے یردن کو پار
کر کے اُس ملک میں داخل ہو جا جو مَیں اسرائیلیوں کو
دینے کو ہوں۔ 3 جس زمین پر بھی تُو اپنا پاؤں رکھے گا
اُسے مَیں موسیٰ کے ساتھ کئے گئے وعدے کے مطابق
تجھے دوں گا۔ 4 تمہارے ملک کی سرحدیں یہ ہوں گی:
جنوب میں نجب کا ریگستان، شمال میں لبنان، مشرق
میں دریائے فرات اور مغرب میں بحیرۂ روم۔ حِتّی قوم
کا پورا علاقہ اِس میں شامل ہو گا۔ 5 تیرے جیتے جی
کوئی تیرا سامنا نہیں کر سکے گا۔ جس طرح مَیں موسیٰ
کے ساتھ تھا، اُسی طرح تیرے ساتھ بھی ہوں گا۔
مَیں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا، نہ تجھے ترک کروں گا۔
6 مضبوط اور دلیر ہو، کیونکہ تُو ہی اِس قوم کو میراث
میں وہ ملک دے گا جس کا مَیں نے اُن کے باپ دادا
سے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا۔ 7 لیکن خبردار، مضبوط
اور بہت دلیر ہو۔ احتیاط سے اُس پوری شریعت پر عمل
کر جو میرے خادم موسیٰ نے تجھے دی ہے۔ اُس سے
نہ دائیں اور نہ بائیں طرف ہٹنا۔ پھر جہاں کہیں بھی
تُو جائے کامیاب ہو گا۔ 8 جو باتیں اِس شریعت کی
کتاب میں لکھی ہیں وہ تیرے منہ سے نہ ہٹیں۔ دن
رات اُن پر غور کرتا رہ تاکہ تُو احتیاط سے اِس کی ہر
بات پر عمل کر سکے۔ پھر تُو ہر کام میں کامیاب اور خوش
حال ہو گا۔
9 مَیں پھر کہتا ہوں کہ مضبوط اور دلیر ہو۔ نہ گھبرا
اور نہ حوصلہ ہار، کیونکہ جہاں بھی تُو جائے گا وہاں رب
تیرا خدا تیرے ساتھ رہے گا۔''

ملک میں داخل ہونے کی تیاریاں

10 پھر یشوع قوم کے نگہبانوں سے مخاطب ہوا،
11 ''خیمہ گاہ میں ہر جگہ جا کر لوگوں کو اطلاع دیں
کہ سفر کے لئے کھانے کا بندوبست کر لیں۔ کیونکہ
تین دن کے بعد آپ دریائے یردن کو پار کر کے اُس
ملک پر قبضہ کریں گے جو رب آپ کا خدا آپ کو ورثے
میں دے رہا ہے۔''
12 پھر یشوع روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے

سے مخاطب ہوا، 13 ”یہ بات یاد رکھیں جو رب کے
خادم موسیٰ نے آپ سے کہی تھی، ’رب تمہارا خدا تم
کو دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر کا یہ علاقہ دیتا
ہے تاکہ تم یہاں امن و امان کے ساتھ رہ سکو۔‘
14 اب جب ہم دریائے یردن کو پار کر رہے ہیں تو آپ
کے بال بچے اور مویشی یہیں رہ سکتے ہیں۔ لیکن لازم
ہے کہ آپ کے تمام جنگ کرنے کے قابل مرد مسلح
ہو کر اپنے بھائیوں کے آگے آگے دریا کو پار کریں۔ آپ
کو اُس وقت تک اپنے بھائیوں کی مدد کرنا ہے 15 جب
تک رب اُنہیں وہ آرام نہ دے جو آپ کو حاصل ہے
اور وہ اُس ملک پر قبضہ نہ کر لیں جو رب آپ کا خدا
اُنہیں دے رہا ہے۔ اِس کے بعد ہی آپ کو اپنے اُس
علاقے میں واپس جا کر آباد ہونے کی اجازت ہو گی جو
رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو دریائے یردن کے مشرقی
کنارے پر دیا تھا۔“

16 اُنہوں نے جواب میں یشوع سے کہا، ”جو بھی حکم
آپ نے ہمیں دیا ہے وہ ہم مانیں گے اور جہاں بھی
ہمیں بھیجیں گے وہاں جائیں گے۔ 17 جس طرح ہم
موسیٰ کی ہر بات مانتے تھے اُسی طرح آپ کی بھی ہر بات
مانیں گے۔ لیکن رب آپ کا خدا اُسی طرح آپ کے
ساتھ ہو جس طرح وہ موسیٰ کے ساتھ تھا۔ 18 جو بھی
آپ کے حکم کی خلاف ورزی کر کے آپ کی وہ تمام
باتیں نہ مانے جو آپ فرمائیں گے اُسے سزائے موت دی
جائے۔ لیکن مضبوط اور دلیر ہوں!“

یریحو شہر میں اسرائیلی جاسوس

2 پھر یشوع نے چپکے سے دو جاسوسوں کو شِطّیم
سے بھیج دیا جہاں اسرائیلی خیمہ گاہ تھی۔ اُس نے
اُن سے کہا، ”جا کر ملک کا جائزہ لیں، خاص کر یریحو شہر
کا۔“ وہ روانہ ہوئے اور چلتے چلتے ایک کسبی کے گھر پہنچے
جس کا نام راحب تھا۔ وہاں وہ رات کے لئے ٹھہر گئے۔
2 لیکن یریحو کے بادشاہ کو اطلاع ملی کہ آج شام کو کچھ
اسرائیلی مرد یہاں پہنچ گئے ہیں جو ملک کی جاسوسی کرنا
چاہتے ہیں۔ 3 یہ سن کر بادشاہ نے راحب کو خبر بھیجی،
”اُن آدمیوں کو نکال دو جو تمہارے پاس آ کر ٹھہرے
ہوئے ہیں، کیونکہ یہ پورے ملک کی جاسوسی کرنے کے
لئے آئے ہیں۔“

4 لیکن راحب نے دونوں آدمیوں کو چھپا رکھا تھا۔
اُس نے کہا، ”جی، یہ آدمی میرے پاس آئے تو تھے
لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کہاں سے آئے ہیں۔
5 جب دن ڈھلنے لگا اور شہر کے دروازوں کو بند کرنے
کا وقت آ گیا تو وہ چلے گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس
طرف گئے۔ اب جلدی کر کے اُن کا پیچھا کریں۔ عین
ممکن ہے کہ آپ اُنہیں پکڑ لیں۔“ 6 حقیقت میں
راحب نے اُنہیں چھت پر لے جا کر وہاں پر پڑے سَن
کے ڈنٹھلوں کے نیچے چھپا دیا تھا۔ 7 راحب کی بات سن
کر بادشاہ کے آدمی وہاں سے چلے گئے اور شہر سے نکل
کر جاسوسوں کے تعاقب میں اُس راستے پر چلنے لگے جو
دریائے یردن کے اُن کم گہرے مقاموں تک لے جاتا
ہے جہاں اُسے پیدل عبور کیا جا سکتا تھا۔ اور جوں ہی
یہ آدمی نکلے، شہر کا دروازہ اُن کے پیچھے بند کر دیا گیا۔

8 جاسوسوں کے سو جانے سے پہلے راحب نے چھت
پر آ کر 9 اُن سے کہا، ”مَیں جانتی ہوں کہ رب نے یہ
ملک آپ کو دے دیا ہے۔ آپ کے بارے میں سن کر
ہم پر دہشت چھا گئی ہے، اور ملک کے تمام باشندے
ہمت ہار گئے ہیں۔ 10 کیونکہ ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ

کے مصر سے نکلتے وقت رب نے بحرِ قُلزم کا پانی کس
طرح آپ کے آگے خشک کر دیا۔ یہ بھی ہمارے سننے
میں آیا ہے کہ آپ نے دریائے یردن کے مشرق میں
رہنے والے دو بادشاہوں سیحون اور عوج کے ساتھ کیا
کچھ کیا، کہ آپ نے اُنہیں پوری طرح تباہ کر دیا۔ 11یہ
سن کر ہماری ہمت ٹوٹ گئی۔ آپ کے سامنے ہم سب
حوصلہ ہار گئے ہیں، کیونکہ رب آپ کا خدا آسمان و زمین
کا خدا ہے۔ 12اب رب کی قسم کھا کر مجھ سے وعدہ
کریں کہ آپ اُسی طرح میرے خاندان پر مہربانی کریں
گے جس طرح کہ مَیں نے آپ پر کی ہے۔ اور ضمانت
کے طور پر مجھے کوئی نشان دیں 13کہ آپ میرے ماں
باپ، میرے بہن بھائیوں اور اُن کے گھر والوں کو زندہ
چھوڑ کر ہمیں موت سے بچائے رکھیں گے۔“

14آدمیوں نے کہا، ”ہم اپنی جانوں کو ضمانت کے
طور پر پیش کرتے ہیں کہ آپ محفوظ رہیں گے۔ اگر
آپ کسی کو ہمارے بارے میں اطلاع نہ دیں تو ہم آپ
سے ضرور مہربانی اور وفاداری سے پیش آئیں گے جب
رب ہمیں یہ ملک عطا فرمائے گا۔“

15تب راحب نے شہر سے نکلنے میں اُن کی مدد
کی۔ چونکہ اُس کا گھر شہر کی چاردیواری سے ملحق تھا اِس
لئے آدمی کھڑکی سے نکل کر رسّے کے ذریعے باہر کی
زمین پر اُتر آئے۔ 16اُترنے سے پہلے راحب نے اُنہیں
ہدایت کی، ”پہاڑی علاقے کی طرف چلے جائیں۔ جو
آپ کا تعاقب کر رہے ہیں وہ وہاں آپ کو ڈھونڈ نہیں
سکیں گے۔ تین دن تک یعنی جب تک وہ واپس نہ آ
جائیں وہاں چھپے رہنا۔ اِس کے بعد جہاں جانے کا ارادہ
ہے چلے جانا۔“

17آدمیوں نے اُس سے کہا، ”جو قسم آپ نے
ہمیں کھلائی ہے ہم ضرور اُس کے پابند رہیں گے۔ لیکن
شرط یہ ہے 18کہ آپ ہمارے اِس ملک میں آتے وقت
قرمزی رنگ کا یہ رسّا اُس کھڑکی کے سامنے باندھ دیں
جس میں سے آپ نے ہمیں اُترنے دیا ہے۔ یہ بھی
لازم ہے کہ اُس وقت آپ کے ماں باپ، بھائی بہنیں
اور تمام گھر والے آپ کے گھر میں ہوں۔ 19اگر
کوئی آپ کے گھر میں سے نکلے اور مار دیا جائے تو یہ
ہمارا قصور نہیں ہو گا، ہم ذمہ دار نہیں ٹھہریں گے۔
لیکن اگر کسی کو ہاتھ لگایا جائے جو آپ کے گھر کے اندر
ہو تو ہم ہی اُس کی موت کے ذمہ دار ٹھہریں گے۔
20اور کسی کو ہمارے معاملے کے بارے میں اطلاع
نہ دینا، ورنہ ہم اُس قسم سے آزاد ہیں جو آپ نے
ہمیں کھلائی۔“

21راحب نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، ایسا ہی
ہو۔“ پھر اُس نے اُنہیں رُخصت کیا اور وہ روانہ
ہوئے۔ اور راحب نے اپنی کھڑکی کے ساتھ مذکورہ رسّا
باندھ دیا۔

22جاسوس چلتے چلتے پہاڑی علاقے میں آ گئے۔ وہاں
وہ تین دن رہے۔ اِتنے میں اُن کا تعاقب کرنے والے
پورے راستے کا کھوج لگا کر خالی ہاتھ لوٹے۔ 23پھر
دونوں جاسوسوں نے پہاڑی علاقے سے اُتر کر دریائے
یردن کو پار کیا اور یشوع بن نون کے پاس آ کر سب
کچھ بیان کیا جو اُن کے ساتھ ہوا تھا۔ 24اُنہوں نے کہا،
”یقیناً رب نے ہمیں پورا ملک دے دیا ہے۔ ہمارے
بارے میں سن کر ملک کے تمام باشندوں پر دہشت
طاری ہو گئی ہے۔“

اسرائیلی دریائے یردن کو عبور کرتے ہیں

3 صبح سویرے اُٹھ کر یشوع اور تمام اسرائیلی شِطّیم
سے روانہ ہوئے۔ جب وہ دریائے یردن پر پہنچے
تو اُسے عبور نہ کیا بلکہ رات کے لئے کنارے پر رُک
گئے۔ 2 وہ تین دن وہاں رہے۔ پھر نگہبانوں نے خیمہ
گاہ میں سے گزر کر 3 لوگوں کو حکم دیا، ”جب آپ
دیکھیں کہ لاوی کے قبیلے کے امام رب آپ کے خدا
کے عہد کا صندوق اُٹھائے ہوئے ہیں تو اپنے اپنے مقام
سے روانہ ہو کر اُس کے پیچھے ہو لیں۔ 4 پھر آپ کو پتا
چلے گا کہ کہاں جانا ہے، کیونکہ آپ پہلے کبھی وہاں نہیں
گئے۔ لیکن صندوق کے تقریباً ایک کلو میٹر پیچھے رہیں
اور زیادہ قریب نہ جائیں۔“
5 یشوع نے لوگوں کو بتایا، ”اپنے آپ کو مخصوص و
مقدّس کریں، کیونکہ کل رب آپ کے درمیان حیرت
انگیز کام کرے گا۔“
6 اگلے دن یشوع نے اماموں سے کہا، ”عہد کا
صندوق اُٹھا کر لوگوں کے آگے آگے دریا کو پار کریں۔“
چنانچہ امام صندوق کو اُٹھا کر آگے آگے چل دیئے۔ 7 اور
رب نے یشوع سے فرمایا، ”مَیں تجھے تمام اسرائیلیوں
کے سامنے سرفراز کر دوں گا، اور آج ہی مَیں یہ کام
شروع کروں گا تاکہ وہ جان لیں کہ جس طرح مَیں موسیٰ
کے ساتھ تھا اُسی طرح تیرے ساتھ بھی ہوں۔ 8 عہد
کا صندوق اُٹھانے والے اماموں کو بتا دینا، ’جب آپ
دریائے یردن کے کنارے پہنچیں گے تو وہاں پانی میں
رُک جائیں‘۔“
9 یشوع نے اسرائیلیوں سے کہا، ”میرے پاس آئیں
اور رب اپنے خدا کے فرمان سن لیں۔ 10 آج آپ جان
لیں گے کہ زندہ خدا آپ کے درمیان ہے اور کہ وہ
یقیناً آپ کے آگے آگے جا کر دوسری قوموں کو نکال
دے گا، خواہ وہ کنعانی، حِتّی، حِوّی، فرِزّی، جرجاسی،
اموری یا یبوسی ہوں۔ 11 یہ یوں ظاہر ہو گا کہ عہد کا یہ
صندوق جو تمام دنیا کے مالک کا ہے آپ کے آگے آگے
دریائے یردن میں جائے گا۔ 12 اب ایسا کریں کہ ہر قبیلے
میں سے ایک ایک آدمی کو چن لیں تاکہ بارہ افراد جمع
ہو جائیں۔ 13 پھر امام تمام دنیا کے مالک رب کے عہد کا
صندوق اُٹھا کر دریا میں جائیں گے۔ اور جوں ہی وہ اپنے
پاؤں پانی میں رکھیں گے تو پانی کا بہاؤ رُک جائے گا اور
آنے والا پانی ڈھیر بن کر کھڑا رہے گا۔“
14 چنانچہ اسرائیلی اپنے خیموں کو سمیٹ کر روانہ
ہوئے، اور عہد کا صندوق اُٹھانے والے امام اُن کے
آگے آگے چل دیئے۔ 15 فصل کی کٹائی کا موسم تھا،
اور دریا کا پانی کناروں سے باہر آ گیا تھا۔ لیکن جوں ہی
صندوق کو اُٹھانے والے اماموں نے دریا کے کنارے پر
پہنچ کر پانی میں قدم رکھا 16 تو آنے والے پانی کا بہاؤ رُک
گیا۔ وہ اُن سے دُور ایک شہر کے قریب ڈھیر بن گیا
جس کا نام آدم تھا اور جو ضرتان کے نزدیک ہے۔ جو پانی
دوسری یعنی بحیرۂ مُردار کی طرف بہہ رہا تھا وہ پوری طرح
اُتر گیا۔ تب اسرائیلیوں نے یریحو شہر کے مقابل دریا کو
پار کیا۔ 17 رب کا عہد کا صندوق اُٹھانے والے امام
دریائے یردن کے بیچ میں خشک زمین پر کھڑے رہے
جبکہ باقی لوگ خشک زمین پر سے گزر گئے۔ امام اُس
وقت تک وہاں کھڑے رہے جب تک تمام اسرائیلیوں
نے خشک زمین پر چل کر دریا کو پار نہ کر لیا۔

یادگار پتھر

4 جب پوری قوم نے دریائے یردن کو عبور کر لیا
تو رب یشوع سے ہم کلام ہوا، 2 ”ہر قبیلے میں
سے ایک ایک آدمی کو چن لے۔ 3 پھر اِن بارہ آدمیوں
کو حکم دے کہ جہاں امام دریائے یردن کے درمیان
کھڑے ہیں وہاں سے بارہ پتھر اُٹھا کر اُنہیں اُس جگہ رکھ
دو جہاں تم آج رات ٹھہرو گے۔“

4 چنانچہ یشوع نے اُن بارہ آدمیوں کو بُلایا جنہیں اُس
نے اسرائیل کے ہر قبیلے سے چن لیا تھا 5 اور اُن سے
کہا، ”رب اپنے خدا کے صندوق کے آگے آگے چل
کر دریا کے درمیان تک جائیں۔ آپ میں سے ہر آدمی
ایک ایک پتھر اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھے اور باہر لے
جائے۔ کُل بارہ پتھر ہوں گے، اسرائیل کے ہر قبیلے
کے لئے ایک۔ 6 یہ پتھر آپ کے درمیان ایک یادگار
نشان رہیں گے۔ آئندہ جب آپ کے بچے آپ سے
پوچھیں گے کہ اِن پتھروں کا کیا مطلب ہے 7 تو اُنہیں
بتانا، 'یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ دریائے یردن کا بہاؤ
رُک گیا جب رب کا عہد کا صندوق اُس میں سے گزرا۔'
یہ پتھر ابد تک اسرائیل کو یاد دلاتے رہیں گے کہ یہاں
کیا کچھ ہوا تھا۔“

8 اسرائیلیوں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے دریائے یردن
کے بیچ میں سے اپنے قبیلوں کی تعداد کے مطابق بارہ
پتھر اُٹھائے، بالکل اُسی طرح جس طرح رب نے یشوع
کو فرمایا تھا۔ پھر اُنہوں نے یہ پتھر اپنے ساتھ لے کر
اُس جگہ رکھ دیئے جہاں اُنہیں رات کے لئے ٹھہرنا تھا۔
9 ساتھ ساتھ یشوع نے اُس جگہ بھی بارہ پتھر کھڑے
کئے جہاں عہد کا صندوق اُٹھانے والے امام دریائے
یردن کے درمیان کھڑے تھے۔ یہ پتھر آج تک وہاں
پڑے ہیں۔ 10 صندوق کو اُٹھانے والے امام دریا کے
درمیان کھڑے رہے جب تک لوگوں نے تمام احکام جو
رب نے یشوع کو دیئے تھے پورے نہ کر لئے۔ یوں
سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا موسیٰ نے یشوع کو فرمایا تھا۔
لوگ جلدی جلدی دریا میں سے گزرے۔ 11 جب
سب دوسرے کنارے پر تھے تو امام بھی رب کا صندوق
لے کر کنارے پر پہنچے اور دوبارہ قوم کے آگے آگے
چلنے لگے۔ 12 اور جس طرح موسیٰ نے فرمایا تھا، روبن،
جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے مرد مسلح ہو کر باقی
اسرائیلی قبیلوں سے پہلے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ
گئے تھے۔ 13 تقریباً 40,000 مسلح مرد اُس وقت
رب کے سامنے یریحو کے میدان میں پہنچ گئے تاکہ وہاں
جنگ کریں۔ 14 اُس دن رب نے یشوع کو پوری اسرائیلی
قوم کے سامنے سرفراز کیا۔ اُس کے جیتے جی لوگ اُس کا
یوں خوف مانتے رہے جس طرح پہلے موسیٰ کا۔

15 پھر رب نے یشوع سے کہا، 16 ”عہد کا صندوق
اُٹھانے والے اماموں کو دریا میں سے نکلنے کا حکم
دے۔“ 17 یشوع نے ایسا ہی کیا 18 تو جوں ہی امام
کنارے پر پہنچ گئے پانی دوبارہ بہہ کر دریا کے کناروں
سے باہر آنے لگا۔

19 اسرائیلیوں نے پہلے مہینے کے دسویں دن[a] دریائے
یردن کو عبور کیا۔ اُنہوں نے اپنے خیمے یریحو کے مشرق
میں واقع جِلجال میں کھڑے کئے۔ 20 وہاں یشوع نے
دریا میں سے چنے ہوئے بارہ پتھروں کو کھڑا کیا۔ 21 اُس
نے اسرائیلیوں سے کہا، ”آئندہ جب آپ کے بچے اپنے
اپنے باپ سے پوچھیں گے کہ اِن پتھروں کا کیا مطلب

[a] یعنی اپریل میں۔

ہے 22 تو اُنہیں بتانا، ’یہ وہ جگہ ہے جہاں اسرائیلی قوم
نے خشک زمین پر دریائے یردن کو پار کیا۔‘ 23 کیونکہ
رب آپ کے خدا نے اُس وقت تک آپ کے آگے
آگے دریا کا پانی خشک کر دیا جب تک آپ وہاں سے
گزر نہ گئے، بالکل اُسی طرح جس طرح بحرِ قُلزم کے
ساتھ کیا تھا جب ہم اُس میں سے گزرے۔ 24 اُس
نے یہ کام اِس لئے کیا تاکہ زمین کی تمام قومیں اللہ
کی قدرت کو جان لیں اور آپ ہمیشہ رب اپنے خدا کا
خوف مانیں۔“

5 یہ خبر دریائے یردن کے مغرب میں آباد تمام
اموری بادشاہوں اور ساحلی علاقے میں آباد تمام
کنعانی بادشاہوں تک پہنچ گئی کہ رب نے اسرائیلیوں کے
سامنے دریا کو اُس وقت تک خشک کر دیا جب تک
سب نے پار نہ کر لیا تھا۔ تب اُن کی ہمت ٹوٹ گئی اور
اُن میں اسرائیلیوں کا سامنا کرنے کی جرأت نہ رہی۔

جِلجال میں ختنہ

2 اُس وقت رب نے یشوع سے کہا، ”پتھر کی
چھریاں بنا کر پہلے کی طرح اسرائیلیوں کا ختنہ کروا
دے۔“ 3 چنانچہ یشوع نے پتھر کی چھریاں بنا کر ایک
جگہ پر اسرائیلیوں کا ختنہ کروایا جس کا نام بعد میں ’ختنہ
پہاڑ‘ رکھا گیا۔ 4 بات یہ تھی کہ جو مرد مصر سے نکلتے
وقت جنگ کرنے کے قابل تھے وہ ریگستان میں چلتے
چلتے مر چکے تھے۔ 5 مصر سے روانہ ہونے والے اِن
تمام مردوں کا ختنہ ہوا تھا، لیکن جتنے لڑکوں کی پیدائش
ریگستان میں ہوئی تھی اُن کا ختنہ نہیں ہوا تھا۔ 6 چونکہ
اسرائیلی رب کے تابع نہیں رہے تھے اِس لئے اُس نے
قسم کھائی تھی کہ وہ اُس ملک کو نہیں دیکھیں گے جس
میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے اور جس کا وعدہ اُس
نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔ نتیجے میں
اسرائیلی فوراً ملک میں داخل نہ ہو سکے بلکہ اُنہیں اُس
وقت تک ریگستان میں پھرنا پڑا جب تک وہ تمام مرد مر
نہ گئے جو مصر سے نکلتے وقت جنگ کرنے کے قابل
تھے۔ 7 اُن کی جگہ رب نے اُن کے بیٹوں کو کھڑا کیا
تھا۔ یشوع نے اُن ہی کا ختنہ کروایا۔ اُن کا ختنہ اِس
لئے ہوا کہ ریگستان میں سفر کے دوران اُن کا ختنہ نہیں
کیا گیا تھا۔

8 پوری قوم کے مردوں کا ختنہ ہونے کے بعد وہ اُس
وقت تک خیمہ گاہ میں رہے جب تک اُن کے زخم ٹھیک
نہیں ہو گئے تھے۔ 9 اور رب نے یشوع سے کہا، ”آج
مَیں نے مصر کی رُسوائی تم سے دُور کر دی ہے“۔[a] اِس
لئے اُس جگہ کا نام آج تک جِلجال یعنی لُڑھکانا رہا ہے۔

10 جب اسرائیلی یریحو کے میدانی علاقے میں واقع
جِلجال میں خیمہ زن تھے تو اُنہوں نے فسح کی عید بھی
منائی۔ مہینے کا چودھواں دن تھا، 11 اور اگلے ہی دن
وہ پہلی دفعہ اُس ملک کی پیداوار میں سے بےخمیری روٹی
اور اناج کے بُھنے ہوئے دانے کھانے لگے۔ 12 اُس کے
بعد کے دن مَن کا سلسلہ ختم ہوا اور اسرائیلیوں کے لئے
یہ سہولت نہ رہی۔ اُس سال سے وہ کنعان کی پیداوار
سے کھانے لگے۔

فرشتے سے یشوع کی ملاقات

13 ایک دن یشوع یریحو شہر کے قریب تھا۔ اچانک
ایک آدمی اُس کے سامنے کھڑا نظر آیا جس کے ہاتھ

[a] لفظی ترجمہ: لُڑھکا کر دُور کر دی ہے۔

میں ننگی تلوار تھی۔ یشوع نے اُس کے پاس جا کر
پوچھا، ''کیا آپ ہمارے ساتھ یا ہمارے دشمنوں کے
ساتھ ہیں؟''
14 آدمی نے کہا، ''نہیں، مَیں رب کے لشکر کا سردار
ہوں اور ابھی ابھی تیرے پاس پہنچا ہوں۔''
یہ سن کر یشوع نے گر کر اُسے سجدہ کیا اور پوچھا،
''میرے آقا اپنے خادم کو کیا فرمانا چاہتے ہیں؟''
15 رب کے لشکر کے سردار نے جواب میں کہا،
''اپنے جوتے اُتار دے، کیونکہ جس جگہ پر تُو کھڑا ہے
وہ مقدّس ہے۔'' یشوع نے ایسا ہی کیا۔

یریحو کی تباہی

6 اُن دنوں میں اسرائیلیوں کی وجہ سے یریحو کے
دروازے بند ہی رہے۔ نہ کوئی باہر نکلا، نہ کوئی
اندر گیا۔ 2 رب نے یشوع سے کہا، ''مَیں نے یریحو کو
اُس کے بادشاہ اور فوجی افسروں سمیت تیرے ہاتھ میں
کر دیا ہے۔ 3 جو اسرائیلی جنگ کے لئے تیرے ساتھ
نکلیں گے اُن کے ساتھ شہر کی فصیل کے ساتھ ساتھ
چل کر ایک چکر لگاؤ اور پھر خیمہ گاہ میں واپس آ جاؤ۔
چھ دن تک ایسا ہی کرو۔ 4 سات امام ایک ایک نرسنگا
اُٹھائے عہد کے صندوق کے آگے آگے چلیں۔ پھر
ساتویں دن شہر کے گرد سات چکر لگاؤ۔ ساتھ ساتھ
امام نرسنگے بجاتے رہیں۔ 5 جب وہ نرسنگوں کو بجاتے
بجاتے لمبی سی پھونک ماریں گے تو پھر تمام اسرائیلی
بڑے زور سے جنگ کا نعرہ لگائیں۔ اِس پر شہر کی فصیل
گر جائے گی اور تیرے لوگ ہر جگہ سیدھے شہر میں
داخل ہو سکیں گے۔''
6 یشوع بن نون نے اماموں کو بُلا کر اُن سے کہا،
''رب کے عہد کا صندوق اُٹھا کر میرے ساتھ چلیں۔
اور سات امام ایک ایک نرسنگا اُٹھائے صندوق کے آگے
آگے چلیں۔'' 7 پھر اُس نے باقی لوگوں سے کہا،
''آئیں، شہر کی فصیل کے ساتھ ساتھ چل کر ایک
چکر لگائیں۔ مسلح آدمی رب کے صندوق کے آگے
آگے چلیں۔''
8 سب کچھ یشوع کی ہدایات کے مطابق ہوا۔ سات
امام نرسنگے بجاتے ہوئے رب کے آگے آگے چلے جبکہ
رب کے عہد کا صندوق اُن کے پیچھے پیچھے تھا۔ 9 مسلح
آدمیوں میں سے کچھ بجانے والے اماموں کے آگے
آگے اور کچھ صندوق کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ اِتنے
میں امام نرسنگے بجاتے رہے۔ 10 لیکن یشوع نے باقی
لوگوں کو حکم دیا تھا کہ اُس دن جنگ کا نعرہ نہ لگائیں۔
اُس نے کہا، ''جب تک مَیں حکم نہ دوں اُس وقت تک
ایک لفظ بھی نہ بولنا۔ جب مَیں اشارہ دوں گا تو پھر ہی
خوب نعرہ لگانا۔'' 11 اِسی طرح رب کے صندوق نے
شہر کی فصیل کے ساتھ ساتھ چل کر چکر لگایا۔ پھر
لوگوں نے خیمہ گاہ میں لوٹ کر وہاں رات گزاری۔
13-12 اگلے دن یشوع صبح سویرے اُٹھا، اور اماموں
اور فوجیوں نے دوسری مرتبہ شہر کا چکر لگایا۔ اُن کی وہی
ترتیب تھی۔ پہلے کچھ مسلح آدمی، پھر سات نرسنگے بجانے
والے امام، پھر رب کے عہد کا صندوق اُٹھانے والے
امام اور آخر میں مزید کچھ مسلح آدمی تھے۔ چکر لگانے کے
دوران امام نرسنگے بجاتے رہے۔ 14 اِس دوسرے دن بھی
وہ شہر کا چکر لگا کر خیمہ گاہ میں لوٹ آئے۔ اُنہوں نے
چھ دن تک ایسا ہی کیا۔
15 ساتویں دن اُنہوں نے صبح سویرے اُٹھ کر شہر
کا چکر یوں لگایا جیسے پہلے چھ دنوں میں، لیکن اِس

دفعہ اُنہوں نے کُل سات چکر لگائے۔ 16 ساتویں چکر
پر اماموں نے نرسنگوں کو بجاتے ہوئے لمبی سی پھونک
ماری۔ تب یشوع نے لوگوں سے کہا، ”جنگ کا نعرہ
لگائیں، کیونکہ رب نے آپ کو یہ شہر دے دیا ہے۔
17 شہر کو اور جو کچھ اُس میں ہے تباہ کر کے رب کے
لئے مخصوص کرنا ہے۔ صرف راحب کسبی کو اُن لوگوں
سمیت بچانا ہے جو اُس کے گھر میں ہیں۔ کیونکہ اُس
نے ہمارے اُن جاسوسوں کو چھپا دیا جن کو ہم نے یہاں
بھیجا تھا۔ 18 لیکن اللہ کے لئے مخصوص چیزوں کو ہاتھ نہ
لگانا، کیونکہ اگر آپ اُن میں سے کچھ لے لیں تو اپنے
آپ کو تباہ کریں گے بلکہ اسرائیلی خیمہ گاہ پر بھی تباہی اور
آفت لائیں گے۔ 19 جو کچھ بھی چاندی، سونے، پیتل یا
لوہے سے بنا ہے وہ رب کے لئے مخصوص ہے۔ اُسے
رب کے خزانے میں ڈالنا ہے۔“
20 جب اماموں نے لمبی پھونک ماری تو اسرائیلیوں
نے جنگ کے زور دار نعرے لگائے۔ اچانک یریحو کی
فصیل گر گئی، اور ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر سیدھا شہر میں
داخل ہوا۔ یوں شہر اسرائیل کے قبضے میں آ گیا۔ 21 جو
کچھ بھی شہر میں تھا اُسے اُنہوں نے تلوار سے مار کر
رب کے لئے مخصوص کیا، خواہ مرد یا عورت، جوان یا
بزرگ، گائے بَیل، بھیڑ بکری یا گدھا تھا۔
22 جن دو آدمیوں نے ملک کی جاسوسی کی تھی اُن
سے یشوع نے کہا، ”اب اپنی قسم کا وعدہ پورا کریں۔
کسبی کے گھر میں جا کر اُسے اور اُس کے تمام گھر والوں
کو نکال لائیں۔“ 23 چنانچہ یہ جوان آدمی گئے اور راحب،
اُس کے ماں باپ، بھائیوں اور باقی رشتے داروں کو اُس
کی ملکیت سمیت نکال کر خیمہ گاہ سے باہر کہیں بسا
دیا۔ 24 پھر اُنہوں نے پورے شہر کو اور جو کچھ اُس میں
تھا بھسم کر دیا۔ لیکن چاندی، سونے، پیتل اور لوہے کا
تمام مال اُنہوں نے رب کے گھر کے خزانے میں ڈال
دیا۔ 25 یشوع نے صرف راحب کسبی اور اُس کے گھر
والوں کو بچائے رکھا، کیونکہ اُس نے اُن آدمیوں کو چھپا
دیا تھا جنہیں یشوع نے یریحو بھیجا تھا۔ راحب آج تک
اسرائیلیوں کے درمیان رہتی ہے۔
26 اُس وقت یشوع نے قسم کھائی، ”رب کی لعنت
اُس پر ہو جو یریحو کا شہر نئے سرے سے تعمیر کرنے کی
کوشش کرے۔ شہر کی بنیاد رکھتے وقت وہ اپنے پہلوٹھے
سے محروم ہو جائے گا، اور اُس کے دروازوں کو کھڑا
کرتے وقت وہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے ہاتھ دھو
بیٹھے گا۔“
27 یوں رب یشوع کے ساتھ تھا، اور اُس کی شہرت
پورے ملک میں پھیل گئی۔

عکن کا گناہ

7 لیکن جہاں تک رب کے لئے مخصوص چیزوں کا
تعلق تھا اسرائیلیوں نے بےوفائی کی۔ یہوداہ کے
قبیلے کے ایک آدمی نے اُن میں سے کچھ اپنے لئے لے
لیا۔ اُس کا نام عکن بن کرمی بن زبدی بن زارح تھا۔
تب رب کا غضب اسرائیلیوں پر نازل ہوا۔
2 یہ یوں ظاہر ہوا کہ یشوع نے کچھ آدمیوں کو یریحو
سے عَی شہر کو بھیج دیا جو بیت ایل کے مشرق میں
بیت آون کے قریب ہے۔ اُس نے اُن سے کہا، ”اُس
علاقے میں جا کر اُس کی جاسوسی کریں۔“ چنانچہ وہ جا
کر ایسا ہی کرنے لگے۔ 3 جب واپس آئے تو اُنہوں
نے یشوع سے کہا، ”اِس کی ضرورت نہیں کہ تمام لوگ
عَی پر حملہ کریں۔ اُسے شکست دینے کے لئے دو یا تین

ہزار مرد کافی ہیں۔ باقی لوگوں کو نہ بھیجیں ورنہ وہ خواہ
مخواہ تھک جائیں گے، کیونکہ دشمن کے لوگ کم ہیں۔"
4 چنانچہ تقریباً تین ہزار آدمی عَی سے لڑنے گئے۔ لیکن
وہ عَی کے مردوں سے شکست کھا کر فرار ہوئے، 5 اور
اُن کے 36 افراد شہید ہوئے۔ عَی کے آدمیوں نے شہر
کے دروازے سے لے کر شبریم تک اُن کا تعاقب کر
کے وہاں کی ڈھلان پر اُنہیں مار ڈالا۔ تب اسرائیلی سخت
گھبرا گئے، اور اُن کی ہمت جواب دے گئی۔
6 یشوع نے رنجش کا اظہار کر کے اپنے کپڑوں کو
پھاڑ دیا اور رب کے صندوق کے سامنے منہ کے بل
گر گیا۔ وہاں وہ شام تک پڑا رہا۔ اسرائیل کے بزرگوں
نے بھی ایسا ہی کیا اور اپنے سر پر خاک ڈال لی۔ 7 یشوع
نے کہا، "ہائے، اے رب قادرِ مطلق! تُو نے اِس
قوم کو دریائے یردن میں سے گزرنے کیوں دیا اگر تیرا
مقصد صرف یہ تھا کہ ہمیں اموریوں کے حوالے کر کے
ہلاک کرے؟ کاش ہم دریا کے مشرقی کنارے پر رہنے
کے لئے تیار ہوتے! 8 اے رب، اب مَیں کیا کہوں
جب اسرائیل اپنے دشمنوں کے سامنے سے بھاگ آیا
ہے؟ 9 کنعانی اور ملک کی باقی قومیں یہ سن کر ہمیں
گھیر لیں گی اور ہمارا نام و نشان مٹا دیں گی۔ اگر ایسا
ہو گا تو پھر تُو خود اپنا عظیم نام قائم رکھنے کے لئے کیا
کرے گا؟"
10 جواب میں رب نے یشوع سے کہا، "اُٹھ کر کھڑا
ہو جا! تُو کیوں منہ کے بل پڑا ہے؟ 11 اسرائیل نے
گناہ کیا ہے۔ اُنہوں نے میرے عہد کی خلاف ورزی کی
ہے جو مَیں نے اُن کے ساتھ باندھا تھا۔ اُنہوں نے
مخصوص شدہ چیزوں میں سے کچھ لے لیا ہے، اور چوری
کر کے چپکے سے اپنے سامان میں ملا لیا ہے۔ 12 اِسی لئے
اسرائیلی اپنے دشمنوں کے سامنے قائم نہیں رہ سکتے بلکہ
پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہیں۔ کیونکہ اِس حرکت سے
اسرائیل نے اپنے آپ کو بھی ہلاکت کے لئے مخصوص کر
لیا ہے۔ جب تک تم اپنے درمیان سے وہ کچھ نکال کر
تباہ نہ کر لو جو تباہی کے لئے مخصوص ہے اُس وقت تک
مَیں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا۔ 13 اب اُٹھ اور لوگوں
کو میرے لئے مخصوص و مقدّس کر۔ اُنہیں بتا دینا،
'اپنے آپ کو کل کے لئے مخصوص و مقدّس کرنا، کیونکہ
رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ اے اسرائیل،
تیرے درمیان ایسا مال ہے جو میرے لئے مخصوص ہے۔
جب تک تم اُسے اپنے درمیان سے نکال نہ دو اپنے
دشمنوں کے سامنے قائم نہیں رہ سکو گے۔'
14 کل صبح کو ہر ایک قبیلہ اپنے آپ کو پیش
کرے۔ رب ظاہر کرے گا کہ قصور وار شخص کون سے
قبیلے کا ہے۔ پھر اُس قبیلے کے کنبے باری باری سامنے
آئیں۔ جس کنبے کو رب قصور وار ٹھہرائے گا اُس کے
مختلف خاندان سامنے آئیں۔ اور جس خاندان کو رب
قصور وار ٹھہرائے گا اُس کے مختلف افراد سامنے آئیں۔
15 جو رب کے لئے مخصوص مال کے ساتھ پکڑا جائے گا
اُسے اُس کی ملکیت سمیت جلا دینا ہے، کیونکہ اُس نے
رب کے عہد کی خلاف ورزی کر کے اسرائیل میں شرم
ناک کام کیا ہے۔"
16 اگلے دن صبح سویرے یشوع نے قبیلوں کو باری
باری اپنے پاس آنے دیا۔ جب یہوداہ کے قبیلے کی باری
آئی تو رب نے اُسے قصور وار ٹھہرایا۔ 17 جب اُس
قبیلے کے مختلف کنبے سامنے آئے تو رب نے زارح کے
کنبے کو قصور وار ٹھہرایا۔ جب زارح کے مختلف خاندان
سامنے آئے تو رب نے زبدی کا خاندان قصور وار ٹھہرایا۔

18 آخرکار یشوع نے اُس خاندان کو فرداً فرداً اپنے پاس
آنے دیا، اور عکن بن کرمی بن زبدی بن زارح پکڑا گیا۔
19 یشوع نے اُس سے کہا، ”بیٹا، رب اسرائیل کے خدا
کو جلال دو اور اُس کی ستائش کرو۔ مجھے بتا دو کہ تم نے
کیا کِیا۔ کوئی بھی بات مجھ سے مت چھپانا۔“
20 عکن نے جواب دیا، ”واقعی مَیں نے رب اسرائیل
کے خدا کا گناہ کیا ہے۔ 21 مَیں نے لُوٹے ہوئے مال
میں سے بابل کا ایک شاندار چوغہ، تقریباً سوا دو کلوگرام
چاندی اور آدھے کلوگرام سے زائد سونے کی اینٹ لے
لی تھی۔ یہ چیزیں دیکھ کر مَیں نے اُن کا لالچ کیا اور اُنہیں
لے لیا۔ اب وہ میرے خیمے کی زمین میں دبی ہوئی ہیں۔
چاندی کو مَیں نے باقی چیزوں کے نیچے چھپا دیا۔“
22 یہ سن کر یشوع نے اپنے بندوں کو عکن کے خیمے
کے پاس بھیج دیا۔ وہ دوڑ کر وہاں پہنچے تو دیکھا کہ یہ
مال واقعی خیمے کی زمین میں چھپایا ہوا ہے اور کہ چاندی
دوسری چیزوں کے نیچے پڑی ہے۔ 23 وہ یہ سب کچھ
خیمے سے نکال کر یشوع اور تمام اسرائیلیوں کے پاس لے
آئے اور رب کے سامنے رکھ دیا۔ 24 پھر یشوع اور تمام
اسرائیلی عکن بن زارح کو پکڑ کر وادیٔ عکور میں لے گئے۔
اُنہوں نے چاندی، لباس، سونے کی اینٹ، عکن کے بیٹے
بیٹیوں، گائے بَیلوں، گدھوں، بھیڑبکریوں اور اُس کے
خیمے غرض اُس کی پوری ملکیت کو اُس وادی میں پہنچا دیا۔
25 یشوع نے کہا، ”تم یہ آفت ہم پر کیوں لائے ہو؟
آج رب تم پر ہی آفت لائے گا۔“ پھر پورے اسرائیل
نے عکن کو اُس کے گھر والوں سمیت سنگسار کر کے جلا
دیا۔ 26 عکن کے اوپر اُنہوں نے پتھروں کا بڑا ڈھیر لگا دیا
جو آج تک وہاں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک
اُس کا نام وادیٔ عکور یعنی آفت کی وادی رہا ہے۔
اِس کے بعد رب کا سخت غضب ٹھنڈا ہو گیا۔

عَی کی شکست

8 پھر رب نے یشوع سے کہا، ”مت ڈر اور
مت گھبرا بلکہ تمام فوجی اپنے ساتھ لے کر عَی
شہر پر حملہ کر۔ کیونکہ مَیں نے عَی کے بادشاہ، اُس کی
قوم، اُس کے شہر اور ملک کو تیرے ہاتھ میں کر دیا
ہے۔ 2 لازم ہے کہ تُو عَی اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ
وہ کچھ کرے جو تُو نے یریحو اور اُس کے بادشاہ کے
ساتھ کیا تھا۔ لیکن اِس مرتبہ تم اُس کا مال اور مویشی
اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔ حملہ کرتے وقت شہر کے پیچھے
گھات لگا۔“
3 چنانچہ یشوع پورے لشکر کے ساتھ عَی پر حملہ
کرنے کے لئے نکلا۔ اُس نے اپنے سب سے اچھے
فوجیوں میں سے 30,000 کو چن لیا اور اُنہیں رات
کے وقت عَی کے خلاف بھیج کر 4 حکم دیا، ”دھیان دیں
کہ آپ شہر کے پیچھے گھات لگائیں۔ سب کے سب
شہر کے قریب ہی تیار رہیں۔ 5 اِتنے میں مَیں باقی
مردوں کے ساتھ شہر کے قریب آ جاؤں گا۔ اور جب
شہر کے لوگ پہلے کی طرح ہمارے ساتھ لڑنے کے
لئے نکلیں گے تو ہم اُن کے آگے آگے بھاگ جائیں
گے۔ 6 وہ ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے اور یوں ہم اُنہیں
شہر سے دُور لے جائیں گے، کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ
ہم اِس دفعہ بھی پہلے کی طرح اُن سے بھاگ رہے ہیں۔
7 پھر آپ اُس جگہ سے نکلیں جہاں آپ گھات میں
بیٹھے ہوں گے اور شہر پر قبضہ کر لیں۔ رب آپ کا خدا
اُسے آپ کے ہاتھ میں کر دے گا۔ 8 جب شہر آپ
کے قبضے میں ہو گا تو اُسے جلا دینا۔ وہی کریں جو رب

نے فرمایا ہے۔ میری اِن ہدایات پر دھیان دیں۔“
9یہ کہہ کر یشوع نے اُنہیں عَی کی طرف بھیج دیا۔
وہ روانہ ہو کر عَی کے مغرب میں گھات میں بیٹھ گئے۔
یہ جگہ بیت ایل اور عَی کے درمیان تھی۔ لیکن یشوع
نے یہ رات باقی لوگوں کے ساتھ خیمہ گاہ میں گزاری۔
10اگلے دن صبح سویرے یشوع نے آدمیوں کو جمع کر
کے اُن کا جائزہ لیا۔ پھر وہ اسرائیل کے بزرگوں کے ساتھ
اُن کے آگے آگے عَی کی طرف چل دیا۔ 11جو لشکر
اُس کے ساتھ تھا وہ چلتے چلتے عَی کے سامنے پہنچ گیا۔
اُنہوں نے شہر کے شمال میں اپنے خیمے لگائے۔ اُن کے
اور شہر کے درمیان وادی تھی۔
12جو شہر کے مغرب میں عَی اور بیت ایل کے درمیان
گھات لگائے بیٹھے تھے وہ تقریباً 5,000 مرد تھے۔
13یوں شہر کے مغرب اور شمال میں آدمی لڑنے کے
لئے تیار ہوئے۔ رات کے وقت یشوع وادی میں
پہنچ گیا۔
14جب عَی کے بادشاہ نے شمال میں اسرائیلیوں کو
دیکھا تو اُس نے جلدی جلدی تیاریاں کیں۔ اگلے
دن صبح سویرے وہ اپنے آدمیوں کے ساتھ شہر سے
نکلا تاکہ اسرائیلیوں کے ساتھ لڑے۔ یہ جگہ وادیٔ یردن
کی طرف تھی۔ بادشاہ کو معلوم نہ ہوا کہ اسرائیلی شہر کے
پیچھے گھات میں بیٹھے ہیں۔ 15جب عَی کے مرد نکلے تو
یشوع اور اُس کا لشکر شکست کا اظہار کر کے ریگستان کی
طرف بھاگنے لگے۔
16تب عَی کے تمام مردوں کو اسرائیلیوں کا تعاقب
کرنے کے لئے بُلایا گیا، اور یشوع کے پیچھے بھاگتے
بھاگتے وہ شہر سے دُور نکل گئے۔ 17ایک مرد بھی عَی یا
بیت ایل میں نہ رہا بلکہ سب کے سب اسرائیلیوں کے
پیچھے پڑ گئے۔ نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں نے شہر کا دروازہ
کھلا چھوڑ دیا۔
18پھر رب نے یشوع سے کہا، ”جو شمشیر تیرے
ہاتھ میں ہے اُسے عَی کے خلاف اُٹھائے رکھ، کیونکہ
مَیں یہ شہر تیرے ہاتھ میں کر دوں گا۔“ یشوع نے ایسا
ہی کیا، 19اور جوں ہی اُس نے اپنی شمشیر سے عَی
کی طرف اشارہ کیا گھات میں بیٹھے آدمی جلدی سے اپنی
جگہ سے نکل آئے اور دوڑ دوڑ کر شہر پر جھپٹ پڑے۔
اُنہوں نے اُس پر قبضہ کر کے جلدی سے اُسے جلا دیا۔
20جب عَی کے آدمیوں نے مُڑ کر نظر ڈالی تو دیکھا
کہ شہر سے دھوئیں کے بادل اُٹھ رہے ہیں۔ لیکن اب
اُن کے لئے بھی بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا، کیونکہ جو اسرائیلی
اب تک اُن کے آگے آگے ریگستان کی طرف بھاگ
رہے تھے وہ اچانک مُڑ کر تعاقب کرنے والوں پر ٹوٹ
پڑے۔ 21کیونکہ جب یشوع اور اُس کے ساتھ کے
آدمیوں نے دیکھا کہ گھات میں بیٹھے اسرائیلیوں نے
شہر پر قبضہ کر لیا ہے اور کہ شہر سے دھواں اُٹھ رہا ہے
تو اُنہوں نے مُڑ کر عَی کے آدمیوں پر حملہ کر دیا۔
22ساتھ ساتھ شہر میں داخل ہوئے اسرائیلی شہر سے
نکل کر پیچھے سے اُن سے لڑنے لگے۔ چنانچہ عَی کے
آدمی بیچ میں پھنس گئے۔ اسرائیلیوں نے سب کو قتل کر
دیا، اور نہ کوئی بچا، نہ کوئی فرار ہو سکا۔ 23صرف عَی کے
بادشاہ کو زندہ پکڑا اور یشوع کے پاس لایا گیا۔
24عَی کے مردوں کا تعاقب کرتے کرتے اُن سب
کو کھلے میدان اور ریگستان میں تلوار سے مار دینے کے
بعد اسرائیلیوں نے عَی شہر میں واپس آ کر تمام باشندوں
کو ہلاک کر دیا۔ 25اُس دن عَی کے تمام مرد اور عورتیں
مارے گئے، کُل 12,000 افراد۔ 26کیونکہ یشوع نے

اُس وقت تک اپنی شمشیر اُٹھائے رکھی جب تک عَی کے
تمام باشندوں کو ہلاک نہ کر دیا گیا۔ 27 صرف شہر کے
مویشی اور لُوٹا ہوا مال بچ گیا، کیونکہ اِس دفعہ رب نے
ہدایت کی تھی کہ اسرائیلی اُسے لے جا سکتے ہیں۔
28 یشوع نے عَی کو جلا کر اُسے ہمیشہ کے لئے ملبے
کا ڈھیر بنا دیا۔ یہ مقام آج تک ویران ہے۔ 29 عَی کے
بادشاہ کی لاش اُس نے شام تک درخت سے لٹکائے
رکھی۔ پھر جب سورج ڈوبنے لگا تو یشوع نے اپنے لوگوں
کو حکم دیا کہ بادشاہ کی لاش کو درخت سے اُتار دیں۔
تب اُنہوں نے اُسے شہر کے دروازے کے پاس پھینک
کر اُس پر پتھر کا بڑا ڈھیر لگا دیا۔ یہ ڈھیر آج تک
موجود ہے۔

عیبال پہاڑ پر عہد کی تجدید

30 اُس وقت یشوع نے رب اسرائیل کے خدا کی
تعظیم میں عیبال پہاڑ پر قربان گاہ بنائی 31 جس طرح
رب کے خادم موسیٰ نے اسرائیلیوں کو حکم دیا تھا۔ اُس
نے اُسے موسیٰ کی شریعت کی کتاب میں درج ہدایات
کے مطابق بنایا۔ قربان گاہ کے پتھر تراشے بغیر لگائے
گئے، اور اُن پر لوہے کا آلہ نہ چلایا گیا۔ اُس پر اُنہوں
نے رب کو بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں
پیش کیں۔
32 وہاں یشوع نے اسرائیلیوں کی موجودگی میں پتھروں
پر موسیٰ کی شریعت دوبارہ لکھ دی۔ 33 پھر بزرگوں،
نگہبانوں اور قاضیوں کے ساتھ مل کر تمام اسرائیلی دو
گروہوں میں تقسیم ہوئے۔ پردیسی بھی اُن میں شامل
تھے۔ ایک گروہ گرزیم پہاڑ کے سامنے کھڑا ہوا اور
دوسرا عیبال پہاڑ کے سامنے۔ دونوں گروہ ایک دوسرے
کے مقابل کھڑے رہے جبکہ لاوی کے قبیلے کے امام اُن
کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اُنہوں نے رب کے عہد
کا صندوق اُٹھا رکھا تھا۔ سب کچھ اُن ہدایات کے عین
مطابق ہوا جو رب کے خادم موسیٰ نے اسرائیلیوں کو برکت
دینے کے لئے دی تھیں۔
34 پھر یشوع نے شریعت کی تمام باتوں کی تلاوت
کی، اُس کی برکات بھی اور اُس کی لعنتیں بھی۔ سب کچھ
اُس نے ویسا ہی پڑھا جیسا کہ شریعت کی کتاب میں درج
تھا۔ 35 جو بھی حکم موسیٰ نے دیا تھا اُس کا ایک بھی لفظ
نہ رہا جس کی تلاوت یشوع نے تمام اسرائیلیوں کی پوری
جماعت کے سامنے نہ کی ہو۔ اور سب نے یہ باتیں
سنیں۔ اِس میں عورتیں، بچے اور اُن کے درمیان رہنے
والے پردیسی سب شامل تھے۔

جِبعونی یشوع کو دھوکا دیتے ہیں

9 اِن باتوں کی خبر دریائے یردن کے مغرب کے
تمام بادشاہوں تک پہنچی، خواہ وہ پہاڑی علاقے،
مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے یا ساحلی علاقے میں
لبنان تک رہتے تھے۔ اُن کی یہ قومیں تھیں: حِتّی،
اموری، کنعانی، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی۔ 2 اب یہ یشوع اور
اسرائیلیوں سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے۔
3 لیکن جب جِبعون شہر کے باشندوں کو پتا چلا کہ
یشوع نے یریحو اور عَی کے ساتھ کیا کِیا ہے 4 تو
اُنہوں نے ایک چال چلی۔ اپنے ساتھ سفر کے لئے
کھانا لے کر وہ یشوع کے پاس چل پڑے۔ اُن کے
گدھوں پر خستہ حال بوریاں اور مَے کی ایسی پرانی اور
گھِسی پھٹی مشکیں لدی ہوئی تھیں جن کی بار بار مرمت
ہوئی تھی۔ 5 مردوں نے ایسے پرانے جوتے پہن رکھے

تھے جن پر جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ اُن کے
کپڑے بھی گھِسے پھٹے تھے، اور سفر کے لئے جو روٹی اُن
کے پاس تھی وہ خشک اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی۔
6 ایسی حالت میں وہ یشوع کے پاس جِلجال کی خیمہ گاہ
میں پہنچ گئے۔ اُنہوں نے اُس سے اور باقی اسرائیلی مردوں
سے کہا، ”ہم ایک دُور دراز ملک سے آئے ہیں۔ آئیں،
ہمارے ساتھ معاہدہ کریں۔“
7 لیکن اسرائیلیوں نے حِوّیوں سے کہا، ”شاید آپ
ہمارے علاقے کے بیچ میں کہیں بستے ہیں۔ اگر ایسا ہے
تو ہم کس طرح آپ سے معاہدہ کر سکتے ہیں؟“
8 وہ یشوع سے بولے، ”ہم آپ کی خدمت کے لئے
حاضر ہیں۔“
یشوع نے پوچھا، ”آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے
ہیں؟“ 9 اُنہوں نے جواب دیا، ”آپ کے خادم آپ
کے خدا کے نام کے باعث ایک نہایت دُور دراز ملک
سے آئے ہیں۔ کیونکہ اُس کی خبر ہم تک پہنچ گئی ہے،
اور ہم نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو اُس نے مصر
میں 10 اور دریائے یردن کے مشرق میں رہنے والے دو
بادشاہوں کے ساتھ کیا یعنی حسبون کے بادشاہ سیحون
اور بسن کے بادشاہ عوج کے ساتھ جو عستارات میں
رہتا تھا۔ 11 تب ہمارے بزرگوں بلکہ ہمارے ملک کے
تمام باشندوں نے ہم سے کہا، ’سفر کے لئے کھانا لے
کر اُن سے ملنے جائیں۔ اُن سے بات کریں کہ ہم آپ
کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ آئیں، ہمارے ساتھ
معاہدہ کریں۔‘ 12 ہماری یہ روٹی ابھی گرم تھی جب ہم
اِسے سفر کے لئے اپنے ساتھ لے کر آپ سے ملنے کے
لئے اپنے گھروں سے روانہ ہوئے۔ اور اب آپ خود
دیکھ سکتے ہیں کہ یہ خشک اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی
ہے۔ 13 اور مَے کی اِن مشکوں کی گھِسی پھٹی حالت
دیکھیں۔ بھرتے وقت یہ نئی اور لچک دار تھیں۔ یہی
ہمارے کپڑوں اور جوتوں کی حالت بھی ہے۔ سفر کرتے
کرتے یہ ختم ہو گئے ہیں۔“
14 اسرائیلیوں نے مسافروں کا کچھ کھانا لیا۔ افسوس،
اُنہوں نے رب سے ہدایت نہ مانگی۔ 15 پھر یشوع
نے اُن کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا اور جماعت کے
راہنماؤں نے قسم کھا کر اُس کی تصدیق کی۔ معاہدے
میں اسرائیل نے وعدہ کیا کہ جِبعونیوں کو جینے دے گا۔
16 تین دن گزرے تو اسرائیلیوں کو پتا چلا کہ جِبعونی
ہمارے قریب ہی اور ہمارے علاقے کے عین بیچ میں
رہتے ہیں۔ 17 اسرائیلی روانہ ہوئے اور تیسرے دن اُن
کے شہروں کے پاس پہنچے جن کے نام جِبعون، کفیرہ،
بیروت اور قِریَت یعریم تھے۔ 18 لیکن چونکہ جماعت
کے راہنماؤں نے رب اسرائیل کے خدا کی قسم کھا کر
اُن سے وعدہ کیا تھا اِس لئے اُنہوں نے جِبعونیوں کو
ہلاک نہ کیا۔ پوری جماعت راہنماؤں پر بڑبڑانے لگی،
19 لیکن اُنہوں نے جواب میں کہا، ”ہم نے رب
اسرائیل کے خدا کی قسم کھا کر اُن سے وعدہ کیا، اور اب
ہم اُنہیں چھیڑ نہیں سکتے۔ 20 چنانچہ ہم اُنہیں جینے
دیں گے اور وہ قسم نہ توڑیں گے جو ہم نے اُن کے
ساتھ کھائی۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ کا غضب ہم پر نازل ہو
جائے۔ 21 اُنہیں جینے دو۔“ پھر فیصلہ یہ ہوا کہ جِبعونی
لکڑہارے اور پانی بھرنے والے بن کر پوری جماعت کی
خدمت کریں۔ یوں اسرائیلی راہنماؤں کا اُن کے ساتھ
وعدہ قائم رہا۔
22 یشوع نے جِبعونیوں کو بُلا کر کہا، ”تم نے ہمیں
دھوکا دے کر کیوں کہا کہ ہم آپ سے نہایت دُور رہتے

ہیں حالانکہ تم ہمارے علاقے کے بیچ میں ہی رہتے ہو؟
23 چنانچہ اب تم پر لعنت ہو۔ تم لکڑہارے اور پانی
بھرنے والے بن کر ہمیشہ کے لئے میرے خدا کے گھر
کی خدمت کرو گے۔“
24 اُنہوں نے جواب دیا، ”آپ کے خادموں کو
صاف بتایا گیا تھا کہ رب آپ کے خدا نے اپنے خادم
موسیٰ کو کیا حکم دیا تھا، کہ اُسے آپ کو پورا ملک دینا اور
آپ کے آگے آگے تمام باشندوں کو ہلاک کرنا ہے۔ یہ
سن کر ہم بہت ڈر گئے کہ ہماری جان نہیں بچے گی۔
اِسی لئے ہم نے یہ سب کچھ کیا۔ 25 اب ہم آپ کے
ہاتھ میں ہیں۔ ہمارے ساتھ وہ کچھ کریں جو آپ کو اچھا
اور ٹھیک لگتا ہے۔“
26 چنانچہ یشوع نے اُنہیں اسرائیلیوں سے بچایا، اور
اُنہوں نے جِبعونیوں کو ہلاک نہ کیا۔ 27 اُسی دن اُس نے
جِبعونیوں کو لکڑہارے اور پانی بھرنے والے بنا دیا تاکہ
وہ جماعت اور رب کی اُس قربان گاہ کی خدمت کریں
جس کا مقام رب کو ابھی چننا تھا۔ اور یہ لوگ آج تک
یہی کچھ کرتے ہیں۔

اموریوں کی شکست

10 یروشلم کے بادشاہ ادونی صِدق کو خبر ملی کہ
یشوع نے عَی پر یوں قبضہ کر کے اُسے
مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے جس طرح اُس نے یریحو اور
اُس کے بادشاہ کے ساتھ بھی کیا تھا۔ اُسے یہ اطلاع بھی
دی گئی کہ جِبعون کے باشندے اسرائیلیوں کے ساتھ صلح
کا معاہدہ کر کے اُن کے درمیان رہ رہے ہیں۔ 2 یہ سن
کر وہ اور اُس کی قوم نہایت ڈر گئے، کیونکہ جِبعون بڑا
شہر تھا۔ وہ اہمیت کے لحاظ سے اُن شہروں کے برابر تھا
جن کے بادشاہ تھے، بلکہ وہ عَی شہر سے بھی بڑا تھا، اور
اُس کے تمام مرد بہترین فوجی تھے۔
3 چنانچہ یروشلم کے بادشاہ ادونی صِدق نے اپنے
قاصد حبرون کے بادشاہ ہوہام، یرموت کے بادشاہ پیرام،
لکیس کے بادشاہ یفیع اور عجلون کے بادشاہ دبیر کے
پاس بھیج دیئے۔ 4 پیغام یہ تھا، ”آئیں اور جِبعون پر
حملہ کرنے میں میری مدد کریں، کیونکہ اُس نے یشوع
اور اسرائیلیوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر لیا ہے۔“
5 یروشلم، حبرون، یرموت، لکیس اور عجلون کے یہ پانچ
اموری بادشاہ متحد ہوئے۔ وہ اپنے تمام فوجیوں کو لے
کر چل پڑے اور جِبعون کا محاصرہ کر کے اُس سے جنگ
کرنے لگے۔
6 اُس وقت یشوع نے اپنے خیمے جِلجال میں لگائے
تھے۔ جِبعون کے لوگوں نے اُسے پیغام بھیج دیا، ”اپنے
خادموں کو ترک نہ کریں۔ جلدی سے ہمارے پاس آ کر
ہمیں بچائیں! ہماری مدد کیجئے، کیونکہ پہاڑی علاقے کے
تمام اموری بادشاہ ہمارے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔“
7 یہ سن کر یشوع اپنی پوری فوج کے ساتھ جِلجال
سے نکلا اور جِبعون کے لئے روانہ ہوا۔ اُس کے بہترین
فوجی بھی سب اُس کے ساتھ تھے۔ 8 رب نے یشوع
سے کہا، ”اُن سے مت ڈرنا، کیونکہ مَیں اُنہیں تیرے
ہاتھ میں کر چکا ہوں۔ اُن میں سے ایک بھی تیرا مقابلہ
نہیں کرنے پائے گا۔“ 9 اور یشوع نے جِلجال سے
ساری رات سفر کرتے کرتے اچانک دشمن پر حملہ کیا۔
10 اُس وقت رب نے اسرائیلیوں کے دیکھتے دیکھتے دشمن
میں ابتری پیدا کر دی، اور اُنہوں نے جِبعون کے قریب
دشمن کو زبردست شکست دی۔ اسرائیلی بیت حورون تک
پہنچانے والے راستے پر اموریوں کا تعاقب کرتے کرتے

اُنہیں عزیقہ اور مقیدہ تک موت کے گھاٹ اُتارتے
گئے۔ 11 اور جب اموری اِس راستے پر عزیقہ کی طرف
بھاگ رہے تھے تو رب نے آسمان سے اُن پر بڑے
بڑے اولے برسائے جنہوں نے اسرائیلیوں کی نسبت
زیادہ دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔
12 اُس دن جب رب نے اموریوں کو اسرائیل کے
ہاتھ میں کر دیا تو یشوع نے اسرائیلیوں کی موجودگی میں
رب سے کہا،

''اے سورج، جِبعون کے اوپر رُک جا!
اے چاند، وادیٔ ایالون پر ٹھہر جا!''

13 تب سورج رُک گیا، اور چاند نے آگے حرکت نہ
کی۔ جب تک کہ اسرائیل نے اپنے دشمنوں سے پورا بدلہ
نہ لے لیا اُس وقت تک وہ رُکے رہے۔ اِس بات کا ذکر
یاشر کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ سورج آسمان کے بیچ میں
رُک گیا اور تقریباً ایک پورے دن کے دوران غروب نہ
ہوا۔ 14 یہ دن منفرد تھا۔ رب نے انسان کی اِس طرح
کی دعا نہ کبھی اِس سے پہلے، نہ کبھی اِس کے بعد سنی۔
کیونکہ رب خود اسرائیل کے لئے لڑ رہا تھا۔ 15 اِس کے
بعد یشوع پورے اسرائیل سمیت جِلجال کی خیمہ گاہ میں
لوٹ آیا۔

پانچ اموری بادشاہوں کی گرفتاری

16 لیکن پانچوں اموری بادشاہ فرار ہو کر مقیدہ کے
ایک غار میں چھپ گئے تھے۔ 17 یشوع کو اطلاع دی
گئی 18 تو اُس نے کہا، ''کچھ بڑے بڑے پتھر لُڑھکا
کر غار کا منہ بند کرنا، اور کچھ آدمی اُس کی پہرا داری
کریں۔ 19 لیکن باقی لوگ نہ رُکیں بلکہ دشمنوں کا تعاقب
کر کے پیچھے سے اُنہیں مارتے جائیں۔ اُنہیں دوبارہ
اپنے شہروں میں داخل ہونے کا موقع مت دینا، کیونکہ
رب آپ کے خدا نے اُنہیں آپ کے ہاتھ میں کر دیا
ہے۔'' 20 چنانچہ یشوع اور باقی اسرائیلی اُنہیں ہلاک
کرتے رہے، اور کم ہی اپنے شہروں کی فصیل میں داخل
ہو سکے۔ 21 اِس کے بعد پوری فوج صحیح سلامت یشوع
کے پاس مقیدہ کی لشکر گاہ میں واپس پہنچ گئی۔
اب سے کسی میں بھی اسرائیلیوں کو دھمکی دینے کی
جرأت نہ رہی۔
22 پھر یشوع نے کہا، ''غار کے منہ کو کھول کر یہ
پانچ بادشاہ میرے پاس نکال لائیں۔'' 23 لوگ غار کو
کھول کر یروشلم، حبرون، یرموت، لکیس اور عجلون کے
بادشاہوں کو یشوع کے پاس نکال لائے۔ 24 یشوع نے
اسرائیل کے مردوں کو بُلا کر اپنے ساتھ کھڑے فوجی
افسروں سے کہا، ''اِدھر آ کر اپنے پیروں کو بادشاہوں کی
گردنوں پر رکھ دیں۔'' افسروں نے ایسا ہی کیا۔ 25 پھر
یشوع نے اُن سے کہا، ''نہ ڈریں اور نہ حوصلہ ہاریں۔
مضبوط اور دلیر ہوں۔ رب یہی کچھ اُن تمام دشمنوں
کے ساتھ کرے گا جن سے آپ لڑیں گے۔'' 26 یہ
کہہ کر اُس نے بادشاہوں کو ہلاک کر کے اُن کی
لاشیں پانچ درختوں سے لٹکا دیں۔ وہاں وہ شام تک لٹکی
رہیں۔ 27 جب سورج ڈوبنے لگا تو لوگوں نے یشوع
کے حکم پر لاشیں اُتار کر اُس غار میں پھینک دیں جس
میں بادشاہ چھپ گئے تھے۔ پھر اُنہوں نے غار کے منہ
کو بڑے بڑے پتھروں سے بند کر دیا۔ یہ پتھر آج تک
وہاں پڑے ہوئے ہیں۔

مزید اموری شہروں پر قبضہ

28 اُس دن مقیدہ یشوع کے قبضے میں آ گیا۔ اُس نے

پورے شہر کو تلوار سے رب کے لئے مخصوص کر کے تباہ
کر دیا۔ بادشاہ سمیت سب ہلاک ہوئے اور ایک بھی نہ
بچا۔ شہر کے بادشاہ کے ساتھ اُس نے وہ سلوک کیا جو
اُس نے یریحو کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔

29 پھر یشوع نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ وہاں سے
آگے نکل کر لِبناہ پر حملہ کیا۔ 30 رب نے اُس شہر
اور اُس کے بادشاہ کو بھی اسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا۔
یشوع نے تلوار سے شہر کے تمام باشندوں کو ہلاک کیا،
اور ایک بھی نہ بچا۔ بادشاہ کے ساتھ اُس نے وہی سلوک
کیا جو اُس نے یریحو کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔

31 اِس کے بعد اُس نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ
لِبناہ سے آگے بڑھ کر لکیس کا محاصرہ کیا۔ جب اُس
نے اُس پر حملہ کیا 32 تو رب نے یہ شہر اُس کے
بادشاہ سمیت اسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا۔ دوسرے دن
وہ یشوع کے قبضے میں آ گیا۔ شہر کے سارے باشندوں
کو اُس نے تلوار سے ہلاک کیا، جس طرح کہ اُس نے
لِبناہ کے ساتھ بھی کیا تھا۔ 33 ساتھ ساتھ یشوع نے
جزر کے بادشاہ ہورم اور اُس کے لوگوں کو بھی شکست
دی جو لکیس کی مدد کرنے کے لئے آئے تھے۔ اُن میں
سے ایک بھی نہ بچا۔

34 پھر یشوع نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ لکیس
سے آگے بڑھ کر عجلون کا محاصرہ کر لیا۔ اُسی دن اُنہوں
نے اُس پر حملہ کر کے 35 اُس پر قبضہ کر لیا۔ جس طرح
لکیس کے ساتھ ہوا اُسی طرح عجلون کے ساتھ بھی کیا
گیا یعنی شہر کے تمام باشندے تلوار سے ہلاک ہوئے۔

36 اِس کے بعد یشوع نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ
عجلون سے آگے بڑھ کر حبرون پر حملہ کیا۔ 37 شہر پر
قبضہ کر کے اُنہوں نے بادشاہ، اردگرد کی آبادیاں اور
باشندے سب کے سب تہہ تیغ کر دیئے۔ کوئی نہ
بچا۔ عجلون کی طرح اُنہوں نے اُسے پورے طور پر تمام
باشندوں سمیت رب کے لئے مخصوص کر کے تباہ
کر دیا۔

38 پھر یشوع تمام اسرائیلیوں کے ساتھ مُڑ کر دبیر کی
طرف بڑھ گیا۔ اُس پر حملہ کر کے 39 اُس نے شہر، اُس
کے بادشاہ اور اردگرد کی آبادیوں پر قبضہ کر لیا۔ سب کو
نیست کر دیا گیا، ایک بھی نہ بچا۔ یوں دبیر کے ساتھ
وہ کچھ ہوا جو پہلے حبرون اور لِبناہ اُس کے بادشاہ سمیت
ہوا تھا۔

40 اِس طرح یشوع نے جنوبی کنعان کے تمام
بادشاہوں کو شکست دے کر اُن کے پورے ملک پر
قبضہ کر لیا یعنی ملک کے پہاڑی علاقے پر، جنوب کے
دشتِ نجب پر، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے پر اور
وادیٔ یردن کے مغرب میں واقع پہاڑی ڈھلانوں پر۔ اُس
نے کسی کو بھی بچنے نہ دیا بلکہ ہر جاندار کو رب کے لئے
مخصوص کر کے ہلاک کر دیا۔ یہ سب کچھ ویسا ہی ہوا
جیسا رب اسرائیل کے خدا نے حکم دیا تھا۔

41 یشوع نے اُنہیں قادس برنیع سے لے کر غزہ
تک اور جشن کے پورے علاقے سے لے کر جِبعون
تک شکست دی۔ 42 اِن تمام بادشاہوں اور اُن کے
ممالک پر یشوع نے ایک ہی وقت فتح پائی، کیونکہ
اسرائیل کا خدا اسرائیل کے لئے لڑا۔

43 اِس کے بعد یشوع تمام اسرائیلیوں کے ساتھ
جِلجال کی خیمہ گاہ میں لوٹ آیا۔

شمالی اتحادیوں پر فتح

11 جب حصور کے بادشاہ یابین کو اِن واقعات
کی خبر ملی تو اُس نے مدون کے بادشاہ
یوباب اور سِمرون اور اَکشاف کے بادشاہوں کو پیغام
بھیجے۔ 2اِس کے علاوہ اُس نے اُن بادشاہوں کو پیغام
بھیجے جو شمال میں تھے یعنی شمالی پہاڑی علاقے میں،
وادیٔ یردن کے اُس حصے میں جو کِنّرت یعنی گلیل کے
جنوب میں ہے، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں،
مغرب میں واقع نافت دور میں 3اور کنعان کے مشرق
اور مغرب میں۔ یابین نے اموریوں، حِتّیوں، فرِزّیوں،
پہاڑی علاقے کے یبوسیوں اور حرمون پہاڑ کے دامن
میں واقع ملکِ مِصفاہ کے حِوّیوں کو بھی پیغام بھیجے۔
4چنانچہ یہ اپنی تمام فوجوں کو لے کر جنگ کے لئے
نکلے۔ اُن کے آدمی سمندر کے ساحل کی ریت کی مانند
بے شمار تھے۔ اُن کے پاس متعدد گھوڑے اور رتھ بھی
تھے۔ 5اِن تمام بادشاہوں نے اسرائیل سے لڑنے کے
لئے متحد ہو کر اپنے خیمے میروم کے چشمے پر لگا دیئے۔
6رب نے یشوع سے کہا، ”اُن سے مت ڈرنا، کیونکہ
کل اِسی وقت تک مَیں نے اُن سب کو ہلاک کر کے
اسرائیل کے حوالے کر دیا ہو گا۔ تجھے اُن کے گھوڑوں
کی کونچوں کو کاٹنا اور اُن کے رتھوں کو جلا دینا ہے۔“
7چنانچہ یشوع اپنے تمام فوجیوں کو لے کر میروم کے
چشمے پر آیا اور اچانک دشمن پر حملہ کیا۔ 8اور رب نے
دشمنوں کو اسرائیلیوں کے حوالے کر دیا۔ اسرائیلیوں نے
اُنہیں شکست دی اور اُن کا تعاقب کرتے کرتے شمال
میں بڑے شہر صیدا اور مسرفات مائم تک جا پہنچے۔ اِسی
طرح اُنہوں نے مشرق میں وادیٔ مِصفاہ تک بھی اُن کا
تعاقب کیا۔ آخر میں ایک بھی نہ بچا۔ 9رب کی ہدایت
کے مطابق یشوع نے دشمن کے گھوڑوں کی کونچوں کو کٹوا
کر اُس کے رتھوں کو جلا دیا۔

شمالی کنعان پر قبضہ

10 پھر یشوع واپس آیا اور حصور کو اپنے قبضے میں
لے لیا۔ حصور اُن تمام بادشاہتوں کا صدر مقام تھا
جنہیں اُنہوں نے شکست دی تھی۔ اسرائیلیوں نے شہر
کے بادشاہ کو مار دیا 11اور شہر کے ہر جاندار کو اللہ کے
حوالے کر کے ہلاک کر دیا۔ ایک بھی نہ بچا۔ پھر یشوع
نے شہر کو جلا دیا۔
12اِسی طرح یشوع نے اُن باقی بادشاہوں کے
شہروں پر بھی قبضہ کر لیا جو اسرائیل کے خلاف متحد
ہو گئے تھے۔ ہر شہر کو اُس نے رب کے خادم موسیٰ
کے حکم کے مطابق تباہ کر دیا۔ بادشاہوں سمیت سب
کچھ نیست کر دیا گیا۔ 13لیکن یشوع نے صرف حصور
کو جلایا۔ پہاڑیوں پر کے باقی شہروں کو اُس نے رہنے
دیا۔ 14لُوٹ کا جو بھی مال جانوروں سمیت اُن میں
پایا گیا اُسے اسرائیلیوں نے اپنے پاس رکھ لیا۔ لیکن تمام
باشندوں کو اُنہوں نے مار ڈالا اور ایک بھی نہ بچنے دیا۔
15کیونکہ رب نے اپنے خادم موسیٰ کو یہی حکم دیا تھا،
اور یشوع نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے رب نے موسیٰ
کو حکم دیا تھا۔
16یوں یشوع نے پورے کنعان پر قبضہ کر لیا۔ اِس
میں پہاڑی علاقہ، پورا دشتِ نجب، جشن کا پورا علاقہ،
مغرب کا نشیبی پہاڑی علاقہ، وادیٔ یردن اور اسرائیل
کے پہاڑ اُن کے دامن کی پہاڑیوں سمیت شامل تھے۔
17اب یشوع کی پہنچ جنوب میں سعیر کی طرف بڑھنے
والے پہاڑ خلق سے لے کر لبنان کے میدانی علاقے

کے شہر بعل جد تک تھی جو حرمون پہاڑ کے دامن میں
تھا۔ یشوع نے اِن علاقوں کے تمام بادشاہوں کو پکڑ کر
مار ڈالا۔ 18 لیکن اِن بادشاہوں سے جنگ کرنے میں
بہت وقت لگا، 19 کیونکہ جِبعون میں رہنے والے حِوّیوں
کے علاوہ کسی بھی شہر نے اسرائیلیوں سے صلح نہ کی۔ اِس
لئے اسرائیل کو اُن سب پر جنگ کر کے ہی قبضہ کرنا
پڑا۔ 20 رب ہی نے اُنہیں اکڑنے دیا تھا تاکہ وہ اسرائیل
سے جنگ کریں اور اُن پر رحم نہ کیا جائے بلکہ اُنہیں
پورے طور پر رب کے حوالے کر کے ہلاک کیا جائے۔
لازم تھا کہ اُنہیں یوں نیست و نابود کیا جائے جس طرح
رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

21 اُس وقت یشوع نے اُن تمام عناقیوں کو ہلاک کر
دیا جو حبرون، دبیر، عناب اور اُن تمام جگہوں میں رہتے
تھے جو یہوداہ اور اسرائیل کے پہاڑی علاقے میں تھیں۔
اُس نے اُن سب کو اُن کے شہروں سمیت اللہ کے
حوالے کر کے تباہ کر دیا۔ 22 اسرائیل کے پورے
علاقے میں عناقیوں میں سے ایک بھی نہ بچا۔ صرف
غزہ، جات اور اشدود میں کچھ زندہ رہے۔

23 غرض یشوع نے پورے ملک پر یوں قبضہ کیا
جس طرح رب نے موسیٰ کو بتایا تھا۔ پھر اُس نے اُسے
قبیلوں میں تقسیم کر کے اسرائیل کو میراث میں دے
دیا۔ جنگ ختم ہوئی، اور ملک میں امن و امان قائم
ہو گیا۔

موسیٰ کی فتوحات کا خلاصہ

12 درجِ ذیل دریائے یردن کے مشرق میں
اُن بادشاہوں کی فہرست ہے جنہیں
اسرائیلیوں نے شکست دی تھی اور جن کے علاقے
پر اُنہوں نے قبضہ کیا تھا۔ یہ علاقہ جنوب میں وادیٔ
ارنون سے لے کر شمال میں حرمون پہاڑ تک تھا، اور
اُس میں وادیٔ یردن کا پورا مشرقی حصہ شامل تھا۔

2 پہلے کا نام سیحون تھا۔ وہ اموریوں کا بادشاہ تھا
اور اُس کا دار الحکومت حسبون تھا۔ عروعیر شہر یعنی وادیٔ
ارنون کے درمیان سے لے کر عمونیوں کی سرحد دریائے
یبوق تک سارا علاقہ اُس کی گرفت میں تھا۔ اِس
میں جِلعاد کا آدھا حصہ بھی شامل تھا۔ 3 اِس کے علاوہ
سیحون کا قبضہ دریائے یردن کے پورے مشرقی
کنارے پر کِنّرت یعنی گلیل کی جھیل سے لے کر بحیرۂ
مُردار کے پاس شہر بیت یسیموت تک بلکہ اُس کے
جنوب میں پہاڑی سلسلے پِسگہ کے دامن تک تھا۔

4 دوسرا بادشاہ جس نے شکست کھائی تھی بسن کا بادشاہ
عوج تھا۔ وہ رفائیوں کے دیو قامت قبیلے میں سے باقی
رہ گیا تھا، اور اُس کی حکومت کے مرکز عستارات اور
اِدرعی تھے۔ 5 شمال میں اُس کی سلطنت کی سرحد حرمون
پہاڑ تھی اور مشرق میں سلکہ شہر۔ بسن کا تمام علاقہ
جسوریوں اور معکاتیوں کی سرحد تک اُس کے ہاتھ میں
تھا اور اِسی طرح جِلعاد کا شمالی حصہ بادشاہ سیحون کی
سرحد تک۔

6 اسرائیل نے رب کے خادم موسیٰ کی راہنمائی
میں اِن دو بادشاہوں پر فتح پائی تھی، اور موسیٰ نے یہ
علاقہ روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے سپرد کیا تھا۔

یشوع کی فتوحات کا خلاصہ

7 درجِ ذیل دریائے یردن کے مغرب کے اُن
بادشاہوں کی فہرست ہے جنہیں اسرائیلیوں نے یشوع کی
راہنمائی میں شکست دی تھی اور جن کی سلطنت وادیٔ

لبنان کے شہر بعل جد سے لے کر سعیر کی طرف
بڑھنے والے پہاڑ خلق تک تھی۔ بعد میں یشوع نے یہ
سارا ملک اسرائیل کے قبیلوں میں تقسیم کر کے اُنہیں
میراث میں دے دیا 8 یعنی پہاڑی علاقہ، مغرب کا نشیبی
پہاڑی علاقہ، یردن کی وادی، اُس کے مغرب میں واقع
پہاڑی ڈھلانیں، یہوداہ کا ریگستان اور دشتِ نجب۔ پہلے
یہ سب کچھ حِتّیوں، اموریوں، کنعانیوں، فرِزّیوں، حِوّیوں
اور یبوسیوں کے ہاتھ میں تھا۔ ذیل کے ہر شہر کا اپنا
بادشاہ تھا، اور ہر ایک نے شکست کھائی: 9 یریحو، عَی
نزد بیت ایل، 10 یروشلم، حبرون، 11 یرموت، لکیس،
12 عجلون، جزر، 13 دبیر، جدر، 14 حُرمہ، عراد، 15 لِبناہ،
عدُلام، 16 مقیدہ، بیت ایل، 17 تفّوح، حِفر، 18 افیق،
لشرون، 19 مدون، حصور، 20 سِمرون مرون، اَکشاف،
21 تعنک، مجِدّو، 22 قادس، کرمل کا یُقنعام، 23 نافت دور
میں واقع دور، جِلجال کا گوییم 24 اور ترِضہ۔ بادشاہوں کی
کُل تعداد 31 تھی۔

کنعان کے باقی علاقوں پر قبضہ کرنے کا حکم

13 جب یشوع بوڑھا تھا تو رب نے اُس سے
کہا، ”تُو بہت بوڑھا ہو چکا ہے، لیکن ابھی
کافی کچھ باقی رہ گیا ہے جس پر قبضہ کرنے کی ضرورت
ہے۔ 2-3 اِس میں فلستیوں کے تمام علاقے اُن کے
شاہی شہروں غزہ، اشدود، اسقلون، جات اور عقرون
سمیت شامل ہیں اور اِسی طرح جسور کا علاقہ جس کی
جنوبی سرحد وادیٔ سیحور ہے جو مصر کے مشرق میں ہے
اور جس کی شمالی سرحد عقرون ہے۔ اُسے بھی ملکِ کنعان
کا حصہ قرار دیا جاتا ہے۔ عوّیوں کا علاقہ بھی 4 جو جنوب
میں ہے اب تک اسرائیل کے قبضے میں نہیں آیا۔ یہی
بات شمال پر بھی صادق آتی ہے۔ صیدانیوں کے شہر
معارہ سے لے کر افیق شہر اور اموریوں کی سرحد تک
سب کچھ اب تک اسرائیل کی حکومت سے باہر ہے۔
5 اِس کے علاوہ جبلیوں کا ملک اور مشرق میں پورا لبنان
حرمون پہاڑ کے دامن میں بعل جد سے لے کر لبو
حمات تک باقی رہ گیا ہے۔ 6 اِس میں اُن صیدانیوں
کا تمام علاقہ بھی شامل ہے جو لبنان کے پہاڑوں اور
مسرفات مائم کے درمیان کے پہاڑی علاقے میں آباد
ہیں۔ اسرائیلیوں کے بڑھتے بڑھتے مَیں خود ہی اِن لوگوں
کو اُن کے سامنے سے نکال دوں گا۔ لیکن لازم ہے
کہ تُو قرعہ ڈال کر یہ پورا ملک میرے حکم کے مطابق
اسرائیلیوں میں تقسیم کرے۔ 7 اُسے نو باقی قبیلوں اور
منسّی کے آدھے قبیلے کو وراثت میں دے دے۔“

یردن کے مشرق میں ملک کی تقسیم

8 رب کا خادم موسیٰ روبن، جد اور منسّی کے باقی
آدھے قبیلے کو دریائے یردن کا مشرقی علاقہ دے چکا
تھا۔ 9-10 یوں حسبون کے اموری بادشاہ سیحون کے
تمام شہر اُن کے قبضے میں آ گئے تھے یعنی جنوبی وادیٔ
ارنون کے کنارے پر شہر عروعیر اور اُسی وادی کے بیچ
کے شہر سے لے کر شمال میں عمونیوں کی سرحد تک۔
دیبون اور میدبا کے درمیان کا میدانِ مرتفع بھی اِس میں
شامل تھا 11 اور اِسی طرح جِلعاد، جسوریوں اور معکاتیوں
کا علاقہ، حرمون کا پہاڑی علاقہ اور سلکہ شہر تک بسن کا
سارا علاقہ بھی۔
12 پہلے یہ سارا علاقہ بسن کے بادشاہ عوج کے
قبضے میں تھا جس کی حکومت کے مرکز عستارات اور
اِدرعی تھے۔ رفائیوں کے دیو قامت قبیلے سے صرف

عوج باقی رہ گیا تھا۔ موسیٰ کی راہنمائی کے تحت
اسرائیلیوں نے اُس علاقے پر فتح پا کر تمام باشندوں کو
نکال دیا تھا۔ 13 صرف جسوری اور معکاتی باقی رہ گئے
تھے، اور یہ آج تک اسرائیلیوں کے درمیان رہتے ہیں۔
14 صرف لاوی کے قبیلے کو کوئی زمین نہ ملی، کیونکہ اُن
کا موروثی حصہ جلنے والی وہ قربانیاں ہیں جو رب اسرائیل
کے خدا کے لئے چڑھائی جاتی ہیں۔ رب نے یہی کچھ
موسیٰ کو بتایا تھا۔

روبن کا قبائلی علاقہ

15 موسیٰ نے روبن کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے
مطابق ذیل کا علاقہ دیا۔ 16 وادیٔ ارنون کے کنارے
پر شہر عروعیر اور اُسی وادی کے بیچ کے شہر سے لے کر
میدبا 17 اور حسبون تک۔ وہاں کے میدانِ مرتفع پر واقع
تمام شہر بھی روبن کے سپرد کئے گئے یعنی دیبون، بامات
بعل، بیت بعل معون، 18 یہض، قدیمات، مِفعت،
19 قِریَتائم، سِبماہ، ضرۃ السحر جو بحیرۂ مُردار کے مشرق
میں واقع پہاڑی علاقے میں ہے، 20 بیت فغور، پِسگہ
کے پہاڑی سلسلے پر موجود آبادیاں اور بیت یسیموت۔
21 میدانِ مرتفع کے تمام شہر روبن کے قبیلے کو دیئے
گئے یعنی اموریوں کے بادشاہ سیحون کی پوری بادشاہی
جس کا دار الحکومت حسبون شہر تھا۔ موسیٰ نے سیحون
کو مار ڈالا تھا اور اُس کے ساتھ پانچ مِدیانی رئیسوں کو بھی
جنہیں سیحون نے اپنے ملک میں مقرر کیا تھا۔ اِن
رئیسوں کے نام اِوی، رقم، صور، حور اور ربع تھے۔
22 جن لوگوں کو اُس وقت مارا گیا اُن میں سے بلعام
بن بعور بھی تھا جو غیب دان تھا۔ 23 روبن کے قبیلے
کی مغربی سرحد دریائے یردن تھی۔ یہی شہر اور آبادیاں
روبن کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق دی گئیں،
اور وہ اُس کی میراث ٹھہریں۔

جد کے قبیلے کا علاقہ

24 موسیٰ نے جد کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے
مطابق ذیل کا علاقہ دیا۔ 25 یعزیر کا علاقہ، جِلعاد کے تمام
شہر، عمونیوں کا آدھا حصہ ربّہ کے قریب شہر عروعیر
تک 26-27 اور حسبون کے بادشاہ سیحون کی بادشاہی
کا باقی شمالی حصہ یعنی حسبون، رامت المِصفاہ اور بطونیم
کے درمیان کا علاقہ اور محنائم اور دبیر کے درمیان
کا علاقہ۔ اِس کے علاوہ جد کو وادیٔ یردن کا وہ مشرقی
حصہ بھی مل گیا جو بیت ہارم، بیت نِمرہ، سُکات اور
صفون پر مشتمل تھا۔ یوں اُس کی شمالی سرحد کِنّرت یعنی
گلیل کی جھیل کا جنوبی کنارہ تھا۔ 28 یہی شہر اور آبادیاں
جد کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق دی گئیں، اور
وہ اُس کی میراث ٹھہریں۔

منسّی کے مشرقی حصے کا علاقہ

29 جو علاقہ موسیٰ نے منسّی کے آدھے حصے کو اُس
کے کنبوں کے مطابق دیا تھا 30 وہ محنائم سے لے کر
شمال میں عوج بادشاہ کی تمام بادشاہی پر مشتمل تھا۔ اُس
میں ملکِ بسن اور وہ 60 آبادیاں شامل تھیں جن پر یائیر
نے فتح پائی تھی۔ 31 جِلعاد کا آدھا حصہ عوج کی حکومت
کے دو مراکز عستارات اور اِدرعی سمیت مکیر بن منسّی
کی اولاد کو اُس کے کنبوں کے مطابق دیا گیا۔ 32 موسیٰ
نے اِن موروثی زمینوں کی تقسیم اُس وقت کی تھی جب
وہ دریائے یردن کے مشرق میں موآب کے میدانی
علاقے میں یریحو شہر کے مقابل تھا۔

33لیکن لاوی کو موسیٰ سے کوئی موروثی زمین نہیں
ملی تھی، کیونکہ رب اسرائیل کا خدا اُن کا موروثی حصہ ہے
جس طرح اُس نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔

کنعان کی تقسیم

14 اسرائیل کے باقی ساڑھے نو قبیلوں کو
دریائے یردن کے مغرب میں یعنی ملکِ
کنعان میں زمین مل گئی۔ اِس کے لئے اِلی عزر
امام، یشوع بن نون اور قبیلوں کے آبائی گھرانوں کے
سربراہوں نے 2قرعہ ڈال کر مقرر کیا کہ ہر قبیلے کو
کون کون سا علاقہ مل جائے۔ یوں ویسا ہی ہوا جس
طرح رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔ 3-4موسیٰ اڑھائی
قبیلوں کو اُن کی موروثی زمین دریائے یردن کے مشرق
میں دے چکا تھا، کیونکہ یوسف کی اولاد کے دو قبیلے منسّی
اور افرائیم وجود میں آئے تھے۔ لیکن لاویوں کو اُن کے
درمیان زمین نہ ملی۔ اسرائیلیوں نے لاویوں کو زمین نہ
دی بلکہ اُنہیں صرف رہائش کے لئے شہر اور ریوڑوں
کے لئے چراگاہیں دیں۔ 5یوں اُنہوں نے زمین کو اُن
ہی ہدایات کے مطابق تقسیم کیا جو رب نے موسیٰ کو
دی تھیں۔

کالب حبرون پانے کی گزارش کرتا ہے

6جِلجال میں یہوداہ کے قبیلے کے مرد یشوع کے پاس
آئے۔ یفُنّہ قنِزی کا بیٹا کالب بھی اُن کے ساتھ تھا۔ اُس
نے یشوع سے کہا، ”آپ کو یاد ہے کہ رب نے مردِ
خدا موسیٰ سے آپ کے اور میرے بارے میں کیا کچھ
کہا جب ہم قادس برنیع میں تھے۔ 7مَیں 40 سال کا
تھا جب رب کے خادم موسیٰ نے مجھے ملکِ کنعان کا جائزہ
لینے کے لئے قادس برنیع سے بھیج دیا۔ جب واپس آیا تو
مَیں نے موسیٰ کو دیانت داری سے سب کچھ بتایا جو دیکھا
تھا۔ 8افسوس کہ جو بھائی میرے ساتھ گئے تھے اُنہوں
نے لوگوں کو ڈرایا۔ لیکن مَیں رب اپنے خدا کا وفادار
رہا۔ 9اُس دن موسیٰ نے قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کیا،
’جس زمین پر تیرے پاؤں چلے ہیں وہ ہمیشہ تک تیری
اور تیری اولاد کی وراثت میں رہے گی۔ کیونکہ تُو رب
میرے خدا کا وفادار رہا ہے۔‘ 10اور اب ایسا ہی ہوا ہے
جس طرح رب نے وعدہ کیا تھا۔ اُس نے مجھے اب تک
زندہ رہنے دیا ہے۔ رب کو موسیٰ سے یہ بات کئے 45
سال گزر گئے ہیں۔ اُس سارے عرصے میں ہم ریگستان
میں گھومتے پھرتے رہے ہیں۔ آج مَیں 85 سال کا
ہوں، 11اور اب تک اُتنا ہی طاقت ور ہوں جتنا کہ
اُس وقت تھا جب مَیں جاسوس تھا۔ اب تک میری باہر
نکلنے اور جنگ کرنے کی وہی قوت قائم ہے۔ 12اب
مجھے وہ پہاڑی علاقہ دے دیں جس کا وعدہ رب نے اُس
دن مجھ سے کیا تھا۔ آپ نے خود سنا ہے کہ عناقی وہاں
بڑے قلعہ بند شہروں میں بستے ہیں۔ لیکن شاید رب
میرے ساتھ ہو اور مَیں اُنہیں نکال دوں جس طرح اُس
نے فرمایا ہے۔“
13تب یشوع نے کالب بن یفُنّہ کو برکت دے کر
اُسے وراثت میں حبرون دے دیا۔ 14-15پہلے حبرون
قریَت اربع یعنی اربع کا شہر کہلاتا تھا۔ اربع عناقیوں کا
سب سے بڑا آدمی تھا۔ آج تک یہ شہر کالب کی اولاد کی
ملکیت رہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کالب رب اسرائیل کے
خدا کا وفادار رہا۔ پھر جنگ ختم ہوئی، اور ملک میں امن و
امان قائم ہو گیا۔

یہوداہ کی سرحدیں

15 جب اسرائیلیوں نے قرعہ ڈال کر ملک کو
تقسیم کیا تو یہوداہ کے قبیلے کو اُس کے
کنبوں کے مطابق کنعان کا جنوبی حصہ مل گیا۔ اِس
علاقے کی سرحد ملکِ ادوم اور انتہائی جنوب میں صین کا
ریگستان تھا۔
2 یہوداہ کی جنوبی سرحد بحیرۂ مُردار کے جنوبی سرے
سے شروع ہو کر 3 جنوب کی طرف چلتی چلتی درۂ عقربیم
پہنچ گئی۔ وہاں سے وہ صین کی طرف جاری ہوئی اور
قادس برنیع کے جنوب میں سے آگے نکل کر حصرون
تک پہنچ گئی۔ حصرون سے وہ ادّار کی طرف چڑھ گئی اور
پھر قرقع کی طرف مُڑی۔ 4 اِس کے بعد وہ عضمون سے
ہو کر مصر کی سرحد پر واقع وادیٔ مصر تک پہنچ گئی جس کے
ساتھ ساتھ چلتی ہوئی وہ سمندر پر ختم ہوئی۔ یہ یہوداہ کی
جنوبی سرحد تھی۔
5 مشرق میں اُس کی سرحد بحیرۂ مُردار کے ساتھ ساتھ
چل کر وہاں ختم ہوئی جہاں دریائے یردن بحیرۂ مُردار
میں بہتا ہے۔
یہوداہ کی شمالی سرحد یہیں سے شروع ہو کر 6 بیت
حُجلاہ کی طرف چڑھ گئی، پھر بیت عرابہ کے شمال میں
سے گزر کر روبن کے بیٹے بوہن کے پتھر تک پہنچ گئی۔
7 وہاں سے سرحد وادیٔ عکور میں اُتر گئی اور پھر دوبارہ
دبیر کی طرف چڑھ گئی۔ دبیر سے وہ شمال یعنی جِلجال
کی طرف جو درۂ ادُمیم کے مقابل ہے مُڑ گئی (یہ درہ
وادی کے جنوب میں ہے)۔ یوں وہ چلتی چلتی شمالی سرحد
عین شمس اور عین راجل تک پہنچ گئی۔ 8 وہاں سے
وہ وادیٔ بن ہنوم میں سے گزرتی ہوئی یبوسیوں کے شہر
یروشلم کے جنوب میں سے آگے نکل گئی اور پھر اُس
پہاڑ پر چڑھ گئی جو وادیٔ بن ہنوم کے مغرب اور میدانِ
رفائیم کے شمالی کنارے پر ہے۔ 9 وہاں سرحد مُڑ کر
چشمہ بنام نفتوح کی طرف بڑھ گئی اور پھر پہاڑی علاقے
عِفرون کے شہروں کے پاس سے گزر کر بعلہ یعنی قِریَت
یعریم تک پہنچ گئی۔ 10 بعلہ سے مُڑ کر یہوداہ کی یہ
سرحد مغرب میں سعیر کے پہاڑی علاقے کی طرف بڑھ
گئی اور یعریم پہاڑ یعنی کسلون کے شمالی دامن کے ساتھ
ساتھ چل کر بیت شمس کی طرف اُتر کر تِمنت پہنچ گئی۔
11 وہاں سے وہ عقرون کے شمال میں سے گزر گئی اور پھر
مُڑ کر سِکرون اور بعلہ پہاڑ کی طرف بڑھ کر یبنئیل پہنچ
گئی۔ وہاں یہ شمالی سرحد سمندر پر ختم ہوئی۔
12 سمندر ملکِ یہوداہ کی مغربی سرحد تھی۔ یہی وہ
علاقہ تھا جو یہوداہ کے قبیلے کو اُس کے خاندانوں کے
مطابق مل گیا۔

حبرون اور دبیر پر فتح

13 رب کے حکم کے مطابق یشوع نے کالب بن یفُنّہ
کو اُس کا حصہ یہوداہ میں دے دیا۔ وہاں اُسے حبرون
شہر مل گیا۔ اُس وقت اُس کا نام قِریَت اربع تھا (اربع
عناق کا باپ تھا)۔ 14 حبرون میں تین عناقی بنام سیسی،
اخی مان اور تلمی اپنے گھرانوں سمیت رہتے تھے۔ کالب
نے تینوں کو حبرون سے نکال دیا۔ 15 پھر وہ آگے دبیر
کے باشندوں سے لڑنے چلا گیا۔ دبیر کا پرانا نام قِریَت
سِفر تھا۔ 16 کالب نے کہا، ''جو قِریَت سِفر پر فتح پا کر
قبضہ کرے گا اُس کے ساتھ مَیں اپنی بیٹی عکسہ کا رشتہ
باندھوں گا۔'' 17 کالب کے بھائی عُتنی ایل بن قنز نے
شہر پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ کالب نے اُس کے ساتھ اپنی
بیٹی عکسہ کی شادی کر دی۔

18 جب عکسہ عُتنی ایل کے ہاں جا رہی تھی تو اُس
نے اُسے اُبھارا کہ وہ کالب سے کوئی کھیت پانے کی
درخواست کرے۔ اچانک وہ گدھے سے اُتر گئی۔ کالب
نے پوچھا، ''کیا بات ہے؟'' 19 عکسہ نے جواب
دیا، ''جہیز کے لئے مجھے ایک چیز سے نوازیں۔ آپ
نے مجھے دشتِ نجب میں زمین دے دی ہے۔ اب
مجھے چشمے بھی دے دیجئے۔'' چنانچہ کالب نے اُسے
اپنی ملکیت میں سے اوپر اور نیچے والے چشمے بھی
دے دیئے۔

یہوداہ کے قبیلے کے شہر

20 جو موروثی زمین یہوداہ کے قبیلے کو اُس کے کنبوں
کے مطابق ملی 21 اُس میں ذیل کے شہر شامل تھے۔
جنوب میں ملکِ ادوم کی سرحد کی طرف یہ شہر تھے:
قبضئیل، عِدر، یجور، 22 قینہ، دیمونہ، عدعدہ، 23 قادس،
حصور، اِتنان، 24 زیف، طِلم، بعلوت، 25 حصور حدتہ،
قریوت حصرون یعنی حصور، 26 اَمام، سمع، مولادہ، 27 حصار
جدہ، حشمون، بیت فلط، 28 حصار سوعال، بیرسبع، بِزیوتیاہ،
29 بعلہ، عیّیم، عضم، 30 اِلتولد، کسیل، حُرمہ، 31 صِقلاج،
مدمنّہ، سنسنّہ، 32 لباؤت، سِلحیم، عین اور رِمّون۔ اِن
شہروں کی تعداد 29 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی
آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔
33 مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں یہ شہر تھے:
اِستال، صُرعہ، اسنہ، 34 زنوح، عین جنیم، تفّوح، عینام،
35 یرموت، عدُلام، سوکہ، عزیقہ، 36 شعریم، عدِتیم اور
جدیرہ یعنی جدیرتیم۔ اِن شہروں کی تعداد 14 تھی۔ ہر
شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی
جاتی تھیں۔

37 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: ضِنان، حداشہ،
مِجدل جد، 38 دلعان، مِصفاہ، یُقتئیل، 39 لکیس،
بُصقت، عجلون، 40 کبّون، لحماس، کِتلیس، 41 جدیروت،
بیت دجون، نعمہ اور مقیدہ۔ اِن شہروں کی تعداد
16 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے
ساتھ گنی جاتی تھیں۔
42 اِس علاقے میں یہ شہر بھی تھے: لِبناہ، عتر،
عسن، 43 یفتاح، اسنہ، نصیب، 44 قعیلہ، اکزیب اور
مریسہ۔ اِن شہروں کی تعداد 9 تھی۔ ہر شہر کے گرد و
نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔
45 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: عقرون اُس کے
گرد و نواح کی آبادیوں اور دیہاتوں سمیت، 46 پھر عقرون
سے لے کر مغرب کی طرف اشدود تک تمام قصبے اور
آبادیاں۔ 47 اشدود خود بھی اُس کے گرد و نواح کی
آبادیوں اور دیہاتوں سمیت اِس میں شامل تھا اور اِسی
طرح غزہ اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں اور دیہاتوں
سمیت یعنی تمام آبادیاں مصر کی سرحد پر واقع وادیٔ مصر
اور سمندر کے ساحل تک۔
48 پہاڑی علاقے کے یہ شہر یہوداہ کے قبیلے کے
تھے: سمیر، یتیر، سوکہ، 49 دنّہ، قِریَت سنّہ یعنی دبیر،
50 عناب، اِستموہ، عنیم، 51 جشن، حَولون اور جِلوہ۔ اِن
شہروں کی تعداد 11 تھی، اور اُن کے گرد و نواح کی
آبادیاں بھی اُن کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔
52 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: اراب، دُومہ،
اِشعان، 53 ینوم، بیت تفّوح، افیقہ، 54 حُمطہ، قِریَت اربع
یعنی حبرون اور صیعور۔ اِن شہروں کی تعداد 9 تھی۔ ہر
شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس میں گنی جاتی تھیں۔
55 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: معون، کرمل،

زیف، یوطہ، 56 یزرعیل، یُقدعام، زنوح، 57 قَین، جِبعہ
اور تِمنت۔ اِن شہروں کی تعداد 10 تھی۔ ہر شہر کے
گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔
58 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: حلحول، بیت صور،
جدور، 59 معرات، بیت عنوت اور اِلتقون۔ اِن شہروں
کی تعداد 6 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس
کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔
60 پھر قِریَت بعل یعنی قِریَت یعریم اور ربّہ بھی
یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں شامل تھے۔ ہر شہر کے
گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔
61 ریگستان میں یہ شہر یہوداہ کے قبیلے کے تھے: بیت
عرابہ، مدّین، سکاکہ، 62 نبسان، نمک کا شہر اور عین
جدی۔ اِن شہروں کی تعداد 6 تھی۔ ہر شہر کے گرد و
نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔
63 لیکن یہوداہ کا قبیلہ یبوسیوں کو یروشلم سے نکالنے
میں ناکام رہا۔ اِس لئے اُن کی اولاد آج تک یہوداہ کے
قبیلے کے درمیان رہتی ہے۔

افرائیم اور منسّی کی جنوبی سرحد

16 قرعہ ڈالنے سے یوسف کی اولاد کا علاقہ
مقرر کیا گیا۔ اُس کی سرحد یریحو کے
قریب دریائے یردن سے شروع ہوئی، شہر کے مشرق
میں چشموں کے پاس سے گزری اور ریگستان میں
سے چلتی چلتی بیت ایل کے پہاڑی علاقے تک پہنچی۔
2 لُوز یعنی بیت ایل سے آگے نکل کر وہ ارکیوں کے
علاقے میں عطارات پہنچی۔ 3 وہاں سے وہ مغرب کی
طرف اُترتی اُترتی یفلیطیوں کے علاقے میں داخل ہوئی
جہاں وہ نشیبی بیت حَورون میں سے گزر کر جزر کے پیچھے
سمندر پر ختم ہوئی۔ 4 یہ اُس علاقے کی جنوبی سرحد تھی
جو یوسف کی اولاد افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کو وراثت
میں دیا گیا۔

افرائیم کا علاقہ

5 افرائیم کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق یہ
علاقہ مل گیا: اُس کی جنوبی سرحد عطارات اَدّار اور بالائی
بیت حَورون سے ہو کر 6-8 سمندر پر ختم ہوئی۔ اُس کی
شمالی سرحد مغرب میں سمندر سے شروع ہوئی اور قاناہ
ندی کے ساتھ چلتی چلتی تفّوح تک پہنچی۔ وہاں سے وہ
شمال کی طرف مُڑی اور مِکمتاہ تک پہنچ کر دوبارہ مشرق
کی طرف چلنے لگی۔ پھر وہ تانت سَیلا سے ہو کر یانوح
پہنچی۔ مشرقی سرحد شمال میں یانوح سے شروع ہوئی اور
عطارات سے ہو کر دریائے یردن کے مغربی کنارے
تک اُتری اور پھر کنارے کے ساتھ جنوب کی طرف
چلتی چلتی نعرہ اور اِس کے بعد یریحو پہنچی۔ وہاں وہ
دریائے یردن پر ختم ہوئی۔ یہی افرائیم اور اُس کے کنبوں
کی سرحدیں تھیں۔
9 اِس کے علاوہ کچھ شہر اور اُن کے گرد و نواح کی
آبادیاں افرائیم کے لئے مقرر کی گئیں جو منسّی کے
علاقے میں تھیں۔ 10 افرائیم کے مردوں نے جزر میں
آباد کنعانیوں کو نہ نکالا۔ اِس لئے اُن کی اولاد آج تک
وہاں رہتی ہے، البتہ اُسے بے گار میں کام کرنا پڑتا ہے۔

منسّی کا علاقہ

17 یوسف کے پہلوٹھے منسّی کی اولاد کو دو
علاقے مل گئے۔ دریائے یردن کے مشرق
میں مکیر کے گھرانے کو جِلعاد اور بسن دیئے گئے۔ مکیر

منسّی کا پہلوٹھا اور جِلعاد کا باپ تھا، اور اُس کی اولاد
ماہر فوجی تھی۔ 2 اب قرعہ ڈالنے سے دریائے یردن کے
مغرب میں وہ علاقہ مقرر کیا گیا جہاں منسّی کے باقی
بیٹوں کی اولاد کو آباد ہونا تھا۔ اِن کے چھ کنبے تھے
جن کے نام ابی عزر، خلق، اسری ایل، سِکم، حِفر اور
سمیدع تھے۔
3 صِلافحاد بن حِفر بن جِلعاد بن مکیر بن منسّی کے
بیٹے نہیں تھے بلکہ صرف بیٹیاں۔ اُن کے نام محلاہ،
نوعاہ، حُجلاہ، مِلکاہ اور تِرضہ تھے۔ 4 یہ خواتین اِلی عزر
امام، یشوع بن نون اور قوم کے بزرگوں کے پاس آئیں
اور کہنے لگیں، ”رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ
ہمیں بھی قبائلی علاقے کا کوئی حصہ دے۔“ یشوع نے
رب کا حکم مان کر نہ صرف منسّی کی نرینہ اولاد کو زمین
دی بلکہ اُنہیں بھی۔ 5 نتیجے میں منسّی کے قبیلے کو دریائے
یردن کے مغرب میں زمین کے دس حصے مل گئے اور
مشرق میں جِلعاد اور بسن۔ 6 مغرب میں نہ صرف منسّی
کی نرینہ اولاد کے خاندانوں کو زمین ملی بلکہ بیٹیوں کے
خاندانوں کو بھی۔ اِس کے برعکس مشرق میں جِلعاد کی
زمین صرف نرینہ اولاد میں تقسیم کی گئی۔
7 منسّی کے قبیلے کے علاقے کی سرحد آشر سے
شروع ہوئی اور سِکم کے مشرق میں واقع مِکمتاہ سے ہو
کر جنوب کی طرف چلتی ہوئی عین تفّوح کی آبادی
تک پہنچی۔ 8 تفّوح کے گرد و نواح کی زمین افرائیم
کی ملکیت تھی، لیکن منسّی کی سرحد پر کے یہ شہر منسّی
کی اپنی ملکیت تھے۔ 9 وہاں سے سرحد قاناہ ندی کے
جنوبی کنارے تک اُتری۔ پھر ندی کے ساتھ چلتی چلتی
وہ سمندر پر ختم ہوئی۔ ندی کے جنوبی کنارے پر کچھ
شہر افرائیم کی ملکیت تھے اگرچہ وہ منسّی کے علاقے میں
تھے۔ 10 لیکن مجموعی طور پر منسّی کا قبائلی علاقہ قاناہ
ندی کے شمال میں تھا اور افرائیم کا علاقہ اُس کے جنوب
میں۔ دونوں قبیلوں کا علاقہ مغرب میں سمندر پر ختم
ہوا۔ منسّی کے علاقے کے شمال میں آشر کا قبائلی علاقہ
تھا اور مشرق میں اِشکار کا۔
11 آشر اور اِشکار کے علاقوں کے درجِ ذیل شہر منسّی
کی ملکیت تھے: بیت شان، اِبلیعام، دور یعنی نافت دور،
عین دور، تعنک اور مجِدّو اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں
سمیت۔ 12 لیکن منسّی کا قبیلہ وہاں کے کنعانیوں کو نکال
نہ سکا بلکہ وہ وہاں بستے رہے۔ 13 بعد میں بھی جب
اسرائیل کی طاقت بڑھ گئی تو کنعانیوں کو نکالا نہ گیا بلکہ
اُنہیں بے گار میں کام کرنا پڑا۔

افرائیم اور منسّی مزید زمین کا تقاضا کرتے ہیں

14 یوسف کے قبیلے افرائیم اور منسّی دریائے یردن کے
مغرب میں زمین پانے کے بعد یشوع کے پاس آئے
اور کہنے لگے، ”آپ نے ہمارے لئے قرعہ ڈال کر زمین
کا صرف ایک حصہ کیوں مقرر کیا؟ ہم تو بہت زیادہ
لوگ ہیں، کیونکہ رب نے ہمیں برکت دے کر بڑی قوم
بنایا ہے۔“
15 یشوع نے جواب دیا، ”اگر آپ اِتنے زیادہ ہیں
اور آپ کے لئے افرائیم کا پہاڑی علاقہ کافی نہیں ہے تو
پھر فرِزّیوں اور رفائیوں کے پہاڑی جنگلوں میں جائیں اور
اُنہیں کاٹ کر کاشت کے قابل بنا لیں۔“
16 یوسف کے قبیلوں نے کہا، ”پہاڑی علاقہ ہمارے
لئے کافی نہیں ہے، اور میدانی علاقے میں آباد کنعانیوں
کے پاس لوہے کے رتھ ہیں، اُن کے پاس بھی جو وادیٔ
یزرعیل میں ہیں اور اُن کے پاس بھی جو بیت شان اور

اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں میں رہتے ہیں۔‘‘
17 لیکن یشوع نے جواب میں کہا، ’’آپ اِتنی بڑی اور
طاقت ور قوم ہیں کہ آپ کا علاقہ ایک ہی حصے پر محدود
نہیں رہے گا 18 بلکہ جنگل کا پہاڑی علاقہ بھی آپ کی
ملکیت میں آئے گا۔ اُس کے جنگلوں کو کاٹ کر کاشت
کے قابل بنا لیں تو یہ تمام علاقہ آپ ہی کا ہو گا۔ آپ
باقی علاقے پر بھی قبضہ کر کے کنعانیوں کو نکال دیں
گے اگرچہ وہ طاقت ور ہیں اور اُن کے پاس لوہے کے
رتھ ہیں۔‘‘

باقی سات قبیلوں کو زمین ملتی ہے

18 کنعان پر غالب آنے کے بعد اسرائیل کی
پوری جماعت سَیلا شہر میں جمع ہوئی۔
وہاں اُنہوں نے ملاقات کا خیمہ کھڑا کیا۔
2 اب تک سات قبیلوں کو زمین نہیں ملی تھی۔
3 یشوع نے اسرائیلیوں کو سمجھا کر کہا، ’’آپ کتنی دیر
تک سُست رہیں گے؟ آپ کب تک اُس ملک پر قبضہ
نہیں کریں گے جو رب آپ کے باپ دادا کے خدا نے
آپ کو دے دیا ہے؟ 4 اب ہر قبیلے کے تین تین
آدمیوں کو چن لیں۔ اُنہیں مَیں ملک کا دورہ کرنے کے
لئے بھیج دوں گا تاکہ وہ تمام قبائلی علاقوں کی فہرست تیار
کریں۔ اِس کے بعد وہ میرے پاس واپس آ کر 5 ملک
کو سات علاقوں میں تقسیم کریں۔ لیکن دھیان رکھیں کہ
جنوب میں یہوداہ کا علاقہ اور شمال میں افرائیم اور منسّی کا
علاقہ ہے۔ اُن کی سرحدیں مت چھیڑنا! 6 وہ آدمی لکھ
لیں کہ سات نئے قبائلی علاقوں کی سرحدیں کہاں کہاں
تک ہیں اور پھر اِن کی فہرستیں پیش کریں۔ پھر مَیں رب
آپ کے خدا کے حضور مقدّس قرعہ ڈال کر ہر ایک کی
زمین مقرر کروں گا۔ 7 یاد رہے کہ لاویوں کو کوئی علاقہ
نہیں ملنا ہے۔ اُن کا حصہ یہ ہے کہ وہ رب کے امام
ہیں۔ اور جد، روبن اور منسّی کے آدھے قبیلے کو بھی مزید
کچھ نہیں ملنا ہے، کیونکہ اُنہیں رب کے خادم موسیٰ سے
دریائے یردن کے مشرق میں اُن کا حصہ مل چکا ہے۔‘‘
8 تب وہ آدمی روانہ ہونے کے لئے تیار ہوئے
جنہیں ملک کا دورہ کرنے کے لئے چُنا گیا تھا۔ یشوع
نے اُنہیں حکم دیا، ’’پورے ملک میں سے گزر کر تمام
شہروں کی فہرست بنائیں۔ جب فہرست مکمل ہو جائے
تو اُسے میرے پاس لے آئیں۔ پھر مَیں سَیلا میں رب
کے حضور آپ کے لئے قرعہ ڈال دوں گا۔‘‘ 9 آدمی
چلے گئے اور پورے ملک میں سے گزر کر تمام شہروں
کی فہرست بنا لی۔ اُنہوں نے ملک کو سات حصوں
میں تقسیم کر کے تمام تفصیلات کتاب میں درج کیں
اور یہ کتاب سَیلا کی خیمہ گاہ میں یشوع کو دے دی۔
10 پھر یشوع نے رب کے حضور قرعہ ڈال کر یہ
علاقے باقی سات قبیلوں اور اُن کے کنبوں میں تقسیم
کر دیئے۔

بن یمین کا علاقہ

11 جب قرعہ ڈالا گیا تو بن یمین کے قبیلے اور اُس
کے کنبوں کو پہلا حصہ مل گیا۔ اُس کی زمین یہوداہ
اور یوسف کے قبیلوں کے درمیان تھی۔ 12 اُس کی
شمالی سرحد دریائے یردن سے شروع ہوئی اور یریحو کے
شمال میں پہاڑی ڈھلان پر چڑھ کر پہاڑی علاقے میں
سے مغرب کی طرف گزری۔ بیت آون کے بیابان کو
پہنچنے پر 13 وہ لُوز یعنی بیت ایل کی طرف بڑھ کر شہر کے
جنوب میں پہاڑی ڈھلان پر چلتی چلتی آگے نکل گئی۔

وہاں سے وہ عطارات اَدّار اور اُس پہاڑی تک پہنچی جو
نشیبی بیت حَورون کے جنوب میں ہے۔ 14 پھر وہ جنوب
کی طرف مُڑ کر مغربی سرحد کے طور پر قِریَت بعل یعنی
قِریَت یعریم کے پاس آئی جو یہوداہ کے قبیلے کی ملکیت
تھی۔ 15 بن یمین کی جنوبی سرحد قِریَت یعریم کے مغربی
کنارے سے شروع ہو کر نفتوح چشمہ تک پہنچی۔
16 پھر وہ اُس پہاڑ کے دامن پر اُتر آئی جو وادیِٔ بن
ہنوم کے مغرب میں اور میدانِ رفائیم کے شمال میں
واقع ہے۔ اِس کے بعد سرحد یبوسیوں کے شہر کے
جنوب میں سے گزری اور یوں وادیِٔ ہنوم کو پار کر کے
عین راجل کے پاس آئی۔ 17 پھر وہ شمال کی طرف مُڑ
کر عین شمس کے پاس سے گزری اور درۂ اَدُمیم کے
مقابل شہر جلیلوت تک پہنچ کر روبن کے بیٹے بوہن کے
پتھر کے پاس اُتر آئی۔ 18 وہاں سے وہ اُس ڈھلان
کے شمالی رُخ پر سے گزری جو وادیِٔ یردن کے مغربی
کنارے پر ہے۔ پھر وہ وادی میں اُتر کر 19 بیت حُجلاہ
کی شمالی پہاڑی ڈھلان سے گزری اور بحیرۂ مُردار کے شمالی
کنارے پر ختم ہوئی، وہاں جہاں دریائے یردن اُس میں
بہتا ہے۔ یہ تھی بن یمین کی جنوبی سرحد۔ 20 اُس
کی مشرقی سرحد دریائے یردن تھی۔ یہی وہ علاقہ تھا جو بن
یمین کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق دیا گیا۔
21 ذیل کے شہر اِس علاقے میں شامل تھے: یریحو،
بیت حُجلاہ، عِمق قصیص، 22 بیت عرابہ، صمریم، بیت
ایل، 23 عویم، فارہ، عُفرہ، 24 کفر العمونی، عُفنی اور
جِبع۔ یہ کُل 12 شہر تھے۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی
آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ 25 اِن کے علاوہ
یہ شہر بھی تھے: جِبعون، رامہ، بیروت، 26 مِصفاہ، کفیرہ،
موضہ، 27 رقم، اِرفئیل، ترالہ، 28 ضلع، الف، یبوسیوں
کا شہر یروشلم، جِبعہ اور قِریَت یعریم۔ اِن شہروں کی تعداد
14 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے
ساتھ گنی جاتی تھیں۔ یہ تمام شہر بن یمین اور اُس کے
کنبوں کی ملکیت تھے۔

شمعون کا علاقہ

19 جب قرعہ ڈالا گیا تو شمعون کے قبیلے اور
اُس کے کنبوں کو دوسرا حصہ مل گیا۔
اُس کی زمین یہوداہ کے قبیلے کے علاقے کے
درمیان تھی۔ 2 اُسے یہ شہر مل گئے: بیرسبع (سبع)،
مولادہ، 3 حصار سوعال، بالاہ، عضم، 4 اِلتولد، بتول،
حُرمہ، 5 صِقلاج، بیت مرکبوت، حصار سوسہ، 6 بیت
لباؤت اور ساروحن۔ اِن شہروں کی تعداد 13 تھی۔
ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی
جاتی تھیں۔ 7 اِن کے علاوہ یہ چار شہر بھی شمعون کے
تھے: عین، رِمّون، عتر اور عسن۔ ہر شہر کے گرد و نواح
کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ 8 اِن شہروں
کے گرد و نواح کی تمام آبادیاں بعلات بیر یعنی نجب کے
رامہ تک اُن کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ یہ تھی شمعون اور
اُس کے کنبوں کی ملکیت۔ 9 یہ جگہیں اِس لئے یہوداہ
کے قبیلے کے علاقے سے لی گئیں کہ یہوداہ کا علاقہ اُس
کے لئے بہت زیادہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ شمعون کا علاقہ
یہوداہ کے بیچ میں ہے۔

زبولون کا علاقہ

10-12 جب قرعہ ڈالا گیا تو زبولون کے قبیلے اور اُس
کے کنبوں کو تیسرا حصہ مل گیا۔ اُس کی جنوبی سرحد
یُقنعام کی ندی سے شروع ہوئی اور پھر مشرق کی طرف

دباست، مرعلہ اور ساریدسے ہو کر کسلوت تبور کے
علاقے تک پہنچی۔ اِس کے بعد وہ مُڑ کر مشرقی سرحد
کے طور پر دابرت کے پاس آئی اور چڑھتی چڑھتی یفیع
پہنچی۔ 13 وہاں سے وہ مزید مشرق کی طرف بڑھتی ہوئی
جات حِفر، عیت قاضین اور رِمّون سے ہو کر نیعہ کے
پاس آئی۔ 14 زبولون کی شمالی اور مغربی سرحد حناتون میں
سے گزرتی گزرتی وادیٔ اِفتاح ایل پر ختم ہوئی۔ 15 بارہ
شہر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت زبولون کی
ملکیت میں آئے جن میں قطات، نہلال، سِمرون، اِدالہ
اور بیت لحم شامل تھے۔ 16 زبولون کے قبیلے کو یہی کچھ
اُس کے کنبوں کے مطابق مل گیا۔

اِشکار کا علاقہ

17 جب قرعہ ڈالا گیا تو اِشکار کے قبیلے اور اُس کے
کنبوں کو چوتھا حصہ مل گیا۔ 18 اُس کا علاقہ یزرعیل
سے لے کر شمال کی طرف پھیل گیا۔ یہ شہر اُس
میں شامل تھے: کسولوت، شونیم، 19 حفاریم، شیون،
اناخرت، 20 ربیت، قِسیون، اِبض، 21 ریمت، عین
جنیم، عین حدّہ اور بیت فصیص۔ 22 شمال میں یہ
سرحد تبور پہاڑ سے شروع ہوئی اور شخصومہ اور بیت شمس
سے ہو کر دریائے یردن تک اُتر آئی۔ 16 شہر اُن
کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت اِشکار کی ملکیت میں
آئے۔ 23 اُسے یہ پورا علاقہ اُس کے کنبوں کے مطابق
مل گیا۔

آشر کا علاقہ

24 جب قرعہ ڈالا گیا تو آشر کے قبیلے اور اُس کے
کنبوں کو پانچواں حصہ مل گیا۔ 25 اُس کے علاقے
میں یہ شہر شامل تھے: خِلقت، حلی، بطن، اَکشاف،
26 الملِک، عمعاد اور مِسال۔ اُس کی سرحد سمندر کے
ساتھ ساتھ چلتی ہوئی کرمل کے پہاڑی سلسلے کے دامن
میں سے گزری اور اُترتی اُترتی سیحور لِبنات تک پہنچی۔
27 وہاں وہ مشرق میں بیت دجون کی طرف مُڑ کر
زبولون کے علاقے تک پہنچی اور اُس کی مغربی سرحد کے
ساتھ چلتی چلتی شمال میں وادیٔ اِفتاح ایل تک پہنچی۔
آگے بڑھتی ہوئی وہ بیت عِمق اور نعی ایل سے ہو کر
شمال کی طرف مُڑی جہاں کابول تھا۔ 28 پھر وہ عِبرون،
رحوب، حمون اور قاناہ سے ہو کر بڑے شہر صیدا تک
پہنچی۔ 29 اِس کے بعد آشر کی سرحد رامہ کی طرف مُڑ
کر فصیل دار شہر صور کے پاس آئی۔ وہاں وہ حوسہ کی
طرف مُڑی اور چلتی چلتی اکزیب کے قریب سمندر پر ختم
ہوئی۔ 30 22 شہر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں
سمیت آشر کی ملکیت میں آئے۔ اِن میں عُمّہ، افیق
اور رحوب شامل تھے۔ 31 آشر کو اُس کے کنبوں کے
مطابق یہی کچھ ملا۔

نفتالی کا علاقہ

32 جب قرعہ ڈالا گیا تو نفتالی کے قبیلے اور اُس کے
کنبوں کو چھٹا حصہ مل گیا۔ 33-34 جنوب میں اُس کی
سرحد دریائے یردن پر لقوم سے شروع ہوئی اور مغرب
کی طرف چلتی چلتی یبنئیل، ادامی نقب، ایلون ضعننیم
اور حلف سے ہو کر ازنوت تبور تک پہنچی۔ وہاں سے
وہ مغربی سرحد کی حیثیت سے حقوق کے پاس آئی۔
نفتالی کی جنوبی سرحد زبولون کی شمالی سرحد اور مغرب

میں آشر کی مشرقی سرحد تھی۔ دریائے یردن اور یہوداہ[a]
اُس کی مشرقی سرحد تھی۔ 35 ذیل کے فصیل دار شہر
نفتالی کی ملکیت میں آئے: صدّیم، صیر، حمّت، رقّت،
کنّرت، 36 ادامہ، رامہ، حصور، 37 قادس، اِدرعی، عین
حصور، 38 اِرون، مِجدل ایل، حُریم، بیت عنات اور بیت
شمس۔ ایسے 19 شہر تھے۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی
آبادیاں بھی اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ 39 نفتالی کو
یہی کچھ اُس کے کنبوں کے مطابق ملا۔

دان کا علاقہ

40 جب قرعہ ڈالا گیا تو دان کے قبیلے اور اُس کے
کنبوں کو ساتواں حصہ ملا۔ 41 اُس کے علاقے میں یہ
شہر شامل تھے: صُرعہ، اِستال، عیر شمس، 42 شعلبّین،
ایالون، اِتلاہ، 43 ایلون، تِمنت، عقرون، 44 اِلتقِہ،
جِبّتون، بعلات، 45 یہود، بنی برق، جات رِمّون، 46 مے
یرقون اور رقون اُس علاقے سمیت جو یافا کے مقابل
ہے۔ 47 افسوس، دان کا قبیلہ اپنے اِس علاقے پر قبضہ
کرنے میں کامیاب نہ ہوا، اِس لئے اُس کے مردوں
نے لشم شہر پر حملہ کر کے اُس پر فتح پائی اور اُس
کے باشندوں کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر وہ خود وہاں
آباد ہوئے۔ اُس وقت لشم شہر کا نام دان میں تبدیل
ہوا۔ (دان اُن کے قبیلے کا باپ تھا۔) 48 لیکن یشوع
کے زمانے میں دان کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے
مطابق مذکورہ تمام شہر اور اُن کے گرد و نواح کی آبادیاں
مل گئیں۔

یشوع کو بھی زمین ملتی ہے

49 پورے ملک کو تقسیم کرنے کے بعد اسرائیلیوں نے
یشوع بن نون کو بھی اپنے درمیان کچھ موروثی زمین دے
دی۔ 50 رب کے حکم پر اُنہوں نے اُسے افرائیم کا شہر
تِمنت سِرح دے دیا۔ یشوع نے خود اِس کی درخواست
کی تھی۔ وہاں جا کر اُس نے شہر کو از سرِ نو تعمیر کیا اور
اُس میں آباد ہوا۔

51 غرض یہ وہ تمام زمینیں ہیں جو اِلی عزر امام، یشوع
بن نون اور قبیلوں کے آبائی گھرانوں کے سربراہوں نے
سَیلا میں ملاقات کے خیمے کے دروازے پر قرعہ ڈال کر
تقسیم کی تھیں۔ یوں تقسیم کرنے کا یہ کام مکمل ہوا۔

پناہ کے چھ شہر

20 رب نے یشوع سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں
کو حکم دے کہ اُن ہدایات کے مطابق پناہ
کے شہر چن لو جنہیں مَیں تمہیں موسیٰ کی معرفت دے
چکا ہوں۔ 3 اِن شہروں میں وہ لوگ فرار ہو سکتے ہیں
جن سے کوئی اتفاقاً یعنی غیرارادی طور پر ہلاک ہوا ہو۔ یہ
اُنہیں مرے ہوئے شخص کے اُن رشتے داروں سے پناہ
دیں گے جو بدلہ لینا چاہیں گے۔ 4 لازم ہے کہ ایسا شخص
پناہ کے شہر کے پاس پہنچنے پر شہر کے دروازے کے
پاس بیٹھے بزرگوں کو اپنا معاملہ پیش کرے۔ اُس کی
بات سن کر بزرگ اُسے اپنے شہر میں داخل ہونے کی
اجازت دیں اور اُسے اپنے درمیان رہنے کے لئے جگہ
دے دیں۔ 5 اب اگر بدلہ لینے والا اُس کے پیچھے پڑ کر
وہاں پہنچے تو بزرگ ملزم کو اُس کے ہاتھ میں نہ دیں،

[a] یہاں یہوداہ کا مطلب ملکِ بسن ہو سکتا ہے جو منسّی کے علاقے
میں تھا لیکن جس پر یہوداہ کے قبیلے کے مرد یائیر نے فتح پائی تھی۔

کیونکہ یہ موت غیر ارادی طور پر اور نفرت رکھے بغیر
ہوئی ہے۔ 6 وہ اُس وقت تک شہر میں رہے جب تک
مقامی عدالت معاملے کا فیصلہ نہ کر دے۔ اگر عدالت
اُسے بے گناہ قرار دے تو وہ اُس وقت کے امامِ اعظم کی
موت تک اُس شہر میں رہے۔ اِس کے بعد اُسے اپنے
اُس شہر اور گھر کو واپس جانے کی اجازت ہے جس سے
وہ فرار ہو کر آیا ہے۔“
7 اسرائیلیوں نے پناہ کے یہ شہر چن لئے: نفتالی کے
پہاڑی علاقے میں گلیل کا قادس، افرائیم کے پہاڑی
علاقے میں سِکم اور یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں قِریَت
اربع یعنی حبرون۔ 8 دریائے یردن کے مشرق میں اُنہوں
نے بصر کو چن لیا جو یریحو سے کافی دُور میدانِ مرتفع میں
ہے اور روبن کے قبیلے کی ملکیت ہے۔ ملکِ جِلعاد میں
رامات جو جد کے قبیلے کا ہے اور بسن میں جولان جو منسّی
کے قبیلے کا ہے چنا گیا۔
9 یہ شہر تمام اسرائیلیوں اور اسرائیل میں رہنے والے
اجنبیوں کے لئے مقرر کئے گئے۔ جس سے بھی غیر
ارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا اُسے اِن میں پناہ لینے کی
اجازت تھی۔ اِن میں وہ اُس وقت تک بدلہ لینے والوں
سے محفوظ رہتا تھا جب تک مقامی عدالت فیصلہ نہیں کر
دیتی تھی۔

لاویوں کے شہر اور چراگاہیں

21 پھر لاوی کے قبیلے کے آبائی گھرانوں
کے سربراہ اِلی عزر امام، یشوع بن نون
اور اسرائیل کے باقی قبیلوں کے آبائی گھرانوں کے
سربراہوں کے پاس آئے 2 جو اُس وقت سَیلا میں جمع
تھے۔ لاویوں نے کہا، ”رب نے موسیٰ کی معرفت حکم
دیا تھا کہ ہمیں بسنے کے لئے شہر اور ریوڑوں کو چَرانے
کے لئے چراگاہیں دی جائیں۔“ 3 چنانچہ اسرائیلیوں نے
رب کی یہ بات مان کر اپنے علاقوں میں سے شہر اور
چراگاہیں الگ کر کے لاویوں کو دے دیں۔
4 قرعہ ڈالا گیا تو لاوی کے گھرانے قِہات کو اُس کے
کنبوں کے مطابق پہلا حصہ مل گیا۔ پہلے ہارون کے
کنبے کو یہوداہ، شمعون اور بن یمین کے قبیلوں کے 13
شہر دیئے گئے۔ 5 باقی قِہاتیوں کو دان، افرائیم اور مغربی
منسّی کے قبیلوں کے 10 شہر مل گئے۔
6 جَیرسون کے گھرانے کو اِشکار، آشر، نفتالی اور منسّی
کے قبیلوں کے 13 شہر دیئے گئے۔ یہ منسّی کا وہ علاقہ
تھا جو دریائے یردن کے مشرق میں ملکِ بسن میں تھا۔
7 مِراری کے گھرانے کو اُس کے کنبوں کے مطابق
روبن، جد اور زبولون کے قبیلوں کے 12 شہر مل گئے۔
8 یوں اسرائیلیوں نے قرعہ ڈال کر لاویوں کو مذکورہ شہر
اور اُن کے گرد و نواح کی چراگاہیں دے دیں۔ ویسا ہی
ہوا جیسا رب نے موسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا۔

قِہات کے گھرانے کے شہر

9-10 قرعہ ڈالتے وقت لاوی کے گھرانے قِہات میں
سے ہارون کے کنبے کو پہلا حصہ مل گیا۔ اُسے یہوداہ
اور شمعون کے قبیلوں کے یہ شہر دیئے گئے: 11 پہلا
شہر عناقیوں کے باپ کا شہر قِریَت اربع تھا جو یہوداہ
کے پہاڑی علاقے میں ہے اور جس کا موجودہ نام حبرون
ہے۔ اُس کی چراگاہیں بھی دی گئیں، 12 لیکن حبرون
کے اردگرد کی آبادیاں اور کھیت کالب بن یفُنّہ کی ملکیت
رہے۔ 13 ہارون کے کنبے کا یہ شہر پناہ کا شہر بھی تھا
جس میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی

غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا تھا۔ اِس کے علاوہ ہارون
کے کنبے کو لِبناہ، 14 یتیر، اِستموع، 15 حَولون، دبیر،
16 عین، یوطہ اور بیت شمس کے شہر بھی مل گئے۔ اُسے
یہوداہ اور شمعون کے قبیلوں کے کُل 9 شہر اُن کی
چراگاہوں سمیت مل گئے۔ 17-18 اِن کے علاوہ بن
یمین کے قبیلے کے چار شہر اُس کی ملکیت میں آئے
یعنی جِبعون، جِبع، عنتوت اور علمون۔ 19 غرض ہارون
کے کنبے کو 13 شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔
20 لاوی کے قبیلے کے گھرانے قِہات کے باقی کنبوں
کو قرعہ ڈالتے وقت افرائیم کے قبیلے کے شہر مل گئے۔
21 اِن میں افرائیم کے پہاڑی علاقے کا شہر سِکم شامل
تھا جس میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی
غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا تھا، پھر جزر، 22 قبضیم
اور بیت حَورون۔ اِن چار شہروں کی چراگاہیں بھی مل
گئیں۔ 23-24 دان کے قبیلے نے بھی اُنہیں چار شہر اُن
کی چراگاہوں سمیت دیئے یعنی اِلتقِہ، جِبّتون، ایالون اور
جات رِمّون۔ 25 منسّی کے مغربی حصے سے اُنہیں دو
شہر تعنک اور جات رِمّون اُن کی چراگاہوں سمیت مل
گئے۔ 26 غرض قِہات کے باقی کنبوں کو کُل 10 شہر
اُن کی چراگاہوں سمیت ملے۔

جیرسون کے گھرانے کے شہر

27 لاوی کے قبیلے کے گھرانے جیرسون کو منسّی کے
مشرقی حصے کے دو شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے
گئے: ملکِ بسن میں جولان جس میں ہر وہ شخص پناہ لے
سکتا تھا جس سے کوئی غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا تھا،
اور بعستراہ۔ 28-29 اِشکار کے قبیلے نے اُسے چار شہر اُن
کی چراگاہوں سمیت دیئے: قِسیون، دابرت، یرموت اور
عین جنیم۔ 30-31 اِسی طرح اُسے آشر کے قبیلے کے بھی
چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے: مِسال،
عبدون، خِلقت اور رحوب۔ 32 نفتالی کے قبیلے نے تین
شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے: گلیل کا قادس جس
میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیرارادی
طور پر ہلاک ہوا تھا، پھر حمّات دور اور قرتان۔ 33 غرض
جیرسون کے گھرانے کو 13 شہر اُن کی چراگاہوں سمیت
مل گئے۔

مِراری کے گھرانے کے شہر

34-35 اب رہ گیا لاوی کے قبیلے کا گھرانا مِراری۔ اُسے
زبولون کے قبیلے کے چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت
مل گئے: یُقنعام، قرتاہ، دِمنہ اور نہلال۔ 36-37 اِسی
طرح اُسے روبن کے قبیلے کے بھی چار شہر اُن کی
چراگاہوں سمیت مل گئے: بصر، یہض، قدیمات اور
مِفعت۔ 38-39 جد کے قبیلے نے اُسے چار شہر اُن کی
چراگاہوں سمیت دیئے: ملکِ جِلعاد کا رامات جس میں
ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیر ارادی
طور پر ہلاک ہوا تھا، پھر محنائم، حسبون اور یعزیر۔
40 غرض مِراری کے گھرانے کو کُل 12 شہر اُن کی
چراگاہوں سمیت مل گئے۔
41 اسرائیل کے مختلف علاقوں میں جو لاویوں کے
شہر اُن کی چراگاہوں سمیت تھے اُن کی کُل تعداد
48 تھی۔ 42 ہر شہر کے اردگرد چراگاہیں تھیں۔

اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا

43 یوں رب نے اسرائیلیوں کو وہ پورا ملک دے دیا
جس کا وعدہ اُس نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا

کر کیا تھا۔ وہ اُس پر قبضہ کر کے اُس میں رہنے لگے۔
44 اور رب نے چاروں طرف امن و امان مہیا کیا جس
طرح اُس نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا کر وعدہ کیا
تھا۔ اُسی کی مدد سے اسرائیلی تمام دشمنوں پر غالب آئے
تھے۔ 45 جو اچھے وعدے رب نے اسرائیل سے کئے
تھے اُن میں سے ایک بھی نامکمل نہ رہا بلکہ سب کے
سب پورے ہو گئے۔

مشرقی قبیلوں کو گھر واپس جانے کی اجازت

22 پھر یشوع نے روبن، جد اور منسّی کے
آدھے قبیلے کے مردوں کو اپنے پاس بُلا کر
2 کہا، ”جو بھی حکم رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو دیا
تھا اُسے آپ نے پورا کیا۔ اور آپ نے میری ہر بات
مانی ہے۔ 3 آپ نے کافی عرصے سے آج تک اپنے
بھائیوں کو ترک نہیں کیا بلکہ بالکل وہی کچھ کیا ہے جو
رب کی مرضی تھی۔ 4 اب رب آپ کے خدا نے آپ
کے بھائیوں کو موعودہ ملک دے دیا ہے، اور وہ سلامتی
کے ساتھ اُس میں رہ رہے ہیں۔ اِس لئے اب وقت
آ گیا ہے کہ آپ اپنے گھر واپس چلے جائیں، اُس ملک
میں جو رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو دریائے یردن
کے پار دے دیا ہے۔ 5 لیکن خبردار، احتیاط سے اُن
ہدایات پر چلتے رہیں جو رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو
دے دیں۔ رب اپنے خدا سے پیار کریں، اُس کی تمام
راہوں پر چلیں، اُس کے احکام مانیں، اُس کے ساتھ
لپٹے رہیں، اور پورے دل و جان سے اُس کی خدمت
کریں۔“ 6 یہ کہہ کر یشوع نے اُنہیں برکت دے کر
رُخصت کر دیا، اور وہ اپنے گھر چلے گئے۔
7 منسّی کے آدھے قبیلے کو موسیٰ سے ملکِ بسن میں
زمین مل گئی تھی۔ دوسرے حصے کو یشوع سے زمین مل
گئی تھی، یعنی دریائے یردن کے مغرب میں جہاں باقی
قبیلے آباد ہوئے تھے۔ منسّی کے مردوں کو رُخصت کرتے
وقت یشوع نے اُنہیں برکت دے کر 8 کہا، ”آپ بڑی
دولت کے ساتھ اپنے گھر لوٹ رہے ہیں۔ آپ کو
بڑے ریوڑ، سونا، چاندی، لوہا اور بہت سے کپڑے مل
گئے ہیں۔ جب آپ اپنے گھر پہنچیں گے تو مالِ غنیمت
اُن کے ساتھ بانٹیں جو گھر میں رہ گئے ہیں۔“
9 پھر روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے مرد باقی
اسرائیلیوں کو سَیلا میں چھوڑ کر ملکِ جِلعاد کی طرف روانہ
ہوئے جو دریائے یردن کے مشرق میں ہے۔ وہاں اُن
کے اپنے علاقے تھے جن میں اُن کے قبیلے رب کے
اُس حکم کے مطابق آباد ہوئے تھے جو اُس نے موسیٰ کی
معرفت دیا تھا۔

مشرقی قبیلے قربان گاہ بنا لیتے ہیں

10 یہ مرد چلتے چلتے دریائے یردن کے مغرب میں
ایک جگہ پہنچے جس کا نام گلیلوت تھا۔ وہاں یعنی ملکِ
کنعان میں ہی اُنہوں نے ایک بڑی اور شاندار قربان گاہ
بنائی۔ 11 اسرائیلیوں کو خبر دی گئی، ”روبن، جد اور منسّی
کے آدھے قبیلے نے کنعان کی سرحد پر گلیلوت میں قربان
گاہ بنا لی ہے۔ یہ قربان گاہ دریائے یردن کے مغرب
میں یعنی ہمارے ہی علاقے میں ہے!“
12 تب اسرائیل کی پوری جماعت مشرقی قبیلوں سے
لڑنے کے لئے سَیلا میں جمع ہوئی۔ 13 لیکن پہلے اُنہوں
نے اِلی عزر امام کے بیٹے فینحاس کو ملکِ جِلعاد کو بھیجا
جہاں روبن، جد اور منسّی کا آدھا قبیلہ آباد تھے۔ 14 اُس
کے ساتھ 10 آدمی یعنی ہر مغربی قبیلے کا ایک نمائندہ

تھا۔ ہر ایک اپنے آبائی گھرانے اور کنبے کا سربراہ تھا۔
15 جِلعاد میں پہنچ کر اُنہوں نے مشرقی قبیلوں سے بات
کی۔ 16 ”رب کی پوری جماعت آپ سے پوچھتی ہے
کہ آپ اسرائیل کے خدا سے بےوفا کیوں ہو گئے ہیں؟
آپ نے رب سے اپنا منہ پھیر کر یہ قربان گاہ کیوں
بنائی ہے؟ اِس سے آپ نے رب سے سرکشی کی ہے۔
17 کیا یہ کافی نہیں تھا کہ ہم سے فغور کے بُت کی پوجا
کرنے کا گناہ سرزد ہوا؟ ہم تو آج تک پورے طور پر اُس
گناہ سے پاک صاف نہیں ہوئے گو اُس وقت رب کی
جماعت کو وبا کی صورت میں سزا مل گئی تھی۔ 18 تو
پھر آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ دوبارہ رب سے اپنا منہ
پھیر کر دُور ہو رہے ہیں۔ دیکھیں، اگر آپ آج رب
سے سرکشی کریں تو کل وہ اسرائیل کی پوری جماعت کے
ساتھ ناراض ہو گا۔ 19 اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا ملک
ناپاک ہے اور آپ اِس لئے اُس میں رب کی خدمت
نہیں کر سکتے تو ہمارے پاس رب کے ملک میں آئیں
جہاں رب کی سکونت گاہ ہے، اور ہماری زمینوں میں
شریک ہو جائیں۔ لیکن رب سے یا ہم سے سرکشی مت
کرنا۔ رب ہمارے خدا کی قربان گاہ کے علاوہ اپنے لئے
کوئی اَور قربان گاہ نہ بنائیں! 20 کیا اسرائیل کی پوری
جماعت پر اللہ کا غضب نازل نہ ہوا جب عکن بن زارح
نے مالِ غنیمت میں سے کچھ چوری کیا جو رب کے لئے
مخصوص تھا؟ اُس کے گناہ کی سزا صرف اُس تک ہی
محدود نہ رہی بلکہ اَور بھی ہلاک ہوئے۔“

21 روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے مردوں نے
اسرائیلی کنبوں کے سربراہوں کو جواب دیا، 22 ”رب
قادرِ مطلق خدا، ہاں رب قادرِ مطلق خدا حقیقت جانتا
ہے، اور اسرائیل بھی یہ بات جان لے! نہ ہم سرکش
ہوئے ہیں، نہ رب سے بےوفا۔ اگر ہم جھوٹ بولیں تو
آج ہی ہمیں مار ڈالیں! 23 ہم نے یہ قربان گاہ اِس لئے
نہیں بنائی کہ رب سے دُور ہو جائیں۔ ہم اُس پر کوئی بھی
قربانی چڑھانا نہیں چاہتے، نہ بھسم ہونے والی قربانیاں، نہ
غلہ کی نذریں اور نہ ہی سلامتی کی قربانیاں۔ اگر ہم جھوٹ
بولیں تو رب خود ہماری عدالت کرے۔ 24 حقیقت میں
ہم نے یہ قربان گاہ اِس لئے تعمیر کی کہ ہم ڈرتے ہیں
کہ مستقبل میں کسی دن آپ کی اولاد ہماری اولاد سے
کہے، ’آپ کا رب اسرائیل کے خدا کے ساتھ کیا واسطہ
ہے؟ 25 آخر رب نے ہمارے اور آپ کے درمیان
دریائے یردن کی سرحد مقرر کی ہے۔ چنانچہ آپ کو رب
کی عبادت کرنے کا کوئی حق نہیں!‘ ایسا کرنے سے آپ
کی اولاد ہماری اولاد کو رب کی خدمت کرنے سے روکے
گی۔ 26 یہی وجہ ہے کہ ہم نے یہ قربان گاہ بنائی، بھسم
ہونے والی قربانیاں یا ذبح کی کوئی اَور قربانی چڑھانے
کے لئے نہیں 27 بلکہ آپ کو اور آنے والی نسلوں کو اِس
بات کی یاد دلانے کے لئے کہ ہمیں بھی رب کے
خیمے میں بھسم ہونے والی قربانیاں، ذبح کی قربانیاں اور
سلامتی کی قربانیاں چڑھانے کا حق ہے۔ یہ قربان گاہ
ہمارے اور آپ کے درمیان گواہ رہے گی۔ اب آپ کی
اولاد کبھی بھی ہماری اولاد سے نہیں کہہ سکے گی، ’آپ
کو رب کی جماعت کے حقوق حاصل نہیں۔‘ 28 اور اگر
وہ کسی وقت یہ بات کرے تو ہماری اولاد کہہ سکے گی،
’یہ قربان گاہ دیکھیں جو رب کی قربان گاہ کی ہوبہو نقل
ہے۔ ہمارے باپ دادا نے اِسے بنایا تھا، لیکن اِس لئے
نہیں کہ ہم اِس پر بھسم ہونے والی قربانیاں اور ذبح کی
قربانیاں چڑھائیں بلکہ آپ کو اور ہمیں گواہی دینے کے
لئے کہ ہمیں مل کر رب کی عبادت کرنے کا حق ہے۔‘

29 حالات کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچیں کہ ہم رب
سے سرکشی کر کے اپنا منہ اُس سے پھیر لیں۔ نہیں، ہم
نے یہ قربان گاہ بھسم ہونے والی قربانیاں، غلہ کی نذریں
اور ذبح کی قربانیاں چڑھانے کے لئے نہیں بنائی۔ ہم
صرف رب اپنے خدا کی سکونت گاہ کے سامنے کی قربان
گاہ پر ہی اپنی قربانیاں پیش کرنا چاہتے ہیں۔“
30 جب فینحاس اور اسرائیلی جماعت کے کنبوں کے
سربراہوں نے جِلعاد میں روبن، جد اور منسّی کے آدھے
قبیلے کی یہ باتیں سنیں تو وہ مطمئن ہوئے۔ 31 فینحاس
نے اُن سے کہا، ”اب ہم جانتے ہیں کہ رب آئندہ بھی
ہمارے درمیان رہے گا، کیونکہ آپ اُس سے بےوفا
نہیں ہوئے ہیں۔ آپ نے اسرائیلیوں کو رب کی سزا
سے بچا لیا ہے۔“
32 اِس کے بعد فینحاس اور باقی اسرائیلی سردار روبن،
جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کو ملکِ جِلعاد میں چھوڑ کر
ملکِ کنعان میں لوٹ آئے۔ وہاں اُنہوں نے سب کچھ
بتایا جو ہوا تھا۔ 33 باقی اسرائیلیوں کو یہ بات پسند آئی،
اور وہ اللہ کی تمجید کر کے روبن اور جد سے جنگ کرنے
اور اُن کا علاقہ تباہ کرنے کے ارادے سے باز آئے۔
34 روبن اور جد کے قبیلوں نے نئی قربان گاہ کا نام گواہ
رکھا، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”یہ قربان گاہ ہمارے اور
دوسرے قبیلوں کے درمیان گواہ ہے کہ رب ہمارا بھی
خدا ہے۔“

یشوع کی آخری نصیحتیں

23 اب اسرائیلی کافی دیر سے سلامتی سے اپنے
ملک میں رہتے تھے، کیونکہ رب نے
اُنہیں اردگرد کے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھا۔
جب یشوع بہت بوڑھا ہو گیا تھا 2 تو اُس نے اسرائیل کے
تمام بزرگوں، سرداروں، قاضیوں اور نگہبانوں کو اپنے
پاس بُلا کر کہا، ”اب مَیں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ 3 آپ نے
اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رب نے اِس علاقے کی تمام
قوموں کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ رب آپ کے خدا
ہی نے آپ کے لئے جنگ کی۔ 4 یاد رکھیں کہ مَیں نے
مشرق میں دریائے یردن سے لے کر مغرب میں سمندر
تک سارا ملک آپ کے قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔
بہت سی قوموں پر مَیں نے فتح پائی، لیکن چند ایک اب
تک باقی رہ گئی ہیں۔ 5 لیکن رب آپ کا خدا آپ کے
آگے آگے چلتے ہوئے اُنہیں بھی نکال کر بھگا دے گا۔
آپ اُن کی زمینوں پر قبضہ کر لیں گے جس طرح رب
آپ کے خدا نے وعدہ کیا ہے۔
6 اب پوری ہمت سے ہر بات پر عمل کریں جو موسیٰ
کی شریعت کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ نہ دائیں اور
نہ بائیں طرف ہٹیں۔ 7 اُن دیگر قوموں سے رشتہ مت
باندھنا جو اب تک ملک میں باقی رہ گئی ہیں۔ اُن کے
بُتوں کے نام اپنی زبان پر نہ لانا، نہ اُن کے نام لے کر
قسم کھانا۔ نہ اُن کی خدمت کرنا، نہ اُنہیں سجدہ کرنا۔
8 رب اپنے خدا کے ساتھ یوں لپٹے رہنا جس طرح آج
تک لپٹے رہے ہیں۔
9 رب نے آپ کے آگے آگے چل کر بڑی بڑی
اور طاقت ور قومیں نکال دی ہیں۔ آج تک آپ
کے سامنے کوئی نہیں کھڑا رہ سکا۔ 10 آپ میں سے
ایک شخص ہزار دشمنوں کو بھگا دیتا ہے، کیونکہ رب آپ
کا خدا خود آپ کے لئے لڑتا ہے جس طرح اُس نے
وعدہ کیا تھا۔ 11 چنانچہ سنجیدگی سے دھیان دیں کہ آپ
رب اپنے خدا سے پیار کریں، کیونکہ آپ کی زندگی اِسی پر

منحصر ہے۔ 12 اگر آپ اُس سے دُور ہو کر اُن دیگر
قوموں سے لپٹ جائیں جو اب تک ملک میں باقی ہیں
اور اُن کے ساتھ رشتہ باندھیں 13 تو رب آپ کا خدا
یقیناً اِن قوموں کو آپ کے آگے سے نہیں نکالے
گا۔ اِس کے بجائے یہ آپ کو پھنسانے کے لئے پھندا
اور جال بنیں گے۔ یہ یقیناً آپ کی پیٹھوں کے لئے
کوڑے اور آنکھوں کے لئے کانٹے بن جائیں گے۔ آخر
میں آپ اُس اچھے ملک میں سے مٹ جائیں گے جو
رب آپ کے خدا نے آپ کو دے دیا ہے۔
14 آج مَیں وہاں جا رہا ہوں جہاں کسی نہ کسی دن
دنیا کے ہر شخص کو جانا ہوتا ہے۔ لیکن آپ نے پورے
دل و جان سے جان لیا ہے کہ جو بھی وعدہ رب آپ
کے خدا نے آپ کے ساتھ کیا وہ پورا ہوا ہے۔ ایک بھی
ادھورا نہیں رہ گیا۔ 15 لیکن جس طرح رب نے ہر وعدہ
پورا کیا ہے بالکل اُسی طرح وہ تمام آفتیں آپ پر نازل
کرے گا جن کے بارے میں اُس نے آپ کو خبردار کیا
ہے اگر آپ اُس کے تابع نہ رہیں۔ پھر وہ آپ کو اُس
اچھے ملک میں سے مٹا دے گا جو اُس نے آپ کو دے
دیا ہے۔ 16 اگر آپ اُس عہد کو توڑیں جو اُس نے آپ
کے ساتھ باندھا ہے اور دیگر معبودوں کی پوجا کر کے
اُنہیں سجدہ کریں تو پھر رب کا پورا غضب آپ پر نازل
ہو گا اور آپ جلد ہی اُس اچھے ملک میں سے مٹ
جائیں گے جو اُس نے آپ کو دے دیا ہے۔"

اللہ اور اسرائیل کے درمیان عہد کی تجدید

24 پھر یشوع نے اسرائیل کے تمام قبیلوں کو
سِکم شہر میں جمع کیا۔ اُس نے اسرائیل کے
بزرگوں، سرداروں، قاضیوں اور نگہبانوں کو بُلایا، اور وہ
مل کر اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔
2 پھر یشوع اسرائیلی قوم سے مخاطب ہوا۔ "رب
اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، 'قدیم زمانے میں تمہارے باپ
دادا دریائے فرات کے پار بستے اور دیگر معبودوں کی پوجا
کرتے تھے۔ ابراہیم اور نحور کا باپ تارح بھی وہاں آباد
تھا۔ 3 لیکن مَیں تمہارے باپ ابراہیم کو وہاں سے
لے کر یہاں لایا اور اُسے پورے ملکِ کنعان میں سے
گزرنے دیا۔ مَیں نے اُسے بہت اولاد دی۔ مَیں نے
اُسے اسحاق دیا 4 اور اسحاق کو یعقوب اور عیسَو۔ عیسَو
کو مَیں نے پہاڑی علاقہ سعیر عطا کیا، لیکن یعقوب اپنے
بیٹوں کے ساتھ مصر چلا گیا۔
5 بعد میں مَیں نے موسیٰ اور ہارون کو مصر بھیج دیا
اور ملک پر بڑی مصیبتیں نازل کر کے تمہیں وہاں سے
نکال لایا۔ 6 چلتے چلتے تمہارے باپ دادا بحرِ قُلزم پہنچ
گئے۔ لیکن مصری اپنے رتھوں اور گھڑسواروں سے اُن کا
تعاقب کرنے لگے۔ 7 تمہارے باپ دادا نے مدد کے
لئے رب کو پکارا، اور مَیں نے اُن کے اور مصریوں کے
درمیان اندھیرا پیدا کیا۔ مَیں سمندر اُن پر چڑھا لایا، اور
وہ اُس میں غرق ہو گئے۔ تمہارے باپ دادا نے اپنی
ہی آنکھوں سے دیکھا کہ مَیں نے مصریوں کے ساتھ کیا
کچھ کیا۔
تم بڑے عرصے تک ریگستان میں گھومتے پھرے۔
8 آخر کار مَیں نے تمہیں اُن اموریوں کے ملک میں پہنچایا
جو دریائے یردن کے مشرق میں آباد تھے۔ گو اُنہوں نے
تم سے جنگ کی، لیکن مَیں نے اُنہیں تمہارے ہاتھ
میں کر دیا۔ تمہارے آگے آگے چل کر مَیں نے اُنہیں
نیست و نابود کر دیا، اِس لئے تم اُن کے ملک پر قبضہ کر
سکے۔ 9 موآب کے بادشاہ بلق بن صفور نے بھی اسرائیل

کے ساتھ جنگ چھیڑی۔ اِس مقصد کے تحت اُس نے
بلعام بن بعور کو بُلایا تاکہ وہ تم پر لعنت بھیجے۔ 10 لیکن
مَیں بلعام کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھا بلکہ وہ
تمہیں برکت دینے پر مجبور ہوا۔ یوں مَیں نے تمہیں اُس
کے ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

11 پھر تم دریائے یردن کو پار کر کے یریحو کے پاس
پہنچ گئے۔ اِس شہر کے باشندے اور اموری، فرزّی،
کنعانی، حِتّی، جرجاسی، حِوّی اور یبوسی تمہارے خلاف
لڑتے رہے، لیکن مَیں نے اُنہیں تمہارے قبضے میں کر
دیا۔ 12 مَیں نے تمہارے آگے زنبور بھیج دیئے جنہوں
نے اموریوں کے دو بادشاہوں کو ملک سے نکال دیا۔

یہ سب کچھ تمہاری اپنی تلوار اور کمان سے نہیں
ہوا بلکہ میرے ہی ہاتھ سے۔ 13 مَیں نے تمہیں بیج
بونے کے لئے زمین دی جسے تیار کرنے کے لئے تمہیں
محنت نہ کرنی پڑی۔ مَیں نے تمہیں شہر دیئے جو تمہیں
تعمیر کرنے نہ پڑے۔ اُن میں رہ کر تم انگور اور زیتون
کے ایسے باغوں کا پھل کھاتے ہو جو تم نے نہیں
لگائے تھے‘۔"

14 یشوع نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "چنانچہ
رب کا خوف مانیں اور پوری وفاداری کے ساتھ اُس کی
خدمت کریں۔ اُن بُتوں کو نکال پھینکیں جن کی پوجا
آپ کے باپ دادا دریائے فرات کے پار اور مصر میں
کرتے رہے۔ اب رب ہی کی خدمت کریں! 15 لیکن
اگر رب کی خدمت کرنا آپ کو بُرا لگے تو آج ہی فیصلہ
کریں کہ کس کی خدمت کریں گے، اُن دیوتاؤں کی جن
کی پوجا آپ کے باپ دادا نے دریائے فرات کے پار کی یا
اموریوں کے دیوتاؤں کی جن کے ملک میں آپ رہ رہے
ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا اور میرے خاندان کا تعلق
ہے ہم رب ہی کی خدمت کریں گے۔"

16 عوام نے جواب دیا، "ایسا کبھی نہ ہو کہ ہم رب
کو ترک کر کے دیگر معبودوں کی پوجا کریں۔ 17 رب ہمارا
خدا ہی ہمارے باپ دادا کو مصر کی غلامی سے نکال لایا اور
ہماری آنکھوں کے سامنے ایسے عظیم نشان پیش کئے۔
جب ہمیں بہت قوموں میں سے گزرنا پڑا تو اُسی نے
ہر وقت ہماری حفاظت کی۔ 18 اور رب ہی نے ہمارے
آگے آگے چل کر اِس ملک میں آباد اموریوں اور باقی
قوموں کو نکال دیا۔ ہم بھی اُسی کی خدمت کریں گے،
کیونکہ وہی ہمارا خدا ہے!"

19 یہ سن کر یشوع نے کہا، "آپ رب کی خدمت
کر ہی نہیں سکتے، کیونکہ وہ قدوس اور غیور خدا ہے۔
وہ آپ کی سرکشی اور گناہوں کو معاف نہیں کرے گا۔
20 بے شک وہ آپ پر مہربانی کرتا رہا ہے، لیکن اگر آپ
رب کو ترک کر کے اجنبی معبودوں کی پوجا کریں تو وہ
آپ کے خلاف ہو کر آپ پر بلائیں لائے گا اور آپ کو
نیست و نابود کر دے گا۔"

21 لیکن اسرائیلیوں نے اصرار کیا، "جی نہیں، ہم
رب کی خدمت کریں گے!" 22 پھر یشوع نے کہا،
"آپ خود اِس کے گواہ ہیں کہ آپ نے رب کی خدمت
کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔" اُنہوں نے جواب دیا، "جی
ہاں، ہم اِس کے گواہ ہیں!" 23 یشوع نے کہا، "تو پھر
اپنے درمیان موجود بُتوں کو تباہ کر دیں اور اپنے دلوں
کو رب اسرائیل کے خدا کے تابع رکھیں۔" 24 عوام نے
یشوع سے کہا، "ہم رب اپنے خدا کی خدمت کریں گے
اور اُسی کی سنیں گے۔"

25 اُس دن یشوع نے اسرائیلیوں کے لئے رب سے
عہد باندھا۔ وہاں سِکم میں اُس نے اُنہیں احکام اور قواعد

دے کر 26 اللہ کی شریعت کی کتاب میں درج کئے۔ پھر
اُس نے ایک بڑا پتھر لے کر اُسے اُس بلوط کے سائے
میں کھڑا کیا جو رب کے مقدِس کے پاس تھا۔ 27 اُس
نے تمام لوگوں سے کہا، ”اِس پتھر کو دیکھیں! یہ گواہ
ہے، کیونکہ اِس نے سب کچھ سن لیا ہے جو رب نے
ہمیں بتا دیا ہے۔ اگر آپ کبھی اللہ کا انکار کریں تو یہ
آپ کے خلاف گواہی دے گا۔“
28 پھر یشوع نے اسرائیلیوں کو فارغ کر دیا، اور ہر
ایک اپنے اپنے قبائلی علاقے میں چلا گیا۔

یشوع اور اِلی عزر کا انتقال

29 کچھ دیر کے بعد رب کا خادم یشوع بن نون فوت
ہوا۔ اُس کی عمر 110 سال تھی۔ 30 اُسے اُس کی موروثی
زمین میں دفنایا گیا، یعنی تِمنت سِرح میں جو افرائیم کے
پہاڑی علاقے میں جعس پہاڑ کے شمال میں ہے۔
31 جب تک یشوع اور وہ بزرگ زندہ رہے جنہوں
نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا تھا جو رب نے
اسرائیل کے لئے کیا تھا اُس وقت تک اسرائیل رب کا
وفادار رہا۔
32 مصر کو چھوڑتے وقت اسرائیلی یوسف کی ہڈیاں
اپنے ساتھ لائے تھے۔ اب اُنہوں نے اُنہیں سِکم شہر
کی اُس زمین میں دفن کر دیا جو یعقوب نے سِکم کے
باپ حمور کی اولاد سے چاندی کے سَو سِکوں کے بدلے
خرید لی تھی۔ یہ زمین یوسف کی اولاد کی وراثت میں آ
گئی تھی۔
33 اِلی عزر بن ہارون بھی فوت ہوا۔ اُسے جِبعہ میں
دفنایا گیا۔ افرائیم کے پہاڑی علاقے کا یہ شہر اُس کے بیٹے
فینحاس کو دیا گیا تھا۔

قُضاۃ

جنوبی کنعان پر مکمل قابو نہیں پایا جاتا

1 یشوع کی موت کے بعد اسرائیلیوں نے رب
سے پوچھا، ”کون سا قبیلہ پہلے نکل کر
کنعانیوں پر حملہ کرے؟“ 2 رب نے جواب دیا،
”یہوداہ کا قبیلہ شروع کرے۔ مَیں نے ملک کو اُن کے
قبضے میں کر دیا ہے۔“
3 تب یہوداہ کے قبیلے نے اپنے بھائیوں شمعون
کے قبیلے سے کہا، ”آئیں، ہمارے ساتھ نکلیں تاکہ ہم
مل کر کنعانیوں کو اُس علاقے سے نکال دیں جو قرعہ
نے یہوداہ کے قبیلے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اِس کے
بدلے ہم بعد میں آپ کی مدد کریں گے جب آپ اپنے
علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے نکلیں گے۔“ چنانچہ
شمعون کے مرد یہوداہ کے ساتھ نکلے۔ 4 جب یہوداہ
نے دشمن پر حملہ کیا تو رب نے کنعانیوں اور فرِزّیوں
کو اُس کے قابو میں کر دیا۔ بزق کے پاس اُنہوں
نے اُنہیں شکست دی، گو اُن کے کُل 10,000
آدمی تھے۔
5 وہاں اُن کا مقابلہ ایک بادشاہ سے ہوا جس کا نام
ادونی بزق تھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ کنعانی اور فرِزّی
ہار گئے ہیں 6 تو وہ فرار ہوا۔ لیکن اسرائیلیوں نے اُس
کا تعاقب کر کے اُسے پکڑ لیا اور اُس کے ہاتھوں اور
پیروں کے انگوٹھوں کو کاٹ لیا۔ 7 تب ادونی بزق نے
کہا، ”مَیں نے خود ستر بادشاہوں کے ہاتھوں اور پیروں
کے انگوٹھوں کو کٹوایا، اور اُنہیں میری میز کے نیچے گرے
ہوئے کھانے کے ردی ٹکڑے جمع کرنے پڑے۔ اب
اللہ مجھے اِس کا بدلہ دے رہا ہے۔“ اُسے یروشلم لایا گیا
جہاں وہ مر گیا۔
8 یہوداہ کے مردوں نے یروشلم پر بھی حملہ کیا۔ اُس پر
فتح پا کر اُنہوں نے اُس کے باشندوں کو تلوار سے مار ڈالا
اور شہر کو جلا دیا۔ 9 اِس کے بعد وہ آگے بڑھ کر اُن
کنعانیوں سے لڑنے لگے جو پہاڑی علاقے، دشتِ نجب
اور مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں رہتے تھے۔
10 اُنہوں نے حبرون شہر پر حملہ کیا جو پہلے قریَت اربع
کہلاتا تھا۔ وہاں اُنہوں نے سیسی، اخی مان اور تلمی کی
فوجوں کو شکست دی۔ 11 پھر وہ آگے دبیر کے باشندوں
سے لڑنے چلے گئے۔ دبیر کا پرانا نام قریَت سِفر تھا۔
12 کالب نے کہا، ”جو قریَت سِفر پر فتح پا کر قبضہ
کرے گا اُس کے ساتھ مَیں اپنی بیٹی عکسہ کا رشتہ باندھوں

گا۔" 13 کالب کے چھوٹے بھائی عُتنی ایل بن قنز نے
شہر پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ کالب نے اُس کے ساتھ اپنی
بیٹی عکسہ کی شادی کر دی۔ 14 جب عکسہ عُتنی ایل کے ہاں
جا رہی تھی تو اُس نے اُسے اُبھارا کہ وہ کالب سے کوئی
کھیت پانے کی درخواست کرے۔ اچانک وہ گدھے سے
اُتر گئی۔ کالب نے پوچھا، "کیا بات ہے؟" 15 عکسہ نے
جواب دیا، "جہیز کے لئے مجھے ایک چیز سے نوازیں۔
آپ نے مجھے دشتِ نجب میں زمین دے دی ہے۔
اب مجھے چشمے بھی دے دیجئے۔" چنانچہ کالب نے
اُسے اپنی ملکیت میں سے اوپر اور نیچے والے چشمے بھی
دے دیئے۔

16 جب یہوداہ کا قبیلہ کھجوروں کے شہر سے روانہ ہوا
تھا تو قینی بھی اُن کے ساتھ یہوداہ کے ریگستان میں آئے
تھے۔ (قینی موسیٰ کے سسر یترو کی اولاد تھے)۔ وہاں
وہ دشتِ نجب میں عراد شہر کے قریب دوسرے لوگوں
کے درمیان ہی آباد ہوئے۔

17 یہوداہ کا قبیلہ اپنے بھائیوں شمعون کے قبیلے کے
ساتھ آگے بڑھا۔ اُنہوں نے کنعانی شہر صِفت پر حملہ کیا
اور اُسے اللہ کے لئے مخصوص کر کے مکمل طور پر تباہ
کر دیا۔ اِس لئے اُس کا نام حُرمہ یعنی اللہ کے لئے
تباہی پڑا۔ 18 پھر یہوداہ کے فوجیوں نے غزہ، اسقلون
اور عقرون کے شہروں پر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں
سمیت فتح پائی۔ 19 رب اُن کے ساتھ تھا، اِس لئے
وہ پہاڑی علاقے پر قبضہ کر سکے۔ لیکن وہ سمندر کے
ساتھ کے میدانی علاقے میں آباد لوگوں کو نکال نہ سکے۔
وجہ یہ تھی کہ اِن لوگوں کے پاس لوہے کے رتھ تھے۔
20 موسیٰ کے وعدے کے مطابق کالب کو حبرون شہر مل
گیا۔ اُس نے اُس میں سے عناق کے تین بیٹوں کو
اُن کے گھرانوں سمیت نکال دیا۔
21 لیکن بن یمین کا قبیلہ یروشلم کے رہنے والے
یبوسیوں کو نکال نہ سکا۔ آج تک یبوسی وہاں بن یمینیوں
کے ساتھ آباد ہیں۔

شمالی کنعان پر مکمل قابو نہیں پایا جاتا

22-23 افرائیم اور منسّی کے قبیلے بیت ایل پر قبضہ کرنے
کے لئے نکلے (بیت ایل کا پرانا نام لُوز تھا)۔ جب اُنہوں
نے اپنے جاسوسوں کو شہر کی تفتیش کرنے کے لئے
بھیجا تو رب اُن کے ساتھ تھا۔ 24 اُن کے جاسوسوں
کی ملاقات ایک آدمی سے ہوئی جو شہر سے نکل رہا تھا۔
اُنہوں نے اُس سے کہا، "ہمیں شہر میں داخل ہونے
کا راستہ دکھائیں تو ہم آپ پر رحم کریں گے۔" 25 اُس
نے اُنہیں اندر جانے کا راستہ دکھایا، اور اُنہوں نے اُس
میں گھُس کر تمام باشندوں کو تلوار سے مار ڈالا سوائے
مذکورہ آدمی اور اُس کے خاندان کے۔ 26 بعد میں وہ
حِتّیوں کے ملک میں گیا جہاں اُس نے ایک شہر تعمیر
کر کے اُس کا نام لُوز رکھا۔ یہ نام آج تک رائج ہے۔
27 لیکن منسّی نے ہر شہر کے باشندے نہ نکالے۔
بیت شان، تعنک، دور، اِبلیعام، مجِدّو اور اُن کے گرد و
نواح کی آبادیاں رہ گئیں۔ کنعانی پورے عزم کے ساتھ
اُن میں ٹکے رہے۔ 28 بعد میں جب اسرائیل کی طاقت
بڑھ گئی تو اِن کنعانیوں کو بے گار میں کام کرنا پڑا۔ لیکن
اسرائیلیوں نے اُس وقت بھی اُنہیں ملک سے نہ نکالا۔
29 اِسی طرح افرائیم کے قبیلے نے بھی جزر کے
باشندوں کو نہ نکالا، اور یہ کنعانی اُن کے درمیان
آباد رہے۔
30 زبولون کے قبیلے نے بھی قطرون اور نہلال کے

باشندوں کو نہ نکالا بلکہ یہ اُن کے درمیان آباد رہے، البتہ
اُنہیں بے گار میں کام کرنا پڑا۔
31 آشر کے قبیلے نے نہ عکّو کے باشندوں کو نکالا،
نہ صیدا ، احلاب ، اکزیب، حلبہ، افیق یا رحوب کے
باشندوں کو۔ 32 اِس وجہ سے آشر کے لوگ کنعانی
باشندوں کے درمیان رہنے لگے۔
33 نفتالی کے قبیلے نے بیت شمس اور بیت عنات کے
باشندوں کو نہ نکالا بلکہ وہ بھی کنعانیوں کے درمیان رہنے
لگے۔ لیکن بیت شمس اور بیت عنات کے باشندوں کو
بے گار میں کام کرنا پڑا۔
34 دان کے قبیلے نے میدانی علاقے پر قبضہ کرنے کی
کوشش تو کی، لیکن اموریوں نے اُنہیں آنے نہ دیا بلکہ
پہاڑی علاقے تک محدود رکھا۔ 35 اموری پورے عزم
کے ساتھ حرِس پہاڑ، ایالون اور سعلبیم میں ٹکے رہے۔
لیکن جب افرائیم اور منسّی کی طاقت بڑھ گئی تو اموریوں کو
بے گار میں کام کرنا پڑا۔
36 اموریوں کی سرحد درۂ عقربیم سے لے کر سلع سے
پرے تک تھی۔

رب کا فرشتہ اسرائیل کو ملامت کرتا ہے

2 رب کا فرشتہ جِلجال سے چڑھ کر بوکیم پہنچا۔ وہاں
اُس نے اسرائیلیوں سے کہا، ”مَیں تمہیں مصر
سے نکال کر اُس ملک میں لایا جس کا وعدہ مَیں نے قسم
کھا کر تمہارے باپ دادا سے کیا تھا۔ اُس وقت مَیں نے
کہا کہ مَیں تمہارے ساتھ اپنا عہد کبھی نہیں توڑوں گا۔
2 اور مَیں نے حکم دیا، ’اِس ملک کی قوموں کے ساتھ
عہد مت باندھنا بلکہ اُن کی قربان گاہوں کو گرا دینا۔‘
لیکن تم نے میری نہ سنی۔ یہ تم نے کیا کیا؟ 3 اِس لئے
اب مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ مَیں اُنہیں تمہارے آگے
سے نہیں نکالوں گا۔ وہ تمہارے پہلوؤں میں کانٹے
بنیں گے، اور اُن کے دیوتا تمہارے لئے پھندا بنے
رہیں گے۔“
4 رب کے فرشتے کی یہ بات سن کر اسرائیلی خوب
روئے۔ 5 یہی وجہ ہے کہ اُس جگہ کا نام بوکیم یعنی
رونے والے پڑ گیا۔ پھر اُنہوں نے وہاں رب کے حضور
قربانیاں پیش کیں۔

اسرائیل بے وفا ہو جاتا ہے

6 یشوع کے قوم کو رُخصت کرنے کے بعد ہر ایک
قبیلہ اپنے علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا۔
7 جب تک یشوع اور وہ بزرگ زندہ رہے جنہوں نے وہ
عظیم کام دیکھے ہوئے تھے جو رب نے اسرائیلیوں کے
لئے کئے تھے اُس وقت تک اسرائیلی رب کی وفاداری
سے خدمت کرتے رہے۔ 8 پھر رب کا خادم یشوع بن
نون انتقال کر گیا۔ اُس کی عمر 110 سال تھی۔ 9 اُسے
تِمنت حرِس میں اُس کی اپنی موروثی زمین میں دفنایا گیا۔
(یہ شہر افرائیم کے پہاڑی علاقے میں جعس پہاڑ کے
شمال میں ہے۔)
10 جب ہم عصر اسرائیلی سب مر کر اپنے باپ دادا
سے جا ملے تو نئی نسل اُبھر آئی جو نہ تو رب کو جانتی،
نہ اُن کاموں سے واقف تھی جو رب نے اسرائیل کے
لئے کئے تھے۔ 11 اُس وقت وہ ایسی حرکتیں کرنے
لگے جو رب کو بُری لگیں۔ اُنہوں نے بعل دیوتا کے
بُتوں کی پوجا کر کے 12 رب اپنے باپ دادا کے خدا کو
ترک کر دیا جو اُنہیں مصر سے نکال لایا تھا۔ وہ گرد و
نواح کی قوموں کے دیگر معبودوں کے پیچھے لگ گئے

اور اُن کی پوجا بھی کرنے لگے۔ اِس سے رب کا غضب
اُن پر بھڑکا، 13 کیونکہ اُنہوں نے اُس کی خدمت چھوڑ
کر بعل دیوتا اور عستارات دیوی کی پوجا کی۔ 14 رب یہ
دیکھ کر اسرائیلیوں سے ناراض ہوا اور اُنہیں ڈاکوؤں کے
حوالے کر دیا جنہوں نے اُن کا مال لُوٹا۔ اُس نے اُنہیں
اردگرد کے دشمنوں کے ہاتھ بیچ ڈالا، اور وہ اُن کا مقابلہ
کرنے کے قابل نہ رہے۔ 15 جب بھی اسرائیلی لڑنے
کے لئے نکلے تو رب کا ہاتھ اُن کے خلاف تھا۔ نتیجتاً
وہ ہارتے گئے جس طرح اُس نے قسم کھا کر فرمایا تھا۔
جب وہ اِس طرح بڑی مصیبت میں تھے 16 تو رب
اُن کے درمیان قاضی برپا کرتا جو اُنہیں لُوٹنے والوں
کے ہاتھ سے بچاتے۔ 17 لیکن وہ اُن کی نہ سنتے بلکہ
زنا کر کے دیگر معبودوں کے پیچھے لگے اور اُن کی پوجا
کرتے رہتے۔ گو اُن کے باپ دادا رب کے احکام کے
تابع رہے تھے، لیکن وہ خود بڑی جلدی سے اُس راہ سے
ہٹ جاتے جس پر اُن کے باپ دادا چلے تھے۔ 18 لیکن
جب بھی وہ دشمن کے ظلم اور دباؤ تلے کراہنے لگتے تو
رب کو اُن پر ترس آ جاتا، اور وہ کسی قاضی کو برپا کرتا اور
اُس کی مدد کر کے اُنہیں بچاتا۔
جتنے عرصے تک قاضی زندہ رہتا اُتنی دیر تک اسرائیلی
دشمنوں کے ہاتھ سے محفوظ رہتے۔ 19 لیکن اُس کے
مرنے پر وہ دوبارہ اپنی پرانی راہوں پر چلنے لگتے، بلکہ جب
وہ مُڑ کر دیگر معبودوں کی پیروی اور پوجا کرنے لگتے تو
اُن کی روِش باپ دادا کی روِش سے بھی بُری ہوتی۔ وہ اپنی
شریر حرکتوں اور ہٹ دھرم راہوں سے باز آنے کے لئے
تیار ہی نہ ہوتے۔ 20 اِس لئے اللہ کو اسرائیل پر بڑا غصہ
آیا۔ اُس نے کہا، ”اِس قوم نے وہ عہد توڑ دیا ہے جو
مَیں نے اِس کے باپ دادا سے باندھا تھا۔ یہ میری نہیں
سنتی، 21 اِس لئے مَیں اُن قوموں کو نہیں نکالوں گا جو
یشوع کی موت سے لے کر آج تک ملک میں رہ گئی
ہیں۔ یہ قومیں اِس میں آباد رہیں گی، 22 اور مَیں اُن سے
اسرائیلیوں کو آزما کر دیکھوں گا کہ آیا وہ اپنے باپ دادا کی
طرح رب کی راہ پر چلیں گے یا نہیں۔“
23 چنانچہ رب نے اِن قوموں کو نہ یشوع کے حوالے
کیا، نہ فوراً نکالا بلکہ اُنہیں ملک میں ہی رہنے دیا۔

اللہ اسرائیل کو کنعانی قوموں سے آزماتا ہے

3 رب نے کئی ایک قوموں کو ملکِ کنعان میں
رہنے دیا تاکہ اُن تمام اسرائیلیوں کو آزمائے جو
خود کنعان کی جنگوں میں شریک نہیں ہوئے تھے۔
2 نیز، وہ نئی نسل کو جنگ کرنا سکھانا چاہتا تھا، کیونکہ وہ
جنگ کرنے سے ناواقف تھی۔ ذیل کی قومیں کنعان میں
رہ گئی تھیں: 3 فلستی اُن کے پانچ حکمرانوں سمیت، تمام
کنعانی، صیدانی اور لبنان کے پہاڑی علاقے میں رہنے
والے حِوّی جو بعل حرمون پہاڑ سے لے کر لبو حمات
تک آباد تھے۔ 4 اُن سے رب اسرائیلیوں کو آزمانا چاہتا
تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا یہ میرے اُن احکام پر عمل
کرتے ہیں یا نہیں جو مَیں نے موسیٰ کی معرفت اُن کے
باپ دادا کو دیئے تھے۔

عُتنی ایل قاضی

5 چنانچہ اسرائیلی کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرِزّیوں،
حِوّیوں اور یبوسیوں کے درمیان ہی آباد ہو گئے۔ 6 نہ
صرف یہ بلکہ وہ اِن قوموں سے اپنے بیٹے بیٹیوں کا
رشتہ باندھ کر اُن کے دیوتاؤں کی پوجا بھی کرنے لگے۔
7 اسرائیلیوں نے ایسی حرکتیں کیں جو رب کی نظر میں

بُری تھیں۔ رب کو بھول کر اُنہوں نے بعل دیوتا اور
یسیرت دیوی کی خدمت کی۔
8 تب رب کا غضب اُن پر نازل ہوا، اور اُس نے
اُنہیں مسوپتامیہ کے بادشاہ کوشن رِسعتیم کے حوالے
کر دیا۔ اسرائیلی آٹھ سال تک کوشن کے غلام رہے۔
9 لیکن جب اُنہوں نے مدد کے لئے رب کو پکارا تو
اُس نے اُن کے لئے ایک نجات دہندہ برپا کیا۔ کالب
کے چھوٹے بھائی غُتنی ایل بن قنز نے اُنہیں دشمن کے
ہاتھ سے بچایا۔ 10 اُس وقت غُتنی ایل پر رب کا روح
نازل ہوا، اور وہ اسرائیل کا قاضی بن گیا۔ جب وہ جنگ
کرنے کے لئے نکلا تو رب نے مسوپتامیہ کے بادشاہ
کوشن رِسعتیم کو اُس کے حوالے کر دیا، اور وہ اُس پر
غالب آ گیا۔
11 تب ملک میں چالیس سال تک امن و امان قائم
رہا۔ لیکن جب غُتنی ایل بن قنز فوت ہوا 12 تو
اسرائیلی دوبارہ وہ کچھ کرنے لگے جو رب کی نظر میں
بُرا تھا۔ اِس لئے اُس نے موآب کے بادشاہ عجلون کو
اسرائیل پر غالب آنے دیا۔ 13 عجلون نے عمونیوں اور
عمالیقیوں کے ساتھ مل کر اسرائیلیوں سے جنگ کی اور
اُنہیں شکست دی۔ اُس نے کھجوروں کے شہر پر قبضہ
کیا، 14 اور اسرائیل 18 سال تک اُس کی غلامی میں رہا۔

اہود قاضی کی چالاکی

15 اسرائیلیوں نے دوبارہ مدد کے لئے رب کو پکارا، اور
دوبارہ اُس نے اُنہیں نجات دہندہ عطا کیا یعنی بن یمین
کے قبیلے کا اہود بن جیرا جو بائیں ہاتھ سے کام کرنے کا
عادی تھا۔ اِسی شخص کو اسرائیلیوں نے عجلون بادشاہ کے
پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُسے خراج کے پیسے ادا کرے۔
16 اہود نے اپنے لئے ایک دو دھاری تلوار بنا لی جو
تقریباً ڈیڑھ فٹ لمبی تھی۔ جاتے وقت اُس نے اُسے
اپنی کمر کے دائیں طرف باندھ کر اپنے لباس میں چھپا
لیا۔ 17 جب وہ عجلون کے دربار میں پہنچ گیا تو اُس
نے موآب کے بادشاہ کو خراج پیش کیا۔ عجلون بہت
موٹا آدمی تھا۔ 18 پھر اہود نے اُن آدمیوں کو رُخصت کر
دیا جنہوں نے اُس کے ساتھ خراج اُٹھا کر اُسے دربار
تک پہنچایا تھا۔ 19-20 اہود بھی وہاں سے روانہ ہوا، لیکن
جِلجال کے بُتوں کے قریب وہ مُڑ کر عجلون کے پاس
واپس گیا۔
عجلون بالاخانے میں بیٹھا تھا جو زیادہ ٹھنڈا تھا اور اُس
کے ذاتی استعمال کے لئے مخصوص تھا۔ اہود نے اندر
جا کر بادشاہ سے کہا، ”میری آپ کے لئے خفیہ خبر
ہے۔“ بادشاہ نے کہا، ”خاموش!“ باقی تمام حاضرین
کمرے سے چلے گئے تو اہود نے کہا، ”جو خبر میرے
پاس آپ کے لئے ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے!“
یہ سن کر عجلون کھڑا ہونے لگا، 21 لیکن اہود نے اُسی
لمحے اپنے بائیں ہاتھ سے کمر کے دائیں طرف بندھی ہوئی
تلوار کو پکڑ کر اُسے میان سے نکالا اور عجلون کے پیٹ
میں دھنسا دیا۔ 22 تلوار اِتنی دھنس گئی کہ اُس کا دستہ
بھی چربی میں غائب ہو گیا اور اُس کی نوک ٹانگوں میں
سے نکلی۔ تلوار کو اُس میں چھوڑ کر 23 اہود نے کمرے
کے دروازوں کو بند کر کے کُنڈی لگائی اور ساتھ والے
کمرے میں سے نکل کر چلا گیا۔
24 تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ کے نوکروں نے آ کر
دیکھا کہ دروازوں پر کُنڈی لگی ہے۔ اُنہوں نے ایک
دوسرے سے کہا، ”وہ حاجت رفع کر رہے ہوں گے،“
25 اِس لئے کچھ دیر کے لئے ٹھہرے۔ لیکن دروازہ نہ

کھلا۔ انتظار کرتے کرتے وہ تھک گئے، لیکن بے سود،
بادشاہ نے دروازہ نہ کھولا۔ آخرکار اُنہوں نے چابی ڈھونڈ
کر دروازوں کو کھول دیا اور دیکھا کہ مالک کی لاش
فرش پر پڑی ہوئی ہے۔
26 نوکروں کے جھجکنے کی وجہ سے اہود بچ نکلا اور
جِلجال کے بُتوں سے گزر کر سعیرہ پہنچ گیا جہاں وہ محفوظ
تھا۔ 27 وہاں افرائیم کے پہاڑی علاقے میں اُس نے
نرسنگا پھونک دیا تاکہ اسرائیلی لڑنے کے لئے جمع ہو
جائیں۔ وہ اکٹھے ہوئے اور اُس کی راہنمائی میں وادیٔ
یردن میں اُتر گئے۔ 28 اہود بولا، ”میرے پیچھے ہو لیں،
کیونکہ اللہ نے آپ کے دشمن موآب کو آپ کے حوالے
کر دیا ہے۔“ چنانچہ وہ اُس کے پیچھے پیچھے وادی
میں اُتر گئے۔ پہلے اُنہوں نے دریائے یردن کے کم
گہرے مقاموں پر قبضہ کر کے کسی کو دریا پار کرنے نہ
دیا۔ 29 اُس وقت اُنہوں نے موآب کے 10,000
طاقت ور اور جنگ کرنے کے قابل آدمیوں کو مار ڈالا۔
ایک بھی نہ بچا۔
30 اُس دن اسرائیل نے موآب کو زیر کر دیا، اور 80
سال تک ملک میں امن و امان قائم رہا۔

شمجر قاضی

31 اہود کے دور کے بعد اسرائیل کا ایک اور نجات
دہندہ اُبھر آیا، شمجر بن عنات۔ اُس نے بَیل کے آنکس
سے 600 فلستیوں کو مار ڈالا۔

دبورہ نبیہ اور لشکر کا سردار برق

4 جب اہود فوت ہوا تو اسرائیلی دوبارہ ایسی حرکتیں
کرنے لگے جو رب کے نزدیک بُری تھیں۔
3-2 اِس لئے رب نے اُنہیں کنعان کے بادشاہ یابین
کے حوالے کر دیا۔ یابین کا دار الحکومت حصور تھا، اور
اُس کے پاس 900 لوہے کے رتھ تھے۔ اُس کے لشکر
کا سردار سیسرا تھا جو ہروست ہگوئیم میں رہتا تھا۔ یابین نے
20 سال اسرائیلیوں پر بہت ظلم کیا، اِس لئے اُنہوں نے
مدد کے لئے رب کو پکارا۔
4 اُن دنوں میں دبورہ نبیہ اسرائیل کی قاضی تھی۔
اُس کا شوہر لفیدوت تھا، 5 اور وہ ’دبورہ کے کھجور‘ کے
پاس رہتی تھی جو افرائیم کے پہاڑی علاقے میں رامہ اور
بیت ایل کے درمیان تھا۔ اِس درخت کے سائے میں وہ
اسرائیلیوں کے معاملات کے فیصلے کیا کرتی تھی۔ 6 ایک
دن دبورہ نے برق بن ابی نوعم کو بُلایا۔ برق نفتالی کے
قبائلی علاقے کے شہر قادس میں رہتا تھا۔ دبورہ نے
برق سے کہا، ”رب اسرائیل کا خدا آپ کو حکم دیتا ہے،
’نفتالی اور زبولون کے قبیلوں میں سے 10,000
مردوں کو جمع کر کے اُن کے ساتھ تبور پہاڑ پر چڑھ
جا! 7 مَیں یابین کے لشکر کے سردار سیسرا کو اُس کے
رتھوں اور فوج سمیت تیرے قریب کی قیسون ندی کے
پاس کھینچ لاؤں گا۔ وہاں مَیں اُسے تیرے ہاتھ میں کر
دوں گا‘۔“
8 برق نے جواب دیا، ”مَیں صرف اِس صورت
میں جاؤں گا کہ آپ بھی ساتھ جائیں۔ آپ کے بغیر
مَیں نہیں جاؤں گا۔“ 9 دبورہ نے کہا، ”ٹھیک ہے،
مَیں ضرور آپ کے ساتھ جاؤں گی۔ لیکن اِس صورت
میں آپ کو سیسرا پر غالب آنے کی عزت حاصل نہیں ہو
گی بلکہ ایک عورت کو۔ کیونکہ رب سیسرا کو ایک عورت
کے حوالے کر دے گا۔“
چنانچہ دبورہ برق کے ساتھ قادس گئی۔ 10 وہاں برق

نے زبولون اور نفتالی کے قبیلوں کو اپنے پاس بُلا لیا۔ 10,000 آدمی اُس کی راہنمائی میں تبور پہاڑ پر چلے گئے۔ دبورہ بھی ساتھ گئی۔

11 اُن دنوں میں ایک قینی بنام حِبر نے اپنا خیمہ قادس کے قریب ایلون ضعننیم میں لگایا ہوا تھا۔ قینی موسیٰ کے سالے حوباب کی اولاد میں سے تھا۔ لیکن حِبر دوسرے قینیوں سے الگ رہتا تھا۔

12 اب سیسرا کو اطلاع دی گئی کہ برق بن ابی نوعم فوج لے کر پہاڑ تبور پر چڑھ گیا ہے۔ 13 یہ سن کر وہ ہروست ہگوئیم سے روانہ ہو کر اپنے 900 رتھوں اور باقی لشکر کے ساتھ قیسون ندی پر پہنچ گیا۔

14 تب دبورہ نے برق سے بات کی، ''حملہ کے لئے تیار ہو جائیں، کیونکہ رب نے آج ہی سیسرا کو آپ کے قابو میں کر دیا ہے۔ رب آپ کے آگے آگے چل رہا ہے۔'' چنانچہ برق اپنے 10,000 آدمیوں کے ساتھ تبور پہاڑ سے اُتر آیا۔ 15 جب اُنہوں نے دشمن پر حملہ کیا تو رب نے کنعانیوں کے پورے لشکر میں رتھوں سمیت افرا تفری پیدا کر دی۔ سیسرا اپنے رتھ سے اُتر کر پیدل ہی فرار ہو گیا۔

16 برق کے آدمیوں نے بھاگنے والے فوجیوں اور اُن کے رتھوں کا تعاقب کر کے اُن کو ہروست ہگوئیم تک مارتے گئے۔ ایک بھی نہ بچا۔

سیسرا کا انجام

17 اِتنے میں سیسرا پیدل چل کر قینی آدمی حِبر کی بیوی یاعیل کے خیمے کے پاس بھاگ آیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ حصور کے بادشاہ یابین کے حِبر کے گھرانے کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ 18 یاعیل خیمے سے نکل کر سیسرا سے ملنے گئی۔ اُس نے کہا، ''آئیں میرے آقا، اندر آئیں اور نہ ڈریں۔'' چنانچہ وہ اندر آ کر لیٹ گیا، اور یاعیل نے اُس پر کمبل ڈال دیا۔

19 سیسرا نے کہا، ''مجھے پیاس لگی ہے، کچھ پانی پلا دو۔'' یاعیل نے دودھ کا مشکیزہ کھول کر اُسے پلا دیا اور اُسے دوبارہ چھپا دیا۔ 20 سیسرا نے درخواست کی، ''دروازے میں کھڑی ہو جاؤ! اگر کوئی آئے اور پوچھے کہ کیا خیمے میں کوئی ہے تو بولو کہ نہیں، کوئی نہیں ہے۔''

21 یہ کہہ کر سیسرا گہری نیند سو گیا، کیونکہ وہ نہایت تھکا ہوا تھا۔ تب یاعیل نے میخ اور ہتھوڑا پکڑ لیا اور دبے پاؤں سیسرا کے پاس جا کر میخ کو اِتنے زور سے اُس کی کنپٹی میں ٹھونک دیا کہ میخ زمین میں دھنس گئی اور وہ مر گیا۔

22 کچھ دیر کے بعد برق سیسرا کے تعاقب میں وہاں سے گزرا۔ یاعیل خیمے سے نکل کر اُس سے ملنے آئی اور بولی، ''آئیں، مَیں آپ کو وہ آدمی دکھاتی ہوں جسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔'' برق اُس کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ سیسرا کی لاش زمین پر پڑی ہے اور میخ اُس کی کنپٹی میں سے گزر کر زمین میں گڑ گئی ہے۔

23 اُس دن اللہ نے کنعانی بادشاہ یابین کو اسرائیلیوں کے سامنے زیر کر دیا۔ 24 اِس کے بعد اُن کی طاقت بڑھتی گئی جبکہ یابین کمزور ہوتا گیا اور آخرکار اسرائیلیوں کے ہاتھوں تباہ ہو گیا۔

دبورہ اور برق کا گیت

5 فتح کے دن دبورہ نے برق بن ابی نوعم کے ساتھ یہ گیت گایا،

2 ”اللہ کی ستائش ہو! کیونکہ اسرائیل کے سرداروں
نے راہنمائی کی، اور عوام نکلنے کے لئے تیار ہوئے۔
3 اے بادشاہو، سنو! اے حکمرانو، میری بات پر توجہ
دو! مَیں رب کی تمجید میں گیت گاؤں گی، رب اسرائیل
کے خدا کی مدح سرائی کروں گی۔

4 اے رب، جب تُو سعیر سے نکل آیا اور ادوم کے
کھلے میدان سے روانہ ہوا تو زمین کانپ اُٹھی اور آسمان
سے پانی ٹپکنے لگا، بادلوں سے بارش برسنے لگی۔
5 کوہِ سینا کے رب کے حضور پہاڑ ہلنے لگے، رب
اسرائیل کے خدا کے سامنے وہ کپکپانے لگے۔

6 شمجر بن عنات اور یاعیل کے دنوں میں سفر کے
پکے اور سیدھے راستے خالی رہے اور مسافر اُن سے ہٹ
کر بل کھاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے راستوں پر چل کر
اپنی منزل تک پہنچتے تھے۔
7 دیہات کی زندگی سُونی ہو گئی۔ گاؤں میں رہنا
مشکل تھا جب تک مَیں، دبورہ جو اسرائیل کی ماں ہوں
کھڑی نہ ہوئی۔
8 شہر کے دروازوں پر جنگ چھڑ گئی جب اُنہوں
نے نئے معبودوں کو چن لیا۔ اُس وقت اسرائیل
کے 40,000 مردوں کے پاس ایک بھی ڈھال یا
نیزہ نہ تھا۔
9 میرا دل اسرائیل کے سرداروں کے ساتھ ہے اور
اُن کے ساتھ جو خوشی سے جنگ کے لئے نکلے۔ رب
کی ستائش کرو!
10 اے تم جو سفید گدھوں پر کپڑے بچھا کر اُن پر
سوار ہو، اللہ کی تمجید کرو! اے تم جو پیدل چل رہے
ہو، اللہ کی تعریف کرو!
11 سنو! جہاں جانوروں کو پانی پلایا جاتا ہے وہاں
لوگ رب کے نجات بخش کاموں کی تعریف کر رہے
ہیں، اُن نجات بخش کاموں کی جو اُس نے اسرائیل کے
دیہاتیوں کی خاطر کئے۔ تب رب کے لوگ شہر کے
دروازوں کے پاس اُتر آئے۔

12 اے دبورہ، اُٹھیں، اُٹھیں! اُٹھیں، ہاں اُٹھیں اور
گیت گائیں! اے برق، کھڑے ہو جائیں! اے ابی نوعم
کے بیٹے، اپنے قیدیوں کو باندھ کر لے جائیں!

13 پھر بچے ہوئے فوجی پہاڑی علاقے سے اُتر کر قوم
کے شرفا کے پاس آئے، رب کی قوم سورماؤں کے ساتھ
میرے پاس اُتر آئی۔
14 افرائیم سے جس کی جڑیں عمالیق میں ہیں وہ اُتر
آئے، اور بن یمین کے مرد اُن کے پیچھے ہو لئے۔ مکیر
سے حکمران اور زبولون سے سپہ سالار اُتر آئے۔
15 اِشکار کے رئیس بھی دبورہ کے ساتھ تھے، اور اُس
کے فوجی برق کے پیچھے ہو کر وادی میں دوڑ آئے۔ لیکن
روبن کا قبیلہ اپنے علاقے میں رہ کر سوچ بچار میں
اُلجھا رہا۔
16 تُو کیوں اپنے زِین کے دو بوروں کے درمیان
بیٹھا رہا؟ کیا گلوں کے درمیان چرواہوں کی بانسریوں کی
آوازیں سننے کے لئے؟ روبن کا قبیلہ اپنے علاقے میں رہ
کر سوچ بچار میں اُلجھا رہا۔
17 جِلعاد کے گھرانے دریائے یردن کے مشرق میں
ٹھہرے رہے۔ اور دان کا قبیلہ، وہ کیوں بحری جہازوں
کے پاس رہا؟ آشر کا قبیلہ بھی ساحل پر بیٹھا رہا، وہ آرام

سے اپنی بندر گاہوں کے پاس ٹھہرا رہا،
18 جبکہ زبولون اور نفتالی اپنی جان پر کھیل کر میدانِ
جنگ میں آ گئے۔

19 بادشاہ آئے اور لڑے، کنعان کے بادشاہ مجِدّو ندی
پر تعنک کے پاس اسرائیل سے لڑے۔ لیکن وہاں سے
وہ چاندی کا لُوٹا ہوا مال واپس نہ لائے۔
20 آسمان سے ستاروں نے سیسرا پر حملہ کیا، اپنی آسمانی
راہوں کو چھوڑ کر وہ اُس سے اور اُس کی قوم سے
لڑنے آئے۔
21 قیسون ندی اُنہیں اُڑا لے گئی، وہ ندی جو قدیم
زمانے سے بہتی ہے۔ اے میری جان، مضبوطی سے
آگے چلتی جا!
22 اُس وقت ٹاپوں کا بڑا شور سنائی دیا۔ دُشمن کے
زبردست گھوڑے سرپٹ دوڑ رہے تھے۔

23 رب کے فرشتے نے کہا، 'میروز شہر پر لعنت کرو،
اُس کے باشندوں پر خوب لعنت کرو! کیونکہ وہ رب کی
مدد کرنے نہ آئے، وہ سورماؤں کے خلاف رب کی مدد
کرنے نہ آئے۔'

24 حِبر قینی کی بیوی مبارک ہے! خیموں میں رہنے
والی عورتوں میں سے وہ سب سے مبارک ہے!
25 جب سیسرا نے پانی مانگا تو یاعیل نے اُسے دودھ
پلایا۔ شاندار پیالے میں لسی ڈال کر وہ اُسے اُس کے
پاس لائی۔
26 لیکن پھر اُس نے اپنے ہاتھ سے میخ اور اپنے دہنے
ہاتھ سے مزدوروں کا ہتھوڑا پکڑ کر سیسرا کا سر پھوڑ دیا،
اُس کی کھوپڑی ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کی کنپٹی کو
چھید دیا۔
27 اُس کے پاؤں میں وہ تڑپ اُٹھا۔ وہ گر کر وہیں پڑا
رہا۔ ہاں، وہ اُس کے پاؤں میں گر کر ہلاک ہوا۔
28 سیسرا کی ماں نے کھڑکی میں سے جھانکا اور دریچے
میں سے دیکھتی دیکھتی روتی رہی، 'اُس کے رتھ کے
پہنچنے میں اِتنی دیر کیوں ہو رہی ہے؟ رتھوں کی آواز اب
تک کیوں سنائی نہیں دے رہی؟'
29 اُس کی دانش مند خواتین اُسے تسلی دیتی ہیں اور
وہ خود اُن کی بات دہراتی ہے، 30 'وہ لُوٹا ہوا مال آپس
میں بانٹ رہے ہوں گے۔ ہر مرد کے لئے ایک دو
لڑکیاں اور سیسرا کے لئے رنگ دار لباس ہو گا۔ ہاں، وہ
رنگ دار لباس اور میری گردن کو سجانے کے لئے دو
نفیس رنگ دار کپڑے لا رہے ہوں گے۔'

31 اے رب، تیرے تمام دُشمن سیسرا کی طرح ہلاک
ہو جائیں! لیکن جو تجھ سے پیار کرتے ہیں وہ پورے
زور سے طلوع ہونے والے سورج کی مانند ہوں۔''

برق کی اِس فتح کے بعد اسرائیل میں 40 سال امن
و امان قائم رہا۔

مِدیانی اسرائیلیوں کو دباتے ہیں

6 پھر اسرائیلی دوبارہ وہ کچھ کرنے لگے جو رب کو بُرا لگا، اور اُس نے اُنہیں سات سال تک مِدیانیوں کے حوالے کر دیا۔ 2 مِدیانیوں کا دباؤ اِتنا زیادہ بڑھ گیا کہ اسرائیلیوں نے اُن سے پناہ لینے کے لئے پہاڑی علاقے میں شگاف، غار اور گڑھیاں بنا لیں۔

3 کیونکہ جب بھی وہ اپنی فصلیں لگاتے تو مِدیانی، عمالیقی
اور مشرق کے دیگر فوجی اُن پر حملہ کر کے 4 ملک کو گھیر
لیتے اور فصلوں کو غزہ شہر تک تباہ کرتے۔ وہ کھانے
والی کوئی بھی چیز نہیں چھوڑتے تھے، نہ کوئی بھیڑ، نہ
کوئی بَیل، اور نہ کوئی گدھا۔ 5 اور جب وہ اپنے مویشیوں
اور خیموں کے ساتھ پہنچتے تو ٹڈیوں کے دَلوں کی مانند
تھے۔ اِتنے مرد اور اونٹ تھے کہ اُن کو گنا نہیں جا سکتا
تھا۔ یوں وہ ملک پر چڑھ آتے تھے تاکہ اُسے تباہ کریں۔
6 اسرائیلی مِدیان کے سبب سے اِتنے پست حال ہوئے
کہ آخرکار مدد کے لئے رب کو پکارنے لگے۔
7-8 تب اُس نے اُن میں ایک نبی بھیج دیا جس نے
کہا، ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مَیں ہی تمہیں مصر
کی غلامی سے نکال لایا۔ 9 مَیں نے تمہیں مصر کے ہاتھ
سے اور اُن تمام ظالموں کے ہاتھ سے بچا لیا جو تمہیں
دبا رہے تھے۔ مَیں اُنہیں تمہارے آگے آگے نکالتا گیا
اور اُن کی زمین تمہیں دے دی۔ 10 اُس وقت مَیں نے
تمہیں بتایا، ’مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ جن اموریوں
کے ملک میں تم رہ رہے ہو اُن کے دیوتاؤں کا خوف
مت ماننا۔‘ لیکن تم نے میری نہ سنی۔“

رب جدعون کو بُلاتا ہے

11 ایک دن رب کا فرشتہ آیا اور عُفرہ میں بلوط کے
ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔ یہ درخت ابی
عزر کے خاندان کے ایک آدمی کا تھا جس کا نام یوآس
تھا۔ وہاں انگور کا رس نکالنے کا حوض تھا، اور اُس میں
یوآس کا بیٹا جدعون چھپ کر گندم جھاڑ رہا تھا، حوض
میں اِس لئے کہ گندم مِدیانیوں سے محفوظ رہے۔ 12 رب
کا فرشتہ جدعون پر ظاہر ہوا اور کہا، ”اے زبردست
سورمے، رب تیرے ساتھ ہے!“
13 جدعون نے جواب دیا، ”نہیں جناب، اگر رب
ہمارے ساتھ ہو تو یہ سب کچھ ہمارے ساتھ کیوں ہو
رہا ہے؟ اُس کے وہ تمام معجزے آج کہاں نظر آتے ہیں
جن کے بارے میں ہمارے باپ دادا ہمیں بتاتے رہے
ہیں؟ کیا وہ نہیں کہتے تھے کہ رب ہمیں مصر سے نکال
لایا؟ نہیں، جناب۔ اب ایسا نہیں ہے۔ اب رب نے
ہمیں ترک کر کے مِدیان کے حوالے کر دیا ہے۔“
14 رب نے اُس کی طرف مُڑ کر کہا، ”اپنی اِس
طاقت میں جا اور اسرائیل کو مِدیان کے ہاتھ سے بچا۔
مَیں ہی تجھے بھیج رہا ہوں۔“
15 لیکن جدعون نے اعتراض کیا، ”اے رب، مَیں
اسرائیل کو کس طرح بچاؤں؟ میرا خاندان منسّی کے قبیلے
کا سب سے کمزور خاندان ہے، اور مَیں اپنے باپ کے
گھر میں سب سے چھوٹا ہوں۔“
16 رب نے جواب دیا، ”مَیں تیرے ساتھ ہوں گا،
اور تُو مِدیانیوں کو یوں مارے گا جیسے ایک ہی آدمی کو۔“
17 تب جدعون نے کہا، ”اگر مجھ پر تیرے کرم کی
نظر ہو تو مجھے کوئی الٰہی نشان دکھا تاکہ ثابت ہو جائے کہ
واقعی رب ہی میرے ساتھ بات کر رہا ہے۔ 18 مَیں ابھی
جا کر قربانی تیار کرتا ہوں اور پھر واپس آ کر اُسے تجھے
پیش کروں گا۔ اُس وقت تک روانہ نہ ہو جانا۔“
رب نے کہا، ”ٹھیک ہے، مَیں تیری واپسی کا انتظار کر
کے ہی جاؤں گا۔“
19 جدعون چلا گیا۔ اُس نے بکری کا بچہ ذبح کر کے
تیار کیا اور پورے 16 کلو گرام میدے سے بےخمیری
روٹی بنائی۔ پھر گوشت کو ٹوکری میں رکھ کر اور اُس کا
شوربہ الگ برتن میں ڈال کر وہ سب کچھ رب کے فرشتے

کے پاس لایا اور اُسے بلوط کے سائے میں پیش کیا۔
20 رب کے فرشتے نے کہا، ''گوشت اور بےخمیری
روٹی کو لے کر اِس پتھر پر رکھ دے، پھر شوربہ
اُس پر اُنڈیل دے۔'' جدعون نے ایسا ہی کیا۔ 21 رب
کے فرشتے کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اب اُس نے لاٹھی
کے سرے سے گوشت اور بےخمیری روٹی کو چھو دیا۔
اچانک پتھر سے آگ بھڑک اُٹھی اور خوراک بھسم ہو
گئی۔ ساتھ ساتھ رب کا فرشتہ اوجھل ہو گیا۔
22 پھر جدعون کو یقین آیا کہ یہ واقعی رب کا فرشتہ تھا،
اور وہ بول اُٹھا، ''ہائے رب قادرِ مطلق! مجھ پر افسوس،
کیونکہ مَیں نے رب کے فرشتے کو رُوبرُو دیکھا ہے۔''
23 لیکن رب اُس سے ہم کلام ہوا اور کہا، ''تیری
سلامتی ہو۔ مت ڈر، تُو نہیں مرے گا۔''
24 وہیں جدعون نے رب کے لئے قربان گاہ بنائی اور
اُس کا نام 'رب سلامت ہے' رکھا۔ یہ آج تک ابی عزر
کے خاندان کے شہر عُفرہ میں موجود ہے۔

جدعون بعل کی قربان گاہ گرا دیتا ہے

25 اُسی رات رب جدعون سے ہم کلام ہوا، ''اپنے
باپ کے بَیلوں میں سے دوسرے بَیل کو جو سات سال
کا ہے چن لے۔ پھر اپنے باپ کی وہ قربان گاہ گرا
دے جس پر بعل دیوتا کو قربانیاں چڑھائی جاتی ہیں، اور
یسیرت دیوی کا وہ کھمبا کاٹ ڈال جو ساتھ کھڑا ہے۔
26 اِس کے بعد اُسی پہاڑی قلعے کی چوٹی پر رب اپنے خدا
کے لئے صحیح قربان گاہ بنا دے۔ یسیرت کے کھمبے کی
کٹی ہوئی لکڑی اور بَیل کو اُس پر رکھ کر مجھے بھسم ہونے
والی قربانی پیش کر۔''
27 چنانچہ جدعون نے اپنے دس نوکروں کو ساتھ لے
کر وہ کچھ کیا جس کا حکم رب نے اُسے دیا تھا۔ لیکن
وہ اپنے خاندان اور شہر کے لوگوں سے ڈرتا تھا، اِس لئے
اُس نے یہ کام دن کے بجائے رات کے وقت کیا۔
28 صبح کے وقت جب شہر کے لوگ اُٹھے تو دیکھا
کہ بعل کی قربان گاہ ڈھا دی گئی ہے اور یسیرت دیوی کا
ساتھ والا کھمبا کاٹ دیا گیا ہے۔ اِن کی جگہ ایک نئی
قربان گاہ بنائی گئی ہے جس پر بَیل کو چڑھایا گیا ہے۔
29 اُنہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا، ''کس نے یہ
کیا؟'' جب وہ اِس بات کی تفتیش کرنے لگے تو کسی نے
اُنہیں بتایا کہ جدعون بن یوآس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔
30 تب وہ یوآس کے گھر گئے اور تقاضا کیا، ''اپنے
بیٹے کو گھر سے نکال لائیں۔ لازم ہے کہ وہ مر جائے،
کیونکہ اُس نے بعل کی قربان گاہ کو گرا کر ساتھ والا
یسیرت دیوی کا کھمبا بھی کاٹ ڈالا ہے۔''
31 لیکن یوآس نے اُن سے جو اُس کے سامنے
کھڑے تھے کہا، ''کیا آپ بعل کے دفاع میں لڑنا
چاہتے ہیں؟ جو بھی بعل کے لئے لڑے گا اُسے کل
صبح تک مار دیا جائے گا۔ اگر بعل واقعی خدا ہے تو وہ
خود اپنے دفاع میں لڑے جب کوئی اُس کی قربان گاہ کو
ڈھا دے۔''
32 چونکہ جدعون نے بعل کی قربان گاہ گرا دی
تھی اِس لئے اُس کا نام یُربعل یعنی 'بعل اُس سے
لڑے' پڑ گیا۔

جدعون اللہ سے نشان مانگتا ہے

33 کچھ دیر کے بعد تمام مِدیانی، عمالیقی اور دوسری
مشرقی قومیں جمع ہوئیں اور دریائے یردن کو پار کر کے
اپنے ڈیرے میدانِ یزرعیل میں لگائے۔ 34 پھر رب

کا روح جدعون پر نازل ہوا۔ اُس نے نرسنگا پھونک کر
ابی عزر کے خاندان کے مردوں کو اپنے پیچھے ہو لینے
کے لئے بُلایا۔ 35 ساتھ ساتھ اُس نے اپنے قاصدوں کو
منسّی کے قبیلے اور آشر، زبولون اور نفتالی کے قبیلوں کے
پاس بھی بھیج دیا۔ تب وہ بھی آئے اور جدعون کے مردوں
کے ساتھ مل کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔
36 جدعون نے اللہ سے دعا کی، ”اگر تُو واقعی اسرائیل
کو اپنے وعدے کے مطابق میرے ذریعے بچانا چاہتا ہے
37 تو مجھے یقین دلا۔ مَیں رات کو تازہ کتری ہوئی اُون
گندم گاہنے کے فرش پر رکھ دوں گا۔ کل صبح اگر صرف
اُون پر اوس پڑی ہو اور اردگرد کا سارا فرش خشک ہو تو
مَیں جان لوں گا کہ واقعی تُو اپنے وعدے کے مطابق
اسرائیل کو میرے ذریعے بچائے گا۔“
38 وہی کچھ ہوا جس کی درخواست جدعون نے کی
تھی۔ اگلے دن جب وہ صبح سویرے اُٹھا تو اُون اوس
سے تر تھی۔ جب اُس نے اُسے نچوڑا تو اِتنا پانی تھا کہ
برتن بھر گیا۔
39 پھر جدعون نے اللہ سے کہا، ”مجھ سے غصے نہ ہو
جانا اگر مَیں تجھ سے ایک بار پھر درخواست کروں۔ مجھے
ایک آخری دفعہ اُون کے ذریعے تیری مرضی جانچنے کی
اجازت دے۔ اِس دفعہ اُون خشک رہے اور اردگرد کے
سارے فرش پر اوس پڑی ہو۔“ 40 اُس رات اللہ نے ایسا
ہی کیا۔ صرف اُون خشک رہی جبکہ اردگرد کے سارے
فرش پر اوس پڑی تھی۔

اللہ جدعون کے ساتھیوں کو چن لیتا ہے

7 صبح سویرے یُربعل یعنی جدعون اپنے تمام لوگوں
کو ساتھ لے کر حرود چشمے کے پاس آیا۔ وہاں
اُنہوں نے اپنے ڈیرے لگائے۔ مِدیانیوں نے اپنی خیمہ
گاہ اُن کے شمال میں مورِہ پہاڑ کے دامن میں لگائی
ہوئی تھی۔
2 رب نے جدعون سے کہا، ”تیرے پاس زیادہ لوگ
ہیں! مَیں اِس قسم کے بڑے لشکر کو مِدیانیوں پر فتح
نہیں دوں گا، ورنہ اسرائیلی میرے سامنے ڈینگیں مار کر
کہیں گے، ’ہم نے اپنی ہی طاقت سے اپنے آپ کو
بچایا ہے!‘ 3 اِس لئے لشکرگاہ میں اعلان کر کہ جو ڈر
کے مارے پریشان ہو وہ اپنے گھر واپس چلا جائے۔“
جدعون نے یوں کیا تو 22,000 مرد واپس چلے گئے
جبکہ 10,000 جدعون کے پاس رہے۔
4 لیکن رب نے دوبارہ جدعون سے بات کی، ”ابھی
تک زیادہ لوگ ہیں! اِن کے ساتھ اُتر کر چشمے کے پاس
جا۔ وہاں مَیں اُنہیں جانچ کر اُن کو مقرر کروں گا جنہیں
تیرے ساتھ جانا ہے۔“ 5 چنانچہ جدعون اپنے آدمیوں
کے ساتھ چشمے کے پاس اُتر آیا۔ رب نے اُسے حکم
دیا، ”جو بھی اپنا ہاتھ پانی سے بھر کر اُسے کُتے کی طرح
چاٹ لے اُسے ایک طرف کھڑا کر۔ دوسری طرف
اُنہیں کھڑا کر جو گھٹنے ٹیک کر پانی پیتے ہیں۔“ 6 300
آدمیوں نے اپنا ہاتھ پانی سے بھر کر اُسے چاٹ لیا جبکہ
باقی سب پینے کے لئے جھک گئے۔
7 پھر رب نے جدعون سے فرمایا، ”مَیں اِن 300
چاٹنے والے آدمیوں کے ذریعے اسرائیل کو بچا کر
مِدیانیوں کو تیرے حوالے کر دوں گا۔ باقی تمام مردوں
کو فارغ کر۔ وہ سب اپنے اپنے گھر واپس چلے جائیں۔“
8 چنانچہ جدعون نے باقی تمام آدمیوں کو فارغ کر دیا۔
صرف مقررہ 300 مرد رہ گئے۔ اب یہ دوسروں کی
خوراک اور نرسنگے اپنے پاس رکھ کر جنگ کے لئے تیار

ہوئے۔ اُس وقت مِدیانی خیمہ گاہ اسرائیلیوں کے نیچے
وادی میں تھی۔

مِدیانیوں پر جدعون کی فتح

9 جب رات ہوئی تو رب جدعون سے ہم کلام ہوا،
''اُٹھ، مِدیانی خیمہ گاہ کے پاس اُتر کر اُس پر حملہ کر،
کیونکہ مَیں اُسے تیرے ہاتھ میں دے دوں گا۔ 10 لیکن
اگر تُو اِس سے ڈرتا ہے تو پہلے اپنے نوکر فُوراہ کے ساتھ
اُتر کر 11 وہ باتیں سن لے جو وہاں کے لوگ کہہ رہے
ہیں۔ تب اُن پر حملہ کرنے کی جرأت بڑھ جائے گی۔''
جدعون فُوراہ کے ساتھ خیمہ گاہ کے کنارے کے
پاس اُتر آیا۔ 12 مِدیانی، عمالیقی اور مشرق کے دیگر فوجی
ٹڈیوں کے دَل کی طرح وادی میں پھیلے ہوئے تھے۔
اُن کے اونٹ ساحل کی ریت کی طرح بے شمار تھے۔
13 جدعون دبے پاؤں دشمن کے اِتنے قریب پہنچ گیا کہ
اُن کی باتیں سن سکتا تھا۔ عین اُس وقت ایک فوجی
دوسرے کو اپنا خواب سنا رہا تھا، ''مَیں نے خواب میں
دیکھا کہ جَو کی بڑی روٹی لُڑھکتی لُڑھکتی ہماری خیمہ گاہ
میں اُتر آئی۔ یہاں وہ اِتنی شدت سے خیمے سے ٹکرا گئی
کہ خیمہ اُلٹ کر زمین بوس ہو گیا۔'' 14 دوسرے نے
جواب دیا، ''اِس کا صرف یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ
اسرائیلی مرد جدعون بن یوآس کی تلوار غالب آئے گی!
اللہ اُسے مِدیانیوں اور پوری لشکر گاہ پر فتح دے گا۔''
15 خواب اور اُس کی تعبیر سن کر جدعون نے اللہ
کو سجدہ کیا۔ پھر اُس نے اسرائیلی خیمہ گاہ میں واپس
آ کر اعلان کیا، ''اُٹھیں! رب نے مِدیانی لشکر گاہ کو
تمہارے حوالے کر دیا ہے۔'' 16 اُس نے اپنے 300
مردوں کو سَو سَو کے تین گروہوں میں تقسیم کر کے ہر
ایک کو ایک نرسنگا اور ایک گھڑا دے دیا۔ ہر گھڑے
میں مشعل تھی۔ 17-18 اُس نے حکم دیا، ''جو کچھ مَیں
کروں گا اُس پر غور کر کے وہی کچھ کریں۔ پوری خیمہ
گاہ کو گھیر لیں اور عین وہی کچھ کریں جو مَیں کروں گا۔
جب مَیں اپنے سَو لوگوں کے ساتھ خیمہ گاہ کے کنارے
پہنچوں گا تو ہم اپنے نرسنگوں کو بجا دیں گے۔ یہ سنتے ہی
آپ بھی یہی کچھ کریں اور ساتھ ساتھ نعرہ لگائیں، 'رب
کے لئے اور جدعون کے لئے'!''
19 تقریباً آدھی رات کو جدعون اپنے سَو مردوں کے
ساتھ مِدیانی خیمہ گاہ کے کنارے پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر
پہلے پہرے دار بدل گئے تھے۔ اچانک اسرائیلیوں نے
اپنے نرسنگوں کو بجایا اور اپنے گھڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے
کر دیا۔ 20 فوراً سَو سَو کے دوسرے دو گروہوں نے بھی
ایسا ہی کیا۔ اپنے دہنے ہاتھ میں نرسنگا اور بائیں ہاتھ میں
بھڑکتی مشعل پکڑ کر وہ نعرہ لگاتے رہے، ''رب کے لئے
اور جدعون کے لئے!'' 21 لیکن وہ خیمہ گاہ میں داخل نہ
ہوئے بلکہ وہیں اُس کے اردگرد کھڑے رہے۔ دشمن میں
بڑی افرا تفری مچ گئی۔ چیختے چلّاتے سب بھاگ جانے
کی کوشش کرنے لگے۔ 22 جدعون کے 300 آدمی اپنے
نرسنگے بجاتے رہے جبکہ رب نے خیمہ گاہ میں ایسی گڑبڑ
پیدا کی کہ لوگ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ آخر کار
پورا لشکر بیت سِطّہ، صریرات اور ابیل محولہ کی سرحد تک
فرار ہوا جو طبّات کے قریب ہے۔
23 پھر جدعون نے نفتالی، آشر اور پورے منسّی کے
مردوں کو بُلا لیا، اور اُنہوں نے مل کر مِدیانیوں کا تعاقب
کیا۔ 24 اُس نے اپنے قاصدوں کے ذریعے افرائیم کے
پورے پہاڑی علاقے کے باشندوں کو بھی پیغام بھیج دیا،
''اُتر آئیں اور مِدیانیوں کو بھاگ جانے سے روکیں! بیت

باره تک اُن تمام جگہوں پر قبضہ کر لیں جہاں دشمن
دریائے یردن کو پا پیادہ پار کر سکتا ہے۔"
افرائیمی مان گئے، 25 اور اُنہوں نے دو مِدیانی سرداروں
کو پکڑ کر اُن کے سر قلم کر دیئے۔ سرداروں کے نام
عوریب اور زئیب تھے، اور جہاں اُنہیں پکڑا گیا اُن
جگہوں کے نام 'عوریب کی چٹان' اور 'زئیب کا انگور
کا رس نکالنے والا حوض' پڑ گیا۔ اِس کے بعد وہ دوبارہ
مِدیانیوں کا تعاقب کرنے لگے۔ دریائے یردن کو پار
کرنے پر اُن کی ملاقات جدعون سے ہوئی، اور اُنہوں نے
دونوں سرداروں کے سر اُس کے سپرد کر دیئے۔

افرائیم ناراض ہو جاتا ہے

8 لیکن افرائیم کے مردوں نے شکایت کی، "آپ
نے ہم سے کیسا سلوک کیا؟ آپ نے ہمیں
کیوں نہیں بُلایا جب مِدیان سے لڑنے گئے؟" ایسی
باتیں کرتے کرتے اُنہوں نے جدعون کے ساتھ سخت
بحث کی۔ 2 لیکن جدعون نے جواب دیا، "کیا آپ مجھ
سے کہیں زیادہ کامیاب نہ ہوئے؟ اور جو انگور فصل جمع
کرنے کے بعد افرائیم کے باغوں میں رہ جاتے ہیں کیا
وہ میرے چھوٹے خاندان ابی عزر کی پوری فصل سے زیادہ
نہیں ہوتے؟ 3 اللہ نے تو مِدیان کے سرداروں عوریب
اور زئیب کو آپ کے حوالے کر دیا۔ اِس کی نسبت مجھ
سے کیا کامیابی حاصل ہوئی ہے؟" یہ سن کر افرائیم کے
مردوں کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

سُکات اور فنوایل جدعون کی مدد نہیں کرتے

4 جدعون اپنے 300 مردوں سمیت دریائے یردن کو
پار کر چکا تھا۔ دشمن کا تعاقب کرتے کرتے وہ تھک گئے
تھے۔ 5 اِس لئے جدعون نے قریب کے شہر سُکات کے
باشندوں سے گزارش کی، "میرے فوجیوں کو کچھ روٹی
دے دیں۔ وہ تھک گئے ہیں، کیونکہ ہم مِدیانی سردار زبح
اور ضلمُنّع کا تعاقب کر رہے ہیں۔" 6 لیکن سُکات کے
بزرگوں نے جواب دیا، "ہم آپ کے فوجیوں کو روٹی
کیوں دیں؟ کیا آپ زبح اور ضلمُنّع کو پکڑ چکے ہیں کہ
ہم ایسا کریں؟" 7 یہ سن کر جدعون نے کہا، "جوں ہی
رب اِن دو سرداروں زبح اور ضلمُنّع کو میرے ہاتھ میں کر
دے گا مَیں تم کو ریگستان کی کانٹے دار جھاڑیوں اور اونٹ
کٹاروں سے گاہ کر تباہ کر دوں گا۔"
8 وہ آگے نکل کر فنوایل شہر پہنچ گیا۔ وہاں بھی اُس
نے روٹی مانگی، لیکن فنوایل کے باشندوں نے سُکات کا
سا جواب دیا۔ 9 یہ سن کر اُس نے کہا، "جب مَیں
سلامتی سے واپس آؤں گا تو تمہارا یہ بُرج گرا دوں گا!"

مِدیانیوں پر پوری فتح

10 اب زبح اور ضلمُنّع قرقور پہنچ گئے تھے۔ 15,000
افراد اُن کے ساتھ رہ گئے تھے، کیونکہ مشرقی اتحادیوں
کے 1,20,000 تلواروں سے لیس فوجی ہلاک ہو
گئے تھے۔ 11 جدعون نے مِدیانیوں کے پیچھے چلتے ہوئے
خانہ بدوشوں کا وہ راستہ استعمال کیا جو نوبح اور یگبہا
کے مشرق میں ہے۔ اِس طریقے سے اُس نے اُن
کی لشکر گاہ پر اُس وقت حملہ کیا جب وہ اپنے آپ
کو محفوظ سمجھ رہے تھے۔ 12 دشمن میں افرا تفری پیدا ہوئی
اور زبح اور ضلمُنّع فرار ہو گئے۔ لیکن جدعون نے اُن کا
تعاقب کرتے کرتے اُنہیں پکڑ لیا۔
13 اِس کے بعد جدعون لوٹا۔ وہ ابھی حرِس کے درہ
سے اُتر رہا تھا 14 کہ سُکات کے ایک جوان آدمی سے

ملا۔ جدعون نے اُسے پکڑ کر مجبور کیا کہ وہ شہر کے
راہنماؤں اور بزرگوں کی فہرست لکھ کر دے۔ 77 بزرگ
تھے۔ 15 جدعون اُن کے پاس گیا اور کہا، ”دیکھو، یہ ہیں
زبح اور ضلمنّع! تم نے اِن ہی کی وجہ سے میرا مذاق اُڑا کر
کہا تھا کہ ہم آپ کے تھکے ہارے فوجیوں کو روٹی کیوں
دیں؟ کیا آپ زبح اور ضلمنّع کو پکڑ چکے ہیں کہ ہم ایسا
کریں؟“ 16 پھر جدعون نے شہر کے بزرگوں کو گرفتار کر
کے اُنہیں کانٹےدار جھاڑیوں اور اونٹ کٹاروں سے گاہ
کر سبق سکھایا۔ 17 پھر وہ فنوایل گیا اور وہاں کا بُرج گرا
کر شہر کے مردوں کو مار ڈالا۔

18 اِس کے بعد جدعون زبح اور ضلمنّع سے مخاطب
ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”اُن آدمیوں کا حُلیہ کیسا تھا جنہیں
تم نے تبور پہاڑ پر قتل کیا؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ آپ جیسے تھے، ہر ایک
شہزادہ لگ رہا تھا۔“

19 جدعون بولا، ”وہ میرے سگے بھائی تھے۔ رب کی
حیات کی قسم، اگر تم اُن کو زندہ چھوڑتے تو مَیں تمہیں
ہلاک نہ کرتا۔“

20 پھر وہ اپنے پہلوٹھے یتر سے مخاطب ہو کر بولا،
”اِن کو مار ڈالو!“ لیکن یتر اپنی تلوار میان سے نکالنے
سے جھجکا، کیونکہ وہ ابھی بچہ تھا اور ڈرتا تھا۔ 21 تب
زبح اور ضلمنّع نے کہا، ”آپ ہی ہمیں مار دیں! کیونکہ
جیسا آدمی ویسی اُس کی طاقت!“ جدعون نے کھڑے
ہو کر اُنہیں تلوار سے مار ڈالا اور اُن کے اونٹوں کی
گردنوں پر لگے تعویذ اُتار کر اپنے پاس رکھے۔

جدعون کے باعث اسرائیل بُت پرستی میں اُلجھ جاتا ہے

22 اسرائیلیوں نے جدعون کے پاس آ کر کہا، ”آپ
نے ہمیں مِدیانیوں سے بچا لیا ہے، اِس لئے ہم پر
حکومت کریں، آپ، آپ کے بعد آپ کا بیٹا اور اُس کے
بعد آپ کا پوتا۔“

23 لیکن جدعون نے جواب دیا، ”نہ مَیں آپ پر
حکومت کروں گا، نہ میرا بیٹا۔ رب ہی آپ پر حکومت
کرے گا۔ 24 میری صرف ایک گزارش ہے۔ ہر ایک
مجھے اپنے لُوٹے ہوئے مال میں سے ایک ایک بالی دے
دے۔“ بات یہ تھی کہ دشمن کے تمام افراد نے سونے
کی بالیاں پہن رکھی تھیں، کیونکہ وہ اسماعیلی تھے۔

25 اسرائیلیوں نے کہا، ”ہم خوشی سے بالی دیں
گے۔“ ایک چادر زمین پر بچھا کر ہر ایک نے ایک ایک
بالی اُس پر پھینک دی۔ 26 سونے کی اِن بالیوں کا وزن
تقریباً 20 کلو گرام تھا۔ اِس کے علاوہ اسرائیلیوں نے
مختلف تعویذ، کان کے آویزے، ارغوانی رنگ کے شاہی
لباس اور اونٹوں کی گردنوں میں لگی قیمتی زنجیریں بھی
دے دیں۔

27 اِس سونے سے جدعون نے ایک افود[a] بنا کر اُسے
اپنے آبائی شہر عُفرہ میں کھڑا کیا جہاں وہ اُس کے اور
تمام خاندان کے لئے پھندا بن گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ پورا
اسرائیل زنا کر کے بُت کی پوجا کرنے لگا۔

28 اُس وقت مِدیان نے ایسی شکست کھائی کہ بعد
میں اسرائیل کے لئے خطرے کا باعث نہ رہا۔ اور جتنی
دیر جدعون زندہ رہا یعنی 40 سال تک ملک میں امن و
امان قائم رہا۔

[a] عام طور پر عبرانی میں افود کا مطلب امامِ اعظم کا بالاپوش تھا (دیکھئے خروج 28: 4)، لیکن یہاں اِس سے مراد بُت پرستی کی کوئی چیز ہے۔

29 جنگ کے بعد جدعون بن یوآس دوبارہ عُفرہ میں
رہنے لگا۔ 30 اُس کی بہت سی بیویاں اور 70 بیٹے تھے۔
31 اُس کی ایک داشتہ بھی تھی جو سِکم شہر میں رہائش
پذیر تھی اور جس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جدعون نے بیٹے
کا نام ابی مَلِک رکھا۔ 32 جدعون عمر رسیدہ تھا جب فوت
ہوا۔ اُسے ابی عزریوں کے شہر عُفرہ میں اُس کے باپ
یوآس کی قبر میں دفنایا گیا۔
33 جدعون کے مرتے ہی اسرائیلی دوبارہ زنا کر کے بعل
کے بُتوں کی پوجا کرنے لگے۔ وہ بعل بریت کو اپنا خاص
دیوتا بنا کر 34 رب اپنے خدا کو بھول گئے جس نے اُنہیں
اردگرد کے دشمنوں سے بچا لیا تھا۔ 35 اُنہوں نے یُربعل
یعنی جدعون کے خاندان کو بھی اُس احسان کے لئے کوئی
مہربانی نہ دکھائی جو جدعون نے اُن پر کیا تھا۔

ابی مَلِک بادشاہ بن جاتا ہے

9 ایک دن یُربعل یعنی جدعون کا بیٹا ابی مَلِک اپنے
ماموؤں اور ماں کے باقی رشتے داروں سے ملنے
کے لئے سِکم گیا۔ اُس نے اُن سے کہا، 2 ”سِکم شہر کے
تمام باشندوں سے پوچھیں، کیا آپ اپنے آپ پر جدعون
کے 70 بیٹوں کی حکومت زیادہ پسند کریں گے یا ایک
ہی شخص کی؟ یاد رہے کہ مَیں آپ کا خونی رشتے دار
ہوں!“ 3 ابی مَلِک کے ماموؤں نے سِکم کے تمام
باشندوں کے سامنے یہ باتیں دہرائیں۔ سِکم کے لوگوں
نے سوچا، ”ابی مَلِک ہمارا بھائی ہے۔“ اِس لئے وہ اُس
کے پیچھے لگ گئے۔ 4 اُنہوں نے اُسے بعل بریت دیوتا
کے مندر سے چاندی کے 70 سِکے بھی دے دیئے۔
اِن پیسوں سے ابی مَلِک نے اپنے اردگرد آوارہ اور
بدمعاش آدمیوں کا گروہ جمع کیا۔ 5 اُنہیں اپنے ساتھ
لے کر وہ عُفرہ پہنچا جہاں باپ کا خاندان رہتا تھا۔ وہاں
اُس نے اپنے تمام بھائیوں یعنی جدعون کے 70 بیٹوں
کو ایک ہی پتھر پر قتل کر دیا۔ صرف یوتام جو جدعون کا
سب سے چھوٹا بیٹا تھا کہیں چھپ کر بچ نکلا۔ 6 اِس کے
بعد سِکم اور بیت مِلّو کے تمام لوگ اُس بلوط کے سائے
میں جمع ہوئے جو سِکم کے ستون کے پاس تھا۔ وہاں
اُنہوں نے ابی مَلِک کو اپنا بادشاہ مقرر کیا۔

یوتام کی ابی مَلِک اور سِکم پر لعنت

7 جب یوتام کو اِس کی اطلاع ملی تو وہ گرزیم پہاڑ کی
چوٹی پر چڑھ گیا اور اونچی آواز سے چلّایا، ”اے سِکم کے
باشندو، سنیں میری بات! سنیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ
آپ کی بھی سنے۔ 8 ایک دن درختوں نے فیصلہ کیا کہ
ہم پر کوئی بادشاہ ہونا چاہئے۔ وہ اُسے چننے اور مسح کرنے
کے لئے نکلے۔ پہلے اُنہوں نے زیتون کے درخت سے
بات کی، ’ہمارے بادشاہ بن جائیں!‘ 9 لیکن زیتون کے
درخت نے جواب دیا، ’کیا مَیں اپنا تیل پیدا کرنے سے
باز آؤں جس کی اللہ اور انسان اِتنی قدر کرتے ہیں تاکہ
درختوں پر حکومت کروں؟ ہرگز نہیں!‘ 10 اِس کے
بعد درختوں نے انجیر کے درخت سے بات کی، ’آئیں،
ہمارے بادشاہ بن جائیں!‘ 11 لیکن انجیر کے درخت نے
جواب دیا، ’کیا مَیں اپنا میٹھا اور اچھا پھل لانے سے باز
آؤں تاکہ درختوں پر حکومت کروں؟ ہرگز نہیں!‘ 12 پھر
درختوں نے انگور کی بیل سے بات کی، ’آئیں، ہمارے
بادشاہ بن جائیں!‘ 13 لیکن انگور کی بیل نے جواب
دیا، ’کیا مَیں اپنا رس پیدا کرنے سے باز آؤں جس سے

اللہ اور انسان خوش ہو جاتے ہیں تاکہ درختوں پر حکومت
کروں؟ ہرگز نہیں!' 14 آخرکار درخت کانٹےدار جھاڑی
کے پاس آئے اور کہا، 'آئیں اور ہمارے بادشاہ بن
جائیں!' 15 کانٹےدار جھاڑی نے جواب دیا، 'اگر تم واقعی
مجھے مسح کر کے اپنا بادشاہ بنانا چاہتے ہو تو آؤ اور میرے
سائے میں پناہ لو۔ اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے تو جھاڑی
سے آگ نکل کر لبنان کے دیودار کے درختوں کو بھسم
کر دے'۔"
16 یوتام نے بات جاری رکھ کر کہا، "اب مجھے
بتائیں، کیا آپ نے وفاداری اور سچائی کا اظہار کیا جب
آپ نے ابی مَلِک کو اپنا بادشاہ بنا لیا؟ کیا آپ نے جدعون
اور اُس کے خاندان کے ساتھ اچھا سلوک کیا؟ کیا آپ
نے اُس پر شکر گزاری کا وہ اظہار کیا جس کے لائق وہ
تھا؟ 17 میرے باپ نے آپ کی خاطر جنگ کی۔ آپ کو
مِدیانیوں سے بچانے کے لئے اُس نے اپنی جان خطرے
میں ڈال دی۔ 18 لیکن آج آپ جدعون کے گھرانے کے
خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے اُس کے 70
بیٹوں کو ایک ہی پتھر پر ذبح کر کے اُس کی لونڈی کے
بیٹے ابی مَلِک کو سِکم کا بادشاہ بنا لیا ہے، اور یہ صرف اِس
لئے کہ وہ آپ کا رشتے دار ہے۔ 19 اب سنیں! اگر
آپ نے جدعون اور اُس کے خاندان کے ساتھ وفاداری
اور سچائی کا اظہار کیا ہے تو پھر اللہ کرے کہ ابی مَلِک
آپ کے لئے خوشی کا باعث ہو اور آپ اُس کے لئے۔
20 لیکن اگر ایسا نہیں تھا تو اللہ کرے کہ ابی مَلِک سے
آگ نکل کر آپ سب کو بھسم کر دے جو سِکم اور بیت
مِلّو میں رہتے ہیں! اور آگ آپ سے نکل کر ابی مَلِک
کو بھی بھسم کر دے!" 21 یہ کہہ کر یوتام نے بھاگ کر
بیر میں پناہ لی، کیونکہ وہ اپنے بھائی ابی مَلِک سے ڈرتا تھا۔

سِکم کے باشندے ابی مَلِک کے خلاف ہو جاتے ہیں

22 ابی مَلِک کی اسرائیل پر حکومت تین سال تک
رہی۔ 23 لیکن پھر اللہ نے ایک بُری روح بھیج دی جس
نے ابی مَلِک اور سِکم کے باشندوں میں نااتفاقی پیدا کر
دی۔ نتیجے میں سِکم کے لوگوں نے بغاوت کی۔ 24 یوں
اللہ نے اُسے اِس کی سزا دی کہ اُس نے اپنے بھائیوں
یعنی جدعون کے 70 بیٹوں کو قتل کیا تھا۔ سِکم کے
باشندوں کو بھی سزا ملی، کیونکہ اُنہوں نے اِس میں ابی
مَلِک کی مدد کی تھی۔
25 اُس وقت سِکم کے لوگ اردگرد کی چوٹیوں پر چڑھ
کر ابی مَلِک کی تاک میں بیٹھ گئے۔ جو بھی وہاں سے گزرا
اُسے اُنہوں نے لُوٹ لیا۔ اِس بات کی خبر ابی مَلِک تک
پہنچ گئی۔
26 اُن دنوں میں ایک آدمی اپنے بھائیوں کے ساتھ
سِکم آیا جس کا نام جعل بن عبد تھا۔ سِکم کے لوگوں
سے اُس کا اچھا خاصا تعلق بن گیا، اور وہ اُس پر اعتبار
کرنے لگے۔ 27 انگور کی فصل پک گئی تھی۔ لوگ شہر سے
نکلے اور اپنے باغوں میں انگور توڑ کر اُن سے رس نکالنے
لگے۔ پھر اُنہوں نے اپنے دیوتا کے مندر میں جشن
منایا۔ جب وہ خوب کھا پی رہے تھے تو ابی مَلِک پر لعنت
کرنے لگے۔ 28 جعل بن عبد نے کہا، "سِکم کا ابی مَلِک
کے ساتھ کیا واسطہ کہ ہم اُس کے تابع رہیں؟ وہ تو
صرف یرُبعل کا بیٹا ہے، جس کا نمائندہ زبول ہے۔ اُس
کی خدمت مت کرنا بلکہ سِکم کے بانی حمور کے لوگوں
کی! ہم ابی مَلِک کی خدمت کیوں کریں؟ 29 کاش شہر کا
انتظام میرے ہاتھ میں ہوتا! پھر مَیں ابی مَلِک کو جلد ہی
نکال دیتا۔ مَیں اُسے چیلنج دیتا کہ آؤ، اپنے فوجیوں کو جمع
کر کے ہم سے لڑو!"

ابی مَلِک سِکم سے لڑتا ہے

30 جعل بن عبد کی بات سن کر سِکم کا سردار زبول
بڑے غصے میں آ گیا۔ 31 اپنے قاصدوں کی معرفت
اُس نے ابی مَلِک کو چپکے سے اطلاع دی، ”جعل بن
عبد اپنے بھائیوں کے ساتھ سِکم آ گیا ہے جہاں وہ
پورے شہر کو آپ کے خلاف کھڑے ہو جانے کے
لئے اُکسا رہا ہے۔ 32 اب ایسا کریں کہ رات کے
وقت اپنے فوجیوں سمیت اِدھر آئیں اور کھیتوں میں
تاک میں رہیں۔ 33 صبح سویرے جب سورج طلوع ہو گا
تو شہر پر حملہ کریں۔ جب جعل اپنے آدمیوں کے ساتھ
آپ کے خلاف لڑنے آئے گا تو اُس کے ساتھ وہ کچھ
کریں جو آپ مناسب سمجھتے ہیں۔“ 34 یہ سن کر ابی
مَلِک رات کے وقت اپنے فوجیوں سمیت روانہ ہوا۔ اُس
نے اُنہیں چار گروہوں میں تقسیم کیا جو سِکم کو گھیر کر
تاک میں بیٹھ گئے۔

35 صبح کے وقت جب جعل گھر سے نکل کر شہر
کے دروازے میں کھڑا ہوا تو ابی مَلِک اور اُس کے فوجی
اپنی چھپنے کی جگہوں سے نکل آئے۔ 36 اُنہیں دیکھ کر
جعل نے زبول سے کہا، ”دیکھو، لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں
سے اُتر رہے ہیں!“ زبول نے جواب دیا، ”نہیں،
نہیں، جو آپ کو آدمی لگ رہے ہیں وہ صرف پہاڑوں
کے سائے ہیں۔“ 37 لیکن جعل کو تسلی نہ ہوئی۔ وہ
دوبارہ بول اُٹھا، ”دیکھو، لوگ دنیا کی ناف[a] سے اُتر رہے
ہیں۔ اور ایک اَور گروہ رمّالوں کے بلوط سے ہو کر آ رہا
ہے۔“ 38 پھر زبول نے اُس سے کہا، ”اب تیری بڑی
بڑی باتیں کہاں رہیں؟ کیا تُو نے نہیں کہا تھا، ’ابی مَلِک
کون ہے کہ ہم اُس کے تابع رہیں؟‘ اب یہ لوگ آ گئے
ہیں جن کا مذاق تُو نے اُڑایا۔ جا، شہر سے نکل کر اُن
سے لڑ!“

39 تب جعل سِکم کے مردوں کے ساتھ شہر سے
نکلا اور ابی مَلِک سے لڑنے لگا۔ 40 لیکن وہ ہار گیا، اور
ابی مَلِک نے شہر کے دروازے تک اُس کا تعاقب کیا۔
بھاگتے بھاگتے سِکم کے بہت سے افراد راستے میں گر کر
ہلاک ہو گئے۔ 41 پھر ابی مَلِک ارُومہ چلا گیا جبکہ زبول
نے پیچھے رہ کر جعل اور اُس کے بھائیوں کو شہر سے
نکال دیا۔

42 اگلے دن سِکم کے لوگ شہر سے نکل کر میدان
میں آنا چاہتے تھے۔ جب ابی مَلِک کو یہ خبر ملی 43-44 تو
اُس نے اپنی فوج کو تین گروہوں میں تقسیم کیا۔ یہ
گروہ دوبارہ سِکم کو گھیر کر گھات میں بیٹھ گئے۔ جب
لوگ شہر سے نکلے تو ابی مَلِک اپنے گروہ کے ساتھ چھپنے
کی جگہ سے نکل آیا اور شہر کے دروازے میں کھڑا ہو
گیا۔ باقی دو گروہ میدان میں موجود افراد پر ٹوٹ پڑے
اور سب کو ہلاک کر دیا۔ 45 پھر ابی مَلِک نے شہر پر حملہ
کیا۔ لوگ پورا دن لڑتے رہے، لیکن آخرکار ابی مَلِک نے
شہر پر قبضہ کر کے تمام باشندوں کو موت کے گھاٹ اُتار
دیا۔ اُس نے شہر کو تباہ کیا اور کھنڈرات پر نمک بکھیر
کر اُس کی حتمی تباہی ظاہر کر دی۔

46 جب سِکم کے بُرج کے رہنے والوں کو یہ اطلاع
ملی تو وہ ایل بریت دیوتا کے مندر کے تہہ خانے میں
چھپ گئے۔ 47 جب ابی مَلِک کو پتا چلا 48 تو وہ اپنے
فوجیوں سمیت ضلمون پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں اُس نے
کلہاڑی سے شاخ کاٹ کر اپنے کندھوں پر رکھ لی اور اپنے
فوجیوں کو حکم دیا، ”جلدی کرو! سب ایسا ہی کرو۔“

[a] مطلب غالباً کوہِ گرزیم ہے۔

49 فوجیوں نے بھی شاخیں کاٹیں اور پھر ابی مَلِک کے
پیچھے لگ کر مندر کے پاس واپس آئے۔ وہاں اُنہوں
نے تمام لکڑی تہہ خانے کی چھت پر جمع کر کے اُسے
جلا دیا۔ یوں سِکم کے بُرج کے تقریباً 1,000 مرد و
خواتین سب بھسم ہو گئے۔

ابی مَلِک کی موت

50 وہاں سے ابی مَلِک تیبِض کے خلاف بڑھ گیا۔ اُس
نے شہر کا محاصرہ کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ 51 لیکن
شہر کے بیچ میں ایک مضبوط بُرج تھا۔ تمام مرد و خواتین
اُس میں فرار ہوئے اور بُرج کے دروازوں پر کُنڈی لگا کر
چھت پر چڑھ گئے۔
52 ابی مَلِک لڑتے لڑتے بُرج کے دروازے کے
قریب پہنچ گیا۔ وہ اُسے جلانے کی کوشش کرنے لگا 53 تو
ایک عورت نے چکّی کا اوپر کا پاٹ اُس کے سر پر پھینک
دیا، اور اُس کی کھوپڑی پھٹ گئی۔ 54 جلدی سے ابی
مَلِک نے اپنے سلاح بردار کو بُلایا۔ اُس نے کہا، ”اپنی
تلوار کھینچ کر مجھے مار دو! ورنہ لوگ کہیں گے کہ ایک
عورت نے مجھے مار ڈالا۔“ چنانچہ نوجوان نے اپنی تلوار
اُس کے بدن میں سے گزار دی اور وہ مر گیا۔ 55 جب
فوجیوں نے دیکھا کہ ابی مَلِک مر گیا ہے تو وہ اپنے اپنے
گھر چلے گئے۔
56 یوں اللہ نے ابی مَلِک کو اُس بدی کا بدلہ دیا جو
اُس نے اپنے 70 بھائیوں کو قتل کر کے اپنے باپ کے
خلاف کی تھی۔ 57 اور اللہ نے سِکم کے باشندوں کو بھی
اُن کی شریر حرکتوں کی مناسب سزا دی۔ یوتام بن
یُربعل کی لعنت پوری ہوئی۔

تولع اور یائیر

10 ابی مَلِک کی موت کے بعد تولع بن فُوّہ بن
دودو اسرائیل کو بچانے کے لئے اُٹھا۔ وہ
اِشکار کے قبیلے سے تھا اور افرائیم کے پہاڑی علاقے کے
شہر سمیر میں رہائش پذیر تھا۔ 2 تولع 23 سال اسرائیل کا
قاضی رہا۔ پھر وہ فوت ہوا اور سمیر میں دفنایا گیا۔
3 اُس کے بعد جِلعاد کا رہنے والا یائیر قاضی بن گیا۔
اُس نے 22 سال اسرائیل کی راہنمائی کی۔ 4 یائیر کے
30 بیٹے تھے۔ ہر بیٹے کا ایک ایک گدھا اور جِلعاد میں
ایک ایک آبادی تھی۔ آج تک اِن کا نام ’حووت یائیر‘
یعنی یائیر کی بستیاں ہے۔ 5 جب یائیر انتقال کر گیا تو
اُسے قامون میں دفنایا گیا۔

اسرائیل دوبارہ رب سے دُور ہو جاتا ہے

6 یائیر کی موت کے بعد اسرائیلی دوبارہ ایسی حرکتیں
کرنے لگے جو رب کو بُری لگیں۔ وہ کئی دیوتاؤں کے
پیچھے لگ گئے جن میں بعل دیوتا، عستارات دیوی اور
شام، صیدا، موآب، عمونیوں اور فلستیوں کے دیوتا
شامل تھے۔ یوں وہ رب کی پرستش اور خدمت کرنے
سے باز آئے۔ 7 تب اُس کا غضب اُن پر نازل ہوا،
اور اُس نے اُنہیں فلستیوں اور عمونیوں کے حوالے کر
دیا۔ 8 اُسی سال کے دوران اِن قوموں نے جِلعاد میں
اسرائیلیوں کے اُس علاقے پر قبضہ کیا جس میں پرانے
زمانے میں اموری آباد تھے اور جو دریائے یردن کے
مشرق میں تھا۔ فلستی اور عمونی 18 سال تک اسرائیلیوں
کو کچلتے اور دباتے رہے۔ 9 نہ صرف یہ بلکہ عمونیوں نے
دریائے یردن کو پار کر کے یہوداہ، بن یمین اور افرائیم
کے قبیلوں پر بھی حملہ کیا۔

جب اسرائیلی بڑی مصیبت میں تھے 10 تو آخرکار
اُنہوں نے مدد کے لئے رب کو پکارا اور اقرار کیا، ”ہم
نے تیرا گناہ کیا ہے۔ اپنے خدا کو ترک کر کے ہم
نے بعل کے بُتوں کی پوجا کی ہے۔“ 11 رب نے
جواب میں کہا، ”جب مصری، اموری، عمونی، فلستی،
12 صیدانی، عمالیقی اور ماعونی تم پر ظلم کرتے تھے اور
تم مدد کے لئے مجھے پکارنے لگے تو کیا مَیں نے تمہیں
نہ بچایا؟ 13 اِس کے باوجود تم بار بار مجھے ترک کر کے
دیگر معبودوں کی پوجا کرتے رہے ہو۔ اِس لئے اب سے
مَیں تمہاری مدد نہیں کروں گا۔ 14 جاؤ، اُن دیوتاؤں کے
سامنے چیختے چلّاتے رہو جنہیں تم نے چن لیا ہے! وہی
تمہیں مصیبت سے نکالیں۔“
15 لیکن اسرائیلیوں نے رب سے فریاد کی، ”ہم
سے غلطی ہوئی ہے۔ جو کچھ بھی تُو مناسب سمجھتا
ہے وہ ہمارے ساتھ کر۔ لیکن تُو ہی ہمیں آج بچا۔“
16 وہ اجنبی معبودوں کو اپنے بیچ میں سے نکال کر رب
کی دوبارہ خدمت کرنے لگے۔ تب وہ اسرائیل کا دُکھ
برداشت نہ کر سکا۔

اِفتاح قاضی بن جاتا ہے

17 اُن دنوں میں عمونی اپنے فوجیوں کو جمع کر کے
جِلعاد میں خیمہ زن ہوئے۔ جواب میں اسرائیلی بھی جمع
ہوئے اور مِصفاہ میں اپنے خیمے لگائے۔ 18 جِلعاد کے
راہنماؤں نے اعلان کیا، ”ہمیں ایسے آدمی کی ضرورت
ہے جو ہمارے آگے چل کر عمونیوں پر حملہ کرے۔ جو کوئی
ایسا کرے وہ جِلعاد کے تمام باشندوں کا سردار بنے گا۔“

11 اُس وقت جِلعاد میں ایک زبردست سورما
بنام اِفتاح تھا۔ باپ کا نام جِلعاد تھا جبکہ
ماں کسبی تھی۔ 2 لیکن باپ کی بیوی کے بیٹے بھی تھے۔
جب بالغ ہوئے تو اُنہوں نے اِفتاح سے کہا، ”ہم
میراث تیرے ساتھ نہیں بانٹیں گے، کیونکہ تُو ہمارا سگا
بھائی نہیں ہے۔“ اُنہوں نے اُسے بھگا دیا، 3 اور وہ
وہاں سے ہجرت کر کے ملکِ طوب میں جا بسا۔ وہاں
کچھ آوارہ لوگ اُس کے پیچھے ہو لئے جو اُس کے ساتھ
اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے رہے۔
4 جب کچھ دیر کے بعد عمونی فوج اسرائیل سے لڑنے
آئی 5 تو جِلعاد کے بزرگ اِفتاح کو واپس لانے کے لئے
ملکِ طوب میں آئے۔ 6 اُنہوں نے گزارش کی، ”آئیں،
عمونیوں سے لڑنے میں ہماری راہنمائی کریں۔“ 7 لیکن
اِفتاح نے اعتراض کیا، ”آپ اِس وقت میرے پاس
کیوں آئے ہیں جب مصیبت میں ہیں؟ آپ ہی نے
مجھ سے نفرت کر کے مجھے باپ کے گھر سے نکال
دیا تھا۔“
8 بزرگوں نے جواب دیا، ”ہم اِس لئے آپ کے
پاس واپس آئے ہیں کہ آپ عمونیوں کے ساتھ جنگ
میں ہماری مدد کریں۔ اگر آپ ایسا کریں تو ہم آپ کو
پورے جِلعاد کا حکمران بنا لیں گے۔ 9 اِفتاح نے پوچھا،
”اگر مَیں آپ کے ساتھ عمونیوں کے خلاف لڑوں اور
رب مجھے اُن پر فتح دے تو کیا آپ واقعی مجھے اپنا حکمران
بنا لیں گے؟“ 10 اُنہوں نے جواب دیا، ”رب ہمارا گواہ
ہے! وہی ہمیں سزا دے اگر ہم اپنا وعدہ پورا نہ کریں۔“
11 یہ سن کر اِفتاح جِلعاد کے بزرگوں کے ساتھ مِصفاہ
گیا۔ وہاں لوگوں نے اُسے اپنا سردار اور فوج کا کمانڈر بنا
لیا۔ مِصفاہ میں اُس نے رب کے حضور وہ تمام باتیں
دہرائیں جن کا فیصلہ اُس نے بزرگوں کے ساتھ کیا تھا۔

جنگ سے گریز کرنے کی کوشش

12 پھر اِفتاح نے عمونی بادشاہ کے پاس اپنے
قاصدوں کو بھیج کر پوچھا، ”ہمارا آپ سے کیا واسطہ کہ
آپ ہم سے لڑنے آئے ہیں؟“ 13 بادشاہ نے جواب
دیا، ”جب اسرائیلی مصر سے نکلے تو اُنہوں نے ارنون،
یبوق اور یردن کے دریاؤں کے درمیان کا علاقہ مجھ سے
چھین لیا۔ اب اُسے جھگڑا کئے بغیر مجھے واپس کر دو۔“
14 پھر اِفتاح نے اپنے قاصدوں کو دوبارہ عمونی بادشاہ
کے پاس بھیج کر 15 کہا، ”اسرائیل نے نہ تو موآبیوں سے
اور نہ عمونیوں سے زمین چھینی۔ 16 حقیقت یہ ہے کہ
جب ہماری قوم مصر سے نکلی تو وہ ریگستان میں سے گزر
کر بحرِ قُلزم اور وہاں سے ہو کر قادس پہنچ گئی۔ 17 قادس
سے اُنہوں نے ادوم کے بادشاہ کے پاس قاصد بھیج کر
گزارش کی، ’ہمیں اپنے ملک میں سے گزرنے دیں۔‘
لیکن اُس نے انکار کیا۔ پھر اسرائیلیوں نے موآب کے
بادشاہ سے درخواست کی، لیکن اُس نے بھی اپنے ملک
میں سے گزرنے کی اجازت نہ دی۔ اِس پر ہماری قوم
کچھ دیر کے لئے قادس میں رہی۔ 18 آخرکار وہ ریگستان
میں واپس جا کر ادوم اور موآب کے جنوب میں چلتے چلتے
موآب کے مشرقی کنارے پر پہنچی، وہاں جہاں دریائے
ارنون اُس کی سرحد ہے۔ لیکن وہ موآب کے علاقے
میں داخل نہ ہوئے بلکہ دریا کے مشرق میں خیمہ زن
ہوئے۔ 19 وہاں سے اسرائیلیوں نے حسبون کے رہنے
والے اموری بادشاہ سیحون کو پیغام بھجوایا، ’ہمیں اپنے
ملک میں سے گزرنے دیں تاکہ ہم اپنے ملک میں داخل
ہو سکیں۔‘ 20 لیکن سیحون کو شک ہوا۔ اُسے یقین
نہیں تھا کہ وہ ملک میں سے گزر کر آگے بڑھیں گے۔
اُس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ اپنے فوجیوں کو جمع کر
کے یہض شہر میں خیمہ زن ہوا اور اسرائیلیوں کے ساتھ
لڑنے لگا۔
21 لیکن رب اسرائیل کے خدا نے سیحون اور اُس
کے تمام فوجیوں کو اسرائیل کے حوالے کر دیا۔
اُنہوں نے اُنہیں شکست دے کر اموریوں کے پورے
ملک پر قبضہ کر لیا۔ 22 یہ تمام علاقہ جنوب میں دریائے
ارنون سے لے کر شمال میں دریائے یبوق تک اور
مشرق کے ریگستان سے لے کر مغرب میں دریائے
یردن تک ہمارے قبضے میں آ گیا۔ 23 دیکھیں، رب
اسرائیل کے خدا نے اپنی قوم کے آگے آگے اموریوں
کو نکال دیا ہے۔ تو پھر آپ کا اِس ملک پر قبضہ کرنے
کا کیا حق ہے؟ 24 آپ بھی سمجھتے ہیں کہ جسے آپ کے
دیوتا کموس نے آپ کے آگے سے نکال دیا ہے اُس کے
ملک پر قبضہ کرنے کا آپ کا حق ہے۔ اِسی طرح جسے
رب ہمارے خدا نے ہمارے آگے آگے نکال دیا ہے
اُس کے ملک پر قبضہ کرنے کا حق ہمارا ہے۔ 25 کیا آپ
اپنے آپ کو موآبی بادشاہ بلق بن صفور سے بہتر سمجھتے
ہیں؟ اُس نے تو اسرائیل سے لڑنے بلکہ جھگڑنے تک
کی ہمت نہ کی۔ 26 اب اسرائیلی 300 سال سے
حسبون اور عروعیر کے شہروں میں اُن کے گرد و نواح کی
آبادیوں سمیت آباد ہیں اور اِسی طرح دریائے ارنون کے
کنارے پر کے شہروں میں۔ آپ نے اِس دوران اِن
جگہوں پر قبضہ کیوں نہ کیا؟ 27 چنانچہ مَیں نے آپ
سے غلط سلوک نہیں کیا بلکہ آپ ہی میرے ساتھ غلط
سلوک کر رہے ہیں۔ کیونکہ مجھ سے جنگ چھیڑنا غلط
ہے۔ رب جو منصف ہے وہی آج اسرائیل اور عمون
کے جھگڑے کا فیصلہ کرے!“

28 لیکن عمونی بادشاہ نے اِفتاح کے پیغام پر
دھیان نہ دیا۔

اِفتاح کی فتح

29 پھر رب کا روح اِفتاح پر نازل ہوا، اور وہ جِلعاد اور
منسّی میں سے گزر گیا، پھر جِلعاد کے مِصفاہ کے پاس
واپس آیا۔ وہاں سے وہ اپنی فوج لے کر عمونیوں سے
لڑنے نکلا۔
30 پہلے اُس نے رب کے سامنے قسم کھائی، ”اگر
تُو مجھے عمونیوں پر فتح دے 31 اور مَیں صحیح سلامت
لوٹوں تو جو کچھ بھی پہلے میرے گھر کے دروازے سے
نکل کر مجھ سے ملے وہ تیرے لئے مخصوص کیا جائے
گا۔ مَیں اُسے بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش
کروں گا۔“
32 پھر اِفتاح عمونیوں سے لڑنے گیا، اور رب نے
اُسے اُن پر فتح دی۔ 33 اِفتاح نے عروعیر میں دشمن کو
شکست دی اور اِسی طرح مِنّیت اور ابیل کرامیم تک مزید
بیس شہروں پر قبضہ کر لیا۔ یوں اسرائیل نے عمون کو
زیر کر دیا۔

اِفتاح کی واپسی

34 اِس کے بعد اِفتاح مِصفاہ واپس چلا گیا۔ وہ ابھی
گھر کے قریب تھا کہ اُس کی اکلوتی بیٹی دف بجاتی اور
ناچتی ہوئی گھر سے نکل آئی۔ اِفتاح کا کوئی اَور بیٹا یا بیٹی
نہیں تھی۔ 35 اپنی بیٹی کو دیکھ کر وہ رنج کے مارے اپنے
کپڑے پھاڑ کر چیخ اُٹھا، ”ہائے میری بیٹی! تُو نے مجھے
خاک میں دبا کر تباہ کر دیا ہے، کیونکہ مَیں نے رب کے
سامنے ایسی قسم کھائی ہے جو بدلی نہیں جا سکتی۔“
36 بیٹی نے کہا، ”ابو، آپ نے قسم کھا کر رب سے
وعدہ کیا ہے، اِس لئے لازم ہے کہ میرے ساتھ وہ کچھ
کریں جس کی قسم آپ نے کھائی ہے۔ آخر اُسی نے
آپ کو دشمن سے بدلہ لینے کی کامیابی بخش دی ہے۔
37 لیکن میری ایک گزارش ہے۔ مجھے دو ماہ کی مہلت
دیں تاکہ مَیں اپنی سہیلیوں کے ساتھ پہاڑوں میں جا کر
اپنی غیرشادی شدہ حالت پر ماتم کروں۔“
38 اِفتاح نے اجازت دی۔ پھر بیٹی دو ماہ کے لئے
اپنی سہیلیوں کے ساتھ پہاڑوں میں چلی گئی اور اپنی غیر
شادی شدہ حالت پر ماتم کیا۔ 39 پھر وہ اپنے باپ کے
پاس واپس آئی، اور اُس نے اپنی قسم کا وعدہ پورا کیا۔ بیٹی
غیرشادی شدہ تھی۔
اُس وقت سے اسرائیل میں دستور رائج ہے 40 کہ
اسرائیل کی جوان عورتیں سالانہ چار دن کے لئے اپنے
گھروں سے نکل کر اِفتاح کی بیٹی کی یاد میں جشن
مناتی ہیں۔

افرائیم کا قبیلہ اِفتاح پر حملہ کرتا ہے

12 عمونیوں پر فتح کے بعد افرائیم کے قبیلے کے
آدمی جمع ہوئے اور دریائے یردن کو پار کر
کے اِفتاح کے پاس آئے جو صفون میں تھا۔ اُنہوں نے
شکایت کی، ”آپ کیوں ہمیں بُلائے بغیر عمونیوں سے
لڑنے گئے؟ اب ہم آپ کو آپ کے گھر سمیت جلا
دیں گے!“
2 اِفتاح نے اعتراض کیا، ”جب میری اور میری قوم کا
عمونیوں کے ساتھ سخت جھگڑا چھڑ گیا تو مَیں نے آپ
کو بُلایا، لیکن آپ نے مجھے اُن کے ہاتھ سے نہ بچایا۔
3 جب مَیں نے دیکھا کہ آپ مدد نہیں کریں گے تو اپنی

جان خطرے میں ڈال کر آپ کے بغیر ہی عمونیوں سے
لڑنے گیا۔ اور رب نے مجھے اُن پر فتح بخشی۔ اب مجھے
بتائیں کہ آپ کیوں میرے پاس آ کر مجھ پر حملہ کرنا
چاہتے ہیں؟“
4 افرائیمیوں نے جواب دیا، ”تم جو جِلعاد میں رہتے ہو
بس افرائیم اور منسّی کے قبیلوں سے نکلے ہوئے بھگوڑے
ہو۔“ تب اِفتاح نے جِلعاد کے مردوں کو جمع کیا اور
افرائیمیوں سے لڑ کر اُنہیں شکست دی۔
5 پھر جِلعادیوں نے دریائے یردن کے کم گہرے
مقاموں پر قبضہ کر لیا۔ جب کوئی گزرنا چاہتا تو وہ پوچھتے،
”کیا آپ افرائیمی ہیں؟“ اگر وہ انکار کرتا 6 تو جِلعاد
کے مرد کہتے، ”تو پھر لفظ ’شبولیت‘[a] بولیں۔“ اگر
وہ افرائیمی ہوتا تو اِس کے بجائے ”سبولیت“ کہتا۔ پھر
جِلعادی اُسے پکڑ کر وہیں مار ڈالتے۔ اُس وقت کُل
42,000 افرائیمی ہلاک ہوئے۔
7 اِفتاح نے چھ سال اسرائیل کی راہنمائی کی۔ جب
فوت ہوا تو اُسے جِلعاد کے کسی شہر میں دفنایا گیا۔

اِبضان، ایلون اور عبدون

8 اِفتاح کے بعد اِبضان اسرائیل کا قاضی بنا۔ وہ
بیت لحم میں آباد تھا، 9 اور اُس کے 30 بیٹے اور 30
بیٹیاں تھیں۔ اُس کی تمام بیٹیاں شادی شدہ تھیں
اور اِس وجہ سے باپ کے گھر میں نہیں رہتی تھیں۔
لیکن اُسے 30 بیٹوں کے لئے بیویاں مل گئی تھیں، اور
سب اُس کے گھر میں رہتے تھے۔ اِبضان نے سات
سال کے دوران اسرائیل کی راہنمائی کی۔ 10 پھر وہ
انتقال کر گیا اور بیت لحم میں دفنایا گیا۔

11 اُس کے بعد ایلون قاضی بنا۔ وہ زبولون کے قبیلے
سے تھا اور 10 سال کے دوران اسرائیل کی راہنمائی کرتا
رہا۔ 12 جب وہ کوچ کر گیا تو اُسے زبولون کے ایالون
میں دفن کیا گیا۔
13 پھر عبدون بن ہِلیل قاضی بنا۔ وہ شہر فِرعتون کا
تھا۔ 14 اُس کے 40 بیٹے اور 30 پوتے تھے جو 70
گدھوں پر سفر کیا کرتے تھے۔ عبدون نے آٹھ سال کے
دوران اسرائیل کی راہنمائی کی۔ 15 پھر وہ بھی جاں بحق
ہو گیا، اور اُسے عمالیقیوں کے پہاڑی علاقے کے شہر
فِرعتون میں دفنایا گیا، جو اُس وقت افرائیم کا حصہ تھا۔

سمسون کی پیدائش کی پیش گوئی

13 پھر اسرائیلی دوبارہ ایسی حرکتیں کرنے لگے
جو رب کو بُری لگیں۔ اِس لئے اُس نے
اُنہیں فلستیوں کے حوالے کر دیا جو اُنہیں 40 سال
دباتے رہے۔ 2 اُس وقت ایک آدمی صُرعہ شہر میں رہتا
تھا جس کا نام منوحہ تھا۔ دان کے قبیلے کا یہ آدمی
بےاولاد تھا، کیونکہ اُس کی بیوی بانجھ تھی۔
3 ایک دن رب کا فرشتہ منوحہ کی بیوی پر ظاہر ہوا اور
کہا، ”گو تجھ سے بچے پیدا نہیں ہو سکتے، اب تُو حاملہ
ہو گی، اور تیرے بیٹا پیدا ہو گا۔ 4 مَے یا کوئی اَور نشہ
آور چیز مت پینا، نہ کوئی ناپاک چیز کھانا۔ 5 کیونکہ جو بیٹا
پیدا ہو گا وہ پیدائش سے ہی اللہ کے لئے مخصوص ہو گا۔
لازم ہے کہ اُس کے بال کبھی نہ کاٹے جائیں۔ یہی بچہ
اسرائیل کو فلستیوں سے بچانے لگے گا۔“
6 بیوی اپنے شوہر منوحہ کے پاس گئی اور اُسے سب
کچھ بتایا، ”اللہ کا ایک بندہ میرے پاس آیا۔ وہ اللہ کا

[a] یعنی ندی۔

فرشتہ لگ رہا تھا، یہاں تک کہ مَیں سخت گھبرا گئی۔
مَیں نے اُس سے نہ پوچھا کہ وہ کہاں سے ہے، اور خود
اُس نے مجھے اپنا نام نہ بتایا۔ 7 لیکن اُس نے مجھے بتایا،
’تُو حاملہ ہو گی، اور تیرے بیٹا پیدا ہو گا۔ اب مَے یا کوئی
اَور نشہ آور چیز مت پینا، نہ کوئی ناپاک چیز کھانا۔ کیونکہ
بیٹا پیدائش سے ہی موت تک اللہ کے لئے مخصوص
ہو گا‘۔“
8 یہ سن کر منوحہ نے رب سے دعا کی، ”اے رب،
براہِ کرم مردِ خدا کو دوبارہ ہمارے پاس بھیج تاکہ وہ ہمیں
سکھائے کہ ہم اُس بیٹے کے ساتھ کیا کریں جو پیدا
ہونے والا ہے۔“ 9 اللہ نے اُس کی سنی اور اپنے فرشتے
کو دوبارہ اُس کی بیوی کے پاس بھیج دیا۔ اُس وقت وہ
شوہر کے بغیر کھیت میں تھی۔ 10 فرشتے کو دیکھ کر وہ
جلدی سے منوحہ کے پاس آئی اور اُسے اطلاع دی، ”جو
آدمی پچھلے دنوں میں میرے پاس آیا وہ دوبارہ مجھ پر ظاہر
ہوا ہے!“
11 منوحہ اُٹھ کر اپنی بیوی کے پیچھے پیچھے فرشتے کے
پاس آیا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا آپ وہی آدمی ہیں جس
نے پچھلے دنوں میں میری بیوی سے بات کی تھی؟“
فرشتے نے جواب دیا، ”جی، مَیں ہی تھا۔“ 12 پھر منوحہ
نے سوال کیا، ”جب آپ کی پیش گوئی پوری ہو جائے
گی تو ہمیں بیٹے کے طرزِ زندگی اور سلوک کے سلسلے میں
کن کن باتوں کا خیال کرنا ہے؟“
13 رب کے فرشتے نے جواب دیا، ”لازم ہے کہ
تیری بیوی اُن تمام چیزوں سے پرہیز کرے جن کا ذکر
مَیں نے کیا۔ 14 وہ انگور کی کوئی بھی پیداوار نہ کھائے۔
نہ وہ مَے، نہ کوئی اَور نشہ آور چیز پیئے۔ ناپاک چیزیں
کھانا بھی منع ہے۔ وہ میری ہر ہدایت پر عمل کرے۔“
15 منوحہ نے رب کے فرشتے سے گزارش کی، ”مہربانی
کر کے تھوڑی دیر ہمارے پاس ٹھہریں تاکہ ہم بکری
کا بچہ ذبح کر کے آپ کے لئے کھانا تیار کر سکیں۔“
16 اب تک منوحہ نے یہ بات نہیں پہچانی تھی کہ
مہمان اصل میں رب کا فرشتہ ہے۔ فرشتے نے جواب
دیا، ”خواہ تُو مجھے روکے بھی مَیں کچھ نہیں کھاؤں گا۔
لیکن اگر تُو کچھ کرنا چاہے تو بکری کا بچہ رب کو بھسم
ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کر۔“
17 منوحہ نے اُس سے پوچھا، ”آپ کا کیا نام ہے؟
کیونکہ جب آپ کی یہ باتیں پوری ہو جائیں گی تو ہم آپ
کی عزت کرنا چاہیں گے۔“ 18 فرشتے نے سوال کیا،
”تُو میرا نام کیوں جاننا چاہتا ہے؟ وہ تو تیری سمجھ سے
باہر ہے۔“ 19 پھر منوحہ نے ایک بڑے پتھر پر رب
کو بکری کا بچہ اور غلہ کی نذر پیش کی۔ تب رب نے
منوحہ اور اُس کی بیوی کے دیکھتے دیکھتے ایک حیرت انگیز
کام کیا۔ 20 جب آگ کے شعلے آسمان کی طرف بلند
ہوئے تو رب کا فرشتہ شعلے میں سے اوپر چڑھ کر اوجھل
ہو گیا۔ منوحہ اور اُس کی بیوی منہ کے بل گر گئے۔
21 جب رب کا فرشتہ دوبارہ منوحہ اور اُس کی بیوی پر
ظاہر نہ ہوا تو منوحہ کو سمجھ آئی کہ رب کا فرشتہ ہی تھا۔
22 وہ پکار اُٹھا، ”ہائے، ہم مر جائیں گے، کیونکہ ہم نے
اللہ کو دیکھا ہے!“ 23 لیکن اُس کی بیوی نے اعتراض
کیا، ”اگر رب ہمیں مار ڈالنا چاہتا تو وہ ہماری قربانی قبول
نہ کرتا۔ پھر نہ وہ ہم پر یہ سب کچھ ظاہر کرتا، نہ ہمیں
ایسی باتیں بتاتا۔“
24 کچھ دیر کے بعد منوحہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ بیوی
نے اُس کا نام سمسون رکھا۔ بچہ بڑا ہوتا گیا، اور رب نے
اُسے برکت دی۔ 25 اللہ کا روح پہلی بار محنے دان میں

جو صُرعہ اور اِستال کے درمیان ہے اُس پر نازل ہوا۔

سمسون کی فلستی عورت سے شادی

14 ایک دن سمسون تِمنت میں فلستیوں کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ وہاں اُس نے ایک فلستی عورت دیکھی جو اُسے پسند آئی۔ 2 اپنے گھر لوٹ کر اُس نے اپنے والدین کو بتایا، ”مجھے تِمنت کی ایک فلستی عورت پسند آئی ہے۔ اُس کے ساتھ میرا رشتہ باندھنے کی کوشش کریں۔“ 3 اُس کے والدین نے جواب دیا، ”کیا آپ کے رشتے داروں اور قوم میں کوئی قابلِ قبول عورت نہیں ہے؟ آپ کو نامختون اور بےدین فلستیوں کے پاس جا کر اُن میں سے کوئی عورت ڈھونڈنے کی کیا ضرورت تھی؟“ لیکن سمسون بضد رہا، ”اُسی کے ساتھ میری شادی کرائیں! وہی مجھے ٹھیک لگتی ہے۔“

4 اُس کے ماں باپ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ سب کچھ رب کی طرف سے ہے جو فلستیوں سے لڑنے کا موقع تلاش کر رہا تھا۔ کیونکہ اُس وقت فلستی اسرائیل پر حکومت کر رہے تھے۔

5 چنانچہ سمسون اپنے ماں باپ سمیت تِمنت کے لئے روانہ ہوا۔ جب وہ تِمنت کے انگور کے باغوں کے قریب پہنچے تو سمسون اپنے ماں باپ سے الگ ہو گیا۔ اچانک ایک جوان شیر ببر دہاڑتا ہوا اُس پر ٹوٹ پڑا۔ 6 تب اللہ کا روح اِتنے زور سے سمسون پر نازل ہوا کہ اُس نے اپنے ہاتھوں سے شیر کو یوں پھاڑ ڈالا، جس طرح عام آدمی بکری کے چھوٹے بچے کو پھاڑ ڈالتا ہے۔ لیکن اُس نے اپنے والدین کو اِس کے بارے میں کچھ نہ بتایا۔ 7 آگے نکل کر وہ تِمنت پہنچ گیا۔ مذکورہ فلستی عورت سے بات ہوئی اور وہ اُسے ٹھیک لگی۔

8 کچھ دیر کے بعد وہ شادی کرنے کے لئے دوبارہ تِمنت گئے۔ شہر پہنچنے سے پہلے سمسون راستے سے ہٹ کر شیر ببر کی لاش کو دیکھنے گیا۔ وہاں کیا دیکھتا ہے کہ شہد کی مکھیوں نے شیر کے پنجر میں اپنا چھتا بنا لیا ہے۔ 9 سمسون نے اُس میں ہاتھ ڈال کر شہد کو نکال لیا اور اُسے کھاتے ہوئے چلا۔ جب وہ اپنے ماں باپ کے پاس پہنچا تو اُس نے اُنہیں بھی کچھ دیا، مگر یہ نہ بتایا کہ کہاں سے مل گیا ہے۔

10 تِمنت پہنچ کر سمسون کا باپ دُلھن کے خاندان سے ملا جبکہ سمسون نے دُولھے کی حیثیت سے ایسی ضیافت کی جس طرح اُس زمانے میں دستور تھا۔

فلستی سمسون کو دھوکا دیتے ہیں

11 جب دُلھن کے گھر والوں کو پتا چلا کہ سمسون تِمنت پہنچ گیا ہے تو اُنہوں نے اُس کے پاس 30 جوان آدمی بھیج دیئے کہ اُس کے ساتھ خوشی منائیں۔ 12 سمسون نے اُن سے کہا، ”مَیں آپ سے پہیلی پوچھتا ہوں۔ اگر آپ ضیافت کے سات دنوں کے دوران اِس کا حل بتا سکیں تو مَیں آپ کو کتان کے 30 قیمتی کُرتے اور 30 شاندار سوٹ دے دوں گا۔ 13 لیکن اگر آپ مجھے اِس کا صحیح مطلب نہ بتا سکیں تو آپ کو مجھے 30 قیمتی کُرتے اور 30 شاندار سوٹ دینے پڑیں گے۔“ اُنہوں نے جواب دیا، ”اپنی پہیلی سنائیں۔“

14 سمسون نے کہا، ”کھانے والے میں سے کھانا نکلا اور زور آور میں سے مٹھاس۔“

تین دن گزر گئے۔ جوان پہیلی کا مطلب نہ بتا سکے۔ 15 چوتھے دن اُنہوں نے دُلھن کے پاس جا کر

اُسے دھمکی دی، ”اپنے شوہر کو ہمیں پہیلی کا مطلب
بتانے پر اُکساؤ، ورنہ ہم تمہیں تمہارے خاندان سمیت
جلا دیں گے۔ کیا تم لوگوں نے ہمیں صرف اِس لئے
دعوت دی کہ ہمیں لُوٹ لو؟“
16 دُلھن سمسون کے پاس گئی اور آنسو بہا بہا کر کہنے
لگی، ”تُو مجھے پیار نہیں کرتا! حقیقت میں تُو مجھ سے
نفرت کرتا ہے۔ تُو نے میری قوم کے لوگوں سے پہیلی
پوچھی ہے لیکن مجھے اِس کا مطلب نہیں بتایا۔“ سمسون
نے جواب دیا، ”مَیں نے اپنے ماں باپ کو بھی اِس کا
مطلب نہیں بتایا تو تجھے کیوں بتاؤں؟“ 17 ضیافت کے
پورے ہفتے کے دوران دُلھن اُس کے سامنے روتی رہی۔
ساتویں دن سمسون دُلھن کی التجاؤں سے اِتنا تنگ آ گیا
کہ اُس نے اُسے پہیلی کا حل بتا دیا۔ تب دُلھن نے
پُھرتی سے سب کچھ فلستیوں کو سنا دیا۔ 18 سورج کے
غروب ہونے سے پہلے پہلے شہر کے مردوں نے سمسون
کو پہیلی کا مطلب بتایا، ”کیا کوئی چیز شہد سے زیادہ میٹھی
اور شیرِ ببر سے زیادہ زور آور ہوتی ہے؟“ سمسون نے
یہ سن کر کہا، ”آپ نے میری جوان گائے لے کر ہل
چلایا ہے، ورنہ آپ کبھی بھی پہیلی کا حل نہ نکال سکتے۔“
19 پھر رب کا روح اُس پر نازل ہوا۔ اُس نے اسقلون
شہر میں جا کر 30 فلستیوں کو مار ڈالا اور اُن کے لباس
لے کر اُن آدمیوں کو دے دیئے جنہوں نے اُسے پہیلی
کا مطلب بتا دیا تھا۔
اِس کے بعد وہ بڑے غصے میں اپنے ماں باپ کے
گھر چلا گیا۔ 20 لیکن اُس کی بیوی کی شادی سمسون کے
شہ بالے سے کرائی گئی جو 30 جوان فلستیوں میں سے
ایک تھا۔

سمسون فلستیوں سے بدلہ لیتا ہے

15 کچھ دن گزر گئے۔ جب گندم کی کٹائی
ہونے لگی تو سمسون بکری کا بچہ اپنے
ساتھ لے کر اپنی بیوی سے ملنے گیا۔ سسر کے گھر
پہنچ کر اُس نے بیوی کے کمرے میں جانے کی درخواست
کی۔ لیکن باپ نے انکار کیا۔ 2 اُس نے کہا، ”یہ نہیں
ہو سکتا! مَیں نے بیٹی کی شادی آپ کے شہ بالے سے
کرا دی ہے۔ اصل میں مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب آپ
اُس سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ لیکن کوئی بات نہیں۔
اُس کی چھوٹی بہن سے شادی کر لیں۔ وہ زیادہ خوب
صورت ہے۔“
3 سمسون بولا، ”اِس دفعہ مَیں فلستیوں سے خوب
بدلہ لوں گا، اور کوئی نہیں کہہ سکے گا کہ مَیں حق پر نہیں
ہوں۔“ 4 وہاں سے نکل کر اُس نے 300 لومڑیوں کو
پکڑ لیا۔ دو دو کی دُموں کو باندھ کر اُس نے ہر جوڑے
کی دُموں کے ساتھ مشعل لگا دی 5 اور پھر مشعلوں کو
جلا کر لومڑیوں کو فلستیوں کے اناج کے کھیتوں میں
بھگا دیا۔ کھیتوں میں پڑے پُولے اُس اناج سمیت بھسم
ہوئے جو اب تک کاٹا نہیں گیا تھا۔ انگور اور زیتون کے
باغ بھی تباہ ہو گئے۔
6 فلستیوں نے دریافت کیا کہ یہ کس کا کام ہے۔ پتا
چلا کہ سمسون نے یہ سب کچھ کیا ہے، اور کہ وجہ یہ
ہے کہ تِمنت میں اُس کے سسر نے اُس کی بیوی کو
اُس سے چھین کر اُس کے شہ بالے کو دے دیا ہے۔
یہ سن کر فلستی تِمنت گئے اور سمسون کے سسر کو اُس
کی بیٹی سمیت پکڑ کر جلا دیا۔ 7 تب سمسون نے اُن
سے کہا، ”یہ تم نے کیا کِیا ہے! جب تک مَیں نے
پورا بدلہ نہ لیا مَیں نہیں رُکوں گا۔“ 8 وہ اِتنے زور

سے اُن پر ٹوٹ پڑا کہ بے شمار فلستی ہلاک ہوئے۔ پھر
وہ اُس جگہ سے اُتر کر عیطام کی چٹان کے غار میں
رہنے لگا۔

لحی میں سمسون فلستیوں سے لڑتا ہے

9 جواب میں فلستی فوج یہوداہ کے قبائلی علاقے میں
داخل ہوئی۔ وہاں وہ لحی شہر کے پاس خیمہ زن ہوئے۔
10 یہوداہ کے باشندوں نے پوچھا، ”کیا وجہ ہے کہ آپ
ہم سے لڑنے آئے ہیں؟“ فلستیوں نے جواب دیا،
”ہم سمسون کو پکڑنے آئے ہیں تاکہ اُس کے ساتھ وہ
کچھ کریں جو اُس نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔“
11 تب یہوداہ کے 3,000 مرد عیطام پہاڑ کے
غار کے پاس آئے اور سمسون سے کہا، ”یہ آپ نے
ہمارے ساتھ کیا کِیا؟ آپ کو تو پتا ہے کہ فلستی
ہم پر حکومت کرتے ہیں۔“ سمسون نے جواب دیا،
”مَیں نے اُن کے ساتھ صرف وہ کچھ کیا جو اُنہوں نے
میرے ساتھ کیا تھا۔“
12 یہوداہ کے مرد بولے، ”ہم آپ کو باندھ کر
فلستیوں کے حوالے کرنے آئے ہیں۔“ سمسون نے
کہا، ”ٹھیک ہے، لیکن قسم کھائیں کہ آپ خود مجھے قتل
نہیں کریں گے۔“
13 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم آپ کو ہرگز قتل نہیں
کریں گے بلکہ آپ کو صرف باندھ کر اُن کے حوالے کر
دیں گے۔“ چنانچہ وہ اُسے دو تازہ تازہ رسّوں سے باندھ
کر فلستیوں کے پاس لے گئے۔
14 سمسون ابھی لحی سے دُور تھا کہ فلستی نعرے
لگاتے ہوئے اُس کی طرف دوڑے آئے۔ تب رب کا
روح بڑے زور سے اُس پر نازل ہوا۔ اُس کے بازوؤں
سے بندھے ہوئے رسّے سَن کے جلے ہوئے دھاگے
جیسے کمزور ہو گئے، اور وہ پگھل کر ہاتھوں سے گر گئے۔
15 کہیں سے گدھے کا تازہ جبڑا پکڑ کر اُس نے اُس کے
ذریعے ہزار افراد کو مار ڈالا۔
16 اُس وقت اُس نے نعرہ لگایا، ”گدھے کے جبڑے
سے مَیں نے اُن کے ڈھیر لگائے ہیں! گدھے کے
جبڑے سے مَیں نے ہزار مردوں کو مار ڈالا ہے!“ 17 اِس
کے بعد اُس نے گدھے کا یہ جبڑا پھینک دیا۔ اُس جگہ
کا نام رامت لحی یعنی جبڑا پہاڑی پڑ گیا۔
18 سمسون کو وہاں بڑی پیاس لگی۔ اُس نے رب کو
پکار کر کہا، ”تُو ہی نے اپنے خادم کے ہاتھ سے اسرائیل
کو یہ بڑی نجات دلائی ہے۔ لیکن اب مَیں پیاس سے
مر کر نامختون دشمن کے ہاتھ میں آ جاؤں گا۔“ 19 تب
اللہ نے لحی میں زمین کو چھیدا، اور گڑھے سے پانی
پھوٹ نکلا۔ سمسون اُس کا پانی پی کر دوبارہ تازہ دم ہو
گیا۔ یوں اُس چشمے کا نام عین ہقّورے یعنی پکارنے
والے کا چشمہ پڑ گیا۔ آج بھی وہ لحی میں موجود ہے۔
20 فلستیوں کے دور میں سمسون 20 سال تک
اسرائیل کا قاضی رہا۔

سمسون غزہ کا دروازہ اُٹھا لے جاتا ہے

16 ایک دن سمسون فلستی شہر غزہ میں
آیا۔ وہاں وہ ایک کسبی کو دیکھ کر اُس
کے گھر میں داخل ہوا۔ 2 جب شہر کے باشندوں کو
اطلاع ملی کہ سمسون شہر میں ہے تو اُنہوں نے کسبی
کے گھر کو گھیر لیا۔ ساتھ ساتھ وہ رات کے وقت
شہر کے دروازے پر تاک میں رہے۔ فیصلہ یہ ہوا،
”رات کے وقت ہم کچھ نہیں کریں گے، جب پَو

پھٹے گی تب اُسے مار ڈالیں گے۔‘‘
3 سمسون اب تک کسبی کے گھر میں سو رہا تھا۔
لیکن آدھی رات کو وہ اُٹھ کر شہر کے دروازے کے
پاس گیا اور دونوں کواڑوں کو کُنڈے اور دروازے کے
دونوں بازوؤں سمیت اُکھاڑ کر اپنے کندھوں پر رکھ لیا۔
یوں چلتے چلتے وہ سب کچھ اُس پہاڑی کی چوٹی پر لے گیا
جو حبرون کے مقابل ہے۔

سمسون اور دلیلہ

4 کچھ دیر کے بعد سمسون ایک عورت کی محبت میں
گرفتار ہو گیا جو وادیٔ سورق میں رہتی تھی۔ اُس کا نام
دلیلہ تھا۔ 5 یہ سن کر فلستی سردار اُس کے پاس آئے
اور کہنے لگے، ’’سمسون کو اُکسائیں کہ وہ آپ کو اپنی
بڑی طاقت کا بھید بتائے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ہم
کس طرح اُس پر غالب آ کر اُسے یوں باندھ سکیں کہ
وہ ہمارے قبضے میں رہے۔ اگر آپ یہ معلوم کر سکیں تو
ہم میں سے ہر ایک آپ کو چاندی کے 1,100 سِکے
دے گا۔‘‘
6 چنانچہ دلیلہ نے سمسون سے سوال کیا، ’’مجھے اپنی
بڑی طاقت کا بھید بتائیں۔ کیا آپ کو کسی ایسی چیز سے
باندھا جا سکتا ہے جسے آپ توڑ نہیں سکتے؟‘‘ 7 سمسون
نے جواب دیا، ’’اگر مجھے جانوروں کی سات تازہ نسوں
سے باندھا جائے تو پھر مَیں عام آدمی جیسا کمزور ہو جاؤں
گا۔‘‘ 8 فلستی سرداروں نے دلیلہ کو سات تازہ نسیں مہیا
کر دیں، اور اُس نے سمسون کو اُن سے باندھ لیا۔ 9 کچھ
فلستی آدمی ساتھ والے کمرے میں چھپ گئے۔ پھر
دلیلہ چلّا اُٹھی، ’’سمسون، فلستی آپ کو پکڑنے آئے
ہیں!‘‘ یہ سن کر سمسون نے نسوں کو یوں توڑ دیا جس
طرح ڈوری ٹوٹ جاتی ہے جب آگ میں سے گزرتی
ہے۔ چنانچہ اُس کی طاقت کا پول نہ کھلا۔
10 دلیلہ کا منہ لٹک گیا۔ ’’آپ نے جھوٹ بول
کر مجھے بےوقوف بنایا ہے۔ اب آئیں، مہربانی کر کے
مجھے بتائیں کہ آپ کو کس طرح باندھا جا سکتا ہے۔‘‘
11 سمسون نے جواب دیا، ’’اگر مجھے غیراستعمال شدہ
رسّوں سے باندھا جائے تو پھر ہی مَیں عام آدمی جیسا کمزور
ہو جاؤں گا۔‘‘ 12 دلیلہ نے نئے رسّے لے کر اُسے اُن
سے باندھ لیا۔ اِس مرتبہ بھی فلستی ساتھ والے کمرے
میں چھپ گئے تھے۔ پھر دلیلہ چلّا اُٹھی، ’’سمسون،
فلستی آپ کو پکڑنے آئے ہیں!‘‘ لیکن اِس بار بھی
سمسون نے رسّوں کو یوں توڑ لیا جس طرح عام آدمی
ڈوری کو توڑ لیتا ہے۔
13 دلیلہ نے شکایت کی، ’’آپ بار بار جھوٹ بول
کر میرا مذاق اُڑا رہے ہیں۔ اب مجھے بتائیں کہ آپ کو
کس طرح باندھا جا سکتا ہے۔‘‘ سمسون نے جواب دیا،
’’لازم ہے کہ آپ میری سات زُلفوں کو کھڈی کے تانے
کے ساتھ بُنیں۔ پھر ہی عام آدمی جیسا کمزور ہو جاؤں
گا۔‘‘ 14 جب سمسون سو رہا تھا تو دلیلہ نے ایسا ہی
کیا۔ اُس کی سات زُلفوں کو تانے کے ساتھ بُن کر اُس
نے اُسے شٹل کے ذریعے کھڈی کے ساتھ لگایا۔ پھر وہ
چلّا اُٹھی، ’’سمسون، فلستی آپ کو پکڑنے آئے ہیں!‘‘
سمسون جاگ اُٹھا اور اپنے بالوں کو شٹل سمیت کھڈی
سے نکال لیا۔
15 یہ دیکھ کر دلیلہ نے منہ پُھلا کر ملامت کی،
’’آپ کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ مجھ سے محبت
رکھتے ہیں؟ اب آپ نے تین مرتبہ میرا مذاق اُڑا کر مجھے
اپنی بڑی طاقت کا بھید نہیں بتایا۔‘‘ 16 روز بہ روز وہ

اپنی باتوں سے اُس کی ناک میں دم کرتی رہی۔ آخرکار
سمسون اِتنا تنگ آ گیا کہ اُس کا جینا دوبھر ہو گیا۔ 17 پھر
اُس نے اُسے کھل کر بات بتائی، ”مَیں پیدائش ہی سے
اللہ کے لئے مخصوص ہوں، اِس لئے میرے بالوں کو کبھی
نہیں کاٹا گیا۔ اگر سر کو مُنڈوایا جائے تو میری طاقت
جاتی رہے گی اور مَیں ہر دوسرے آدمی جیسا کمزور ہو
جاؤں گا۔“

18 دلیلہ نے جان لیا کہ اب سمسون نے مجھے پوری
حقیقت بتائی ہے۔ اُس نے فلستی سرداروں کو اطلاع
دی، ”آؤ، کیونکہ اِس مرتبہ اُس نے مجھے اپنے دل کی ہر
بات بتائی ہے۔“ یہ سن کر وہ مقررہ چاندی اپنے ساتھ
لے کر دلیلہ کے پاس آئے۔

19 دلیلہ نے سمسون کا سر اپنی گود میں رکھ کر اُسے
سُلا دیا۔ پھر اُس نے ایک آدمی کو بُلا کر سمسون کی
سات زُلفوں کو مُنڈوایا۔ یوں وہ اُسے پست کرنے
لگی، اور اُس کی طاقت جاتی رہی۔ 20 پھر وہ چلّا اُٹھی،
”سمسون، فلستی آپ کو پکڑنے آئے ہیں!“ سمسون
جاگ اُٹھا اور سوچا، ”مَیں پہلے کی طرح اب بھی اپنے
آپ کو بچا کر بندھن کو توڑ دوں گا۔“ افسوس، اُسے
معلوم نہیں تھا کہ رب نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔
21 فلستیوں نے اُسے پکڑ کر اُس کی آنکھیں نکال دیں۔
پھر وہ اُسے غزہ لے گئے جہاں اُسے پیتل کی زنجیروں
سے باندھا گیا۔ وہاں وہ قیدخانے کی چکّی پیسا کرتا تھا۔

22 لیکن ہوتے ہوتے اُس کے بال دوبارہ
بڑھنے لگے۔

سمسون کا آخری انتقام

23 ایک دن فلستی سردار بڑا جشن منانے کے لئے
جمع ہوئے۔ اُنہوں نے اپنے دیوتا دجون کو جانوروں کی
بہت سی قربانیاں پیش کر کے اپنی فتح کی خوشی منائی۔
وہ بولے، ”ہمارے دیوتا نے ہمارے دشمن سمسون کو
ہمارے حوالے کر دیا ہے۔“ 24 سمسون کو دیکھ کر
عوام نے دجون کی تمجید کر کے کہا، ”ہمارے دیوتا نے
ہمارے دشمن کو ہمارے حوالے کر دیا ہے! جس نے
ہمارے ملک کو تباہ کیا اور ہم میں سے اِتنے لوگوں کو مار
ڈالا وہ اب ہمارے قابو میں آ گیا ہے!“ 25 اِس قسم کی
باتیں کرتے کرتے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ تب وہ
چلّانے لگے، ”سمسون کو بُلاؤ تاکہ وہ ہمارے دلوں کو
بہلائے۔“

چنانچہ اُسے اُن کی تفریح کے لئے جیل سے
لایا گیا اور دو ستونوں کے درمیان کھڑا کر دیا گیا۔
26 سمسون اُس لڑکے سے مخاطب ہوا جو اُس کا ہاتھ
پکڑ کر اُس کی راہنمائی کر رہا تھا، ”مجھے چھت کو
اُٹھانے والے ستونوں کے پاس لے جاؤ تاکہ مَیں اُن
کا سہارا لوں۔“ 27 عمارت مردوں اور عورتوں سے
بھری تھی۔ فلستی سردار بھی سب آئے ہوئے تھے۔
صرف چھت پر سمسون کا تماشا دیکھنے والے تقریباً
3,000 افراد تھے۔

28 پھر سمسون نے دعا کی، ”اے رب قادرِ مطلق،
مجھے یاد کر۔ بس ایک دفعہ اَور مجھے پہلے کی طرح قوت
عطا فرما تاکہ مَیں ایک ہی وار سے فلستیوں سے اپنی
آنکھوں کا بدلہ لے سکوں۔“ 29 یہ کہہ کر سمسون نے
اُن دو مرکزی ستونوں کو پکڑ لیا جن پر چھت کا پورا وزن
تھا۔ اُن کے درمیان کھڑے ہو کر اُس نے پوری طاقت
سے زور لگایا 30 اور دعا کی، ”مجھے فلستیوں کے ساتھ
مرنے دے!“ اچانک ستون ہل گئے اور چھت دھڑام

سے فلستیوں کے تمام سرداروں اور باقی لوگوں پر گر
گئی۔ اِس طرح سمسون نے پہلے کی نسبت مرتے وقت
کہیں زیادہ فلستیوں کو مار ڈالا۔
31 سمسون کے بھائی اور باقی گھر والے آئے اور اُس
کی لاش کو اُٹھا کر اُس کے باپ منوحہ کی قبر کے پاس
لے گئے۔ وہاں یعنی صُرعہ اور اِستال کے درمیان اُنہوں
نے اُسے دفنایا۔ سمسون 20 سال اسرائیل کا قاضی رہا۔

میکاہ کا بُت

17 افرائیم کے پہاڑی علاقے میں ایک آدمی
رہتا تھا جس کا نام میکاہ تھا۔ 2 ایک دن
اُس نے اپنی ماں سے بات کی، ”آپ کے چاندی کے
1,100 سِکے چوری ہو گئے تھے، نا؟ اُس وقت آپ
نے میرے سامنے ہی چور پر لعنت بھیجی تھی۔ اب
دیکھیں، وہ پیسے میرے پاس ہیں۔ مَیں ہی چور ہوں۔“
یہ سن کر ماں نے جواب دیا، ”میرے بیٹے، رب تجھے
برکت دے!“ 3 میکاہ نے اُسے تمام پیسے واپس کر
دیئے، اور ماں نے اعلان کیا، ”اب سے یہ چاندی رب
کے لئے مخصوص ہو! مَیں آپ کے لئے تراشا اور ڈھالا
ہوا بُت بنوا کر چاندی آپ کو واپس کر دیتی ہوں۔“
4 چنانچہ جب بیٹے نے پیسے واپس کر دیئے تو ماں نے
اُس کے 200 سِکے سنار کے پاس لے جا کر لکڑی کا
تراشا اور ڈھالا ہوا بُت بنوایا۔ میکاہ نے یہ بُت اپنے گھر
میں کھڑا کیا، 5 کیونکہ اُس کا اپنا مقدِس تھا۔ اُس نے مزید
بُت اور ایک افود[a] بھی بنوایا اور پھر ایک بیٹے کو اپنا امام
بنا لیا۔ 6 اُس زمانے میں اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہیں تھا
بلکہ ہر کوئی وہی کچھ کرتا جو اُسے درست لگتا تھا۔
7 اُن دنوں میں لاوی کے قبیلے کا ایک جوان آدمی
یہوداہ کے قبیلے کے شہر بیت لحم میں آباد تھا۔ 8 اب وہ
شہر کو چھوڑ کر رہائش کی کوئی اَور جگہ تلاش کرنے لگا۔
افرائیم کے پہاڑی علاقے میں سے سفر کرتے کرتے وہ
میکاہ کے گھر پہنچ گیا۔ 9 میکاہ نے پوچھا، ”آپ کہاں سے
آئے ہیں؟“ جوان نے جواب دیا، ”مَیں لاوی ہوں۔
مَیں یہوداہ کے شہر بیت لحم کا رہنے والا ہوں لیکن رہائش
کی کسی اَور جگہ کی تلاش میں ہوں۔“
10 میکاہ بولا، ”یہاں میرے پاس اپنا گھر بنا کر میرے
باپ اور امام بنیں۔ تب آپ کو سال میں چاندی کے
دس سِکے اور ضرورت کے مطابق کپڑے اور خوراک
ملے گی۔“
11 لاوی متفق ہوا۔ وہ وہاں آباد ہوا، اور میکاہ نے اُس
کے ساتھ بیٹوں کا سا سلوک کیا۔ 12 اُس نے اُسے امام
مقرر کر کے سوچا، 13 ”اب رب مجھ پر مہربانی کرے گا،
کیونکہ لاوی میرا امام بن گیا ہے۔“

دان کا قبیلہ زمین کی تلاش کرتا ہے

18 اُن دنوں میں اسرائیل کا بادشاہ نہیں تھا۔
اور اب تک دان کے قبیلے کو اپنا کوئی قبائلی
علاقہ نہیں ملا تھا، اِس لئے اُس کے لوگ کہیں آباد
ہونے کی تلاش میں رہے۔ 2 اُنہوں نے اپنے خاندانوں
میں سے صُرعہ اور اِستال کے پانچ تجربہ کار فوجیوں کو
چن کر اُنہیں ملک کی تفتیش کرنے کے لئے بھیج دیا۔
یہ مرد افرائیم کے پہاڑی علاقے میں سے گزر کر میکاہ

[a] عام طور پر عبرانی میں افود کا مطلب امامِ اعظم کا بالاپوش تھا (دیکھئے خروج 28:4)، لیکن یہاں اِس سے مراد بُت پرستی کی کوئی چیز ہے۔

کے گھر کے پاس پہنچ گئے۔ جب وہ وہاں رات کے
لئے ٹھہرے ہوئے تھے 3 تو اُنہوں نے دیکھا کہ جوان
لاوی بیت لحم کی بولی بولتا ہے۔ اُس کے پاس جا کر اُنہوں
نے پوچھا، ”کون آپ کو یہاں لایا ہے؟ آپ یہاں کیا
کرتے ہیں؟ اور آپ کا اِس گھر میں رہنے کا کیا مقصد
ہے؟“ 4 لاوی نے اُنہیں اپنی کہانی سنائی، ”میکاہ نے
مجھے نوکری دے کر اپنا امام بنا لیا ہے۔“ 5 پھر اُنہوں
نے اُس سے گزارش کی، ”اللہ سے دریافت کریں کہ
کیا ہمارے سفر کا مقصد پورا ہو جائے گا یا نہیں؟“
6 لاوی نے اُنہیں تسلی دی، ”سلامتی سے آگے بڑھیں۔
آپ کے سفر کا مقصد رب کو قبول ہے، اور وہ آپ کے
ساتھ ہے۔“

7 تب یہ پانچ آدمی آگے نکلے اور سفر کرتے کرتے
لَیس پہنچ گئے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ
صیدانیوں کی طرح پُرسکون اور بےفکر زندگی گزار رہے
ہیں۔ کوئی نہیں تھا جو اُنہیں دباتا یا اُن پر ظلم کرتا۔ یہ بھی
معلوم ہوا کہ اگر اُن پر حملہ کیا جائے تو اُن کا اتحادی
شہر صیدا اُن سے اِتنی دُور ہے کہ اُن کی مدد نہیں کر
سکے گا، اور قریب کوئی اتحادی نہیں ہے جو اُن کا ساتھ
دے۔ 8 وہ پانچ جاسوس صُرعہ اور اِستال واپس چلے گئے۔
جب وہاں پہنچے تو دوسروں نے پوچھا، ”سفر کیسا رہا؟“
9 جاسوسوں نے جواب میں کہا، ”آئیں، ہم جنگ کے
لئے نکلیں! ہمیں ایک بہترین علاقہ مل گیا ہے۔ آپ
کیوں جھجک رہے ہیں؟ جلدی کریں، ہم نکلیں اور اُس
ملک پر قبضہ کر لیں! 10 وہاں کے لوگ بےفکر ہیں اور
حملے کی توقع ہی نہیں کرتے۔ اور زمین وسیع اور زرخیز
ہے، اُس میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے۔ اللہ آپ کو
وہ ملک دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔“

دان کے مرد میکاہ کا بُت امام سمیت چھین لیتے ہیں

11 دان کے قبیلے کے 600 مسلح آدمی صُرعہ اور اِستال
سے روانہ ہوئے۔ 12 راستے میں اُنہوں نے اپنی لشکرگاہ
یہوداہ کے شہر قِریَت یعریم کے قریب لگائی۔ اِس لئے
یہ جگہ آج تک محنے دان یعنی دان کی خیمہ گاہ کہلاتی
ہے۔ 13 وہاں سے وہ افرائیم کے پہاڑی علاقے میں
داخل ہوئے اور چلتے چلتے میکاہ کے گھر پہنچ گئے۔
14 جن پانچ مردوں نے لَیس کی تفتیش کی تھی اُنہوں
نے اپنے ساتھیوں سے کہا، ”کیا آپ کو معلوم ہے
کہ اِن گھروں میں ایک افود، ایک تراشا اور ڈھالا
ہوا بُت اور دیگر کئی بُت ہیں؟ اب سوچ لیں کہ کیا
کیا جائے۔“

15 پانچوں نے میکاہ کے گھر میں داخل ہو کر جوان
لاوی کو سلام کیا 16 جبکہ باقی 600 مسلح مرد گیٹ پر
کھڑے رہے۔ 17 جب لاوی باہر کھڑے مردوں کے
پاس گیا تو اِن پانچوں نے اندر گھس کر تراشا اور ڈھالا
ہوا بُت، افود اور باقی بُت چھین لئے۔ 18 یہ دیکھ کر
لاوی چیخنے لگا، ”کیا کر رہے ہو!“

19 اُنہوں نے کہا، ”چپ! کوئی بات نہ کرو بلکہ
ہمارے ساتھ جا کر ہمارے باپ اور امام بنو۔ ہمارے
ساتھ جاؤ گے تو پورے قبیلے کے امام بنو گے۔ کیا یہ
ایک ہی خاندان کی خدمت کرنے سے کہیں بہتر نہیں
ہو گا؟“ 20 یہ سن کر امام خوش ہوا۔ وہ افود، تراشا ہوا
بُت اور باقی بُتوں کو لے کر مسافروں میں شریک ہو
گیا۔ 21 پھر دان کے مرد روانہ ہوئے۔ اُن کے بال بچے،
مویشی اور قیمتی مال و متاع اُن کے آگے آگے تھا۔

22 جب میکاہ کو بات کا پتا چلا تو وہ اپنے پڑوسیوں
کو جمع کر کے اُن کے پیچھے دوڑا۔ اِتنے میں دان کے

لوگ گھر سے دُور نکل چکے تھے۔ 23 جب وہ سامنے
نظر آئے تو میکاہ اور اُس کے ساتھیوں نے چیختے چلّاتے
اُنہیں رُکنے کو کہا۔ دان کے مردوں نے پیچھے دیکھ کر
میکاہ سے کہا، ”کیا بات ہے؟ اپنے اِن لوگوں کو بُلا
کر کیوں لے آئے ہو؟“ 24 میکاہ نے جواب دیا، ”تم
لوگوں نے میرے بُتوں کو چھین لیا گو مَیں نے اُنہیں خود
بنوایا ہے۔ میرے امام کو بھی ساتھ لے گئے ہو۔ میرے
پاس کچھ نہیں رہا تو اب تم پوچھتے ہو کہ کیا بات ہے؟“
25 دان کے افراد بولے، ”خاموش! خبردار، ہمارے
کچھ لوگ تیز مزاج ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ غصے میں آ
کر تم کو تمہارے خاندان سمیت مار ڈالیں۔“ 26 یہ کہہ
کر اُنہوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔ میکاہ نے جان لیا کہ
مَیں اپنے تھوڑے آدمیوں کے ساتھ اُن کا مقابلہ نہیں
کر سکوں گا، اِس لئے وہ مُڑ کر اپنے گھر واپس چلا گیا۔
27 اُس کے بُت دان کے قبضے میں رہے، اور امام بھی اُن
میں ٹک گیا۔

لَیس پر قبضہ اور دان کی بُت پرستی

پھر وہ لَیس کے علاقے میں داخل ہوئے جس کے
باشندے پُرسکون اور بےفکر زندگی گزار رہے تھے۔
دان کے فوجی اُن پر ٹوٹ پڑے اور سب کو تلوار سے
قتل کر کے شہر کو بھسم کر دیا۔ 28 کسی نے بھی اُن
کی مدد نہ کی، کیونکہ صیدا بہت دُور تھا، اور قریب کوئی
اتحادی نہیں تھا جو اُن کا ساتھ دیتا۔ یہ شہر بیت رحوب
کی وادی میں تھا۔ دان کے افراد شہر کو از سرِ نو تعمیر کر
کے اُس میں آباد ہوئے۔ 29 اور اُنہوں نے اُس کا نام
اپنے قبیلے کے بانی کے نام پر دان رکھا (دان اسرائیل کا
بیٹا تھا)۔

30 وہاں اُنہوں نے تراشا ہوا بُت رکھ کر پوجا کے
انتظام پر یونتن مقرر کیا جو موسیٰ کے بیٹے جَیرسوم کی اولاد
میں سے تھا۔ جب یونتن فوت ہوا تو اُس کی اولاد قوم کی
جلاوطنی تک دان کے قبیلے میں یہی خدمت کرتی رہی۔
31 میکاہ کا بنوایا ہوا بُت تب تک دان میں رہا جب
تک اللہ کا گھر سَیلا میں تھا۔

ایک لاوی کی اپنی داشتہ کے ساتھ صلح

19 اُس زمانے میں جب اسرائیل کا کوئی بادشاہ
نہیں تھا ایک لاوی نے اپنے گھر میں
داشتہ رکھی جو یہوداہ کے شہر بیت لحم کی رہنے والی تھی۔
آدمی افرائیم کے پہاڑی علاقے کے کسی دُور دراز کونے
میں آباد تھا۔ 2 لیکن ایک دن عورت مرد سے ناراض
ہوئی اور میکے واپس چلی گئی۔ چار ماہ کے بعد 3 لاوی
دو گدھے اور اپنے نوکر کو لے کر بیت لحم کے لئے
روانہ ہوا تاکہ داشتہ کا غصہ ٹھنڈا کر کے اُسے واپس
آنے پر آمادہ کرے۔

جب اُس کی ملاقات داشتہ سے ہوئی تو وہ اُسے اپنے
باپ کے گھر میں لے گئی۔ اُسے دیکھ کر سسر اِتنا خوش
ہوا 4 کہ اُس نے اُسے جانے نہ دیا۔ داماد کو تین
دن وہاں ٹھہرنا پڑا جس دوران سسر نے اُس کی خوب
مہمان نوازی کی۔ 5 چوتھے دن لاوی صبح سویرے اُٹھ
کر اپنی داشتہ کے ساتھ روانہ ہونے کی تیاریاں کرنے
لگا۔ لیکن سسر اُسے روک کر بولا، ”پہلے تھوڑا بہت
کھا کر تازہ دم ہو جائیں، پھر چلے جانا۔“ 6 دونوں دوبارہ
کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے۔
سسر نے کہا، ”براہِ کرم ایک اَور رات یہاں ٹھہر کر
اپنا دل بہلائیں۔“ 7 مہمان جانے کی تیاریاں کرنے تو

لگا، لیکن سسر نے اُسے ایک اَور رات ٹھہرنے پر مجبور
کیا۔ چنانچہ وہ ہار مان کر رُک گیا۔
8 پانچویں دن آدمی صبح سویرے اُٹھا اور جانے کے
لئے تیار ہوا۔ سسر نے زور دیا، ”پہلے کچھ کھانا کھا
کر تازہ دم ہو جائیں۔ آپ دوپہر کے وقت بھی جا سکتے
ہیں۔“ چنانچہ دونوں کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔
9 دوپہر کے وقت لاوی اپنی بیوی اور نوکر کے ساتھ
جانے کے لئے اُٹھا۔ سسر اعتراض کرنے لگا، ”اب
دیکھیں، دن ڈھلنے والا ہے۔ رات ٹھہر کر اپنا دل
بہلائیں۔ بہتر ہے کہ آپ کل صبح سویرے ہی اُٹھ
کر گھر کے لئے روانہ ہو جائیں۔“ 10-11 لیکن اب
لاوی کسی بھی صورت میں ایک اَور رات ٹھہرنا نہیں چاہتا
تھا۔ وہ اپنے گدھوں پر زین کس کر اپنی بیوی اور نوکر کے
ساتھ روانہ ہوا۔
چلتے چلتے دن ڈھلنے لگا۔ وہ یبوس یعنی یروشلم کے
قریب پہنچ گئے تھے۔ شہر کو دیکھ کر نوکر نے مالک سے
کہا، ”آئیں، ہم یبوسیوں کے اِس شہر میں جا کر وہاں
رات گزاریں۔“ 12 لیکن لاوی نے اعتراض کیا، ”نہیں،
یہ اجنبیوں کا شہر ہے۔ ہمیں ایسی جگہ رات نہیں گزارنا
چاہئے جو اسرائیلی نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ ہم آگے جا کر
جِبعہ کی طرف بڑھیں۔ 13 اگر ہم جلدی کریں تو ہو سکتا
ہے کہ جِبعہ یا اُس سے آگے رامہ تک پہنچ سکیں۔ وہاں
آرام سے رات گزار سکیں گے۔“
14 چنانچہ وہ آگے نکلے۔ جب سورج غروب ہونے لگا
تو وہ بن یمین کے قبیلے کے شہر جِبعہ کے قریب پہنچ گئے
15 اور راستے سے ہٹ کر شہر میں داخل ہوئے۔ لیکن
کوئی اُن کی مہمان نوازی نہیں کرنا چاہتا تھا، اِس لئے وہ
شہر کے چوک میں رُک گئے۔

16 پھر اندھیرے میں ایک بوڑھا آدمی وہاں سے گزرا۔
اصل میں وہ افرائیم کے پہاڑی علاقے کا رہنے والا تھا اور
جِبعہ میں اجنبی تھا، کیونکہ باقی باشندے بن یمینی تھے۔
اب وہ کھیت میں اپنے کام سے فارغ ہو کر شہر میں
واپس آیا تھا۔ 17 مسافروں کو چوک میں دیکھ کر اُس نے
پوچھا، ”آپ کہاں سے آئے اور کہاں جا رہے ہیں؟“
18 لاوی نے جواب دیا، ”ہم یہوداہ کے بیت لحم سے
آئے ہیں اور افرائیم کے پہاڑی علاقے کے ایک دُور
دراز کونے تک سفر کر رہے ہیں۔ وہاں میرا گھر ہے
اور وہیں سے مَیں روانہ ہو کر بیت لحم چلا گیا تھا۔ اِس
وقت مَیں رب کے گھر جا رہا ہوں۔ لیکن یہاں جِبعہ
میں کوئی نہیں جو ہماری مہمان نوازی کرنے کے لئے تیار
ہو، 19 حالانکہ ہمارے پاس کھانے کی تمام چیزیں موجود
ہیں۔ گدھوں کے لئے بھوسا اور چارا ہے، اور ہمارے
لئے بھی کافی روٹی اور مَے ہے۔ ہمیں کسی بھی چیز کی
ضرورت نہیں ہے۔“
20 بوڑھے نے کہا، ”پھر مَیں آپ کو اپنے گھر میں
خوش آمدید کہتا ہوں۔ اگر آپ کو کوئی چیز درکار ہو تو
مَیں اُسے مہیا کروں گا۔ ہر صورت میں چوک میں رات
مت گزارنا۔“ 21 وہ مسافروں کو اپنے گھر لے گیا اور
گدھوں کو چارا کھلایا۔ مہمانوں نے اپنے پاؤں دھو کر کھانا
کھایا اور مَے پی۔

جِبعہ کے لوگوں کا جرم

22 وہ یوں کھانے کی رفاقت سے لطف اندوز ہو رہے
تھے کہ جِبعہ کے کچھ شریر مرد گھر کو گھیر کر دروازے
کو زور سے کھٹکھٹانے لگے۔ وہ چلّائے، ”اُس آدمی کو
باہر لا جو تیرے گھر میں ٹھہرا ہوا ہے تاکہ ہم اُس

سے زیادتی کریں!“ 23 بوڑھا آدمی باہر گیا تاکہ اُنہیں
سمجھائے، ”نہیں، بھائیو، ایسا شیطانی عمل مت کرنا۔ یہ
اجنبی میرا مہمان ہے۔ ایسی شرم ناک حرکت مت کرنا!
24 اِس سے پہلے مَیں اپنی کنواری بیٹی اور مہمان کی داشتہ
کو باہر لے آتا ہوں۔ اُن ہی سے زیادتی کریں۔ جو جی
چاہے اُن کے ساتھ کریں، لیکن آدمی کے ساتھ ایسی
شرم ناک حرکت نہ کریں۔“
25 لیکن باہر کے مردوں نے اُس کی نہ سنی۔ تب لاوی
اپنی داشتہ کو پکڑ کر باہر لے گیا اور اُس کے پیچھے دروازہ
بند کر دیا۔ شہر کے آدمی پوری رات اُس کی بے حرمتی
کرتے رہے۔ جب پَو پھٹنے لگی تو اُنہوں نے اُسے فارغ
کر دیا۔ 26 سورج کے طلوع ہونے سے پہلے عورت
اُس گھر کے پاس واپس آئی جس میں شوہر ٹھہرا ہوا تھا۔
دروازے تک تو وہ پہنچ گئی لیکن پھر گر کر وہیں کی وہیں
پڑی رہی۔
جب دن چڑھ گیا 27 تو لاوی جاگ اُٹھا اور سفر کرنے
کی تیاریاں کرنے لگا۔ جب دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہے
کہ داشتہ سامنے زمین پر پڑی ہے اور ہاتھ دہلیز پر رکھے
ہیں۔ 28 وہ بولا، ”اُٹھو، ہم چلتے ہیں۔“ لیکن داشتہ نے
جواب نہ دیا۔ یہ دیکھ کر آدمی نے اُسے گدھے پر لاد لیا
اور اپنے گھر چلا گیا۔
29 جب پہنچا تو اُس نے چھری لے کر عورت کی
لاش کو 12 ٹکڑوں میں کاٹ لیا، پھر اُنہیں اسرائیل
کی ہر جگہ بھیج دیا۔ 30 جس نے بھی یہ دیکھا اُس
نے گھبرا کر کہا، ”ایسا جرم ہمارے درمیان کبھی نہیں
ہوا۔ جب سے ہم مصر سے نکل کر آئے ہیں ایسی
حرکت دیکھنے میں نہیں آئی۔ اب لازم ہے کہ ہم غور
سے سوچیں اور ایک دوسرے سے مشورہ کر کے اگلے
قدم کے بارے میں فیصلہ کریں۔“

جِبعہ کو سزا دینے کا فیصلہ

20 تمام اسرائیلی ایک دل ہو کر مِصفاہ میں
رب کے حضور جمع ہوئے۔ شمال کے دان
سے لے کر جنوب کے بیرسبع تک سب آئے۔ دریائے
یردن کے پار جِلعاد سے بھی لوگ آئے۔ 2 اسرائیلی
قبیلوں کے سردار بھی آئے۔ اُنہوں نے مل کر ایک بڑی
فوج تیار کی، تلواروں سے لیس 4,00,000 مرد جمع
ہوئے۔ 3 بن یمینیوں کو اِس جماعت کے بارے میں
اطلاع ملی۔
اسرائیلیوں نے پوچھا، ”ہمیں بتائیں کہ یہ ہیبت ناک
جرم کس طرح سرزد ہوا؟“ 4 مقتولہ کے شوہر نے
اُنہیں اپنی کہانی سنائی، ”مَیں اپنی داشتہ کے ساتھ جِبعہ
میں آ ٹھہرا جو بن یمینیوں کے علاقے میں ہے۔ ہم
وہاں رات گزارنا چاہتے تھے۔ 5 یہ دیکھ کر شہر کے
مردوں نے میرے میزبان کے گھر کو گھیر لیا تاکہ مجھے
قتل کریں۔ مَیں تو بچ گیا، لیکن میری داشتہ سے اِتنی
زیادتی ہوئی کہ وہ مر گئی۔ 6 یہ دیکھ کر مَیں نے اُس
کی لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہ ٹکڑے اسرائیل کی
میراث کی ہر جگہ بھیج دیئے تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو
جائے کہ ہمارے ملک میں کتنا گھنونا جرم سرزد ہوا ہے۔
7 اِس پر آپ سب یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اسرائیل کے
مردو، اب لازم ہے کہ آپ ایک دوسرے سے مشورہ کر
کے فیصلہ کریں کہ کیا کرنا چاہئے۔“
8 تمام مرد ایک دل ہو کر کھڑے ہوئے۔ سب کا
فیصلہ تھا، ”ہم میں سے کوئی بھی اپنے گھر واپس نہیں
جائے گا 9 جب تک جِبعہ کو مناسب سزا نہ دی جائے۔

لازم ہے کہ ہم فوراً شہر پر حملہ کریں اور اِس کے لئے
قرعہ ڈال کر رب سے ہدایت لیں۔ 10 ہم یہ فیصلہ بھی
کریں کہ کون کون ہماری فوج کے لئے کھانے پینے کا
بندوبست کرائے گا۔ اِس کام کے لئے ہم میں سے ہر
دسواں آدمی کافی ہے۔ باقی سب لوگ سیدھے جِبعہ سے
لڑنے جائیں تاکہ اُس شرم ناک جرم کا مناسب بدلہ لیں
جو اسرائیل میں ہوا ہے۔“

11 یوں تمام اسرائیلی متحد ہو کر جِبعہ سے لڑنے کے
لئے گئے۔ 12 راستے میں اُنہوں نے بن یمین کے
ہر کنبے کو پیغام بھجوایا، ”آپ کے درمیان گھنونا
جرم ہوا ہے۔ 13 اب جِبعہ کے اِن شریر آدمیوں کو
ہمارے حوالے کریں تاکہ ہم اُنہیں سزائے موت دے
کر اسرائیل میں سے بُرائی مٹا دیں۔“

لیکن بن یمینی اِس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ 14 وہ
پورے قبائلی علاقے سے آ کر جِبعہ میں جمع ہوئے تاکہ
اسرائیلیوں سے لڑیں۔ 15 اُسی دن اُنہوں نے اپنی فوج
کا بندوبست کیا۔ جِبعہ کے 700 تجربہ کار فوجیوں
کے علاوہ تلواروں سے لیس 26,000 افراد تھے۔
16 اِن فوجیوں میں سے 700 ایسے مرد بھی تھے جو
اپنے بائیں ہاتھ سے فلاخن چلانے کی اِتنی مہارت رکھتے
تھے کہ پتھر بال جیسے چھوٹے نشانے پر بھی لگ جاتا
تھا۔ 17 دوسری طرف اسرائیل کے 4,00,000 فوجی
کھڑے ہوئے، اور ہر ایک کے پاس تلوار تھی۔

18 پہلے اسرائیلی بیت ایل چلے گئے۔ وہاں اُنہوں نے
اللہ سے دریافت کیا، ”کون سا قبیلہ ہمارے آگے آگے
چلے جب ہم بن یمینیوں پر حملہ کریں؟“ رب نے
جواب دیا، ”یہوداہ سب سے آگے چلے۔“

بن یمین کے خلاف جنگ

19 اگلے دن اسرائیلی روانہ ہوئے اور جِبعہ کے قریب
پہنچ کر اپنی لشکر گاہ لگائی۔ 20 پھر وہ حملہ کے لئے نکلے
اور ترتیب سے لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ 21 یہ
دیکھ کر بن یمینی شہر سے نکلے اور اُن پر ٹوٹ پڑے۔
نتیجے میں 22,000 اسرائیلی شہید ہو گئے۔

22-23 اسرائیلی بیت ایل چلے گئے اور شام تک رب
کے حضور روتے رہے۔ اُنہوں نے رب سے پوچھا، ”کیا
ہم دوبارہ اپنے بن یمینی بھائیوں سے لڑنے جائیں؟“
رب نے جواب دیا، ”ہاں، اُن پر حملہ کرو!“ یہ سن کر
اسرائیلیوں کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ اگلے دن وہیں کھڑے
ہو گئے جہاں پہلے دن کھڑے ہوئے تھے۔ 24 لیکن
جب وہ شہر کے قریب پہنچے 25 تو بن یمینی پہلے کی طرح
شہر سے نکل کر اُن پر ٹوٹ پڑے۔ اُس دن تلوار سے
لیس 18,000 اسرائیلی شہید ہو گئے۔

26 پھر اسرائیل کا پورا لشکر بیت ایل چلا گیا۔ وہاں وہ
شام تک رب کے حضور روتے اور روزہ رکھتے رہے۔
اُنہوں نے رب کو بھسم ہونے والی قربانیاں اور سلامتی کی
قربانیاں پیش کر کے 27 اُس سے دریافت کیا کہ ہم کیا
کریں۔ (اُس وقت اللہ کے عہد کا صندوق بیت ایل میں
تھا 28 جہاں فینحاس بن اِلی عزر بن ہارون امام تھا۔)
اسرائیلیوں نے پوچھا، ”کیا ہم ایک اَور مرتبہ اپنے بن
یمینی بھائیوں سے لڑنے جائیں یا اِس سے باز آئیں؟“
رب نے جواب دیا، ”اُن پر حملہ کرو، کیونکہ کل ہی
مَیں اُنہیں تمہارے حوالے کر دوں گا۔“

بن یمین کا ستیاناس

29 اِس دفعہ کچھ اسرائیلی جِبعہ کے اردگرد گھات میں

بیٹھ گئے۔ 30 باقی افراد پہلے دو دنوں کی سی ترتیب کے
مطابق لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ 31 بن یمینی
دوبارہ شہر سے نکل کر اُن پر ٹوٹ پڑے۔ جو راستے بیت
ایل اور جِبعہ کی طرف لے جاتے ہیں اُن پر اور کھلے
میدان میں اُنہوں نے تقریباً 30 اسرائیلیوں کو مار ڈالا۔
یوں لڑتے لڑتے وہ شہر سے دُور ہوتے گئے۔ 32 وہ
پکارے، ”اب ہم اُنہیں پہلی دو مرتبہ کی طرح شکست
دیں گے!“

لیکن اسرائیلیوں نے منصوبہ باندھ لیا تھا، ”ہم اُن
کے آگے آگے بھاگتے ہوئے اُنہیں شہر سے دُور راستوں
پر کھینچ لیں گے۔“ 33 یوں وہ بھاگنے لگے اور بن یمینی
اُن کے پیچھے پڑ گئے۔ لیکن بعل تمر کے قریب اسرائیلی
رُک کر مُڑ گئے اور اُن کا سامنا کرنے لگے۔ اب باقی
اسرائیلی جو جِبع کے اردگرد اور کھلے میدان میں گھات
میں بیٹھے تھے اپنی چھپنے کی جگہوں سے نکل آئے۔
34 اچانک جِبعہ کے بن یمینیوں کو 10,000 بہترین
فوجیوں کا سامنا کرنا پڑا، اُن مردوں کا جو پورے اسرائیل
سے چنے گئے تھے۔ بن یمینی اُن سے خوب لڑنے
لگے، لیکن اُن کی آنکھیں ابھی اِس بات کے لئے
بند تھیں کہ اُن کا انجام قریب آ گیا ہے۔ 35 اُس
دن اسرائیلیوں نے رب کی مدد سے فتح پا کر تلوار سے
لیس 25,100 بن یمینی فوجیوں کو موت کے گھاٹ
اُتار دیا۔ 36 تب بن یمینیوں نے جان لیا کہ دشمن
ہم پر غالب آ گئے ہیں۔ کیونکہ اسرائیلی فوج نے اپنے
بھاگ جانے سے اُنہیں جِبعہ سے دُور کھینچ لیا تھا تاکہ شہر
کے اردگرد گھات میں بیٹھے مردوں کو شہر پر حملہ کرنے
کا موقع مہیا کریں۔ 37 تب یہ مرد نکل کر شہر پر ٹوٹ
پڑے اور تلوار سے تمام باشندوں کو مار ڈالا، 38-39 پھر
منصوبے کے مطابق آگ لگا کر دھوئیں کا بڑا بادل پیدا
کیا تاکہ بھاگنے والے اسرائیلیوں کو اشارہ مل جائے کہ وہ
مُڑ کر بن یمینیوں کا مقابلہ کریں۔

اُس وقت تک بن یمینیوں نے تقریباً 30
اسرائیلیوں کو مار ڈالا تھا، اور اُن کا خیال تھا کہ ہم اُنہیں
پہلے کی طرح شکست دے رہے ہیں۔ 40 اچانک اُن
کے پیچھے دھوئیں کا بادل آسمان کی طرف اُٹھنے لگا۔ جب
بن یمینیوں نے مُڑ کر دیکھا کہ شہر کے کونے کونے
سے دھواں نکل رہا ہے 41 تو اسرائیل کے مرد رُک گئے
اور پلٹ کر اُن کا سامنا کرنے لگے۔

بن یمینی سخت گھبرا گئے، کیونکہ اُنہوں نے جان لیا
کہ ہم تباہ ہو گئے ہیں۔ 42-43 تب اُنہوں نے مشرق
کے ریگستان کی طرف فرار ہونے کی کوشش کی۔ لیکن
اب وہ مرد بھی اُن کا تعاقب کرنے لگے جنہوں نے
گھات میں بیٹھ کر جِبعہ پر حملہ کیا تھا۔ یوں اسرائیلیوں
نے مفروروں کو گھیر کر مار ڈالا۔ 44 اُس وقت بن یمین
کے 18,000 تجربہ کار فوجی ہلاک ہوئے۔ 45 جو
بچ گئے وہ ریگستان کی چٹان رِمّون کی طرف بھاگ
نکلے۔ لیکن اسرائیلیوں نے راستے میں اُن کے 5,000
افراد کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اِس کے بعد اُنہوں
نے جِدعوم تک اُن کا تعاقب کیا۔ مزید 2,000
بن یمینی ہلاک ہوئے۔ 46 اِس طرح بن یمین کے
کُل 25,000 تلوار سے لیس اور تجربہ کار فوجی
مارے گئے۔

47 صرف 600 مرد بچ کر رِمّون کی چٹان تک پہنچ
گئے۔ وہاں وہ چار مہینے تک ٹکے رہے۔ 48 تب اسرائیلی
تعاقب کرنے سے باز آ کر بن یمین کے قبائلی علاقے
میں واپس آئے۔ وہاں اُنہوں نے جگہ بہ جگہ جا کر سب

کچھ موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جو بھی اُنہیں ملا وہ تلوار
کی زد میں آ گیا، خواہ انسان تھا یا حیوان۔ ساتھ ساتھ
اُنہوں نے تمام شہروں کو آگ لگا دی۔

بن یمینیوں کو عورتیں ملتی ہیں

21 جب اسرائیلی مِصفاہ میں جمع ہوئے تھے تو
سب نے قسم کھا کر کہا تھا، ”ہم کبھی بھی
اپنی بیٹیوں کا کسی بن یمینی مرد کے ساتھ رشتہ نہیں
باندھیں گے۔“ 2 اب وہ بیت ایل چلے گئے اور شام تک
اللہ کے حضور بیٹھے رہے۔ رو رو کر اُنہوں نے دعا کی،
3 ”اے رب، اسرائیل کے خدا، ہماری قوم کا ایک پورا
قبیلہ مٹ گیا ہے! یہ مصیبت اسرائیل پر کیوں آئی؟“
4 اگلے دن وہ صبح سویرے اُٹھے اور قربان گاہ بنا کر
اُس پر بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔
5 پھر وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، ”جب ہم مِصفاہ
میں رب کے حضور جمع ہوئے تو ہماری قوم میں سے کون
کون اجتماع میں شریک نہ ہوا؟“ کیونکہ اُس وقت اُنہوں
نے قسم کھا کر اعلان کیا تھا، ”جس نے یہاں رب کے
حضور آنے سے انکار کیا اُسے ضرور سزائے موت دی
جائے گی۔“ 6 اب اسرائیلیوں کو بن یمینیوں پر افسوس
ہوا۔ اُنہوں نے کہا، ”ایک پورا قبیلہ مٹ گیا ہے۔
7 اب ہم اُن تھوڑے بچے کھچے آدمیوں کو بیویاں کس
طرح مہیا کر سکتے ہیں؟ ہم نے تو رب کے حضور قسم
کھائی ہے کہ اپنی بیٹیوں کا اُن کے ساتھ رشتہ نہیں
باندھیں گے۔ 8 لیکن ہو سکتا ہے کوئی خاندان مِصفاہ کے
اجتماع میں نہ آیا ہو۔ آؤ، ہم پتا کریں۔“ معلوم ہوا کہ
یبیس جِلعاد کے باشندے نہیں آئے تھے۔ 9 یہ بات
فوجیوں کو گننے سے پتا چلی، کیونکہ گنتے وقت یبیس
جِلعاد کا کوئی بھی شخص فوج میں نہیں تھا۔
10 تب اُنہوں نے 12,000 فوجیوں کو چن کر
اُنہیں حکم دیا، ”یبیس جِلعاد پر حملہ کر کے تمام
باشندوں کو بال بچوں سمیت مار ڈالو۔ 11 صرف کنواریوں
کو زندہ رہنے دو۔“
12 فوجیوں نے یبیس میں 400 کنواریاں پائیں۔
وہ اُنہیں سَیلا لے آئے جہاں اسرائیلیوں کا لشکر ٹھہرا ہوا
تھا۔ 13 وہاں سے اُنہوں نے اپنے قاصدوں کو رِمّون کی
چٹان کے پاس بھیج کر بن یمینیوں کے ساتھ صلح کر
لی۔ 14 پھر بن یمین کے 600 مرد ریگستان سے واپس
آئے، اور اُن کے ساتھ یبیس جِلعاد کی کنواریوں کی شادی
ہوئی۔ لیکن یہ سب کے لئے کافی نہیں تھیں۔
15 اسرائیلیوں کو بن یمین پر افسوس ہوا، کیونکہ رب
نے اسرائیل کے قبیلوں میں خلا ڈال دیا تھا۔ 16 جماعت
کے بزرگوں نے دوبارہ پوچھا، ”ہمیں بن یمین کے باقی
مردوں کے لئے کہاں سے بیویاں ملیں گی؟ اُن کی تمام
عورتیں تو ہلاک ہو گئی ہیں۔ 17 لازم ہے کہ اُنہیں اُن
کا موروثی علاقہ واپس مل جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بالکل
مٹ جائیں۔ 18 لیکن ہم اپنی بیٹیوں کی اُن کے ساتھ
شادی نہیں کرا سکتے، کیونکہ ہم نے قسم کھا کر اعلان
کیا ہے، ’جو اپنی بیٹی کا رشتہ بن یمین کے کسی مرد سے
باندھے گا اُس پر اللہ کی لعنت ہو‘۔“
19 یوں سوچتے سوچتے اُنہیں آخرکار یہ ترکیب سوجھی،
”کچھ دیر کے بعد یہاں سَیلا میں رب کی سالانہ عید
منائی جائے گی۔ سَیلا بیت ایل کے شمال میں، لبونہ کے
جنوب میں اور اُس راستے کے مشرق میں ہے جو بیت
ایل سے سِکم تک لے جاتا ہے۔ 20 اب بن یمینی
مردوں کے لئے ہمارا مشورہ ہے کہ عید کے دنوں میں

انگور کے باغوں میں چھپ کر گھات میں بیٹھ جائیں۔
21 جب لڑکیاں لوک ناچ کے لئے سَیلا سے نکلیں
گی تو پھر باغوں سے نکل کر اُن پر جھپٹ پڑنا۔ ہر
آدمی ایک لڑکی کو پکڑ کر اُسے اپنے گھر لے جائے۔
22 جب اُن کے باپ اور بھائی ہمارے پاس آ کر آپ
کی شکایت کریں گے تو ہم اُن سے کہیں گے، 'بن
یمینیوں پر ترس کھائیں، کیونکہ جب ہم نے یبیس پر فتح
پائی تو ہم اُن کے لئے کافی عورتیں حاصل نہ کر سکے۔
آپ بے قصور ہیں، کیونکہ آپ نے اُنہیں اپنی بیٹیوں
کو ارادتاً تو نہیں دیا'۔'' 23 بن یمینیوں نے بزرگوں
کی اِس ہدایت پر عمل کیا۔ عید کے دنوں میں جب
لڑکیاں ناچ رہی تھیں تو بن یمینیوں نے اُتنی پکڑ لیں
کہ اُن کی کمی پوری ہو گئی۔ پھر وہ اُنہیں اپنے قبائلی
علاقے میں لے گئے اور شہروں کو دوبارہ تعمیر کر کے اُن
میں بسنے لگے۔ 24 باقی اسرائیلی بھی وہاں سے چلے گئے۔
ہر ایک اپنے قبائلی علاقے میں واپس چلا گیا۔ 25 اُس
زمانے میں اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ ہر ایک
وہی کچھ کرتا جو اُسے مناسب لگتا تھا۔

روت

اِلی مَلِک موآب چلا جاتا ہے

1 [2-1] اُن دنوں جب قاضی قوم کی راہنمائی کیا
کرتے تھے تو اسرائیل میں کال پڑا۔ یہوداہ کے
شہر بیت لحم میں ایک اِفراتی آدمی رہتا تھا جس کا نام اِلی
مَلِک تھا۔ کال کی وجہ سے وہ اپنی بیوی نعومی اور اپنے دو
بیٹوں محلون اور کلیون کو لے کر ملکِ موآب میں جا بسا۔
3 لیکن کچھ دیر کے بعد اِلی مَلِک فوت ہو گیا، اور
نعومی اپنے دو بیٹوں کے ساتھ اکیلی رہ گئی۔ 4 محلون اور
کلیون نے موآب کی دو عورتوں سے شادی کر لی۔ ایک کا
نام عُرفہ تھا اور دوسری کا روت۔ لیکن تقریباً دس سال
کے بعد 5 دونوں بیٹے بھی جاں بحق ہو گئے۔ اب نعومی
کا نہ شوہر اور نہ بیٹے ہی رہے تھے۔

نعومی روت کے ساتھ واپس چلی جاتی ہے

7-6 ایک دن نعومی کو ملکِ موآب میں خبر ملی کہ
رب اپنی قوم پر رحم کر کے اُسے دوبارہ اچھی فصلیں دے
رہا ہے۔ تب وہ اپنے وطن یہوداہ کے لئے روانہ ہوئی۔
عُرفہ اور روت بھی ساتھ چلیں۔
جب وہ اُس راستے پر آ گئیں جو یہوداہ تک پہنچاتا ہے
8 تو نعومی نے اپنی بہوؤں سے کہا، ”اب اپنے ماں باپ
کے گھر واپس چلی جائیں۔ رب آپ پر اُتنا رحم کرے
جتنا آپ نے مرحوموں اور مجھ پر کیا ہے۔ 9 وہ آپ کو
نئے گھر اور نئے شوہر مہیا کر کے سکون دے۔“
یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں بوسہ دیا۔ دونوں رو پڑیں
10 اور اعتراض کیا، ”ہرگز نہیں، ہم آپ کے ساتھ
آپ کی قوم کے پاس جائیں گی۔“ 11 لیکن نعومی نے
اصرار کیا، ”بیٹیو، بس کریں اور اپنے اپنے گھر واپس چلی
جائیں۔ اب میرے ساتھ جانے کا کیا فائدہ؟ مجھ سے تو
مزید کوئی بیٹا پیدا نہیں ہو گا جو آپ کا شوہر بن سکے۔
12 نہیں بیٹیو، واپس چلی جائیں۔ مَیں تو اِتنی بوڑھی ہو
چکی ہوں کہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی۔ اور اگر اِس
کی اُمید بھی ہوتی بلکہ میری شادی آج رات کو ہوتی اور
میرے ہاں بیٹے پیدا ہوتے 13 تو کیا آپ اُن کے بالغ ہو
جانے تک انتظار کر سکتیں؟ کیا آپ اُس وقت تک کسی
اَور سے شادی کرنے سے انکار کرتیں؟ نہیں، بیٹیو۔
رب نے اپنا ہاتھ میرے خلاف اُٹھایا ہے، تو آپ اِس
لعنت کی زد میں کیوں آئیں؟“
14 تب عُرفہ اور روت دوبارہ رو پڑیں۔ عُرفہ نے

اپنی ساس کو چوم کر الوداع کہا، لیکن روت نعومی کے ساتھ لپٹی رہی۔ 15 نعومی نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی، ''دیکھیں، عُرفہ اپنی قوم اور اپنے دیوتاؤں کے پاس واپس چلی گئی ہے۔ اب آپ بھی ایسا ہی کریں۔''

16 لیکن روت نے جواب دیا، ''مجھے آپ کو چھوڑ کر واپس جانے پر مجبور نہ کیجئے۔ جہاں آپ جائیں گی مَیں جاؤں گی۔ جہاں آپ رہیں گی وہاں مَیں بھی رہوں گی۔ آپ کی قوم میری قوم اور آپ کا خدا میرا خدا ہے۔ 17 جہاں آپ مریں گی وہیں مَیں مروں گی اور وہیں دفن ہو جاؤں گی۔ صرف موت ہی مجھے آپ سے الگ کر سکتی ہے۔ اگر میرا یہ وعدہ پورا نہ ہو تو اللہ مجھے سخت سزا دے!''

18 نعومی نے جان لیا کہ روت کا ساتھ جانے کا پکا ارادہ ہے، اِس لئے وہ خاموش ہو گئی اور اُسے سمجھانے سے باز آئی۔ 19 وہ چل پڑیں اور چلتے چلتے بیت لحم پہنچ گئیں۔ جب داخل ہوئیں تو پورے شہر میں ہل چل مچ گئی۔ عورتیں کہنے لگیں، ''کیا یہ نعومی نہیں ہے؟''

20 نعومی نے جواب دیا، ''اب مجھے نعومی[a] مت کہنا بلکہ مارہ،[b] کیونکہ قادرِ مطلق نے مجھے سخت مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ 21 یہاں سے جاتے وقت میرے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، لیکن اب رب مجھے خالی ہاتھ واپس لے آیا ہے۔ چنانچہ مجھے نعومی مت کہنا۔ رب نے خود میرے خلاف گواہی دی ہے، قادرِ مطلق نے مجھے اِس مصیبت میں ڈالا ہے۔''

22 جب نعومی اپنی موآبی بہو کے ساتھ بیت لحم پہنچی تو جَو کی فصل کی کٹائی شروع ہو چکی تھی۔

روت کی بوعز سے ملاقات

2 بیت لحم میں نعومی کے مرحوم شوہر کا رشتے دار رہتا تھا جس کا نام بوعز تھا۔ وہ اثر و رسوخ رکھتا تھا، اور اُس کی زمینیں تھیں۔

2 ایک دن روت نے اپنی ساس سے کہا، ''مَیں کھیتوں میں جا کر فصل کی کٹائی سے بچی ہوئی بالیں چن لوں۔ کوئی نہ کوئی تو مجھے اِس کی اجازت دے گا۔'' نعومی نے جواب دیا، ''ٹھیک ہے بیٹی، جائیں۔'' 3 روت کسی کھیت میں گئی اور مزدوروں کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی بچی ہوئی بالیں چننے لگی۔ اُسے معلوم نہ تھا کہ کھیت کا مالک سسر کا رشتے دار بوعز ہے۔

4 اِتنے میں بوعز بیت لحم سے پہنچا۔ اُس نے اپنے مزدوروں سے کہا، ''رب آپ کے ساتھ ہو۔'' اُنہوں نے جواب دیا، ''اور رب آپ کو بھی برکت دے!'' 5 پھر بوعز نے مزدوروں کے انچارج سے پوچھا، ''اُس جوان عورت کا مالک کون ہے؟'' 6 آدمی نے جواب دیا، ''یہ موآبی عورت نعومی کے ساتھ ملکِ موآب سے آئی ہے۔ 7 اِس نے مجھ سے مزدوروں کے پیچھے چل کر بچی ہوئی بالیں چننے کی اجازت لی۔ یہ تھوڑی دیر جھونپڑی کے سائے میں آرام کرنے کے سوا صبح سے لے کر اب تک کام میں لگی رہی ہے۔''

8 یہ سن کر بوعز نے روت سے بات کی، ''بیٹی، میری بات سنیں! کسی اَور کھیت میں بچی ہوئی بالیں چننے کے لئے نہ جائیں بلکہ یہیں میری نوکرانیوں کے ساتھ رہیں۔ 9 کھیت کے اُس حصے پر دھیان دیں جہاں فصل کی کٹائی ہو رہی ہے اور نوکرانیوں کے پیچھے پیچھے چلتی رہیں۔ مَیں نے آدمیوں کو آپ کو چھیڑنے سے منع کیا

[a] خوش گوار، خوشی والی۔

[b] کڑوی۔

ہے۔ جب بھی آپ کو پیاس لگے تو اُن برتنوں سے پانی
پینا جو آدمیوں نے کنوئیں سے بھر رکھے ہیں۔“

10 روت منہ کے بل جھک گئی اور بولی، ”مَیں اِس
لائق نہیں کہ آپ مجھ پر اِتنی مہربانی کریں۔ مَیں تو پردیسی
ہوں۔ آپ کیوں میری قدر کرتے ہیں؟“ 11 بوعز نے
جواب دیا، ”مجھے وہ کچھ بتایا گیا ہے جو آپ نے اپنے
شوہر کی وفات سے لے کر آج تک اپنی ساس کے
لئے کیا ہے۔ آپ اپنے ماں باپ اور اپنے وطن کو
چھوڑ کر ایک قوم میں بسنے آئی ہیں جسے پہلے سے نہیں
جانتی تھیں۔ 12 آپ رب اسرائیل کے خدا کے پَروں تلے
پناہ لینے آئی ہیں۔ اب وہ آپ کو آپ کی نیکی کا پورا اجر
دے۔“ 13 روت نے کہا، ”میرے آقا، اللہ کرے کہ
مَیں آئندہ بھی آپ کی منظورِ نظر رہوں۔ گو مَیں آپ کی
نوکرانیوں کی حیثیت بھی نہیں رکھتی تو بھی آپ نے مجھ
سے شفقت بھری باتیں کر کے مجھے تسلی دی ہے۔“

14 کھانے کے وقت بوعز نے روت کو بُلا کر کہا،
”اِدھر آ کر روٹی کھائیں اور اپنا نوالہ سرکے میں ڈبو
دیں۔“ روت اُس کے مزدوروں کے ساتھ بیٹھ گئی، اور
بوعز نے اُسے جَو کے بُھنے ہوئے دانے دے دیئے۔
روت نے جی بھر کر کھانا کھایا۔ پھر بھی کچھ بچ گیا۔
15 جب وہ کام جاری رکھنے کے لئے اُٹھی تو بوعز نے حکم
دیا، ”اُسے پُولوں کے درمیان بھی بالیں جمع کرنے دو،
اور اگر وہ ایسا کرے تو اُس کی بے عزتی مت کرنا۔ 16 نہ
صرف یہ بلکہ کام کرتے وقت اِدھر اُدھر پُولوں کی کچھ
بالیں زمین پر گرنے دو۔ جب وہ اُنہیں جمع کرنے آئے
تو اُسے مت جھڑکنا!“

17 روت نے کھیت میں شام تک کام جاری رکھا۔
جب اُس نے بالوں کو کوٹ لیا تو دانوں کے تقریباً 13
کلوگرام نکلے۔ 18 پھر وہ سب کچھ اُٹھا کر اپنے گھر واپس
لے آئی اور ساس کو دکھایا۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُسے وہ
بُھنے ہوئے دانے بھی دیئے جو دوپہر کے کھانے سے بچ
گئے تھے۔ 19 نعومی نے پوچھا، ”آپ نے یہ سب کچھ
کہاں سے جمع کیا؟ بتائیں، آپ کہاں تھیں؟ اللہ اُسے
برکت دے جس نے آپ کی اِتنی قدر کی ہے!“

روت نے کہا، ”جس آدمی کے کھیت میں مَیں نے
آج کام کیا اُس کا نام بوعز ہے۔“ 20 نعومی پکار اُٹھی،
”رب اُسے برکت دے! وہ تو ہمارا قریبی رشتے دار ہے،
اور شریعت کے مطابق اُس کا حق ہے کہ وہ ہماری مدد
کرے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ ہم پر اور ہمارے
مرحوم شوہروں پر رحم کرنے سے باز نہیں آیا!“

21 روت بولی، ”اُس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ کہیں
اَور نہ جانا بلکہ کٹائی کے اختتام تک میرے مزدوروں کے
پیچھے پیچھے بالیں جمع کرنا۔“

22 نعومی نے جواب میں کہا، ”بہت اچھا۔ بیٹی، ایسا
ہی کریں۔ اُس کی نوکرانیوں کے ساتھ رہنے کا یہ فائدہ
ہے کہ آپ محفوظ رہیں گی۔ کسی اَور کے کھیت میں
جائیں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی آپ کو تنگ کرے۔“

23 چنانچہ روت جَو اور گندم کی کٹائی کے پورے موسم
میں بوعز کی نوکرانیوں کے پاس جاتی اور بچی ہوئی بالیں
چنتی۔ شام کو وہ اپنی ساس کے گھر واپس چلی جاتی تھی۔

روت کی شادی کی کوششیں

3 ایک دن نعومی روت سے مخاطب ہوئی، ”بیٹی،
مَیں آپ کے لئے گھر کا بندوبست کرنا چاہتی
ہوں، ایسی جگہ جہاں آپ کی ضروریات آئندہ بھی پوری
ہوتی رہیں گی۔ 2 اب دیکھیں، جس آدمی کی نوکرانیوں

کے ساتھ آپ نے بالیں چنی ہیں وہ ہمارا قریبی رشتے دار
ہے۔ آج شام کو بوعز گاہنے کی جگہ پر جَو پھٹکے گا۔ 3 تو
سن لیں، اچھی طرح نہا کر خوشبو دار تیل لگا لیں اور اپنا
سب سے خوب صورت لباس پہن لیں۔ پھر گاہنے کی
جگہ جائیں۔ لیکن اُسے پتا نہ چلے کہ آپ آئی ہیں۔
جب وہ کھانے پینے سے فارغ ہو جائیں 4 تو دیکھ لیں
کہ بوعز سونے کے لئے کہاں لیٹ جاتا ہے۔ پھر جب
وہ سو جائے گا تو وہاں جائیں اور کمبل کو اُس کے پیروں
سے اُتار کر اُن کے پاس لیٹ جائیں۔ باقی جو کچھ کرنا
ہے وہ آپ کو اُسی وقت بتائے گا۔"
5 روت نے جواب دیا، "ٹھیک ہے۔ جو کچھ بھی
آپ نے کہا ہے مَیں کروں گی۔" 6 وہ اپنی ساس کی
ہدایت کے مطابق تیار ہوئی اور شام کے وقت گاہنے
کی جگہ پر پہنچی۔ 7 وہاں بوعز کھانے پینے اور خوشی منانے
کے بعد جَو کے ڈھیر کے پاس لیٹ کر سو گیا۔ پھر روت
چپکے سے اُس کے پاس آئی۔ اُس کے پیروں سے کمبل
ہٹا کر وہ اُن کے پاس لیٹ گئی۔
8 آدھی رات کو بوعز گھبرا گیا۔ ٹٹول ٹٹول کر اُسے
پتا چلا کہ پیروں کے پاس عورت پڑی ہے۔ 9 اُس
نے پوچھا، "کون ہے؟" روت نے جواب دیا، "آپ
کی خادمہ روت۔ میری ایک گزارش ہے۔ چونکہ آپ
میرے قریبی رشتے دار ہیں اِس لئے آپ کا حق ہے کہ
میری ضروریات پوری کریں۔ مہربانی کر کے اپنے لباس
کا دامن مجھ پر بچھا کر ظاہر کریں کہ میرے ساتھ شادی
کریں گے۔"
10 بوعز بولا، "بیٹی، رب آپ کو برکت دے! اب
آپ نے اپنے سسرال سے وفاداری کا پہلے کی نسبت
زیادہ اظہار کیا ہے، کیونکہ آپ جوان آدمیوں کے پیچھے
نہ لگیں، خواہ غریب ہوں یا امیر۔ 11 بیٹی، اب فکر نہ
کریں۔ مَیں ضرور آپ کی یہ گزارش پوری کروں گا۔ آخر
تمام مقامی لوگ جان گئے ہیں کہ آپ شریف عورت
ہیں۔ 12 آپ کی بات سچ ہے کہ مَیں آپ کا قریبی رشتے
دار ہوں اور یہ میرا حق ہے کہ آپ کی ضروریات پوری
کروں۔ لیکن ایک اَور آدمی ہے جس کا آپ سے زیادہ
قریبی رشتہ ہے۔ 13 رات کے لئے یہاں ٹھہریں! کل
مَیں اُس آدمی سے بات کروں گا۔ اگر وہ آپ سے شادی
کر کے رشتے داری کا حق ادا کرنا چاہے تو ٹھیک ہے۔ اگر
نہیں تو رب کی قسم، مَیں یہ ضرور کروں گا۔ آپ صبح
کے وقت تک یہیں لیٹی رہیں۔"
14 چنانچہ روت بوعز کے پیروں کے پاس لیٹی رہی۔
لیکن وہ صبح منہ اندھیرے اُٹھ کر چلی گئی تاکہ کوئی اُسے
پہچان نہ سکے، کیونکہ بوعز نے کہا تھا، "کسی کو پتا نہ چلے
کہ کوئی عورت یہاں گاہنے کی جگہ پر میرے پاس آئی
ہے۔" 15 روت کے جانے سے پہلے بوعز بولا، "اپنی
چادر بچھا دیں!" پھر اُس نے کوئی برتن چھ دفعہ جَو کے
دانوں سے بھر کر چادر میں ڈال دیا اور اُسے روت کے
سر پر رکھ دیا۔ پھر وہ شہر میں واپس چلا گیا۔
16 جب روت گھر پہنچی تو ساس نے پوچھا، "بیٹی،
وقت کیسا رہا؟" روت نے اُسے سب کچھ سنایا جو بوعز
نے جواب میں کیا تھا۔ 17 روت بولی، "جَو کے یہ
دانے بھی اُس کی طرف سے ہیں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ
مَیں خالی ہاتھ آپ کے پاس واپس آؤں۔" 18 یہ سن کر
نعومی نے روت کو تسلی دی، "بیٹی، جب تک کوئی نتیجہ
نہ نکلے یہاں ٹھہر جائیں۔ اب یہ آدمی آرام نہیں کرے
گا بلکہ آج ہی معاملے کا حل نکالے گا۔"

4 بوعز شہر کے دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا
جہاں بزرگ فیصلے کیا کرتے تھے۔ کچھ دیر کے
بعد وہ رشتے دار وہاں سے گزرا جس کا ذکر بوعز نے روت
سے کیا تھا۔ بوعز اُس سے مخاطب ہوا، ”دوست، اِدھر
آئیں۔ میرے پاس بیٹھ جائیں۔“
رشتے دار اُس کے پاس بیٹھ گیا 2 تو بوعز نے شہر کے
دس بزرگوں کو بھی ساتھ بٹھایا۔ 3 پھر اُس نے رشتے دار
سے بات کی، ”نعومی ملکِ موآب سے واپس آ کر اپنے
شوہر اِلی مَلِک کی زمین فروخت کرنا چاہتی ہے۔ 4 یہ زمین
ہمارے خاندان کا موروثی حصہ ہے، اِس لئے مَیں نے
مناسب سمجھا کہ آپ کو اطلاع دوں تاکہ آپ یہ زمین
خرید لیں۔ بیت لحم کے بزرگ اور ساتھ بیٹھے راہنما اِس
کے گواہ ہوں گے۔ لازم ہے کہ یہ زمین ہمارے خاندان
کا حصہ رہے، اِس لئے بتائیں کہ کیا آپ اِسے خرید کر
چھڑائیں گے؟ آپ کا سب سے قریبی رشتہ ہے، اِس
لئے یہ آپ ہی کا حق ہے۔ اگر آپ زمین خریدنا نہ
چاہیں تو یہ میرا حق بنے گا۔“ رشتے دار نے جواب دیا،
”ٹھیک ہے، مَیں اِسے خرید کر چھڑاؤں گا۔“ 5 پھر بوعز
بولا، ”اگر آپ نعومی سے زمین خریدیں تو آپ کو اُس
کی موآبی بہو روت سے شادی کرنی پڑے گی تاکہ مرحوم
شوہر کی جگہ اولاد پیدا کریں جو اُس کا نام رکھ کر یہ زمین
سنبھالیں۔“
6 یہ سن کر رشتے دار نے کہا، ”پھر مَیں اِسے خریدنا
نہیں چاہتا، کیونکہ ایسا کرنے سے میری موروثی زمین کو
نقصان پہنچے گا۔ آپ ہی اِسے خرید کر چھڑائیں۔“
7 اُس زمانے میں اگر ایسے کسی معاملے میں کوئی زمین
خریدنے کا اپنا حق کسی دوسرے کو منتقل کرنا چاہتا تھا تو
وہ اپنی چپل اُتار کر اُسے دے دیتا تھا۔ اِس طریقے سے
فیصلہ قانونی طور پر طے ہو جاتا تھا۔ 8 چنانچہ روت کے
زیادہ قریبی رشتے دار نے اپنی چپل اُتار کر بوعز کو دے
دی اور کہا، ”آپ ہی زمین کو خرید لیں۔“ 9 تب بوعز
نے بزرگوں اور باقی لوگوں کے سامنے اعلان کیا، ”آج
آپ گواہ ہیں کہ مَیں نے نعومی سے سب کچھ خرید لیا
ہے جو اُس کے مرحوم شوہر اِلی مَلِک اور اُس کے دو بیٹوں
کلیون اور محلون کا تھا۔ 10 ساتھ ہی مَیں نے محلون کی بیوہ
موآبی عورت روت سے شادی کرنے کا وعدہ کیا ہے تاکہ
محلون کے نام سے بیٹا پیدا ہو۔ یوں مرحوم کی موروثی
زمین خاندان سے چھن نہیں جائے گی، اور اُس کا نام
ہمارے خاندان اور بیت لحم کے باشندوں میں قائم رہے
گا۔ آج آپ سب گواہ ہیں!“
11 بزرگوں اور شہر کے دروازے پر بیٹھے دیگر مردوں
نے اِس کی تصدیق کی، ”ہم گواہ ہیں! رب آپ کے
گھر میں آنے والی اِس عورت کو اُن برکتوں سے نوازے
جن سے اُس نے راخل اور لیاہ کو نوازا، جن سے تمام
اسرائیلی نکلے۔ رب کرے کہ آپ کی دولت اور عزت
اِفراتہ یعنی بیت لحم میں بڑھتی جائے۔ 12 وہ آپ اور آپ
کی بیوی کو اُتنی اولاد بخشے جتنی تمر اور یہوداہ کے بیٹے
فارص کے خاندان کو بخشی تھی۔“
13 چنانچہ روت بوعز کی بیوی بن گئی۔ اور رب کی
مرضی سے روت شادی کے بعد حاملہ ہوئی۔ جب اُس
کے بیٹا ہوا 14 تو بیت لحم کی عورتوں نے نعومی سے کہا،
”رب کی تمجید ہو! آپ کو یہ بچہ عطا کرنے سے اُس
نے ایسا شخص مہیا کیا ہے جو آپ کا خاندان سنبھالے
گا۔ اللہ کرے کہ اُس کی شہرت پورے اسرائیل میں
پھیل جائے۔ 15 اُس سے آپ تازہ دم ہو جائیں گی، اور
بُڑھاپے میں وہ آپ کو سہارا دے گا۔ کیونکہ آپ کی بہو

جو آپ کو پیار کرتی ہے اور جس کی قدر و قیمت سات
بیٹوں سے بڑھ کر ہے اُسی نے اُسے جنم دیا ہے!"
16 نعومی بچے کو اپنی گود میں بٹھا کر اُسے پالنے
لگی۔ 17 پڑوسی عورتوں نے اُس کا نام عوبید یعنی خدمت
کرنے والا رکھا۔ اُنہوں نے کہا، "نعومی کے ہاں
بیٹا پیدا ہوا ہے!"
عوبید داؤد بادشاہ کے باپ یسّی کا باپ تھا۔ 18 ذیل
میں فارص کا داؤد تک نسب نامہ ہے: فارص، حصرون،
19 رام، عمّی نداب، 20 نحسون، سلمون، 21 بوعز، عوبید،
22 یسّی اور داؤد۔

۱۔سموایل

حنّہ اللہ سے بچہ مانگتی ہے

1 افرائیم کے پہاڑی علاقے کے شہر راماتائم صوفیم
یعنی رامہ میں ایک افرائیمی رہتا تھا جس کا نام
اِلقانہ بن یروحام بن اِلیہو بن توخو بن صوف تھا۔
2 اِلقانہ کی دو بیویاں تھیں۔ ایک کا نام حنّہ تھا اور دوسری
کا فنِنّہ۔ فنِنّہ کے بچے تھے، لیکن حنّہ بےاولاد تھی۔
3 اِلقانہ ہر سال اپنے خاندان سمیت سفر کر کے
سَیلا کے مقدِس کے پاس جاتا تاکہ وہاں رب الافواج
کے حضور قربانی گزرانے اور اُس کی پرستش کرے۔ اُن
دنوں میں عیلی امام کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس سَیلا
میں امام کی خدمت انجام دیتے تھے۔ 4 ہر سال اِلقانہ
اپنی قربانی پیش کرنے کے بعد قربانی کے گوشت کے
ٹکڑے فنِنّہ اور اُس کے بیٹے بیٹیوں میں تقسیم کرتا۔
5 حنّہ کو بھی گوشت ملتا، لیکن جہاں دوسروں کو ایک
حصہ ملتا وہاں اُسے دو حصے ملتے تھے۔ کیونکہ اِلقانہ اُس
سے بہت محبت رکھتا تھا، اگرچہ اب تک رب کی مرضی
نہیں تھی کہ حنّہ کے بچے پیدا ہوں۔ 6 فنِنّہ کی حنّہ سے
دشمنی تھی، اِس لئے وہ ہر سال حنّہ کے بانجھ پن کا مذاق
اُڑا کر اُسے تنگ کرتی تھی۔ 7 سال بہ سال ایسا ہی ہوا
کرتا تھا۔ جب بھی وہ رب کے مقدِس کے پاس جاتے
تو فنِنّہ حنّہ کو اِتنا تنگ کرتی کہ وہ اُس کی باتیں سن سن
کر رو پڑتی اور کھا پی نہ سکتی۔ 8 پھر اِلقانہ پوچھتا، ”حنّہ،
تُو کیوں رو رہی ہے؟ تُو کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟
اُداس ہونے کی کیا ضرورت؟ مَیں تو ہوں۔ کیا یہ دس
بیٹوں سے کہیں بہتر نہیں؟“
9 ایک دن جب وہ سَیلا میں تھے تو حنّہ کھانے پینے
کے بعد دعا کرنے کے لئے اُٹھی۔ عیلی امام رب
کے مقدِس کے دروازے کے پاس کرسی پر بیٹھا تھا۔
10 حنّہ شدید پریشانی کے عالم میں پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگی۔ رب سے دعا کرتے کرتے 11 اُس نے قسم
کھائی، ”اے رب الافواج، میری بُری حالت پر نظر ڈال
کر مجھے یاد کر! اپنی خادمہ کو مت بھولنا بلکہ بیٹا عطا
فرما! اگر تُو ایسا کرے تو مَیں اُسے تجھے واپس کر دوں
گی۔ اے رب، اُس کی پوری زندگی تیرے لئے مخصوص
ہو گی! اِس کا نشان یہ ہو گا کہ اُس کے بال کبھی نہیں
کٹوائے جائیں گے۔“
12 حنّہ بڑی دیر تک یوں دعا کرتی رہی۔ عیلی اُس کے
منہ پر غور کرنے لگا 13 تو دیکھا کہ حنّہ کے ہونٹ تو ہل

رہے ہیں لیکن آواز سنائی نہیں دے رہی، کیونکہ حنّہ دل
ہی دل میں دعا کر رہی تھی۔ لیکن عیلی کو ایسا لگ رہا تھا
کہ وہ نشے میں دُھت ہے، 14 اِس لئے اُس نے اُسے
جھڑکتے ہوئے کہا، ”تُو کب تک نشے میں دُھت رہے
گی؟ مَے پینے سے باز آ!“
15 حنّہ نے جواب دیا، ”میرے آقا، ایسی کوئی بات
نہیں ہے۔ مَیں نے نہ مَے، نہ کوئی اَور نشہ آور چیز
چکھی ہے۔ بات یہ ہے کہ مَیں بڑی رنجیدہ ہوں، اِس
لئے رب کے حضور اپنے دل کی آہ و زاری اُنڈیل دی
ہے۔[a] 16 یہ نہ سمجھیں کہ مَیں نکمی عورت ہوں، بلکہ
مَیں بڑے غم اور اذیت میں دعا کر رہی تھی۔“
17 یہ سن کر عیلی نے جواب دیا، ”سلامتی سے
اپنے گھر چلی جا! اسرائیل کا خدا تیری درخواست پوری
کرے۔“ 18 حنّہ نے کہا، ”اپنی خادمہ پر آپ کی نظرِ
کرم ہو۔“ پھر اُس نے جا کر کچھ کھایا، اور اُس کا چہرہ
اُداس نہ رہا۔

سموایل کی پیدائش اور بچپن

19 اگلے دن پورا خاندان صبح سویرے اُٹھا۔ اُنہوں
نے مقدِس میں جا کر رب کی پرستش کی، پھر رامہ واپس
چلے گئے جہاں اُن کا گھر تھا۔ اور رب نے حنّہ کو یاد کر
کے اُس کی دعا سنی۔ 20 اِلقانہ اور حنّہ کے بیٹا پیدا ہوا۔
حنّہ نے اُس کا نام سموایل یعنی 'اُس کا نام اللہ ہے' رکھا،
کیونکہ اُس نے کہا، ”مَیں نے اُسے رب سے مانگا۔“
21 اگلے سال اِلقانہ خاندان کے ساتھ معمول کے
مطابق سَیلا گیا تاکہ رب کو سالانہ قربانی پیش کرے اور
اپنی مَنّت پوری کرے۔ 22 لیکن حنّہ نہ گئی۔ اُس نے
اپنے شوہر سے کہا، ”جب بچہ دودھ پینا چھوڑ دے گا
تب ہی مَیں اُسے لے کر رب کے حضور پیش کروں
گی۔ اُس وقت سے وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔“ 23 اِلقانہ
نے جواب دیا، ”وہ کچھ کر جو تجھے مناسب لگے۔ بچے
کا دودھ چھڑانے تک یہاں رہ۔ لیکن رب اپنا کلام قائم
رکھے۔“ چنانچہ حنّہ بچے کے دودھ چھڑانے تک گھر
میں رہی۔
24 جب سموایل نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو حنّہ اُسے
سَیلا میں رب کے مقدِس کے پاس لے گئی، گو بچہ ابھی
چھوٹا تھا۔ قربانیوں کے لئے اُس کے پاس تین بَیل،
میدے کے تقریباً 16 کلوگرام اور مَے کی مشک تھی۔
25 بَیل کو قربان گاہ پر چڑھانے کے بعد اِلقانہ اور
حنّہ بچے کو عیلی کے پاس لے گئے۔ 26 حنّہ نے کہا،
”میرے آقا، آپ کی حیات کی قسم، مَیں وہی عورت
ہوں جو کچھ سال پہلے یہاں آپ کی موجودگی میں کھڑی
دعا کر رہی تھی۔ 27 اُس وقت مَیں نے التماس کی تھی کہ
رب مجھے بیٹا عطا کرے، اور رب نے میری سنی ہے۔
28 چنانچہ اب مَیں اپنا وعدہ پورا کر کے بیٹے کو رب کو
واپس کر دیتی ہوں۔ عمر بھر وہ رب کے لئے مخصوص ہو
گا۔“ تب اُس نے رب کے حضور سجدہ کیا۔

حنّہ کا گیت

2 وہاں حنّہ نے یہ گیت گایا،
”میرا دل رب کی خوشی مناتا ہے، کیونکہ اُس
نے مجھے قوت عطا کی ہے۔ میرا منہ دلیری سے اپنے
دشمنوں کے خلاف بات کرتا ہے، کیونکہ مَیں تیری نجات
کے باعث باغ باغ ہوں۔

[a] لفظی ترجمہ: اپنی جان اُنڈیل دی ہے۔

2 رب جیسا قدوس کوئی نہیں ہے، تیرے سوا کوئی
نہیں ہے۔ ہمارے خدا جیسی کوئی چٹان نہیں ہے۔
3 ڈینگیں مارنے سے باز آؤ! گستاخ باتیں مت بکو!
کیونکہ رب ایسا خدا ہے جو سب کچھ جانتا ہے، وہ تمام
اعمال کو تول کر پرکھتا ہے۔ 4 اب بڑوں کی کمانیں ٹوٹ
گئی ہیں جبکہ گرنے والے قوت سے کمربستہ ہو گئے
ہیں۔ 5 جو پہلے سیر تھے وہ روٹی ملنے کے لئے مزدوری
کرتے ہیں جبکہ جو پہلے بھوکے تھے وہ سیر ہو گئے ہیں۔
بےاولاد عورت کے سات بچے پیدا ہوئے ہیں جبکہ وافر
بچوں کی ماں مُرجھا رہی ہے۔

6 رب ایک کو مرنے دیتا اور دوسرے کو زندہ ہونے
دیتا ہے۔ وہ ایک کو پاتال میں اُترنے دیتا اور دوسرے کو
وہاں سے نکل آنے دیتا ہے۔ 7 رب ہی غریب اور امیر
بنا دیتا ہے، وہی پست کرتا اور وہی سرفراز کرتا ہے۔ 8 وہ
خاک میں دبے آدمی کو کھڑا کرتا ہے اور راکھ میں لیٹے
ضرورت مند کو سرفراز کرتا ہے، پھر اُنہیں رئیسوں کے
ساتھ عزت کی کرسی پر بٹھا دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی بنیادیں
رب کی ہیں، اور اُسی نے اُن پر زمین رکھی ہے۔

9 وہ اپنے وفادار پیروکاروں کے پاؤں محفوظ رکھے گا
جبکہ شریر تاریکی میں چپ ہو جائیں گے۔ کیونکہ انسان
اپنی طاقت سے کامیاب نہیں ہوتا۔ 10 جو رب سے
لڑنے کی جرأت کریں وہ پاش پاش ہو جائیں گے۔ رب
آسمان سے اُن کے خلاف گرج کر دنیا کی انتہا تک سب
کی عدالت کرے گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو تقویت اور اپنے
مسح کئے ہوئے خادم کو قوت عطا کرے گا۔“

11 پھر اِلقانہ اور حنّہ رامہ میں اپنے گھر واپس چلے
گئے۔ لیکن اُن کا بیٹا عیلی امام کے پاس رہا اور مقدِس
میں رب کی خدمت کرنے لگا۔

عیلی کے بیٹوں کی بےدین زندگی

12 لیکن عیلی کے بیٹے بدمعاش تھے۔ نہ وہ رب کو
جانتے تھے، 13 نہ امام کی حیثیت سے اپنے فرائض صحیح
طور پر ادا کرتے تھے۔ کیونکہ جب بھی کوئی آدمی اپنی
قربانی پیش کر کے رفاقتی کھانے کے لئے گوشت اُبالتا تو
عیلی کے بیٹے اپنے نوکر کو وہاں بھیج دیتے۔ یہ نوکر سہ
شاخہ کانٹا 14 دیگ میں ڈال کر گوشت کا ہر وہ ٹکڑا اپنے
مالکوں کے پاس لے جاتا جو کانٹے سے لگ جاتا۔ یہی
اُن کا تمام اسرائیلیوں کے ساتھ سلوک تھا جو سَیلا میں
قربانیاں چڑھانے آتے تھے۔ 15 نہ صرف یہ بلکہ کئی بار
نوکر اُس وقت بھی آ جاتا جب جانور کی چربی ابھی قربان
گاہ پر جلانی ہوتی تھی۔ پھر وہ تقاضا کرتا، ”مجھے امام کے
لئے کچا گوشت دے دو! اُسے اُبلا گوشت منظور نہیں
بلکہ صرف کچا گوشت، کیونکہ وہ اُسے بھوننا چاہتا ہے۔“
16 قربانی پیش کرنے والا اعتراض کرتا، ”پہلے تو رب کے
لئے چربی جلانا ہے، اِس کے بعد ہی جو جی چاہے لے
لیں۔“ پھر نوکر بدتمیزی کرتا، ”نہیں، اُسے ابھی دے
دو، ورنہ مَیں زبردستی لے لوں گا۔“ 17 اِن جوان اماموں
کا یہ گناہ رب کی نظر میں نہایت سنگین تھا، کیونکہ وہ
رب کی قربانیاں حقیر جانتے تھے۔

ماں باپ سموایل سے ملنے آتے ہیں

18 لیکن چھوٹا سموایل رب کے حضور خدمت کرتا
رہا۔ اُسے بھی دوسرے اماموں کی طرح کتان کا بالاپوش

دیا گیا تھا۔ 19 ہر سال جب اُس کی ماں خاوند کے ساتھ
قربانی پیش کرنے کے لئے سَیلا آتی تو وہ نیا چوغہ سی
کر اُسے دے دیتی۔ 20 اور روانہ ہونے سے پہلے عیلی
سموایل کے ماں باپ کو برکت دے کر اِلقانہ سے کہتا،
''حنّہ نے رب سے بچہ مانگ لیا اور جب ملا تو اُسے
رب کو واپس کر دیا۔ اب رب آپ کو اِس بچے کی جگہ
مزید بچے دے۔'' اِس کے بعد وہ اپنے گھر چلے جاتے۔
21 اور واقعی، رب نے حنّہ کو مزید تین بیٹے اور دو بیٹیاں
عطا کیں۔ یہ بچے گھر میں رہے، لیکن سموایل رب کے
حضور خدمت کرتے کرتے جوان ہو گیا۔

عیلی کے بیٹے باپ کی نہیں سنتے

22 عیلی اُس وقت بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ بیٹوں کا تمام
اسرائیل کے ساتھ بُرا سلوک اُس کے کانوں تک پہنچ گیا
تھا، بلکہ یہ بھی کہ بیٹے اُن عورتوں سے ناجائز تعلقات
رکھتے ہیں جو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر خدمت
کرتی ہیں۔ 23 اُس نے اُنہیں سمجھایا بھی تھا، ''آپ
ایسی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں؟ مجھے تمام لوگوں سے
آپ کے شریر کاموں کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ 24 بیٹو،
ایسا مت کرنا! جو باتیں آپ کے بارے میں رب کی
قوم میں پھیل گئی ہیں وہ اچھی نہیں۔ 25 دیکھیں، اگر
انسان کسی دوسرے انسان کا گناہ کرے تو ہو سکتا ہے اللہ
دونوں کا درمیانی بن کر قصوروار شخص پر رحم کرے۔
لیکن اگر کوئی رب کا گناہ کرے تو پھر کون اُس کا درمیانی
بن کر اُسے بچائے گا؟''
لیکن عیلی کے بیٹوں نے باپ کی نہ سنی، کیونکہ رب
کی مرضی تھی کہ اُنہیں سزائے موت مل جائے۔
26 لیکن سموایل اُن سے فرق تھا۔ جتنا وہ بڑا ہوتا گیا
اُتنی اُس کی رب اور انسان کے سامنے قبولیت بڑھتی گئی۔

عیلی کے گھرانے کو سزا ملنے کی پیش گوئی

27 ایک دن ایک نبی عیلی کے پاس آیا اور کہا، ''رب
فرماتا ہے، 'کیا جب تیرا باپ ہارون اور اُس کا گھرانا
مصر کے بادشاہ کے غلام تھے تو مَیں نے اپنے آپ کو
اُس پر ظاہر نہ کیا؟ 28 گو اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے
لیکن مَیں نے مقرر کیا کہ اُسی کے گھرانے کے مرد
میرے امام بن کر قربان گاہ کے سامنے خدمت کریں،
بخور جلائیں اور میرے حضور امام کا بالاپوش پہنیں۔ ساتھ
ساتھ مَیں نے اُنہیں قربان گاہ پر جلنے والی قربانیوں کا
ایک حصہ ملنے کا حق دے دیا۔ 29 تو پھر تم لوگ ذبح
اور غلہ کی وہ قربانیاں حقیر کیوں جانتے ہو جو مجھے ہی
پیش کی جاتی ہیں اور جو مَیں نے اپنی سکونت گاہ کے
لئے مقرر کی تھیں؟ عیلی، تُو اپنے بیٹوں کا مجھ سے زیادہ
احترام کرتا ہے۔ تم تو میری قوم اسرائیل کی ہر قربانی کے
بہترین حصے کھا کھا کر موٹے ہو گئے ہو۔'
30 چنانچہ رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے،
'وعدہ تو مَیں نے کیا تھا کہ لاوی کے قبیلے کا تیرا گھرانا
ہمیشہ ہی امام کی خدمت سرانجام دے گا۔ لیکن اب
مَیں اعلان کرتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا! کیونکہ جو
میرا احترام کرتے ہیں اُن کا مَیں احترام کروں گا، لیکن جو
مجھے حقیر جانتے ہیں اُنہیں حقیر جانا جائے گا۔ 31 اِس
لئے سن! ایسے دن آ رہے ہیں جب مَیں تیری اور
تیرے گھرانے کی طاقت یوں توڑ ڈالوں گا کہ گھر کا
کوئی بھی بزرگ نہیں پایا جائے گا۔ 32 اور تُو مقدِس میں
مصیبت دیکھے گا حالانکہ مَیں اسرائیل کے ساتھ بھلائی
کرتا رہوں گا۔ تیرے گھر میں کبھی بھی بزرگ نہیں پایا

جائے گا۔ 33 مَیں تم میں سے ہر ایک کو تو اپنی خدمت
سے نکال کر ہلاک نہیں کروں گا جب تیری آنکھیں
دُھندلی سی پڑ جائیں گی اور تیری جان ہلکان ہو جائے
گی۔ لیکن تیری تمام اولاد غیرطبعی موت مرے گی۔
34 تیرے بیٹے حُفنی اور فینحاس دونوں ایک ہی دن
ہلاک ہو جائیں گے۔ اِس نشان سے تجھے یقین آئے گا
کہ جو کچھ مَیں نے فرمایا ہے وہ سچ ہے۔
35 تب مَیں اپنے لئے ایک امام کھڑا کروں گا جو وفادار
رہے گا۔ جو بھی میرا دل اور میری جان چاہے گی وہی وہ
کرے گا۔ مَیں اُس کے گھر کی مضبوط بنیادیں رکھوں گا،
اور وہ ہمیشہ تک میرے مسح کئے ہوئے خادم کے حضور
آتا جاتا رہے گا۔ 36 اُس وقت تیرے گھر کے بچے ہوئے
تمام افراد اُس امام کے سامنے جھک جائیں گے اور پیسے
اور روٹی مانگ کر التماس کریں گے، 'مجھے امام کی کوئی نہ
کوئی ذمہ داری دیں تاکہ روٹی کا ٹکڑا مل جائے'۔''

اللہ سموایل سے ہم کلام ہوتا ہے

3 چھوٹا سموایل عیلی کے زیرِ نگرانی رب کے
حضور خدمت کرتا تھا۔ اُن دنوں میں رب کی
طرف سے بہت کم پیغام یا رویائیں ملتی تھیں۔ 2 ایک
رات عیلی جس کی آنکھیں اِتنی کمزور ہو گئی تھیں کہ
دیکھنا تقریباً ناممکن تھا معمول کے مطابق سو گیا تھا۔
3 سموایل بھی لیٹ گیا تھا۔ وہ رب کے مقدِس میں سو
رہا تھا جہاں عہد کا صندوق پڑا تھا۔ شمع دان اب تک
رب کے حضور جل رہا تھا 4-5 کہ اچانک رب نے
آواز دی، ''سموایل!'' سموایل نے جواب دیا، ''جی،
مَیں ابھی آتا ہوں۔'' وہ بھاگ کر عیلی کے پاس گیا اور
کہا، ''جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بُلایا؟''
عیلی بولا، ''نہیں، مَیں نے تمہیں نہیں بُلایا۔ واپس جا کر
دوبارہ لیٹ جاؤ۔'' چنانچہ سموایل دوبارہ لیٹ گیا۔
6 لیکن رب نے ایک بار پھر آواز دی، ''سموایل!''
لڑکا دوبارہ اُٹھا اور عیلی کے پاس جا کر بولا، ''جی جناب،
مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بُلایا؟'' عیلی نے جواب
دیا، ''نہیں بیٹا، مَیں نے تمہیں نہیں بُلایا۔ دوبارہ
سو جاؤ۔''
7 اُس وقت سموایل رب کی آواز نہیں پہچان سکتا
تھا، کیونکہ ابھی اُسے رب کا کوئی پیغام نہیں ملا تھا۔
8 چنانچہ رب نے تیسری بار آواز دی، ''سموایل!''
ایک اَور مرتبہ سموایل اُٹھ کھڑا ہوا اور عیلی کے پاس
جا کر بولا، ''جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے
بُلایا؟'' یہ سن کر عیلی نے جان لیا کہ رب سموایل سے
ہم کلام ہو رہا ہے۔ 9 اِس لئے اُس نے لڑکے کو بتایا،
''اب دوبارہ لیٹ جاؤ، لیکن اگلی دفعہ جب آواز سنائی
دے تو تمہیں کہنا ہے، 'اے رب، فرما۔ تیرا خادم سن
رہا ہے'۔''
سموایل ایک بار پھر اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ 10 رب
آ کر وہاں کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح پکارا، ''سموایل!
سموایل!'' لڑکے نے جواب دیا، ''اے رب، فرما۔ تیرا
خادم سن رہا ہے۔'' 11 پھر رب سموایل سے ہم کلام
ہوا، ''دیکھ، مَیں اسرائیل میں اِتنا ہول ناک کام کروں
گا کہ جسے بھی اِس کی خبر ملے گی اُس کے کان بجنے
لگیں گے۔ 12 اُس وقت مَیں شروع سے لے کر آخر
تک وہ تمام باتیں پوری کروں گا جو مَیں نے عیلی اور
اُس کے گھرانے کے بارے میں کی ہیں۔ 13 مَیں عیلی
کو آگاہ کر چکا ہوں کہ اُس کا گھرانا ہمیشہ تک میری
عدالت کا نشانہ بنا رہے گا۔ کیونکہ گو اُسے صاف معلوم

تھا کہ اُس کے بیٹے اپنی غلط حرکتوں سے میرا غضب اپنے
آپ پر لائیں گے تو بھی اُس نے اُنہیں کرنے دیا اور نہ
روکا۔ 14 مَیں نے قسم کھائی ہے کہ عیلی کے گھرانے کا
قصور نہ ذبح اور نہ غلہ کی کسی قربانی سے دُور کیا جا سکتا
ہے بلکہ اِس کا کفارہ کبھی بھی نہیں دیا جا سکے گا!"
15 اِس کے بعد سموایل صبح تک اپنے بستر پر لیٹا
رہا۔ پھر وہ معمول کے مطابق اُٹھا اور رب کے گھر کے
دروازے کھول دیئے۔ وہ عیلی کو اپنی رویا بتانے سے
ڈرتا تھا، 16 لیکن عیلی نے اُسے بُلا کر کہا، "سموایل،
میرے بیٹے!" سموایل نے جواب دیا، "جی، مَیں حاضر
ہوں۔" 17 عیلی نے پوچھا، "رب نے تمہیں کیا بتایا
ہے؟ کوئی بھی بات مجھ سے مت چھپانا! اللہ تمہیں سخت
سزا دے اگر تم ایک لفظ بھی مجھ سے پوشیدہ رکھو۔"
18 پھر سموایل نے اُسے کھل کر سب کچھ بتا دیا اور
ایک بات بھی نہ چھپائی۔ عیلی نے کہا، "وہی رب ہے۔
جو کچھ اُس کی نظر میں ٹھیک ہے اُسے وہ کرے۔"
19 سموایل جوان ہوتا گیا، اور رب اُس کے ساتھ
تھا۔ اُس نے سموایل کی ہر بات پوری ہونے دی۔
20 پورے اسرائیل نے دان سے لے کر بیرسبع تک جان
لیا کہ رب نے اپنے نبی سموایل کی تصدیق کی ہے۔
21 اگلے سالوں میں بھی رب سَیلا میں اپنے کلام سے
4 سموایل پر ظاہر ہوتا رہا۔ 1 یوں سموایل کا کلام
سَیلا سے نکل کر پورے اسرائیل میں پھیل گیا۔

فلستی عہد کا صندوق چھین لیتے ہیں

ایک دن اسرائیل کی فلستیوں کے ساتھ جنگ چھڑ
گئی۔ اسرائیلیوں نے لڑنے کے لئے نکل کر ابن عزر
کے پاس اپنی لشکرگاہ لگائی جبکہ فلستیوں نے افیق
کے پاس اپنے ڈیرے ڈالے۔ 2 پہلے فلستیوں نے
اسرائیلیوں پر حملہ کیا۔ لڑتے لڑتے اُنہوں نے اسرائیل
کو شکست دی۔ تقریباً 4,000 اسرائیلی میدانِ جنگ
میں ہلاک ہوئے۔
3 فوج لشکرگاہ میں واپس آئی تو اسرائیل کے بزرگ
سوچنے لگے، "رب نے فلستیوں کو ہم پر کیوں فتح
پانے دی؟ آؤ، ہم رب کے عہد کا صندوق سَیلا سے
لے آئیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ چل کر ہمیں دشمن
سے بچائے۔"
4 چنانچہ عہد کا صندوق جس کے اوپر رب الافواج
کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے سَیلا سے لایا
گیا۔ عیلی کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی ساتھ آئے۔
5 جب عہد کا صندوق لشکرگاہ میں پہنچا تو اسرائیلی نہایت
خوش ہو کر بلند آواز سے نعرے لگانے لگے۔ اِتنا شور مچ
گیا کہ زمین ہل گئی۔
6 یہ سن کر فلستی چونک اُٹھے اور ایک دوسرے
سے پوچھنے لگے، "یہ کیسا شور ہے جو اسرائیلی لشکرگاہ
میں ہو رہا ہے؟" جب پتا چلا کہ رب کے عہد کا
صندوق اسرائیلی لشکرگاہ میں آ گیا ہے 7 تو وہ گھبرا کر
چلّائے۔ "اُن کا دیوتا اُن کی لشکرگاہ میں آ گیا ہے۔
ہائے، ہمارا ستیاناس ہو گیا ہے! پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا
ہے۔ 8 ہم پر افسوس! کون ہمیں اِن طاقت ور دیوتاؤں
سے بچائے گا؟ کیونکہ اِن ہی نے ریگستان میں مصریوں
کو ہر قسم کی بلا سے مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ 9 بھائیو،
اب دلیر ہو اور مردانگی دکھاؤ، ورنہ ہم اُسی طرح عبرانیوں
کے غلام بن جائیں گے جیسے وہ اب تک ہمارے غلام
تھے۔ مردانگی دکھا کر لڑو!" 10 آپس میں ایسی باتیں
کرتے کرتے فلستی لڑنے کے لئے نکلے اور اسرائیل کو

شکست دی۔ ہر طرف قتلِ عام نظر آیا، اور 30,000
پیادے اسرائیلی کام آئے۔ باقی سب فرار ہو کر اپنے
اپنے گھروں میں چھپ گئے۔ 11 عیلی کے دو بیٹے حُفنی
اور فینحاس بھی اُسی دن ہلاک ہوئے، اور اللہ کے عہد کا
صندوق فلستیوں کے قبضے میں آ گیا۔

عیلی کی موت

12 اُسی دن بن یمین کے قبیلے کا ایک آدمی میدانِ
جنگ سے بھاگ کر سَیلا پہنچ گیا۔ اُس کے کپڑے پھٹے
ہوئے تھے اور سر پر خاک تھی۔ 13-15 عیلی سڑک کے
کنارے اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ اب اندھا ہو چکا تھا،
کیونکہ اُس کی عمر 98 سال تھی۔ وہ بڑی بے چینی سے
راستے پر دھیان دے رہا تھا تاکہ جنگ کی کوئی تازہ خبر
مل جائے، کیونکہ اُسے اِس بات کی بڑی فکر تھی کہ اللہ
کا صندوق لشکر گاہ میں ہے۔
جب وہ آدمی شہر میں داخل ہوا اور لوگوں کو سارا ماجرا
سنایا تو پورا شہر چلّانے لگا۔ جب عیلی نے شور سنا تو اُس
نے پوچھا، ”یہ کیا شور ہے؟“ بن یمینی دوڑ کر عیلی کے
پاس آیا اور بولا، 16 ”مَیں میدانِ جنگ سے آیا ہوں۔
آج ہی مَیں وہاں سے فرار ہوا۔“ عیلی نے پوچھا، ”بیٹا،
کیا ہوا؟“ 17 قاصد نے جواب دیا، ”اسرائیلی فلستیوں
کے سامنے فرار ہوئے۔ فوج کو ہر طرف شکست ماننی
پڑی، اور آپ کے دونوں بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی
مارے گئے ہیں۔ افسوس، اللہ کا صندوق بھی دشمن کے
قبضے میں آ گیا ہے۔“
18 عہد کے صندوق کا ذکر سنتے ہی عیلی اپنی کرسی پر
سے پیچھے کی طرف گر گیا۔ چونکہ وہ بوڑھا اور بھاری
بھرکم تھا اِس لئے اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ
وہیں مقدِس کے دروازے کے پاس ہی مر گیا۔ وہ
40 سال اسرائیل کا قاضی رہا تھا۔

فینحاس کی بیوہ کی موت

19 اُس وقت عیلی کی بہو یعنی فینحاس کی بیوی کا
پاؤں بھاری تھا اور بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ جب اُس نے
سنا کہ اللہ کا صندوق دشمن کے ہاتھ میں آ گیا ہے اور
کہ سسر اور شوہر دونوں مر گئے ہیں تو اُسے اِتنا سخت
صدمہ پہنچا کہ وہ شدید دردِ زہ میں مبتلا ہو گئی۔ وہ
جھک گئی، اور بچہ پیدا ہوا۔ 20 اُس کی جان نکلنے لگی تو
دائیوں نے اُس کی حوصلہ افزائی کر کے کہا، ”ڈرو مت!
تمہارے بیٹا پیدا ہوا ہے۔“ لیکن ماں نے نہ جواب دیا،
نہ بات پر دھیان دیا۔ 21-22 کیونکہ وہ اللہ کے صندوق
کے چھن جانے اور سسر اور شوہر کی موت کے باعث
نہایت بے دل ہو گئی تھی۔ اُس نے کہا، ”بیٹے کا نام
یکبود یعنی ’جلال کہاں رہا‘ ہے، کیونکہ اللہ کے صندوق
کے چھن جانے سے اللہ کا جلال اسرائیل سے جاتا
رہا ہے۔“

فلستیوں میں عہد کا صندوق

5 فلستی اللہ کا صندوق ابن عزر سے اشدود شہر
میں لے گئے۔ 2 وہاں اُنہوں نے اُسے اپنے
دیوتا دجون کے مندر میں بُت کے قریب رکھ دیا۔
3 اگلے دن صبح سویرے جب اشدود کے باشندے مندر
میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دجون کا مجسمہ منہ
کے بل رب کے صندوق کے سامنے ہی پڑا ہے۔ اُنہوں
نے دجون کو اُٹھا کر دوبارہ اُس کی جگہ پر کھڑا کیا۔ 4 لیکن
اگلے دن جب صبح سویرے آئے تو دجون دوبارہ منہ کے

بل رب کے صندوق کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ لیکن اِس
مرتبہ بُت کا سر اور ہاتھ ٹوٹ کر دہلیز پر پڑے تھے۔
صرف دھڑ رہ گیا تھا۔ 5 یہی وجہ ہے کہ آج تک دجون کا
کوئی بھی پجاری یا مہمان اشدود کے مندر کی دہلیز پر قدم
نہیں رکھتا۔

6 پھر رب نے اشدود اور گرد و نواح کے دیہاتوں پر
سخت دباؤ ڈال کر باشندوں کو پریشان کر دیا۔ اُن میں
اچانک اذیت ناک پھوڑوں کی وبا پھیل گئی۔ 7 جب
اشدود کے لوگوں نے اِس کی وجہ جان لی تو وہ بولے،
”لازم ہے کہ اسرائیل کے خدا کا صندوق ہمارے پاس
نہ رہے۔ کیونکہ اُس کا ہم پر اور ہمارے دیوتا دجون پر
دباؤ ناقابلِ برداشت ہے۔“

8 اُنہوں نے تمام فلستی حکمرانوں کو اکٹھا کر کے
پوچھا، ”ہم اسرائیل کے خدا کے صندوق کے ساتھ
کیا کریں؟“

اُنہوں نے مشورہ دیا، ”اُسے جات شہر میں لے
جائیں۔“ 9 لیکن جب عہد کا صندوق جات میں چھوڑا
گیا تو رب کا دباؤ اُس شہر پر بھی آ گیا۔ بڑی افرا تفری
پیدا ہوئی، کیونکہ چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک سب کو
اذیت ناک پھوڑے نکل آئے۔ 10 تب اُنہوں نے عہد
کا صندوق آگے عقرون بھیج دیا۔

لیکن صندوق ابھی پہنچنے والا تھا کہ عقرون کے
باشندے چیخنے لگے، ”وہ اسرائیل کے خدا کا صندوق
ہمارے پاس لائے ہیں تاکہ ہمیں ہلاک کر دیں!“
11 تمام فلستی حکمرانوں کو دوبارہ بُلایا گیا، اور عقرونیوں
نے تقاضا کیا کہ صندوق کو شہر سے دُور کیا جائے۔ وہ
بولے، ”اِسے وہاں واپس بھیجا جائے جہاں سے آیا ہے،
ورنہ یہ ہمیں بلکہ پوری قوم کو ہلاک کر ڈالے گا۔“
کیونکہ شہر پر رب کا سخت دباؤ حاوی ہو گیا تھا۔ مہلک وبا
کے باعث اُس میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ 12 جو
مرنے سے بچا اُسے کم از کم پھوڑے نکل آئے۔ چاروں
طرف لوگوں کی چیخ پکار فضا میں بلند ہوئی۔

عہد کا صندوق اسرائیل واپس لایا جاتا ہے

6 اللہ کا صندوق اب سات مہینے فلستیوں کے پاس
رہا تھا۔ 2 آخرکار اُنہوں نے اپنے تمام پجاریوں
اور رمّالوں کو بُلا کر اُن سے مشورہ کیا، ”اب ہم رب
کے صندوق کا کیا کریں؟ ہمیں بتائیں کہ اِسے کس
طرح اِس کے اپنے ملک میں واپس بھیجیں۔“

3 پجاریوں اور رمّالوں نے جواب دیا، ”اگر آپ اُسے
واپس بھیجیں تو ویسے مت بھیجنا بلکہ قصور کی قربانی ساتھ
بھیجنا۔ تب آپ کو شفا ملے گی، اور آپ جان لیں گے
کہ وہ آپ کو سزا دینے سے کیوں نہیں باز آیا۔“

4 فلستیوں نے پوچھا، ”ہم اُسے کس قسم کی قصور کی
قربانی بھیجیں؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”فلستیوں کے پانچ حکمران
ہیں، اِس لئے سونے کے پانچ پھوڑے اور پانچ چوہے
بنوائیں، کیونکہ آپ سب اِس ایک ہی وبا کی زد میں
آئے ہوئے ہیں، خواہ حکمران ہوں، خواہ رعایا۔ 5 سونے
کے یہ پھوڑے اور ملک کو تباہ کرنے والے چوہے بنا
کر اسرائیل کے دیوتا کا احترام کریں۔ شاید وہ یہ دیکھ کر
آپ، آپ کے دیوتاؤں اور ملک کو سزا دینے سے باز
آئے۔ 6 آپ کیوں پرانے زمانے کے مصریوں اور اُن
کے بادشاہ کی طرح اَڑ جائیں؟ کیونکہ اُس وقت اللہ نے
مصریوں کو اِتنی سخت مصیبت میں ڈال دیا کہ آخرکار
اُنہیں اسرائیلیوں کو جانے دینا پڑا۔

7 اب بَیل گاڑی بنا کر اُس کے آگے دو گائیں جوتیں۔
ایسی گائیں ہوں جن کے دودھ پینے والے بچے ہوں اور
جن پر اب تک جوا نہ رکھا گیا ہو۔ گائیوں کو بَیل گاڑی
کے آگے جوتیں، لیکن اُن کے بچوں کو ساتھ جانے نہ
دیں بلکہ اُنہیں کہیں بند رکھیں۔ 8 پھر رب کا صندوق
بَیل گاڑی پر رکھا جائے اور اُس کے ساتھ ایک تھیلا جس
میں سونے کی وہ چیزیں ہوں جو آپ قصور کی قربانی کے
طور پر بھیج رہے ہیں۔ اِس کے بعد گائیوں کو کھلا چھوڑ
دیں۔ 9 غور کریں کہ وہ کون سا راستہ اختیار کریں گی۔
اگر اسرائیل کے بیت شمس کی طرف چلیں تو پھر معلوم
ہو گا کہ رب ہم پر یہ بڑی مصیبت لایا ہے۔ لیکن اگر وہ
کہیں اَور چلیں تو مطلب ہو گا کہ اسرائیل کے دیوتا نے
ہمیں سزا نہیں دی بلکہ سب کچھ اتفاق سے ہوا ہے۔"
10 فلستیوں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے دو گائیں نئی
بَیل گاڑی میں جوت کر اُن کے چھوٹے بچوں کو کہیں
بند رکھا۔ 11 پھر اُنہوں نے عہد کا صندوق اُس تھیلے
سمیت جس میں سونے کے چوہے اور پھوڑے تھے
بَیل گاڑی پر رکھا۔
12 جب گائیوں کو چھوڑ دیا گیا تو وہ ڈکراتی ڈکراتی
سیدھی بیت شمس کے راستے پر آ گئیں اور نہ دائیں، نہ
بائیں طرف ہٹیں۔ فلستیوں کے سردار بیت شمس کی
سرحد تک اُن کے پیچھے چلے۔
13 اُس وقت بیت شمس کے باشندے نیچے وادی میں
گندم کی فصل کاٹ رہے تھے۔ عہد کا صندوق دیکھ کر
وہ نہایت خوش ہوئے۔ 14 بَیل گاڑی ایک کھیت تک
پہنچی جس کا مالک بیت شمس کا رہنے والا یشوع تھا۔ وہاں
وہ ایک بڑے پتھر کے پاس رُک گئی۔ لوگوں نے بَیل
گاڑی کی لکڑی ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُسے جلا دیا اور
گائیوں کو ذبح کر کے رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے
طور پر پیش کیا۔ 15 لاوی کے قبیلے کے کچھ مردوں نے
رب کے صندوق کو بَیل گاڑی سے اُٹھا کر سونے کی
چیزوں کے تھیلے سمیت پتھر پر رکھ دیا۔ اُس دن بیت
شمس کے لوگوں نے رب کو بھسم ہونے والی اور ذبح کی
قربانیاں پیش کیں۔
16 یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد فلستی سردار اُسی دن
عقرون واپس چلے گئے۔ 17 فلستیوں نے اپنا قصور دُور
کرنے کے لئے ہر ایک شہر کے لئے سونے کا ایک پھوڑا
بنا لیا تھا یعنی اشدود، غزہ، اسقلون، جات اور عقرون کے
لئے ایک ایک پھوڑا۔ 18 اِس کے علاوہ اُنہوں نے ہر
شہر اور اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں کے لئے سونے
کا ایک ایک چوہا بنا لیا تھا۔ جس بڑے پتھر پر عہد کا
صندوق رکھا گیا وہ آج تک یشوع بیت شمسی کے کھیت
میں اِس بات کی گواہی دیتا ہے۔

عہد کا صندوق قِریَت یعریم میں

19 لیکن رب نے بیت شمس کے باشندوں کو سزا دی،
کیونکہ اُن میں سے بعض نے عہد کے صندوق میں نظر
ڈالی تھی۔ اُس وقت 70 افراد ہلاک ہوئے۔ رب کی یہ
سخت سزا دیکھ کر بیت شمس کے لوگ ماتم کرنے لگے۔
20 وہ بولے، "کون اِس مقدّس خدا کے حضور قائم رہ
سکتا ہے؟ یہ ہمارے بس کی بات نہیں، لیکن ہم رب کا
صندوق کس کے پاس بھیجیں؟" 21 آخر میں اُنہوں نے
قِریَت یعریم کے باشندوں کو پیغام بھیجا، "فلستیوں نے
رب کا صندوق واپس کر دیا ہے۔ اب آئیں اور اُسے
7 اپنے پاس لے جائیں!" 1 یہ سن کر قِریَت
یعریم کے مرد آئے اور رب کا صندوق اپنے

شہر میں لے گئے۔ وہاں اُنہوں نے اُسے ابی نداب
کے گھر میں رکھ دیا جو پہاڑی پر تھا۔ ابی نداب
کے بیٹے اِلی عزر کو مخصوص کیا گیا تاکہ وہ عہد
کے صندوق کی پہرا داری کرے۔

توبہ کی وجہ سے اسرائیلی فلستیوں پر فتح پاتے ہیں

2 عہد کا صندوق 20 سال کے طویل عرصے تک
قِریَت یعریم میں پڑا رہا۔ اِس دوران تمام اسرائیل ماتم
کرتا رہا، کیونکہ لگتا تھا کہ رب نے اُنہیں ترک کر
دیا ہے۔ 3 پھر سموایل نے تمام اسرائیلیوں سے کہا،
”اگر آپ واقعی رب کے پاس واپس آنا چاہتے ہیں تو
اجنبی معبودوں اور عستارات دیوی کے بُت دُور کر دیں۔
پورے دل کے ساتھ رب کے تابع ہو کر اُسی کی خدمت
کریں۔ پھر ہی وہ آپ کو فلستیوں سے بچائے گا۔“
4 اسرائیلیوں نے اُس کی بات مان لی۔ وہ بعل اور
عستارات کے بُتوں کو پھینک کر صرف رب کی خدمت
کرنے لگے۔ 5 تب سموایل نے اعلان کیا، ”پورے
اسرائیل کو مِصفاہ میں جمع کریں تو مَیں وہاں رب سے دعا
کر کے آپ کی سفارش کروں گا۔“ 6 چنانچہ وہ سب
مِصفاہ میں جمع ہوئے۔ توبہ کا اظہار کر کے اُنہوں نے
کنوئیں سے پانی نکال کر رب کے حضور اُنڈیل دیا۔ ساتھ
ساتھ اُنہوں نے پورا دن روزہ رکھا اور اقرار کیا، ”ہم
نے رب کا گناہ کیا ہے۔“ وہاں مِصفاہ میں سموایل نے
اسرائیلیوں کے لئے کچہری لگائی۔
7 فلستی حکمرانوں کو پتا چلا کہ اسرائیلی مِصفاہ میں جمع
ہوئے ہیں تو وہ اُن سے لڑنے کے لئے آئے۔ یہ سن کر
اسرائیلی سخت گھبرا گئے 8 اور سموایل سے منت کی، ”دعا
کرتے رہیں! رب ہمارے خدا سے التماس کرنے سے
نہ رُکیں تاکہ وہ ہمیں فلستیوں سے بچائے۔“ 9 تب
سموایل نے بھیڑ کا دودھ پیتا بچہ چن کر رب کو
بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کیا۔ ساتھ
ساتھ وہ رب سے التماس کرتا رہا۔
اور رب نے اُس کی سنی۔ 10 سموایل ابھی قربانی پیش
کر رہا تھا کہ فلستی وہاں پہنچ کر اسرائیلیوں پر حملہ کرنے
کے لئے تیار ہوئے۔ لیکن اُس دن رب نے زور سے
کڑکتی ہوئی آواز سے فلستیوں کو اِتنا دہشت زدہ کر دیا
کہ وہ درہم برہم ہو گئے اور اسرائیلی آسانی سے اُنہیں
شکست دے سکے۔ 11 اسرائیلیوں نے مِصفاہ سے نکل
کر بیت کار کے نیچے تک دشمن کا تعاقب کیا۔ راستے میں
بہت سے فلستی ہلاک ہوئے۔
12 اِس فتح کی یاد میں سموایل نے مِصفاہ اور شین
کے درمیان ایک بڑا پتھر نصب کر دیا۔ اُس نے پتھر
کا نام ابن عزر یعنی 'مدد کا پتھر' رکھا۔ کیونکہ اُس نے
کہا، ”یہاں تک رب نے ہماری مدد کی ہے۔“ 13 اِس
طرح فلستیوں کو مغلوب کیا گیا، اور وہ دوبارہ اسرائیل
کے علاقے میں نہ گھسے۔ جب تک سموایل جیتا رہا
فلستیوں پر رب کا سخت دباؤ رہا۔ 14 اور عقرون سے لے
کر جات تک جتنی اسرائیلی آبادیاں فلستیوں کے ہاتھ میں
آ گئی تھیں وہ سب اُن کی زمینوں سمیت دوبارہ اسرائیل
کے قبضے میں آ گئیں۔ اموریوں کے ساتھ بھی صلح ہو گئی۔
15 سموایل اپنے جیتے جی اسرائیل کا قاضی اور راہنما
رہا۔ 16 ہر سال وہ بیت ایل، جِلجال اور مِصفاہ کا دورہ کرتا،
کیونکہ اِن تین جگہوں پر وہ اسرائیلیوں کے لئے کچہری
لگایا کرتا تھا۔ 17 اِس کے بعد وہ دوبارہ رامہ اپنے گھر
واپس آ جاتا جہاں مستقل کچہری تھی۔ وہاں اُس نے رب
کے لئے قربان گاہ بھی بنائی تھی۔

اسرائیل بادشاہ کا تقاضا کرتا ہے

8 جب سموایل بوڑھا ہوا تو اُس نے اپنے دو بیٹوں
کو اسرائیل کے قاضی مقرر کیا۔ 2 بڑے کا نام
یوایل تھا اور چھوٹے کا ابیاہ۔ دونوں بیرسبع میں لوگوں کی
کچہری لگاتے تھے۔ 3 لیکن وہ باپ کے نمونے پر نہیں
چلتے بلکہ رشوت کھا کر غلط فیصلے کرتے تھے۔
4 پھر اسرائیل کے بزرگ مل کر سموایل کے پاس
آئے، جو رامہ میں تھا۔ 5 اُنہوں نے کہا، ”دیکھیں،
آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور آپ کے بیٹے آپ کے
نمونے پر نہیں چلتے۔ اب ہم پر بادشاہ مقرر کریں تاکہ
وہ ہماری اُس طرح راہنمائی کرے جس طرح دیگر اقوام
میں دستور ہے۔“
6 جب بزرگوں نے راہنمائی کے لئے بادشاہ کا تقاضا
کیا تو سموایل نہایت ناخوش ہوا۔ چنانچہ اُس نے رب
سے ہدایت مانگی۔ 7 رب نے جواب دیا، ”جو کچھ بھی
وہ تجھ سے مانگتے ہیں اُنہیں دے دے۔ اِس سے وہ
تجھے رد نہیں کر رہے بلکہ مجھے، کیونکہ وہ نہیں چاہتے
کہ مَیں اُن کا بادشاہ رہوں۔ 8 جب سے مَیں اُنہیں مصر
سے نکال لایا وہ مجھے چھوڑ کر دیگر معبودوں کی خدمت
کرتے آئے ہیں۔ اور اب وہ تجھ سے بھی یہی سلوک کر
رہے ہیں۔ 9 اُن کی بات مان لے، لیکن سنجیدگی سے
اُنہیں اُن پر حکومت کرنے والے بادشاہ کے حقوق سے
آگاہ کر۔“

بادشاہ کے حقوق

10 سموایل نے بادشاہ کا تقاضا کرنے والوں کو سب
کچھ کہہ سنایا جو رب نے اُسے بتایا تھا۔ 11 وہ بولا، ”جو
بادشاہ آپ پر حکومت کرے گا اُس کے یہ حقوق ہوں
گے: وہ آپ کے بیٹوں کی بھرتی کر کے اُنہیں اپنے
رتھوں اور گھوڑوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری دے گا۔
اُنہیں اُس کے رتھوں کے آگے آگے دوڑنا پڑے گا۔
12 کچھ اُس کی فوج کے جنرل اور کپتان بنیں گے، کچھ
اُس کے کھیتوں میں ہل چلانے اور فصلیں کاٹنے پر مجبور
ہو جائیں گے، اور بعض کو اُس کے ہتھیار اور رتھ کا
سامان بنانا پڑے گا۔ 13 بادشاہ آپ کی بیٹیوں کو آپ
سے چھین لے گا تاکہ وہ اُس کے لئے کھانا پکائیں،
روٹی بنائیں اور خوشبو تیار کریں۔ 14 وہ آپ کے کھیتوں
اور آپ کے انگور اور زیتون کے باغوں کا بہترین حصہ
چن کر اپنے ملازموں کو دے دے گا۔ 15 بادشاہ آپ
کے اناج اور انگور کا دسواں حصہ لے کر اپنے افسروں اور
ملازموں کو دے دے گا۔ 16 آپ کے نوکر نوکرانیاں،
آپ کے موٹے تازے بَیل اور گدھے اُسی کے استعمال
میں آئیں گے۔ 17 وہ آپ کی بھیڑ بکریوں کا دسواں حصہ
طلب کرے گا، اور آپ خود اُس کے غلام ہوں گے۔
18 تب آپ پچھتا کر کہیں گے، ’ہم نے بادشاہ کا
تقاضا کیوں کیا؟‘ لیکن جب آپ رب کے حضور چیختے
چلّاتے مدد چاہیں گے تو وہ آپ کی نہیں سنے گا۔“
19 لیکن لوگوں نے سموایل کی بات نہ مانی بلکہ کہا،
”نہیں، تو بھی ہم بادشاہ چاہتے ہیں، 20 کیونکہ پھر ہی
ہم دیگر قوموں کی مانند ہوں گے۔ پھر ہمارا بادشاہ ہماری
راہنمائی کرے گا اور جنگ میں ہمارے آگے آگے چل
کر دشمن سے لڑے گا۔“ 21 سموایل نے رب کے حضور
یہ باتیں دہرائیں۔ 22 رب نے جواب دیا، ”اُن کا تقاضا
پورا کر، اُن پر بادشاہ مقرر کر!“
پھر سموایل نے اسرائیل کے مردوں سے کہا، ”ہر
ایک اپنے اپنے شہر واپس چلا جائے۔“

ساؤل باپ کی گدھیاں تلاش کرتا ہے

9 بن یمین کے قبائلی علاقے میں ایک بن یمینی بنام قیس رہتا تھا جس کا اچھا خاصا اثر و رسوخ تھا۔ باپ کا نام ابی ایل بن صرور بن بکورت بن افیخ تھا۔ 2 قیس کا بیٹا ساؤل جوان اور خوب صورت تھا بلکہ اسرائیل میں کوئی اَور اِتنا خوب صورت نہیں تھا۔ ساتھ ساتھ وہ اِتنا لمبا تھا کہ باقی سب لوگ صرف اُس کے کندھوں تک آتے تھے۔

3 ایک دن ساؤل کے باپ قیس کی گدھیاں گم ہو گئیں۔ یہ دیکھ کر اُس نے اپنے بیٹے ساؤل کو حکم دیا، ”نوکر کو اپنے ساتھ لے کر گدھیوں کو ڈھونڈ لائیں۔“ 4 دونوں آدمی افرائیم کے پہاڑی علاقے اور سلیسہ کے علاقے میں سے گزرے، لیکن بےسود۔ پھر اُنہوں نے سعلیم کے علاقے میں کھوج لگایا، لیکن وہاں بھی گدھیاں نہ ملیں۔ اِس کے بعد وہ بن یمین کے علاقے میں گھومتے پھرے، لیکن بےفائدہ۔ 5 چلتے چلتے وہ صوف کے قریب پہنچ گئے۔ ساؤل نے نوکر سے کہا، ”آؤ، ہم گھر واپس چلیں، ایسا نہ ہو کہ والد گدھیوں کی نہیں بلکہ ہماری فکر کریں۔“

6 لیکن نوکر نے کہا، ”اِس شہر میں ایک مردِ خدا ہے۔ لوگ اُس کی بڑی عزت کرتے ہیں، کیونکہ جو کچھ بھی وہ کہتا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ کیوں نہ ہم اُس کے پاس جائیں؟ شاید وہ ہمیں بتائے کہ گدھیوں کو کہاں ڈھونڈنا چاہئے۔“

7 ساؤل نے پوچھا، ”لیکن ہم اُسے کیا دیں؟ ہمارا کھانا ختم ہو گیا ہے، اور ہمارے پاس اُس کے لئے تحفہ نہیں ہے۔“

8 نوکر نے جواب دیا، ”کوئی بات نہیں، میرے پاس چاندی کا چھوٹا سِکہ[a] ہے۔ یہ مَیں مردِ خدا کو دے دوں گا تاکہ بتائے کہ ہم کس طرف ڈھونڈیں۔“

9-11 ساؤل نے کہا، ”ٹھیک ہے، چلیں۔“ وہ شہر کی طرف چل پڑے تاکہ مردِ خدا سے بات کریں۔ جب پہاڑی ڈھلان پر شہر کی طرف چڑھ رہے تھے تو کچھ لڑکیاں پانی بھرنے کے لئے نکلیں۔ آدمیوں نے اُن سے پوچھا، ”کیا غیب بین شہر میں ہے؟“ (پرانے زمانے میں نبی غیب بین کہلاتا تھا۔ اگر کوئی اللہ سے کچھ معلوم کرنا چاہتا تو کہتا، ”آؤ، ہم غیب بین کے پاس چلیں۔“)

12-13 لڑکیوں نے جواب دیا، ”جی، وہ ابھی ابھی پہنچا ہے، کیونکہ شہر کے لوگ آج پہاڑی پر قربانیاں چڑھا کر عید منا رہے ہیں۔ اگر جلدی کریں تو پہاڑی پر چڑھنے سے پہلے اُس سے ملاقات ہو جائے گی۔ اُس وقت تک ضیافت شروع نہیں ہو گی جب تک غیب بین پہنچ نہ جائے۔ کیونکہ اُسے پہلے کھانے کو برکت دینا ہے، پھر ہی مہمانوں کو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ اب جائیں، کیونکہ اِسی وقت آپ اُس سے بات کر سکتے ہیں۔“

14 چنانچہ ساؤل اور نوکر شہر کی طرف بڑھے۔ شہر کے دروازے پر ہی سموایل سے ملاقات ہو گئی جو وہاں سے نکل کر قربان گاہ کی پہاڑی پر چڑھنے کو تھا۔

سموایل ساؤل کی مہمان نوازی کرتا ہے

15 رب سموایل کو ایک دن پہلے پیغام دے چکا تھا، 16 ”کل مَیں اِسی وقت ملکِ بن یمین کا ایک آدمی تیرے پاس بھیج دوں گا۔ اُسے مسح کر کے میری قوم

---

[a] لفظی ترجمہ: چاندی کے سِکے کی ایک چوتھائی

اسرائیل پر بادشاہ مقرر کر۔ وہ میری قوم کو فلستیوں سے
بچائے گا۔ کیونکہ مَیں نے اپنی قوم کی مصیبت پر دھیان
دیا ہے، اور مدد کے لئے اُس کی چیخیں مجھ تک پہنچ گئی
ہیں۔‘‘ 17 اب جب سموایل نے شہر کے دروازے سے
نکلتے ہوئے ساؤل کو دیکھا تو رب سموایل سے ہم کلام
ہوا، ’’دیکھ، یہی وہ آدمی ہے جس کا ذکر مَیں نے کل کیا
تھا۔ یہی میری قوم پر حکومت کرے گا۔‘‘

18 وہیں شہر کے دروازے پر ساؤل سموایل سے
مخاطب ہوا، ’’مہربانی کر کے مجھے بتائیے کہ غیب
بین کا گھر کہاں ہے؟‘‘ 19 سموایل نے جواب دیا،
’’مَیں ہی غیب بین ہوں۔ آئیں، اُس پہاڑی پر چلیں
جس پر ضیافت ہو رہی ہے، کیونکہ آج آپ میرے
مہمان ہیں۔ کل مَیں صبح سویرے آپ کو آپ کے دل
کی بات بتا دوں گا۔ 20 جہاں تک تین دن سے گم
شدہ گدھیوں کا تعلق ہے، اُن کی فکر نہ کریں۔ وہ تو
مل گئی ہیں۔ ویسے آپ اور آپ کے باپ کے گھرانے
کو اسرائیل کی ہر قیمتی چیز حاصل ہے۔‘‘ 21 ساؤل نے
پوچھا، ’’یہ کس طرح؟ مَیں تو اسرائیل کے سب سے
چھوٹے قبیلے بن یمین کا ہوں، اور میرا خاندان قبیلے میں
سب سے چھوٹا ہے۔‘‘

22 سموایل ساؤل کو نوکر سمیت اُس ہال میں لے گیا
جس میں ضیافت ہو رہی تھی۔ تقریباً 30 مہمان تھے،
لیکن سموایل نے دونوں آدمیوں کو سب سے عزت
کی جگہ پر بٹھا دیا۔ 23 خانسامے کو اُس نے حکم دیا،
’’اب گوشت کا وہ ٹکڑا لے آؤ جو مَیں نے تمہیں دے
کر کہا تھا کہ اُسے الگ رکھنا ہے۔‘‘ 24 خانسامے نے
قربانی کی ران لا کر اُسے ساؤل کے سامنے رکھ دیا۔
سموایل بولا، ’’یہ آپ کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اب
کھائیں، کیونکہ دوسروں کو دعوت دیتے وقت مَیں نے یہ
گوشت آپ کے لئے اور اِس موقع کے لئے الگ کر
لیا تھا۔‘‘ چنانچہ ساؤل نے اُس دن سموایل کے ساتھ
کھانا کھایا۔

25 ضیافت کے بعد وہ پہاڑی سے اُتر کر شہر واپس
آئے، اور سموایل اپنے گھر کی چھت پر ساؤل سے بات
چیت کرنے لگا۔ 26 اگلے دن جب پَو پھٹنے لگی تو سموایل
نے نیچے سے ساؤل کو جو چھت پر سو رہا تھا آواز دی،
’’اُٹھیں! مَیں آپ کو رُخصت کروں۔‘‘ ساؤل جاگ
اُٹھا اور وہ مل کر روانہ ہوئے۔ 27 جب وہ شہر کے
کنارے پر پہنچے تو سموایل نے ساؤل سے کہا، ’’اپنے
نوکر کو آگے بھیجیں۔‘‘ جب نوکر چلا گیا تو سموایل
بولا، ’’ٹھہر جائیں، کیونکہ مجھے آپ کو اللہ کا ایک پیغام
سنانا ہے۔‘‘

ساؤل کو مسح کیا جاتا ہے

10 پھر سموایل نے کُپّی لے کر ساؤل کے
سر پر زیتون کا تیل اُنڈیل دیا اور اُسے
بوسہ دے کر کہا، ’’رب نے آپ کو اپنی خاص
ملکیت پر راہنما مقرر کیا ہے۔ 2 میرے پاس سے چلے
جانے کے بعد جب آپ بن یمین کی سرحد کے شہر
ضلضح کے قریب راخل کی قبر کے پاس سے گزریں گے
تو آپ کی ملاقات دو آدمیوں سے ہو گی۔ وہ آپ سے
کہیں گے، ’جو گدھیاں آپ ڈھونڈنے گئے وہ مل گئی
ہیں۔ اور اب آپ کے باپ گدھیوں کی نہیں بلکہ آپ
کی فکر کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ مَیں کس طرح
اپنے بیٹے کا پتا کروں؟‘
3 آپ آگے جا کر تبور کے بلوط کے درخت کے پاس

پہنچیں گے۔ وہاں تین آدمی آپ سے ملیں گے جو اللہ
کی عبادت کرنے کے لئے بیت ایل جا رہے ہوں گے۔
ایک کے پاس تین چھوٹی بکریاں، دوسرے کے پاس
تین روٹیاں اور تیسرے کے پاس مَے کی مشک ہو گی۔
4 وہ آپ کو سلام کہہ کر دو روٹیاں دیں گے۔ اُن کی یہ
روٹیاں قبول کریں۔

5 اِس کے بعد آپ اللہ کے جِبعہ جائیں گے جہاں
فلستیوں کی چوکی ہے۔ شہر میں داخل ہوتے وقت آپ
کی ملاقات نبیوں کے ایک جلوس سے ہو گی جو اُس وقت
پہاڑی کی قربان گاہ سے اُتر رہا ہو گا۔ اُن کے آگے آگے
ستار، دف، بانسریاں اور سرود بجانے والے چلیں گے،
اور وہ نبوّت کی حالت میں ہوں گے۔ 6 رب کا روح
آپ پر بھی نازل ہو گا، اور آپ اُن کے ساتھ نبوّت
کریں گے۔ اُس وقت آپ فرق شخص میں تبدیل ہو
جائیں گے۔

7 جب یہ تمام نشان وجود میں آئیں گے تو وہ کچھ
کریں جو آپ کے ذہن میں آ جائے، کیونکہ اللہ آپ
کے ساتھ ہو گا۔ 8 پھر میرے آگے جِلجال چلے جائیں۔
مَیں بھی آؤں گا اور وہاں بھسم ہونے والی اور سلامتی
کی قربانیاں پیش کروں گا۔ لیکن آپ کو سات دن میرا
انتظار کرنا ہے۔ پھر مَیں آ کر آپ کو بتا دوں گا کہ آگے
کیا کرنا ہے۔“

9 ساؤل روانہ ہونے کے لئے سموایل کے پاس سے
مُڑا تو اللہ نے اُس کا دل تبدیل کر دیا۔ جن نشانوں
کی بھی پیش گوئی سموایل نے کی تھی وہ اُسی دن پوری
ہوئی۔ 10 جب ساؤل اور اُس کا نوکر جِبعہ پہنچے تو وہاں
اُن کی ملاقات مذکورہ نبیوں کے جلوس سے ہوئی۔ اللہ کا
روح ساؤل پر نازل ہوا، اور وہ اُن کے درمیان نبوّت
کرنے لگا۔ 11 کچھ لوگ وہاں تھے جو بچپن سے اُس سے
واقف تھے۔ ساؤل کو یوں نبیوں کے درمیان نبوّت
کرتے ہوئے دیکھ کر وہ آپس میں کہنے لگے، ”قیس کے
بیٹے کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار
کیا جاتا ہے؟“ 12 ایک مقامی آدمی نے جواب دیا،
”کون اِن کا باپ ہے؟“ بعد میں یہ محاورہ بن گیا،
”کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟“

13 نبوّت کرنے کے اختتام پر ساؤل پہاڑی پر چڑھ
گیا جہاں قربان گاہ تھی۔ 14 جب ساؤل نوکر سمیت
وہاں پہنچا تو اُس کے چچا نے پوچھا، ”آپ کہاں تھے؟“
ساؤل نے جواب دیا، ”ہم گم شدہ گدھیوں کو ڈھونڈنے
کے لئے نکلے تھے۔ لیکن جب وہ نہ ملیں تو ہم سموایل
کے پاس گئے۔“ 15 چچا بولا، ”اچھا؟ اُس نے آپ کو کیا
بتایا؟“ 16 ساؤل نے جواب دیا، ”خیر، اُس نے کہا کہ
گدھیاں مل گئی ہیں۔“ لیکن جو کچھ سموایل نے بادشاہ
بننے کے بارے میں بتایا تھا اُس کا ذکر اُس نے نہ کیا۔

ساؤل بادشاہ بن جاتا ہے

17 کچھ دیر کے بعد سموایل نے عوام کو بُلا کر مِصفاہ
میں رب کے حضور جمع کیا۔ 18 اُس نے کہا، ”رب
اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’مَیں اسرائیل کو مصر سے نکال
لایا۔ مَیں نے تمہیں مصریوں اور اُن تمام سلطنتوں سے
بچایا جو تم پر ظلم کر رہی تھیں۔ 19 لیکن گو مَیں نے تمہیں
تمہاری تمام مصیبتوں اور تنگیوں سے چھٹکارا دیا تو بھی
تم نے اپنے خدا کو مسترد کر دیا۔ کیونکہ تم نے اصرار کیا
کہ ہم پر بادشاہ مقرر کرو! اب اپنے اپنے قبیلوں اور

خاندانوں کی ترتیب کے مطابق رب کے حضور کھڑے ہو جاؤ'۔"

20 یہ کہہ کر سموایل نے تمام قبیلوں کو رب کے حضور پیش کیا۔ قرعہ ڈالا گیا تو بن یمین کے قبیلے کو چنا گیا۔ 21 پھر سموایل نے بن یمین کے قبیلے کے سارے خاندانوں کو رب کے حضور پیش کیا۔ مطری کے خاندان کو چنا گیا۔ یوں قرعہ ڈالتے ڈالتے ساؤل بن قیس کو چنا گیا۔ لیکن جب ساؤل کو ڈھونڈا گیا تو وہ غائب تھا۔

22 اُنہوں نے رب سے دریافت کیا، "کیا ساؤل یہاں پہنچ چکا ہے؟" رب نے جواب دیا، "وہ سامان کے بیچ میں چھپ گیا ہے۔" 23 کچھ لوگ دوڑ کر اُسے سامان میں سے نکال کر عوام کے پاس لے آئے۔ جب وہ لوگوں میں کھڑا ہوا تو اِتنا لمبا تھا کہ باقی سب لوگ صرف اُس کے کندھوں تک آتے تھے۔

24 سموایل نے کہا، "یہ آدمی دیکھو جسے رب نے چن لیا ہے۔ عوام میں اُس جیسا کوئی نہیں ہے!" تمام لوگ خوشی کے مارے "بادشاہ زندہ باد!" کا نعرہ لگاتے رہے۔ 25 سموایل نے بادشاہ کے حقوق تفصیل سے سنائے۔ اُس نے سب کچھ کتاب میں لکھ دیا اور اُسے رب کے مقدِس میں محفوظ رکھا۔ پھر اُس نے عوام کو رُخصت کر دیا۔

26 ساؤل بھی اپنے گھر چلا گیا جو جِبعہ میں تھا۔ کچھ فوجی اُس کے ساتھ چلے جن کے دلوں کو اللہ نے چھو دیا تھا۔ 27 لیکن ایسے شریر لوگ بھی تھے جنہوں نے اُس کا مذاق اُڑا کر پوچھا، "بھلا یہ کس طرح ہمیں بچا سکتا ہے؟" وہ اُسے حقیر جانتے تھے اور اُسے تحفے پیش کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوئے۔ لیکن ساؤل اُن کی باتیں نظرانداز کر کے خاموش ہی رہا۔

ساؤل عمونیوں پر فتح پاتا ہے

11 کچھ دیر کے بعد عمونی بادشاہ ناحس نے اپنی فوج لے کر یبیس جِلعاد کا محاصرہ کیا۔ یبیس کے تمام افراد نے اُس سے گزارش کی، "ہمارے ساتھ معاہدہ کریں تو ہم آئندہ آپ کے تابع رہیں گے۔" 2 ناحس نے جواب دیا، "ٹھیک ہے، لیکن اِس شرط پر کہ مَیں ہر ایک کی دہنی آنکھ نکال کر تمام اسرائیل کی بےعزتی کروں گا!" 3 یبیس کے بزرگوں نے درخواست کی، "ہمیں ایک ہفتے کی مہلت دیجئے تاکہ ہم اپنے قاصدوں کو اسرائیل کی ہر جگہ بھیجیں۔ اگر کوئی ہمیں بچانے کے لئے نہ آئے تو ہم ہتھیار ڈال کر شہر کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔"

4 قاصد ساؤل کے شہر جِبعہ بھی پہنچ گئے۔ جب مقامی لوگوں نے اُن کا پیغام سنا تو پورا شہر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ 5 اُس وقت ساؤل اپنے بَیلوں کو کھیتوں سے واپس لا رہا تھا۔ اُس نے پوچھا، "کیا ہوا ہے؟ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟" اُسے قاصدوں کا پیغام سنایا گیا۔ 6 تب ساؤل پر اللہ کا روح نازل ہوا، اور اُسے سخت غصہ آیا۔ 7 اُس نے بَیلوں کا جوڑا لے کر اُنہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پھر قاصدوں کو یہ ٹکڑے پکڑا کر اُس نے اُنہیں یہ پیغام دے کر اسرائیل کی ہر جگہ بھیج دیا، "جو ساؤل اور سموایل کے پیچھے چل کر عمونیوں سے لڑنے نہیں جائے گا اُس کے بَیل اِسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے!"

یہ خبر سن کر لوگوں پر رب کی دہشت طاری ہو گئی، اور سب کے سب ایک دل ہو کر عمونیوں سے لڑنے کے لئے نکلے۔ 8 بزق کے قریب ساؤل نے فوج کا جائزہ لیا۔ یہوداہ کے 30,000 افراد تھے اور

باقی قبیلوں کے 3,00,000۔

9 اُنہوں نے یبیس جِلعاد کے قاصدوں کو واپس
بھیج کر بتایا، ”کل دوپہر سے پہلے پہلے آپ کو بچا لیا
جائے گا۔“ وہاں کے باشندے یہ خبر سن کر بہت خوش
ہوئے۔ 10 اُنہوں نے عمونیوں کو اطلاع دی، ”کل ہم
ہتھیار ڈال کر شہر کے دروازے کھول دیں گے۔ پھر وہ
کچھ کریں جو آپ کو ٹھیک لگے۔“

11 اگلے دن صبح سویرے ساؤل نے فوج کو تین
حصوں میں تقسیم کیا۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے
پہلے اُنہوں نے تین سمتوں سے دشمن کی لشکرگاہ پر حملہ
کیا۔ دوپہر تک اُنہوں نے عمونیوں کو مار مار کر ختم کر
دیا۔ جو تھوڑے بہت لوگ بچ گئے وہ یوں تتر بتر ہو
گئے کہ دو بھی اکٹھے نہ رہے۔

ساؤل کی دوبارہ تصدیق

12 فتح کے بعد لوگ سموایل کے پاس آ کر کہنے لگے،
”وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اعتراض کیا کہ ساؤل
ہم پر حکومت کرے؟ اُنہیں لے آئیں تاکہ ہم اُنہیں
مار دیں۔“ 13 لیکن ساؤل نے اُنہیں روک دیا۔ اُس
نے کہا، ”نہیں، آج تو ہم کسی بھی بھائی کو سزائے موت
نہیں دیں گے، کیونکہ اِس دن رب نے اسرائیل کو رِہائی
بخشی ہے!“ 14 پھر سموایل نے اعلان کیا، ”آؤ، ہم
جِلجال جا کر دوبارہ اِس کی تصدیق کریں کہ ساؤل ہمارا
بادشاہ ہے۔“

15 چنانچہ تمام لوگوں نے جِلجال جا کر رب کے
حضور اِس کی تصدیق کی کہ ساؤل ہمارا بادشاہ ہے۔ اِس
کے بعد اُنہوں نے رب کے حضور سلامتی کی قربانیاں
پیش کر کے بڑا جشن منایا۔

سموایل کی الوداعی تقریر

12 تب سموایل تمام اسرائیل سے مخاطب
ہوا، ”مَیں نے آپ کی ہر بات مان کر
آپ پر بادشاہ مقرر کیا ہے۔ 2 اب یہی آپ کے آگے
آگے چل کر آپ کی راہنمائی کرے گا۔ مَیں خود بوڑھا
ہوں، اور میرے بال سفید ہو گئے ہیں جبکہ میرے
بیٹے آپ کے درمیان ہی رہتے ہیں۔ مَیں جوانی سے
لے کر آج تک آپ کی راہنمائی کرتا آیا ہوں۔ 3 اب
مَیں حاضر ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو رب
اور اُس کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کے سامنے اِس کی
گواہی دیں۔ کیا مَیں نے کسی کا بَیل یا گدھا لُوٹ لیا؟
کیا مَیں نے کسی سے غلط فائدہ اُٹھایا یا کسی پر ظلم کیا؟ کیا
مَیں نے کبھی کسی سے رشوت لے کر غلط فیصلہ کیا ہے؟
اگر ایسا ہوا تو مجھے بتائیں! پھر مَیں سب کچھ واپس کر
دوں گا۔“

4 اجتماع نے جواب دیا، ”نہ آپ نے ہم سے غلط
فائدہ اُٹھایا، نہ ہم پر ظلم کیا ہے۔ آپ نے کبھی بھی رشوت
نہیں لی۔“ 5 سموایل بولا، ”آج رب اور اُس کا مسح
کیا ہوا بادشاہ گواہ ہیں کہ آپ کو مجھ پر الزام لگانے کا
کوئی سبب نہ ملا۔“ عوام نے کہا، ”جی، ایسا ہی ہے۔“
6 سموایل نے بات جاری رکھی، ”رب خود موسیٰ اور
ہارون کو اسرائیل کے راہنما بنا کر آپ کے باپ دادا کو
مصر سے نکال لایا۔ 7 اب یہاں رب کے تختِ عدالت
کے سامنے کھڑے ہو جائیں تو مَیں آپ کو اُن تمام
بھلائیوں کی یاد دلاؤں گا جو رب نے آپ اور آپ کے
باپ دادا سے کی ہیں۔

8 آپ کا باپ یعقوب مصر آیا۔ جب مصری اُس کی
اولاد کو دبانے لگے تو اُنہوں نے چیختے چلّاتے رب سے

مدد مانگی۔ تب اُس نے موسیٰ اور ہارون کو بھیج دیا تاکہ وہ
پوری قوم کو مصر سے نکال کر یہاں اِس ملک میں لائیں۔
9 لیکن جلد ہی وہ رب اپنے خدا کو بھول گئے، اِس
لئے اُس نے اُنہیں دشمن کے حوالے کر دیا۔ کبھی حصور
شہر کے بادشاہ کا کمانڈر سیسرا اُن سے لڑا، کبھی فلستی
اور کبھی موآب کا بادشاہ۔ 10 ہر دفعہ آپ کے باپ دادا
نے چیختے چلّاتے رب سے مدد مانگی اور اقرار کیا، 'ہم
نے گناہ کیا ہے، کیونکہ ہم نے رب کو ترک کر کے
بعل اور عستارات کے بُتوں کی پوجا کی ہے۔ لیکن اب
ہمیں دشمنوں سے بچا! پھر ہم صرف تیری ہی خدمت
کریں گے۔' 11 اور ہر بار رب نے کسی نہ کسی کو بھیج
دیا، کبھی جدعون، کبھی برق، کبھی اِفتاح اور کبھی سموایل
کو۔ اُن آدمیوں کی معرفت اللہ نے آپ کو اردگرد
کے تمام دشمنوں سے بچایا، اور ملک میں امن و امان
قائم ہو گیا۔

12 لیکن جب عمونی بادشاہ ناحس آپ سے لڑنے آیا تو
آپ میرے پاس آ کر تقاضا کرنے لگے کہ ہمارا اپنا بادشاہ
ہو جو ہم پر حکومت کرے، حالانکہ آپ جانتے تھے کہ
رب ہمارا خدا ہمارا بادشاہ ہے۔ 13 اب وہ بادشاہ دیکھیں
جسے آپ مانگ رہے تھے! رب نے آپ کی خواہش
پوری کر کے اُسے آپ پر مقرر کیا ہے۔ 14 چنانچہ رب
کا خوف مانیں، اُس کی خدمت کریں اور اُس کی سنیں۔
سرکش ہو کر اُس کے احکام کی خلاف ورزی مت کرنا۔
اگر آپ اور آپ کا بادشاہ رب سے وفادار رہیں گے تو وہ
آپ کے ساتھ ہو گا۔ 15 لیکن اگر آپ اُس کے تابع
نہ رہیں اور سرکش ہو کر اُس کے احکام کی خلاف ورزی
کریں تو وہ آپ کی مخالفت کرے گا، جس طرح اُس نے
آپ کے باپ دادا کی بھی مخالفت کی۔

16 اب کھڑے ہو کر دیکھیں کہ رب کیا کرنے والا
ہے۔ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہی بڑا معجزہ کرے
گا۔ 17 اِس وقت گندم کی کٹائی کا موسم ہے۔ گو اِن
دنوں میں بارش نہیں ہوتی، لیکن مَیں دعا کروں گا تو رب
گرجتے بادل اور بارش بھیجے گا۔ تب آپ جان لیں گے
کہ آپ نے بادشاہ کا تقاضا کرتے ہوئے رب کے نزدیک
کتنی بُری بات کی ہے۔"

18 سموایل نے پکار کر رب سے دعا کی، اور اُس
دن رب نے گرجتے بادل اور بارش بھیج دی۔ یہ دیکھ
کر اجتماع سخت گھبرا کر سموایل اور رب سے ڈرنے لگا۔
19 سب نے سموایل سے التماس کی، "رب اپنے خدا
سے دعا کر کے ہماری سفارش کریں تاکہ ہم مر نہ جائیں۔
کیونکہ بادشاہ کا تقاضا کرنے سے ہم نے اپنے گناہوں
میں اضافہ کیا ہے۔"

20 سموایل نے لوگوں کو تسلی دے کر کہا، "مت
ڈریں۔ بے شک آپ سے غلطی ہوئی ہے، لیکن آئندہ
خیال رکھیں کہ آپ رب سے دُور نہ ہو جائیں بلکہ پورے
دل سے اُس کی خدمت کریں۔ 21 بے معنی بُتوں کے
پیچھے مت پڑنا۔ نہ وہ فائدے کا باعث ہیں، نہ آپ کو
بچا سکتے ہیں۔ اُن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ 22 رب
اپنے عظیم نام کی خاطر اپنی قوم کو نہیں چھوڑے گا،
کیونکہ اُس نے آپ کو اپنی قوم بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔
23 جہاں تک میرا تعلق ہے، مَیں اِس میں رب کا گناہ
نہیں کروں گا کہ آپ کی سفارش کرنے سے باز آؤں۔
اور آئندہ بھی مَیں آپ کو اچھے اور صحیح راستے کی تعلیم دیتا
رہوں گا۔ 24 لیکن دھیان سے رب کا خوف مانیں اور
پورے دل اور وفاداری سے اُس کی خدمت کریں۔ یاد
رہے کہ اُس نے آپ کے لئے کتنے عظیم کام کئے ہیں۔

25 لیکن اگر آپ غلط کام کرنے پر تُلے رہیں تو آپ اپنے
بادشاہ سمیت دنیا میں سے مٹ جائیں گے۔“

فلستیوں سے جنگ

13 ساؤل 30 سال کا تھا جب تخت نشین
ہوا۔ دو سال حکومت کرنے کے بعد
2 اُس نے اپنی فوج کے لئے 3,000 اسرائیلی چن
لئے۔ جنگ لڑنے کے قابل باقی آدمیوں کو اُس نے
فارغ کر دیا۔ 2,000 فوجیوں کی ڈیوٹی مِکماس اور بیت
ایل کے پہاڑی علاقے میں لگائی گئی جہاں ساؤل خود
تھا۔ باقی 1,000 افراد یونتن کے پاس بن یمین کے
شہر جِبعہ میں تھے۔
3 ایک دن یونتن نے جِبعہ کی فلستی چوکی پر حملہ کر
کے اُسے شکست دی۔ جلد ہی یہ خبر دوسرے فلستیوں
تک پہنچ گئی۔ ساؤل نے ملک کے کونے کونے میں
قاصد بھیج دیئے، اور وہ نرسنگا بجاتے بجاتے لوگوں کو
یونتن کی فتح سناتے گئے۔ 4 تمام اسرائیل میں خبر پھیل
گئی، ”ساؤل نے جِبعہ کی فلستی چوکی کو تباہ کر دیا ہے،
اور اب اسرائیل فلستیوں کی خاص نفرت کا نشانہ بن گیا
ہے۔“ ساؤل نے تمام مردوں کو فلستیوں سے لڑنے
کے لئے جِلجال میں بُلایا۔
5 فلستی بھی اسرائیلیوں سے لڑنے کے لئے جمع
ہوئے۔ اُن کے 30,000 رتھ، 6,000 گھڑسوار اور
ساحل کی ریت جیسے بے شمار پیادہ فوجی تھے۔ اُنہوں
نے بیت آون کے مشرق میں مِکماس کے قریب اپنے
خیمے لگائے۔ 6 اسرائیلیوں نے دیکھا کہ ہم بڑے خطرے
میں آ گئے ہیں، اور دشمن ہم پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے
تو پریشانی کے عالم میں کچھ غاروں اور دراڑوں میں اور
کچھ پتھروں کے درمیان یا قبروں اور حوضوں میں چھپ
گئے۔ 7 کچھ اِتنے ڈر گئے کہ وہ دریائے یردن کو پار کر
کے جد اور جِلعاد کے علاقے میں چلے گئے۔

ساؤل کی بے صبری

ساؤل اب تک جِلجال میں تھا، لیکن جو آدمی اُس کے
ساتھ رہے تھے وہ خوف کے مارے تھرتھرا رہے تھے۔
8 سموایل نے ساؤل کو ہدایت دی تھی کہ سات دن میرا
انتظار کریں۔ لیکن سات دن گزر گئے، اور سموایل نہ آیا۔
ساؤل کے فوجی منتشر ہونے لگے 9 تو ساؤل نے حکم
دیا، ”بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں لے آؤ۔“
پھر اُس نے خود قربانیاں پیش کیں۔
10 وہ ابھی اِس کام سے فارغ ہی ہوا تھا کہ سموایل
پہنچ گیا۔ ساؤل اُسے خوش آمدید کہنے کے لئے نکلا۔
11 لیکن سموایل نے پوچھا، ”آپ نے کیا کِیا؟“
ساؤل نے جواب دیا، ”لوگ منتشر ہو رہے تھے،
اور آپ وقت پر نہ آئے۔ جب مَیں نے دیکھا کہ فلستی
مِکماس کے قریب جمع ہو رہے ہیں 12 تو مَیں نے سوچا،
’فلستی یہاں جِلجال میں آ کر مجھ پر حملہ کرنے کو ہیں،
حالانکہ مَیں نے ابھی رب سے دعا نہیں کی کہ وہ
ہم پر مہربانی کرے۔‘ اِس لئے مَیں نے جرأت کر کے
خود قربانیاں پیش کیں۔“
13 سموایل بولا، ”یہ کیسی احمقانہ حرکت تھی! آپ
نے رب اپنے خدا کا حکم نہ مانا۔ رب تو آپ اور آپ
کی اولاد کو ہمیشہ کے لئے اسرائیل پر مقرر کرنا چاہتا تھا۔
14 لیکن اب آپ کی بادشاہت قائم نہیں رہے گی۔
چونکہ آپ نے اُس کی نہ سنی اِس لئے رب نے کسی
اَور کو چن کر اپنی قوم کا راہنما مقرر کیا ہے، ایک ایسے

آدمی کو جو اُس کی سوچ رکھے گا۔“
15 پھر سموایل جِلجال سے چلا گیا۔

جنگ کی تیاریاں

بچے ہوئے اسرائیلی ساؤل کے پیچھے دشمن سے لڑنے
گئے۔ وہ جِلجال سے روانہ ہو کر جِبعہ پہنچ گئے۔ جب
ساؤل نے وہاں فوج کا جائزہ لیا تو بس 600 افراد رہ
گئے تھے۔ 16 ساؤل، یونتن اور اُن کی فوج بن یمین کے
شہر جِبعہ میں ٹک گئے جبکہ فلستی مِکماس کے پاس خیمہ
زن تھے۔ 17 کچھ دیر کے بعد فلستیوں کے تین دستے
ملک کو لُوٹنے کے لئے نکلے۔ ایک سوعال کے علاقے
کے شہر عُفرہ کی طرف چل پڑا، 18 دوسرا بیت حَورون
کی طرف اور تیسرا اُس پہاڑی سلسلے کی طرف جہاں سے
وادیٔ ضبوعیم اور ریگستان دیکھا جا سکتا ہے۔
19 اُن دنوں میں پورے ملکِ اسرائیل میں لوہار نہیں
تھا، کیونکہ فلستی نہیں چاہتے تھے کہ اسرائیلی تلواریں
یا نیزے بنائیں۔ 20 اپنے ہلوں، کدالوں، کلہاڑیوں یا
درانتیوں کو تیز کروانے کے لئے تمام اسرائیلیوں کو
فلستیوں کے پاس جانا پڑتا تھا۔ 21 فلستی ہلوں، کدالوں،
کانٹوں اور کلہاڑیوں کو تیز کرنے کے لئے اور آنکسوں
کی نوک ٹھیک کرنے کے لئے چاندی کے سِکے کی دو
تہائی لیتے تھے۔ 22 نتیجے میں اُس دن ساؤل اور یونتن
کے سوا کسی بھی اسرائیلی کے پاس تلوار یا نیزہ نہیں تھا۔

یونتن فلستیوں پر حملہ کرتا ہے

23 فلستیوں نے مِکماس کے درے پر قبضہ کر کے
وہاں چوکی قائم کی تھی۔

14 ایک دن یونتن نے اپنے جوان سلاح بردار
سے کہا، ”آؤ، ہم پرلی طرف جائیں جہاں
فلستی فوج کی چوکی ہے۔“ لیکن اُس نے اپنے باپ کو
اطلاع نہ دی۔
2 ساؤل اُس وقت انار کے درخت کے سائے میں
بیٹھا تھا جو جِبعہ کے قریب کے مجرون میں تھا۔ 600
مرد اُس کے پاس تھے۔ 3 اخیاہ امام بھی ساتھ تھا جو
امام کا بالاپوش پہنے ہوئے تھا۔ اخیاہ یکبود کے بھائی اخی
طوب کا بیٹا تھا۔ اُس کا دادا فینحاس اور پردادا عیلی تھا، جو
پرانے زمانے میں سَیلا میں رب کا امام تھا۔ کسی کو بھی
معلوم نہ تھا کہ یونتن چلا گیا ہے۔
4-5 فلستی چوکی تک پہنچنے کے لئے یونتن نے ایک
تنگ راستہ اختیار کیا جو دو کڑاڑوں کے درمیان سے گزرتا
تھا۔ پہلے کا نام بوصیص تھا، اور وہ شمال میں مِکماس کے
مقابل تھا۔ دوسرے کا نام سنہ تھا، اور وہ جنوب میں
جِبع کے مقابل تھا۔ 6 یونتن نے اپنے جوان سلاح بردار
سے کہا، ”آؤ، ہم پرلی طرف جائیں جہاں اِن نامختونوں
کی چوکی ہے۔ شاید رب ہماری مدد کرے، کیونکہ اُس
کے نزدیک کوئی فرق نہیں کہ ہم زیادہ ہوں یا کم۔“
7 اُس کا سلاح بردار بولا، ”جو کچھ آپ ٹھیک سمجھتے ہیں،
وہی کریں۔ ضرور جائیں۔ جو کچھ بھی آپ کہیں گے،
مَیں حاضر ہوں۔“ 8 یونتن بولا، ”ٹھیک ہے۔ پھر ہم
یوں دشمنوں کی طرف بڑھتے جائیں گے، کہ ہم اُنہیں
صاف نظر آئیں۔ 9 اگر وہ ہمیں دیکھ کر پکاریں، ’رُک
جاؤ، ورنہ ہم تمہیں مار دیں گے!‘ تو ہم اپنے منصوبے
سے باز آ کر اُن کے پاس نہیں جائیں گے۔ 10 لیکن
اگر وہ پکاریں، ’آؤ، ہمارے پاس آ جاؤ!‘ تو ہم ضرور اُن
کے پاس چڑھ جائیں گے۔ کیونکہ یہ اِس کا نشان ہو گا

کہ رب اُنہیں ہمارے قبضے میں کر دے گا۔“
11 چنانچہ وہ چلتے چلتے فلستی چوکی کو نظر آئے۔
فلستی شور مچانے لگے، ”دیکھو، اسرائیلی اپنے چھپنے کے
بلوں سے نکل رہے ہیں!“ 12 چوکی کے فوجیوں نے
دونوں کو چیلنج کیا، ”آؤ، ہمارے پاس آؤ تو ہم تمہیں
سبق سکھائیں گے۔“ یہ سن کر یونتن نے اپنے سلاح
بردار کو آواز دی، ”آؤ، میرے پیچھے چلو! رب نے
اُنہیں اسرائیل کے حوالے کر دیا ہے۔“ 13 دونوں اپنے
ہاتھوں اور پیروں کے بل چڑھتے چڑھتے چوکی تک جا
پہنچے۔ جب یونتن آگے آگے چل کر فلستیوں کے پاس
پہنچ گیا تو وہ اُس کے سامنے گرتے گئے۔ ساتھ ساتھ
سلاح بردار پیچھے سے لوگوں کو مارتا گیا۔
14 اِس پہلے حملے کے دوران اُنہوں نے تقریباً 20
آدمیوں کو مار ڈالا۔ اُن کی لاشیں آدھ ایکڑ زمین پر بکھری
پڑی تھیں۔ 15 اچانک پوری فوج میں دہشت پھیل گئی،
نہ صرف لشکرگاہ بلکہ کھلے میدان میں بھی۔ چوکی کے
مرد اور لُوٹنے والے دستے بھی تھرتھرانے لگے۔ ساتھ
ساتھ زلزلہ آیا۔ رب نے تمام فلستی فوجیوں کے دلوں
میں دہشت پیدا کی۔

رب فلستیوں پر فتح دیتا ہے

16 ساؤل کے جو پہرے دار جِبعہ سے دشمن کی حرکتوں
پر غور کر رہے تھے اُنہوں نے اچانک دیکھا کہ فلستی
فوج میں ہل چل مچ گئی ہے، افرا تفری کبھی اِس
طرف، کبھی اُس طرف بڑھ رہی ہے۔ 17 ساؤل نے
فوراً حکم دیا، ”فوجیوں کو گن کر معلوم کرو کہ کون چلا
گیا ہے۔“ معلوم ہوا کہ یونتن اور اُس کا سلاح بردار
موجود نہیں ہیں۔ 18 ساؤل نے اخیاہ کو حکم دیا، ”عہد
کا صندوق لے آئیں۔“ کیونکہ وہ اُن دنوں میں اسرائیلی
کیمپ میں تھا۔ 19 لیکن ساؤل ابھی اخیاہ سے بات کر
رہا تھا کہ فلستی لشکرگاہ میں ہنگامہ اور شور بہت زیادہ
بڑھ گیا۔ ساؤل نے امام سے کہا، ”کوئی بات نہیں،
رہنے دیں۔“ 20 وہ اپنے 600 افراد کو لے کر فوراً
دشمن پر ٹوٹ پڑا۔ جب اُن تک پہنچ گئے تو معلوم ہوا کہ
فلستی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں، اور ہر طرف
ہنگامہ ہی ہنگامہ ہے۔
21 فلستیوں نے کافی اسرائیلیوں کو اپنی فوج میں شامل
کر لیا تھا۔ اب یہ لوگ فلستیوں کو چھوڑ کر ساؤل اور
یونتن کے پیچھے ہو لئے۔ 22 اِن کے علاوہ جو اسرائیلی
افرائیم کے پہاڑی علاقے میں اِدھر اُدھر چھپ گئے
تھے، جب اُنہیں خبر ملی کہ فلستی بھاگ رہے ہیں تو
وہ بھی اُن کا تعاقب کرنے لگے۔ 23 لڑتے لڑتے میدانِ
جنگ بیت آون تک پھیل گیا۔ اِس طرح رب نے اُس
دن اسرائیلیوں کو بچا لیا۔

ساؤل کی بے سوچے سمجھے لعنت

24 اُس دن اسرائیلی سخت لڑائی کے باعث بڑی
مصیبت میں تھے۔ اِس لئے ساؤل نے قسم کھا کر
کہا، ”اُس پر لعنت جو شام سے پہلے کھانا کھائے۔ پہلے
مَیں اپنے دشمن سے انتقام لوں گا، پھر ہی سب کھا پی
سکتے ہیں۔“ اِس وجہ سے کسی نے روٹی کو ہاتھ تک
نہ لگایا۔ 25 پوری فوج جنگل میں داخل ہوئی تو وہاں
زمین پر شہد کے چھتے تھے۔ 26 تمام لوگ جب اُن کے
پاس سے گزرے تو دیکھا کہ اُن سے شہد ٹپک رہا ہے۔
لیکن کسی نے تھوڑا بھی لے کر کھانے کی جرأت نہ کی،
کیونکہ سب ساؤل کی لعنت سے ڈرتے تھے۔

27 یونتن کو لعنت کا علم نہ تھا، اِس لئے اُس نے
اپنی لاٹھی کا سرا کسی چھتّے میں ڈال کر اُسے چاٹ لیا۔
اُس کی آنکھیں فوراً چمک اُٹھیں، اور وہ تازہ دم ہو گیا۔
28 کسی نے دیکھ کر یونتن کو بتایا، ”آپ کے باپ نے
فوج سے قسم کھلا کر اعلان کیا ہے کہ اُس پر لعنت
جو اِس دن کچھ کھائے۔ اِسی وجہ سے ہم سب اِتنے
نڈھال ہو گئے ہیں۔“ 29 یونتن نے جواب دیا، ”میرے
باپ نے ملک کو مصیبت میں ڈال دیا ہے! دیکھو، اِس
تھوڑے سے شہد کو چکھنے سے میری آنکھیں کتنی چمک
اُٹھیں اور مَیں کتنا تازہ دم ہو گیا۔ 30 بہتر ہوتا کہ
ہمارے لوگ دشمن سے لُوٹے ہوئے مال میں سے کچھ نہ
کچھ کھا لیتے۔ لیکن اِس حالت میں ہم فلستیوں کو کس
طرح زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں؟“

31 اُس دن اسرائیلی فلستیوں کو مِکماس سے مار مار
کر ایالون تک پہنچ گئے۔ لیکن شام کے وقت وہ
نہایت نڈھال ہو گئے تھے۔ 32 پھر وہ لُوٹے ہوئے
ریوڑوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُنہوں نے جلدی جلدی بھیڑ
بکریوں، گائے بَیلوں اور بچھڑوں کو ذبح کیا۔ بھوک کی
شدت کی وجہ سے اُنہوں نے خون کو صحیح طور سے نکلنے
نہ دیا بلکہ جانوروں کو زمین پر چھوڑ کر گوشت کو خون
سمیت کھانے لگے۔

33 کسی نے ساؤل کو اطلاع دی، ”دیکھیں، لوگ رب
کا گناہ کر رہے ہیں، کیونکہ وہ گوشت کھا رہے ہیں جس
میں اب تک خون ہے۔“ یہ سن کر ساؤل پکار اُٹھا،
”آپ رب سے وفادار نہیں رہے!“ پھر اُس نے ساتھ
والے آدمیوں کو حکم دیا، ”کوئی بڑا پتھر لُڑھکا کر اِدھر
لے آئیں! 34 پھر تمام آدمیوں کے پاس جا کر اُنہیں بتا
دینا، ’اپنے جانوروں کو میرے پاس لے آئیں تاکہ اُنہیں
پتھر پر ذبح کر کے کھائیں۔ ورنہ آپ خون آلودہ گوشت
کھا کر رب کا گناہ کریں گے‘۔“

سب مان گئے۔ اُس شام وہ ساؤل کے پاس آئے اور
اپنے جانوروں کو پتھر پر ذبح کیا۔ 35 وہاں ساؤل نے پہلی
دفعہ رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی۔

36 پھر اُس نے اعلان کیا، ”آئیں، ہم ابھی اِسی
رات فلستیوں کا تعاقب کر کے اُن میں لُوٹ مار کا
سلسلہ جاری رکھیں تاکہ ایک بھی نہ بچے۔“ فوجیوں
نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، وہ کچھ کریں جو آپ کو
مناسب لگے۔“ لیکن امام بولا، ”پہلے ہم اللہ سے
ہدایت لیں۔“ 37 چنانچہ ساؤل نے اللہ سے پوچھا،
”کیا ہم فلستیوں کا تعاقب جاری رکھیں؟ کیا تُو اُنہیں
اسرائیل کے حوالے کر دے گا؟“ لیکن اِس مرتبہ اللہ
نے جواب نہ دیا۔

38 یہ دیکھ کر ساؤل نے فوج کے تمام راہنماؤں کو بُلا
کر کہا، ”کسی نے گناہ کیا ہے۔ معلوم کرنے کی کوشش
کریں کہ کون قصور وار ہے۔ 39 رب کی حیات کی قسم
جو اسرائیل کا نجات دہندہ ہے، قصور وار کو فوراً سزائے
موت دی جائے گی، خواہ وہ میرا بیٹا یونتن کیوں نہ ہو۔“
لیکن سب خاموش رہے۔

40 تب ساؤل نے دوبارہ اعلان کیا، ”پوری فوج
ایک طرف کھڑی ہو جائے اور یونتن اور مَیں دوسری
طرف۔“ لوگوں نے جواب دیا، ”جو آپ کو مناسب
لگے وہ کریں۔“ 41 پھر ساؤل نے رب اسرائیل کے
خدا سے دعا کی، ”اے رب، ہمیں دکھا کہ کون قصور
وار ہے!“

جب قرعہ ڈالا گیا تو یونتن اور ساؤل کے گروہ کو قصور
وار قرار دیا گیا اور باقی فوج کو بے قصور۔ 42 پھر ساؤل
نے حکم دیا، ”اب قرعہ ڈال کر پتا کریں کہ مَیں قصور
وار ہوں یا یونتن۔“ جب قرعہ ڈالا گیا تو یونتن قصور وار
ٹھہرا۔ 43 ساؤل نے پوچھا، ”بتائیں، آپ نے کیا کیا؟“
یونتن نے جواب دیا، ”مَیں نے صرف تھوڑا سا شہد چکھ
لیا جو میری لاٹھی کے سرے پر لگا تھا۔ لیکن مَیں مرنے
کے لئے تیار ہوں۔“ 44 ساؤل نے کہا، ”یونتن، اللہ
مجھے سخت سزا دے اگر مَیں آپ کو اِس کے لئے سزائے
موت نہ دوں۔“ 45 لیکن فوجیوں نے اعتراض کیا، ”یہ
کیسی بات ہے؟ یونتن ہی نے اپنے زبردست حملے سے
اسرائیل کو آج بچا لیا ہے۔ اُسے کس طرح سزائے موت
دی جا سکتی ہے؟ کبھی نہیں! اللہ کی حیات کی قَسم، اُس
کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا، کیونکہ آج اُس نے اللہ کی
مدد سے فتح پائی ہے۔“ یوں فوجیوں نے یونتن کو موت
سے بچا لیا۔

46 تب ساؤل نے فلستیوں کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا
اور اپنے گھر چلا گیا۔ فلستی بھی اپنے ملک میں واپس
چلے گئے۔

ساؤل کی جنگیں

47 جب ساؤل تخت نشین ہوا تو وہ ملک کے اردگرد
کے تمام دشمنوں سے لڑا۔ اِن میں موآب، عمون، ادوم،
ضوباہ کے بادشاہ اور فلستی شامل تھے۔ اور جہاں بھی
جنگ چھڑی وہاں اُس نے فتح پائی۔ 48 وہ نہایت بہادر
تھا۔ اُس نے عمالیقیوں کو بھی شکست دی اور یوں
اسرائیل کو اُن تمام دشمنوں سے بچا لیا جو بار بار ملک کی
لُوٹ مار کرتے تھے۔

ساؤل کا خاندان

49 ساؤل کے تین بیٹے تھے، یونتن، اِسوی اور ملکی
شوع۔ اُس کی بڑی بیٹی میرب اور چھوٹی بیٹی میکل تھی۔
50 بیوی کا نام اخی نوعم بنت اخی معض تھا۔ ساؤل کی
فوج کا کمانڈر ابنیر تھا، جو ساؤل کے چچا نیر کا بیٹا تھا۔
51 ساؤل کا باپ قیس اور ابنیر کا باپ نیر سگے بھائی تھے
جن کا باپ ابی ایل تھا۔

52 ساؤل کے جیتے جی فلستیوں سے سخت جنگ
جاری رہی۔ اِس لئے جب بھی کوئی بہادر اور لڑنے
کے قابل آدمی نظر آیا تو ساؤل نے اُسے اپنی فوج میں
بھرتی کر لیا۔

تمام عمالیقیوں کو ہلاک کرنے کا حکم

15 ایک دن سموایل نے ساؤل کے پاس آ
کر اُس سے بات کی، ”رب ہی نے مجھے
آپ کو مسح کر کے اسرائیل پر مقرر کرنے کا حکم دیا تھا۔
اب رب کا پیغام سن لیں! 2 رب الافواج فرماتا ہے،
’مَیں عمالیقیوں کا میری قوم کے ساتھ سلوک نہیں بھول
سکتا۔ اُس وقت جب اسرائیلی مصر سے نکل کر کنعان کی
طرف سفر کر رہے تھے تو عمالیقیوں نے راستہ بند کر
دیا تھا۔ 3 اب وقت آ گیا ہے کہ تُو اُن پر حملہ کرے۔
سب کچھ تباہ کر کے میرے حوالے کر دے۔ کچھ بھی
بچنے نہ دے، بلکہ تمام مردوں، عورتوں، بچوں شیرخواروں
سمیت، گائے بَیلوں، بھیڑ بکریوں، اونٹوں اور گدھوں کو
موت کے گھاٹ اُتار دے‘۔“

4 ساؤل نے اپنے فوجیوں کو بُلا کر طلائم میں اُن کا
جائزہ لیا۔ کُل 2,00,000 پیادے فوجی تھے، نیز
یہوداہ کے 10,000 افراد۔ 5 عمالیقیوں کے شہر کے

پاس پہنچ کر ساؤل وادی میں تاک میں بیٹھ گیا۔ 6 لیکن
پہلے اُس نے قینیوں کو خبر بھیجی، ”عمالیقیوں سے
الگ ہو کر اُن کے پاس سے چلے جائیں، ورنہ آپ اُن
کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب اسرائیلی مصر
سے نکل کر ریگستان میں سفر کر رہے تھے تو آپ نے
اُن پر مہربانی کی تھی۔“

یہ خبر ملتے ہی قینی عمالیقیوں سے الگ ہو کر چلے
گئے۔ 7 تب ساؤل نے عمالیقیوں پر حملہ کر کے اُنہیں
حویلہ سے لے کر مصر کی مشرقی سرحد شُور تک شکست
دی۔ 8 پوری قوم کو تلوار سے مارا گیا، صرف اُن کا
بادشاہ اجاج زندہ پکڑا گیا۔ 9 ساؤل اور اُس کے فوجیوں
نے اُسے زندہ چھوڑ دیا۔ اِسی طرح سب سے اچھی بھیڑ
بکریوں، گائے بَیلوں، موٹے تازے بچھڑوں اور چیدہ
بھیڑ کے بچوں کو بھی چھوڑ دیا گیا۔ جو بھی اچھا تھا بچ
گیا، کیونکہ اسرائیلیوں کا دل نہیں کرتا تھا کہ تندرست
اور موٹے تازے جانوروں کو ہلاک کریں۔ اُنہوں نے
صرف اُن تمام کمزور جانوروں کو ختم کیا جن کی قدر و
قیمت نہ تھی۔

فرماں برداری قربانیوں سے اہم ہے

10 پھر رب سموایل سے ہم کلام ہوا، 11 ”مجھے دُکھ
ہے کہ مَیں نے ساؤل کو بادشاہ بنا لیا ہے، کیونکہ اُس
نے مجھ سے دُور ہو کر میرا حکم نہیں مانا۔“ سموایل کو
اِتنا غصہ آیا کہ وہ پوری رات بلند آواز سے رب سے
فریاد کرتا رہا۔ 12 اگلے دن وہ اُٹھ کر ساؤل سے ملنے
گیا۔ کسی نے اُسے بتایا، ”ساؤل کرمل چلا گیا۔ وہاں
اپنے لئے یادگار کھڑا کر کے وہ آگے جِلجال چلا گیا
ہے۔“ 13 جب سموایل جِلجال پہنچا تو ساؤل نے کہا،
”مبارک ہو! مَیں نے رب کا حکم پورا کر دیا ہے۔“
14 سموایل نے پوچھا، ”جانوروں کا یہ شور کہاں سے آ
رہا ہے؟ بھیڑ بکریاں ممیا رہی اور گائے بَیل ڈکرا رہے
ہیں۔“ 15 ساؤل نے جواب دیا، ”یہ عمالیقیوں کے
ہاں سے لائے گئے ہیں۔ فوجیوں نے سب سے اچھے
گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کو زندہ چھوڑ دیا تاکہ اُنہیں
رب آپ کے خدا کے حضور قربان کریں۔ لیکن ہم نے
باقی سب کو رب کے حوالے کر کے مار دیا۔“

16 سموایل بولا، ”خاموش! پہلے وہ بات سن لیں
جو رب نے مجھے پچھلی رات فرمائی۔“ ساؤل نے جواب
دیا، ”بتائیں۔“ 17 سموایل نے کہا، ”جب آپ تمام
قوم کے راہنما بن گئے تو احساسِ کمتری کا شکار تھے۔
تو بھی رب نے آپ کو مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا
دیا۔ 18 اور اُس نے آپ کو بھیج کر حکم دیا، ’جا اور
عمالیقیوں کو پورے طور پر ہلاک کر کے میرے حوالے
کر۔ اُس وقت تک اِن شریر لوگوں سے لڑتا رہ جب
تک وہ سب کے سب مٹ نہ جائیں۔‘ 19 اب مجھے
بتائیں کہ آپ نے رب کی کیوں نہ سنی؟ آپ لُوٹے
ہوئے مال پر کیوں ٹوٹ پڑے؟ یہ تو رب کے نزدیک
گناہ ہے۔“

20 ساؤل نے اعتراض کیا، ”لیکن مَیں نے ضرور رب
کی سنی۔ جس مقصد کے لئے رب نے مجھے بھیجا وہ
مَیں نے پورا کر دیا ہے، کیونکہ مَیں عمالیق کے بادشاہ
اجاج کو گرفتار کر کے یہاں لے آیا اور باقی سب کو
موت کے گھاٹ اُتار کر رب کے حوالے کر دیا۔
21 میرے فوجی لُوٹے ہوئے مال میں سے صرف سب
سے اچھی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل چن کر لے آئے،
کیونکہ وہ اُنہیں یہاں جِلجال میں رب آپ کے خدا

کے حضور قربان کرنا چاہتے تھے۔“
22 لیکن سموایل نے جواب دیا، ”رب کو کیا بات
زیادہ پسند ہے، آپ کی بھسم ہونے والی اور ذبح کی
قربانیاں یا یہ کہ آپ اُس کی سنتے ہیں؟ سننا قربانی سے
کہیں بہتر اور دھیان دینا مینڈھے کی چربی سے کہیں عمدہ
ہے۔ 23 سرکشی غیب دانی کے گناہ کے برابر ہے اور
غرور بُت پرستی کے گناہ سے کم نہیں ہوتا۔ آپ نے رب
کا حکم رد کیا ہے، اِس لئے اُس نے آپ کو رد کر کے
بادشاہ کا عُہدہ آپ سے چھین لیا ہے۔“
24 تب ساؤل نے اقرار کیا، ”مجھ سے گناہ ہوا ہے۔
مَیں نے آپ کی ہدایت اور رب کے حکم کی خلاف
ورزی کی ہے۔ مَیں نے لوگوں سے ڈر کر اُن کی بات
مان لی۔ 25 لیکن اب مہربانی کر کے مجھے معاف کریں
اور میرے ساتھ واپس آئیں تاکہ مَیں آپ کی موجودگی
میں رب کی پرستش کر سکوں۔“ 26 لیکن سموایل نے
جواب دیا، ”مَیں آپ کے ساتھ واپس نہیں چلوں گا۔
آپ نے رب کا کلام رد کیا ہے، اِس لئے رب نے آپ
کو رد کر کے بادشاہ کا عُہدہ آپ سے چھین لیا ہے۔“
27 سموایل مُڑ کر وہاں سے چلنے لگا، لیکن ساؤل نے
اُس کے چوغے کا دامن اِتنے زور سے پکڑ لیا کہ وہ پھٹ
کر اُس کے ہاتھ میں رہ گیا۔ 28 سموایل بولا، ”جس
طرح کپڑا پھٹ کر آپ کے ہاتھ میں رہ گیا بالکل اُسی
طرح رب نے آج ہی اسرائیل پر آپ کا اختیار آپ سے
چھین کر کسی اَور کو دے دیا ہے، ایسے شخص کو جو آپ
سے کہیں بہتر ہے۔ 29 جو اسرائیل کی شان و شوکت
ہے وہ نہ جھوٹ بولتا، نہ کبھی اپنی سوچ کو بدلتا ہے،
کیونکہ وہ انسان نہیں کہ ایک بات کہہ کر بعد میں
اُسے بدلے۔“
30 ساؤل نے دوبارہ منت کی، ”بے شک مَیں نے
گناہ کیا ہے۔ لیکن براہِ کرم کم از کم میری قوم کے بزرگوں
اور اسرائیل کے سامنے تو میری عزت کریں۔ میرے
ساتھ واپس آئیں تاکہ مَیں آپ کی موجودگی میں رب
آپ کے خدا کی پرستش کر سکوں۔“
31 تب سموایل مان گیا اور ساؤل کے ساتھ دوسروں
کے پاس واپس آیا۔ ساؤل نے رب کی پرستش کی، 32 پھر
سموایل نے اعلان کیا، ”عمالیق کے بادشاہ اجاج کو
میرے پاس لے آؤ!“ اجاج اطمینان سے سموایل کے
پاس آیا، کیونکہ اُس نے سوچا، ”بے شک موت کا خطرہ
ٹل گیا ہے۔“ 33 لیکن سموایل بولا، ”تیری تلوار سے
بے شمار مائیں اپنے بچوں سے محروم ہو گئی ہیں۔ اب تیری
ماں بھی بےاولاد ہو جائے گی۔“ یہ کہہ کر سموایل
نے وہیں جِلجال میں رب کے حضور اجاج کو تلوار سے
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔
34 پھر وہ رامہ واپس چلا گیا، اور ساؤل اپنے گھر گیا
جو جِبعہ میں تھا۔ 35 اِس کے بعد سموایل جیتے جی ساؤل
سے کبھی نہ ملا، کیونکہ وہ ساؤل کا ماتم کرتا رہا۔ لیکن رب
کو دُکھ تھا کہ مَیں نے ساؤل کو اسرائیل پر کیوں مقرر کیا۔

نئے بادشاہ داؤد کو مقرر کیا جاتا ہے

16 ایک دن رب سموایل سے ہم کلام ہوا،
”تُو کب تک ساؤل کا ماتم کرے گا؟
مَیں نے تو اُسے رد کر کے بادشاہ کا عُہدہ اُس سے لے
لیا ہے۔ اب مینڈھے کا سینگ زیتون کے تیل سے
بھر کر بیت لحم چلا جا۔ وہاں ایک آدمی سے مل جس کا
نام یسّی ہے۔ کیونکہ مَیں نے اُس کے بیٹوں میں سے
ایک کو چن لیا ہے کہ وہ نیا بادشاہ بن جائے۔“ 2 لیکن

سموایل نے اعتراض کیا، ”مَیں کس طرح جا سکتا ہوں؟
ساؤل یہ سن کر مجھے مار ڈالے گا۔“ رب نے جواب
دیا، ”ایک جوان گائے اپنے ساتھ لے کر لوگوں کو بتا
دے کہ مَیں اِسے رب کے حضور قربان کرنے کے لئے
آیا ہوں۔ 3 یسّی کو دعوت دے کہ وہ قربانی کی ضیافت
میں شریک ہو جائے۔ آگے مَیں تجھے بتاؤں گا کہ کیا کرنا
ہے۔ مَیں تجھے دکھاؤں گا کہ کس بیٹے کو میرے لئے مسح
کر کے چن لینا ہے۔“

4 سموایل مان گیا۔ جب وہ بیت لحم پہنچ گیا تو لوگ
چونک اُٹھے۔ لرزتے لرزتے شہر کے بزرگ اُس سے
ملنے آئے اور پوچھا، ”خیریت تو ہے کہ آپ ہمارے
پاس آ گئے ہیں؟“ 5 سموایل نے اُنہیں تسلی دے
کر کہا، ”خیریت ہے۔ مَیں رب کے حضور قربانی پیش
کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اپنے آپ کو رب کے لئے
مخصوص و مقدّس کریں اور پھر میرے ساتھ قربانی کی
ضیافت میں شریک ہو جائیں۔“ سموایل نے یسّی اور
اُس کے بیٹوں کو بھی دعوت دی اور اُنہیں اپنے آپ کو
مخصوص و مقدّس کرنے کو کہا۔

6 جب یسّی اپنے بیٹوں سمیت قربانی کی ضیافت کے
لئے آیا تو سموایل کی نظر اِلیاب پر پڑی۔ اُس نے سوچا،
”بے شک یہ وہ ہے جسے رب مسح کر کے بادشاہ بنانا
چاہتا ہے۔“ 7 لیکن رب نے فرمایا، ”اِس کی شکل
و صورت اور لمبے قد سے متاثر نہ ہو، کیونکہ یہ مجھے
نامنظور ہے۔ مَیں انسان کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ
انسان ظاہری صورت پر غور کر کے فیصلہ کرتا ہے جبکہ
رب کو ہر ایک کا دل صاف صاف نظر آتا ہے۔“

8 پھر یسّی نے اپنے دوسرے بیٹے ابی نداب کو بُلا
کر سموایل کے سامنے سے گزرنے دیا۔ سموایل بولا،
”نہیں، رب نے اِسے بھی نہیں چنا۔“ 9 اِس کے بعد
یسّی نے تیسرے بیٹے سمّہ کو پیش کیا۔ لیکن یہ بھی نہیں
چنا گیا تھا۔ 10 یوں یسّی نے اپنے سات بیٹوں کو ایک
ایک کر کے سموایل کے سامنے سے گزرنے دیا۔ اِن
میں سے کوئی رب کا چنا ہوا بادشاہ نہ نکلا۔ 11 آخرکار
سموایل نے پوچھا، ”اِن کے علاوہ کوئی اَور بیٹا تو نہیں
ہے؟“ یسّی نے جواب دیا، ”سب سے چھوٹا بیٹا ابھی
باقی رہ گیا ہے، لیکن وہ باہر کھیتوں میں بھیڑ بکریوں
کی نگرانی کر رہا ہے۔“ سموایل نے کہا، ”اُسے فوراً
بُلا لیں۔ اُس کے آنے تک ہم کھانے کے لئے نہیں
بیٹھیں گے۔“

12 چنانچہ یسّی چھوٹے کو بُلا کر اندر لے آیا۔ یہ بیٹا
گورا تھا۔ اُس کی آنکھیں خوب صورت اور شکل و
صورت قابلِ تعریف تھی۔ رب نے سموایل کو بتایا،
”یہی ہے۔ اُٹھ کر اِسے مسح کر۔“ 13 سموایل نے تیل
سے بھرا ہوا مینڈھے کا سینگ لے کر اُسے داؤد کے
سر پر اُنڈیل دیا۔ سب بھائی موجود تھے۔ اُسی وقت رب
کا روح داؤد پر نازل ہوا اور اُس کی ساری عمر اُس پر ٹھہرا
رہا۔ پھر سموایل رامہ واپس چلا گیا۔

داؤد ساؤل کو بدروح سے آرام دلاتا ہے

14 لیکن رب کے روح نے ساؤل کو چھوڑ دیا تھا۔
اِس کے بجائے رب کی طرف سے ایک بُری روح اُسے
دہشت زدہ کرنے لگی۔ 15 ایک دن ساؤل کے ملازموں
نے اُس سے کہا، ”اللہ کی طرف سے ایک بُری روح
آپ کے دل میں دہشت پیدا کر رہی ہے۔ 16 ہمارا آقا
اپنے خادموں کو حکم دے کہ وہ کسی کو ڈھونڈ لائیں
جو سرود بجا سکے۔ جب بھی اللہ کی طرف سے یہ بُری

روح آپ پر آئے تو وہ اپنا ساز بجا کر آپ کو سکون
دلائے گا۔“
17 ساؤل نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، ایسا ہی کرو۔
کسی کو بُلا لاؤ جو ساز بجانے میں ماہر ہو۔“ 18 ایک ملازم
بولا، ”مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو خوب بجا سکتا
ہے۔ وہ بیت لحم کے رہنے والے یسّی کا بیٹا ہے۔ وہ نہ
صرف مہارت سے سرود بجا سکتا ہے بلکہ بڑا جنگجو بھی
ہے۔ یہ بھی اُس کی ایک خوبی ہے کہ وہ ہر موقع پر سمجھ
داری سے بات کر سکتا ہے۔ اور وہ خوب صورت بھی
ہے۔ رب اُس کے ساتھ ہے۔“
19 ساؤل نے فوراً اپنے قاصدوں کو یسّی کے پاس بھیج
کر اُسے اطلاع دی، ”اپنے بیٹے داؤد کو جو بھیڑ بکریوں کو
سنبھالتا ہے میرے پاس بھیج دینا۔“ 20 یہ سن کر یسّی نے
روٹی، مَے کا مشکیزہ اور ایک جوان بکری گدھے پر لاد کر
داؤد کے حوالے کر دی اور اُسے ساؤل کے دربار میں
بھیج دیا۔
21 اِس طرح داؤد ساؤل کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔
وہ بادشاہ کو بہت پسند آیا بلکہ ساؤل کو اِتنا پیارا لگا کہ اُسے
اپنا سلاح بردار بنا لیا۔ 22 ساؤل نے یسّی کو اطلاع بھیجی،
”داؤد مجھے بہت پسند آیا ہے، اِس لئے اُسے مستقل
طور پر میری خدمت کرنے کی اجازت دیں۔“ 23 اور
جب بھی بُری روح ساؤل پر آتی تو داؤد اپنا سرود بجانے
لگتا۔ تب ساؤل کو سکون ملتا اور بُری روح اُس پر سے
دُور ہو جاتی۔

جاتی جالوت

17 ایک دن فلستیوں نے اپنی فوج کو یہوداہ
کے شہر سوکہ کے قریب جمع کیا۔ وہ اِفس
دمّیم میں خیمہ زن ہوئے جو سوکہ اور عزیقہ کے
درمیان ہے۔ 2 جواب میں ساؤل نے اپنی فوج کو بُلا
کر وادیٔ ایلہ میں جمع کیا۔ وہاں اسرائیل کے مرد جنگ
کے لئے ترتیب سے کھڑے ہوئے۔ 3 یوں فلستی ایک
پہاڑی پر کھڑے تھے اور اسرائیلی دوسری پہاڑی پر۔ اُن
کے بیچ میں وادی تھی۔
4 پھر فلستی صفوں سے جات شہر کا پہلوان نکل کر
اسرائیلیوں کے سامنے کھڑا ہوا۔ اُس کا نام جالوت تھا اور
وہ 9 فٹ سے زیادہ لمبا تھا۔ 5 اُس نے حفاظت کے لئے
پیتل کی کئی چیزیں پہن رکھی تھیں: سر پر خود، دھڑ پر زرہ
بکتر جو 57 کلو گرام وزنی تھا 6 اور پنڈلیوں پر بکتر۔
کندھوں پر پیتل کی شمشیر لٹکی ہوئی تھی۔ 7 جو نیزہ وہ
پکڑ کر چل رہا تھا اُس کا دستہ کھڈی کے شہتیر جیسا موٹا
اور لمبا تھا، اور اُس کے لوہے کی نوک کا وزن 7 کلوگرام
سے زیادہ تھا۔ جالوت کے آگے آگے ایک آدمی اُس کی
ڈھال اُٹھائے چل رہا تھا۔
8 جالوت اسرائیلی صفوں کے سامنے رُک کر گرجا،
”تم سب کیوں لڑنے کے لئے صف آرا ہو گئے ہو؟
کیا مَیں فلستی نہیں ہوں جبکہ تم صرف ساؤل کے نوکر
چاکر ہو؟ چلو، ایک آدمی کو چن کر اُسے یہاں نیچے
میرے پاس بھیج دو۔ 9 اگر وہ مجھ سے لڑ سکے اور مجھے
مار دے تو ہم تمہارے غلام بن جائیں گے۔ لیکن اگر
مَیں اُس پر غالب آ کر اُسے مار ڈالوں تو تم ہمارے غلام
بن جاؤ گے۔ 10 آج مَیں اسرائیلی صفوں کی بدنامی کر
کے اُنہیں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے ایک آدمی دو جو میرے
ساتھ لڑے۔“ 11 جالوت کی یہ باتیں سن کر ساؤل اور
تمام اسرائیلی گھبرا گئے، اور اُن پر دہشت طاری ہو گئی۔

داؤد بھائیوں سے ملنے کے لئے فوج کے پاس جاتا ہے

12 اُس وقت داؤد کا باپ یسّی کافی بوڑھا ہو چکا تھا۔
اُس کے کُل 8 بیٹے تھے، اور وہ اِفراتہ کے علاقے کے
بیت لحم میں رہتا تھا۔ 13 لیکن اُس کے تین سب سے
بڑے بیٹے فلستیوں سے لڑنے کے لئے ساؤل کی فوج
میں بھرتی ہو گئے تھے۔ سب سے بڑے کا نام اِلیاب،
دوسرے کا ابی نداب اور تیسرے کا سمّہ تھا۔ 14-15 داؤد
تو سب سے چھوٹا بھائی تھا۔ وہ دوسروں کی طرح پورا
وقت ساؤل کے پاس نہ گزار سکا، کیونکہ اُسے باپ کی
بھیڑ بکریوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ اِس
لئے وہ آتا جاتا رہا۔ چنانچہ وہ موجود نہیں تھا 16 جب
جالوت 40 دن صبح و شام اسرائیلیوں کی صفوں کے
سامنے کھڑے ہو کر اُنہیں چیلنج کرتا رہا۔

17 ایک دن یسّی نے داؤد سے کہا، ”بیٹا، اپنے بھائیوں
کے پاس کیمپ میں جا کر اُن کا پتا کرو۔ بُھنے ہوئے اناج
کے یہ 16 کلو گرام اور یہ دس روٹیاں اپنے ساتھ لے
کر جلدی جلدی اُدھر پہنچ جاؤ۔ 18 پنیر کی یہ دس ٹکیاں
اُن کے کپتان کو دے دینا۔ بھائیوں کا حال معلوم کر کے
اُن کی کوئی چیز واپس لے آؤ تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ
وہ ٹھیک ہیں۔ 19 وہ وادیِٔ ایلہ میں ساؤل اور اسرائیلی
فوج کے ساتھ فلستیوں سے لڑ رہے ہیں۔“ 20 اگلے
دن صبح سویرے داؤد نے ریوڑ کو کسی اَور کے سپرد کر
کے سامان اُٹھایا اور یسّی کی ہدایت کے مطابق چلا گیا۔
جب وہ کیمپ کے پاس پہنچ گیا تو اسرائیلی فوجی نعرے
لگا لگا کر میدانِ جنگ کے لئے نکل رہے تھے۔ 21 وہ
لڑنے کے لئے ترتیب سے کھڑے ہو گئے، اور دوسری
طرف فلستی صفیں بھی تیار ہوئیں۔ 22 یہ دیکھ کر داؤد
نے اپنی چیزیں اُس آدمی کے پاس چھوڑ دیں جو لشکر کے
سامان کی نگرانی کر رہا تھا، پھر بھاگ کر میدانِ جنگ
میں بھائیوں سے ملنے چلا گیا۔

وہ ابھی اُن کا حال پوچھ ہی رہا تھا 23 کہ جاتی جالوت
معمول کے مطابق فلستیوں کی صفوں سے نکل کر
اسرائیلیوں کے سامنے وہی طنز کی باتیں بکنے لگا۔ داؤد
نے بھی اُس کی باتیں سنیں۔ 24 جالوت کو دیکھتے ہی
اسرائیلیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور وہ بھاگ کر
25 آپس میں کہنے لگے، ”کیا آپ نے اِس آدمی کو ہماری
طرف بڑھتے ہوئے دیکھا؟ سنیں کہ وہ کس طرح ہماری
بدنامی کر کے ہمیں چیلنج کر رہا ہے۔ بادشاہ نے اعلان
کیا ہے کہ جو شخص اِسے مار دے اُسے بڑا اجر ملے گا۔
شہزادی سے اُس کی شادی ہو گی، اور آئندہ اُس کے باپ
کے خاندان کو ٹیکس نہیں دینا پڑے گا۔“

26 داؤد نے ساتھ والے فوجیوں سے پوچھا، ”کیا کہہ
رہے ہیں؟ اُس آدمی کو کیا انعام ملے گا جو اِس فلستی
کو مار کر ہماری قوم کی رُسوائی دُور کرے گا؟ یہ نامختون
فلستی کون ہے کہ زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے
اُسے چیلنج کرے!“ 27 لوگوں نے دوبارہ داؤد کو بتایا کہ
بادشاہ اُس آدمی کو کیا دے گا جو جالوت کو مار ڈالے گا۔

28 جب داؤد کے بڑے بھائی اِلیاب نے داؤد کی
باتیں سنیں تو اُسے غصہ آیا اور وہ اُسے جھڑکنے لگا، ”تُو
کیوں آیا ہے؟ بیابان میں اپنی چند ایک بھیڑ بکریوں کو
کس کے پاس چھوڑ آیا ہے؟ مَیں تیری شوخی اور دل کی
شرارت خوب جانتا ہوں۔ تُو صرف جنگ کا تماشا دیکھنے
آیا ہے!“ 29 داؤد نے پوچھا، ”اب مجھ سے کیا غلطی
ہوئی؟ مَیں نے تو صرف سوال پوچھا۔“ 30 وہ اُس سے
مُڑ کر کسی اَور کے پاس گیا اور وہی بات پوچھنے لگا۔ وہی
جواب ملا۔

ہتھیار کا چناؤ

31 داؤد کی یہ باتیں سن کر کسی نے ساؤل کو اطلاع
دی۔ ساؤل نے اُسے فوراً بُلایا۔ 32 داؤد نے بادشاہ
سے کہا، ”کسی کو اِس فلستی کی وجہ سے ہمت نہیں
ہارنا چاہئے۔ مَیں اُس سے لڑوں گا۔“ 33 ساؤل بولا،
”آپ؟ آپ جیسا لڑکا کس طرح اُس کا مقابلہ کر سکتا
ہے؟ آپ تو ابھی بچے سے ہو جبکہ وہ تجربہ کار جنگجو ہے
جو جوانی سے ہتھیار استعمال کرتا آیا ہے۔“
34 لیکن داؤد نے اصرار کیا، ”مَیں اپنے باپ کی
بھیڑ بکریوں کی نگرانی کرتا ہوں۔ جب کبھی کوئی شیر ببر
یا ریچھ ریوڑ کا جانور چھین کر بھاگ جاتا 35 تو مَیں اُس
کے پیچھے جاتا اور اُسے مار مار کر بھیڑ کو اُس کے منہ سے
چھڑا لیتا تھا۔ اگر شیر یا ریچھ جواب میں مجھ پر حملہ کرتا
تو مَیں اُس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر اُسے مار دیتا تھا۔
36 اِس طرح آپ کے خادم نے کئی شیروں اور ریچھوں کو
مار ڈالا ہے۔ یہ نامختون بھی اُن کی طرح ہلاک ہو جائے
گا، کیونکہ اُس نے زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے
چیلنج کیا ہے۔ 37 جس رب نے مجھے شیر اور ریچھ کے
پنجے سے بچا لیا ہے وہ مجھے اِس فلستی کے ہاتھ سے بھی
بچائے گا۔“
ساؤل بولا، ”ٹھیک ہے، جائیں اور رب آپ کے
ساتھ ہو۔“ 38 اُس نے داؤد کو اپنا زرہ بکتر اور پیتل
کا خود پہنایا۔ 39 پھر داؤد نے ساؤل کی تلوار باندھ کر
چلنے کی کوشش کی۔ لیکن اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔
اُس نے ساؤل سے کہا، ”مَیں یہ چیزیں پہن کر نہیں لڑ
سکتا، کیونکہ مَیں اِن کا عادی نہیں ہوں۔“ اُنہیں اُتار کر
40 اُس نے ندی سے پانچ چکنے چکنے پتھر چن کر اُنہیں
اپنی چرواہے کی تھیلی میں ڈال لیا۔ پھر چرواہے کی اپنی
لاٹھی اور فلاخن پکڑ کر وہ فلستی سے لڑنے کے لئے
اسرائیلی صفوں سے نکلا۔

داؤد کی فتح

41 جالوت داؤد کی جانب بڑھا۔ ڈھال کو اُٹھانے والا
اُس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ 42 اُس نے حقارت
آمیز نظروں سے داؤد کا جائزہ لیا، کیونکہ وہ گورا اور خوب
صورت نوجوان تھا۔ 43 وہ گرجا، ”کیا مَیں کُتا ہوں
کہ تُو لاٹھی لے کر میرا مقابلہ کرنے آیا ہے؟“ اپنے
دیوتاؤں کے نام لے کر وہ داؤد پر لعنت بھیج کر 44 چلّایا،
”اِدھر آ تاکہ مَیں تیرا گوشت پرندوں اور جنگلی جانوروں
کو کھلاؤں۔“
45 داؤد نے جواب دیا، ”آپ تلوار، نیزہ اور شمشیر
لے کر میرا مقابلہ کرنے آئے ہیں، لیکن مَیں رب
الافواج کا نام لے کر آتا ہوں، اُسی کا نام جو اسرائیلی
فوج کا خدا ہے۔ کیونکہ آپ نے اُسی کو چیلنج کیا ہے۔
46 آج ہی رب آپ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا، اور
مَیں آپ کا سر قلم کر دوں گا۔ اِسی دن مَیں فلستی فوجیوں
کی لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلا دوں گا۔ تب
تمام دنیا جان لے گی کہ اسرائیل کا خدا ہے۔ 47 سب جو
یہاں موجود ہیں جان لیں گے کہ رب کو ہمیں بچانے
کے لئے تلوار یا نیزے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود
ہی جنگ کر رہا ہے، اور وہی آپ کو ہمارے قبضے میں کر
دے گا۔“
48 جالوت داؤد پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا، اور
داؤد بھی اُس کی طرف دوڑا۔ 49 چلتے چلتے اُس نے

اپنی تھیلی سے پتھر نکالا اور اُسے فلاخن میں رکھ کر زور
سے چلایا۔ پتھر اُڑتا اُڑتا فلستی کے ماتھے پر جا لگا۔ وہ
کھوپڑی میں دھنس گیا، اور پہلوان منہ کے بل گر گیا۔
51-50 یوں داؤد فلاخن اور پتھر سے فلستی پر غالب آیا۔
اُس کے ہاتھ میں تلوار نہیں تھی۔ تب اُس نے جالوت
کی طرف دوڑ کر اُسی کی تلوار میان سے کھینچ کر فلستی کا
سر کاٹ ڈالا۔

جب فلستیوں نے دیکھا کہ ہمارا پہلوان ہلاک ہو گیا
ہے تو وہ بھاگ نکلے۔ 52 اسرائیل اور یہوداہ کے مرد
فتح کے نعرے لگا لگا کر فلستیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کا
تعاقب کرتے کرتے وہ جات اور عقرون کے دروازوں
تک پہنچ گئے۔ جو راستہ شعریم سے جات اور عقرون تک
جاتا ہے اُس پر ہر طرف فلستیوں کی لاشیں نظر آئیں۔
53 پھر اسرائیلیوں نے واپس آ کر فلستیوں کی چھوڑی ہوئی
لشکرگاہ کو لُوٹ لیا۔

54 بعد میں داؤد جالوت کا سر یروشلم کو لے آیا۔
فلستی کے ہتھیار اُس نے اپنے خیمے میں رکھ لئے۔

ساؤل داؤد کے خاندان کا پتا کرتا ہے

55 جب داؤد جالوت سے لڑنے گیا تو ساؤل نے فوج
کے کمانڈر ابنیر سے پوچھا، ”اِس جوان آدمی کا باپ کون
ہے؟“ ابنیر نے جواب دیا، ”آپ کی حیات کی قسم،
مجھے معلوم نہیں۔“ 56 بادشاہ بولا، ”پھر پتا کریں!“
57 جب داؤد فلستی کا سر قلم کر کے واپس آیا تو ابنیر
اُسے بادشاہ کے پاس لایا۔ داؤد ابھی جالوت کا سر اُٹھائے
پھر رہا تھا۔ 58 ساؤل نے پوچھا، ”آپ کا باپ کون
ہے؟“ داؤد نے جواب دیا، ”مَیں بیت لحم کے رہنے
والے آپ کے خادم یسّی کا بیٹا ہوں۔“

داؤد اور یونتن کی دوستی

18 اِس گفتگو کے بعد داؤد کی ملاقات بادشاہ
کے بیٹے یونتن سے ہوئی۔ اُن میں فوراً
گہری دوستی پیدا ہو گئی، اور یونتن داؤد کو اپنی جان کے
برابر عزیز رکھنے لگا۔ 2 اُس دن سے ساؤل نے داؤد
کو اپنے دربار میں رکھ لیا اور اُسے باپ کے گھر واپس
جانے نہ دیا۔ 3 اور یونتن نے داؤد سے عہد باندھا، کیونکہ
وہ داؤد کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا تھا۔ 4 عہد کی
تصدیق کے لئے یونتن نے اپنا چوغہ اُتار کر اُسے اپنے زرہ
بکتر، تلوار، کمان اور پیٹی سمیت داؤد کو دے دیا۔
5 جہاں بھی ساؤل نے داؤد کو لڑنے کے لئے بھیجا
وہاں وہ کامیاب ہوا۔ یہ دیکھ کر ساؤل نے اُسے فوج کا
بڑا افسر بنا دیا۔ یہ بات عوام اور ساؤل کے افسروں کو
پسند آئی۔

ساؤل داؤد سے حسد کرتا ہے

6 جب داؤد فلستیوں کو شکست دینے سے واپس آیا تو
تمام شہروں سے عورتیں نکل کر ساؤل بادشاہ سے ملنے
آئیں۔ دف اور ساز بجاتے ہوئے وہ خوشی کے گیت گا گا
کر ناچنے لگیں۔ 7 اور ناچتے ناچتے وہ گاتی رہیں، ”ساؤل
نے تو ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار۔“
8 ساؤل بڑے غصے میں آ گیا، کیونکہ عورتوں کا گیت
اُسے نہایت بُرا لگا۔ اُس نے سوچا، ”اُن کی نظر میں
داؤد نے دس ہزار ہلاک کئے جبکہ مَیں نے صرف ہزار۔
اب صرف یہ بات رہ گئی ہے کہ اُسے بادشاہ مقرر
کیا جائے۔“ 9 اُس وقت سے ساؤل داؤد کو شک کی
نظر سے دیکھنے لگا۔ 11-10 اگلے دن اللہ نے دوبارہ
ساؤل پر بُری روح آنے دی، اور وہ گھر کے اندر وجد کی

حالت میں آ گیا۔ داؤد معمول کے مطابق ساز بجانے
لگا تاکہ بادشاہ کو سکون ملے۔ ساؤل کے ہاتھ میں نیزہ
تھا۔ اچانک اُس نے اُسے پھینک کر داؤد کو دیوار کے
ساتھ چھید ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن داؤد ایک طرف
ہٹ کر بچ نکلا۔ ایک اَور دفعہ ایسا ہوا، لیکن داؤد پھر
بچ گیا۔

12 یہ دیکھ کر ساؤل داؤد سے ڈرنے لگا، کیونکہ اُس
نے جان لیا کہ رب مجھے چھوڑ کر داؤد کا حامی بن گیا
ہے۔ 13 آخرکار اُس نے داؤد کو دربار سے دُور کر کے
ہزار فوجیوں پر مقرر کر دیا۔ اِن آدمیوں کے ساتھ داؤد
مختلف جنگوں کے لئے نکلتا رہا۔ 14 اور جو کچھ بھی وہ
کرتا اُس میں کامیاب رہتا، کیونکہ رب اُس کے ساتھ
تھا۔ 15 جب ساؤل نے دیکھا کہ داؤد کو کتنی زیادہ کامیابی
ہوئی ہے تو وہ اُس سے مزید ڈر گیا۔ 16 لیکن اسرائیل
اور یہوداہ کے باقی لوگ داؤد سے بہت محبت رکھتے تھے،
کیونکہ وہ ہر جنگ میں نکلتے وقت سے لے کر گھر واپس
آتے وقت تک اُن کے آگے آگے چلتا تھا۔

داؤد ساؤل کا داماد بن جاتا ہے

17 ایک دن ساؤل نے داؤد سے بات کی، "مَیں اپنی
بڑی بیٹی میرب کا رشتہ آپ کے ساتھ باندھنا چاہتا ہوں۔
لیکن پہلے ثابت کریں کہ آپ اچھے فوجی ہیں، جو رب
کی جنگوں میں خوب حصہ لے۔" لیکن دل ہی دل میں
ساؤل نے سوچا، "خود تو مَیں داؤد پر ہاتھ نہیں اُٹھاؤں
گا، بہتر ہے کہ وہ فلستیوں کے ہاتھوں مارا جائے۔"
18 لیکن داؤد نے اعتراض کیا، "مَیں کون ہوں کہ بادشاہ
کا داماد بنوں؟ اسرائیل میں تو میرے خاندان اور آبائی
کنبے کی کوئی حیثیت نہیں۔" 19 تو بھی شادی کی تیاریاں
کی گئیں۔ لیکن جب مقررہ وقت آ گیا تو ساؤل نے
میرب کی شادی ایک اَور آدمی بنام عدری ایل محولاتی سے
کروا دی۔

20 اِتنے میں ساؤل کی چھوٹی بیٹی میکل داؤد سے
محبت کرنے لگی۔ جب ساؤل کو اِس کی خبر ملی تو وہ خوش
ہوا۔ 21 اُس نے سوچا، "اب مَیں بیٹی کا رشتہ اُس کے
ساتھ باندھ کر اُسے یوں پھنسا دوں گا کہ وہ فلستیوں
سے لڑتے لڑتے مر جائے گا۔" داؤد سے اُس نے کہا،
"آج آپ کو میرا داماد بننے کا دوبارہ موقع ملے گا۔"
22 پھر اُس نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ وہ چپکے
سے داؤد کو بتائیں، "سنیں، آپ بادشاہ کو پسند ہیں،
اور اُس کے تمام افسر بھی آپ کو پیار کرتے ہیں۔ آپ
ضرور بادشاہ کی پیش کش قبول کر کے اُس کا داماد بن
جائیں۔" 23 لیکن داؤد نے اعتراض کیا، "کیا آپ کی
دانست میں بادشاہ کا داماد بننا چھوٹی سی بات ہے؟ مَیں تو
غریب آدمی ہوں، اور میری کوئی حیثیت نہیں۔"
24 ملازموں نے بادشاہ کے پاس واپس جا کر اُسے داؤد
کے الفاظ بتائے۔ 25 ساؤل نے اُنہیں پھر داؤد کے پاس
بھیج کر اُسے اطلاع دی، "بادشاہ مَہر کے لئے پیسے نہیں
مانگتا بلکہ یہ کہ آپ اُن کے دشمنوں سے بدلہ لے کر
100 فلستیوں کو قتل کر دیں۔ ثبوت کے طور پر آپ
کو اُن کا ختنہ کر کے جِلد کا کٹا ہوا حصہ بادشاہ کے پاس
لانا پڑے گا۔" شرط کا مقصد یہ تھا کہ داؤد فلستیوں
کے ہاتھوں مارا جائے۔

26 جب داؤد کو یہ خبر ملی تو اُسے ساؤل کی پیش
کش پسند آئی۔ مقررہ وقت سے پہلے 27 اُس نے اپنے
آدمیوں کے ساتھ نکل کر 200 فلستیوں کو مار دیا۔
لاشوں کا ختنہ کر کے وہ جِلد کے کُل 200 ٹکڑے

بادشاہ کے پاس لایا تاکہ بادشاہ کا داماد بنے۔ یہ دیکھ کر
ساؤل نے اُس کی شادی میکل سے کروا دی۔
28 ساؤل کو ماننا پڑا کہ رب داؤد کے ساتھ ہے اور
کہ میری بیٹی میکل اُسے بہت پیار کرتی ہے۔ 29 تب وہ
داؤد سے اَور بھی ڈرنے لگا۔ اِس کے بعد وہ جیتے جی داؤد
کا دشمن بنا رہا۔ 30 اُن دنوں میں فلستی سردار اسرائیل سے
لڑتے رہے۔ لیکن جب بھی وہ جنگ کے لئے نکلے تو
داؤد ساؤل کے باقی افسروں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا
تھا۔ نتیجے میں اُس کی شہرت پورے ملک میں پھیل گئی۔

یونتن داؤد کی سفارش کرتا ہے

19 اب ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن اور تمام
ملازموں کو صاف بتایا کہ داؤد کو ہلاک کرنا
ہے۔ لیکن داؤد یونتن کو بہت پیارا تھا، 2 اِس لئے اُس
نے اُسے آگاہ کیا، ”میرا باپ آپ کو مار دینے کے مواقع
ڈھونڈ رہا ہے۔ کل صبح خبردار رہیں۔ کہیں چھپ کر میرا
انتظار کریں۔ 3 پھر مَیں اپنے باپ کے ساتھ شہر سے
نکل کر آپ کے قریب سے گزروں گا۔ وہاں مَیں اُن
سے آپ کا معاملہ چھیڑ کر معلوم کروں گا کہ وہ کیا
ارادہ رکھتے ہیں۔ جو کچھ بھی وہ کہیں گے مَیں آپ کو بتا
دوں گا۔“
4 اگلی صبح جب یونتن نے اپنے باپ سے بات کی تو
اُس نے داؤد کی سفارش کر کے کہا، ”بادشاہ اپنے خادم
داؤد کا گناہ نہ کریں، کیونکہ اُس نے آپ کا گناہ نہیں کیا
بلکہ ہمیشہ آپ کے لئے فائدہ مند رہا ہے۔ 5 اُسی نے
اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر فلستی کو مار ڈالا، اور
رب نے اُس کے وسیلے سے تمام اسرائیل کو بڑی نجات
بخشی۔ اُس وقت آپ خود بھی سب کچھ دیکھ کر خوش
ہوئے۔ تو پھر آپ گناہ کر کے اُس جیسے بے قصور آدمی
کو کیوں بلاوجہ مروانا چاہتے ہیں؟“
6 یونتن کی باتیں سن کر ساؤل مان گیا۔ اُس نے وعدہ
کیا، ”رب کی حیات کی قسم، داؤد کو مارا نہیں جائے
گا۔“ 7 بعد میں یونتن نے داؤد کو بُلا کر اُسے سب کچھ
بتایا، پھر اُسے ساؤل کے پاس لایا۔ تب داؤد پہلے کی
طرح بادشاہ کی خدمت کرنے لگا۔

ساؤل کا داؤد پر دوسرا حملہ

8 ایک بار پھر جنگ چھڑ گئی، اور داؤد نکل کر
فلستیوں سے لڑا۔ اِس دفعہ بھی اُس نے اُنہیں یوں
شکست دی کہ وہ فرار ہو گئے۔ 9 لیکن ایک دن جب
ساؤل اپنا نیزہ پکڑے گھر میں بیٹھا تھا تو اللہ کی بھیجی
ہوئی بُری روح اُس پر غالب آئی۔ اُس وقت داؤد سرود
بجا رہا تھا۔ 10 اچانک ساؤل نے نیزے کو پھینک کر
داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن
وہ ایک طرف ہٹ گیا اور نیزہ اُس کے قریب سے گزر
کر دیوار میں دھنس گیا۔ داؤد بھاگ گیا اور اُس رات
ساؤل کے ہاتھ سے بچ گیا۔
11 ساؤل نے فوراً اپنے آدمیوں کو داؤد کے گھر کے
پاس بھیج دیا تاکہ وہ مکان کی پہرا داری کر کے داؤد کو
صبح کے وقت قتل کر دیں۔ لیکن داؤد کی بیوی میکل
نے اُس کو آگاہ کر دیا، ”آج رات کو ہی یہاں سے چلے
جائیں، ورنہ آپ نہیں بچیں گے بلکہ کل صبح ہی مار
دیئے جائیں گے۔“ 12 چنانچہ داؤد گھر کی کھڑکی میں
سے نکلا، اور میکل نے اُترنے میں اُس کی مدد کی۔ تب
داؤد بھاگ کر بچ گیا۔
13 میکل نے داؤد کی چارپائی پر بُت رکھ کر اُس کے

سر پر بکریوں کے بال لگا دیئے اور باقی حصے پر کمبل بچھا
دیا۔ 14 جب ساؤل کے آدمی داؤد کو پکڑنے کے لئے
آئے تو میکل نے کہا، ”وہ بیمار ہے۔“ 15 فوجیوں نے
ساؤل کو اطلاع دی تو اُس نے اُنہیں حکم دیا، ”اُسے
چارپائی سمیت ہی میرے پاس لے آؤ تاکہ اُسے
مار دوں۔“

16 جب وہ داؤد کو لے جانے کے لئے آئے تو کیا
دیکھتے ہیں کہ اُس کی چارپائی پر بُت پڑا ہے جس کے
سر پر بکریوں کے بال لگے ہیں۔ 17 ساؤل نے اپنی بیٹی
کو بہت جھڑکا، ”تُو نے مجھے اِس طرح دھوکا دے کر
میرے دشمن کی فرار ہونے میں مدد کیوں کی؟ تیری
ہی وجہ سے وہ بچ گیا۔“ میکل نے جواب دیا، ”اُس
نے مجھے دھمکی دی کہ مَیں تجھے قتل کر دوں گا اگر تُو فرار
ہونے میں میری مدد نہ کرے۔“

داؤد رامہ میں سموایل کے پاس

18 اِس طرح داؤد بچ نکلا۔ وہ رامہ میں سموایل کے
پاس فرار ہوا اور اُسے سب کچھ سنایا جو ساؤل نے اُس
کے ساتھ کیا تھا۔ پھر دونوں مل کر نیوت چلے گئے۔
وہاں وہ ٹھہرے۔ 19 ساؤل کو اطلاع دی گئی، ”داؤد
رامہ کے نیوت میں ٹھہرا ہوا ہے۔“ 20 اُس نے فوراً
اپنے آدمیوں کو اُسے پکڑنے کے لئے بھیج دیا۔ جب
وہ پہنچے تو دیکھا کہ نبیوں کا پورا گروہ وہاں نبوّت کر رہا
ہے، اور سموایل خود اُن کی راہنمائی کر رہا ہے۔ اُنہیں
دیکھتے ہی اللہ کا روح ساؤل کے آدمیوں پر نازل ہوا، اور
وہ بھی نبوّت کرنے لگے۔ 21 ساؤل کو اِس بات کی خبر
ملی تو اُس نے مزید آدمیوں کو رامہ بھیج دیا۔ لیکن وہ بھی
وہاں پہنچتے ہی نبوّت کرنے لگے۔ ساؤل نے تیسری بار
آدمیوں کو بھیج دیا، لیکن یہی کچھ اُن کے ساتھ بھی ہوا۔
22 آخر میں ساؤل خود رامہ کے لئے روانہ ہوا۔ چلتے
چلتے وہ سیکو کے بڑے حوض پر پہنچا۔ وہاں اُس نے
لوگوں سے پوچھا، ”داؤد اور سموایل کہاں ہیں؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”رامہ کی آبادی نیوت میں۔“
23 ساؤل ابھی نیوت نہیں پہنچا تھا کہ اللہ کا روح
اُس پر بھی نازل ہوا، اور وہ نبوّت کرتے کرتے نیوت
پہنچ گیا۔ 24 وہاں وہ اپنے کپڑوں کو اُتار کر سموایل
کے سامنے نبوّت کرتا رہا۔ نبوّت کرتے کرتے وہ
زمین پر لیٹ گیا اور وہاں پورے دن اور پوری رات پڑا
رہا۔ اِسی وجہ سے یہ قول مشہور ہوا، ”کیا ساؤل کو بھی
نبیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟“

داؤد اور یونتن عہد باندھتے ہیں

20 اب داؤد رامہ کے نیوت سے بھی بھاگ
گیا۔ چپکے سے وہ یونتن کے پاس آیا اور
پوچھا، ”مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ میرا کیا قصور ہے؟
مجھ سے آپ کے باپ کے خلاف کیا جرم سرزد ہوا ہے
کہ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں؟“
2 یونتن نے اعتراض کیا، ”یہ کبھی نہیں ہو سکتا! آپ
نہیں مریں گے۔ میرا باپ تو مجھے ہمیشہ سب کچھ بتا
دیتا ہے، خواہ بات بڑی ہو یا چھوٹی۔ تو پھر وہ ایسا کوئی
منصوبہ مجھ سے کیوں چھپائے؟ آپ کی یہ بات سراسر
غلط ہے۔“
3 لیکن داؤد نے قسم کھا کر اصرار کیا، ”ظاہر ہے کہ
آپ کو اِس کے بارے میں علم نہیں۔ آپ کے باپ
کو صاف معلوم ہے کہ مَیں آپ کو پسند ہوں۔ وہ تو
سوچتے ہوں گے، ’یونتن کو اِس بات کا علم نہ ہو، ورنہ

وہ دُکھ محسوس کرے گا۔‘ لیکن رب کی اور آپ کی جان
کی قسم، مَیں بڑے خطرے میں ہوں، اور موت سے
بچنا مشکل ہی ہے۔“
4 یونتن نے کہا، ”مجھے بتائیں کہ مَیں کیا کروں تو
مَیں اُسے کروں گا۔“ 5 تب داؤد نے اپنا منصوبہ پیش
کیا۔ ”کل نئے چاند کی عید ہے، اور بادشاہ توقع کریں
گے کہ مَیں اُن کی ضیافت میں شریک ہوں۔ لیکن اِس
مرتبہ مجھے پرسوں شام تک باہر کھلے میدان میں چھپا
رہنے کی اجازت دیں۔ 6 اگر آپ کے باپ میرا پتا کریں
تو اُنہیں کہہ دینا، ’داؤد نے بڑے زور سے مجھ سے
اپنے شہر بیت لحم کو جانے کی اجازت مانگی۔ اُسے بڑی
جلدی تھی، کیونکہ اُس کا پورا خاندان اپنی سالانہ قربانی
چڑھانا چاہتا ہے۔‘ 7 اگر آپ کے باپ جواب دیں کہ
ٹھیک ہے تو پھر معلوم ہو گا کہ خطرہ ٹل گیا ہے۔
لیکن اگر وہ بڑے غصے میں آ جائیں تو یقین جانیں کہ
وہ مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ 8 براہِ کرم
مجھ پر مہربانی کر کے یاد رکھیں کہ آپ نے رب کے
سامنے اپنے خادم سے عہد باندھا ہے۔ اگر مَیں واقعی
قصوروار ٹھہروں تو آپ خود مجھے مار ڈالیں۔ لیکن کسی
صورت میں بھی مجھے اپنے باپ کے حوالے نہ کریں۔“
9 یونتن نے جواب دیا، ”فکر نہ کریں، مَیں کبھی ایسا
نہیں کروں گا۔ جب بھی مجھے اشارہ مل جائے کہ میرا
باپ آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو مَیں ضرور
آپ کو فوراً اطلاع دوں گا۔“ 10 داؤد نے پوچھا، ”اگر
آپ کے باپ غصے میں جواب دیں تو کون مجھے خبر
پہنچائے گا؟“
11 یونتن نے جواب میں کہا، ”آئیں ہم نکل کر کھلے
میدان میں جائیں۔“ دونوں نکلے 12 تو یونتن نے داؤد
سے کہا، ”رب اسرائیل کے خدا کی قسم، پرسوں اِس
وقت تک مَیں اپنے باپ سے بات معلوم کر لوں گا۔
اگر وہ آپ کے بارے میں اچھی سوچ رکھے اور مَیں آپ
کو اطلاع نہ دوں 13 تو رب مجھے سخت سزا دے۔ لیکن
اگر مجھے پتا چلے کہ میرا باپ آپ کو مار دینے پر تُلا ہوا
ہے تو مَیں آپ کو اِس کی اطلاع بھی دوں گا۔ اِس
صورت میں مَیں آپ کو نہیں روکوں گا بلکہ آپ کو
سلامتی سے جانے دوں گا۔ رب اُسی طرح آپ کے
ساتھ ہو جس طرح وہ پہلے میرے باپ کے ساتھ تھا۔
14 لیکن درخواست ہے کہ میرے جیتے جی مجھ پر رب
کی سی مہربانی کریں تاکہ مَیں مر نہ جاؤں۔ 15 میرے
خاندان پر بھی ہمیشہ تک مہربانی کریں۔ وہ کبھی بھی آپ کی
مہربانی سے محروم نہ ہو جائے، اُس وقت بھی نہیں جب
رب نے آپ کے تمام دشمنوں کو رُوئے زمین پر سے مٹا
دیا ہو گا۔“
16 چنانچہ یونتن نے داؤد سے عہد باندھ کر کہا، ”رب
داؤد کے دشمنوں سے بدلہ لے۔“ 17 وہ بولا، ”قسم
کھائیں کہ آپ یہ عہد اُتنے پختہ ارادے سے قائم رکھیں
گے جتنی آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔“ کیونکہ یونتن
داؤد کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا تھا۔
18 پھر یونتن نے اپنا منصوبہ پیش کیا۔ ”کل تو نئے
چاند کی عید ہے۔ جلدی سے پتا چلے گا کہ آپ نہیں
آئے، کیونکہ آپ کی کرسی خالی رہے گی۔ 19 اِس لئے
پرسوں شام کے وقت کھلے میدان میں وہاں چلے جائیں
جہاں پہلے چھپ گئے تھے۔ پتھر کے ڈھیر کے قریب
بیٹھ جائیں۔ 20 اُس وقت مَیں گھر سے نکل کر تین تیر
پتھر کے ڈھیر کی طرف چلاؤں گا گویا مَیں کسی چیز کو نشانہ
بنا کر مشق کر رہا ہوں۔ 21 پھر مَیں لڑکے کو تیروں کو

لے آنے کے لئے بھیج دوں گا۔ اگر مَیں اُسے بتا دوں ،
'تیر اُرلی طرف پڑے ہیں، اُنہیں جا کر لے آؤ' تو آپ
خوف کھائے بغیر چھپنے کی جگہ سے نکل کر میرے پاس
آ سکیں گے۔ رب کی حیات کی قسم ، اِس صورت میں
کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ 22 لیکن اگر مَیں لڑکے کو بتا دوں ،
'تیر پرلی طرف پڑے ہیں' تو آپ کو فوراً ہجرت کرنی
پڑے گی۔ اِس صورت میں رب خود آپ کو یہاں سے
بھیج رہا ہو گا۔ 23 لیکن جو باتیں ہم نے آج آپس میں کی
ہیں رب خود ہمیشہ تک اِن کا گواہ رہے۔''

ساؤل کی داؤد سے علانیہ دشمنی

24 چنانچہ داؤد کھلے میدان میں چھپ گیا۔ نئے چاند
کی عید آئی تو بادشاہ ضیافت کے لئے بیٹھ گیا۔ 25 معمول
کے مطابق وہ دیوار کے پاس بیٹھ گیا۔ ابنیر اُس کے
ساتھ بیٹھا تھا اور یونتن اُس کے مقابل۔ لیکن داؤد کی
جگہ خالی رہی۔

26 اُس دن ساؤل نے بات نہ چھیڑی، کیونکہ اُس نے
سوچا، ''داؤد کسی وجہ سے ناپاک ہو گیا ہو گا، اِس لئے
نہیں آیا۔''

27 لیکن اگلے دن جب داؤد کی جگہ پھر خالی رہی تو
ساؤل نے یونتن سے پوچھا، ''یسّی کا بیٹا نہ تو کل، نہ آج
ضیافت میں شریک ہوا ہے۔ کیا وجہ ہے؟'' 28 یونتن
نے جواب دیا، ''داؤد نے بڑے زور سے مجھ سے بیت
لحم جانے کی اجازت مانگی۔ 29 اُس نے کہا، 'مہربانی کر
کے مجھے جانے دیں، کیونکہ میرا خاندان ایک خاص قربانی
چڑھا رہا ہے، اور میرے بھائی نے مجھے آنے کا حکم دیا
ہے۔ اگر آپ کو منظور ہو تو براہِ کرم مجھے اپنے بھائیوں
کے پاس جانے کی اجازت دیں۔' یہی وجہ ہے کہ وہ
بادشاہ کی ضیافت میں شریک نہیں ہوا۔''

30 یہ سن کر ساؤل آپے سے باہر ہو گیا۔ وہ گرجا،
''حرام زادے! مجھے خوب معلوم ہے کہ تُو نے داؤد کا
ساتھ دیا ہے۔ شرم کی بات ہے، تیرے لئے اور تیری
ماں کے لئے۔ 31 جب تک یسّی کا بیٹا زندہ ہے تب تک
نہ تُو اور نہ تیری بادشاہت قائم رہے گی۔ اب جا، اُسے
لے آ، کیونکہ اُسے مرنا ہی ہے۔''

32 یونتن نے کہا، ''کیوں؟ اُس نے کیا کِیا جو
سزائے موت کے لائق ہے؟'' 33 جواب میں ساؤل نے
اپنا نیزہ زور سے یونتن کی طرف پھینک دیا تاکہ اُسے مار
ڈالے۔ یہ دیکھ کر یونتن نے جان لیا کہ ساؤل داؤد کو
قتل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے۔ 34 بڑے غصے کے
عالم میں وہ کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ اُس دن اُس نے کھانا
کھانے سے انکار کیا۔ اُسے بہت دُکھ تھا کہ میرا باپ داؤد
کی اِتنی بے عزتی کر رہا ہے۔

35 اگلے دن یونتن صبح کے وقت گھر سے نکل کر
کھلے میدان میں اُس جگہ آ گیا جہاں داؤد سے ملنا تھا۔
ایک لڑکا اُس کے ساتھ تھا۔ 36 اُس نے لڑکے کو حکم
دیا، ''چلو، اُس طرف بھاگنا شروع کرو جس طرف
مَیں تیروں کو چلاؤں گا تاکہ تجھے معلوم ہو کہ وہ کہاں
ہیں۔'' چنانچہ لڑکا دوڑنے لگا، اور یونتن نے تیر اِتنے زور
سے چلایا کہ وہ اُس سے آگے کہیں دُور جا گرا۔ 37 جب
لڑکا تیر کے قریب پہنچ گیا تو یونتن نے آواز دی، ''تیر
پرلی طرف ہے۔ 38 جلدی کرو، بھاگ کر آگے نکلو اور
نہ رُکو!'' پھر لڑکا تیر کو اُٹھا کر اپنے مالک کے پاس واپس
آ گیا۔ 39 وہ نہیں جانتا تھا کہ اِس کے پیچھے کیا مقصد
ہے۔ صرف یونتن اور داؤد کو علم تھا۔

40 پھر یونتن نے کمان اور تیروں کو لڑکے کے سپرد

کر کے اُسے حکم دیا، ”جاؤ، سامان لے کر شہر میں
واپس چلے جاؤ۔“ 41 لڑکا چلا گیا تو داؤد پتھر کے ڈھیر
کے جنوب سے نکل کر یونتن کے پاس آیا۔ تین مرتبہ وہ
یونتن کے سامنے منہ کے بل جھک گیا۔ ایک دوسرے
کو چوم کر دونوں خوب روئے، خاص کر داؤد۔ 42 پھر
یونتن بولا، ”سلامتی سے جائیں! اور کبھی وہ وعدے نہ
بھولیں جو ہم نے رب کی قسم کھا کر ایک دوسرے سے
کئے ہیں۔ یہ عہد آپ کے اور میرے اور آپ کی اور
میری اولاد کے درمیان ہمیشہ قائم رہے۔ رب خود ہمارا
گواہ ہے۔“

پھر داؤد روانہ ہوا، اور یونتن شہر کو واپس چلا گیا۔

داؤد نوب میں اخی مَلِک کے پاس ٹھہرتا ہے

21 داؤد نوب میں اخی مَلِک امام کے پاس گیا۔
اخی مَلِک کانپتے ہوئے اُس سے ملنے کے
لئے آیا اور پوچھا، ”آپ اکیلے کیوں آئے ہیں؟ کوئی آپ
کے ساتھ نہیں۔“ 2 داؤد نے جواب دیا، ”بادشاہ نے
مجھے ایک خاص ذمہ داری دی ہے جس کا ذکر تک کرنا
منع ہے۔ کسی کو بھی اِس کے بارے میں جاننا نہیں
چاہئے۔ مَیں نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا ہے کہ فلاں
فلاں جگہ پر میرا انتظار کریں۔ 3 اب مجھے ذرا بتائیں کہ
کھانے کے لئے کیا مل سکتا ہے؟ مجھے پانچ روٹیاں دے
دیں، یا جو کچھ بھی آپ کے پاس ہے۔“

4 امام نے جواب دیا، ”میرے پاس عام روٹی نہیں
ہے۔ مَیں آپ کو صرف رب کے لئے مخصوص شدہ روٹی
دے سکتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ آپ کے آدمی پچھلے
دنوں میں عورتوں سے ہم بستر نہ ہوئے ہوں۔“ 5 داؤد
نے اُسے تسلی دے کر کہا، ”فکر نہ کریں۔ پہلے کی
طرح ہمیں اِس مہم کے دوران بھی عورتوں سے دُور
رہنا پڑا ہے۔ میرے فوجی عام مہموں کے لئے بھی اپنے
آپ کو پاک رکھتے ہیں، تو اِس دفعہ وہ کہیں زیادہ پاک
صاف ہیں۔“

6 پھر امام نے داؤد کو مخصوص شدہ روٹیاں دیں یعنی
وہ روٹیاں جو ملاقات کے خیمے میں رب کے حضور
رکھی جاتی تھیں اور اُسی دن تازہ روٹیوں سے تبدیل
ہوئی تھیں۔ 7 اُس وقت ساؤل کے چرواہوں کا ادومی
انچارج دوئیگ وہاں تھا۔ وہ کسی مجبوری کے باعث رب
کے حضور ٹھہرا ہوا تھا۔ اُس کی موجودگی میں 8 داؤد نے
اخی مَلِک سے پوچھا، ”کیا آپ کے پاس کوئی نیزہ یا تلوار
ہے؟ مجھے بادشاہ کی مہم کے لئے اِتنی جلدی سے نکلنا
پڑا کہ اپنی تلوار یا کوئی اَور ہتھیار ساتھ لانے کے لئے
فرصت نہ ملی۔“

9 اخی مَلِک نے جواب دیا، ”جی ہے۔ وادیِ ایلہ
میں آپ کے ہاتھوں مارے گئے فلستی مرد جالوت کی
تلوار میرے پاس ہے۔ وہ ایک کپڑے میں لپٹی میرے
بالاپوش کے پیچھے پڑی ہے۔ اگر آپ اُسے اپنے ساتھ
لے جانا چاہیں تو لے جائیں۔ میرے پاس کوئی اَور
ہتھیار نہیں ہے۔“ داؤد نے کہا، ”اِس قسم کی تلوار
کہیں اَور نہیں ملتی۔ مجھے دے دیں۔“

داؤد فلستی بادشاہ کے پاس

10 اُسی دن داؤد آگے نکلا تاکہ ساؤل سے بچ سکے۔
اسرائیل کو چھوڑ کر وہ فلستی شہر جات کے بادشاہ اَکیس
کے پاس گیا۔ 11 لیکن اَکیس کے ملازموں نے بادشاہ کو
آگاہ کیا، ”کیا یہ ملک کا بادشاہ داؤد نہیں ہے؟ اِسی کے
بارے میں اسرائیلی ناچ کر گیت گاتے ہیں، ’ساؤل نے

ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار‘۔“

12 یہ سن کر داؤد گھبرا گیا اور جات کے بادشاہ اَکیس سے بہت ڈرنے لگا۔ 13 اچانک وہ پاگل آدمی کا روپ بھر کر اُن کے درمیان عجیب عجیب حرکتیں کرنے لگا۔ شہر کے دروازے کے پاس جا کر اُس نے اُس پر بےتُکے سے نشان لگائے اور اپنی داڑھی پر رال ٹپکنے دی۔

14 یہ دیکھ کر اَکیس نے اپنے ملازموں کو جھڑکا، ”تم اِس آدمی کو میرے پاس کیوں لے آئے ہو؟ تم خود دیکھ سکتے ہو کہ یہ پاگل ہے۔ 15 کیا میرے پاس پاگلوں کی کمی ہے کہ تم اِس کو میرے سامنے لے آئے ہو تاکہ اِس طرح کی حرکتیں کرے؟ کیا مجھے ایسے مہمان کی ضرورت ہے؟“

عدُلام کے غار اور موآب میں

22 اِس طرح داؤد جات سے بچ نکلا اور عدُلام کے غار میں چھپ گیا۔ جب اُس کے بھائیوں اور باپ کے گھرانے کو اِس کی خبر ملی تو وہ بیت لحم سے آ کر وہاں اُس کے ساتھ جا ملے۔ 2 اَور لوگ بھی جلدی سے اُس کے گرد جمع ہو گئے، ایسے جو کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے تھے یا اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے تھے اور ایسے بھی جن کا دل تلخی سے بھرا ہوا تھا۔ ہوتے ہوتے داؤد تقریباً 400 افراد کا راہنما بن گیا۔

3 داؤد عدُلام سے روانہ ہو کر ملکِ موآب کے شہر مِصفاہ چلا گیا۔ اُس نے موآبی بادشاہ سے گزارش کی، ”میرے ماں باپ کو اُس وقت تک یہاں پناہ دیں جب تک مجھے پتا نہ ہو کہ اللہ میرے لئے کیا ارادہ رکھتا ہے۔“ 4 وہ اپنے ماں باپ کو بادشاہ کے پاس لے آیا، اور وہ اُتنی دیر تک وہاں ٹھہرے جتنی دیر داؤد اپنے پہاڑی قلعے میں رہا۔

5 ایک دن جاد نبی نے داؤد سے کہا، ”یہاں پہاڑی قلعے میں مت رہیں بلکہ دوبارہ یہوداہ کے علاقے میں واپس چلے جائیں۔“ داؤد اُس کی سن کر حارت کے جنگل میں جا بسا۔

ساؤل نوب کے اماموں سے بدلہ لیتا ہے

6 ساؤل کو اطلاع دی گئی کہ داؤد اور اُس کے آدمی دوبارہ یہوداہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اُس وقت ساؤل اپنا نیزہ پکڑے جھاؤ کے اُس درخت کے سائے میں بیٹھا تھا جو جِبعہ کی پہاڑی پر تھا۔ ساؤل کے اردگرد اُس کے ملازم کھڑے تھے۔ 7 وہ پکار اُٹھا، ”بن یمین کے مردو! سنیں، کیا یسّی کا بیٹا آپ سب کو کھیت اور انگور کے باغ دے گا؟ کیا وہ فوج میں آپ کو ہزار ہزار اور سَو سَو افراد پر مقرر کرے گا؟ 8 لگتا ہے کہ آپ اِس کی اُمید رکھتے ہیں، ورنہ آپ یوں میرے خلاف سازش نہ کرتے۔ کیونکہ آپ میں سے کسی نے بھی مجھے یہ نہیں بتایا کہ میرے اپنے بیٹے نے اِس آدمی کے ساتھ عہد باندھا ہے۔ آپ کو میری فکر تک نہیں، ورنہ مجھے اطلاع دیتے کہ یونتن نے میرے ملازم داؤد کو اُبھارا ہے کہ وہ میری تاک میں بیٹھ جائے۔ کیونکہ آج تو ایسا ہی ہو رہا ہے۔“

9 دوئیگ ادومی ساؤل کے افسروں کے ساتھ وہاں کھڑا تھا۔ اب وہ بول اُٹھا، ”مَیں نے یسّی کے بیٹے کو دیکھا ہے۔ اُس وقت وہ نوب میں اخی مَلِک بن اخی طوب سے ملنے آیا۔ 10 اخی مَلِک نے رب سے دریافت کیا کہ داؤد کا اگلا قدم کیا ہو۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُسے سفر کے لئے

کھانا اور فلستی مرد جالوت کی تلوار بھی دی۔"
11 بادشاہ نے فوراً اخی مَلِک بن اخی طوب اور اُس
کے باپ کے پورے خاندان کو بُلایا۔ سب نوب میں
امام تھے۔ 12 جب پہنچے تو ساؤل بولا، "اخی طوب کے
بیٹے، سنیں۔" اخی مَلِک نے جواب دیا، "جی میرے
آقا، حکم۔" 13 ساؤل نے الزام لگا کر کہا، "آپ نے
یسّی کے بیٹے داؤد کے ساتھ میرے خلاف سازشیں کیوں
کی ہیں؟ بتائیں، آپ نے اُسے روٹی اور تلوار کیوں دی؟
آپ نے اللہ سے دریافت کیوں کیا کہ داؤد آگے کیا
کرے؟ آپ ہی کی مدد سے وہ سرکش ہو کر میری تاک
میں بیٹھ گیا ہے، کیونکہ آج تو ایسا ہی ہو رہا ہے۔"
14 اخی مَلِک بولا، "لیکن میرے آقا، کیا ملازموں میں
سے کوئی اَور آپ کے داماد داؤد جیسا وفادار ثابت ہوا
ہے؟ وہ تو آپ کے محافظ دستے کا کپتان اور آپ کے
گھرانے کا معزز ممبر ہے۔ 15 اور یہ پہلی بار نہیں تھا کہ
مَیں نے اُس کے لئے اللہ سے ہدایت مانگی۔ اِس معاملے
میں بادشاہ مجھ اور میرے خاندان پر الزام نہ لگائے۔
مَیں نے تو کسی سازش کا ذکر تک نہیں سنا۔"
16 لیکن بادشاہ بولا، "اخی مَلِک، تجھے اور تیرے باپ
کے پورے خاندان کو مرنا ہے۔" 17 اُس نے ساتھ
کھڑے اپنے محافظوں کو حکم دیا، "جا کر اماموں کو مار
دو، کیونکہ یہ بھی داؤد کے اتحادی ہیں۔ گو اِن کو معلوم
تھا کہ داؤد مجھ سے بھاگ رہا ہے تو بھی اِنہوں نے مجھے
اطلاع نہ دی۔"
لیکن محافظوں نے رب کے اماموں کو مار ڈالنے سے
انکار کیا۔ 18 تب بادشاہ نے دوئیگ ادومی کو حکم دیا،
"پھر تم ہی اماموں کو مار دو۔" دوئیگ نے اُن کے پاس
جا کر اُن سب کو قتل کر دیا۔ کتان کا بالاپوش پہنے
والے کُل 85 آدمی اُس دن مارے گئے۔ 19 پھر اُس
نے جا کر اماموں کے شہر نوب کے تمام باشندوں کو
مار ڈالا۔ شہر کے مرد، عورتیں، بچے شیرخواروں سمیت،
گائے بَیل، گدھے اور بھیڑ بکریاں سب اُس دن
ہلاک ہوئے۔
20 صرف ایک ہی شخص بچ گیا، ابیاتر جو اخی مَلِک بن
اخی طوب کا بیٹا تھا۔ وہ بھاگ کر داؤد کے پاس آیا 21 اور
اُسے اطلاع دی کہ ساؤل نے رب کے اماموں کو قتل
کر دیا ہے۔ 22 داؤد نے کہا، "اُس دن جب مَیں نے
دوئیگ ادومی کو وہاں دیکھا تو مجھے معلوم تھا کہ وہ ضرور
ساؤل کو خبر پہنچائے گا۔ یہ میرا ہی قصور ہے کہ آپ
کے باپ کا پورا خاندان ہلاک ہو گیا ہے۔ 23 اب میرے
ساتھ رہیں اور مت ڈریں۔ جو آدمی آپ کو قتل کرنا چاہتا
ہے وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے۔ آپ میرے ساتھ رہ
کر محفوظ رہیں گے۔"

داؤد قعیلہ کو بچاتا ہے

23 ایک دن داؤد کو خبر ملی کہ فلستی قعیلہ
شہر پر حملہ کر کے گاہنے کی جگہوں سے
اناج لُوٹ رہے ہیں۔ 2 داؤد نے رب سے دریافت
کیا، "کیا مَیں جا کر فلستیوں پر حملہ کروں؟" رب نے
جواب دیا، "جا، فلستیوں پر حملہ کر کے قعیلہ کو بچا۔"
3 لیکن داؤد کے آدمی اعتراض کرنے لگے، "ہم پہلے
سے یہاں یہوداہ میں لوگوں کی مخالفت سے ڈرتے ہیں۔
جب ہم قعیلہ جا کر فلستیوں پر حملہ کریں گے تو پھر
ہمارا کیا بنے گا؟" 4 تب داؤد نے رب سے دوبارہ
ہدایت مانگی، اور دوبارہ اُسے یہی جواب ملا، "قعیلہ کو جا!
مَیں فلستیوں کو تیرے حوالے کر دوں گا۔"

5 چنانچہ داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ قعیلہ چلا گیا۔
اُس نے فلستیوں پر حملہ کر کے اُنہیں بڑی شکست دی
اور اُن کی بھیڑ بکریوں کو چھین کر قعیلہ کے باشندوں کو
بچایا۔ 6 وہاں قعیلہ میں ابیاتر داؤد کے لوگوں میں شامل
ہوا۔ اُس کے پاس امام کا بالاپوش تھا۔
7 جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد قعیلہ شہر میں ٹھہرا ہوا
ہے تو اُس نے سوچا، ''اللہ نے اُسے میرے حوالے کر
دیا ہے، کیونکہ اب وہ فصیل دار شہر میں جا کر پھنس گیا
ہے۔'' 8 وہ اپنی پوری فوج کو جمع کر کے جنگ کے لئے
تیاریاں کرنے لگا تاکہ اُتر کر قعیلہ کا محاصرہ کرے جس
میں داؤد اب تک ٹھہرا ہوا تھا۔
9 لیکن داؤد کو پتا چلا کہ ساؤل اُس کے خلاف
تیاریاں کر رہا ہے۔ اُس نے ابیاتر امام سے کہا، ''امام کا
بالاپوش لے آئیں تاکہ ہم رب سے ہدایت مانگیں۔''
10 پھر اُس نے دعا کی، ''اے رب اسرائیل کے خدا،
مجھے خبر ملی ہے کہ ساؤل میری وجہ سے قعیلہ پر حملہ کر
کے اُسے برباد کرنا چاہتا ہے۔ 11 کیا شہر کے باشندے
مجھے ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟ کیا ساؤل واقعی آئے
گا؟ اے رب، اسرائیل کے خدا، اپنے خادم کو بتا!'' رب
نے جواب دیا، ''ہاں، وہ آئے گا۔'' 12 پھر داؤد نے
مزید دریافت کیا، ''کیا شہر کے بزرگ مجھے اور میرے
لوگوں کو ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟'' رب نے کہا،
''ہاں، وہ کر دیں گے۔''
13 لہٰذا داؤد اپنے تقریباً 600 آدمیوں کے ساتھ
قعیلہ سے چلا گیا اور اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ جب ساؤل کو
اطلاع ملی کہ داؤد قعیلہ سے نکل کر بچ گیا ہے تو وہاں
جانے سے باز آیا۔

یونتن داؤد سے ملتا ہے

14 اب داؤد بیابان کے پہاڑی قلعوں اور دشتِ زیف
کے پہاڑی علاقے میں رہنے لگا۔ ساؤل تو مسلسل اُس
کا کھوج لگاتا رہا، لیکن اللہ ہمیشہ داؤد کو ساؤل کے ہاتھ
سے بچاتا رہا۔ 15 ایک دن جب داؤد حورِش کے قریب
تھا تو اُسے اطلاع ملی کہ ساؤل آپ کو ہلاک کرنے کے
لئے نکلا ہے۔ 16 اُس وقت یونتن نے داؤد کے پاس آ
کر اُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اللہ پر بھروسا رکھے۔
17 اُس نے کہا، ''ڈریں مت۔ میرے باپ کا ہاتھ آپ
تک نہیں پہنچے گا۔ ایک دن آپ ضرور اسرائیل کے
بادشاہ بن جائیں گے، اور میرا رُتبہ آپ کے بعد ہی آئے
گا۔ میرا باپ بھی اِس حقیقت سے خوب واقف ہے۔''
18 دونوں نے رب کے حضور عہد باندھا۔ پھر یونتن اپنے
گھر چلا گیا جبکہ داؤد وہاں حورِش میں ٹھہرا رہا۔

داؤد زیف میں بچ جاتا ہے

19 دشتِ زیف میں آباد کچھ لوگ ساؤل کے پاس آ
گئے جو اُس وقت جِبعہ میں تھا۔ اُنہوں نے کہا، ''ہم
جانتے ہیں کہ داؤد کہاں چھپ گیا ہے۔ وہ حورِش کے
پہاڑی قلعوں میں ہے، اُس پہاڑی پر جس کا نام حکیلہ
ہے اور جو یشیمون کے جنوب میں ہے۔ 20 اے بادشاہ،
جب بھی آپ کا دل چاہے آئیں تو ہم اُسے پکڑ کر آپ
کے حوالے کر دیں گے۔'' 21 ساؤل نے جواب دیا،
''رب آپ کو برکت بخشے کہ آپ کو مجھ پر ترس آیا ہے۔
22 اب واپس جا کر مزید تیاریاں کریں۔ پتا کریں کہ وہ
کہاں آتا جاتا ہے اور کس نے اُسے وہاں دیکھا ہے۔
کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ بہت چالاک ہے۔ 23 ہر
جگہ کا کھوج لگائیں جہاں وہ چھپ جاتا ہے۔ جب آپ

کو ساری تفصیلات معلوم ہوں تو میرے پاس آئیں۔ پھر
مَیں آپ کے ساتھ وہاں پہنچوں گا۔ اگر وہ واقعی وہاں
کہیں ہو تو مَیں اُسے ضرور ڈھونڈ نکالوں گا، خواہ مجھے
پورے یہوداہ کی چھان بین کیوں نہ کرنی پڑے۔“

24-25 زیف کے آدمی واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر
کے بعد ساؤل بھی اپنی فوج سمیت وہاں کے لئے
نکلا۔ اُس وقت داؤد اور اُس کے لوگ دشتِ معون میں
یشیمون کے جنوب میں تھے۔ جب داؤد کو اطلاع ملی
کہ ساؤل اُس کا تعاقب کر رہا ہے تو وہ ریگستان کے مزید
جنوب میں چلا گیا، وہاں جہاں بڑی چٹان نظر آتی ہے۔
لیکن ساؤل کو پتا چلا اور وہ فوراً ریگستان میں داؤد کے
پیچھے گیا۔

26 چلتے چلتے ساؤل داؤد کے قریب ہی پہنچ گیا۔
آخرکار صرف ایک پہاڑی اُن کے درمیان رہ گئی۔ ساؤل
پہاڑی کے ایک دامن میں تھا جبکہ داؤد اپنے لوگوں
سمیت دوسرے دامن میں بھاگتا ہوا بادشاہ سے بچنے کی
کوشش کر رہا تھا۔ ساؤل ابھی اُنہیں گھیر کر پکڑنے کو تھا
27 کہ اچانک قاصد ساؤل کے پاس پہنچا جس نے کہا،
”جلدی آئیں! فلستی ہمارے ملک میں گھس آئے
ہیں۔“ 28 ساؤل کو داؤد کو چھوڑنا پڑا، اور وہ فلستیوں
سے لڑنے گیا۔ اُس وقت سے پہاڑی کا نام ”علیٰحدگی کی
چٹان“ پڑ گیا۔

29 داؤد وہاں سے چلا گیا اور عین جدی کے پہاڑی
قلعوں میں رہنے لگا۔

داؤد ساؤل کو قتل کرنے سے انکار کرتا ہے

24 جب ساؤل فلستیوں کا تعاقب کرنے سے
واپس آیا تو اُسے خبر ملی کہ داؤد عین جدی
کے ریگستان میں ہے۔ 2 وہ تمام اسرائیل کے 3,000
چیدہ فوجیوں کو لے کر پہاڑی بکریوں کی چٹانوں کے
لئے روانہ ہوا تاکہ داؤد کو پکڑ لے۔

3 چلتے چلتے وہ بھیڑوں کے کچھ باڑوں سے گزرنے
لگے۔ وہاں ایک غار کو دیکھ کر ساؤل اندر گیا تاکہ اپنی
حاجت رفع کرے۔ اتفاق سے داؤد اور اُس کے آدمی
اُسی غار کے پچھلے حصے میں چھپے بیٹھے تھے۔ 4 داؤد کے
آدمیوں نے آہستہ سے اُس سے کہا، ”رب نے تو آپ
سے وعدہ کیا تھا، ’مَیں تیرے دشمن کو تیرے حوالے کر
دوں گا، اور تُو جو جی چاہے اُس کے ساتھ کر سکے گا۔‘
اب یہ وقت آ گیا ہے!“ داؤد رینگتے رینگتے آگے ساؤل
کے قریب پہنچ گیا۔ چپکے سے اُس نے ساؤل کے لباس
کے کنارے کا ٹکڑا کاٹ لیا اور پھر واپس آ گیا۔ 5 لیکن
جب اپنے لوگوں کے پاس پہنچا تو اُس کا ضمیر اُسے
ملامت کرنے لگا۔ 6 اُس نے اپنے آدمیوں سے کہا،
”رب نہ کرے کہ مَیں اپنے آقا کے ساتھ ایسا سلوک
کر کے رب کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کو ہاتھ لگاؤں۔
کیونکہ رب نے خود اُسے مسح کر کے چن لیا ہے۔“ 7 یہ
کہہ کر داؤد نے اُن کو سمجھایا اور اُنہیں ساؤل پر حملہ
کرنے سے روک دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد ساؤل غار سے نکل کر آگے چلنے
لگا۔ 8 جب وہ کچھ فاصلے پر تھا تو داؤد بھی نکلا اور پکار
اُٹھا، ”اے بادشاہ سلامت، اے میرے آقا!“ ساؤل
نے پیچھے دیکھا تو داؤد منہ کے بل جھک کر 9 بولا،
”جب لوگ آپ کو بتاتے ہیں کہ داؤد آپ کو نقصان
پہنچانے پر تُلا ہوا ہے تو آپ کیوں دھیان دیتے ہیں؟
10 آج آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ
جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ غار میں آپ اللہ کی مرضی سے

میرے قبضے میں آ گئے تھے۔ میرے لوگوں نے زور
دیا کہ مَیں آپ کو مار دوں، لیکن مَیں نے آپ کو نہ
چھیڑا۔ مَیں بولا، 'مَیں کبھی بھی بادشاہ کو نقصان نہیں
پہنچاؤں گا، کیونکہ رب نے خود اُسے مسح کر کے چن
لیا ہے۔' 11 میرے باپ، یہ دیکھیں جو میرے ہاتھ
میں ہے! آپ کے لباس کا یہ ٹکڑا مَیں کاٹ سکا، اور
پھر بھی مَیں نے آپ کو ہلاک نہ کیا۔ اب جان لیں کہ
نہ مَیں آپ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں، نہ
مَیں نے آپ کا گناہ کیا ہے۔ پھر بھی آپ میرا تعاقب
کرتے ہوئے مجھے مار ڈالنے کے درپَے ہیں۔ 12 رب
خود فیصلہ کرے کہ کس سے غلطی ہو رہی ہے، آپ
سے یا مجھ سے۔ وہی آپ سے میرا بدلہ لے۔ لیکن
خود مَیں کبھی آپ پر ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا۔ 13 قدیم قول
یہی بات بیان کرتا ہے، 'بدکاروں سے بدکاری پیدا ہوتی
ہے۔' میری نیت تو صاف ہے، اِس لئے مَیں کبھی ایسا
نہیں کروں گا۔ 14 اسرائیل کا بادشاہ کس کے خلاف نکل
آیا ہے؟ جس کا تعاقب آپ کر رہے ہیں اُس کی تو کوئی
حیثیت نہیں۔ وہ مُردہ کُتا یا پِسّو ہی ہے۔ 15 رب ہمارا
منصف ہو۔ وہی ہم دونوں کا فیصلہ کرے۔ وہ میرے
معاملے پر دھیان دے، میرے حق میں بات کرے اور
مجھے بےالزام ٹھہرا کر آپ کے ہاتھ سے بچائے۔"
16 داؤد خاموش ہوا تو ساؤل نے پوچھا، "داؤد میرے
بیٹے، کیا آپ کی آواز ہے؟" اور وہ پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگا۔ 17 اُس نے کہا، "آپ مجھ سے زیادہ راست
باز ہیں۔ آپ نے مجھ سے اچھا سلوک کیا جبکہ مَیں آپ
سے بُرا سلوک کرتا رہا ہوں۔ 18 آج آپ نے میرے
ساتھ بھلائی کا ثبوت دیا ہے، کیونکہ گو رب نے مجھے
آپ کے حوالے کر دیا تھا تو بھی آپ نے مجھے ہلاک
نہ کیا۔ 19 جب کسی کا دشمن اُس کے قبضے میں آ جاتا
ہے تو وہ اُسے جانے نہیں دیتا۔ لیکن آپ نے ایسا ہی
کیا۔ رب آپ کو اُس مہربانی کا اجر دے جو آپ نے آج
مجھ پر کی ہے۔ 20 اب مَیں جانتا ہوں کہ آپ ضرور
بادشاہ بن جائیں گے، اور کہ آپ کے ذریعے اسرائیل کی
بادشاہی قائم رہے گی۔ 21 چنانچہ رب کی قسم کھا کر مجھ
سے وعدہ کریں کہ نہ آپ میری اولاد کو ہلاک کریں گے،
نہ میرے آبائی گھرانے میں سے میرا نام مٹا دیں گے۔"
22 داؤد نے قسم کھا کر ساؤل سے وعدہ کیا۔ پھر
ساؤل اپنے گھر چلا گیا جبکہ داؤد نے اپنے لوگوں کے
ساتھ ایک پہاڑی قلعے میں پناہ لے لی۔

سموایل کی موت

25 اُن دنوں میں سموایل فوت ہوا۔ تمام
اسرائیل رامہ میں جنازے کے لئے جمع
ہوا۔ اُس کا ماتم کرتے ہوئے اُنہوں نے اُسے اُس کی
خاندانی قبر میں دفن کیا۔

نابال داؤد کی بےعزتی کرتا ہے

اُن دنوں میں داؤد دشتِ فاران میں چلا گیا۔
2-4 معون میں کالب کے خاندان کا ایک آدمی رہتا
تھا جس کا نام نابال تھا۔ وہ نہایت امیر تھا۔ کرمل
کے قریب اُس کی 3,000 بھیڑیں اور 1,000
بکریاں تھیں۔ بیوی کا نام ابی جیل تھا۔ وہ ذہین بھی تھی
اور خوب صورت بھی۔ اُس کے مقابلے میں نابال سخت
مزاج اور کمینہ تھا۔ ایک دن نابال اپنی بھیڑوں کے بال
کترنے کے لئے کرمل آیا۔
جب داؤد کو خبر ملی 5 تو اُس نے 10 جوانوں کو

بھیج کر کہا، ''کرمل جا کر نابال سے ملیں اور اُسے میرا
سلام دیں۔ 6اُسے بتانا، 'اللہ آپ کو طویل زندگی عطا
کرے۔ آپ کی، آپ کے خاندان کی اور آپ کی تمام
ملکیت کی سلامتی ہو۔ 7سنا ہے کہ بھیڑوں کے بال
کترنے کا وقت آ گیا ہے۔ کرمل میں آپ کے چرواہے
ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اُس پورے عرصے میں نہ
اُنہیں ہماری طرف سے کوئی نقصان پہنچا، نہ کوئی چیز
چوری ہوئی۔ 8اپنے لوگوں سے خود پوچھ لیں! وہ اِس
کی تصدیق کریں گے۔ آج آپ خوشی منا رہے ہیں، اِس
لئے میرے جوانوں پر مہربانی کریں۔ جو کچھ آپ خوشی
سے دے سکتے ہیں وہ اُنہیں اور اپنے بیٹے داؤد کو
دے دیں'۔''

9داؤد کے آدمی نابال کے پاس گئے۔ اُسے داؤد کا
سلام دے کر اُنہوں نے اُس کا پیغام دیا اور پھر جواب کا
انتظار کیا۔ 10لیکن نابال نے کرخت لہجے میں کہا، ''یہ
داؤد کون ہے؟ کون ہے یسّی کا بیٹا؟ آج کل بہت سے
ایسے غلام ہیں جو اپنے مالک سے بھاگے ہوئے ہیں۔
11مَیں اپنی روٹی، اپنا پانی اور کترنے والوں کے لئے ذبح
کیا گیا گوشت لے کر ایسے آوارہ پھرنے والوں کو کیوں
دے دوں؟ کیا پتا ہے کہ یہ کہاں سے آئے ہیں۔''

12داؤد کے آدمی چلے گئے اور داؤد کو سب کچھ بتا
دیا۔ 13تب داؤد نے حکم دیا، ''اپنی تلواریں باندھ لو!''
سب نے اپنی تلواریں باندھ لیں۔ اُس نے بھی ایسا کیا
اور پھر 400 افراد کے ساتھ کرمل کے لئے روانہ ہوا۔
باقی 200 مرد سامان کے پاس رہے۔

ابی جیل داؤد کا غصہ ٹھنڈا کرتی ہے

14اِتنے میں نابال کے ایک نوکر نے اُس کی بیوی کو
اطلاع دی، ''داؤد نے ریگستان میں سے اپنے قاصدوں
کو نابال کے پاس بھیجا تاکہ اُسے مبارک باد دیں۔ لیکن
اُس نے جواب میں گرج کر اُنہیں گالیاں دی ہیں،
15حالانکہ اُن لوگوں کا ہمارے ساتھ سلوک ہمیشہ اچھا
رہا ہے۔ ہم اکثر ریوڑوں کو چَرانے کے لئے اُن کے
قریب پھرتے رہے، تو بھی اُنہوں نے ہمیں کبھی نقصان
نہ پہنچایا، نہ کوئی چیز چوری کی۔ 16جب بھی ہم اُن کے
قریب تھے تو وہ دن رات چاردیواری کی طرح ہماری
حفاظت کرتے رہے۔ 17اب سوچ لیں کہ کیا کِیا
جائے! کیونکہ ہمارا مالک اور اُس کے تمام گھر والے
بڑے خطرے میں ہیں۔ وہ خود اِتنا شریر ہے کہ اُس سے
بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔''

18جتنی جلدی ہو سکا ابی جیل نے کچھ سامان اکٹھا
کیا جس میں 200 روٹیاں، مَے کی دو مشکیں، کھانے
کے لئے تیار کی گئی پانچ بھیڑیں، بُھنے ہوئے اناج کے
ساڑھے 27 کلو گرام، کشمش کی 100 اور انجیر کی
200 ٹکیاں شامل تھیں۔ سب کچھ گدھوں پر لاد کر
19اُس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا، ''میرے آگے
نکل جاؤ، مَیں تمہارے پیچھے پیچھے آؤں گی۔'' اپنے
شوہر کو اُس نے کچھ نہ بتایا۔ 20جب ابی جیل پہاڑ کی
آڑ میں اُترنے لگی تو داؤد اپنے آدمیوں سمیت اُس کی
طرف بڑھتے ہوئے نظر آیا۔ پھر اُن کی ملاقات ہوئی۔
21داؤد تو ابھی تک بڑے غصے میں تھا، کیونکہ وہ سوچ
رہا تھا، ''اِس آدمی کی مدد کرنے کا کیا فائدہ تھا! ہم
ریگستان میں اُس کے ریوڑوں کی حفاظت کرتے رہے
اور اُس کی کوئی بھی چیز گم نہ ہونے دی۔ تو بھی اُس
نے ہماری نیکی کے جواب میں ہماری بے عزتی کی ہے۔
22اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں کل صبح تک اُس

کے ایک آدمی کو بھی زندہ چھوڑ دوں!‘‘
24-23 داؤد کو دیکھ کر ابی جیل جلدی سے گدھے پر
سے اُتر کر اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گئی۔
اُس نے کہا، ”میرے آقا، مجھے ہی قصور وار ٹھہرائیں۔
مہربانی کر کے اپنی خادمہ کو بولنے دیں اور اُس کی بات
سنیں۔ 25 میرے مالک اُس شریر آدمی نابال پر زیادہ
دھیان نہ دیں۔ اُس کے نام کا مطلب احمق ہے اور وہ
ہے ہی احمق۔ افسوس، میری اُن آدمیوں سے ملاقات
نہیں ہوئی جو آپ نے ہمارے پاس بھیجے تھے۔ 26 لیکن
رب کی اور آپ کی حیات کی قسم، رب نے آپ کو
اپنے ہاتھوں سے بدلہ لینے اور قاتل بننے سے بچایا ہے۔
اور اللہ کرے کہ جو بھی آپ سے دشمنی رکھتے اور آپ
کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اُنہیں نابال کی سی سزا مل
جائے۔ 27 اب گزارش ہے کہ جو برکت ہمیں ملی ہے
اُس میں آپ بھی شریک ہوں۔ جو چیزیں آپ کی خادمہ
لائی ہے اُنہیں قبول کر کے اُن جوانوں میں تقسیم کر
دیں جو میرے آقا کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ 28 جو بھی
غلطی ہوئی ہے اپنی خادمہ کو معاف کیجئے۔ رب ضرور
میرے آقا کا گھرانا ہمیشہ تک قائم رکھے گا، کیونکہ آپ
رب کے دشمنوں سے لڑتے ہیں۔ وہ آپ کو جیتے جی
غلطیاں کرنے سے بچائے رکھے۔ 29 جب کوئی آپ کا
تعاقب کر کے آپ کو مار دینے کی کوشش کرے تو رب
آپ کا خدا آپ کی جان جانداروں کی تھیلی میں محفوظ
رکھے گا۔ لیکن آپ کے دشمنوں کی جان وہ فلاخن کے
پتھر کی طرح دُور پھینک کر ہلاک کر دے گا۔ 30 جب
رب اپنے تمام وعدے پورے کر کے آپ کو اسرائیل کا
بادشاہ بنا دے گا 31 تو کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئے
گی جو ٹھوکر کا باعث ہو۔ میرے آقا کا ضمیر صاف ہو
گا، کیونکہ آپ بدلہ لے کر قاتل نہیں بنے ہوں گے۔
گزارش ہے کہ جب رب آپ کو کامیابی دے تو اپنی
خادمہ کو بھی یاد کریں۔‘‘
32 داؤد بہت خوش ہوا۔ ”رب اسرائیل کے خدا کی
تعریف ہو جس نے آج آپ کو مجھ سے ملنے کے لئے
بھیج دیا۔ 33 آپ کی بصیرت مبارک ہے! آپ مبارک
ہیں، کیونکہ آپ نے مجھے اِس دن اپنے ہاتھوں سے بدلہ
لے کر قاتل بننے سے روک دیا ہے۔ 34 رب اسرائیل
کے خدا کی قسم جس نے مجھے آپ کو نقصان پہنچانے
سے روک دیا، کل صبح نابال کے تمام آدمی ہلاک ہوتے
اگر آپ اِتنی جلدی سے مجھ سے ملنے نہ آتیں۔‘‘
35 داؤد نے ابی جیل کی پیش کردہ چیزیں قبول کر کے
اُسے رُخصت کیا اور کہا، ”سلامتی سے جائیں۔ مَیں نے
آپ کی سنی اور آپ کی بات منظور کر لی ہے۔‘‘

رب نابال کو سزا دیتا ہے

36 جب ابی جیل اپنے گھر پہنچی تو دیکھا کہ بہت رونق
ہے، کیونکہ نابال بادشاہ کی سی ضیافت کر کے خوشیاں
منا رہا تھا۔ چونکہ وہ نشے میں دُھت تھا اِس لئے ابی جیل
نے اُسے اُس وقت کچھ نہ بتایا۔
37 اگلی صبح جب نابال ہوش میں آ گیا تو ابی جیل نے
اُسے سب کچھ کہہ سنایا۔ یہ سنتے ہی نابال کو دورہ پڑ گیا،
اور وہ پتھر سا بن گیا۔ 38 دس دن کے بعد رب نے
اُسے مرنے دیا۔ 39 جب داؤد کو نابال کی موت کی خبر
مل گئی تو وہ پکارا، ”رب کی تعریف ہو جس نے میرے
لئے نابال سے لڑ کر میری بے عزتی کا بدلہ لیا ہے۔ اُس
کی مہربانی ہے کہ مَیں غلط کام کرنے سے بچ گیا ہوں
جبکہ نابال کی بُرائی اُس کے اپنے سر پر آ گئی ہے۔‘‘

ابی جیل کی داؤد سے شادی

کچھ دیر کے بعد داؤد نے اپنے لوگوں کو ابی جیل
کے پاس بھیجا تاکہ وہ داؤد کی اُس کے ساتھ شادی کی
درخواست پیش کریں۔ 40 چنانچہ اُس کے ملازم کرمل میں
ابی جیل کے پاس جا کر بولے، ”داؤد نے ہمیں شادی
کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔“ 41 ابی جیل کھڑی ہوئی،
پھر منہ کے بل جھک کر بولی، ”مَیں اُن کی خدمت
میں حاضر ہوں۔ مَیں اپنے مالک کے خادموں کے پاؤں
دھونے تک تیار ہوں۔“

42 وہ جلدی سے تیار ہوئی اور گدھے پر بیٹھ کر داؤد
کے ملازموں کے ساتھ روانہ ہوئی۔ پانچ نوکرانیاں
اُس کے ساتھ چلی گئیں۔ یوں ابی جیل داؤد کی بیوی
بن گئی۔

43 اب داؤد کی دو بیویاں تھیں، کیونکہ پہلے اُس کی
شادی اخی نوعم سے ہوئی تھی جو یزرعیل سے تھی۔
44 جہاں تک ساؤل کی بیٹی میکل کا تعلق تھا ساؤل نے
اُسے داؤد سے لے کر اُس کی دوبارہ شادی فلطی ایل بن
لَیس سے کروائی تھی جو جلّیم کا رہنے والا تھا۔

داؤد ساؤل کو دوسری بار بچنے دیتا ہے

26 ایک دن دشتِ زیف کے کچھ باشندے
دوبارہ جِبعہ میں ساؤل کے پاس آ گئے۔
اُنہوں نے بادشاہ کو بتایا، ”ہم جانتے ہیں کہ داؤد
کہاں چھپ گیا ہے۔ وہ اُس پہاڑی پر ہے جو حکیلہ
کہلاتی ہے اور یشیمون کے مقابل ہے۔“ 2 یہ سن کر
ساؤل اسرائیل کے 3,000 چیدہ فوجیوں کو لے کر
دشتِ زیف میں گیا تاکہ داؤد کو ڈھونڈ نکالے۔ 3 حکیلہ
پہاڑی پر یشیمون کے مقابل وہ رُک گئے۔ جو راستہ
پہاڑ پر سے گزرتا ہے اُس کے پاس اُنہوں نے اپنا کیمپ
لگایا۔ داؤد اُس وقت ریگستان میں چھپ گیا تھا۔ جب
اُسے خبر ملی کہ ساؤل میرا تعاقب کر رہا ہے 4 تو اُس
نے اپنے لوگوں کو معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ اُنہوں
نے واپس آ کر اُسے اطلاع دی کہ بادشاہ واقعی اپنی فوج
سمیت ریگستان میں پہنچ گیا ہے۔ 5 یہ سن کر داؤد خود
نکل کر چپکے سے اُس جگہ گیا جہاں ساؤل کا کیمپ تھا۔
اُس کو معلوم ہوا کہ ساؤل اور اُس کا کمانڈر ابنیر بن نیر
کیمپ کے عین بیچ میں سو رہے ہیں جبکہ باقی آدمی دائرہ
بنا کر اُن کے اردگرد سو رہے ہیں۔

6 دو مرد داؤد کے ساتھ تھے، اخی مَلِک حِتّی اور
ابی شے بن ضرویاہ۔ ضرویاہ یوآب کا بھائی تھا۔ داؤد
نے پوچھا، ”کون میرے ساتھ کیمپ میں گھس کر
ساؤل کے پاس جائے گا؟“ ابی شے نے جواب دیا،
”مَیں ساتھ جاؤں گا۔“ 7 چنانچہ دونوں رات کے وقت
کیمپ میں گھس آئے۔ سوئے ہوئے فوجیوں اور ابنیر سے
گزر کر وہ ساؤل تک پہنچ گئے جو زمین پر لیٹا سو رہا
تھا۔ اُس کا نیزہ سر کے قریب زمین میں گڑا ہوا تھا۔
8 ابی شے نے آہستہ سے داؤد سے کہا، ”آج اللہ نے
آپ کے دشمن کو آپ کے قبضے میں کر دیا ہے۔ اگر
اجازت ہو تو مَیں اُسے اُس کے اپنے نیزے سے زمین
کے ساتھ چھید دوں۔ مَیں اُسے ایک ہی وار میں مار
دوں گا۔ دوسرے وار کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔“

9 داؤد بولا، ”نہ کرو! اُسے مت مارنا، کیونکہ جو
رب کے مسح کئے ہوئے خادم کو ہاتھ لگائے وہ قصور
وار ٹھہرے گا۔ 10 رب کی حیات کی قسم، رب خود
ساؤل کی موت مقرر کرے گا، خواہ وہ بوڑھا ہو کر مر
جائے، خواہ جنگ میں لڑتے ہوئے۔ 11 رب مجھے اِس

سے محفوظ رکھے کہ مَیں اُس کے مسح کئے ہوئے خادم
کو نقصان پہنچاؤں۔ نہیں، ہم کچھ اَور کریں گے۔ اُس
کا نیزہ اور پانی کی صراحی پکڑ لو۔ آؤ، ہم یہ چیزیں اپنے
ساتھ لے کر یہاں سے نکل جاتے ہیں۔“ 12 چنانچہ
وہ دونوں چیزیں اپنے ساتھ لے کر چپکے سے چلے گئے۔
کیمپ میں کسی کو بھی پتا نہ چلا، کوئی نہ جاگا۔ سب سوئے
رہے، کیونکہ رب نے اُنہیں گہری نیند سُلا دیا تھا۔
13 داؤد وادی کو پار کر کے پہاڑی پر چڑھ گیا۔ جب
ساؤل سے فاصلہ کافی تھا 14 تو داؤد نے فوج اور ابنیر
کو اونچی آواز سے پکار کر کہا، ”اے ابنیر، کیا آپ مجھے
جواب نہیں دیں گے؟“ ابنیر پکارا، ”آپ کون ہیں کہ
بادشاہ کو اِس طرح کی اونچی آواز دیں؟“ 15 داؤد نے طنزاً
جواب دیا، ”کیا آپ مرد نہیں ہیں؟ اور اسرائیل میں
کون آپ جیسا ہے؟ تو پھر آپ نے اپنے بادشاہ کی صحیح
حفاظت کیوں نہ کی جب کوئی اُسے قتل کرنے کے لئے
کیمپ میں گھُس آیا؟ 16 جو آپ نے کیا وہ ٹھیک نہیں
ہے۔ رب کی حیات کی قَسم، آپ اور آپ کے آدمی
سزائے موت کے لائق ہیں، کیونکہ آپ نے اپنے مالک
کی حفاظت نہ کی، گو وہ رب کا مسح کیا ہوا بادشاہ ہے۔
خود دیکھ لیں، جو نیزہ اور پانی کی صراحی بادشاہ کے سر کے
پاس تھے وہ کہاں ہیں؟“
17 تب ساؤل نے داؤد کی آواز پہچان لی۔ وہ پکارا،
”میرے بیٹے داؤد، کیا آپ کی آواز ہے؟“ 18 داؤد نے
جواب دیا، ”جی، بادشاہ سلامت۔ میرے آقا، آپ میرا
تعاقب کیوں کر رہے ہیں؟ مَیں تو آپ کا خادم ہوں۔
مَیں نے کیا کِیا؟ مجھ سے کیا جرم سرزد ہوا ہے؟
19 گزارش ہے کہ میرا آقا اور بادشاہ اپنے خادم کی بات
سنے۔ اگر رب نے آپ کو میرے خلاف اُکسایا ہو تو وہ
میری غلہ کی نذر قبول کرے۔ لیکن اگر انسان اِس کے
پیچھے ہیں تو رب کے سامنے اُن پر لعنت! اپنی حرکتوں
سے اُنہوں نے مجھے میری موروثی زمین سے نکال دیا
ہے اور نتیجے میں مَیں رب کی قوم میں نہیں رہ سکتا۔
حقیقت میں وہ کہہ رہے ہیں، ’جاؤ، دیگر معبودوں کی
پوجا کرو!‘ 20 ایسا نہ ہو کہ مَیں وطن سے اور رب کے
حضور سے دُور مر جاؤں۔ اسرائیل کا بادشاہ پِسّو کو ڈھونڈ
نکالنے کے لئے کیوں نکل آیا ہے؟ وہ تو پہاڑوں میں میرا
شکار تیتر کے شکار کی طرح کر رہے ہیں۔“
21 تب ساؤل نے اقرار کیا، ”مَیں نے گناہ کیا
ہے۔ داؤد میرے بیٹے، واپس آئیں۔ اب سے
مَیں آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں
گا، کیونکہ آج میری جان آپ کی نظر میں قیمتی تھی۔
مَیں بڑی بےوقوفی کر گیا ہوں، اور مجھ سے بڑی غلطی
ہوئی ہے۔“
22 داؤد نے جواب میں کہا، ”بادشاہ کا نیزہ یہاں
میرے پاس ہے۔ آپ کا کوئی جوان آ کر اُسے لے
جائے۔ 23 رب ہر اُس شخص کو اجر دیتا ہے جو انصاف
کرتا اور وفادار رہتا ہے۔ آج رب نے آپ کو میرے
حوالے کر دیا، لیکن مَیں نے اُس کے مسح کئے ہوئے
بادشاہ کو ہاتھ لگانے سے انکار کیا۔ 24 اور میری دعا ہے
کہ جتنی قیمتی آپ کی جان آج میری نظر میں تھی، اُتنی
قیمتی میری جان بھی رب کی نظر میں ہو۔ وہی مجھے ہر
مصیبت سے بچائے رکھے۔“ 25 ساؤل نے جواب دیا،
”میرے بیٹے داؤد، رب آپ کو برکت دے۔ آئندہ آپ
کو بڑی کامیابی حاصل ہو گی۔“
اِس کے بعد داؤد نے اپنی راہ لی اور ساؤل اپنے گھر
چلا گیا۔

داؤد دوبارہ اَکیس کے پاس

27 اِس تجربے کے بعد داؤد سوچنے لگا، ”اگر
مَیں یہیں ٹھہر جاؤں تو کسی دن ساؤل مجھے
مار ڈالے گا۔ بہتر ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے فلستیوں
کے ملک میں چلا جاؤں۔ تب ساؤل پورے اسرائیل میں
میرا کھوج لگانے سے باز آئے گا، اور مَیں محفوظ رہوں
گا۔“ 2 چنانچہ وہ اپنے 600 آدمیوں کو لے کر جات
کے بادشاہ اَکیس بن معوک کے پاس چلا گیا۔ 3 اُن کے
خاندان ساتھ تھے۔ داؤد کی دو بیویاں اخی نوعم یزرعیلی
اور نابال کی بیوہ ابی جیل کرملی بھی ساتھ تھیں۔ اَکیس
نے اُنہیں جات شہر میں رہنے کی اجازت دی۔ 4 جب
ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد نے جات میں پناہ لی ہے تو وہ
اُس کا کھوج لگانے سے باز آیا۔

5 ایک دن داؤد نے اَکیس سے بات کی، ”اگر آپ کی
نظرِ کرم مجھ پر ہے تو مجھے دیہات کی کسی آبادی میں رہنے
کی اجازت دیں۔ کیا ضرورت ہے کہ مَیں یہاں آپ
کے ساتھ دار الحکومت میں رہوں؟“ 6 اَکیس متفق ہوا۔
اُس دن اُس نے اُسے صِقلاج شہر دے دیا۔ یہ شہر اُس
وقت سے یہوداہ کے بادشاہوں کی ملکیت میں رہا ہے۔
7 داؤد ایک سال اور چار مہینے فلستی ملک میں ٹھہرا رہا۔

8 صِقلاج سے داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ مختلف
جگہوں پر حملہ کرنے کے لئے نکلتا رہا۔ کبھی وہ
جسوریوں پر دھاوا بولتے، کبھی جرزیوں یا عمالیقیوں پر۔
یہ قبیلے قدیم زمانے سے یہوداہ کے جنوب میں شُور اور
مصر کی سرحد تک رہتے تھے۔ 9 جب بھی کوئی مقام
داؤد کے قبضے میں آ جاتا تو وہ کسی بھی مرد یا عورت کو زندہ
نہ رہنے دیتا لیکن بھیڑ بکریوں، گائے بَیلوں، گدھوں،
اونٹوں اور کپڑوں کو اپنے ساتھ صِقلاج لے جاتا۔

جب بھی داؤد کسی حملے سے واپس آ کر بادشاہ اَکیس
سے ملتا 10 تو وہ پوچھتا، ”آج آپ نے کس پر چھاپہ
مارا؟“ پھر داؤد جواب دیتا، ”یہوداہ کے جنوبی علاقے
پر،“ یا ”یرحمئیلیوں کے جنوبی علاقے پر،“ یا ”قینیوں
کے جنوبی علاقے پر۔“ 11 جب بھی داؤد کسی آبادی پر
حملہ کرتا تو وہ تمام باشندوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتا
اور نہ مرد، نہ عورت کو زندہ چھوڑ کر جات لاتا۔ کیونکہ
اُس نے سوچا، ”ایسا نہ ہو کہ فلستیوں کو پتا چلے کہ
مَیں اصل میں اسرائیلی آبادیوں پر حملہ نہیں کر رہا۔“

جتنا وقت داؤد نے فلستی ملک میں گزارا وہ ایسا ہی
کرتا رہا۔ 12 اَکیس نے داؤد پر پورا بھروسا کیا، کیونکہ اُس
نے سوچا، ”اب داؤد کو ہمیشہ تک میری خدمت میں رہنا
پڑے گا، کیونکہ ایسی حرکتوں سے اُس کی اپنی قوم اُس
سے سخت متنفر ہو گئی ہے۔“

28 اُن دنوں میں فلستی اسرائیل سے لڑنے
کے لئے اپنی فوجیں جمع کرنے لگے۔
اَکیس نے داؤد سے بھی بات کی، ”توقع ہے کہ آپ
اپنے فوجیوں سمیت میرے ساتھ مل کر جنگ کے لئے
نکلیں گے۔“

2 داؤد نے جواب دیا، ”ضرور۔ اب آپ خود دیکھیں
گے کہ آپ کا خادم کیا کرنے کے قابل ہے!“
اَکیس بولا، ”ٹھیک ہے۔ پوری جنگ کے دوران آپ
میرے محافظ ہوں گے۔“

ساؤل جادوگرنی کی طرف رجوع کرتا ہے

3 اُس وقت سموایل انتقال کر چکا تھا، اور پورے
اسرائیل نے اُس کا ماتم کر کے اُسے اُس کے آبائی شہر
رامہ میں دفنایا تھا۔

اُن دنوں میں اسرائیل میں مُردوں سے رابطہ کرنے
والے اور غیب دان نہیں تھے، کیونکہ ساؤل نے اُنہیں
پورے ملک سے نکال دیا تھا۔
4 اب فلستیوں نے اپنی لشکرگاہ شونیم کے پاس لگائی
جبکہ ساؤل نے تمام اسرائیلیوں کو جمع کر کے جِلبوعہ کے
پاس اپنا کیمپ لگایا۔ 5 فلستیوں کی بڑی فوج دیکھ کر
وہ سخت دہشت کھانے لگا۔ 6 اُس نے رب سے ہدایت
حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن کوئی جواب نہ ملا،
نہ خواب، نہ مقدّس قرعہ ڈالنے سے اور نہ نبیوں کی
معرفت۔ 7 تب ساؤل نے اپنے ملازموں کو حکم دیا،
”میرے لئے مُردوں سے رابطہ کرنے والی ڈھونڈو تاکہ
مَیں جا کر اُس سے معلومات حاصل کر لوں۔“ ملازموں
نے جواب دیا، ”عین دور میں ایسی عورت ہے۔“
8 ساؤل بھیس بدل کر دو آدمیوں کے ساتھ عین دور
کے لئے روانہ ہوا۔
رات کے وقت وہ جادوگرنی کے پاس پہنچ گیا اور بولا،
”مُردوں سے رابطہ کر کے اُس روح کو پاتال سے بُلا
دیں جس کا نام مَیں آپ کو بتاتا ہوں۔“ 9 جادوگرنی نے
اعتراض کیا، ”کیا آپ مجھے مروانا چاہتے ہیں؟ آپ کو پتا
ہے کہ ساؤل نے تمام غیب دانوں اور مُردوں سے رابطہ
کرنے والوں کو ملک میں سے مٹا دیا ہے۔ آپ مجھے
کیوں پھنسانا چاہتے ہیں؟“ 10 تب ساؤل نے کہا، ”رب
کی حیات کی قسم، آپ کو یہ کرنے کے لئے سزا نہیں
ملے گی۔“ 11 عورت نے پوچھا، ”مَیں کس کو بُلاؤں؟“
ساؤل نے جواب دیا، ”سموایل کو بُلا دیں۔“
12 جب سموایل عورت کو نظر آیا تو وہ چیخ اُٹھی،
”آپ نے مجھے کیوں دھوکا دیا؟ آپ تو ساؤل ہیں!“
13 ساؤل نے اُسے تسلی دے کر کہا، ”ڈریں مت۔
بتائیں تو سہی، کیا دیکھ رہی ہیں؟“ عورت نے جواب
دیا، ”مجھے ایک روح نظر آ رہی ہے جو چڑھتی چڑھتی
زمین میں سے نکل کر آ رہی ہے۔“ 14 ساؤل نے پوچھا،
”اُس کی شکل و صورت کیسی ہے؟“ جادوگرنی نے کہا،
”چوغے میں لپٹا ہوا بوڑھا آدمی ہے۔“
یہ سن کر ساؤل نے جان لیا کہ سموایل ہی ہے۔
وہ منہ کے بل زمین پر جھک گیا۔ 15 سموایل بولا، ”تُو
نے مجھے پاتال سے بُلوا کر کیوں مضطرب کر دیا ہے؟“
ساؤل نے جواب دیا، ”مَیں بڑی مصیبت میں ہوں۔
فلستی مجھ سے لڑ رہے ہیں، اور اللہ نے مجھے ترک کر
دیا ہے۔ نہ وہ نبیوں کی معرفت مجھے ہدایت دیتا ہے،
نہ خواب کے ذریعے۔ اِس لئے مَیں نے آپ کو بُلوایا
ہے تاکہ آپ مجھے بتائیں کہ مَیں کیا کروں۔“
16 لیکن سموایل نے کہا، ”رب خود ہی تجھے چھوڑ
کر تیرا دشمن بن گیا ہے تو پھر مجھ سے دریافت کرنے
کا کیا فائدہ ہے؟ 17 رب اِس وقت تیرے ساتھ وہ
کچھ کر رہا ہے جس کی پیش گوئی اُس نے میری معرفت
کی تھی۔ اُس نے تیرے ہاتھ سے بادشاہی چھین کر کسی
اَور یعنی داؤد کو دے دی ہے۔ 18 جب رب نے تجھے
عمالیقیوں پر اُس کا سخت غضب نازل کرنے کا حکم دیا
تھا تو تُو نے اُس کی نہ سنی۔ اب تجھے اِس کی سزا
بُھگتنی پڑے گی۔ 19 رب تجھے اسرائیل سمیت فلستیوں
کے حوالے کر دے گا۔ کل ہی تُو اور تیرے بیٹے
یہاں میرے پاس پہنچیں گے۔ رب تیری پوری فوج بھی
فلستیوں کے قبضے میں کر دے گا۔“
20 یہ سن کر ساؤل سخت گھبرا گیا، اور وہ گر کر زمین
پر دراز ہو گیا۔ جسم کی پوری طاقت ختم ہو گئی تھی، کیونکہ
اُس نے پچھلے پورے دن اور رات روزہ رکھا تھا۔

21 جب جادوگرنی نے ساؤل کے پاس جا کر دیکھا
کہ اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں تو اُس نے کہا،
”جناب، مَیں نے آپ کا حکم مان کر اپنی جان خطرے
میں ڈال دی۔ 22 اب ذرا میری بھی سنیں۔ مجھے اجازت
دیں کہ مَیں آپ کو کچھ کھانا کھلاؤں تاکہ آپ تقویت
پا کر واپس جا سکیں۔“ 23 لیکن ساؤل نے انکار کیا،
”مَیں کچھ نہیں کھاؤں گا۔“ تب اُس کے آدمیوں نے
عورت کے ساتھ مل کر اُسے بہت سمجھایا، اور آخرکار
اُس نے اُن کی سنی۔ وہ زمین سے اُٹھ کر چارپائی پر بیٹھ
گیا۔ 24 جادوگرنی کے پاس موٹا تازہ بچھڑا تھا۔ اُسے
اُس نے جلدی سے ذبح کروا کر تیار کیا۔ اُس نے کچھ
آٹا بھی لے کر گوندھا اور اُس سے بےخمیری روٹی بنائی۔
25 پھر اُس نے کھانا ساؤل اور اُس کے ملازموں کے
سامنے رکھ دیا، اور اُنہوں نے کھایا۔ پھر وہ اُسی رات
دوبارہ روانہ ہو گئے۔

فلستی داؤد پر شک کرتے ہیں

29 فلستیوں نے اپنی فوجوں کو افیق کے پاس
جمع کیا، جبکہ اسرائیلیوں کی لشکرگاہ یزرعیل
کے چشمے کے پاس تھی۔ 2 فلستی سردار جنگ کے لئے
نکلنے لگے۔ اُن کے پیچھے سَو سَو اور ہزار ہزار سپاہیوں کے
گروہ ہو لئے۔ آخر میں داؤد اور اُس کے آدمی بھی اَکیس
کے ساتھ چلنے لگے۔
3 یہ دیکھ کر فلستی کمانڈروں نے پوچھا، ”یہ اسرائیلی
کیوں ساتھ جا رہے ہیں؟“ اَکیس نے جواب دیا،
”یہ داؤد ہے، جو پہلے اسرائیلی بادشاہ ساؤل کا فوجی
افسر تھا اور اب کافی دیر سے میرے ساتھ ہے۔ جب
سے وہ ساؤل کو چھوڑ کر میرے پاس آیا ہے مَیں
نے اُس میں عیب نہیں دیکھا۔“
4 لیکن فلستی کمانڈر غصے سے بولے، ”اُسے اُس
شہر واپس بھیج دیں جو آپ نے اُس کے لئے مقرر کیا
ہے! کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے ساتھ نکل کر اچانک
ہم پر ہی حملہ کر دے۔ کیا اپنے مالک سے صلح کرانے
کا کوئی بہتر طریقہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو ہمارے کٹے
ہوئے سر پیش کرے؟ 5 کیا یہ وہی داؤد نہیں جس
کے بارے میں اسرائیلی ناچتے ہوئے گاتے تھے، ’ساؤل
نے ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار‘؟“
6 چنانچہ اَکیس نے داؤد کو بُلا کر کہا، ”رب کی حیات
کی قسم، آپ دیانت دار ہیں، اور میری خواہش تھی کہ
آپ اسرائیل سے لڑنے کے لئے میرے ساتھ نکلیں،
کیونکہ جب سے آپ میری خدمت کرنے لگے ہیں
مَیں نے آپ میں عیب نہیں دیکھا۔ لیکن افسوس، آپ
سرداروں کو پسند نہیں ہیں۔ 7 اِس لئے مہربانی کر کے
سلامتی سے لوٹ جائیں اور کچھ نہ کریں جو اُنہیں
بُرا لگے۔“
8 داؤد نے پوچھا، ”مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ کیا
آپ نے اُس دن سے مجھ میں نقص پایا ہے جب سے
مَیں آپ کی خدمت کرنے لگا ہوں؟ مَیں اپنے مالک
اور بادشاہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے کیوں نہیں
نکل سکتا؟“
9 اَکیس نے جواب دیا، ”میرے نزدیک تو آپ اللہ
کے فرشتے جیسے اچھے ہیں۔ لیکن فلستی کمانڈر اِس
بات پر بضد ہیں کہ آپ اسرائیل سے لڑنے کے لئے
ہمارے ساتھ نہ نکلیں۔ 10 چنانچہ کل صبح سویرے
اُٹھ کر اپنے آدمیوں کے ساتھ روانہ ہو جانا۔ جب دن
چڑھے تو دیر نہ کرنا بلکہ جلدی سے اپنے گھر چلے جانا۔“

11 داؤد اور اُس کے آدمیوں نے ایسا ہی کیا۔ اگلے دن وہ صبح سویرے اُٹھ کر فلستی ملک میں واپس چلے گئے جبکہ فلستی یزرعیل کے لئے روانہ ہوئے۔

صِقلاج کی تباہی اور داؤد کا بدلہ

30 تیسرے دن جب داؤد صِقلاج پہنچا تو دیکھا کہ شہر کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ اُن کی غیر موجودگی میں عمالیقیوں نے دشتِ نجب میں آ کر صِقلاج پر بھی حملہ کیا تھا۔ شہر کو جلا کر 2 وہ تمام باشندوں کو چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ لیکن کوئی ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ وہ سب کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ 3 چنانچہ جب داؤد اور اُس کے آدمی واپس آئے تو دیکھا کہ شہر بھسم ہو گیا ہے اور تمام بال بچے چھن گئے ہیں۔ 4 وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، اِتنے روئے کہ آخرکار رونے کی سکت ہی نہ رہی۔ 5 داؤد کی دو بیویاں اخی نوعم یزرعیلی اور ابی جیل کرملی کو بھی اسیر کر لیا گیا تھا۔

6 داؤد کی جان بڑے خطرے میں آ گئی، کیونکہ اُس کے مرد غم کے مارے آپس میں اُسے سنگسار کرنے کی باتیں کرنے لگے۔ کیونکہ بیٹے بیٹیوں کے چھن جانے کے باعث سب سخت رنجیدہ تھے۔ لیکن داؤد نے رب اپنے خدا میں پناہ لے کر تقویت پائی۔ 7 اُس نے ابیاتر بن اخی مَلِک کو حکم دیا، "قرعہ ڈالنے کے لئے امام کا بالاپوش لے آئیں۔" جب امام بالاپوش لے آیا 8 تو داؤد نے رب سے دریافت کیا، "کیا مَیں لٹیروں کا تعاقب کروں؟ کیا مَیں اُن کو جا لوں گا؟" رب نے جواب دیا، "اُن کا تعاقب کر! تُو نہ صرف اُنہیں جا لے گا بلکہ اپنے لوگوں کو بچا بھی لے گا۔" 9-10 تب داؤد اپنے 600 مردوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ چلتے چلتے وہ بسور ندی کے پاس پہنچ گئے۔ 200 افراد اِتنے نڈھال ہو گئے تھے کہ وہ وہیں رُک گئے۔ باقی 400 مرد ندی کو پار کر کے آگے بڑھے۔

11 راستے میں اُنہیں کھلے میدان میں ایک مصری آدمی ملا اور اُسے داؤد کے پاس لا کر کچھ پانی پلایا اور کچھ روٹی، 12 انجیر کی ٹکی کا ٹکڑا اور کشمش کی دو ٹکیاں کھلائیں۔ تب اُس کی جان میں جان آ گئی۔ اُسے تین دن اور رات سے نہ کھانا، نہ پانی ملا تھا۔ 13 داؤد نے پوچھا، "تمہارا مالک کون ہے، اور تم کہاں کے ہو؟" اُس نے جواب دیا، "مَیں مصری غلام ہوں، اور ایک عمالیقی میرا مالک ہے۔ جب مَیں سفر کے دوران بیمار ہو گیا تو اُس نے مجھے یہاں چھوڑ دیا۔ اب مَیں تین دن سے یہاں پڑا ہوں۔ 14 پہلے ہم نے کریتیوں یعنی فلستیوں کے جنوبی علاقے اور پھر یہوداہ کے علاقے پر حملہ کیا تھا، خاص کر یہوداہ کے جنوبی حصے پر جہاں کالب کی اولاد آباد ہے۔ شہر صِقلاج کو ہم نے بھسم کر دیا تھا۔"

15 داؤد نے سوال کیا، "کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ لٹیرے کس طرف گئے ہیں؟" مصری نے جواب دیا، "پہلے اللہ کی قَسم کھا کر وعدہ کریں کہ آپ مجھے نہ ہلاک کریں گے، نہ میرے مالک کے حوالے کریں گے۔ پھر مَیں آپ کو اُن کے پاس لے جاؤں گا۔" 16 چنانچہ وہ داؤد کو عمالیقی لٹیروں کے پاس لے گیا۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ عمالیقی اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے بڑا جشن منا رہے ہیں۔ وہ ہر طرف کھانا کھاتے اور مَے پیتے ہوئے نظر آ رہے تھے، کیونکہ جو مال اُنہوں نے فلستیوں اور یہوداہ کے علاقے سے لُوٹ لیا تھا وہ بہت زیادہ تھا۔

17 صبح سویرے جب ابھی تھوڑی روشنی تھی داؤد

نے اُن پر حملہ کیا۔ لڑتے لڑتے اگلے دن کی شام
ہو گئی۔ دشمن ہار گیا اور سب کے سب ہلاک ہوئے۔
صرف 400 جوان بچ گئے جو اونٹوں پر سوار ہو کر فرار
ہو گئے۔ 18 داؤد نے سب کچھ چھڑا لیا جو عمالیقیوں
نے لُوٹ لیا تھا۔ اُس کی دو بیویاں بھی صحیح سلامت مل
گئیں۔ 19 نہ بچہ نہ بزرگ، نہ بیٹا نہ بیٹی، نہ مال یا کوئی
اَور لُوٹی ہوئی چیز رہی جو داؤد واپس نہ لایا۔ 20 عمالیقیوں
کے گائے بَیل اور بھیڑ بکریاں داؤد کا حصہ بن گئیں،
اور اُس کے لوگوں نے اُنہیں اپنے ریوڑوں کے آگے
آگے ہانک کر کہا، ”یہ لُوٹے ہوئے مال میں سے داؤد
کا حصہ ہے۔“

مالِ غنیمت کی تقسیم

21 جب داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ واپس آ رہا تھا تو
جو 200 آدمی نڈھال ہونے کے باعث بسور ندی سے
آگے نہ جا سکے وہ بھی اُن سے آ ملے۔ داؤد نے سلام کر
کے اُن کا حال پوچھا۔ 22 لیکن باقی آدمیوں میں کچھ
شرارتی لوگ بڑبڑانے لگے، ”یہ ہمارے ساتھ لڑنے کے
لئے آگے نہ نکلے، اِس لئے اِنہیں لُوٹے ہوئے مال کا
حصہ پانے کا حق نہیں۔ بس وہ اپنے بال بچوں کو لے
کر چلے جائیں۔“

23 لیکن داؤد نے انکار کیا۔ ”نہیں، میرے بھائیو،
ایسا مت کرنا! یہ سب کچھ رب کی طرف سے ہے۔
اُسی نے ہمیں محفوظ رکھ کر حملہ آور لٹیروں پر فتح بخشی۔
24 تو پھر ہم آپ کی بات کس طرح مانیں؟ جو پیچھے رہ
کر سامان کی حفاظت کر رہا تھا اُسے بھی اُتنا ہی ملے گا
جتنا کہ اُسے جو دشمن سے لڑنے گیا تھا۔ ہم یہ سب کچھ
برابر برابر تقسیم کریں گے۔“

25 اُس وقت سے یہ اصول بن گیا۔ داؤد نے اِسے
اسرائیلی قانون کا حصہ بنا دیا جو آج تک جاری ہے۔
26 صِقلاج واپس پہنچنے پر داؤد نے لُوٹے ہوئے مال
کا ایک حصہ یہوداہ کے بزرگوں کے پاس بھیج دیا جو
اُس کے دوست تھے۔ ساتھ ساتھ اُس نے پیغام بھیجا،
”آپ کے لئے یہ تحفہ رب کے دشمنوں سے لُوٹ لیا
گیا ہے۔“ 27 یہ تحفے اُس نے ذیل کے شہروں میں
بھیج دیئے: بیت ایل، رامات نجب، یتیر، 28 عروعیر،
سِفموت، اِستموع، 29-31 رکل، حُرمہ، بور عسان، عتاک
اور حبرون۔ اِس کے علاوہ اُس نے تحفے یرحمئیلیوں،
قینیوں اور باقی اُن تمام شہروں کو بھیج دیئے جن میں
وہ کبھی ٹھہرا تھا۔

ساؤل اور اُس کے بیٹوں کا انجام

31 اِتنے میں فلستیوں اور اسرائیلیوں کے
درمیان جنگ چھڑ گئی تھی۔ لڑتے لڑتے
اسرائیلی فرار ہونے لگے، لیکن بہت سے لوگ جِلبوعہ کے
پہاڑی سلسلے پر شہید ہو گئے۔
2 پھر فلستی ساؤل اور اُس کے بیٹوں یونتن، ابی نداب
اور ملکی شوع کے پاس جا پہنچے۔ تینوں بیٹے ہلاک ہو
گئے 3 جبکہ لڑائی ساؤل کے اردگرد عروج تک پہنچ گئی۔
پھر وہ تیراندازوں کا نشانہ بن کر بُری طرح زخمی ہو گیا۔
4 اُس نے اپنے سلاح بردار کو حکم دیا، ”اپنی تلوار میان
سے کھینچ کر مجھے مار ڈال، ورنہ یہ نامختون مجھے چھید کر
بے عزت کریں گے۔“ لیکن سلاح بردار نے انکار کیا،
کیونکہ وہ بہت ڈرا ہوا تھا۔ آخر میں ساؤل اپنی تلوار لے
کر خود اُس پر گر گیا۔
5 جب سلاح بردار نے دیکھا کہ میرا مالک مر گیا ہے

تو وہ بھی اپنی تلوار پر گر کر مر گیا۔ 6 یوں اُس دن
ساؤل، اُس کے تین بیٹے، اُس کا سلاح بردار اور اُس کے
تمام آدمی ہلاک ہو گئے۔

7 جب میدانِ یزرعیل کے پار اور دریائے یردن کے
پار رہنے والے اسرائیلیوں کو خبر ملی کہ اسرائیلی فوج
بھاگ گئی اور ساؤل اپنے بیٹوں سمیت مارا گیا ہے تو وہ
اپنے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے، اور فلستی چھوڑے
ہوئے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں بسنے لگے۔

8 اگلے دن فلستی لاشوں کو لُوٹنے کے لئے دوبارہ
میدانِ جنگ میں آ گئے۔ جب اُنہیں جِلبوعہ کے پہاڑی
سلسلے پر ساؤل اور اُس کے تینوں بیٹے مُردہ ملے 9 تو
اُنہوں نے ساؤل کا سر کاٹ کر اُس کا زرہ بکتر اُتار لیا
اور قاصدوں کو اپنے پورے ملک میں بھیج کر اپنے
بُتوں کے مندر میں اور اپنی قوم کو فتح کی اطلاع دی۔
10 ساؤل کا زرہ بکتر اُنہوں نے عستارات دیوی کے مندر
میں محفوظ کر لیا اور اُس کی لاش کو بیت شان کی فصیل
سے لٹکا دیا۔

11 جب یبیس جِلعاد کے باشندوں کو خبر ملی کہ
فلستیوں نے ساؤل کی لاش کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے
12 تو شہر کے تمام لڑنے کے قابل آدمی بیت شان کے
لئے روانہ ہوئے۔ پوری رات چلتے ہوئے وہ شہر کے
پاس پہنچ گئے۔ ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی لاشوں کو
فصیل سے اُتار کر وہ اُنہیں یبیس کو لے گئے۔ وہاں
اُنہوں نے لاشوں کو بھسم کر دیا 13 اور بچی ہوئی ہڈیوں
کو شہر میں جھاؤ کے درخت کے سائے میں دفنایا۔ اُنہوں
نے روزہ رکھ کر پورے ہفتے تک اُن کا ماتم کیا۔

۲۔سموایل

داؤد کو ساؤل اور یونتن کی موت کی خبر ملتی ہے

1 جب داؤد عمالیقیوں کو شکست دینے سے واپس
آیا تو ساؤل بادشاہ مر چکا تھا۔ وہ ابھی دو ہی دن
صِقلاج میں ٹھہرا تھا 2 کہ ایک آدمی ساؤل کی لشکرگاہ سے
پہنچا۔ دُکھ کے اظہار کے لئے اُس نے اپنے کپڑوں کو
پھاڑ کر اپنے سر پر خاک ڈال رکھی تھی۔ داؤد کے پاس آ
کر وہ بڑے احترام کے ساتھ اُس کے سامنے جھک گیا۔
3 داؤد نے پوچھا، ”آپ کہاں سے آئے ہیں؟“ آدمی
نے جواب دیا، ”مَیں بال بال بچ کر اسرائیلی لشکرگاہ
سے آیا ہوں۔“ 4 داؤد نے پوچھا، ”بتائیں، حالات کیسے
ہیں؟“ اُس نے بتایا، ”ہمارے بہت سے آدمی میدانِ
جنگ میں کام آئے۔ باقی بھاگ گئے ہیں۔ ساؤل اور اُس
کا بیٹا یونتن بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔“

5 داؤد نے سوال کیا، ”آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ
ساؤل اور یونتن مر گئے ہیں؟“ 6 جوان نے جواب
دیا، ”اتفاق سے مَیں جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر سے
گزر رہا تھا۔ وہاں مجھے ساؤل نظر آیا۔ وہ نیزے کا سہارا
لے کر کھڑا تھا۔ دشمن کے رتھ اور گھڑسوار تقریباً اُسے
پکڑنے ہی والے تھے 7 کہ اُس نے مُڑ کر مجھے دیکھا
اور اپنے پاس بُلایا۔ مَیں نے کہا، ’جی، مَیں حاضر ہوں۔‘
8 اُس نے پوچھا، ’تم کون ہو؟‘ مَیں نے جواب دیا،
’مَیں عمالیقی ہوں۔‘ 9 پھر اُس نے مجھے حکم دیا، ’آؤ اور
مجھے مار ڈالو! کیونکہ گو مَیں زندہ ہوں میری جان نکل رہی
ہے۔‘ 10 چنانچہ مَیں نے اُسے مار دیا، کیونکہ مَیں جانتا
تھا کہ بچنے کا کوئی امکان نہیں رہا تھا۔ پھر مَیں اُس
کا تاج اور بازو بند لے کر اپنے مالک کے پاس یہاں
آیا ہوں۔“

11 یہ سب کچھ سن کر داؤد اور اُس کے تمام لوگوں
نے غم کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔ 12 شام تک
اُنہوں نے رو رو کر اور روزہ رکھ کر ساؤل، اُس کے بیٹے
یونتن اور رب کے اُن باقی لوگوں کا ماتم کیا جو مارے
گئے تھے۔

13 داؤد نے اُس جوان سے جو اُن کی موت کی خبر لایا
تھا پوچھا، ”آپ کہاں کے ہیں؟“ اُس نے جواب دیا،
”مَیں عمالیقی ہوں جو اجنبی کے طور پر آپ کے ملک
میں رہتا ہوں۔“ 14 داؤد بولا، ”آپ نے رب کے مسح
کئے ہوئے بادشاہ کو قتل کرنے کی جرأت کیسے کی؟“
15 اُس نے اپنے کسی جوان کو بُلا کر حکم دیا، ”اِسے مار

ڈالو!'' اُسی وقت جوان نے عمالیقی کو مار ڈالا۔ 16 داؤد
نے کہا، ''آپ نے اپنے آپ کو خود مجرم ٹھہرایا ہے،
کیونکہ آپ نے اپنے منہ سے اقرار کیا ہے کہ مَیں نے
رب کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کو مار دیا ہے۔''

ساؤل اور یونتن پر ماتم کا گیت

17 پھر داؤد نے ساؤل اور یونتن پر ماتم کا گیت گایا۔
18 اُس نے ہدایت دی کہ یہوداہ کے تمام باشندے
یہ گیت یاد کریں۔ گیت کا نام 'کمان کا گیت' ہے اور
'یاشر کی کتاب' میں درج ہے۔ گیت یہ ہے،
19 ''ہائے، اے اسرائیل! تیری شان و شوکت تیری
بلندیوں پر ماری گئی ہے۔ ہائے، تیرے سورمے کس
طرح گر گئے ہیں!
20 جات میں جا کر یہ خبر مت سنانا۔ اسقلون کی
گلیوں میں اِس کا اعلان مت کرنا، ورنہ فلستیوں کی
بیٹیاں خوشی منائیں گی، نامختونوں کی بیٹیاں فتح کے
نعرے لگائیں گی۔
21 اے جِلبوعہ کے پہاڑو! اے پہاڑی ڈھلانو!
آئندہ تم پر نہ اوس پڑے، نہ بارش برسے۔ کیونکہ
سورماؤں کی ڈھال ناپاک ہو گئی ہے۔ اب سے ساؤل
کی ڈھال تیل مَل کر استعمال نہیں کی جائے گی۔

22 یونتن کی کمان زبردست تھی، ساؤل کی تلوار کبھی
خالی ہاتھ نہ لوٹی۔ اُن کے ہتھیاروں سے ہمیشہ دشمن کا
خون ٹپکتا رہا، وہ سورماؤں کی چربی سے چمکتے رہے۔
23 ساؤل اور یونتن کتنے پیارے اور مہربان تھے!
جیتے جی وہ ایک دوسرے کے قریب رہے، اور اب
موت بھی اُنہیں الگ نہ کر سکی۔ وہ عقاب سے تیز
اور شیر ببر سے طاقت ور تھے۔
24 اے اسرائیل کی خواتین! ساؤل کے لئے آنسو
بہائیں۔ کیونکہ اُسی نے آپ کو قرمزی رنگ کے شاندار
کپڑوں سے ملبّس کیا، اُسی نے آپ کو سونے کے
زیورات سے آراستہ کیا۔

25 ہائے، ہمارے سورمے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے
ہیں۔ ہائے اے اسرائیل، یونتن مُردہ حالت میں تیری
بلندیوں پر پڑا ہے۔
26 اے یونتن میرے بھائی، مَیں تیرے بارے میں
کتنا دُکھی ہوں۔ تُو مجھے کتنا عزیز تھا۔ تیری مجھ سے محبت
انوکھی تھی، وہ عورتوں کی محبت سے بھی انوکھی تھی۔
27 ہائے، ہائے! ہمارے سورمے کس طرح گر کر
شہید ہو گئے ہیں۔ جنگ کے ہتھیار تباہ ہو گئے ہیں۔''

داؤد یہوداہ کا بادشاہ بن جاتا ہے

2 اِس کے بعد داؤد نے رب سے دریافت کیا،
''کیا مَیں یہوداہ کے کسی شہر میں واپس چلا
جاؤں؟'' رب نے جواب دیا، ''ہاں، واپس جا۔'' داؤد
نے سوال کیا، ''مَیں کس شہر میں جاؤں؟'' رب نے
جواب دیا، ''حبرون میں۔'' 2 چنانچہ داؤد اپنی دو بیویوں
اخی نوعم یزرعیلی اور نابال کی بیوہ ابی جیل کرملی کے ساتھ
حبرون میں جا بسا۔
3 داؤد نے اپنے آدمیوں کو بھی اُن کے خاندانوں
سمیت حبرون اور گرد و نواح کی آبادیوں میں منتقل کر
دیا۔ 4 ایک دن یہوداہ کے آدمی حبرون میں آئے اور داؤد
کو مسح کر کے اپنا بادشاہ بنا لیا۔
جب داؤد کو خبر مل گئی کہ یبیسِ جِلعاد کے مردوں نے

ساؤل کو دفنا دیا ہے 5 تو اُس نے اُنہیں پیغام بھیجا، ”رب
آپ کو اِس کے لئے برکت دے کہ آپ نے اپنے
مالک ساؤل کو دفن کر کے اُس پر مہربانی کی ہے۔ 6 جواب
میں رب آپ پر اپنی مہربانی اور وفاداری کا اظہار
کرے۔ مَیں بھی اِس نیک عمل کا اجر دوں گا۔ 7 اب
مضبوط اور دلیر ہوں۔ آپ کا آقا ساؤل تو فوت ہوا ہے،
لیکن یہوداہ کے قبیلے نے مجھے اُس کی جگہ چن لیا ہے۔“

اِشبوست اسرائیل کا بادشاہ بن جاتا ہے

8 اِتنے میں ساؤل کی فوج کے کمانڈر ابنیر بن نیر
نے ساؤل کے بیٹے اِشبوست کو محنائم شہر میں لے جا
کر 9 بادشاہ مقرر کر دیا۔ جِلعاد، یزرعیل، آشر، افرائیم،
بن یمین اور تمام اسرائیل اُس کے قبضے میں رہے۔
10 صرف یہوداہ کا قبیلہ داؤد کے ساتھ رہا۔ اِشبوست
40 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور اُس کی حکومت دو
سال قائم رہی۔ 11 داؤد حبرون میں یہوداہ پر ساڑھے
سات سال حکومت کرتا رہا۔

اسرائیل اور یہوداہ کے درمیان جنگ

12 ایک دن ابنیر اِشبوست بن ساؤل کے ملازموں
کے ساتھ محنائم سے نکل کر جِبعون آیا۔ 13 یہ دیکھ کر
داؤد کی فوج یوآب بن ضرویاہ کی راہنمائی میں اُن سے
لڑنے کے لئے نکلی۔ دونوں فوجوں کی ملاقات جِبعون
کے تالاب پر ہوئی۔ ابنیر کی فوج تالاب کی اُرلی طرف
رُک گئی اور یوآب کی فوج پرلی طرف۔ 14 ابنیر نے
یوآب سے کہا، ”آؤ، ہمارے چند جوان ہمارے سامنے
ایک دوسرے کا مقابلہ کریں۔“ یوآب بولا، ”ٹھیک
ہے۔“ 15 چنانچہ ہر فوج نے بارہ جوانوں کو چن کر
مقابلے کے لئے پیش کیا۔ اِشبوست اور بن یمین کے
قبیلے کے بارہ جوان داؤد کے بارہ جوانوں کے مقابلے
میں کھڑے ہو گئے۔ 16 جب مقابلہ شروع ہوا تو ہر
ایک نے ایک ہاتھ سے اپنے مخالف کے بالوں کو پکڑ کر
دوسرے ہاتھ سے اپنی تلوار اُس کے پیٹ میں گھونپ
دی۔ سب کے سب ایک ساتھ مر گئے۔ بعد میں
جِبعون کی اِس جگہ کا نام خِلقت ہضوریم پڑ گیا۔

17 پھر دونوں فوجوں کے درمیان نہایت سخت لڑائی
چھڑ گئی۔ لڑتے لڑتے ابنیر اور اُس کے مرد ہار گئے۔
18 یوآب کے دو بھائی ابی شے اور عساہیل بھی لڑائی
میں حصہ لے رہے تھے۔ عساہیل غزال کی طرح تیز
دوڑ سکتا تھا۔ 19 جب ابنیر شکست کھا کر بھاگنے لگا تو
عساہیل سیدھا اُس کے پیچھے پڑ گیا اور نہ دائیں، نہ بائیں
طرف ہٹا۔ 20 ابنیر نے پیچھے دیکھ کر پوچھا، ”کیا آپ
ہی ہیں، عساہیل؟“ اُس نے جواب دیا، ”جی، مَیں ہی
ہوں۔“ 21 ابنیر بولا، ”دائیں یا بائیں طرف ہٹ کر کسی
اَور کو پکڑیں! جوانوں میں سے کسی سے لڑ کر اُس کے
ہتھیار اور زرہ بکتر اُتاریں۔“

لیکن عساہیل اُس کا تعاقب کرنے سے باز نہ آیا۔
22 ابنیر نے اُسے آگاہ کیا، ”خبردار۔ میرے پیچھے سے
ہٹ جائیں، ورنہ آپ کو مار دینے پر مجبور ہو جاؤں گا۔
پھر آپ کے بھائی یوآب کو کس طرح منہ دکھاؤں گا؟“
23 تو بھی عساہیل نے پیچھا نہ چھوڑا۔ یہ دیکھ کر ابنیر نے
اپنے نیزے کا دستہ اِتنے زور سے اُس کے پیٹ میں
گھونپ دیا کہ اُس کا سرا دوسری طرف نکل گیا۔ عساہیل
وہیں گر کر جاں بحق ہو گیا۔ جس نے بھی وہاں سے گزر
کر یہ دیکھا وہ وہیں رُک گیا۔

24 لیکن یوآب اور ابی شے ابنیر کا تعاقب کرتے

رہے۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو وہ ایک پہاڑی کے
پاس پہنچ گئے جس کا نام امّہ تھا۔ یہ جیاح کے مقابل
اُس راستے کے پاس ہے جو مسافر کو جِبعون سے ریگستان
میں پہنچاتا ہے۔ 25 بن یمین کے قبیلے کے لوگ وہاں
پہاڑی پر ابنیر کے پیچھے جمع ہو کر دوبارہ لڑنے کے لئے
تیار ہو گئے۔ 26 ابنیر نے یوآب کو آواز دی، ”کیا یہ
ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ تک ایک دوسرے کو موت کے
گھاٹ اُتارتے جائیں؟ کیا آپ کو سمجھ نہیں آئی کہ ایسی
حرکتیں صرف تلخی پیدا کرتی ہیں؟ آپ کب اپنے مردوں
کو حکم دیں گے کہ وہ اپنے اسرائیلی بھائیوں کا تعاقب
کرنے سے باز آئیں؟“
27 یوآب نے جواب دیا، ”رب کی حیات کی قسم،
اگر آپ لڑنے کا حکم نہ دیتے تو میرے لوگ آج صبح
ہی اپنے بھائیوں کا تعاقب کرنے سے باز آ جاتے۔“
28 اُس نے نرسنگا بجا دیا، اور اُس کے آدمی رُک کر
دوسروں کا تعاقب کرنے سے باز آئے۔ یوں لڑائی
ختم ہو گئی۔
29 اُس پوری رات کے دوران ابنیر اور اُس کے آدمی
چلتے گئے۔ دریائے یردن کی وادی میں سے گزر کر اُنہوں
نے دریا کو پار کیا اور پھر گہری گھاٹی میں سے ہو کر محنائم
پہنچ گئے۔
30 یوآب بھی ابنیر اور اُس کے لوگوں کو چھوڑ کر واپس
چلا گیا۔ جب اُس نے اپنے آدمیوں کو جمع کر کے گنا
تو معلوم ہوا کہ عساہیل کے علاوہ داؤد کے 19 آدمی
مارے گئے ہیں۔ 31 اِس کے مقابلے میں ابنیر کے
360 آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ سب بن یمین کے قبیلے
کے تھے۔ 32 یوآب اور اُس کے ساتھیوں نے عساہیل
کی لاش اُٹھا کر اُسے بیت لحم میں اُس کے باپ کی قبر میں
دفن کیا۔ پھر اُسی رات اپنا سفر جاری رکھ کر وہ پَو پھٹتے
وقت حبرون پہنچ گئے۔

3 ساؤل کے بیٹے اِشبوست اور داؤد کے درمیان
یہ جنگ بڑی دیر تک جاری رہی۔ لیکن آہستہ
آہستہ داؤد زور پکڑتا گیا جبکہ اِشبوست کی طاقت کم
ہوتی گئی۔

داؤد کا خاندان حبرون میں

2 حبرون میں داؤد کے بعض بیٹے پیدا ہوئے۔ پہلے
کا نام امنون تھا۔ اُس کی ماں اخی نوعم یزرعیلی تھی۔
3 پھر کِلیاب پیدا ہوا جس کی ماں نابال کی بیوہ ابی جیل
کرملی تھی۔ تیسرا بیٹا ابی سلوم تھا۔ اُس کی ماں معکہ تھی
جو جسور کے بادشاہ تلمی کی بیٹی تھی۔ 4 چوتھے کا نام
ادونیاہ تھا۔ اُس کی ماں حجیت تھی۔ پانچواں بیٹا صفطیاہ
تھا۔ اُس کی ماں ابی طال تھی۔ 5 چھٹے کا نام اِترعام تھا۔
اُس کی ماں عِجلہ تھی۔ یہ چھ بیٹے حبرون میں پیدا ہوئے۔

ابنیر اِشبوست سے جھگڑتا ہے

6 جتنی دیر تک اِشبوست اور داؤد کے درمیان جنگ
رہی، اُتنی دیر تک ابنیر ساؤل کے گھرانے کا وفادار رہا۔
7 لیکن ایک دن اِشبوست ابنیر سے ناراض ہوا،
کیونکہ وہ ساؤل مرحوم کی ایک داشتہ سے ہم بستر ہو
گیا تھا۔ عورت کا نام رِصفہ بنت ایّاہ تھا۔ اِشبوست نے
شکایت کی، ”آپ نے میرے باپ کی داشتہ سے ایسا
سلوک کیوں کیا؟“ 8 ابنیر بڑے غصے میں آ کر گرجا،

”کیا مَیں یہوداہ کا کُتا[a] ہوں کہ آپ مجھے ایسا رویہ
دکھاتے ہیں؟ آج تک مَیں آپ کے باپ کے گھرانے
اور اُس کے رشتے داروں اور دوستوں کے لئے لڑتا
رہا ہوں۔ میری ہی وجہ سے آپ اب تک داؤد کے
ہاتھ سے بچے رہے ہیں۔ کیا یہ اِس کا معاوضہ ہے؟
کیا ایک ایسی عورت کے سبب سے آپ مجھے مجرم ٹھہرا
رہے ہیں؟ 9-10 اللہ مجھے سخت سزا دے اگر اب سے
ہر ممکن کوشش نہ کروں کہ داؤد پورے اسرائیل اور
یہوداہ پر بادشاہ بن جائے، شمال میں دان سے لے کر
جنوب میں بیرسبع تک۔ آخر رب نے خود قسم کھا کر
داؤد سے وعدہ کیا ہے کہ مَیں بادشاہی ساؤل کے گھرانے
سے چھین کر تجھے دوں گا۔“

11 یہ سن کر اِشبوست ابنیر سے اِتنا ڈر گیا کہ مزید
کچھ کہنے کی جرأت جاتی رہی۔

ابنیر کے داؤد سے مذاکرات

12 ابنیر نے داؤد کو پیغام بھیجا، ”ملک کس کا ہے؟
میرے ساتھ معاہدہ کر لیں تو مَیں پورے اسرائیل کو آپ
کے ساتھ ملا دوں گا۔“

13 داؤد نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، مَیں آپ کے
ساتھ معاہدہ کرتا ہوں۔ لیکن ایک ہی شرط پر، آپ
ساؤل کی بیٹی میکل کو جو میری بیوی ہے میرے گھر
پہنچائیں، ورنہ مَیں آپ سے نہیں ملوں گا۔“ 14 داؤد
نے اِشبوست کے پاس بھی قاصد بھیج کر تقاضا کیا،
”مجھے میری بیوی میکل جس سے شادی کرنے کے لئے
مَیں نے سَو فلستیوں کو مارا واپس کر دیں۔“ 15 اِشبوست
مان گیا۔ اُس نے حکم دیا کہ میکل کو اُس کے موجودہ
شوہر فلطی ایل بن لیس سے لے کر داؤد کو بھیجا جائے۔
16 لیکن فلطی ایل اُسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ روتے
روتے بحوریم تک اپنی بیوی کے پیچھے چلتا رہا۔ تب ابنیر
نے اُس سے کہا، ”اب جاؤ! واپس چلے جاؤ!“ تب
وہ واپس چلا۔

17 ابنیر نے اسرائیل کے بزرگوں سے بھی بات کی،
”آپ تو کافی دیر سے چاہتے ہیں کہ داؤد آپ کا بادشاہ
بن جائے۔ 18 اب قدم اُٹھانے کا وقت آ گیا ہے! کیونکہ
رب نے داؤد سے وعدہ کیا ہے، ’اپنے خادم داؤد سے
مَیں اپنی قوم اسرائیل کو فلستیوں اور باقی تمام دشمنوں
کے ہاتھ سے بچاؤں گا‘۔“ 19 یہی بات ابنیر نے بن
یمین کے بزرگوں کے پاس جا کر بھی کی۔ اِس کے بعد
وہ حبرون میں داؤد کے پاس آیا تاکہ اُس کے سامنے
اسرائیل اور بن یمین کے بزرگوں کا فیصلہ پیش کرے۔
20 بیس آدمی ابنیر کے ساتھ حبرون پہنچ گئے۔ اُن کا
استقبال کر کے داؤد نے ضیافت کی۔ 21 پھر ابنیر نے
داؤد سے کہا، ”اب مجھے اجازت دیں۔ مَیں اپنے آقا اور
بادشاہ کے لئے تمام اسرائیل کو جمع کر لوں گا تاکہ وہ آپ
کے ساتھ عہد باندھ کر آپ کو اپنا بادشاہ بنا لیں۔ پھر
آپ اُس پورے ملک پر حکومت کریں گے جس طرح
آپ کا دل چاہتا ہے۔“ پھر داؤد نے ابنیر کو سلامتی سے
رُخصت کر دیا۔

ابنیر کو قتل کیا جاتا ہے

22 تھوڑی دیر کے بعد یوآب داؤد کے آدمیوں کے
ساتھ کسی لڑائی سے واپس آیا۔ اُن کے پاس بہت سا لُوٹا
ہوا مال تھا۔ لیکن ابنیر حبرون میں داؤد کے پاس نہیں

[a] لفظی ترجمہ: کُتے کا سر

تھا، کیونکہ داؤد نے اُسے سلامتی سے رُخصت کر دیا تھا۔
23 جب یوآب اپنے آدمیوں کے ساتھ شہر میں داخل ہوا
تو اُسے اطلاع دی گئی، ”ابنیر بن نیر بادشاہ کے پاس تھا،
اور بادشاہ نے اُسے سلامتی سے رُخصت کر دیا ہے۔“
24 یوآب فوراً بادشاہ کے پاس گیا اور بولا، ”آپ نے
یہ کیا کِیا ہے؟ جب ابنیر آپ کے پاس آیا تو آپ نے
اُسے کیوں سلامتی سے رُخصت کیا؟ اب اُسے پکڑنے
کا موقع جاتا رہا ہے۔ 25 آپ تو اُسے جانتے ہیں۔
حقیقت میں وہ اِس لئے آیا کہ آپ کو منوا کر آپ کے
آنے جانے اور باقی کاموں کے بارے میں معلومات
حاصل کرے۔“

26 یوآب نے دربار سے نکل کر قاصدوں کو ابنیر
کے پیچھے بھیج دیا۔ وہ ابھی سفر کرتے کرتے سیرہ کے
حوض پر سے گزر رہا تھا کہ قاصد اُس کے پاس پہنچ گئے۔
اُن کی دعوت پر وہ اُن کے ساتھ واپس گیا۔ لیکن بادشاہ
کو اِس کا علم نہ تھا۔ 27 جب ابنیر دوبارہ حبرون میں داخل
ہونے لگا تو یوآب شہر کے دروازے میں اُس کا استقبال
کر کے اُسے ایک طرف لے گیا جیسے وہ اُس کے ساتھ
کوئی خفیہ بات کرنا چاہتا ہو۔ لیکن اچانک اُس نے اپنی
تلوار کو میان سے کھینچ کر ابنیر کے پیٹ میں گھونپ
دیا۔ اِس طرح یوآب نے اپنے بھائی عساہیل کا بدلہ لے
کر ابنیر کو مار ڈالا۔

28 جب داؤد کو اِس کی اطلاع ملی تو اُس نے اعلان
کیا، ”مَیں رب کے سامنے قسم کھاتا ہوں کہ بے قصور
ہوں۔ میرا ابنیر کی موت میں ہاتھ نہیں تھا۔ اِس ناتے
سے مجھ پر اور میری بادشاہی پر کبھی بھی الزام نہ لگایا
جائے، 29 کیونکہ یوآب اور اُس کے باپ کا گھرانا قصور
وار ہیں۔ رب اُسے اور اُس کے باپ کے گھرانے کو
مناسب سزا دے۔ اب سے ابد تک اُس کی ہر نسل
میں کوئی نہ کوئی ہو جسے ایسے زخم لگ جائیں جو بھر نہ
پائیں، کسی کو کوڑھ لگ جائے، کسی کو بے ساکھیوں کی مدد
سے چلنا پڑے، کوئی غیر طبعی موت مر جائے، یا کسی کو
خوراک کی مسلسل کمی رہے۔“ 30 یوں یوآب اور اُس
کے بھائی ابی شے نے اپنے بھائی عساہیل کا بدلہ لیا۔
اُنہوں نے ابنیر کو اِس لئے قتل کیا کہ اُس نے عساہیل
کو جِبعون کے قریب لڑتے وقت موت کے گھاٹ
اُتار دیا تھا۔

داؤد ابنیر کا ماتم کرتا ہے

31-32 داؤد نے یوآب اور اُس کے ساتھیوں کو حکم
دیا، ”اپنے کپڑے پھاڑ دو اور ٹاٹ اوڑھ کر ابنیر کا ماتم
کرو!“ جنازے کا بندوبست حبرون میں کیا گیا۔ داؤد خود
جنازے کے عین پیچھے چلا۔ قبر پر بادشاہ اونچی آواز سے
رو پڑا، اور باقی سب لوگ بھی رونے لگے۔ 33 پھر داؤد
نے ابنیر کے بارے میں ماتمی گیت گایا،
34 ”ہائے، ابنیر کیوں بےدین کی طرح مارا گیا؟
تیرے ہاتھ بندھے ہوئے نہ تھے، تیرے پاؤں زنجیروں
میں جکڑے ہوئے نہ تھے۔ جس طرح کوئی شریروں
کے ہاتھ میں آ کر مر جاتا ہے اُسی طرح تُو ہلاک ہوا۔“
تب تمام لوگ مزید روئے۔ 35 داؤد نے جنازے کے
دن روزہ رکھا۔ سب نے منت کی کہ وہ کچھ کھائے،
لیکن اُس نے قسم کھا کر کہا، ”اللہ مجھے سخت سزا دے
اگر مَیں سورج کے غروب ہونے سے پہلے روٹی کا ایک
ٹکڑا بھی کھا لوں۔“ 36 بادشاہ کا یہ رویہ لوگوں کو بہت
پسند آیا۔ ویسے بھی داؤد کا ہر عمل لوگوں کو پسند آتا تھا۔
37 یوں تمام حاضرین بلکہ تمام اسرائیلیوں نے جان لیا

کہ بادشاہ کا ابنیر کو قتل کرنے میں ہاتھ نہ تھا۔ 38 داؤد
نے اپنے درباریوں سے کہا، ”کیا آپ کو سمجھ نہیں آئی
کہ آج اسرائیل کا بڑا سورما فوت ہوا ہے؟ 39 مجھے ابھی
ابھی مسح کر کے بادشاہ بنایا گیا ہے، اِس لئے میری اِتنی
طاقت نہیں کہ ضرویاہ کے اِن دو بیٹوں یوآب اور ابی
شے کو کنٹرول کروں۔ رب اُنہیں اُن کی اِس شریر حرکت
کی مناسب سزا دے!“

اِشبوست کو قتل کیا جاتا ہے

4 جب ساؤل کے بیٹے اِشبوست کو اطلاع ملی کہ
ابنیر کو حبرون میں قتل کیا گیا ہے تو وہ ہمت ہار
گیا، اور تمام اسرائیل سخت گھبرا گیا۔ 2 اِشبوست کے دو
آدمی تھے جن کے نام بعنہ اور ریکاب تھے۔ جب کبھی
اِشبوست کے فوجی چھاپہ مارنے کے لئے نکلتے تو یہ دو
بھائی اُن پر مقرر تھے۔ اُن کا باپ رِمّون بن یمین کے
قبائلی علاقے کے شہر بیروت کا رہنے والا تھا۔ بیروت بھی
بن یمین میں شمار کیا جاتا ہے، 3 اگرچہ اُس کے باشندوں
کو ہجرت کر کے جِتّیم میں بسنا پڑا جہاں وہ آج تک
پردیسی کی حیثیت سے رہتے ہیں۔

4 یونتن کا ایک بیٹا زندہ رہ گیا تھا جس کا نام مفی
بوست تھا۔ پانچ سال کی عمر میں یزرعیل سے خبر
آئی تھی کہ ساؤل اور یونتن مارے گئے ہیں۔ تب اُس کی
آیا اُسے لے کر کہیں پناہ لینے کے لئے بھاگ گئی تھی۔
لیکن جلدی کی وجہ سے مفی بوست گر کر لنگڑا ہو گیا
تھا۔ اُس وقت سے اُس کی دونوں ٹانگیں مفلوج تھیں۔

5 ایک دن رِمّون بیروتی کے بیٹے ریکاب اور بعنہ
دوپہر کے وقت اِشبوست کے گھر گئے۔ گرمی
عروج پر تھی، اِس لئے اِشبوست آرام کر رہا تھا۔
6-7 دونوں آدمی یہ بہانہ پیش کر کے گھر کے اندرونی
کمرے میں گئے کہ ہم کچھ اناج لے جانے کے لئے
آئے ہیں۔ جب اِشبوست کے کمرے میں پہنچے تو وہ
چارپائی پر لیٹا سو رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اُنہوں نے اُس کے
پیٹ میں تلوار گھونپ دی اور پھر اُس کا سر کاٹ کر
وہاں سے سلامتی سے نکل آئے۔

پوری رات سفر کرتے کرتے وہ دریائے یردن کی
وادی میں سے گزر کر 8 حبرون پہنچ گئے۔ وہاں اُنہوں نے
داؤد کو اِشبوست کا سر دکھا کر کہا، ”یہ دیکھیں، ساؤل
کے بیٹے اِشبوست کا سر۔ آپ کا دشمن ساؤل بار بار آپ
کو مار دینے کی کوشش کرتا رہا، لیکن آج رب نے اُس
سے اور اُس کی اولاد سے آپ کا بدلہ لیا ہے۔“

داؤد قاتلوں کو سزا دیتا ہے

9 لیکن داؤد نے جواب دیا، ”رب کی حیات کی قسم
جس نے فدیہ دے کر مجھے ہر مصیبت سے بچایا ہے،
10 جس آدمی نے مجھے اُس وقت صِقلاج میں ساؤل کی
موت کی اطلاع دی وہ بھی سمجھتا تھا کہ مَیں داؤد کو اچھی
خبر پہنچا رہا ہوں۔ لیکن مَیں نے اُسے پکڑ کر سزائے
موت دے دی۔ یہی تھا وہ اجر جو اُسے ایسی خبر پہنچانے
کے عوض ملا! 11 اب تم شریر لوگوں نے اِس سے بڑھ
کر کیا۔ تم نے بے قصور آدمی کو اُس کے اپنے گھر میں
اُس کی اپنی چارپائی پر قتل کر دیا ہے۔ تو کیا میرا فرض
نہیں کہ تم کو اِس قتل کی سزا دے کر تمہیں ملک میں
سے مٹا دوں؟“

12 داؤد نے دونوں کو مار دینے کا حکم دیا۔ اُس کے
ملازموں نے اُنہیں مار کر اُن کے ہاتھوں اور پیروں کو
کاٹ ڈالا اور اُن کی لاشوں کو حبرون کے تالاب کے

قریب کہیں لٹکا دیا۔ اِشبوست کے سر کو اُنہوں نے
ابنیر کی قبر میں دفنایا۔

داؤد پورے اسرائیل کا بادشاہ بن جاتا ہے

5 اُس وقت اسرائیل کے تمام قبیلے حبرون میں
داؤد کے پاس آئے اور کہا، ”ہم آپ ہی کی
قوم اور آپ ہی کے رشتے دار ہیں۔ 2 ماضی میں بھی
جب ساؤل بادشاہ تھا تو آپ ہی فوجی مہموں میں
اسرائیل کی قیادت کرتے رہے۔ اور رب نے آپ سے
وعدہ بھی کیا ہے کہ تُو میری قوم اسرائیل کا چرواہا بن کر
اُس پر حکومت کرے گا۔“ 3 جب اسرائیل کے تمام
بزرگ حبرون پہنچے تو داؤد بادشاہ نے رب کے حضور اُن
کے ساتھ عہد باندھا، اور اُنہوں نے اُسے مسح کر کے
اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔
4 داؤد 30 سال کی عمر میں بادشاہ بن گیا۔ اُس
کی حکومت 40 سال تک جاری رہی۔ 5 پہلے ساڑھے
سات سال وہ صرف یہوداہ کا بادشاہ تھا اور اُس کا دار
الحکومت حبرون رہا۔ باقی 33 سال وہ یروشلم میں رہ کر
یہوداہ اور اسرائیل دونوں پر حکومت کرتا رہا۔

داؤد یروشلم پر قبضہ کرتا ہے

6 بادشاہ بننے کے بعد داؤد اپنے فوجیوں کے ساتھ
یروشلم گیا تاکہ اُس پر حملہ کرے۔ وہاں اب تک یبوسی
آباد تھے۔ داؤد کو دیکھ کر یبوسیوں نے اُس کا مذاق اُڑایا،
”آپ ہمارے شہر میں کبھی داخل نہیں ہو پائیں گے!
آپ کو روکنے کے لئے ہمارے لنگڑے اور اندھے کافی
ہیں۔“ اُنہیں پورا یقین تھا کہ داؤد شہر میں کسی بھی
طریقے سے نہیں آ سکے گا۔
7 تو بھی داؤد نے صیون کے قلعے پر قبضہ کر لیا جو
آج کل ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ 8 جس دن اُنہوں نے
شہر پر حملہ کیا اُس نے اعلان کیا، ”جو بھی یبوسیوں پر فتح
پانا چاہے اُسے پانی کی سرنگ میں سے گزر کر شہر میں
گھُسنا پڑے گا تاکہ اُن لنگڑوں اور اندھوں کو مارے جن
سے میری جان نفرت کرتی ہے۔“ اِس لئے آج تک
کہا جاتا ہے، ”لنگڑوں اور اندھوں کو گھر میں جانے کی
اجازت نہیں۔“
9 یروشلم پر فتح پانے کے بعد داؤد قلعے میں رہنے لگا۔
اُس نے اُسے ’داؤد کا شہر‘ قرار دیا اور اُس کے اردگرد
شہر کو بڑھانے لگا۔ یہ تعمیری کام اردگرد کے چبوتروں
سے شروع ہوا اور ہوتے ہوتے قلعے تک پہنچ گیا۔
10 یوں داؤد زور پکڑتا گیا، کیونکہ رب الافواج اُس
کے ساتھ تھا۔

داؤد کی ترقی

11 ایک دن صور کے بادشاہ حیرام نے داؤد کے پاس
وفد بھیجا۔ بڑھئی اور راج بھی ساتھ تھے۔ اُن کے پاس
دیودار کی لکڑی تھی، اور اُنہوں نے داؤد کے لئے محل بنا
دیا۔ 12 یوں داؤد نے جان لیا کہ رب نے مجھے اسرائیل
کا بادشاہ بنا کر میری بادشاہی اپنی قوم اسرائیل کی خاطر
سرفراز کر دی ہے۔
13 حبرون سے یروشلم میں منتقل ہونے کے بعد داؤد
نے مزید بیویوں اور داشتاؤں سے شادی کی۔ نتیجے میں
یروشلم میں اُس کے کئی بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔ 14 جو
بیٹے وہاں پیدا ہوئے وہ یہ تھے: سموع، سوباب، ناتن،
سلیمان، 15 اِبحار، اِلی سوع، نفج، یفیع، 16 اِلی سمع، اِلیَدع
اور اِلی فلط۔

فلستیوں پر فتح

17 جب فلستیوں کو اطلاع ملی کہ داؤد کو مسح کر کے
اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا ہے تو اُنہوں نے اپنے فوجیوں کو
اسرائیل میں بھیج دیا تاکہ اُسے پکڑ لیں۔ لیکن داؤد کو پتا
چل گیا، اور اُس نے ایک پہاڑی قلعے میں پناہ لے لی۔
18 جب فلستی اسرائیل میں پہنچ کر وادیِٔ رفائیم میں
پھیل گئے 19 تو داؤد نے رب سے دریافت کیا، ”کیا
مَیں فلستیوں پر حملہ کروں؟ کیا تُو مجھے اُن پر فتح
بخشے گا؟“ رب نے جواب دیا، ”ہاں، اُن پر حملہ
کر! مَیں اُنہیں ضرور تیرے قبضے میں کر دوں گا۔“
20 چنانچہ داؤد اپنے فوجیوں کو لے کر بعل پراضیم گیا۔
وہاں اُس نے فلستیوں کو شکست دی۔ بعد میں اُس نے
گواہی دی، ”جتنے زور سے بند کے ٹوٹ جانے پر پانی
اُس سے پھوٹ نکلتا ہے اُتنے زور سے آج رب میرے
دیکھتے دیکھتے دشمن کی صفوں میں سے پھوٹ نکلا ہے۔“
چنانچہ اُس جگہ کا نام بعل پراضیم یعنی ’پھوٹ نکلنے کا
مالک‘ پڑ گیا۔ 21 فلستی اپنے بُت چھوڑ کر بھاگ گئے،
اور وہ داؤد اور اُس کے آدمیوں کے قبضے میں آ گئے۔
22 ایک بار پھر فلستی آ کر وادیِٔ رفائیم میں پھیل
گئے۔ 23 جب داؤد نے رب سے دریافت کیا تو اُس نے
جواب دیا، ”اِس مرتبہ اُن کا سامنا مت کرنا بلکہ اُن
کے پیچھے جا کر بکا کے درختوں کے سامنے اُن پر حملہ
کر۔ 24 جب اُن درختوں کی چوٹیوں سے قدموں کی چاپ
سنائی دے تو خبردار! یہ اِس کا اشارہ ہو گا کہ رب خود
تیرے آگے آگے چل کر فلستیوں کو مارنے کے لئے نکل
آیا ہے۔“
25 داؤد نے ایسا ہی کیا اور نتیجے میں فلستیوں کو
شکست دے کر جِبعون سے لے کر جزر تک اُن کا
تعاقب کیا۔

داؤد عہد کا صندوق یروشلم میں لے آتا ہے

6 ایک بار پھر داؤد نے اسرائیل کے چیدہ آدمیوں
کو جمع کیا۔ 30,000 افراد تھے۔ 2 اُن کے
ساتھ مل کر وہ یہوداہ کے بعلہ پہنچ گیا تاکہ اللہ کا صندوق
اُٹھا کر یروشلم لے جائیں، وہی صندوق جس پر رب
الافواج کے نام کا ٹھپا لگا ہے اور جہاں وہ صندوق
کے اوپر کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے۔
4-3 لوگوں نے اللہ کے صندوق کو پہاڑی پر واقع ابی
نداب کے گھر سے نکال کر ایک نئی بَیل گاڑی پر رکھ
دیا، اور ابی نداب کے دو بیٹے عُزّہ اور اخیو اُسے یروشلم کی
طرف لے جانے لگے۔ اخیو گاڑی کے آگے آگے 5 اور
داؤد باقی تمام لوگوں کے ساتھ پیچھے چل رہا تھا۔ سب
رب کے حضور پورے زور سے خوشی منانے اور گیت
گانے لگے۔ مختلف ساز بھی بجائے جا رہے تھے۔
فضا ستاروں، سرودوں، دفوں، خنجریوں[a] اور جھانجھوں کی
آوازوں سے گونج اُٹھی۔
6 وہ گندم گاہنے کی ایک جگہ پر پہنچ گئے جس کے
مالک کا نام نکون تھا۔ وہاں بَیل اچانک بے قابو ہو گئے۔
عُزّہ نے جلدی سے اللہ کا صندوق پکڑ لیا تاکہ وہ گر
نہ جائے۔ 7 اُسی لمحے رب کا غضب اُس پر نازل ہوا،
کیونکہ اُس نے اللہ کے صندوق کو چھونے کی جرأت
کی تھی۔ وہیں اللہ کے صندوق کے پاس ہی عُزّہ گر کر
ہلاک ہو گیا۔ 8 داؤد کو بڑا رنج ہوا کہ رب کا غضب
عُزّہ پر یوں ٹوٹ پڑا ہے۔ اُس وقت سے اُس جگہ کا نام

[a] عبرانی میں اِس سے مراد جُھنجُھنے جیسا کوئی ساز ہے۔

پرض عُزّہ یعنی 'عُزّہ پر ٹوٹ پڑنا' ہے۔
9 اُس دن داؤد کو رب سے خوف آیا۔ اُس نے سوچا،
”رب کا صندوق کس طرح میرے پاس پہنچ سکے گا؟“
10 چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا کہ ہم رب کا صندوق یروشلم
نہیں لے جائیں گے بلکہ اُسے عوبید ادوم جاتی کے گھر
میں محفوظ رکھیں گے۔ 11 وہاں وہ تین ماہ تک پڑا رہا۔
اِن تین مہینوں کے دوران رب نے عوبید ادوم اور
اُس کے پورے گھرانے کو برکت دی۔ 12 ایک دن
داؤد کو اطلاع دی گئی، ”جب سے اللہ کا صندوق عوبید
ادوم کے گھر میں ہے اُس وقت سے رب نے اُس کے
گھرانے اور اُس کی پوری ملکیت کو برکت دی ہے۔“ یہ
سن کر داؤد عوبید ادوم کے گھر گیا اور خوشی مناتے ہوئے
اللہ کے صندوق کو داؤد کے شہر لے آیا۔ 13 چھ قدموں
کے بعد داؤد نے رب کا صندوق اُٹھانے والوں کو روک
کر ایک سانڈ اور ایک موٹا تازہ بچھڑا قربان کیا۔ 14 جب
جلوس آگے نکلا تو داؤد پورے زور کے ساتھ رب کے
حضور ناچنے لگا۔ وہ کتان کا بالاپوش پہنے ہوئے تھا۔
15 خوشی کے نعرے لگا لگا کر اور نرسنگے پھونک پھونک
کر داؤد اور تمام اسرائیلی رب کا صندوق یروشلم لے آئے۔
16 رب کا صندوق داؤد کے شہر میں داخل ہوا تو داؤد
کی بیوی میکل بنت ساؤل کھڑکی میں سے جلوس کو دیکھ
رہی تھی۔ جب بادشاہ رب کے حضور کودتا اور ناچتا ہوا
نظر آیا تو میکل نے دل میں اُسے حقیر جانا۔
17 رب کا صندوق اُس تنبو کے درمیان میں رکھا گیا
جو داؤد نے اُس کے لئے لگوایا تھا۔ پھر داؤد نے رب
کے حضور بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش
کیں۔ 18 اِس کے بعد اُس نے قوم کو رب الافواج کے
نام سے برکت دے کر 19 ہر اسرائیلی مرد اور عورت کو
ایک روٹی، کھجور کی ایک ٹکی اور کشمش کی ایک ٹکی دے
دی۔ پھر تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔
20 داؤد بھی اپنے گھر لوٹا تاکہ اپنے خاندان کو برکت
دے کر سلام کرے۔ وہ ابھی محل کے اندر نہیں پہنچا
تھا کہ میکل نکل کر اُس سے ملنے آئی۔ اُس نے طنزاً
کہا، ”واہ جی واہ۔ آج اسرائیل کا بادشاہ کتنی شان کے
ساتھ لوگوں کو نظر آیا ہے! اپنے لوگوں کی لونڈیوں کے
سامنے ہی اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے، بالکل اُسی
طرح جس طرح گنوار کرتے ہیں۔“ 21 داؤد نے جواب
دیا، ”مَیں رب ہی کے حضور ناچ رہا تھا، جس نے آپ
کے باپ اور اُس کے خاندان کو ترک کر کے مجھے چن
لیا اور اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا ہے۔ اُسی کی تعظیم میں
مَیں آئندہ بھی ناچوں گا۔ 22 ہاں، مَیں اِس سے بھی زیادہ
ذلیل ہونے کے لئے تیار ہوں۔ جہاں تک لونڈیوں کا
تعلق ہے، وہ ضرور میری عزت کریں گی۔“
23 جیتے جی میکل بےاولاد رہی۔

رب داؤد سے ابدی بادشاہی کا وعدہ کرتا ہے

7 داؤد بادشاہ سکون سے اپنے محل میں رہنے لگا،
کیونکہ رب نے اردگرد کے دشمنوں کو اُس پر حملہ
کرنے سے روک دیا تھا۔ 2 ایک دن داؤد نے ناتن نبی
سے بات کی، ”دیکھیں، مَیں یہاں دیودار کے محل میں
رہتا ہوں جبکہ اللہ کا صندوق اب تک تنبو میں پڑا ہے۔
یہ مناسب نہیں ہے!“
3 ناتن نے بادشاہ کی حوصلہ افزائی کی، ”جو کچھ
بھی آپ کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ رب آپ کے
ساتھ ہے۔“
4 لیکن اُسی رات رب ناتن سے ہم کلام ہوا،

5 ”میرے خادم داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دے کہ
رب فرماتا ہے، ’کیا تُو میری رہائش کے لئے مکان تعمیر
کرے گا؟ ہرگز نہیں! 6 آج تک مَیں کسی مکان میں
نہیں رہا۔ جب سے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا
اُس وقت سے مَیں خیمے میں رہ کر جگہ بہ جگہ پھرتا
رہا ہوں۔ 7 جس دوران مَیں تمام اسرائیلیوں کے ساتھ
اِدھر اُدھر پھرتا رہا کیا مَیں نے اسرائیل کے اُن راہنماؤں
سے کبھی اِس ناتے سے شکایت کی جنہیں مَیں نے اپنی
قوم کی گلہ بانی کرنے کا حکم دیا تھا؟ کیا مَیں نے اُن
میں سے کسی سے کہا کہ تم نے میرے لئے دیودار کا گھر
کیوں نہیں بنایا؟‘

8 چنانچہ میرے خادم داؤد کو بتا دے، ’رب الافواج
فرماتا ہے کہ مَیں ہی نے تجھے چراگاہ میں بھیڑوں کی
گلہ بانی کرنے سے فارغ کر کے اپنی قوم اسرائیل کا
بادشاہ بنا دیا ہے۔ 9 جہاں بھی تُو نے قدم رکھا وہاں
مَیں تیرے ساتھ رہا ہوں۔ تیرے دیکھتے دیکھتے مَیں نے
تیرے تمام دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب مَیں تیرا
نام سرفراز کر دوں گا، وہ دنیا کے سب سے عظیم آدمیوں
کے ناموں کے برابر ہی ہو گا۔ 10 اور مَیں اپنی قوم
اسرائیل کے لئے ایک وطن مہیا کروں گا، پودے کی
طرح اُنہیں یوں لگا دوں گا کہ وہ جڑ پکڑ کر محفوظ رہیں
گے اور کبھی بےچین نہیں ہوں گے۔ بےدین قومیں
اُنہیں اُس طرح نہیں دبائیں گی جس طرح ماضی میں کیا
کرتی تھیں، 11 اُس وقت سے جب مَیں قوم پر قاضی
مقرر کرتا تھا۔ مَیں تیرے دشمنوں کو تجھ سے دُور رکھ
کر تجھے امن و امان عطا کروں گا۔ آج رب فرماتا ہے کہ
مَیں ہی تیرے لئے گھر بناؤں گا۔

12 جب تُو بوڑھا ہو کر کوچ کر جائے گا اور اپنے باپ
دادا کے ساتھ آرام کرے گا تو مَیں تیری جگہ تیرے بیٹوں
میں سے ایک کو تخت پر بٹھا دوں گا۔ اُس کی بادشاہی کو
مَیں مضبوط بنا دوں گا۔ 13 وہی میرے نام کے لئے گھر
تعمیر کرے گا، اور مَیں اُس کی بادشاہی کا تخت ابد تک
قائم رکھوں گا۔ 14 مَیں اُس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا
بیٹا ہو گا۔ جب کبھی اُس سے غلطی ہو گی تو مَیں اُسے
یوں چھڑی سے سزا دوں گا جس طرح انسانی باپ اپنے
بیٹے کی تربیت کرتا ہے۔ 15 لیکن میری نظرِ کرم کبھی
اُس سے نہیں ہٹے گی۔ اُس کے ساتھ مَیں وہ سلوک
نہیں کروں گا جو مَیں نے ساؤل کے ساتھ کیا جب اُسے
تیرے سامنے سے ہٹا دیا۔ 16 تیرا گھرانا اور تیری بادشاہی
ہمیشہ میرے حضور قائم رہے گی، تیرا تخت ہمیشہ مضبوط
رہے گا‘۔“

داؤد کی شکرگزاری

17 ناتن نے داؤد کے پاس جا کر اُسے سب کچھ سنایا
جو رب نے اُسے رویا میں بتایا تھا۔ 18 تب داؤد عہد
کے صندوق کے پاس گیا اور رب کے حضور بیٹھ کر دعا
کرنے لگا،

”اے رب قادرِ مطلق، مَیں کون ہوں اور میرا
خاندان کیا حیثیت رکھتا ہے کہ تُو نے مجھے یہاں تک
پہنچایا ہے؟ 19 اور اب اے رب قادرِ مطلق، تُو مجھے
اَور بھی زیادہ عطا کرنے کو ہے، کیونکہ تُو نے اپنے خادم
کے گھرانے کے مستقبل کے بارے میں بھی وعدہ کیا
ہے۔ کیا تُو عام طور پر انسان کے ساتھ ایسا سلوک کرتا
ہے؟ ہرگز نہیں! 20 لیکن مَیں مزید کیا کہوں؟ اے رب
قادرِ مطلق، تُو تو اپنے خادم کو جانتا ہے۔ 21 تُو نے اپنے
فرمان کی خاطر اور اپنی مرضی کے مطابق یہ عظیم کام کر

کے اپنے خادم کو اطلاع دی ہے۔
22 اے رب قادرِ مطلق، تُو کتنا عظیم ہے! تجھ جیسا
کوئی نہیں ہے۔ ہم نے اپنے کانوں سے سن لیا ہے کہ
تیرے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ 23 دنیا میں کون سی
قوم تیری اُمّت اسرائیل کی مانند ہے؟ تُو نے اِسی ایک
قوم کا فدیہ دے کر اُسے غلامی سے چھڑایا اور اپنی قوم
بنا لیا۔ تُو نے اسرائیل کے واسطے بڑے اور ہیبت ناک
کام کر کے اپنے نام کی شہرت پھیلا دی۔ ہمیں مصر سے
رِہا کر کے تُو نے قوموں اور اُن کے دیوتاؤں کو ہمارے
آگے سے نکال دیا۔ 24 اے رب، تُو اسرائیل کو ہمیشہ
کے لئے اپنی قوم بنا کر اُن کا خدا بن گیا ہے۔ 25 چنانچہ
اے رب قادرِ مطلق، جو بات تُو نے اپنے خادم اور اُس
کے گھرانے کے بارے میں کی ہے اُسے ابد تک قائم
رکھ اور اپنا وعدہ پورا کر۔ 26 تب تیرا نام ابد تک مشہور
رہے گا اور لوگ تسلیم کریں گے کہ رب الافواج اسرائیل
کا خدا ہے۔ پھر تیرے خادم داؤد کا گھرانا بھی تیرے
حضور قائم رہے گا۔
27 اے رب الافواج، اسرائیل کے خدا، تُو نے اپنے
خادم کے کان کو اِس بات کے لئے کھول دیا ہے۔
تُو ہی نے فرمایا، 'مَیں تیرے لئے گھر تعمیر کروں گا۔'
صرف اِسی لئے تیرے خادم نے یوں تجھ سے دعا کرنے
کی جرأت کی ہے۔ 28 اے رب قادرِ مطلق، تُو ہی
خدا ہے، اور تیری ہی باتوں پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ تُو
نے اپنے خادم سے اِن اچھی چیزوں کا وعدہ کیا ہے۔
29 اب اپنے خادم کے گھرانے کو برکت دینے پر
راضی ہو تاکہ وہ ہمیشہ تک تیرے حضور قائم رہے۔
کیونکہ تُو ہی نے یہ فرمایا ہے، اور چونکہ تُو اے رب
قادرِ مطلق نے برکت دی ہے اِس لئے تیرے خادم
کا گھرانا ابد تک مبارک رہے گا۔"

داؤد کی جنگیں

8 پھر ایسا وقت آیا کہ داؤد نے فلستیوں کو شکست
دے کر اُنہیں اپنے تابع کر لیا اور حکومت کی
باگ ڈور اُن کے ہاتھوں سے چھین لی۔
2 اُس نے موآبیوں پر بھی فتح پائی۔ موآبی قیدیوں کی
قطار بنا کر اُس نے اُنہیں زمین پر لٹا دیا۔ پھر رسّی کا ٹکڑا
لے کر اُس نے قطار کا ناپ لیا۔ جتنے لوگ رسّی کی لمبائی
میں آ گئے وہ ایک گروہ بن گئے۔ یوں داؤد نے لوگوں
کو گروہوں میں تقسیم کیا۔ پھر اُس نے گروہوں کے
تین حصے بنا کر دو حصوں کے سر قلم کئے اور ایک حصے کو
زندہ چھوڑ دیا۔ لیکن جتنے قیدی چھوٹ گئے وہ داؤد کے
تابع رہ کر اُسے خراج دیتے رہے۔
3 داؤد نے شمالی شام کے شہر ضوباہ کے بادشاہ ہدد
عزر بن رحوب کو بھی ہرا دیا جب ہدد عزر دریائے
فرات پر دوبارہ قابو پانے کے لئے نکل آیا تھا۔ 4 داؤد
نے 1,700 گھڑسواروں اور 20,000 پیادہ سپاہیوں
کو گرفتار کر لیا۔ رتھوں کے 100 گھوڑوں کو اُس نے
اپنے لئے محفوظ رکھا، جبکہ باقیوں کی اُس نے کونچیں کاٹ
دیں تاکہ وہ آئندہ جنگ کے لئے استعمال نہ ہو سکیں۔
5 جب دمشق کے اَرامی باشندے ضوباہ کے بادشاہ ہدد
عزر کی مدد کرنے آئے تو داؤد نے اُن کے 22,000
افراد ہلاک کر دیئے۔ 6 پھر اُس نے دمشق کے علاقے
میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کیں۔ اَرامی اُس کے تابع ہو
گئے اور اُسے خراج دیتے رہے۔ جہاں بھی داؤد گیا وہاں
رب نے اُسے کامیابی بخشی۔ 7 سونے کی جو ڈھالیں ہدد
عزر کے افسروں کے پاس تھیں اُنہیں داؤد یروشلم لے

گیا۔ 8 ہدد عزر کے دو شہروں بطاہ اور بیروتی سے اُس نے
کثرت کا پیتل چھین لیا۔
9 جب حمات کے بادشاہ تُوعی کو اطلاع ملی کہ داؤد
نے ہدد عزر کی پوری فوج پر فتح پائی ہے 10 تو اُس نے
اپنے بیٹے یورام کو داؤد کے پاس بھیجا تاکہ اُسے سلام
کہے۔ یورام نے داؤد کو ہدد عزر پر فتح کے لئے مبارک
باد دی، کیونکہ ہدد عزر تُوعی کا دشمن تھا، اور اُن کے
درمیان جنگ رہی تھی۔ یورام نے داؤد کو سونے، چاندی
اور پیتل کے تحفے بھی پیش کئے۔ 11 داؤد نے یہ چیزیں
رب کے لئے مخصوص کر دیں۔ جہاں بھی وہ دوسری
قوموں پر غالب آیا وہاں کی سونا چاندی اُس نے رب
کے لئے مخصوص کر دی۔ 12 یوں ادوم، موآب، عمون،
فلستیہ، عمالیق اور ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر بن رحوب کی
سونا چاندی رب کو پیش کی گئی۔
13 جب داؤد نے نمک کی وادی میں ادومیوں پر فتح
پائی تو اُس کی شہرت مزید پھیل گئی۔ اُس جنگ میں دشمن
کے 18,000 افراد ہلاک ہوئے۔ 14 داؤد نے ادوم
کے پورے ملک میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کیں، اور
تمام ادومی داؤد کے تابع ہو گئے۔ داؤد جہاں بھی جاتا
رب اُس کی مدد کر کے اُسے فتح بخشتا۔

داؤد کے اعلیٰ افسر

15 جتنی دیر داؤد پورے اسرائیل پر حکومت کرتا
رہا اُتنی دیر تک اُس نے دھیان دیا کہ قوم کے ہر
ایک شخص کو انصاف مل جائے۔ 16 یوآب بن ضرویاہ
فوج پر مقرر تھا۔ یہوسفط بن اخی لُود بادشاہ کا مشیرِ خاص
تھا۔ 17 صدوق بن اخی طوب اور اخی مَلِک بن ابیاتر امام
تھے۔ سرایاہ میرمنشی تھا۔ 18 بِنایاہ بن یہویدع داؤد کے
خاص دستے بنام کریتی و فلیتی کا کپتان تھا۔ داؤد کے بیٹے
امام تھے۔

داؤد یونتن کے بیٹے پر مہربانی کرتا ہے

9 ایک دن داؤد پوچھنے لگا، ”کیا ساؤل کے خاندان
کا کوئی فرد بچ گیا ہے؟ مَیں یونتن کی خاطر
اُس پر اپنی مہربانی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔“
2 ایک آدمی کو بُلایا گیا جو ساؤل کے گھرانے کا ملازم
تھا۔ اُس کا نام ضیبا تھا۔ داؤد نے سوال کیا، ”کیا آپ
ضیبا ہیں؟“ ضیبا نے جواب دیا، ”جی، آپ کا خادم
حاضر ہے۔“ 3 بادشاہ نے دریافت کیا، ”کیا ساؤل کے
خاندان کا کوئی فرد زندہ رہ گیا ہے؟ مَیں اُس پر اللہ کی
مہربانی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔“ ضیبا نے کہا، ”یونتن
کا ایک بیٹا اب تک زندہ ہے۔ وہ دونوں ٹانگوں سے
مفلوج ہے۔“ 4 داؤد نے پوچھا، ”وہ کہاں ہے؟“ ضیبا
نے جواب دیا، ”وہ لو دبار میں مکیر بن عمی ایل کے ہاں
رہتا ہے۔“ 5 داؤد نے اُسے فوراً دربار میں بُلا لیا۔
6 یونتن کے جس بیٹے کا ذکر ضیبا نے کیا وہ مفی
بوست تھا۔ جب اُسے داؤد کے سامنے لایا گیا تو اُس
نے منہ کے بل جھک کر اُس کی عزت کی۔ داؤد نے
کہا، ”مفی بوست!“ اُس نے جواب دیا، ”جی، آپ
کا خادم حاضر ہے۔“ 7 داؤد بولا، ”ڈریں مت۔ آج
مَیں آپ کے باپ یونتن کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر
کے آپ پر اپنی مہربانی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اب
سنیں! مَیں آپ کو آپ کے دادا ساؤل کی تمام زمینیں
واپس کر دیتا ہوں۔ اِس کے علاوہ مَیں چاہتا ہوں کہ
آپ روزانہ میرے ساتھ کھانا کھایا کریں۔“
8 مفی بوست نے دوبارہ جھک کر بادشاہ کی تعظیم کی،

”مَیں کون ہوں کہ آپ مجھ جیسے مُردہ کُتے پر دھیان
دے کر ایسی مہربانی فرمائیں!“ 9 داؤد نے ساؤل کے
پرانے ملازم ضیبا کو بُلا کر اُسے ہدایت دی، ”مَیں نے
آپ کے مالک کے پوتے کو ساؤل اور اُس کے خاندان
کی تمام ملکیت دے دی ہے۔ 10 اب آپ کی ذمہ
داری یہ ہے کہ آپ اپنے بیٹوں اور نوکروں کے ساتھ
اُس کے کھیتوں کو سنبھالیں تاکہ اُس کا خاندان زمینوں
کی پیداوار سے گزارہ کر سکے۔ لیکن مفی بوست خود
یہاں رہ کر میرے بیٹوں کی طرح میرے ساتھ کھانا کھایا
کرے گا۔“ (ضیبا کے 15 بیٹے اور 20 نوکر تھے)۔
11 ضیبا نے جواب دیا، ”مَیں آپ کی خدمت میں
حاضر ہوں۔ جو بھی حکم آپ دیں گے مَیں کرنے کے
لئے تیار ہوں۔“ 12-13 اُس دن سے ضیبا کے گھرانے
کے تمام افراد مفی بوست کے ملازم ہو گئے۔ مفی بوست
خود جو دونوں ٹانگوں سے مفلوج تھا یروشلم میں رہائش
پذیر ہوا اور روزانہ داؤد بادشاہ کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔
اُس کا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام میکا تھا۔

عمونی داؤد کی بے عزتی کرتے ہیں

10 کچھ دیر کے بعد عمونیوں کا بادشاہ فوت
ہوا، اور اُس کا بیٹا حنون تخت نشین ہوا۔
2 داؤد نے سوچا، ”ناحس نے ہمیشہ مجھ پر مہربانی کی
تھی، اِس لئے اب مَیں بھی اُس کے بیٹے حنون پر مہربانی
کروں گا۔“ اُس نے باپ کی وفات کا افسوس کرنے کے
لئے حنون کے پاس وفد بھیجا۔
لیکن جب داؤد کے سفیر عمونیوں کے دربار میں پہنچ
گئے 3 تو اُس ملک کے بزرگ حنون بادشاہ کے کان
میں منفی باتیں بھرنے لگے، ”کیا داؤد نے اِن آدمیوں
کو واقعی صرف اِس لئے بھیجا ہے کہ وہ افسوس کر کے
آپ کے باپ کا احترام کریں؟ ہرگز نہیں! یہ صرف بہانہ
ہے۔ اصل میں یہ جاسوس ہیں جو ہمارے دار الحکومت
کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ
اُس پر قبضہ کر سکیں۔“ 4 چنانچہ حنون نے داؤد کے
آدمیوں کو پکڑوا کر اُن کی داڑھیوں کا آدھا حصہ مُنڈوا دیا
اور اُن کے لباس کو کمر سے لے کر پاؤں تک کاٹ کر
اُتروایا۔ اِسی حالت میں بادشاہ نے اُنہیں فارغ کر دیا۔
5 جب داؤد کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے اپنے
قاصدوں کو اُن سے ملنے کے لئے بھیجا تاکہ اُنہیں
بتائیں، ”یریحو میں اُس وقت تک ٹھہرے رہیں جب
تک آپ کی داڑھیاں دوبارہ بحال نہ ہو جائیں۔“
کیونکہ وہ اپنی داڑھیوں کی وجہ سے بڑی شرمندگی محسوس
کر رہے تھے۔

عمونیوں سے جنگ

6 عمونیوں کو خوب معلوم تھا کہ اِس حرکت سے
ہم داؤد کے دشمن بن گئے ہیں۔ اِس لئے اُنہوں نے
کرائے پر کئی جگہوں سے فوجی طلب کئے۔ بیت رحوب
اور ضوباہ کے 20,000 ارامی پیادہ سپاہی، معکہ کا
بادشاہ 1,000 فوجیوں سمیت اور ملکِ طوب کے
12,000 سپاہی اُن کی مدد کرنے آئے۔ 7 جب داؤد
کو اِس کا علم ہوا تو اُس نے یوآب کو پوری فوج کے
ساتھ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیج دیا۔ 8 عمونی
اپنے دار الحکومت ربّہ سے نکل کر شہر کے دروازے کے
سامنے ہی صف آرا ہوئے جبکہ اُن کے ارامی اتحادی
ضوباہ اور رحوب ملکِ طوب اور معکہ کے مردوں سمیت
کچھ فاصلے پر کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔

9 جب یوآب نے جان لیا کہ سامنے اور پیچھے دونوں
طرف سے حملے کا خطرہ ہے تو اُس نے اپنی فوج کو
دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ سب سے اچھے فوجیوں
کے ساتھ وہ خود شام کے سپاہیوں سے لڑنے کے لئے
تیار ہوا۔ 10 باقی آدمیوں کو اُس نے اپنے بھائی ابی
شے کے حوالے کر دیا تاکہ وہ عمونیوں سے لڑیں۔
11 ایک دوسرے سے الگ ہونے سے پہلے یوآب نے
ابی شے سے کہا، ”اگر شام کے فوجی مجھ پر غالب آنے
لگیں تو میرے پاس آ کر میری مدد کرنا۔ لیکن اگر آپ
عمونیوں پر قابو نہ پا سکیں تو مَیں آ کر آپ کی مدد کروں
گا۔ 12 حوصلہ رکھیں! ہم دلیری سے اپنی قوم اور اپنے خدا
کے شہروں کے لئے لڑیں۔ اور رب وہ کچھ ہونے دے
جو اُس کی نظر میں ٹھیک ہے۔“
13 یوآب نے اپنی فوج کے ساتھ شام کے فوجیوں
پر حملہ کیا تو وہ اُس کے سامنے سے بھاگنے لگے۔ 14 یہ
دیکھ کر عمونی ابی شے سے فرار ہو کر شہر میں داخل
ہوئے۔ پھر یوآب عمونیوں سے لڑنے سے باز آیا اور
یروشلم واپس چلا گیا۔

شام کے خلاف جنگ

15 جب شام کے فوجیوں کو شکست کی بےعزتی
کا احساس ہوا تو وہ دوبارہ جمع ہو گئے۔ 16 ہدد عزر
نے دریائے فرات کے پار مسوپتامیہ میں آباد اَرامیوں کو
بُلایا تاکہ وہ اُس کی مدد کریں۔ پھر سب حلام پہنچ گئے۔
ہدد عزر کی فوج پر مقرر افسر سوبک اُن کی راہنمائی کر رہا
تھا۔ 17 جب داؤد کو خبر ملی تو اُس نے اسرائیل کے تمام
لڑنے کے قابل آدمیوں کو جمع کیا اور دریائے یردن کو
پار کر کے حلام پہنچ گیا۔ شام کے فوجی صف آرا ہو کر
اسرائیلیوں کا مقابلہ کرنے لگے۔ 18 لیکن اُنہیں دوبارہ
شکست مان کر فرار ہونا پڑا۔ اِس دفعہ اُن کے 700 رتھ
بانوں کے علاوہ 40,000 پیادہ سپاہی ہلاک ہوئے۔
داؤد نے فوج کے کمانڈر سوبک کو اِتنا زخمی کر دیا کہ وہ
میدانِ جنگ میں ہلاک ہو گیا۔
19 جو اَرامی بادشاہ پہلے ہدد عزر کے تابع تھے اُنہوں
نے اب ہار مان کر اسرائیلیوں سے صلح کر لی اور اُن کے
تابع ہو گئے۔ اُس وقت سے اَرامیوں نے عمونیوں کی
مدد کرنے کی پھر جرأت نہ کی۔

داؤد اور بت سبع

11 بہار کا موسم آ گیا، وہ وقت جب بادشاہ
جنگ کے لئے نکلتے ہیں۔ داؤد بادشاہ
نے بھی اپنے فوجیوں کو لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ یوآب
کی راہنمائی میں اُس کے افسر اور پوری فوج عمونیوں سے
لڑنے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ دشمن کو تباہ کر کے
دار الحکومت ربّہ کا محاصرہ کرنے لگے۔ داؤد خود یروشلم
میں رہا۔
2 ایک دن وہ دوپہر کے وقت سو گیا۔ جب شام کے
وقت جاگ اُٹھا تو محل کی چھت پر ٹہلنے لگا۔ اچانک اُس
کی نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے صحن میں نہا رہی تھی۔
عورت نہایت خوب صورت تھی۔ 3 داؤد نے کسی کو
اُس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے
بھیج دیا۔ واپس آ کر اُس نے اطلاع دی، ”عورت کا نام
بت سبع ہے۔ وہ اِلی عام کی بیٹی اور اُوریاہ حِتّی کی بیوی
ہے۔“ 4 تب داؤد نے قاصدوں کو بت سبع کے پاس
بھیجا تاکہ اُسے محل میں لے آئیں۔ عورت آئی تو داؤد
اُس سے ہم بستر ہوا۔ پھر بت سبع اپنے گھر واپس چلی

گئی۔ (تھوڑی دیر پہلے اُس نے وہ رسم ادا کی تھی جس
کا تقاضا شریعت ماہواری کے بعد کرتی ہے تاکہ عورت
دوبارہ پاک صاف ہو جائے)۔
5 کچھ دیر کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ میرا پاؤں بھاری
ہو گیا ہے۔ اُس نے داؤد کو اطلاع دی، ”میرا پاؤں بھاری
ہو گیا ہے۔“ 6 یہ سنتے ہی داؤد نے یوآب کو پیغام بھیجا،
”اُوریاہ حِتّی کو میرے پاس بھیج دیں!“ یوآب نے اُسے
بھیج دیا۔ 7 جب اُوریاہ دربار میں پہنچا تو داؤد نے اُس
سے یوآب اور فوج کا حال معلوم کیا اور پوچھا کہ جنگ
کس طرح چل رہی ہے؟
8 پھر اُس نے اُوریاہ کو بتایا، ”اب اپنے گھر جائیں اور
پاؤں دھو کر آرام کریں۔“ اُوریاہ ابھی محل سے دُور نہیں
گیا تھا کہ ایک ملازم نے اُس کے پیچھے بھاگ کر اُسے
بادشاہ کی طرف سے تحفہ دیا۔ 9 لیکن اُوریاہ اپنے گھر نہ
گیا بلکہ رات کے لئے بادشاہ کے محافظوں کے ساتھ ٹھہرا
رہا جو محل کے دروازے کے پاس سوتے تھے۔
10 داؤد کو اِس بات کا پتا چلا تو اُس نے اگلے دن
اُسے دوبارہ بُلایا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا بات ہے؟ آپ تو
بڑی دُور سے آئے ہیں۔ آپ اپنے گھر کیوں نہ گئے؟“
11 اُوریاہ نے جواب دیا، ”عہد کا صندوق اور اسرائیل اور
یہوداہ کے فوجی جھونپڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ یوآب اور
بادشاہ کے افسر بھی کھلے میدان میں ٹھہرے ہوئے ہیں تو
کیا مناسب ہے کہ مَیں اپنے گھر جا کر آرام سے کھاؤں
پیوں اور اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جاؤں؟ ہرگز نہیں!
آپ کی حیات کی قسم، مَیں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔“
12 داؤد نے اُسے کہا، ”ایک اَور دن یہاں ٹھہریں۔
کل مَیں آپ کو واپس جانے دوں گا۔“ چنانچہ اُوریاہ
ایک اَور دن یروشلم میں ٹھہرا رہا۔
13 شام کے وقت داؤد نے اُسے کھانے کی دعوت
دی۔ اُس نے اُسے اِتنی مَے پلائی کہ اُوریاہ نشے میں
دُھت ہو گیا، لیکن اِس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر نہ گیا بلکہ
دوبارہ محل میں محافظوں کے ساتھ سو گیا۔

داؤد اُوریاہ کو قتل کرواتا ہے

14 اگلے دن صبح داؤد نے یوآب کو خط لکھ کر اُوریاہ
کے ہاتھ بھیج دیا۔ 15 اُس میں لکھا تھا، ”اُوریاہ کو سب
سے اگلی صف میں کھڑا کریں، جہاں لڑائی سب سے
سخت ہوتی ہے۔ پھر اچانک پیچھے کی طرف ہٹ کر اُسے
چھوڑ دیں تاکہ دشمن اُسے مار دے۔“
16 یہ پڑھ کر یوآب نے اُوریاہ کو ایک ایسی جگہ پر کھڑا
کیا جس کے بارے میں اُسے علم تھا کہ دشمن کے سب
سے زبردست فوجی وہاں لڑتے ہیں۔ 17 جب عمونیوں
نے شہر سے نکل کر اُن پر حملہ کیا تو کچھ اسرائیلی شہید
ہوئے۔ اُوریاہ حِتّی بھی اُن میں شامل تھا۔
18 یوآب نے لڑائی کی پوری رپورٹ بھیج دی۔ 19 داؤد
کو یہ پیغام پہنچانے والے کو اُس نے بتایا، ”جب آپ
بادشاہ کو تفصیل سے لڑائی کا سارا سلسلہ سنائیں گے
20 تو ہو سکتا ہے وہ غصے ہو کر کہے، ’آپ شہر کے
اِتنے قریب کیوں گئے؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ دشمن
فصیل سے تیر چلائیں گے؟ 21 کیا آپ کو یاد نہیں
کہ قدیم زمانے میں جدعون کے بیٹے ابی مَلِک کے ساتھ
کیا ہوا؟ تیبض شہر میں ایک عورت ہی نے اُسے مار
ڈالا۔ اور وجہ یہ تھی کہ وہ قلعے کے اِتنے قریب آ گیا تھا
کہ عورت دیوار پر سے چکّی کا اوپر کا پاٹ اُس پر پھینک
سکی۔ شہر کی فصیل کے اِس قدر قریب لڑنے کی کیا
ضرورت تھی؟‘ اگر بادشاہ آپ پر ایسے الزامات لگائیں

تو جواب میں بس اِتنا ہی کہہ دینا، ’اُوریاہ حِتّی بھی مارا
گیا ہے‘۔“
22 قاصد روانہ ہوا۔ جب یروشلم پہنچا تو اُس نے داؤد
کو یوآب کا پورا پیغام سنا دیا، 23 ”دشمن ہم سے زیادہ
طاقت ور تھے۔ وہ شہر سے نکل کر کھلے میدان میں
ہم پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن ہم نے اُن کا سامنا یوں کیا
کہ وہ پیچھے ہٹ گئے، بلکہ ہم نے اُن کا تعاقب شہر
کے دروازے تک کیا۔ 24 لیکن افسوس کہ پھر کچھ
تیرانداز ہم پر فصیل پر سے تیر برسانے لگے۔ آپ کے
کچھ خادم کھیت آئے اور اُوریاہ حِتّی بھی اُن میں شامل
ہے۔“ 25 داؤد نے جواب دیا، ”یوآب کو بتا دینا کہ یہ
معاملہ آپ کو ہمت ہارنے نہ دے۔ جنگ تو ایسی ہی
ہوتی ہے۔ کبھی کوئی یہاں تلوار کا لقمہ ہو جاتا ہے، کبھی
وہاں۔ پورے عزم کے ساتھ شہر سے جنگ جاری
رکھ کر اُسے تباہ کر دیں۔ یہ کہہ کر یوآب کی حوصلہ
افزائی کریں۔“
26 جب بت سبع کو اطلاع ملی کہ اُوریاہ نہیں رہا تو
اُس نے اُس کا ماتم کیا۔ 27 ماتم کا وقت پورا ہوا تو داؤد
نے اُسے اپنے گھر بُلا کر اُس سے شادی کر لی۔ پھر اُس
کے بیٹا پیدا ہوا۔
لیکن داؤد کی یہ حرکت رب کو نہایت بُری لگی۔

ناتن داؤد کو مجرم ٹھہراتا ہے

12 رب نے ناتن نبی کو داؤد کے پاس بھیج
دیا۔ بادشاہ کے پاس پہنچ کر وہ کہنے لگا،
”کسی شہر میں دو آدمی رہتے تھے۔ ایک امیر تھا، دوسرا
غریب۔ 2 امیر کی بہت بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل
تھے، 3 لیکن غریب کے پاس کچھ نہیں تھا، صرف بھیڑ
کی ننھی سی بچی جو اُس نے خرید رکھی تھی۔ غریب اُس کی
پرورش کرتا رہا، اور وہ گھر میں اُس کے بچوں کے ساتھ
ساتھ بڑی ہوتی گئی۔ وہ اُس کی پلیٹ سے کھاتی، اُس
کے پیالے سے پیتی اور رات کو اُس کے بازوؤں میں
سو جاتی۔ غرض بھیڑ غریب کے لئے بیٹی کی سی حیثیت
رکھتی تھی۔ 4 ایک دن امیر کے ہاں مہمان آیا۔ جب
اُس کے لئے کھانا پکانا تھا تو امیر کا دل نہیں کرتا تھا کہ
اپنے ریوڑ میں سے کسی جانور کو ذبح کرے، اِس لئے اُس
نے غریب آدمی سے اُس کی ننھی سی بھیڑ لے کر اُسے
مہمان کے لئے تیار کیا۔“
5 یہ سن کر داؤد کو بڑا غصہ آیا۔ وہ پکارا، ”رب کی
حیات کی قسم، جس آدمی نے یہ کیا وہ سزائے موت
کے لائق ہے۔ 6 لازم ہے کہ وہ بھیڑ کی بچی کے
عوض غریب کو بھیڑ کے چار بچے دے۔ یہی اُس کی
مناسب سزا ہے، کیونکہ اُس نے ایسی حرکت کر کے
غریب پر ترس نہ کھایا۔“
7 ناتن نے داؤد سے کہا، ”آپ ہی وہ آدمی ہیں!
رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’مَیں نے تجھے مسح کر
کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا، اور مَیں ہی نے تجھے ساؤل
سے محفوظ رکھا۔ 8 ساؤل کا گھرانا اُس کی بیویوں سمیت
مَیں نے تجھے دے دیا۔ ہاں، پورا اسرائیل اور یہوداہ بھی
تیرے تحت آ گئے ہیں۔ اور اگر یہ تیرے لئے کم ہوتا
تو مَیں تجھے مزید دینے کے لئے بھی تیار ہوتا۔ 9 اب
مجھے بتا کہ تُو نے میری مرضی کو حقیر جان کر ایسی حرکت
کیوں کی ہے جس سے مجھے نفرت ہے؟ تُو نے اُوریاہ
حِتّی کو قتل کروا کے اُس کی بیوی کو چھین لیا ہے۔ ہاں،
تُو قاتل ہے، کیونکہ تُو نے حکم دیا کہ اُوریاہ کو عمونیوں
سے لڑتے لڑتے مروانا ہے۔ 10 چونکہ تُو نے مجھے حقیر

جان کر اُوریاہ حِتّی کی بیوی کو اُس سے چھین لیا اِس لئے
آئندہ تلوار تیرے گھرانے سے نہیں ہٹے گی۔‘
11 رب فرماتا ہے، ’مَیں ہونے دوں گا کہ تیرے
اپنے خاندان میں سے مصیبت تجھ پر آئے گی۔ تیرے
دیکھتے دیکھتے مَیں تیری بیویوں کو تجھ سے چھین کر تیرے
قریب کے آدمی کے حوالے کر دوں گا، اور وہ علانیہ اُن
سے ہم بستر ہو گا۔ 12 تُو نے چپکے سے گناہ کیا، لیکن جو
کچھ مَیں جواب میں ہونے دوں گا وہ علانیہ اور پورے
اسرائیل کے دیکھتے دیکھتے ہو گا‘۔“
13 تب داؤد نے اقرار کیا، ”مَیں نے رب کا گناہ کیا
ہے۔“ ناتن نے جواب دیا، ”رب نے آپ کو معاف
کر دیا ہے اور آپ نہیں مریں گے۔ 14 لیکن اِس
حرکت سے آپ نے رب کے دشمنوں کو کفر بکنے کا موقع
فراہم کیا ہے، اِس لئے بت سبع سے ہونے والا بیٹا مر
جائے گا۔“
15 تب ناتن اپنے گھر چلا گیا۔

داؤد کا بیٹا مر جاتا ہے

پھر رب نے بت سبع کے بیٹے کو چھو دیا، اور وہ
سخت بیمار ہو گیا۔ 16 داؤد نے اللہ سے التماس کی کہ
بچے کو بچنے دے۔ روزہ رکھ کر وہ رات کے وقت ننگے
فرش پر سونے لگا۔ 17 گھر کے بزرگ اُس کے اردگرد
کھڑے کوشش کرتے رہے کہ وہ فرش سے اُٹھ جائے،
لیکن بےفائدہ۔ وہ اُن کے ساتھ کھانے کے لئے بھی
تیار نہیں تھا۔
18 ساتویں دن بیٹا فوت ہو گیا۔ داؤد کے ملازموں
نے اُسے خبر پہنچانے کی جرأت نہ کی، کیونکہ اُنہوں نے
سوچا، ”جب بچہ ابھی زندہ تھا تو ہم نے اُسے سمجھانے کی
کوشش کی، لیکن اُس نے ہماری ایک بھی نہ سنی۔ اب اگر
بچے کی موت کی خبر دیں تو خطرہ ہے کہ وہ کوئی نقصان
دہ قدم اُٹھائے۔“
19 لیکن داؤد نے دیکھا کہ ملازم دھیمی آواز میں ایک
دوسرے سے بات کر رہے ہیں۔ اُس نے پوچھا، ”کیا
بیٹا مر گیا ہے؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”جی، وہ مر
گیا ہے۔“
20 یہ سن کر داؤد فرش پر سے اُٹھ گیا۔ وہ نہایا اور
جسم کو خوشبودار تیل سے مَل کر صاف کپڑے پہن
لئے۔ پھر اُس نے رب کے گھر میں جا کر اُس کی پرستش
کی۔ اِس کے بعد وہ محل میں واپس گیا اور کھانا منگوا کر
کھایا۔ 21 اُس کے ملازم حیران ہوئے اور بولے، ”جب
بچہ زندہ تھا تو آپ روزہ رکھ کر روتے رہے۔ اب بچہ
جاں بحق ہو گیا ہے تو آپ اُٹھ کر دوبارہ کھانا کھا رہے
ہیں۔ کیا وجہ ہے؟“ 22 داؤد نے جواب دیا، ”جب
تک بچہ زندہ تھا تو مَیں روزہ رکھ کر روتا رہا۔ خیال یہ تھا
کہ شاید رب مجھ پر رحم کر کے اُسے زندہ چھوڑ دے۔
23 لیکن جب وہ کوچ کر گیا ہے تو اب روزہ رکھنے کا کیا
فائدہ؟ کیا مَیں اِس سے اُسے واپس لا سکتا ہوں؟ ہرگز
نہیں! ایک دن مَیں خود ہی اُس کے پاس پہنچوں گا۔
لیکن اُس کا یہاں میرے پاس واپس آنا ناممکن ہے۔“
24 پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کے پاس جا کر اُسے
تسلی دی اور اُس سے ہم بستر ہوا۔ تب اُس کے ایک اَور
بیٹا پیدا ہوا۔ داؤد نے اُس کا نام سلیمان یعنی امن پسند
رکھا۔ یہ بچہ رب کو پیارا تھا، 25 اِس لئے اُس نے ناتن
نبی کی معرفت اطلاع دی کہ اُس کا نام یدیدیاہ یعنی ’رب
کو پیارا‘ رکھا جائے۔

ربّہ شہر پر فتح

26اب تک یوآب عمونی دار الحکومت ربّہ کا محاصرہ
کئے ہوئے تھا۔ پھر وہ شہر کے ایک حصے بنام 'شاہی
شہر' پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ 27اُس نے
داؤد کو اطلاع دی، ''مَیں نے ربّہ پر حملہ کر کے اُس
جگہ پر قبضہ کر لیا ہے جہاں پانی دست یاب ہے۔
28چنانچہ اب فوج کے باقی افراد کو لا کر خود شہر پر قبضہ
کر لیں۔ ورنہ لوگ سمجھیں گے کہ مَیں ہی شہر کا
فاتح ہوں۔''

29چنانچہ داؤد فوج کے باقی افراد کو لے کر ربّہ پہنچا۔
جب شہر پر حملہ کیا تو وہ اُس کے قبضے میں آ گیا۔ 30داؤد
نے حنون بادشاہ کا تاج اُس کے سر سے اُتار کر اپنے
سر پر رکھ لیا۔ سونے کے اِس تاج کا وزن 34 کلو
گرام تھا، اور اُس میں ایک بیش قیمت جوہر جڑا ہوا
تھا۔ داؤد نے شہر سے بہت سا لُوٹا ہوا مال لے کر
31اُس کے باشندوں کو غلام بنا لیا۔ اُنہیں پتھر کاٹنے کی
آریاں، لوہے کی کدالیں اور کلہاڑیاں دی گئیں تاکہ وہ
مزدوری کریں اور بھٹوں پر کام کریں۔ یہی سلوک باقی
عمونی شہروں کے باشندوں کے ساتھ بھی کیا گیا۔
جنگ کے اختتام پر داؤد پوری فوج کے ساتھ یروشلم
لوٹ آیا۔

تمر کی عصمت دری

13 داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی خوب صورت
بہن تھی جس کا نام تمر تھا۔ اُس کا سوتیلا
بھائی امنون تمر سے شدید محبت کرنے لگا۔ 2وہ تمر کو
اِتنی شدت سے چاہنے لگا کہ رنجش کے باعث بیمار
ہو گیا، کیونکہ تمر کنواری تھی، اور امنون کو اُس کے
قریب آنے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا۔
3امنون کا ایک دوست تھا جس کا نام یوندب تھا۔
وہ داؤد کے بھائی سِمعہ کا بیٹا تھا اور بڑا ذہین تھا۔ 4اُس
نے امنون سے پوچھا، ''بادشاہ کے بیٹے، کیا مسئلہ ہے؟
روز بہ روز آپ زیادہ بجھے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کیا
آپ مجھے نہیں بتائیں گے کہ بات کیا ہے؟'' امنون
بولا، ''مَیں ابی سلوم کی بہن تمر سے شدید محبت کرتا
ہوں۔'' 5یوندب نے اپنے دوست کو مشورہ دیا،
''بستر پر لیٹ جائیں اور ایسا ظاہر کریں گویا بیمار ہیں۔
جب آپ کے والد آپ کا حال پوچھنے آئیں گے تو اُن
سے درخواست کرنا، 'میری بہن تمر آ کر مجھے مریضوں
کا کھانا کھلائے۔ وہ میرے سامنے کھانا تیار کرے تاکہ
مَیں اُسے دیکھ کر اُس کے ہاتھ سے کھانا کھاؤں'۔''
6چنانچہ امنون نے بستر پر لیٹ کر بیمار ہونے کا بہانہ
کیا۔ جب بادشاہ اُس کا حال پوچھنے آیا تو امنون نے گزارش
کی، ''میری بہن تمر میرے پاس آئے اور میرے سامنے
مریضوں کا کھانا بنا کر مجھے اپنے ہاتھ سے کھلائے۔''
7داؤد نے تمر کو اطلاع دی، ''آپ کا بھائی امنون
بیمار ہے۔ اُس کے پاس جا کر اُس کے لئے مریضوں کا
کھانا تیار کریں۔'' 8تمر نے امنون کے پاس آ کر اُس
کی موجودگی میں میدہ گوندھا اور کھانا تیار کر کے پکایا۔
امنون بستر پر لیٹا اُسے دیکھتا رہا۔ 9جب کھانا پک گیا تو
تمر نے اُسے امنون کے پاس لا کر پیش کیا۔ لیکن اُس
نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اُس نے حکم دیا، ''تمام
نوکر کمرے سے باہر نکل جائیں!'' جب سب چلے گئے
10تو اُس نے تمر سے کہا، ''کھانے کو میرے سونے
کے کمرے میں لے آئیں تاکہ مَیں آپ کے ہاتھ
سے کھا سکوں۔'' تمر کھانے کو لے کر سونے کے

کمرے میں اپنے بھائی کے پاس آئی۔
11 جب وہ اُسے کھانا کھلانے لگی تو امنون نے
اُسے پکڑ کر کہا، ”آ میری بہن، میرے ساتھ ہم بستر
ہو!“ 12 وہ پکاری، ”نہیں، میرے بھائی! میری عصمت
دری نہ کریں۔ ایسا عمل اسرائیل میں منع ہے۔ ایسی
بے دین حرکت مت کرنا! 13 اور ایسی بے حرمتی کے بعد
مَیں کہاں جاؤں؟ جہاں تک آپ کا تعلق ہے اسرائیل
میں آپ کی بُری طرح بدنامی ہو جائے گی، اور
سب سمجھیں گے کہ آپ نہایت شریر آدمی ہیں۔ آپ
بادشاہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ یقیناً وہ آپ کو مجھ
سے شادی کرنے سے نہیں روکیں گے۔“ 14 لیکن
امنون نے اُس کی نہ سنی بلکہ اُسے پکڑ کر اُس کی عصمت
دری کی۔
15 لیکن پھر اچانک اُس کی محبت سخت نفرت میں
بدل گئی۔ پہلے تو وہ تمر سے شدید محبت کرتا تھا، لیکن
اب وہ اِس سے بڑھ کر اُس سے نفرت کرنے لگا۔ اُس
نے حکم دیا، ”اُٹھ، دفع ہو جا!“ 16 تمر نے التماس
کی، ”ہائے، ایسا مت کرنا۔ اگر آپ مجھے نکالیں گے تو یہ
پہلے گناہ سے زیادہ سنگین جرم ہو گا۔“ لیکن امنون اُس
کی سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ 17 اُس نے اپنے نوکر کو بُلا
کر حکم دیا، ”اِس عورت کو یہاں سے نکال دو اور اِس
کے پیچھے دروازہ بند کر کے کُنڈی لگاؤ!“ 18 نوکر تمر
کو باہر لے گیا اور پھر اُس کے پیچھے دروازہ بند کر کے
کُنڈی لگا دی۔
تمر ایک لمبے بازوؤں والا فراک پہنے ہوئے تھی۔
بادشاہ کی تمام کنواری بیٹیاں یہی لباس پہنا کرتی تھیں۔
19 بڑی رنجش کے عالم میں اُس نے اپنا یہ لباس پھاڑ
کر اپنے سر پر راکھ ڈال لی۔ پھر اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر
وہ چیختی چلّاتی وہاں سے چلی گئی۔ 20 جب گھر پہنچ گئی
تو ابی سلوم نے اُس سے پوچھا، ”میری بہن، کیا امنون
نے آپ سے زیادتی کی ہے؟ اب خاموش ہو جائیں۔ وہ
تو آپ کا بھائی ہے۔ اِس معاملے کو حد سے زیادہ اہمیت
مت دینا۔“ اُس وقت سے تمر اکیلی ہی اپنے بھائی ابی
سلوم کے گھر میں رہی۔
21 جب داؤد کو اِس واقعے کی خبر ملی تو اُسے سخت
غصہ آیا۔ 22 ابی سلوم نے امنون سے ایک بھی بات نہ
کی۔ نہ اُس نے اُس پر کوئی الزام لگایا، نہ کوئی اچھی بات
کی، کیونکہ تمر کی عصمت دری کی وجہ سے وہ اپنے بھائی
سے سخت نفرت کرنے لگا تھا۔

ابی سلوم کا انتقام

23 دو سال گزر گئے۔ ابی سلوم کی بھیڑیں افرائیم
کے قریب کے بعل حصور میں لائی گئیں تاکہ اُن کے
بال کترے جائیں۔ اِس موقع پر ابی سلوم نے بادشاہ کے
تمام بیٹوں کو دعوت دی کہ وہ وہاں ضیافت میں شریک
ہوں۔ 24 وہ داؤد بادشاہ کے پاس بھی گیا اور کہا، ”اِن
دنوں میں مَیں اپنی بھیڑوں کے بال کترا رہا ہوں۔ بادشاہ
اور اُن کے افسروں کو بھی میرے ساتھ خوشی منانے کی
دعوت ہے۔“
25 لیکن داؤد نے انکار کیا، ”نہیں، میرے بیٹے، ہم
سب تو نہیں آ سکتے۔ اِتنے لوگ آپ کے لئے بوجھ کا
باعث بن جائیں گے۔“ ابی سلوم بہت اصرار کرتا رہا،
لیکن داؤد نے دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ اُسے برکت دے
کر رُخصت کرنا چاہتا تھا۔
26 آخرکار ابی سلوم نے درخواست کی، ”اگر آپ
ہمارے ساتھ جا نہ سکیں تو پھر کم از کم میرے بھائی

امنون کو آنے دیں۔" بادشاہ نے پوچھا، "خاص کر امنون کو کیوں؟" 27 لیکن ابی سلوم اِتنا زور دیتا رہا کہ داؤد نے امنون کو باقی بیٹوں سمیت بعل حصور جانے کی اجازت دے دی۔

28 ضیافت سے پہلے ابی سلوم نے اپنے ملازموں کو حکم دیا، "سنیں! جب امنون مَے پی پی کر خوش ہو جائے گا تو مَیں آپ کو امنون کو مارنے کا حکم دوں گا۔ پھر آپ کو اُسے مار ڈالنا ہے۔ ڈریں مت، کیونکہ مَیں ہی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ مضبوط اور دلیر ہوں!"

29 ملازموں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے امنون کو مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کے دوسرے بیٹے اُٹھ کر اپنے خچروں پر سوار ہوئے اور بھاگ گئے۔ 30 وہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ افواہ داؤد تک پہنچی، "ابی سلوم نے آپ کے تمام بیٹوں کو قتل کر دیا ہے۔ ایک بھی نہیں بچا۔"

31 بادشاہ اُٹھا اور اپنے کپڑے پھاڑ کر فرش پر لیٹ گیا۔ اُس کے درباری بھی دُکھ میں اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے پاس کھڑے رہے۔ 32 پھر داؤد کا بھتیجا یوندب بول اُٹھا، "میرے آقا، آپ نہ سوچیں کہ اُنہوں نے تمام شہزادوں کو مار ڈالا ہے۔ صرف امنون مر گیا ہو گا، کیونکہ جب سے اُس نے تمر کی عصمت دری کی اُس وقت سے ابی سلوم کا یہی ارادہ تھا۔ 33 لہٰذا اِس خبر کو اِتنی اہمیت نہ دیں کہ تمام بیٹے ہلاک ہوئے ہیں۔ صرف امنون مر گیا ہو گا۔"

34 اِتنے میں ابی سلوم فرار ہو گیا تھا۔ پھر یروشلم کی فصیل پر کھڑے پہرے دار نے اچانک دیکھا کہ مغرب سے لوگوں کا بڑا گروہ شہر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ پہاڑی کے دامن میں چلے آ رہے تھے۔ 35 تب یوندب نے بادشاہ سے کہا، "لو، بادشاہ کے بیٹے آ رہے ہیں، جس طرح آپ کے خادم نے کہا تھا۔" 36 وہ ابھی اپنی بات ختم کر ہی رہا تھا کہ شہزادے اندر آئے اور خوب رو پڑے۔ بادشاہ اور اُس کے افسر بھی رونے لگے۔

37 داؤد بڑی دیر تک امنون کا ماتم کرتا رہا۔ لیکن ابی سلوم نے فرار ہو کر جسور کے بادشاہ تلمی بن عمی ہود کے پاس پناہ لی جو اُس کا نانا تھا۔ 38 وہاں وہ تین سال تک رہا۔ 39 پھر ایک وقت آ گیا کہ داؤد کا امنون کے لئے دُکھ دُور ہو گیا، اور اُس کا ابی سلوم پر غصہ تھم گیا۔

یوآب ابی سلوم کی سفارش کرتا ہے

14 یوآب بن ضرویاہ کو معلوم ہوا کہ بادشاہ اپنے بیٹے ابی سلوم کو چاہتا ہے، 2 اِس لئے اُس نے تقوع سے ایک دانش مند عورت کو بُلایا۔ یوآب نے اُسے ہدایت دی، "ماتم کا روپ بھریں جیسے آپ دیر سے کسی کا ماتم کر رہی ہوں۔ ماتم کے کپڑے پہن کر خوشبو دار تیل مت لگانا۔ 3 بادشاہ کے پاس جا کر اُس سے بات کریں۔" پھر یوآب نے عورت کو لفظ بہ لفظ وہ کچھ سکھایا جو اُسے بادشاہ کو بتانا تھا۔

4 داؤد کے دربار میں آ کر عورت نے اوندھے منہ جھک کر التماس کی، "اے بادشاہ، میری مدد کریں!" 5 داؤد نے دریافت کیا، "کیا مسئلہ ہے؟" عورت نے جواب دیا، "مَیں بیوہ ہوں، میرا شوہر فوت ہو گیا ہے۔ 6 اور میرے دو بیٹے تھے۔ ایک دن وہ باہر کھیت میں ایک دوسرے سے اُلجھ پڑے۔ اور چونکہ کوئی موجود نہیں تھا جو دونوں کو الگ کرتا اِس لئے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ 7 اُس وقت سے پورا کنبہ میرے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ وہ تقاضا کرتے ہیں کہ مَیں اپنے بیٹے کو اُن کے حوالے کروں۔ وہ کہتے ہیں، 'اُس نے اپنے بھائی کو

مار دیا ہے، اِس لئے ہم بدلے میں اُسے سزائے موت
دیں گے۔ اِس طرح وارث بھی نہیں رہے گا۔‘ یوں وہ
میری اُمید کی آخری کرن کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ
اگر میرا یہ بیٹا بھی مر جائے تو میرے شوہر کا نام قائم
نہیں رہے گا، اور اُس کا خاندان رُوئے زمین پر سے مٹ
جائے گا۔‘‘ 8 بادشاہ نے عورت سے کہا، ’’اپنے گھر چلی
جائیں اور فکر نہ کریں۔ مَیں معاملہ حل کر دوں گا۔‘‘
9 لیکن عورت نے گزارش کی، ’’اے بادشاہ، ڈر ہے
کہ لوگ پھر بھی مجھے مجرم ٹھہرائیں گے اگر میرے بیٹے
کو سزائے موت نہ دی جائے۔ آپ پر تو وہ الزام نہیں
لگائیں گے۔‘‘ 10 داؤد نے اصرار کیا، ’’اگر کوئی آپ کو
تنگ کرے تو اُسے میرے پاس لے آئیں۔ پھر وہ آئندہ
آپ کو نہیں ستائے گا!‘‘ 11 عورت کو تسلی نہ ہوئی۔
اُس نے گزارش کی، ’’اے بادشاہ، براہِ کرم رب اپنے خدا
کی قسم کھائیں کہ آپ کسی کو بھی موت کا بدلہ نہیں
لینے دیں گے۔ ورنہ نقصان میں اضافہ ہو گا اور میرا
دوسرا بیٹا بھی ہلاک ہو جائے گا۔‘‘ داؤد نے جواب دیا،
’’رب کی حیات کی قسم، آپ کے بیٹے کا ایک بال بھی
بیکا نہیں ہو گا۔‘‘
12 پھر عورت اصل بات پر آ گئی، ’’میرے آقا، براہِ
کرم اپنی خادمہ کو ایک اَور بات کرنے کی اجازت
دیں۔‘‘ بادشاہ بولا، ’’کریں بات۔‘‘ 13 تب عورت
نے کہا، ’’آپ خود کیوں اللہ کی قوم کے خلاف ایسا
ارادہ رکھتے ہیں جسے آپ نے ابھی ابھی غلط قرار دیا
ہے؟ آپ نے خود فرمایا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں، اور یوں
آپ نے اپنے آپ کو ہی مجرم ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ آپ
نے اپنے بیٹے کو رد کر کے اُسے واپس آنے نہیں دیا۔
14 بے شک ہم سب کو کسی وقت مرنا ہے۔ ہم سب
زمین پر اُنڈیلے گئے پانی کی مانند ہیں جسے زمین جذب
کر لیتی ہے اور جو دوبارہ جمع نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اللہ
ہماری زندگی کو بلاوجہ مٹا نہیں دیتا بلکہ ایسے منصوبے
تیار رکھتا ہے جن کے ذریعے مردود شخص بھی اُس کے
پاس واپس آ سکے اور اُس سے دُور نہ رہے۔ 15 اے
بادشاہ میرے آقا، مَیں اِس وقت اِس لئے آپ کے
حضور آئی ہوں کہ میرے لوگ مجھے ڈرانے کی کوشش
کر رہے ہیں۔ مَیں نے سوچا، مَیں بادشاہ سے بات کرنے
کی جرأت کروں گی، شاید وہ میری سنیں 16 اور مجھے اُس
آدمی سے بچائیں جو مجھے اور میرے بیٹے کو اُس موروثی
زمین سے محروم رکھنا چاہتا ہے جو اللہ نے ہمیں دے دی
ہے۔ 17 خیال یہ تھا کہ اگر بادشاہ معاملہ حل کر دیں تو
پھر مجھے دوبارہ سکون ملے گا، کیونکہ آپ اچھی اور بُری
باتوں کا امتیاز کرنے میں اللہ کے فرشتے جیسے ہیں۔ رب
آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہو۔‘‘
18 یہ سب کچھ سن کر داؤد بول اُٹھا، ’’اب مجھے
ایک بات بتائیں۔ اِس کا صحیح جواب دیں۔‘‘ عورت
نے جواب دیا، ’’جی میرے آقا، بات فرمایئے۔‘‘ داؤد
نے پوچھا، ’’کیا یوآب نے آپ سے یہ کام کروایا؟‘‘
19 عورت پکاری، ’’بادشاہ کی حیات کی قسم، جو کچھ بھی
میرے آقا فرماتے ہیں وہ نشانے پر لگ جاتا ہے، خواہ بندہ
بائیں یا دائیں طرف ہٹنے کی کوشش کیوں نہ کرے۔
جی ہاں، آپ کے خادم یوآب نے مجھے آپ کے حضور
بھیج دیا۔ اُس نے مجھے لفظ بہ لفظ سب کچھ بتایا جو مجھے
آپ کو عرض کرنا تھا، 20 کیونکہ وہ آپ کو یہ بات براہِ
راست نہیں پیش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن میرے آقا کو اللہ
کے فرشتے کی سی حکمت حاصل ہے۔ جو کچھ بھی ملک
میں وقوع میں آتا ہے اُس کا آپ کو پتا چل جاتا ہے۔‘‘

ابی سلوم کی واپسی

21 داؤد نے یوآب کو بُلا کر اُس سے کہا، ”ٹھیک
ہے، مَیں آپ کی درخواست پوری کروں گا۔ جائیں،
میرے بیٹے ابی سلوم کو واپس لے آئیں۔“ 22 یوآب
اوندھے منہ جھک گیا اور بولا، ”رب بادشاہ کو برکت
دے! میرے آقا، آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ مَیں آپ
کو منظور ہوں، کیونکہ آپ نے اپنے خادم کی درخواست
کو پورا کیا ہے۔“ 23 یوآب روانہ ہو کر جسور چلا گیا اور
وہاں سے ابی سلوم کو واپس لایا۔ 24 لیکن جب وہ یروشلم
پہنچے تو بادشاہ نے حکم دیا، ”اُسے اپنے گھر میں رہنے کی
اجازت ہے، لیکن وہ کبھی مجھے نظر نہ آئے۔“ چنانچہ ابی
سلوم اپنے گھر میں دوبارہ رہنے لگا، لیکن بادشاہ سے کبھی
ملاقات نہ ہو سکی۔

25 پورے اسرائیل میں ابی سلوم جیسا خوب صورت
آدمی نہیں تھا۔ سب اُس کی خاص تعریف کرتے تھے،
کیونکہ سر سے لے کر پاؤں تک اُس میں کوئی نقص نظر
نہیں آتا تھا۔ 26 سال میں وہ ایک ہی مرتبہ اپنے بال
کٹواتا تھا، کیونکہ اِتنے میں اُس کے بال حد سے زیادہ
وزنی ہو جاتے تھے۔ جب اُنہیں تولا جاتا تو اُن کا وزن
تقریباً سوا دو کلوگرام ہوتا تھا۔ 27 ابی سلوم کے تین بیٹے
اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹی کا نام تمر تھا اور وہ نہایت خوب
صورت تھی۔

28 دو سال گزر گئے، پھر بھی ابی سلوم کو بادشاہ سے
ملنے کی اجازت نہ ملی۔ 29 پھر اُس نے یوآب کو اطلاع
بھیجی کہ وہ اُس کی سفارش کرے۔ لیکن یوآب نے
آنے سے انکار کیا۔ ابی سلوم نے اُسے دوبارہ بُلانے کی
کوشش کی، لیکن اِس بار بھی یوآب اُس کے پاس نہ آیا۔
30 تب ابی سلوم نے اپنے نوکروں کو حکم دیا، ”دیکھو،
یوآب کا کھیت میرے کھیت سے ملحق ہے، اور اُس میں
جَو کی فصل پک رہی ہے۔ جاؤ، اُسے آگ لگا دو!“
نوکر گئے اور ایسا ہی کیا۔

31 جب کھیت میں آگ لگ گئی تو یوآب بھاگ کر ابی
سلوم کے پاس آیا اور شکایت کی، ”آپ کے نوکروں نے
میرے کھیت کو آگ کیوں لگائی ہے؟“ 32 ابی سلوم نے
جواب دیا، ”دیکھیں، آپ نہیں آئے جب مَیں نے آپ
کو بُلایا۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ بادشاہ کے پاس
جا کر اُن سے پوچھیں کہ مجھے جسور سے کیوں لایا گیا۔
بہتر ہوتا کہ مَیں وہیں رہتا۔ اب بادشاہ مجھ سے ملیں یا
اگر وہ اب تک مجھے قصوروار ٹھہراتے ہیں تو مجھے سزائے
موت دیں۔“

33 یوآب نے بادشاہ کے پاس جا کر اُسے یہ پیغام
پہنچایا۔ پھر داؤد نے اپنے بیٹے کو بُلایا۔ ابی سلوم اندر آیا
اور بادشاہ کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ پھر بادشاہ
نے ابی سلوم کو بوسہ دیا۔

ابی سلوم کی سازش

15 کچھ دیر کے بعد ابی سلوم نے رتھ اور
گھوڑے خریدے اور ساتھ ساتھ 50
محافظ بھی رکھے جو اُس کے آگے آگے دوڑیں۔ 2 روزانہ
وہ صبح سویرے اُٹھ کر شہر کے دروازے پر جاتا۔
جب کبھی کوئی شخص اِس مقصد سے شہر میں داخل ہوتا
کہ بادشاہ اُس کے کسی مقدمے کا فیصلہ کرے تو ابی
سلوم اُس سے مخاطب ہو کر پوچھتا، ”آپ کس شہر سے
ہیں؟“ اگر وہ جواب دیتا، ”مَیں اسرائیل کے فلاں قبیلے
سے ہوں،“ 3 تو ابی سلوم کہتا، ”بے شک آپ اِس
مقدمے کو جیت سکتے ہیں، لیکن افسوس! بادشاہ کا

کوئی بھی بندہ اِس پر صحیح دھیان نہیں دے گا۔“ 4 پھر
وہ بات جاری رکھتا، ”کاش مَیں ہی ملک پر اعلیٰ قاضی
مقرر کیا گیا ہوتا! پھر سب لوگ اپنے مقدمے مجھے پیش
کر سکتے اور مَیں اُن کا صحیح انصاف کر دیتا۔“ 5 اور اگر
کوئی قریب آ کر ابی سلوم کے سامنے جھکنے لگتا تو وہ اُسے
روک کر اُس کو گلے لگاتا اور بوسہ دیتا۔ 6 یہ اُس کا اُن
تمام اسرائیلیوں کے ساتھ سلوک تھا جو اپنے مقدمے
بادشاہ کو پیش کرنے کے لئے آتے تھے۔ یوں اُس نے
اسرائیلیوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر لیا۔

7 یہ سلسلہ چار سال جاری رہا۔ ایک دن ابی سلوم
نے داؤد سے بات کی، ”مجھے حبرون جانے کی اجازت
دیجئے، کیونکہ مَیں نے رب سے ایسی مَنت مانی ہے جس
کے لئے ضروری ہے کہ حبرون جاؤں۔ 8 کیونکہ جب
مَیں جسور میں تھا تو مَیں نے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا،
’اے رب، اگر تُو مجھے یروشلم واپس لائے تو مَیں حبرون
میں تیری پرستش کروں گا‘۔“ 9 بادشاہ نے جواب دیا،
”ٹھیک ہے۔ سلامتی سے جائیں۔“

10 لیکن حبرون پہنچ کر ابی سلوم نے خفیہ طور پر اپنے
قاصدوں کو اسرائیل کے تمام قبائلی علاقوں میں بھیج دیا۔
جہاں بھی وہ گئے اُنہوں نے اعلان کیا، ”جوں ہی نرسنگے
کی آواز سنائی دے آپ سب کو کہنا ہے، ’ابی سلوم
حبرون میں بادشاہ بن گیا ہے‘!“ 11 ابی سلوم کے ساتھ
200 مہمان یروشلم سے حبرون آئے تھے۔ وہ بےلوث
تھے، اور اُنہیں اِس کے بارے میں علم ہی نہ تھا۔

12 جب حبرون میں قربانیاں چڑھائی جا رہی تھیں تو
ابی سلوم نے داؤد کے ایک مشیر کو بُلایا جو جِلوہ کا رہنے
والا تھا۔ اُس کا نام اخی تُفل جلونی تھا۔ وہ آیا اور ابی سلوم
کے ساتھ مل گیا۔ یوں ابی سلوم کے پیروکاروں میں اضافہ
ہوتا گیا اور اُس کی سازشیں زور پکڑنے لگیں۔

داؤد یروشلم سے ہجرت کرتا ہے

13 ایک قاصد نے داؤد کے پاس پہنچ کر اُسے اطلاع
دی، ”ابی سلوم آپ کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے، اور
تمام اسرائیل اُس کے پیچھے لگ گیا ہے۔“ 14 داؤد نے
اپنے ملازموں سے کہا، ”آؤ، ہم فوراً ہجرت کریں، ورنہ
ابی سلوم کے قبضے میں آ جائیں گے۔ جلدی کریں تاکہ ہم
فوراً روانہ ہو سکیں، کیونکہ وہ کوشش کرے گا کہ جتنی
جلدی ہو سکے یہاں پہنچے۔ اگر ہم اُس وقت شہر سے
نکلے نہ ہوں تو وہ ہم پر آفت لا کر شہر کے باشندوں
کو مار ڈالے گا۔“ 15 بادشاہ کے ملازموں نے جواب
دیا، ”جو بھی فیصلہ ہمارے آقا اور بادشاہ کریں ہم
حاضر ہیں۔“

16 بادشاہ اپنے پورے خاندان کے ساتھ روانہ ہوا۔
صرف دس داشتائیں محل کو سنبھالنے کے لئے پیچھے رہ
گئیں۔ 17 جب داؤد اپنے تمام لوگوں کے ساتھ شہر کے
آخری گھر تک پہنچا تو وہ رُک گیا۔ 18 اُس نے اپنے تمام
پیروکاروں کو آگے نکلنے دیا، پہلے شاہی دستے کریتی و فلیتی
کو، پھر اُن 600 جاتی آدمیوں کو جو اُس کے ساتھ
جات سے یہاں آئے تھے اور آخر میں باقی تمام لوگوں
کو۔ 19 جب فلستی شہر جات کا آدمی اِتّی داؤد کے سامنے
سے گزرنے لگا تو بادشاہ اُس سے مخاطب ہوا، ”آپ
ہمارے ساتھ کیوں جائیں؟ نہیں، واپس چلے جائیں اور
نئے بادشاہ کے ساتھ رہیں۔ آپ تو غیرملکی ہیں اور اِس
لئے اسرائیل میں رہتے ہیں کہ آپ کو جلاوطن کر دیا
گیا ہے۔ 20 آپ کو یہاں آئے تھوڑی دیر ہوئی ہے،
تو کیا مناسب ہے کہ آپ کو دوبارہ میری وجہ سے کبھی

اِدھر کبھی اُدھر گھومنا پڑے؟ کیا پتا ہے کہ مجھے کہاں
کہاں جانا پڑے۔ اِس لئے واپس چلے جائیں، اور اپنے
ہم وطنوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ رب آپ پر اپنی
مہربانی اور وفاداری کا اظہار کرے۔“
21 لیکن اِتّی نے اعتراض کیا، ”میرے آقا، رب اور
بادشاہ کی حیات کی قَسم، مَیں آپ کو کبھی نہیں چھوڑ
سکتا، خواہ مجھے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے۔“
22 تب داؤد مان گیا۔ ”چلو، پھر آگے نکلیں!“ چنانچہ
اِتّی اپنے لوگوں اور اُن کے خاندانوں کے ساتھ آگے
نکلا۔ 23 آخر میں داؤد نے وادیِ قدرون کو پار کر کے
ریگستان کی طرف رُخ کیا۔ گرد و نواح کے تمام لوگ
بادشاہ کو اُس کے پیروکاروں سمیت روانہ ہوتے ہوئے
دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔
24 صدوق امام اور تمام لاوی بھی داؤد کے ساتھ
شہر سے نکل آئے تھے۔ لاوی عہد کا صندوق اُٹھائے
چل رہے تھے۔ اب اُنہوں نے اُسے شہر سے باہر
زمین پر رکھ دیا، اور ابیاتر وہاں قربانیاں چڑھانے لگا۔
لوگوں کے شہر سے نکلنے کے پورے عرصے کے دوران
وہ قربانیاں چڑھاتا رہا۔ 25 پھر داؤد صدوق سے مخاطب
ہوا، ”اللہ کا صندوق شہر میں واپس لے جائیں۔ اگر رب
کی نظرِ کرم مجھ پر ہوئی تو وہ کسی دن مجھے شہر میں واپس
لا کر عہد کے صندوق اور اُس کی سکونت گاہ کو دوبارہ
دیکھنے کی اجازت دے گا۔ 26 لیکن اگر وہ فرمائے کہ تُو
مجھے پسند نہیں ہے، تو مَیں یہ بھی برداشت کرنے کے
لئے تیار ہوں۔ وہ میرے ساتھ وہ کچھ کرے جو اُسے
مناسب لگے۔
27 جہاں تک آپ کا تعلق ہے، اپنے بیٹے اخی معض
کو ساتھ لے کر صحیح سلامت شہر میں واپس چلے جائیں۔
ابیاتر اور اُس کا بیٹا یونتن بھی ساتھ جائیں۔ 28 مَیں خود
ریگستان میں دریائے یردن کی اُس جگہ رُک جاؤں گا
جہاں ہم آسانی سے دریا کو پار کر سکیں گے۔ وہاں آپ
مجھے یروشلم کے حالات کے بارے میں پیغام بھیج سکتے
ہیں۔ مَیں آپ کے انتظار میں رہوں گا۔“
29 چنانچہ صدوق اور ابیاتر عہد کا صندوق شہر میں
واپس لے جا کر وہیں رہے۔ 30 داؤد روتے روتے زیتون
کے پہاڑ پر چڑھنے لگا۔ اُس کا سر ڈھانپا ہوا تھا، اور وہ ننگے
پاؤں چل رہا تھا۔ باقی سب کے سر بھی ڈھانپے ہوئے
تھے، سب روتے روتے چڑھنے لگے۔ 31 راستے میں
داؤد کو اطلاع دی گئی، ”اخی تُفل بھی ابی سلوم کے ساتھ
مل گیا ہے۔“ یہ سن کر داؤد نے دعا کی، ”اے رب،
بخش دے کہ اخی تُفل کے مشورے ناکام ہو جائیں۔“
32 چلتے چلتے داؤد پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں اللہ کی
پرستش کی جاتی تھی۔ وہاں حوسی ارکی اُس سے ملنے آیا۔
اُس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے، اور سر پر خاک تھی۔
33 داؤد نے اُس سے کہا، ”اگر آپ میرے ساتھ جائیں
تو آپ صرف بوجھ کا باعث بنیں گے۔ 34 بہتر ہے کہ
آپ لوٹ کر شہر میں جائیں اور ابی سلوم سے کہیں،
’اے بادشاہ، مَیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ پہلے
مَیں آپ کے باپ کی خدمت کرتا تھا، اور اب آپ ہی
کی خدمت کروں گا۔‘ اگر آپ ایسا کریں تو آپ اخی تُفل
کے مشورے ناکام بنانے میں میری بڑی مدد کریں گے۔
35-36 آپ اکیلے نہیں ہوں گے۔ دونوں امام صدوق اور
ابیاتر بھی یروشلم میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ دربار میں جو بھی
منصوبے باندھے جائیں گے وہ اُنہیں بتائیں۔ صدوق کا
بیٹا اخی معض اور ابیاتر کا بیٹا یونتن مجھے ہر خبر پہنچائیں
گے، کیونکہ وہ بھی شہر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔“

37 تب داؤد کا دوست حوسی واپس چلا گیا۔ وہ اُس
وقت پہنچ گیا جب ابی سلوم یروشلم میں داخل ہو رہا تھا۔

ضیبا مفی بوست کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے

16 داؤد ابھی پہاڑ کی چوٹی سے کچھ آگے
نکل گیا تھا کہ مفی بوست کا ملازم ضیبا
اُس سے ملنے آیا۔ اُس کے پاس دو گدھے تھے
جن پر زینیں کسی ہوئی تھیں۔ اُن پر 200 روٹیاں،
کشمش کی 100 ٹکیاں، 100 تازہ پھل اور مَے
کی ایک مشک لدی ہوئی تھی۔ 2 بادشاہ نے پوچھا،
”آپ اِن چیزوں کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ ضیبا
نے جواب دیا، ”گدھے بادشاہ کے خاندان کے لئے
ہیں، وہ اِن پر بیٹھ کر سفر کریں۔ روٹی اور پھل جوانوں
کے لئے ہیں، اور مَے اُن کے لئے جو ریگستان میں چلتے
چلتے تھک جائیں۔“ 3 بادشاہ نے سوال کیا، ”آپ کے
پرانے مالک کا پوتا مفی بوست کہاں ہے؟“ ضیبا نے
کہا، ”وہ یروشلم میں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ آج
اسرائیلی مجھے بادشاہ بنا دیں گے، کیونکہ مَیں ساؤل کا پوتا
ہوں۔“ 4 یہ سن کر داؤد بولا، ”آج ہی مفی بوست کی
تمام ملکیت آپ کے نام منتقل کی جاتی ہے!“ ضیبا نے
کہا، ”مَیں آپ کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔ رب
کرے کہ مَیں اپنے آقا اور بادشاہ کا منظورِ نظر رہوں۔“

سِمعی داؤد کو لعن طعن کرتا ہے

5 جب داؤد بادشاہ بحوریم کے قریب پہنچا تو ایک
آدمی وہاں سے نکل کر اُس پر لعنتیں بھیجنے لگا۔ آدمی
کا نام سِمعی بن جیرا تھا، اور وہ ساؤل کا رشتے دار تھا۔
6 وہ داؤد اور اُس کے افسروں پر پتھر بھی پھینکنے لگا،
اگرچہ داؤد کے بائیں اور دائیں ہاتھ اُس کے محافظ اور
بہترین فوجی چل رہے تھے۔ 7 لعنت کرتے کرتے سِمعی
چیخ رہا تھا، ”چل، دفع ہو جا! قاتل! بدمعاش! 8 یہ تیرا
ہی قصور تھا کہ ساؤل اور اُس کا خاندان تباہ ہوئے۔ اب
رب تجھے جو ساؤل کی جگہ تخت نشین ہو گیا ہے اِس کی
مناسب سزا دے رہا ہے۔ اُس نے تیرے بیٹے ابی سلوم
کو تیری جگہ تخت نشین کر کے تجھے تباہ کر دیا ہے۔ قاتل
کو صحیح معاوضہ مل گیا ہے!“
9 ابی شے بن ضرویاہ بادشاہ سے کہنے لگا، ”یہ کیسا
مُردہ کُتا ہے جو میرے آقا بادشاہ پر لعنت کرے؟ مجھے
اجازت دیں، تو مَیں جا کر اُس کا سر قلم کر دوں۔“
10 لیکن بادشاہ نے اُسے روک دیا، ”میرا آپ اور آپ
کے بھائی یوآب سے کیا واسطہ؟ نہیں، اُسے لعنت کرنے
دیں۔ ہو سکتا ہے رب نے اُسے یہ کرنے کا حکم دیا
ہے۔ تو پھر ہم کون ہیں کہ اُسے روکیں۔“ 11 پھر داؤد
تمام افسروں سے بھی مخاطب ہوا، ”جبکہ میرا اپنا بیٹا مجھے
قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو ساؤل کا یہ رشتے دار
ایسا کیوں نہ کرے؟ اِسے چھوڑ دو، کیونکہ رب نے اِسے
یہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ 12 شاید رب میری مصیبت کا
لحاظ کر کے سِمعی کی لعنتیں برکت میں بدل دے۔“
13 داؤد اور اُس کے لوگوں نے سفر جاری رکھا۔ سِمعی
قریب کی پہاڑی ڈھلان پر اُس کے برابر چلتے چلتے اُس پر
لعنتیں بھیجتا اور پتھر اور مٹی کے ڈھیلے پھینکتا رہا۔
14 سب تھکے ماندے دریائے یردن کو پہنچ گئے۔ وہاں
داؤد تازہ دم ہو گیا۔

ابی سلوم یروشلم میں

15 اِتنے میں ابی سلوم اپنے پیروکاروں کے ساتھ

یروشلم میں داخل ہوا تھا۔ اخی تُفل بھی اُن کے ساتھ مل
گیا تھا۔ 16 تھوڑی دیر کے بعد داؤد کا دوست حوسی ارکی
ابی سلوم کے دربار میں حاضر ہو کر پکارا، ”بادشاہ زندہ
باد! بادشاہ زندہ باد!“ 17 یہ سن کر ابی سلوم نے اُس
سے طنزاً کہا، ”یہ کیسی وفاداری ہے جو آپ اپنے دوست
داؤد کو دکھا رہے ہیں؟ آپ اپنے دوست کے ساتھ روانہ
کیوں نہ ہوئے؟“ 18 حوسی نے جواب دیا، ”نہیں، جس
آدمی کو رب اور تمام اسرائیلیوں نے مقرر کیا ہے، وہی
میرا مالک ہے، اور اُسی کی خدمت میں مَیں حاضر رہوں
گا۔ 19 دوسرے، اگر کسی کی خدمت کرنی ہے تو کیا داؤد
کے بیٹے کی خدمت کرنا مناسب نہیں ہے؟ جس طرح
مَیں آپ کے باپ کی خدمت کرتا رہا ہوں اُسی طرح
اب آپ کی خدمت کروں گا۔“

20 پھر ابی سلوم اخی تُفل سے مخاطب ہوا، ”آگے کیا
کرنا چاہئے؟ مجھے اپنا مشورہ پیش کریں۔“ 21 اخی تُفل
نے جواب دیا، ”آپ کے باپ نے اپنی کچھ داشتاؤں
کو محل سنبھالنے کے لئے یہاں چھوڑ دیا ہے۔ اُن کے
ساتھ ہم بستر ہو جائیں۔ پھر تمام اسرائیل کو معلوم ہو
جائے گا کہ آپ نے اپنے باپ کی ایسی بے عزتی کی ہے
کہ صلح کا راستہ بند ہو گیا ہے۔ یہ دیکھ کر سب جو آپ
کے ساتھ ہیں مضبوط ہو جائیں گے۔“ 22 ابی سلوم مان
گیا، اور محل کی چھت پر اُس کے لئے خیمہ لگایا گیا۔
اُس میں وہ پورے اسرائیل کے دیکھتے دیکھتے اپنے باپ کی
داشتاؤں سے ہم بستر ہوا۔

23 اُس وقت اخی تُفل کا ہر مشورہ اللہ کے فرمان جیسا
مانا جاتا تھا۔ داؤد اور ابی سلوم دونوں یوں ہی اُس کے
مشوروں کی قدر کرتے تھے۔

حوسی اور اخی تُفل

17 اخی تُفل نے ابی سلوم کو ایک اَور مشورہ
بھی دیا۔ ”مجھے اجازت دیں تو مَیں
12,000 فوجیوں کے ساتھ اِسی رات داؤد کا تعاقب
کروں۔ 2 مَیں اُس پر حملہ کروں گا جب وہ تھکاماندہ اور
بے دل ہے۔ تب وہ گھبرا جائے گا، اور اُس کے تمام
فوجی بھاگ جائیں گے۔ نتیجتاً مَیں صرف بادشاہ ہی
کو مار دوں گا 3 اور باقی تمام لوگوں کو آپ کے پاس
واپس لاؤں گا۔ جو آدمی آپ پکڑنا چاہتے ہیں اُس کی
موت پر سب واپس آ جائیں گے۔ اور قوم میں امن و
امان قائم ہو جائے گا۔“

4 یہ مشورہ ابی سلوم اور اسرائیل کے تمام بزرگوں کو
پسند آیا۔ 5 تاہم ابی سلوم نے کہا، ”پہلے ہم حوسی ارکی
سے بھی مشورہ لیں۔ کوئی اُسے بُلا لائے۔“ 6 حوسی آیا
تو ابی سلوم نے اُس کے سامنے اخی تُفل کا منصوبہ بیان
کر کے پوچھا، ”آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا ہمیں ایسا کرنا
چاہئے، یا آپ کی کوئی اَور رائے ہے؟“

7 حوسی نے جواب دیا، ”جو مشورہ اخی تُفل نے دیا
ہے وہ اِس دفعہ ٹھیک نہیں۔ 8 آپ تو اپنے والد اور اُن
کے آدمیوں سے واقف ہیں۔ وہ سب ماہر فوجی ہیں۔
وہ اُس ریچھنی کی سی شدت سے لڑیں گے جس سے
اُس کے بچے چھین لئے گئے ہیں۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا
چاہئے کہ آپ کا باپ تجربہ کار فوجی ہے۔ امکان نہیں
کہ وہ رات کو اپنے فوجیوں کے درمیان گزارے گا۔
9 غالباً وہ اِس وقت بھی گہری کھائی یا کہیں اَور چھپ
گیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ وہاں سے نکل کر آپ کے
دستوں پر حملہ کرے اور ابتدا ہی میں آپ کے تھوڑے
بہت افراد مر جائیں۔ پھر افواہ پھیل جائے گی کہ ابی سلوم

کے دستوں میں قتلِ عام شروع ہو گیا ہے۔ 10یہ سن
کر آپ کے تمام افراد ڈر کے مارے بےدل ہو جائیں
گے، خواہ وہ شیر ببر جیسے بہادر کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ
تمام اسرائیل جانتا ہے کہ آپ کا باپ بہترین فوجی ہے
اور کہ اُس کے ساتھی بھی دلیر ہیں۔

11یہ پیشِ نظر رکھ کر مَیں آپ کو ایک اَور مشورہ
دیتا ہوں۔ شمال میں دان سے لے کر جنوب میں بیرسبع
تک لڑنے کے قابل تمام اسرائیلیوں کو بُلائیں۔ اِتنے جمع
کریں کہ وہ ساحل کی ریت کی مانند ہوں گے، اور آپ
خود اُن کے آگے چل کر لڑنے کے لئے نکلیں۔ 12پھر
ہم داؤد کا کھوج لگا کر اُس پر حملہ کریں گے۔ ہم اُس
طرح اُس پر ٹوٹ پڑیں گے جس طرح اوس زمین پر گرتی
ہے۔ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، اور نہ وہ اور
نہ اُس کے آدمی بچ پائیں گے۔ 13اگر داؤد کسی شہر
میں پناہ لے تو تمام اسرائیلی فصیل کے ساتھ رسّے لگا
کر پورے شہر کو وادی میں گھسیٹ لے جائیں گے۔
پتھر پر پتھر باقی نہیں رہے گا!"

14ابی سلوم اور تمام اسرائیلیوں نے کہا، "حوسی کا
مشورہ اخی تُفل کے مشورے سے بہتر ہے۔" حقیقت
میں اخی تُفل کا مشورہ کہیں بہتر تھا، لیکن رب نے اُسے
ناکام ہونے دیا تاکہ ابی سلوم کو مصیبت میں ڈالے۔

داؤد کو ابی سلوم کا منصوبہ بتایا جاتا ہے

15حوسی نے دونوں اماموں صدوق اور ابیاتر کو وہ
منصوبہ بتایا جو اخی تُفل نے ابی سلوم اور اسرائیل کے
بزرگوں کو پیش کیا تھا۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُنہیں
اپنے مشورے کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ 16اُس
نے کہا، "اب فوراً داؤد کو اطلاع دیں کہ کسی صورت
میں بھی اِس رات کو دریائے یردن کی اُس جگہ پر نہ
گزاریں جہاں لوگ دریا کو پار کرتے ہیں۔ لازم ہے کہ
آپ آج ہی دریا کو عبور کر لیں، ورنہ آپ تمام ساتھیوں
سمیت برباد ہو جائیں گے۔"

17یونتن اور اخی معض یروشلم سے باہر کے چشمے عین
راجل کے پاس انتظار کر رہے تھے، کیونکہ وہ شہر میں
داخل ہو کر کسی کو نظر آنے کا خطرہ مول نہیں لے
سکتے تھے۔ ایک نوکرانی شہر سے نکل آئی اور اُنہیں حوسی
کا پیغام دے دیا تاکہ وہ آگے نکل کر اُسے داؤد تک
پہنچائیں۔ 18لیکن ایک جوان نے اُنہیں دیکھا اور بھاگ
کر ابی سلوم کو اطلاع دی۔ دونوں جلدی جلدی وہاں سے
چلے گئے اور ایک آدمی کے گھر میں چھپ گئے جو بحوریم
میں رہتا تھا۔ اُس کے صحن میں کنواں تھا۔ اُس میں وہ
اُتر گئے۔ 19آدمی کی بیوی نے کنوئیں کے منہ پر کپڑا بچھا
کر اُس پر اناج کے دانے بکھیر دیئے تاکہ کسی کو معلوم
نہ ہو کہ وہاں کنواں ہے۔

20ابی سلوم کے سپاہی اُس گھر میں پہنچے اور عورت
سے پوچھنے لگے، "اخی معض اور یونتن کہاں ہیں؟"
عورت نے جواب دیا، "وہ آگے نکل چکے ہیں، کیونکہ
وہ ندی کو پار کرنا چاہتے تھے۔" سپاہی دونوں آدمیوں
کا کھوج لگاتے لگاتے تھک گئے۔ آخرکار وہ خالی ہاتھ
یروشلم لوٹ گئے۔

21جب چلے گئے تو اخی معض اور یونتن کنوئیں سے
نکل کر سیدھے داؤد بادشاہ کے پاس چلے گئے تاکہ اُسے
پیغام سنائیں۔ اُنہوں نے کہا، "لازم ہے کہ آپ دریا کو
فوراً پار کریں!" پھر اُنہوں نے داؤد کو اخی تُفل کا پورا
منصوبہ بتایا۔ 22داؤد اور اُس کے تمام ساتھی جلد ہی
روانہ ہوئے اور اُسی رات دریائے یردن کو عبور کیا۔ پَو

پھٹتے وقت ایک بھی پیچھے نہیں رہ گیا تھا۔
23 جب اخی تُفل نے دیکھا کہ میرا مشورہ رد کیا گیا
ہے تو وہ اپنے گدھے پر زین کس کر اپنے وطنی شہر واپس
چلا گیا۔ وہاں اُس نے گھر کے تمام معاملات کا بندوبست
کیا، پھر جا کر پھانسی لے لی۔ اُسے اُس کے باپ کی قبر
میں دفنایا گیا۔
24 جب داؤد محنائم پہنچ گیا تو ابی سلوم اسرائیلی فوج کے
ساتھ دریائے یردن کو پار کرنے لگا۔ 25 اُس نے عماسا کو
فوج پر مقرر کیا تھا، کیونکہ یوآب تو داؤد کے ساتھ تھا۔
عماسا ایک اسماعیلی بنام اِترا کا بیٹا تھا۔ اُس کی ماں ابی جیل
بنت ناحس تھی، اور وہ یوآب کی ماں ضرویاہ کی بہن تھی۔
26 ابی سلوم اور اُس کے ساتھیوں نے ملکِ جِلعاد میں
پڑاؤ ڈالا۔
27 جب داؤد محنائم پہنچا تو تین آدمیوں نے اُس کا
استقبال کیا۔ سوبی بن ناحس عمونیوں کے دار الحکومت
ربّہ سے، مکیر بن عمی ایل لو دبار سے اور برزلی جِلعادی
راجلیم سے آئے۔ 28 تینوں نے داؤد اور اُس کے لوگوں
کو بستر، باسن، مٹی کے برتن، گندم، جَو، میدہ، اناج
کے بُھنے ہوئے دانے، لوبیا، مسور، 29 شہد، دہی، بھیڑ
بکریاں اور گائے کے دودھ کا پنیر مہیا کیا۔ کیونکہ اُنہوں
نے سوچا، ”یہ لوگ ریگستان میں چلتے چلتے ضرور بھوکے،
پیاسے اور تھکے ماندے ہو گئے ہوں گے۔“

جنگ کے لئے تیاریاں

18 داؤد نے اپنے فوجیوں کا معائنہ کر کے
ہزار ہزار اور سَو سَو افراد پر آدمی مقرر کئے۔
2 پھر اُس نے اُنہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک
حصے پر یوآب کو، دوسرے پر اُس کے بھائی ابی شے بن
ضرویاہ کو اور تیسرے پر اِتّی جاتی کو مقرر کیا۔
اُس نے فوجیوں کو بتایا، ”مَیں خود بھی آپ کے ساتھ
لڑنے کے لئے نکلوں گا۔“ 3 لیکن اُنہوں نے اعتراض
کیا، ”ایسا نہ کریں! اگر ہمیں بھاگنا بھی پڑے یا ہمارا آدھا
حصہ مارا بھی جائے تو ابی سلوم کے فوجیوں کے لئے اِتنا
کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ آپ ہی کو پکڑنا چاہتے ہیں،
کیونکہ آپ اُن کے نزدیک ہم میں سے 10,000 افراد
سے زیادہ اہم ہیں۔ چنانچہ بہتر ہے کہ آپ شہر ہی میں
رہیں اور وہاں سے ہماری حمایت کریں۔“
4 بادشاہ نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، جو کچھ آپ
کو معقول لگتا ہے وہی کروں گا۔“ وہ شہر کے دروازے
پر کھڑا ہوا، اور تمام مرد سَو سَو اور ہزار ہزار کے گروہوں
میں اُس کے سامنے سے گزر کر باہر نکلے۔ 5 یوآب، ابی
شے اور اِتّی کو اُس نے حکم دیا، ”میری خاطر جوان ابی
سلوم سے نرمی سے پیش آنا!“ تمام فوجیوں نے تینوں
کمانڈروں سے یہ بات سنی۔

ابی سلوم کی شکست

6 داؤد کے لوگ کھلے میدان میں اسرائیلیوں سے
لڑنے گئے۔ افرائیم کے جنگل میں اُن کی ٹکر ہوئی،
7 اور داؤد کے فوجیوں نے مخالفوں کو شکستِ فاش دی۔
اُن کے 20,000 افراد ہلاک ہوئے۔ 8 لڑائی پورے
جنگل میں پھیلتی گئی۔ یہ جنگل اِتنا خطرناک تھا کہ اُس
دن تلوار کی نسبت زیادہ لوگ اُس کی زد میں آ کر ہلاک
ہو گئے۔
9 اچانک داؤد کے کچھ فوجیوں کو ابی سلوم نظر آیا۔ وہ
خچر پر سوار بلوط کے ایک بڑے درخت کے سائے میں
سے گزرنے لگا تو اُس کے بال درخت کی شاخوں میں

اُلجھ گئے۔ اُس کا خچر آگے نکل گیا جبکہ ابی سلوم وہیں
آسمان و زمین کے درمیان لٹکا رہا۔ 10 جن آدمیوں نے
یہ دیکھا اُن میں سے ایک یوآب کے پاس گیا اور اطلاع
دی، ”مَیں نے ابی سلوم کو دیکھا ہے۔ وہ بلوط کے ایک
درخت میں لٹکا ہوا ہے۔“
11 یوآب پکارا، ”کیا آپ نے اُسے دیکھا؟ تو اُسے
وہیں کیوں نہ مار دیا؟ پھر مَیں آپ کو انعام کے طور
پر چاندی کے دس سِکے اور ایک کمربند دے دیتا۔“
12 لیکن آدمی نے اعتراض کیا، ”اگر آپ مجھے چاندی کے
ہزار سِکے بھی دیتے تو بھی مَیں بادشاہ کے بیٹے کو ہاتھ نہ
لگاتا۔ ہمارے سنتے سنتے بادشاہ نے آپ، ابی شے اور اِتّی
کو حکم دیا، ’میری خاطر ابی سلوم کو نقصان نہ پہنچائیں۔‘
13 اور اگر مَیں چپکے سے بھی اُسے قتل کرتا تو بھی اِس کی
خبر کسی نہ کسی وقت بادشاہ کے کانوں تک پہنچتی۔ کیونکہ
کوئی بھی بات بادشاہ سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ اگر مجھے اِس
صورت میں پکڑا جاتا تو آپ میری حمایت نہ کرتے۔“
14 یوآب بولا، ”میرا وقت مزید ضائع مت کرو۔“
اُس نے تین نیزے لے کر ابی سلوم کے دل میں
گھونپ دیئے جب وہ ابھی زندہ حالت میں درخت سے
لٹکا ہوا تھا۔ 15 پھر یوآب کے دس سلاح برداروں نے
ابی سلوم کو گھیر کر اُسے ہلاک کر دیا۔
16 تب یوآب نے نرسنگا بجا دیا، اور اُس کے فوجی
دوسروں کا تعاقب کرنے سے باز آ کر واپس آ گئے۔
17 باقی اسرائیلی اپنے اپنے گھر بھاگ گئے۔ یوآب کے
آدمیوں نے ابی سلوم کی لاش کو ایک گہرے گڑھے میں
پھینک کر اُس پر پتھروں کا بڑا ڈھیر لگا دیا۔
18 کچھ دیر پہلے ابی سلوم اِس خیال سے بادشاہ کی وادی
میں اپنی یاد میں ایک ستون کھڑا کر چکا تھا کہ میرا کوئی
بیٹا نہیں ہے جو میرا نام قائم رکھے۔ آج تک یہ ’ابی سلوم
کی یادگار‘ کہلاتا ہے۔

داؤد کو ابی سلوم کی موت کی خبر ملتی ہے

19 اخی معض بن صدوق نے یوآب سے درخواست
کی، ”مجھے دوڑ کر بادشاہ کو خوش خبری سنانے دیں کہ
رب نے اُسے دشمنوں سے بچا لیا ہے۔“ 20 لیکن یوآب
نے انکار کیا، ”جو پیغام آپ کو بادشاہ تک پہنچانا ہے
وہ اُس کے لئے خوش خبری نہیں ہے، کیونکہ اُس کا بیٹا
مر گیا ہے۔ کسی اَور وقت مَیں ضرور آپ کو اُس کے
پاس بھیج دوں گا، لیکن آج نہیں۔“ 21 اُس نے ایتھوپیا
کے ایک آدمی کو حکم دیا، ”جائیں اور بادشاہ کو بتائیں۔“
آدمی یوآب کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا اور پھر دوڑ
کر چلا گیا۔
22 لیکن اخی معض خوش نہیں تھا۔ وہ اصرار کرتا رہا،
”کچھ بھی ہو جائے، مہربانی کر کے مجھے اُس کے پیچھے
دوڑنے دیں!“ ایک اَور بار یوآب نے اُسے روکنے کی
کوشش کی، ”بیٹے، آپ جانے کے لئے کیوں تڑپتے
ہیں؟ جو خبر پہنچانی ہے اُس کے لئے آپ کو انعام
نہیں ملے گا۔“ 23 اخی معض نے جواب دیا، ”کوئی
بات نہیں۔ کچھ بھی ہو جائے، مَیں ہر صورت میں دوڑ
کر بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہوں۔“ تب یوآب نے
اُسے جانے دیا۔ اخی معض نے دریائے یردن کے کھلے
میدان کا راستہ لیا، اِس لئے وہ ایتھوپیا کے آدمی سے پہلے
بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔
24 اُس وقت داؤد شہر کے باہر اور اندر والے
دروازوں کے درمیان بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ جب پہرے
دار دروازے کے اوپر کی فصیل پر چڑھا تو اُسے ایک تنہا

آدمی نظر آیا جو دوڑتا ہوا اُن کی طرف آ رہا تھا۔ 25 پہرے
دار نے آواز دے کر بادشاہ کو اطلاع دی۔ داؤد بولا، ”اگر
اکیلا ہو تو ضرور خوش خبری لے کر آ رہا ہو گا۔“ یہ آدمی
بھاگتا بھاگتا قریب آ گیا، 26 لیکن اِتنے میں پہرے دار
کو ایک اَور آدمی نظر آیا جو شہر کی طرف دوڑتا ہوا آ رہا
تھا۔ اُس نے شہر کے دروازے کے دربان کو آواز دی،
”ایک اَور آدمی دوڑتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ وہ بھی اکیلا
ہی آ رہا ہے۔“ داؤد نے کہا، ”وہ بھی اچھی خبر لے کر
آ رہا ہے۔“ 27 پھر پہرے دار پکارا، ”لگتا ہے کہ پہلا
آدمی اخی معض بن صدوق ہے، کیونکہ وہی یوں چلتا
ہے۔“ داؤد کو تسلی ہوئی، ”اخی معض اچھا بندہ ہے۔
وہ ضرور اچھی خبر لے کر آ رہا ہو گا۔“

28 دُور سے اخی معض نے بادشاہ کو آواز دی، ”بادشاہ
کی سلامتی ہو!“ وہ اوندھے منہ بادشاہ کے سامنے جھک
کر بولا، ”رب آپ کے خدا کی تمجید ہو! اُس نے آپ
کو اُن لوگوں سے بچا لیا ہے جو میرے آقا اور بادشاہ کے
خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔“ 29 داؤد نے پوچھا،
”اور میرا بیٹا ابی سلوم؟ کیا وہ محفوظ ہے؟“ اخی معض
نے جواب دیا، ”جب یوآب نے مجھے اور بادشاہ کے
دوسرے خادم کو آپ کے پاس رُخصت کیا تو اُس وقت
بڑی افرا تفری تھی۔ مجھے تفصیل سے معلوم نہ ہوا کہ کیا
ہو رہا ہے۔“ 30 بادشاہ نے حکم دیا، ”ایک طرف ہو
کر میرے پاس کھڑے ہو جائیں!“ اخی معض نے ایسا
ہی کیا۔

31 پھر ایتھوپیا کا آدمی پہنچ گیا۔ اُس نے کہا، ”میرے
بادشاہ، میری خوش خبری سنیں! آج رب نے آپ کو اُن
سب لوگوں سے نجات دلائی ہے جو آپ کے خلاف
اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔“ 32 بادشاہ نے سوال کیا،
”اور میرا بیٹا ابی سلوم؟ کیا وہ محفوظ ہے؟“ ایتھوپیا کے
آدمی نے جواب دیا، ”میرے آقا، جس طرح اُس کے
ساتھ ہوا ہے، اُس طرح آپ کے تمام دشمنوں کے ساتھ
ہو جائے، اُن سب کے ساتھ جو آپ کو نقصان پہنچانا
چاہتے ہیں!“

33 یہ سن کر بادشاہ لرز اُٹھا۔ شہر کے دروازے کے
اوپر کی فصیل پر ایک کمرا تھا۔ اب بادشاہ روتے روتے
سیڑھیوں پر چڑھنے لگا اور چیختے چلّاتے اُس کمرے میں
چلا گیا، ”ہائے میرے بیٹے ابی سلوم! میرے بیٹے،
میرے بیٹے ابی سلوم! کاش مَیں ہی تیری جگہ مر جاتا۔
ہائے ابی سلوم، میرے بیٹے، میرے بیٹے!“

یوآب داؤد کو سمجھاتا ہے

19 یوآب کو اطلاع دی گئی، ”بادشاہ روتے
روتے ابی سلوم کا ماتم کر رہا ہے۔“ 2 جب
فوجیوں کو خبر ملی کہ بادشاہ اپنے بیٹے کا ماتم کر رہا ہے تو
فتح پانے پر اُن کی ساری خوشی کافور ہو گئی۔ ہر طرف ماتم
اور غم کا سماں تھا۔ 3 اُس دن داؤد کے آدمی چوری چوری
شہر میں گھُس آئے، ایسے لوگوں کی طرح جو میدانِ جنگ
سے فرار ہونے پر شرماتے ہوئے چپکے سے شہر میں آ
جاتے ہیں۔

4 بادشاہ ابھی کمرے میں بیٹھا تھا۔ اپنے منہ کو ڈھانپ
کر وہ چیختا چلّاتا رہا، ”ہائے میرے بیٹے ابی سلوم! ہائے
ابی سلوم، میرے بیٹے، میرے بیٹے!“ 5 تب یوآب اُس
کے پاس جا کر اُسے سمجھانے لگا، ”آج آپ کے خادموں
نے نہ صرف آپ کی جان بچائی ہے بلکہ آپ کے
بیٹوں، بیٹیوں، بیویوں اور داشتاؤں کی جان بھی۔ تو بھی
آپ نے اُن کا منہ کالا کر دیا ہے۔ 6 جو آپ سے نفرت

کرتے ہیں اُن سے آپ محبت رکھتے ہیں جبکہ جو آپ
سے پیار کرتے ہیں اُن سے آپ نفرت کرتے ہیں۔ آج
آپ نے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ آپ کے کمانڈر اور
دستے آپ کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہاں،
آج مَیں نے جان لیا ہے کہ اگر ابی سلوم زندہ ہوتا تو آپ
خوش ہوتے، خواہ ہم باقی تمام لوگ ہلاک کیوں نہ ہو
جاتے۔ 7 اب اُٹھ کر باہر جائیں اور اپنے خادموں کی
حوصلہ افزائی کریں۔ رب کی قسم، اگر آپ باہر نہ نکلیں
گے تو رات تک ایک بھی آپ کے ساتھ نہیں رہے گا۔
پھر آپ پر ایسی مصیبت آئے گی جو آپ کی جوانی سے
لے کر آج تک آپ پر نہیں آئی ہے۔"

8 تب داؤد اُٹھا اور شہر کے دروازے کے پاس اُتر آیا۔
جب فوجیوں کو بتایا گیا کہ بادشاہ شہر کے دروازے میں
بیٹھا ہے تو وہ سب اُس کے سامنے جمع ہوئے۔

داؤد یروشلم واپس آتا ہے

اِتنے میں اسرائیلی اپنے گھر بھاگ گئے تھے۔
9 اسرائیل کے تمام قبیلوں میں لوگ آپس میں بحث
مباحثہ کرنے لگے، "داؤد بادشاہ نے ہمیں ہمارے
دشمنوں سے بچایا، اور اُسی نے ہمیں فلستیوں کے ہاتھ
سے آزاد کر دیا۔ لیکن ابی سلوم کی وجہ سے وہ ملک
سے ہجرت کر گیا ہے۔ 10 اب جب ابی سلوم جسے ہم
نے مسح کر کے بادشاہ بنایا تھا مر گیا ہے تو آپ بادشاہ کو
واپس لانے سے کیوں جھجکتے ہیں؟"

11 داؤد نے صدوق اور ابیاتر اماموں کی معرفت یہوداہ
کے بزرگوں کو اطلاع دی، "یہ بات مجھ تک پہنچ گئی ہے
کہ تمام اسرائیل اپنے بادشاہ کا استقبال کر کے اُسے محل
میں واپس لانا چاہتا ہے۔ تو پھر آپ کیوں دیر کر رہے
ہیں؟ کیا آپ مجھے واپس لانے میں سب سے آخر میں
آنا چاہتے ہیں؟ 12 آپ میرے بھائی، میرے قریبی رشتے
دار ہیں۔ تو پھر آپ بادشاہ کو واپس لانے میں آخر میں
کیوں آ رہے ہیں؟" 13 اور ابی سلوم کے کمانڈر عماسا کو
دونوں اماموں نے داؤد کا یہ پیغام پہنچایا، "سنیں، آپ
میرے بھتیجے ہیں، اِس لئے اب سے آپ ہی یوآب کی
جگہ میری فوج کے کمانڈر ہوں گے۔ اللہ مجھے سخت سزا
دے اگر مَیں اپنا یہ وعدہ پورا نہ کروں۔"

14 اِس طرح داؤد یہوداہ کے تمام دلوں کو جیت سکا،
اور سب کے سب اُس کے پیچھے لگ گئے۔ اُنہوں نے
اُسے پیغام بھیجا، "واپس آئیں، آپ بھی اور آپ کے
تمام لوگ بھی۔" 15 تب داؤد یروشلم واپس چلنے لگا۔
جب وہ دریائے یردن تک پہنچا تو یہوداہ کے لوگ جِلجال
میں آئے تاکہ اُس سے ملیں اور اُسے دریا کے دوسرے
کنارے تک پہنچائیں۔

داؤد سِمعی کو معاف کر دیتا ہے

16 بن یمینی شہر بحوریم کا سِمعی بن جیرا بھی بھاگ کر
یہوداہ کے آدمیوں کے ساتھ داؤد سے ملنے آیا۔ 17 بن
یمین کے قبیلے کے ہزار آدمی اُس کے ساتھ تھے۔ ساؤل
کا پرانا نوکر ضیبا بھی اپنے 15 بیٹوں اور 20 نوکروں
سمیت اُن میں شامل تھا۔ بادشاہ کے یردن کے کنارے
تک پہنچنے سے پہلے پہلے 18 وہ جلدی سے دریا کو عبور
کر کے اُس کے پاس آئے تاکہ بادشاہ کے گھرانے کو
دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچائیں اور ہر طرح سے
بادشاہ کو خوش رکھیں۔

داؤد دریا کو پار کرنے کو تھا کہ سِمعی اوندھے منہ اُس
کے سامنے گر گیا۔ 19 اُس نے التماس کی، "میرے آقا،

مجھے معاف کریں۔ جو زیادتی مَیں نے اُس دن آپ سے
کی جب آپ کو یروشلم کو چھوڑنا پڑا وہ یاد نہ کریں۔ براہِ
کرم یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں۔ 20 مَیں نے جان
لیا ہے کہ مجھ سے بڑا جرم سرزد ہوا ہے، اِس لئے آج
مَیں یوسف کے گھرانے کے تمام افراد سے پہلے ہی اپنے
آقا اور بادشاہ کے حضور آ گیا ہوں۔“

21 ابی شے بن ضرویاہ بولا، ”سِمعی سزائے موت
کے لائق ہے! اُس نے رب کے مسح کئے ہوئے
بادشاہ پر لعنت کی ہے۔“ 22 لیکن داؤد نے اُسے ڈانٹا،
”میرا آپ اور آپ کے بھائی یوآب کے ساتھ کیا واسطہ؟
ایسی باتوں سے آپ اِس دن میرے مخالف بن گئے
ہیں! آج تو اسرائیل میں کسی کو سزائے موت دینے کا
نہیں بلکہ خوشی کا دن ہے۔ دیکھیں، اِس دن مَیں دوبارہ
اسرائیل کا بادشاہ بن گیا ہوں!“ 23 پھر بادشاہ سِمعی سے
مخاطب ہوا، ”رب کی قسم، آپ نہیں مریں گے۔“

مفی بوست داؤد سے ملنے آتا ہے

24 ساؤل کا پوتا مفی بوست بھی بادشاہ سے ملنے آیا۔
اُس دن سے جب داؤد کو یروشلم کو چھوڑنا پڑا آج تک
جب وہ سلامتی سے واپس پہنچا مفی بوست ماتم کی حالت
میں رہا تھا۔ نہ اُس نے اپنے پاؤں نہ اپنے کپڑے دھوئے
تھے، نہ اپنی مونچھوں کی کانٹ چھانٹ کی تھی۔ 25 جب
وہ بادشاہ سے ملنے کے لئے یروشلم سے نکلا تو بادشاہ نے
اُس سے سوال کیا، ”مفی بوست، آپ میرے ساتھ
کیوں نہیں گئے تھے؟“

26 اُس نے جواب دیا، ”میرے آقا اور بادشاہ،
مَیں جانے کے لئے تیار تھا، لیکن میرا نوکر ضیبا مجھے
دھوکا دے کر اکیلا ہی چلا گیا۔ مَیں نے تو اُسے بتایا تھا،
’میرے گدھے پر زین کسو تاکہ مَیں بادشاہ کے ساتھ
روانہ ہو سکوں۔‘ اور میرا جانے کا کوئی اَور وسیلہ تھا
نہیں، کیونکہ مَیں دونوں ٹانگوں سے معذور ہوں۔
27 ضیبا نے مجھ پر تہمت لگائی ہے۔ لیکن میرے آقا
اور بادشاہ اللہ کے فرشتے جیسے ہیں۔ میرے ساتھ وہی
کچھ کریں جو آپ کو مناسب لگے۔ 28 میرے دادا کے
پورے گھرانے کو آپ ہلاک کر سکتے تھے، لیکن پھر بھی
آپ نے میری عزت کر کے اُن مہمانوں میں شامل کر
لیا جو روزانہ آپ کی میز پر کھانا کھاتے ہیں۔ چنانچہ میرا
کیا حق ہے کہ مَیں بادشاہ سے مزید اپیل کروں۔“

29 بادشاہ بولا، ”اب بس کریں۔ مَیں نے فیصلہ کر لیا
ہے کہ آپ کی زمینیں آپ اور ضیبا میں برابر تقسیم کی
جائیں۔“ 30 مفی بوست نے جواب دیا، ”وہ سب کچھ
لے لے۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ آج میرے آقا
اور بادشاہ سلامتی سے اپنے محل میں واپس آ پہنچے ہیں۔“

داؤد اور برزلی

31 برزلی جِلعادی راجلیم سے آیا تھا تاکہ بادشاہ کے
ساتھ دریائے یردن کو پار کر کے اُسے رُخصت کرے۔
32 برزلی 80 سال کا تھا۔ محنائم میں رہتے وقت اُسی
نے داؤد کی مہمان نوازی کی تھی، کیونکہ وہ بہت امیر
تھا۔ 33 اب داؤد نے برزلی کو دعوت دی، ”میرے ساتھ
یروشلم جا کر وہاں رہیں! مَیں آپ کا ہر طرح سے خیال
رکھوں گا۔“

34 لیکن برزلی نے انکار کیا، ”میری زندگی کے
تھوڑے دن باقی ہیں، مَیں کیوں یروشلم میں جا بسوں؟
35 میری عمر 80 سال ہے۔ نہ مَیں اچھی اور بُری چیزوں
میں امتیاز کر سکتا، نہ مجھے کھانے پینے کی چیزوں کا مزہ

آتا ہے۔ گیت گانے والوں کی آوازیں بھی مجھ سے سنی
نہیں جاتیں۔ نہیں میرے آقا اور بادشاہ، اگر مَیں آپ
کے ساتھ جاؤں تو آپ کے لئے صرف بوجھ کا باعث
ہوں گا۔ 36 اِس کی ضرورت نہیں کہ آپ مجھے اِس قسم
کا معاوضہ دیں۔ مَیں بس آپ کے ساتھ دریائے یردن
کو پار کروں گا 37 اور پھر اگر اجازت ہو تو واپس چلا جاؤں
گا۔ مَیں اپنے ہی شہر میں مرنا چاہتا ہوں، جہاں میرے
ماں باپ کی قبر ہے۔ لیکن میرا بیٹا کِمہام آپ کی خدمت
میں حاضر ہے۔ وہ آپ کے ساتھ چلا جائے تو آپ اُس
کے لئے وہ کچھ کریں جو آپ کو مناسب لگے۔“

38 داؤد نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، کِمہام میرے
ساتھ جائے۔ اور جو کچھ بھی آپ چاہیں گے مَیں اُس کے
لئے کروں گا۔ اگر کوئی کام ہے جو مَیں آپ کے لئے کر
سکتا ہوں تو مَیں حاضر ہوں۔“

39 پھر داؤد نے اپنے ساتھیوں سمیت دریا کو عبور
کیا۔ برزلی کو بوسہ دے کر اُس نے اُسے برکت دی۔
برزلی اپنے شہر واپس چل پڑا 40 جبکہ داؤد جِلجال کی
طرف بڑھ گیا۔ کِمہام بھی ساتھ گیا۔ اِس کے علاوہ
یہوداہ کے سب اور اسرائیل کے آدھے لوگ اُس کے
ساتھ چلے۔

اسرائیل اور یہوداہ آپس میں جھگڑتے ہیں

41 راستے میں اسرائیل کے مرد بادشاہ کے پاس آ کر
شکایت کرنے لگے، ”ہمارے بھائیوں یہوداہ کے لوگوں
نے آپ کو آپ کے گھرانے اور فوجیوں سمیت چوری
چوری کیوں دریائے یردن کے مغربی کنارے تک
پہنچایا؟ یہ ٹھیک نہیں ہے۔“

42 یہوداہ کے مردوں نے جواب دیا، ”بات یہ ہے
کہ ہم بادشاہ کے قریبی رشتے دار ہیں۔ آپ کو یہ دیکھ کر
غصہ کیوں آ گیا ہے؟ نہ ہم نے بادشاہ کا کھانا کھایا، نہ
اُس سے کوئی تحفہ پایا ہے۔“

43 تو بھی اسرائیل کے مردوں نے اعتراض کیا،
”ہمارے دس قبیلے ہیں، اِس لئے ہمارا بادشاہ کی خدمت
کرنے کا دس گُنا زیادہ حق ہے۔ تو پھر آپ ہمیں حقیر
کیوں جانتے ہیں؟ ہم نے تو پہلے اپنے بادشاہ کو واپس
لانے کی بات کی تھی۔“ یوں بحث مباحثہ جاری رہا،
لیکن یہوداہ کے مردوں کی باتیں زیادہ سخت تھیں۔

سبع داؤد کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے

20 جھگڑنے والوں میں سے ایک بدمعاش تھا
جس کا نام سبع بن بِکری تھا۔ وہ بن یمینی
تھا۔ اب اُس نے نرسنگا بجا کر اعلان کیا، ”نہ ہمیں داؤد
سے میراث میں کچھ ملے گا، نہ یسّی کے بیٹے سے کچھ
ملنے کی اُمید ہے۔ اے اسرائیل، ہر ایک اپنے گھر واپس
چلا جائے!“ 2 تب تمام اسرائیلی داؤد کو چھوڑ کر سبع
بن بِکری کے پیچھے لگ گئے۔ صرف یہوداہ کے مرد اپنے
بادشاہ کے ساتھ لپٹے رہے اور اُسے یردن سے لے کر
یروشلم تک پہنچایا۔

3 جب داؤد اپنے محل میں داخل ہوا تو اُس نے اُن
دس داشتاؤں کا بندوبست کرایا جن کو اُس نے محل کو
سنبھالنے کے لئے پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ وہ اُنہیں ایک
خاص گھر میں الگ رکھ کر اُن کی تمام ضروریات پوری
کرتا رہا لیکن اُن سے کبھی ہم بستر نہ ہوا۔ وہ کہیں جا
نہ سکیں، اور اُنہیں زندگی کے آخری لمحے تک بیوہ کی سی
زندگی گزارنی پڑی۔

4 پھر داؤد نے عماسا کو حکم دیا، ”یہوداہ کے تمام

فوجیوں کو میرے پاس بُلا لائیں۔ تین دن کے اندر اندر
اُن کے ساتھ حاضر ہو جائیں۔‘‘ 5 عماسا روانہ ہوا۔ لیکن
جب تین دن کے بعد لوٹ نہ آیا 6 تو داؤد ابی شے سے
مخاطب ہوا، ’’آخر میں سبع بن بِکری ہمیں ابی سلوم کی
نسبت زیادہ نقصان پہنچائے گا۔ جلدی کریں، میرے
دستوں کو لے کر اُس کا تعاقب کریں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ
قلعہ بند شہروں کو قبضے میں لے لے اور یوں ہمارا بڑا
نقصان ہو جائے۔‘‘ 7 تب یوآب کے سپاہی، بادشاہ کا
دستہ کریتی و فلیتی اور تمام ماہر فوجی یروشلم سے نکل کر
سبع بن بِکری کا تعاقب کرنے لگے۔

8 جب وہ جِبعون کی بڑی چٹان کے پاس پہنچے تو اُن
کی ملاقات عماسا سے ہوئی جو تھوڑی دیر پہلے وہاں پہنچ گیا
تھا۔ یوآب اپنا فوجی لباس پہنے ہوئے تھا، اور اُس پر اُس
نے کمر میں اپنی تلوار کی پیٹی باندھی ہوئی تھی۔ اب جب
وہ عماسا سے ملنے گیا تو اُس نے اپنے بائیں ہاتھ سے
تلوار کو چوری چوری میان سے نکال لیا۔ 9 اُس نے
سلام کر کے کہا، ’’بھائی، کیا سب ٹھیک ہے؟‘‘ اور
پھر اپنے دہنے ہاتھ سے عماسا کی داڑھی کو یوں پکڑ لیا
جیسے اُسے بوسہ دینا چاہتا ہو۔ 10 عماسا نے یوآب کے
دوسرے ہاتھ میں تلوار پر دھیان نہ دیا، اور اچانک یوآب
نے اُسے اِتنے زور سے پیٹ میں گھونپ دیا کہ اُس
کی انتڑیاں پھوٹ کر زمین پر گر گئیں۔ تلوار کو دوبارہ
استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی، کیونکہ عماسا فوراً
مر گیا۔

پھر یوآب اور ابی شے سبع کا تعاقب کرنے کے لئے
آگے بڑھے۔ 11 یوآب کا ایک فوجی عماسا کی لاش کے
پاس کھڑا رہا اور گزرنے والے فوجیوں کو آواز دیتا رہا،
’’جو یوآب اور داؤد کے ساتھ ہے وہ یوآب کے پیچھے
ہو لے!‘‘ 12 لیکن جتنے وہاں سے گزرے وہ عماسا
کا خون آلودہ اور تڑپتا ہوا جسم دیکھ کر رُک گئے۔ جب
آدمی نے دیکھا کہ لاش رُکاوٹ کا باعث بن گئی ہے
تو اُس نے اُسے راستے سے ہٹا کر کھیت میں گھسیٹ
لیا اور اُس پر کپڑا ڈال دیا۔ 13 لاش کے غائب ہو
جانے پر سب لوگ یوآب کے پیچھے چلے گئے اور سبع کا
تعاقب کرنے لگے۔

14 اِتنے میں سبع پورے اسرائیل سے گزرتے
گزرتے شمال کے شہر ابیل بیت معکہ تک پہنچ گیا تھا۔
بِکری کے خاندان کے تمام مرد بھی اُس کے پیچھے لگ
کر وہاں پہنچ گئے تھے۔ 15 تب یوآب اور اُس کے فوجی
وہاں پہنچ کر شہر کا محاصرہ کرنے لگے۔ اُنہوں نے شہر
کی باہر والی دیوار کے ساتھ ساتھ مٹی کا بڑا تودہ لگایا اور
اُس پر سے گزر کر اندر والی بڑی دیوار تک پہنچ گئے۔ وہاں
وہ دیوار کی توڑ پھوڑ کرنے لگے تاکہ وہ گر جائے۔

16 تب شہر کی ایک دانش مند عورت نے فصیل سے
یوآب کے لوگوں کو آواز دی، ’’سنیں! یوآب کو یہاں بُلا
لیں تاکہ مَیں اُس سے بات کر سکوں۔‘‘ 17 جب یوآب
دیوار کے پاس آیا تو عورت نے سوال کیا، ’’کیا آپ
یوآب ہیں؟‘‘ یوآب نے جواب دیا، ’’مَیں ہی ہوں۔‘‘
عورت نے درخواست کی، ’’ذرا میری باتوں پر دھیان
دیں۔‘‘ یوآب بولا، ’’ٹھیک ہے، مَیں سن رہا ہوں۔‘‘
18 پھر عورت نے اپنی بات پیش کی، ’’پرانے زمانے
میں کہا جاتا تھا کہ ابیل شہر سے مشورہ لو تو بات بنے
گی۔ 19 دیکھیں، ہمارا شہر اسرائیل کا سب سے زیادہ امن
پسند اور وفادار شہر ہے۔ آپ ایک ایسا شہر تباہ کرنے کی
کوشش کر رہے ہیں جو ’اسرائیل کی ماں‘ کہلاتا ہے۔ آپ
رب کی میراث کو کیوں ہڑپ کر لینا چاہتے ہیں؟‘‘

20 یوآب نے جواب دیا، ''اللہ نہ کرے کہ مَیں آپ
کے شہر کو ہڑپ یا تباہ کروں۔ 21 میرے آنے کا ایک اَور
مقصد ہے۔ افرائیم کے پہاڑی علاقے کا ایک آدمی داؤد
بادشاہ کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے جس کا نام سبع بن
بِکری ہے۔ اُسے ڈھونڈ رہے ہیں۔ اُسے ہمارے حوالے
کریں تو ہم شہر کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔''

عورت نے کہا، ''ٹھیک ہے، ہم دیوار پر سے اُس کا
سر آپ کے پاس پھینک دیں گے۔'' 22 اُس نے ابیل
بیت معکہ کے باشندوں سے بات کی اور اپنی حکمت سے
اُنہیں قائل کیا کہ ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اُنہوں نے سبع
کا سر قلم کر کے یوآب کے پاس پھینک دیا۔ تب یوآب
نے نرسنگا بجا کر شہر کو چھوڑنے کا حکم دیا، اور تمام فوجی
اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے۔ یوآب خود یروشلم میں
داؤد بادشاہ کے پاس لوٹ گیا۔

داؤد کے اعلیٰ افسر

23 یوآب پوری اسرائیلی فوج پر، بِنایاہ بن یہویدع شاہی
دستے کریتی و فلیتی پر 24 اور ادورام بے گاریوں پر مقرر
تھا۔ یہوسفط بن اخی لُود بادشاہ کا مشیرِ خاص تھا۔ 25 سِوا
میرمنشی تھا اور صدوق اور ابیاتر امام تھے۔ 26 عیرا یائیری
داؤد کا ذاتی امام تھا۔

ساؤل کے جرم کا کفارہ

21 داؤد کی حکومت کے دوران کال پڑ گیا
جو تین سال تک جاری رہا۔ جب داؤد
نے اِس کی وجہ دریافت کی تو رب نے جواب دیا،
''کال اِس لئے ختم نہیں ہو رہا کہ ساؤل نے جِبعونیوں
کو قتل کیا تھا۔''

2 تب بادشاہ نے جِبعونیوں کو بُلا لیا تاکہ اُن سے بات
کرے۔ اصل میں وہ اسرائیلی نہیں بلکہ اموریوں کا بچا کھچا
حصہ تھے۔ ملکِ کنعان پر قبضہ کرتے وقت اسرائیلیوں
نے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ کو ہلاک نہیں
کریں گے۔ لیکن ساؤل نے اسرائیل اور یہوداہ کے لئے
جوش میں آ کر اُنہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔

3 داؤد نے جِبعونیوں سے پوچھا، ''مَیں اُس زیادتی
کا کفارہ کس طرح دے سکتا ہوں جو آپ سے ہوئی
ہے؟ مَیں آپ کے لئے کیا کروں تاکہ آپ دوبارہ اُس
زمین کو برکت دیں جو رب نے ہمیں میراث میں دی
ہے؟'' 4 اُنہوں نے جواب دیا، ''جو ساؤل نے ہمارے
اور ہمارے خاندانوں کے ساتھ کیا ہے اُس کا ازالہ
سونے چاندی سے نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی مناسب نہیں
کہ ہم اِس کے عوض کسی اسرائیلی کو مار دیں۔'' داؤد
نے سوال کیا، ''تو پھر مَیں آپ کے لئے کیا کروں؟''
5 جِبعونیوں نے کہا، ''ساؤل ہی نے ہمیں ہلاک کرنے
کا منصوبہ بنایا تھا، وہی ہمیں تباہ کرنا چاہتا تھا تاکہ ہم
اسرائیل کی کسی بھی جگہ قائم نہ رہ سکیں۔ 6 اِس لئے
ساؤل کی اولاد میں سے سات مردوں کو ہمارے حوالے
کر دیں۔ ہم اُنہیں رب کے چنے ہوئے بادشاہ ساؤل کے
وطنی شہر جِبعہ میں رب کے پہاڑ پر موت کے گھاٹ اُتار
کر اُس کے حضور لٹکا دیں۔''

بادشاہ نے جواب دیا، ''مَیں اُنہیں آپ کے حوالے
کر دوں گا۔'' 7 یونتن کا بیٹا مفی بوست ساؤل کا پوتا تو
تھا، لیکن بادشاہ نے اُسے نہ چھیڑا، کیونکہ اُس نے رب
کی قسم کھا کر یونتن سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں آپ کی
اولاد کو کبھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ 8 چنانچہ اُس نے
ساؤل کی داشتہ رِصفہ بنت ایّاہ کے دو بیٹوں ارمونی اور مفی

بوست کو اور اِس کے علاوہ ساؤل کی بیٹی میرب کے پانچ
بیٹوں کو چن لیا۔ میرب برزلی محولاتی کے بیٹے عدری ایل
کی بیوی تھی۔ 9 اِن سات آدمیوں کو داؤد نے جِبعونیوں
کے حوالے کر دیا۔

ساتوں آدمیوں کو مذکورہ پہاڑ پر لایا گیا۔ وہاں
جِبعونیوں نے اُنہیں قتل کر کے رب کے حضور لٹکا دیا۔
وہ سب ایک ہی دن مر گئے۔ اُس وقت جَو کی فصل کی
کٹائی شروع ہوئی تھی۔

10 تب رِصفہ بنت ایّاہ ساتوں لاشوں کے پاس گئی اور
پتھر پر اپنے لئے ٹاٹ کا کپڑا بچھا کر لاشوں کی حفاظت
کرنے لگی۔ دن کے وقت وہ پرندوں کو بھگاتی اور رات
کے وقت جنگلی جانوروں کو لاشوں سے دُور رکھتی رہی۔
وہ بہار کے موسم میں فصل کی کٹائی کے پہلے دنوں سے
لے کر اُس وقت تک وہاں ٹھہری رہی جب تک بارش
نہ ہوئی۔

11 جب داؤد کو معلوم ہوا کہ ساؤل کی داشتہ رِصفہ
نے کیا کِیا ہے 12-14 تو وہ یبیس جِلعاد کے باشندوں
کے پاس گیا اور اُن سے ساؤل اور اُس کے بیٹے یونتن
کی ہڈیوں کو لے کر ساؤل کے باپ قیس کی قبر میں
دفنایا۔ (جب فلستیوں نے جِلبوعہ کے پہاڑی علاقے میں
اسرائیلیوں کو شکست دی تھی تو اُنہوں نے ساؤل اور
یونتن کی لاشوں کو بیت شان کے چوک میں لٹکا دیا تھا۔
تب یبیس جِلعاد کے آدمی چوری چوری وہاں آ کر لاشوں
کو اپنے پاس لے گئے تھے۔) داؤد نے جِبعہ میں اب
تک لٹکی سات لاشوں کو بھی اُتار کر ضلع میں قیس کی
قبر میں دفنایا۔ ضلع بن یمین کے قبیلے کی آبادی ہے۔
جب سب کچھ داؤد کے حکم کے مطابق کیا گیا تھا تو
رب نے ملک کے لئے دعائیں سن لیں۔

فلستیوں سے جنگیں

15 ایک اَور بار فلستیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان
جنگ چھڑ گئی۔ داؤد اپنی فوج سمیت فلستیوں سے
لڑنے کے لئے نکلا۔ جب وہ لڑتا لڑتا نڈھال ہو گیا تھا
16 تو ایک فلستی نے اُس پر حملہ کیا جس کا نام اِشبی
بنوب تھا۔ یہ آدمی دیو قامت مردِ رفا کی نسل سے تھا۔
اُس کے پاس نئی تلوار اور اِتنا لمبا نیزہ تھا کہ صرف اُس
کی پیتل کی نوک کا وزن تقریباً ساڑھے 3 کلو گرام تھا۔
17 لیکن ابی شے بن ضرویاہ دوڑ کر داؤد کی مدد کرنے آیا
اور فلستی کو مار ڈالا۔ اِس کے بعد داؤد کے فوجیوں نے
قسم کھائی، ”آئندہ آپ لڑنے کے لئے ہمارے ساتھ
نہیں نکلیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ اسرائیل کا چراغ بجھ
جائے۔“

18 اِس کے بعد اسرائیلیوں کو جوب کے قریب بھی
فلستیوں سے لڑنا پڑا۔ وہاں سِبکی حوساتی نے دیو قامت
مردِ رفا کی اولاد میں سے ایک آدمی کو مار ڈالا جس کا نام
سف تھا۔

19 جوب کے قریب ایک اَور لڑائی چھڑ گئی۔ اِس
کے دوران بیت لحم کے اِلحنان بن یعرے اُرجیم نے جاتی
جالوت کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جالوت کا نیزہ
کھڈی کے شہتیر جیسا بڑا تھا۔ 20 ایک اَور دفعہ جات کے
پاس لڑائی ہوئی۔ فلستیوں کا ایک فوجی جو رفا کی نسل
کا تھا بہت لمبا تھا۔ اُس کے ہاتھوں اور پیروں کی چھ
چھ اُنگلیاں یعنی مل کر 24 اُنگلیاں تھیں۔ 21 جب وہ
اسرائیلیوں کا مذاق اُڑانے لگا تو داؤد کے بھائی سِمعہ کے
بیٹے یونتن نے اُسے مار ڈالا۔ 22 جات کے یہ دیو قامت
مردِ رفا کی اولاد تھے، اور وہ داؤد اور اُس کے فوجیوں کے
ہاتھوں ہلاک ہوئے۔

داؤد کا گیت

22 جس دن رب نے داؤد کو تمام دشمنوں اور
ساؤل کے ہاتھ سے بچایا اُس دن بادشاہ
نے گیت گایا،
2 ”رب میری چٹان، میرا قلعہ اور میرا نجات
دہندہ ہے۔
3 میرا خدا میری چٹان ہے جس میں مَیں پناہ لیتا
ہوں۔ وہ میری ڈھال، میری نجات کا پہاڑ، میرا بلند حصار
اور میری پناہ گاہ ہے۔ تُو میرا نجات دہندہ ہے جو مجھے ظلم
و تشدد سے بچاتا ہے۔
4 مَیں رب کو پکارتا ہوں، اُس کی تمجید ہو! تب وہ
مجھے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔
5 موت کی موجوں نے مجھے گھیر لیا، ہلاکت کے
سیلاب نے میرے دل پر دہشت طاری کی۔
6 پاتال کے رسّوں نے مجھے جکڑ لیا، موت نے میرے
راستے میں اپنے پھندے ڈال دیئے۔
7 جب مَیں مصیبت میں پھنس گیا تو مَیں نے رب
کو پکارا۔ مَیں نے مدد کے لئے اپنے خدا سے فریاد کی تو
اُس نے اپنی سکونت گاہ سے میری آواز سنی، میری چیخیں
اُس کے کان تک پہنچ گئیں۔
8 تب زمین لرز اُٹھی اور تھرتھرانے لگی، آسمان
کی بنیادیں رب کے غضب کے سامنے کانپنے اور
جھولنے لگیں۔
9 اُس کی ناک سے دھواں نکل آیا، اُس کے منہ سے
بھسم کرنے والے شعلے اور دہکتے کوئلے بھڑک اُٹھے۔
10 آسمان کو جھکا کر وہ نازل ہوا۔ جب اُتر آیا تو اُس
کے پاؤں کے نیچے اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔
11 وہ کروبی فرشتے پر سوار ہوا اور اُڑ کر ہَوا کے
پَروں پر منڈلانے لگا۔
12 اُس نے اندھیرے کو اپنی چھپنے کی جگہ بنایا،
بارش کے کالے اور گھنے بادل خیمے کی طرح اپنے
اردگرد لگائے۔
13 اُس کے حضور کی تیز روشنی سے شعلہ زن کوئلے
پھوٹ نکلے۔
14 رب آسمان سے کڑکنے لگا، اللہ تعالیٰ کی آواز
گونج اُٹھی۔
15 اُس نے اپنے تیر چلا دیئے تو دشمن تتر بتر ہو
گئے۔ اُس کی بجلی اِدھر اُدھر گرتی گئی تو اُن میں ہل چل
مچ گئی۔
16 رب نے ڈانٹا تو سمندر کی وادیاں ظاہر ہوئیں،
جب وہ غصے میں گرجا تو اُس کے دم کے جھونکوں سے
زمین کی بنیادیں نظر آئیں۔
17 بلندیوں پر سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس نے مجھے پکڑ
لیا، گہرے پانی میں سے کھینچ کر مجھے نکال لایا۔
18 اُس نے مجھے میرے زبردست دشمن سے بچایا، اُن
سے جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں، جن پر مَیں غالب
نہ آ سکا۔
19 جس دن مَیں مصیبت میں پھنس گیا اُس دن
اُنہوں نے مجھ پر حملہ کیا، لیکن رب میرا سہارا بنا رہا۔
20 اُس نے مجھے تنگ جگہ سے نکال کر چھٹکارا دیا،
کیونکہ وہ مجھ سے خوش تھا۔
21 رب مجھے میری راست بازی کا اجر دیتا ہے۔ میرے

ہاتھ صاف ہیں، اِس لئے وہ مجھے برکت دیتا ہے۔
22 کیونکہ مَیں رب کی راہوں پر چلتا رہا ہوں،
مَیں بدی کرنے سے اپنے خدا سے دُور نہیں ہوا۔
23 اُس کے تمام احکام میرے سامنے رہے ہیں،
مَیں اُس کے فرمانوں سے نہیں ہٹا۔
24 اُس کے سامنے ہی مَیں بےالزام رہا، گناہ کرنے
سے باز رہا ہوں۔
25 اِس لئے رب نے مجھے میری راست بازی کا اجر
دیا، کیونکہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ہی مَیں پاک
صاف ثابت ہوا۔

26 اے اللہ، جو وفادار ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک
وفاداری کا ہے، جو بےالزام ہے اُس کے ساتھ تیرا
سلوک بےالزام ہے۔
27 جو پاک ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک پاک ہے۔
لیکن جو کج رَو ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک بھی کج رَوی
کا ہے۔
28 تُو پست حالوں کو نجات دیتا ہے، اور تیری آنکھیں
مغروروں پر لگی رہتی ہیں تاکہ اُنہیں پست کریں۔

29 اے رب، تُو ہی میرا چراغ ہے، رب ہی میرے
اندھیرے کو روشن کرتا ہے۔
30 کیونکہ تیرے ساتھ مَیں فوجی دستے پر حملہ کر سکتا،
اپنے خدا کے ساتھ دیوار کو پھلانگ سکتا ہوں۔

31 اللہ کی راہ کامل ہے، رب کا فرمان خالص ہے۔
جو بھی اُس میں پناہ لے اُس کی وہ ڈھال ہے۔
32 کیونکہ رب کے سوا کون خدا ہے؟ ہمارے
خدا کے سوا کون چٹان ہے؟
33 اللہ مجھے قوت سے کمربستہ کرتا، وہ میری راہ کو
کامل کر دیتا ہے۔
34 وہ میرے پاؤں کو ہرن کی سی پُھرتی عطا کرتا، مجھے
مضبوطی سے میری بلندیوں پر کھڑا کرتا ہے۔
35 وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنے کی تربیت دیتا
ہے۔ اب میرے بازو پیتل کی کمان کو بھی تان
لیتے ہیں۔

36 اے رب، تُو نے مجھے اپنی نجات کی ڈھال بخش
دی ہے، تیری نرمی نے مجھے بڑا بنا دیا ہے۔
37 تُو میرے قدموں کے لئے راستہ بنا دیتا ہے، اِس
لئے میرے ٹخنے نہیں ڈگمگاتے۔
38 مَیں نے اپنے دشمنوں کا تعاقب کر کے اُنہیں کچل
دیا، مَیں باز نہ آیا جب تک وہ ختم نہ ہو گئے۔
39 مَیں نے اُنہیں تباہ کر کے یوں پاش پاش کر
دیا کہ دوبارہ اُٹھ نہ سکے بلکہ گر کر میرے پاؤں تلے
پڑے رہے۔
40 کیونکہ تُو نے مجھے جنگ کرنے کے لئے قوت
سے کمربستہ کر دیا، تُو نے میرے مخالفوں کو میرے
سامنے جھکا دیا۔
41 تُو نے میرے دشمنوں کو میرے سامنے سے بھگا
دیا، اور مَیں نے نفرت کرنے والوں کو تباہ کر دیا۔
42 وہ مدد کے لئے چیختے چلّاتے رہے، لیکن بچانے
والا کوئی نہیں تھا۔ وہ رب کو پکارتے رہے، لیکن اُس
نے جواب نہ دیا۔
43 مَیں نے اُنہیں چُور چُور کر کے گرد کی طرح ہوا
میں اُڑا دیا۔ مَیں نے اُنہیں گلی میں مٹی کی طرح پاؤں

تلے روند کر ریزہ ریزہ کر دیا۔
44 تُو نے مجھے میری قوم کے جھگڑوں سے بچا کر
اقوام پر میری حکومت قائم رکھی ہے۔ جس قوم سے
مَیں ناواقف تھا وہ میری خدمت کرتی ہے۔
45 پردیسی دبک کر میری خوشامد کرتے ہیں۔ جوں ہی
مَیں بات کرتا ہوں تو وہ میری سنتے ہیں۔
46 وہ ہمت ہار کر کانپتے ہوئے اپنے قلعوں سے نکل
آتے ہیں۔
47 رب زندہ ہے! میری چٹان کی تمجید ہو! میرے
خدا کی تعظیم ہو جو میری نجات کی چٹان ہے۔
48 وہی خدا ہے جو میرا انتقام لیتا، اقوام کو میرے
تابع کر دیتا
49 اور مجھے میرے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔ یقیناً
تُو مجھے میرے مخالفوں پر سرفراز کرتا، مجھے ظالموں سے
بچائے رکھتا ہے۔
50 اے رب، اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا
کروں گا، تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔
51 کیونکہ رب اپنے بادشاہ کو بڑی نجات دیتا ہے، وہ
اپنے مسح کئے ہوئے بادشاہ داؤد اور اُس کی اولاد پر ہمیشہ
تک مہربان رہے گا۔“

داؤد کے آخری الفاظ

23 درجِ ذیل داؤد کے آخری الفاظ ہیں:
”داؤد بن یسّی کا فرمان جسے اللہ نے سرفراز
کیا، جسے یعقوب کے خدا نے مسح کر کے بادشاہ بنا دیا تھا،
اور جس کی تعریف اسرائیل کے گیت کرتے ہیں،
2 رب کے روح نے میری معرفت بات کی، اُس کا
فرمان میری زبان پر تھا۔
3 اسرائیل کے خدا نے فرمایا، اسرائیل کی چٹان مجھ
سے ہم کلام ہوئی، ’جو انصاف سے حکومت کرتا ہے، جو
اللہ کا خوف مان کر حکمرانی کرتا ہے،
4 وہ صبح کی روشنی کی مانند ہے، اُس طلوعِ آفتاب
کی مانند جب بادل چھائے نہیں ہوتے۔ جب اُس کی
کرنیں بارش کے بعد زمین پر پڑتی ہیں تو پودے پھوٹ
نکلتے ہیں۔‘
5 یقیناً میرا گھرانا مضبوطی سے اللہ کے ساتھ ہے،
کیونکہ اُس نے میرے ساتھ ابدی عہد باندھا ہے، ایسا
عہد جس کا ہر پہلو منظم اور محفوظ ہے۔ وہ میری
نجات تکمیل تک پہنچائے گا اور میری ہر آرزو پوری
کرے گا۔
6 لیکن بےدین خاردار جھاڑیوں کی مانند ہیں جو ہَوا
کے جھونکوں سے اِدھر اُدھر بکھر گئی ہیں۔ کانٹوں کی وجہ
سے کوئی بھی ہاتھ نہیں لگاتا۔
7 لوگ اُنہیں لوہے کے اوزار یا نیزے کے دستے سے
جمع کر کے وہیں کے وہیں جلا دیتے ہیں۔“

داؤد کے سورما

8 درجِ ذیل داؤد کے سورماؤں کی فہرست ہے۔ جو
تین افسر یوآب کے بھائی ابی شے کے عین بعد آتے
تھے اُن میں یوشیب بشیبت تحکمونی پہلے نمبر پر آتا
تھا۔ ایک بار اُس نے اپنے نیزے سے 800 آدمیوں
کو مار دیا۔
9 اِن تین افسروں میں سے دوسری جگہ پر اِلی عزر بن

دودو بن اخوحی آتا تھا۔ ایک جنگ میں جب اُنہوں نے فلستیوں کو چیلنج دیا تھا اور اسرائیلی بعد میں پیچھے ہٹ گئے تو اِلی عزر داؤد کے ساتھ 10 فلستیوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ اُس دن وہ فلستیوں کو مارتے مارتے اِتنا تھک گیا کہ آخر کار تلوار اُٹھا نہ سکا بلکہ ہاتھ تلوار کے ساتھ جم گیا۔ رب نے اُس کی معرفت بڑی فتح بخشی۔ باقی دستے صرف لاشوں کو لُوٹنے کے لئے لوٹ آئے۔

11 اُس کے بعد تیسری جگہ پر سمّہ بن اجی ہراری آتا تھا۔ ایک مرتبہ فلستی لحیَ کے قریب مسور کے کھیت میں اسرائیل کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اسرائیلی فوجی اُن کے سامنے بھاگنے لگے، 12 لیکن سمّہ کھیت کے درمیان تک بڑھ گیا اور وہاں لڑتے لڑتے فلستیوں کو شکست دی۔ رب نے اُس کی معرفت بڑی فتح بخشی۔

14-13 ایک اَور جنگ کے دوران داؤد عدُلام کے غار کے پہاڑی قلعے میں تھا جبکہ فلستی فوج نے وادیٔ رفائیم میں اپنی لشکر گاہ لگائی تھی۔ اُن کے دستوں نے بیت لحم پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ فصل کا موسم تھا۔ داؤد کے تیس اعلیٰ افسروں میں سے تین اُس سے ملنے آئے۔ 15 داؤد کو شدید پیاس لگی، اور وہ کہنے لگا، ”کون میرے لئے بیت لحم کے دروازے پر کے حوض سے کچھ پانی لائے گا؟“ 16 یہ سن کر تینوں افسر فلستیوں کی لشکر گاہ پر حملہ کر کے اُس میں گھُس گئے اور لڑتے لڑتے بیت لحم کے حوض تک پہنچ گئے۔ اُس سے کچھ پانی بھر کر وہ اُسے داؤد کے پاس لے آئے۔ لیکن اُس نے پینے سے انکار کر دیا بلکہ اُسے قربانی کے طور پر اُنڈیل کر رب کو پیش کیا 17 اور بولا، ”رب نہ کرے کہ مَیں یہ پانی پیوں۔ اگر ایسا کرتا تو اُن آدمیوں کا خون پیتا جو اپنی جان پر کھیل کر پانی لائے ہیں۔“ اِس لئے وہ اُسے پینا نہیں چاہتا تھا۔ یہ اِن تین سورماؤں کے زبردست کاموں کی ایک مثال ہے۔

19-18 یوآب بن ضرویاہ کا بھائی ابی شے مذکورہ تین سورماؤں پر مقرر تھا۔ ایک دفعہ اُس نے اپنے نیزے سے 300 آدمیوں کو مار ڈالا۔ تینوں کی نسبت اُس کی دُگنی عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ خود اُن میں گنا نہیں جاتا تھا۔

20 بِنایاہ بن یہویدع بھی زبردست فوجی تھا۔ وہ قبضئیل کا رہنے والا تھا، اور اُس نے بہت دفعہ اپنی مردانگی دکھائی۔ موآب کے دو بڑے سورما اُس کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ ایک بار جب بہت برف پڑ گئی تو اُس نے ایک حوض میں اُتر کر ایک شیر ببر کو مار ڈالا جو اُس میں گر گیا تھا۔ 21 ایک اَور موقع پر اُس کا واسطہ ایک دیو قامت مصری سے پڑا۔ مصری کے ہاتھ میں نیزہ تھا جبکہ اُس کے پاس صرف لاٹھی تھی۔ لیکن بِنایاہ نے اُس پر حملہ کر کے اُس کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسے اُس کے اپنے ہتھیار سے مار ڈالا۔ 22 ایسی بہادری دکھانے کی بنا پر بِنایاہ بن یہویدع مذکورہ تین آدمیوں کے برابر مشہور ہوا۔ 23 تیس افسروں کے دیگر مردوں کی نسبت اُس کی زیادہ عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ مذکورہ تین آدمیوں میں گنا نہیں جاتا تھا۔ داؤد نے اُسے اپنے محافظوں پر مقرر کیا۔

24 ذیل کے آدمی بادشاہ کے 30 سورماؤں میں شامل تھے۔

یوآب کا بھائی عساہیل، بیت لحم کا اِلحنان بن دودو، 25 سمّہ حرودی، اِلیقہ حرودی، 26 خلِص فلطی، تقوع کا عیرا بن عقیس، 27 عنتوت کا ابی عزر، مبونی حوساتی، 28 ضلمون اخوحی، مہری نطوفاتی، 29 حلِب بن بعنہ

نطوفاتی، بن یمینی شہر جبعہ کا اِتّی بن ربیی، 30 بِنایاہ
فرعتونی، نحلے جعس کا ہِدّی، 31 ابی علبون عرباتی،
عزماوت برحومی، 32-33 اِلیَحبا سعلبونی، بنی یسین، یونتن
بن سمّہ ہراری، اخی آم بن سرار ہراری، 34 اِلی فلط بن
اَحسبی معکاتی، اِلی عام بن اخی تُفل جلونی، 35 حصرو کرملی،
فعری اربی، 36 ضوباہ کا اِجال بن ناتن، بانی جادی،
37 صِلق عمونی، یوآب بن ضرویاہ کا سلاح بردار نحری
بیروتی، 38 عیرا اِتری، جریب اِتری 39 اور اُوریاہ حِتّی۔
آدمیوں کی کُل تعداد 37 تھی۔

داؤد کی مردم شماری

24 ایک بار پھر رب کو اسرائیل پر غصہ آیا،
اور اُس نے داؤد کو اُنہیں مصیبت میں
ڈالنے پر اُکسا کر اُس کے ذہن میں مردم شماری کرنے کا
خیال ڈال دیا۔
2 چنانچہ داؤد نے فوج کے کمانڈر یوآب کو حکم دیا،
”دان سے لے کر بیرسبع تک اسرائیل کے تمام قبیلوں
میں سے گزرتے ہوئے جنگ کرنے کے قابل مردوں
کو گن لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی کُل تعداد
کیا ہے۔“ 3 لیکن یوآب نے اعتراض کیا، ”اے بادشاہ
میرے آقا، کاش رب آپ کا خدا آپ کے دیکھتے دیکھتے
فوجیوں کی تعداد سَو گُنا بڑھائے۔ لیکن میرے آقا اور
بادشاہ اُن کی مردم شماری کیوں کرنا چاہتے ہیں؟“ 4 لیکن
بادشاہ یوآب اور فوج کے بڑے افسروں کے اعتراضات
کے باوجود اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ چنانچہ وہ دربار
سے روانہ ہو کر اسرائیل کے مردوں کی فہرست تیار
کرنے لگے۔
5 دریائے یردن کو عبور کر کے اُنہوں نے عروعیر اور
وادیٔ ارنون کے بیچ کے شہر میں شروع کیا۔ وہاں سے وہ
جد اور یعزیر سے ہو کر 6 جِلعاد اور حِتّیوں کے ملک کے
شہر قادس تک پہنچے۔ پھر آگے بڑھتے بڑھتے وہ دان اور
صیدا کے گرد و نواح کے علاقے 7 اور قلعہ بند شہر
صور اور حِوّیوں اور کنعانیوں کے تمام شہروں تک پہنچ
گئے۔ آخرکار اُنہوں نے یہوداہ کے جنوب کی مردم شماری
بیرسبع تک کی۔
8 یوں پورے ملک میں سفر کرتے کرتے وہ 9
مہینوں اور 20 دنوں کے بعد یروشلم واپس آئے۔
9 یوآب نے بادشاہ کو مردم شماری کی پوری رپورٹ پیش
کی۔ اسرائیل میں تلوار چلانے کے قابل 8 لاکھ افراد
تھے جبکہ یہوداہ کے 5 لاکھ مرد تھے۔
10 لیکن اب داؤد کا ضمیر اُس کو ملامت کرنے لگا۔
اُس نے رب سے دعا کی، ”مجھ سے سنگین گناہ سرزد ہوا
ہے۔ اے رب، اب اپنے خادم کا قصور معاف کر۔ مجھ
سے بڑی حماقت ہوئی ہے۔“
11 اگلے دن جب داؤد صبح کے وقت اُٹھا تو اُس کے
غیب بین جاد نبی کو رب کی طرف سے پیغام مل گیا،
12 ”داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دینا، ’رب تجھے تین
سزائیں پیش کرتا ہے۔ اِن میں سے ایک چن لے۔‘“
13 جاد داؤد کے پاس گیا اور اُسے رب کا پیغام سنا
دیا۔ اُس نے سوال کیا، ”آپ کس سزا کو ترجیح دیتے
ہیں؟ اپنے ملک میں سات سال کے دوران کال؟ یا یہ
کہ آپ کے دشمن آپ کو بھگا کر تین ماہ تک آپ کا
تعاقب کرتے رہیں؟ یا یہ کہ آپ کے ملک میں تین
دن تک وبا پھیل جائے؟ دھیان سے اِس کے بارے
میں سوچیں تاکہ مَیں اُسے آپ کا جواب پہنچا سکوں جس
نے مجھے بھیجا ہے۔“

14 داؤد نے جواب دیا، ”ہائے، مَیں کیا کہوں؟
مَیں بہت پریشان ہوں۔ لیکن آدمیوں کے ہاتھ میں
پڑنے کی نسبت بہتر ہے کہ مَیں رب ہی کے ہاتھ
میں پڑ جاؤں، کیونکہ اُس کا رحم عظیم ہے۔“
15 تب رب نے اسرائیل میں وبا پھیلنے دی۔ وہ اُسی
صبح شروع ہوئی اور تین دن تک لوگوں کو موت کے
گھاٹ اُتارتی گئی۔ شمال میں دان سے لے کر جنوب
میں بیرسبع تک کُل 70,000 افراد ہلاک ہوئے۔
16 لیکن جب وبا کا فرشتہ چلتے چلتے یروشلم تک پہنچ گیا اور
اُس پر ہاتھ اُٹھانے لگا تو رب نے لوگوں کی مصیبت کو
دیکھ کر ترس کھایا اور تباہ کرنے والے فرشتے کو حکم دیا،
”بس کر! اب باز آ۔“ اُس وقت رب کا فرشتہ وہاں
کھڑا تھا جہاں ارَوناہ یبوسی اپنا اناج گاہتا تھا۔
17 جب داؤد نے فرشتے کو لوگوں کو مارتے ہوئے
دیکھا تو اُس نے رب سے التماس کی، ”مَیں ہی نے
گناہ کیا ہے، یہ میرا ہی قصور ہے۔ اِن بھیڑوں سے کیا
غلطی ہوئی ہے؟ براہِ کرم اِن کو چھوڑ کر مجھے اور میرے
خاندان کو سزا دے۔“
18 اُسی دن جاد داؤد کے پاس آیا اور اُس سے کہا،
”ارَوناہ یبوسی کی گاہنے کی جگہ کے پاس جا کر اُس پر رب
کی قربان گاہ بنا لے۔“ 19 چنانچہ داؤد چڑھ کر گاہنے کی
جگہ کے پاس آیا جس طرح رب نے جاد کی معرفت
فرمایا تھا۔

20 جب ارَوناہ نے بادشاہ اور اُس کے درباریوں کو اپنی
طرف چڑھتا ہوا دیکھا تو وہ نکل کر بادشاہ کے سامنے
اوندھے منہ جھک گیا۔ 21 اُس نے پوچھا، ”میرے آقا
اور بادشاہ میرے پاس کیوں آ گئے؟“ داؤد نے جواب
دیا، ”مَیں آپ کی گاہنے کی جگہ خریدنا چاہتا ہوں تاکہ
رب کے لئے قربان گاہ تعمیر کروں۔ کیونکہ یہ کرنے
سے وبا رُک جائے گی۔“
22 ارَوناہ نے کہا، ”میرے آقا اور بادشاہ، جو کچھ آپ
کو اچھا لگے اُسے لے کر چڑھائیں۔ یہ بَیل بھسم ہونے
والی قربانی کے لئے حاضر ہیں۔ اور اناج کو گاہنے اور
بَیلوں کو جوتنے کا سامان قربان گاہ پر رکھ کر جلا دیں۔
23 بادشاہ سلامت، مَیں خوشی سے آپ کو یہ سب کچھ
دے دیتا ہوں۔ دعا ہے کہ آپ رب اپنے خدا کو
پسند آئیں۔“
24 لیکن بادشاہ نے انکار کیا، ”نہیں، مَیں ضرور ہر
چیز کی پوری قیمت ادا کروں گا۔ مَیں رب اپنے خدا کو
ایسی کوئی بھسم ہونے والی قربانی پیش نہیں کروں گا جو
مجھے مفت میں مل جائے۔“
چنانچہ داؤد نے بَیلوں سمیت گاہنے کی جگہ چاندی
کے 50 سِکوں کے عوض خرید لی۔ 25 اُس نے وہاں
رب کی تعظیم میں قربان گاہ تعمیر کر کے اُس پر بھسم
ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ تب رب
نے ملک کے لئے دعا سن کر وبا کو روک دیا۔

۱۔سلاطین

ادونیاہ کی سازش

1 داؤد بادشاہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ اُسے ہمیشہ
سردی لگتی تھی، اور اُس پر مزید بستر ڈالنے سے
کوئی فائدہ نہ ہوتا تھا۔ 2 یہ دیکھ کر ملازموں نے بادشاہ سے
کہا، ”اگر اجازت ہو تو ہم بادشاہ کے لئے ایک نوجوان
کنواری ڈھونڈ لیں جو آپ کی خدمت میں حاضر رہے اور
آپ کی دیکھ بھال کرے۔ لڑکی آپ کے ساتھ لیٹ کر
آپ کو گرم رکھے۔“ 3 چنانچہ وہ پورے ملک میں کسی
خوب صورت لڑکی کی تلاش کرنے لگے۔ ڈھونڈتے
ڈھونڈتے ابی شاگ شونیمی کو چن کر بادشاہ کے پاس لایا
گیا۔ 4 اب سے وہ اُس کی خدمت میں حاضر ہوتی اور اُس
کی دیکھ بھال کرتی رہی۔ لڑکی نہایت خوب صورت تھی،
لیکن بادشاہ نے کبھی اُس سے صحبت نہ کی۔
6-5 اُن دنوں میں ادونیاہ بادشاہ بننے کی سازش کرنے
لگا۔ وہ داؤد کی بیوی حجیت کا بیٹا تھا۔ یوں وہ ابی
سلوم کا سوتیلا بھائی اور اُس کے مرنے پر داؤد کا سب
سے بڑا بیٹا تھا۔ شکل و صورت کے لحاظ سے لوگ
اُس کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے، اور بچپن سے اُس
کے باپ نے اُسے کبھی نہیں ڈانٹا تھا کہ تُو کیا کر رہا
ہے۔ اب ادونیاہ اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کر
کے اعلان کرنے لگا، ”مَیں ہی بادشاہ بنوں گا۔“ اِس
مقصد کے تحت اُس نے اپنے لئے رتھ اور گھوڑے
خرید کر 50 آدمیوں کو رکھ لیا تاکہ وہ جہاں بھی جائے
اُس کے آگے آگے چلتے رہیں۔ 7 اُس نے یوآب بن
ضرویاہ اور ابیاتر امام سے بات کی تو وہ اُس کے ساتھی
بن کر اُس کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہوئے۔
8 لیکن صدوق امام، بِنایاہ بن یہویدع اور ناتن نبی اُس
کے ساتھ نہیں تھے، نہ سِمعی، ریعی یا داؤد کے محافظ۔
9 ایک دن ادونیاہ نے عین راجل چشمے کے قریب
کی چٹان زُحلت کے پاس ضیافت کی۔ کافی بھیڑ بکریاں،
گائے بَیل اور موٹے تازے بچھڑے ذبح کئے گئے۔
ادونیاہ نے بادشاہ کے تمام بیٹوں اور یہوداہ کے تمام شاہی
افسروں کو دعوت دی تھی۔ 10 کچھ لوگوں کو جان بوجھ
کر اِس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اُن میں اُس کا بھائی
سلیمان، ناتن نبی، بِنایاہ اور داؤد کے محافظ شامل تھے۔

داؤد سلیمان کو بادشاہ قرار دیتا ہے

11 تب ناتن سلیمان کی ماں بت سبع سے ملا اور بولا،

"کیا یہ خبر آپ تک نہیں پہنچی کہ حجیت کے بیٹے ادونیاہ
نے اپنے آپ کو بادشاہ بنا لیا ہے؟ اور ہمارے آقا داؤد
کو اِس کا علم تک نہیں! 12 آپ کی اور آپ کے بیٹے
سلیمان کی زندگی بڑے خطرے میں ہے۔ اِس لئے لازم
ہے کہ آپ میرے مشورے پر فوراً عمل کریں۔ 13 داؤد
بادشاہ کے پاس جا کر اُسے بتا دینا، 'اے میرے آقا اور
بادشاہ، کیا آپ نے قسم کھا کر مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا
کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے بعد تخت نشین ہو گا؟ تو پھر
ادونیاہ کیوں بادشاہ بن گیا ہے؟' 14 آپ کی بادشاہ سے
گفتگو ابھی ختم نہیں ہو گی کہ مَیں داخل ہو کر آپ کی
بات کی تصدیق کروں گا۔"

15 بت سبع فوراً بادشاہ کے پاس گئی جو سونے کے
کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔ اُس وقت تو وہ بہت عمر رسیدہ
ہو چکا تھا، اور ابی شاگ اُس کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔
16 بت سبع کمرے میں داخل ہو کر بادشاہ کے سامنے منہ
کے بل جھک گئی۔ داؤد نے پوچھا، "کیا بات ہے؟"
17 بت سبع نے کہا، "میرے آقا، آپ نے تو رب اپنے
خدا کی قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا بیٹا سلیمان
میرے بعد تخت نشین ہو گا۔ 18 لیکن اب ادونیاہ بادشاہ
بن بیٹھا ہے اور میرے آقا اور بادشاہ کو اِس کا علم تک
نہیں۔ 19 اُس نے ضیافت کے لئے بہت سے گائے
بَیل، موٹے تازے بچھڑے اور بھیڑ بکریاں ذبح کر
کے تمام شہزادوں کو دعوت دی ہے۔ ابیاتر امام اور فوج
کا کمانڈر یوآب بھی اِن میں شامل ہیں، لیکن آپ کے
خادم سلیمان کو دعوت نہیں ملی۔ 20 اے بادشاہ میرے
آقا، اِس وقت تمام اسرائیل کی آنکھیں آپ پر لگی ہیں۔
سب آپ سے یہ جاننے کے لئے تڑپتے ہیں کہ آپ
کے بعد کون تخت نشین ہو گا۔ 21 اگر آپ نے جلد
ہی قدم نہ اُٹھایا تو آپ کے کوچ کر جانے کے فوراً بعد
مَیں اور میرا بیٹا ادونیاہ کا نشانہ بن کر مجرم ٹھہریں گے۔"
23-22 بت سبع ابھی بادشاہ سے بات کر ہی رہی تھی
کہ داؤد کو اطلاع دی گئی کہ ناتن نبی آپ سے ملنے
آیا ہے۔ نبی کمرے میں داخل ہو کر بادشاہ کے سامنے
اوندھے منہ جھک گیا۔ 24 پھر اُس نے کہا، "میرے آقا،
لگتا ہے کہ آپ اِس حق میں ہیں کہ ادونیاہ آپ کے
بعد تخت نشین ہو۔ 25 کیونکہ آج اُس نے عین راجل
جا کر بہت سے گائے بَیل، موٹے تازے بچھڑے اور
بھیڑ بکریوں کو ذبح کیا ہے۔ ضیافت کے لئے اُس نے
تمام شہزادوں، تمام فوجی افسروں اور ابیاتر امام کو دعوت
دی ہے۔ اِس وقت وہ اُس کے ساتھ کھانا کھا کھا کر اور
مَے پی پی کر نعرہ لگا رہے ہیں، 'ادونیاہ بادشاہ زندہ باد!'
26 کچھ لوگوں کو جان بوجھ کر دعوت نہیں دی۔ اُن میں
مَیں آپ کا خادم، صدوق امام، بِنایاہ بن یہویدع اور آپ
کا خادم سلیمان بھی شامل ہیں۔ 27 میرے آقا، کیا آپ
نے واقعی اِس کا حکم دیا ہے؟ کیا آپ نے اپنے
خادموں کو اطلاع دیئے بغیر فیصلہ کیا ہے کہ یہ شخص
بادشاہ بنے گا؟"

28 جواب میں داؤد نے کہا، "بت سبع کو بُلائیں!" وہ
واپس آئی اور بادشاہ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ 29 بادشاہ
بولا، "رب کی حیات کی قسم جس نے فدیہ دے کر
مجھے ہر مصیبت سے بچایا ہے، 30 آپ کا بیٹا سلیمان
میرے بعد بادشاہ ہو گا بلکہ آج ہی میرے تخت پر بیٹھ
جائے گا۔ ہاں، آج ہی مَیں وہ وعدہ پورا کروں گا جو
مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کی قسم کھا کر آپ سے

کیا تھا۔" 31 یہ سن کر بت سبع اوندھے منہ جھک گئی
اور کہا، "میرا مالک داؤد بادشاہ زندہ باد!"
32 پھر داؤد نے حکم دیا، "صدوق امام، ناتن نبی اور
بِنایاہ بن یہویدع کو بُلا لائیں۔" تینوں آئے 33 تو بادشاہ
اُن سے مخاطب ہوا، "میرے بیٹے سلیمان کو میرے
خچر پر بٹھائیں۔ پھر میرے افسروں کو ساتھ لے کر اُسے
جیحون چشمے تک پہنچا دیں۔ 34 وہاں صدوق اور ناتن
اُسے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیں۔ نرسنگے کو بجا
بجا کر نعرہ لگانا، 'سلیمان بادشاہ زندہ باد!' 35 اِس کے
بعد میرے بیٹے کے ساتھ یہاں واپس آ جانا۔ وہ محل
میں داخل ہو کر میرے تخت پر بیٹھ جائے اور میری جگہ
حکومت کرے، کیونکہ مَیں نے اُسے اسرائیل اور یہوداہ
کا حکمران مقرر کیا ہے۔"
36 بِنایاہ بن یہویدع نے جواب دیا، "آمین، ایسا
ہی ہو! رب میرے آقا کا خدا اِس فیصلے پر اپنی برکت
دے۔ 37 اور جس طرح رب آپ کے ساتھ رہا اُسی
طرح وہ سلیمان کے ساتھ بھی ہو، بلکہ وہ اُس کے
تخت کو آپ کے تخت سے کہیں زیادہ سربلند کرے!"
38 پھر صدوق امام، ناتن نبی، بِنایاہ بن یہویدع اور بادشاہ
کے محافظ کریتیوں اور فلیتیوں نے سلیمان کو بادشاہ کے
خچر پر بٹھا کر اُسے جیحون چشمے تک پہنچا دیا۔ 39 صدوق
کے پاس تیل سے بھرا مینڈھے کا وہ سینگ تھا جو
مقدّس خیمے میں پڑا رہتا تھا۔ اب اُس نے یہ تیل لے
کر سلیمان کو مسح کیا۔ پھر نرسنگا بجایا گیا اور لوگ مل کر
نعرہ لگانے لگے، "سلیمان بادشاہ زندہ باد! سلیمان بادشاہ
زندہ باد!" 40 تمام لوگ بانسری بجاتے اور خوشی مناتے
ہوئے سلیمان کے پیچھے چلنے لگے۔ جب وہ دوبارہ یروشلم
میں داخل ہوا تو اِتنا شور تھا کہ زمین لرز اُٹھی۔

ادونیاہ کی شکست

41 لوگوں کی یہ آوازیں ادونیاہ اور اُس کے مہمانوں
تک بھی پہنچ گئیں۔ تھوڑی دیر پہلے وہ کھانے سے فارغ
ہوئے تھے۔ نرسنگے کی آواز سن کر یوآب چونک اُٹھا اور
پوچھا، "یہ کیا ہے؟ شہر سے اِتنا شور کیوں سنائی دے
رہا ہے؟" 42 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ابیاتر کا
بیٹا یونتن پہنچ گیا۔ یوآب بولا، "ہمارے پاس آئیں۔ آپ
جیسے لائق آدمی اچھی خبر لے کر آ رہے ہوں گے۔"
43 یونتن نے جواب دیا، "افسوس، ایسا نہیں ہے۔
ہمارے آقا داؤد بادشاہ نے سلیمان کو بادشاہ بنا دیا ہے۔
44 اُس نے اُسے صدوق امام، ناتن نبی، بِنایاہ بن یہویدع
اور بادشاہ کے محافظ کریتیوں اور فلیتیوں کے ساتھ
جیحون چشمے کے پاس بھیج دیا ہے۔ سلیمان بادشاہ کے
خچر پر سوار تھا۔ 45 جیحون چشمے کے پاس صدوق امام اور
ناتن نبی نے اُسے مسح کر کے بادشاہ بنا دیا۔ پھر وہ خوشی
مناتے ہوئے شہر میں واپس چلے گئے۔ پورے شہر میں
ہل چل مچ گئی۔ یہی وہ شور ہے جو آپ کو سنائی دے
رہا ہے۔ 46 اب سلیمان تخت پر بیٹھ چکا ہے، 47 اور
درباری ہمارے آقا داؤد بادشاہ کو مبارک باد دینے کے
لئے اُس کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں، 'آپ
کا خدا کرے کہ سلیمان کا نام آپ کے نام سے بھی زیادہ
مشہور ہو جائے۔ اُس کا تخت آپ کے تخت سے کہیں
زیادہ سربلند ہو۔' بادشاہ نے اپنے بستر پر جھک کر اللہ
کی پرستش کی 48 اور کہا، 'رب اسرائیل کے خدا کی تمجید
ہو جس نے میرے بیٹوں میں سے ایک کو میری جگہ
تخت پر بٹھا دیا ہے۔ اُس کا شکر ہے کہ مَیں اپنی آنکھوں
سے یہ دیکھ سکا۔'"
49 یونتن کے منہ سے یہ خبر سن کر ادونیاہ کے

تمام مہمان گھبرا گئے۔ سب اُٹھ کر چاروں طرف منتشر
ہو گئے۔ 50 ادونیاہ سلیمان سے خوف کھا کر مقدّس
خیمے کے پاس گیا اور قربان گاہ کے سینگوں سے لپٹ
گیا۔ 51 کسی نے سلیمان کے پاس جا کر اُسے اطلاع
دی، ''ادونیاہ کو سلیمان بادشاہ سے خوف ہے، اِس لئے
وہ قربان گاہ کے سینگوں سے لپٹے ہوئے کہہ رہا ہے،
'سلیمان بادشاہ پہلے قسم کھائے کہ وہ مجھے موت کے
گھاٹ نہیں اُتارے گا'۔'' 52 سلیمان نے وعدہ کیا،
''اگر وہ لائق ثابت ہو تو اُس کا ایک بال بھی بیکا نہیں
ہو گا۔ لیکن جب بھی اُس میں بدی پائی جائے وہ ضرور
مرے گا۔''

53 سلیمان نے اپنے لوگوں کو ادونیاہ کے پاس بھیج
دیا تاکہ وہ اُسے بادشاہ کے پاس پہنچائیں۔ ادونیاہ آیا اور
سلیمان کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ سلیمان بولا،
''اپنے گھر چلے جاؤ!''

داؤد کی آخری ہدایات

2 جب داؤد کو محسوس ہوا کہ کوچ کر جانے کا
وقت قریب ہے تو اُس نے اپنے بیٹے سلیمان کو
ہدایت کی، 2 ''اب مَیں وہاں جا رہا ہوں جہاں دنیا کے
ہر شخص کو جانا ہوتا ہے۔ چنانچہ مضبوط ہوں اور مردانگی
دکھائیں۔ 3 جو کچھ رب آپ کا خدا آپ سے چاہتا ہے
وہ کریں اور اُس کی راہوں پر چلتے رہیں۔ اللہ کی شریعت
میں درج ہر حکم اور ہدایت پر پورے طور پر عمل کریں۔
پھر جو کچھ بھی کریں گے اور جہاں بھی جائیں گے آپ کو
کامیابی نصیب ہو گی۔ 4 پھر رب میرے ساتھ اپنا وعدہ
پورا کرے گا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا ہے، 'اگر تیری اولاد
اپنے چال چلن پر دھیان دے کر پورے دل و جان سے
میری وفادار رہے تو اسرائیل پر اُس کی حکومت ہمیشہ تک
قائم رہے گی۔'

5 دو ایک اَور باتیں بھی ہیں۔ آپ کو خوب معلوم
ہے کہ یوآب بن ضرویاہ نے میرے ساتھ کیسا سلوک
کیا ہے۔ اسرائیل کے دو کمانڈروں ابنیر بن نیر اور عماسا
بن یتر کو اُس نے قتل کیا۔ جب جنگ نہیں تھی اُس نے
جنگ کا خون بہا کر اپنی پیٹی اور جوتوں کو بےقصور خون
سے آلودہ کر لیا ہے۔ 6 اُس کے ساتھ وہ کچھ کریں جو
آپ کو مناسب لگے۔ یوآب بوڑھا تو ہے، لیکن دھیان
دیں کہ وہ طبعی موت نہ مرے۔ 7 تاہم برزلی جِلعادی
کے بیٹوں پر مہربانی کریں۔ وہ آپ کی میز کے مستقل
مہمان رہیں، کیونکہ اُنہوں نے میرے ساتھ بھی ایسا ہی
سلوک کیا جب مَیں نے آپ کے بھائی ابی سلوم کی وجہ
سے یروشلم سے ہجرت کی۔ 8 بحوریم کے بن یمینی سِمعی
بن جیرا پر بھی دھیان دیں۔ جس دن مَیں ہجرت کرتے
ہوئے محنائم سے گزر رہا تھا تو اُس نے مجھ پر لعنتیں
بھیجیں۔ لیکن میری واپسی پر وہ دریائے یردن پر مجھ سے
ملنے آیا اور مَیں نے رب کی قسم کھا کر اُس سے وعدہ
کیا کہ اُسے موت کے گھاٹ نہیں اُتاروں گا۔ 9 لیکن
آپ اُس کا جرم نظرانداز نہ کریں بلکہ اُس کی مناسب
سزا دیں۔ آپ دانش مند ہیں، اِس لئے آپ ضرور سزا
دینے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ نکالیں گے۔ وہ بوڑھا تو
ہے، لیکن دھیان دیں کہ وہ طبعی موت نہ مرے۔''

10 پھر داؤد مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ اُسے
یروشلم کے اُس حصے میں دفن کیا گیا جو 'داؤد کا شہر'
کہلاتا ہے۔ 11 وہ کُل 40 سال تک اسرائیل کا بادشاہ
رہا، سات سال حبرون میں اور 33 سال یروشلم میں۔
12 سلیمان اپنے باپ داؤد کے بعد تخت نشین ہوا۔

اُس کی حکومت مضبوطی سے قائم ہوئی۔

ادونیاہ کی موت

13ایک دن داؤد کی بیوی حجیت کا بیٹا ادونیاہ سلیمان
کی ماں بت سبع کے پاس آیا۔ بت سبع نے پوچھا، ”کیا
آپ امن پسند ارادہ رکھ کر آئے ہیں؟“ ادونیاہ بولا،
”جی، 14 بلکہ میری آپ سے گزارش ہے۔“
بت سبع نے جواب دیا، ”تو پھر بتائیں!“ 15 ادونیاہ
نے کہا، ”آپ تو جانتی ہیں کہ اصل میں بادشاہ بننے کا
حق میرا تھا۔ اور یہ تمام اسرائیل کی توقع بھی تھی۔ لیکن
اب تو حالات بدل گئے ہیں۔ میرا بھائی بادشاہ بن گیا ہے،
کیونکہ یہی رب کی مرضی تھی۔ 16 اب میری آپ سے
درخواست ہے۔ اِس سے انکار نہ کریں۔“ بت سبع بولی،
”بتائیں۔“ 17 ادونیاہ نے کہا، ”مَیں ابی شاگ شونیمی
سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ براہِ کرم سلیمان بادشاہ کے
سامنے میری سفارش کریں تاکہ بات بن جائے۔ اگر آپ
بات کریں تو وہ انکار نہیں کرے گا۔“ 18 بت سبع راضی
ہوئی، ”چلیں، ٹھیک ہے۔ مَیں آپ کا یہ معاملہ بادشاہ
کو پیش کروں گی۔“
19 چنانچہ بت سبع سلیمان بادشاہ کے پاس گئی تاکہ
اُسے ادونیاہ کا معاملہ پیش کرے۔ جب دربار میں پہنچی
تو بادشاہ اُٹھ کر اُس سے ملنے آیا اور اُس کے سامنے جھک
گیا۔ پھر وہ دوبارہ تخت پر بیٹھ گیا اور حکم دیا کہ ماں کے
لئے بھی تخت رکھا جائے۔ بادشاہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ کر
20 اُس نے اپنا معاملہ پیش کیا، ”میری آپ سے ایک
چھوٹی سی گزارش ہے۔ اِس سے انکار نہ کریں۔“ بادشاہ
نے جواب دیا، ”امی، بتائیں اپنی بات، مَیں انکار نہیں
کروں گا۔“ 21 بت سبع بولی، ”اپنے بھائی ادونیاہ کو ابی
شاگ شونیمی سے شادی کرنے دیں۔“
22 یہ سن کر سلیمان بھڑک اُٹھا، ”ادونیاہ کی ابی شاگ
سے شادی!! یہ کیسی بات ہے جو آپ پیش کر رہی
ہیں؟ اگر آپ یہ چاہتی ہیں تو کیوں نہ براہِ راست تقاضا
کریں کہ ادونیاہ میری جگہ تخت پر بیٹھ جائے۔ آخر وہ میرا
بڑا بھائی ہے، اور ابیاتر امام اور یوآب بن ضرویاہ بھی اُس
کا ساتھ دے رہے ہیں۔“ 23 پھر سلیمان بادشاہ نے
رب کی قسم کھا کر کہا، ”اِس درخواست سے ادونیاہ نے
اپنی موت پر مُہر لگائی ہے۔ اللہ مجھے سخت سزا دے اگر
مَیں اُسے موت کے گھاٹ نہ اُتاروں۔ 24 رب کی قسم
جس نے میری تصدیق کر کے مجھے میرے باپ داؤد کے
تخت پر بٹھا دیا اور اپنے وعدے کے مطابق میرے لئے
گھر تعمیر کیا ہے، ادونیاہ کو آج ہی مرنا ہے!“
25 پھر سلیمان بادشاہ نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا
کہ وہ ادونیاہ کو موت کے گھاٹ اُتار دے۔ چنانچہ وہ نکلا
اور اُسے مار ڈالا۔

یوآب اور ابیاتر کی سزا

26 ابیاتر امام سے بادشاہ نے کہا، ”اب یہاں سے
چلے جائیں۔ عنتوت میں اپنے گھر میں رہیں اور وہاں
اپنی زمینیں سنبھالیں۔ گو آپ سزائے موت کے لائق
ہیں تو بھی مَیں اِس وقت آپ کو نہیں مار دوں گا، کیونکہ
آپ میرے باپ داؤد کے سامنے رب قادرِ مطلق کے
عہد کا صندوق اُٹھائے ہر جگہ اُن کے ساتھ گئے۔ آپ
میرے باپ کے تمام تکلیف دہ اور مشکل ترین لمحات
میں شریک رہے ہیں۔“ 27 یہ کہہ کر سلیمان نے ابیاتر
کا رب کے حضور امام کی خدمت سرانجام دینے کا حق
منسوخ کر دیا۔ یوں رب کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی

جو اُس نے سَیلا میں عیلی کے گھرانے کے بارے میں
کی تھی۔

28 یوآب کو جلد ہی پتا چلا کہ ادونیاہ اور ابیاتر سے کیا
کچھ ہوا ہے۔ وہ ابی سلوم کی سازشوں میں تو شریک نہیں
ہوا تھا لیکن بعد میں ادونیاہ کا ساتھی بن گیا تھا۔ اِس لئے
اب وہ بھاگ کر رب کے مقدّس خیمے میں داخل ہوا
اور قربان گاہ کے سینگوں کو پکڑ لیا۔ 29 سلیمان بادشاہ
کو اطلاع دی گئی، ”یوآب بھاگ کر رب کے مقدّس
خیمے میں گیا ہے۔ اب وہ وہاں قربان گاہ کے پاس کھڑا
ہے۔“ یہ سن کر سلیمان نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم
دیا، ”جاؤ، یوآب کو مار دو!“

30 بِنایاہ رب کے خیمے میں جا کر یوآب سے مخاطب ہوا،
”بادشاہ فرماتا ہے کہ خیمے سے نکل آؤ!“ لیکن یوآب
نے جواب دیا، ”نہیں، اگر مرنا ہے تو یہیں مروں گا۔“
بِنایاہ بادشاہ کے پاس واپس آیا اور اُسے یوآب کا جواب
سنایا۔ 31 تب بادشاہ نے حکم دیا، ”چلو، اُس کی مرضی!
اُسے وہیں مار کر دفن کر دو تاکہ مَیں اور میرے باپ
کا گھرانا اُن قتلوں کے جواب دہ نہ ٹھہریں جو اُس
نے بلاوجہ کئے ہیں۔ 32 رب اُسے اُن دو آدمیوں کے
قتل کی سزا دے جو اُس سے کہیں زیادہ شریف اور اچھے
تھے یعنی اسرائیلی فوج کا کمانڈر ابنیر بن نیر اور یہوداہ کی
فوج کا کمانڈر عماسا بن یتر۔ یوآب نے دونوں کو تلوار
سے مار ڈالا، حالانکہ میرے باپ کو اِس کا علم نہیں تھا۔
33 یوآب اور اُس کی اولاد ہمیشہ تک اِن قتلوں کے قصور
وار ٹھہریں۔ لیکن رب داؤد، اُس کی اولاد، گھرانے اور
تخت کو ہمیشہ تک سلامتی عطا کرے۔“

34 تب بِنایاہ نے مقدّس خیمے میں جا کر یوآب کو مار
دیا۔ اُسے یہوداہ کے بیابان میں اُس کی اپنی زمین میں
دفنا دیا گیا۔ 35 یوآب کی جگہ بادشاہ نے بِنایاہ بن یہویدع
کو فوج کا کمانڈر بنا دیا۔ ابیاتر کا عُہدہ اُس نے صدوق
امام کو دے دیا۔

سِمعی کی موت

36 اِس کے بعد بادشاہ نے سِمعی کو بُلا کر اُسے حکم
دیا، ”یہاں یروشلم میں اپنا گھر بنا کر رہنا۔ آئندہ آپ کو
شہر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے، خواہ آپ کہیں بھی
جانا چاہیں۔ 37 یقین جانیں کہ جوں ہی آپ شہر کے
دروازے سے نکل کر وادیٔ قدرون کو پار کریں گے تو
آپ کو مار دیا جائے گا۔ تب آپ خود اپنی موت کے
ذمہ دار ٹھہریں گے۔“ 38 سِمعی نے جواب دیا، ”ٹھیک
ہے، جو کچھ میرے آقا نے فرمایا ہے مَیں کروں گا۔“
سِمعی دیر تک بادشاہ کے حکم کے مطابق یروشلم میں
رہا۔ 39 تین سال یوں ہی گزر گئے۔ لیکن ایک دن
اُس کے دو غلام بھاگ گئے۔ چلتے چلتے وہ جات کے
بادشاہ اَکیس بن معکہ کے پاس پہنچ گئے۔ کسی نے سِمعی
کو اطلاع دی، ”آپ کے غلام جات میں ٹھہرے ہوئے
ہیں۔“ 40 وہ فوراً اپنے گدھے پر زِین کس کر غلاموں
کو ڈھونڈنے کے لئے جات میں اَکیس کے پاس چلا گیا۔
دونوں غلام اب تک وہیں تھے تو سِمعی اُنہیں پکڑ کر
یروشلم واپس لے آیا۔

41 سلیمان کو خبر ملی کہ سِمعی جات جا کر لوٹ آیا
ہے۔ 42 تب اُس نے اُسے بُلا کر پوچھا، ”کیا مَیں نے
آپ کو آگاہ کر کے نہیں کہا تھا کہ یقین جانیں کہ جوں
ہی آپ یروشلم سے نکلیں گے آپ کو مار دیا جائے گا،
خواہ آپ کہیں بھی جانا چاہیں۔ اور کیا آپ نے جواب
میں رب کی قسم کھا کر نہیں کہا تھا، ’ٹھیک ہے،

مَیں ایسا ہی کروں گا؟‘ 43لیکن اب آپ نے اپنی قسم
توڑ کر میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ آپ نے
کیوں کیا ہے؟“ 44 پھر بادشاہ نے کہا، ”آپ خوب
جانتے ہیں کہ آپ نے میرے باپ داؤد کے ساتھ کتنا
بُرا سلوک کیا۔ اب رب آپ کو اِس کی سزا دے گا۔
45لیکن سلیمان بادشاہ کو وہ برکت دیتا رہے گا، اور داؤد
کا تخت رب کے حضور ابد تک قائم رہے گا۔“

46 پھر بادشاہ نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا کہ وہ
سِمعی کو مار دے۔ بِنایاہ نے اُسے باہر لے جا کر تلوار
سے مار دیا۔ یوں سلیمان کی اسرائیل پر حکومت مضبوط
ہو گئی۔

سلیمان رب سے حکمت مانگتا ہے

3 سلیمان فرعون کی بیٹی سے شادی کر کے مصری
بادشاہ کا داماد بن گیا۔ شروع میں اُس کی بیوی شہر
کے اُس حصے میں رہتی تھی جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا تھا۔
کیونکہ اُس وقت نیا محل، رب کا گھر اور شہر کی فصیل زیرِ
تعمیر تھے۔

2اُن دنوں میں رب کے نام کا گھر تعمیر نہیں ہوا
تھا، اِس لئے اسرائیلی اپنی قربانیاں مختلف اونچی جگہوں
پر چڑھاتے تھے۔ 3 سلیمان رب سے پیار کرتا تھا اور
اِس لئے اپنے باپ داؤد کی تمام ہدایات کے مطابق
زندگی گزارتا تھا۔ لیکن وہ بھی جانوروں کی اپنی قربانیاں
اور بخور ایسے ہی مقاموں پر رب کو پیش کرتا تھا۔

4 ایک دن بادشاہ جِبعون گیا اور وہاں بھسم ہونے والی
1,000 قربانیاں چڑھائیں، کیونکہ اُس شہر کی اونچی جگہ
قربانیاں چڑھانے کا سب سے اہم مرکز تھی۔ 5 جب وہ
وہاں ٹھہرا ہوا تھا تو رب خواب میں اُس پر ظاہر ہوا اور
فرمایا، ”تیرا دل کیا چاہتا ہے؟ مجھے بتا دے تو مَیں تیری
خواہش پوری کروں گا۔“

6 سلیمان نے جواب دیا، ”تُو میرے باپ داؤد پر
بڑی مہربانی کر چکا ہے۔ وجہ یہ تھی کہ تیرا خادم وفاداری،
انصاف اور خلوص دلی سے تیرے حضور چلتا رہا۔ تیری
اُس پر مہربانی آج تک جاری رہی ہے، کیونکہ تُو نے اُس
کا بیٹا اُس کی جگہ تخت نشین کر دیا ہے۔ 7 اے رب
میرے خدا، تُو نے اپنے خادم کو میرے باپ داؤد کی جگہ
تخت پر بٹھا دیا ہے۔ لیکن مَیں ابھی چھوٹا بچہ ہوں جسے
اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر سنبھالنے کا تجربہ نہیں ہوا۔
8 تو بھی تیرے خادم کو تیری چنی ہوئی قوم کے بیچ میں
کھڑا کیا گیا ہے، اِتنی عظیم قوم کے درمیان کہ اُسے گنا
نہیں جا سکتا۔ 9 چنانچہ مجھے سننے والا دل عطا فرما تاکہ
مَیں تیری قوم کا انصاف کروں اور صحیح اور غلط باتوں میں
امتیاز کر سکوں۔ کیونکہ کون تیری اِس عظیم قوم کا انصاف
کر سکتا ہے؟“

10 سلیمان کی یہ درخواست رب کو پسند آئی، 11 اِس
لئے اُس نے جواب دیا، ”مَیں خوش ہوں کہ تُو نے نہ
عمر کی درازی، نہ دولت اور نہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت بلکہ
امتیاز کرنے کی صلاحیت مانگی ہے تاکہ سن کر انصاف کر
سکے۔ 12 اِس لئے مَیں تیری درخواست پوری کر کے تجھے
اِتنا دانش مند اور سمجھ دار بنا دوں گا کہ اُتنا نہ ماضی میں
کوئی تھا، نہ مستقبل میں کبھی کوئی ہو گا۔ 13 بلکہ تجھے وہ
کچھ بھی دے دوں گا جو تُو نے نہیں مانگا، یعنی دولت
اور عزت۔ تیرے جیتے جی کوئی اَور بادشاہ تیرے برابر
نہیں پایا جائے گا۔ 14 اگر تُو میری راہوں پر چلتا رہے اور
اپنے باپ داؤد کی طرح میرے احکام کے مطابق زندگی
گزارے تو پھر مَیں تیری عمر دراز کروں گا۔“

15 سلیمان جاگ اُٹھا تو معلوم ہوا کہ مَیں نے خواب
دیکھا ہے۔ وہ یروشلم کو واپس چلا گیا اور رب کے عہد
کے صندوق کے سامنے کھڑا ہوا۔ وہاں اُس نے بھسم
ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کیں، پھر بڑی
ضیافت کی جس میں تمام درباری شریک ہوئے۔

دو کسبیوں کے بچے کے بارے میں سلیمان کا فیصلہ

16 ایک دن دو کسبیاں بادشاہ کے پاس آئیں۔
17 ایک بات کرنے لگی، "میرے آقا، ہم دونوں ایک
ہی گھر میں بستی ہیں۔ کچھ دیر پہلے اِس کی موجودگی میں
گھر میں میرے بچہ پیدا ہوا۔ 18 دو دن کے بعد اِس
کے بھی بچہ ہوا۔ ہم اکیلی ہی تھیں، ہمارے سوا گھر میں
کوئی اَور نہیں تھا۔ 19 ایک رات کو میری ساتھی کا بچہ مر
گیا۔ ماں نے سوتے میں کروٹیں بدلتے بدلتے اپنے بچے
کو دبا دیا تھا۔ 20 راتوں رات اِسے معلوم ہوا کہ بیٹا مر
گیا ہے۔ مَیں ابھی گہری نیند سو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر اِس
نے میرے بچے کو اُٹھایا اور اپنے مُردے بیٹے کو میری
گود میں رکھ دیا۔ پھر وہ میرے بیٹے کے ساتھ سو گئی۔
21 صبح کے وقت جب مَیں اپنے بیٹے کو دودھ پلانے
کے لئے اُٹھی تو دیکھا کہ اُس سے جان نکل گئی ہے۔
لیکن جب دن مزید چڑھا اور مَیں غور سے اُسے دیکھ سکی
تو کیا دیکھتی ہوں کہ یہ وہ بچہ نہیں ہے جسے مَیں نے
جنم دیا ہے!"

22 دوسری عورت نے اُس کی بات کاٹ کر کہا،
"ہرگز نہیں! یہ جھوٹ ہے۔ میرا بیٹا زندہ ہے اور تیرا تو
مر گیا ہے۔" پہلی عورت چیخ اُٹھی، "کبھی بھی نہیں!
زندہ بچہ میرا اور مُردہ بچہ تیرا ہے۔" ایسی باتیں کرتے
کرتے دونوں بادشاہ کے سامنے جھگڑتی رہیں۔

23 پھر بادشاہ بولا، "سیدھی سی بات یہ ہے کہ دونوں
ہی دعویٰ کرتی ہیں کہ زندہ بچہ میرا ہے اور مُردہ بچہ
دوسری کا ہے۔ 24 ٹھیک ہے، پھر میرے پاس تلوار
لے آئیں!" اُس کے پاس تلوار لائی گئی۔ 25 تب اُس
نے حکم دیا، "زندہ بچے کو برابر کے دو حصوں میں کاٹ
کر ہر عورت کو ایک ایک حصہ دے دیں۔" 26 یہ سن
کر بچے کی حقیقی ماں نے جس کا دل اپنے بیٹے کے لئے
تڑپتا تھا بادشاہ سے التماس کی، "نہیں میرے آقا، اُسے
مت ماریں! براہِ کرم اُسے اِسی کو دے دیجئے۔"
لیکن دوسری عورت بولی، "ٹھیک ہے، اُسے
کاٹ دیں۔ اگر یہ میرا نہیں ہو گا تو کم از کم تیرا بھی
نہیں ہو گا۔"
27 یہ دیکھ کر بادشاہ نے حکم دیا، "رُکیں! بچے پر
تلوار مت چلائیں بلکہ اُسے پہلی عورت کو دے دیں
جو چاہتی ہے کہ زندہ رہے۔ وہی اُس کی ماں ہے۔"
28 جلد ہی سلیمان کے اِس فیصلے کی خبر پورے ملک
میں پھیل گئی، اور لوگوں پر بادشاہ کا خوف چھا گیا، کیونکہ
اُنہوں نے جان لیا کہ اللہ نے اُسے انصاف کرنے کی
خاص حکمت عطا کی ہے۔

سلیمان کے سرکاری افسروں کی فہرست

4 اب سلیمان پورے اسرائیل پر حکومت کرتا تھا۔
2 یہ اُس کے اعلیٰ افسر تھے:
امامِ اعظم: عزریاہ بن صدوق،
3 میرمنشی: سیسہ کے بیٹے اِلی حورف اور اخیاہ،
بادشاہ کا مشیرِ خاص: یہوسفط بن اخی لُود،
4 فوج کا کمانڈر: بِنایاہ بن یہویدع،
امام: صدوق اور ابیاتر،

5 ضلعوں پر مقرر افسروں کا سردار: عزریاہ بن ناتن،
بادشاہ کا قریبی مشیر: امام زبود بن ناتن،
6 محل کا انچارج: اخی سر،
بے گاریوں کا انچارج: ادونیرام بن عبدا
7 سلیمان نے ملکِ اسرائیل کو بارہ ضلعوں میں تقسیم کر کے ہر ضلع پر ایک افسر مقرر کیا تھا۔ اِن افسروں کی ایک ذمہ داری یہ تھی کہ دربار کی ضروریات پوری کریں۔ ہر افسر کو سال میں ایک ماہ کی ضروریات پوری کرنی تھیں۔
8 درجِ ذیل اِن افسروں اور اُن کے علاقوں کی فہرست ہے۔ بن حور: افرائیم کا پہاڑی علاقہ،
9 بن دِقر: مقص، سعلبیم، بیت شمس اور ایلون بیت حنان،
10 بن حصد: اربّوت، سوکہ اور حِفر کا علاقہ،
11 سلیمان کی بیٹی طافت کا شوہر بن ابی نداب: ساحلی شہر دور کا پہاڑی علاقہ،
12 بعنہ بن اخی لُود: تعنک، مجِدّو اور اُس بیت شان کا پورا علاقہ جو ضرتان کے پڑوس میں یزرعیل کے نیچے واقع ہے، نیز بیت شان سے لے کر ابیل محولہ تک کا پورا علاقہ بشمول یُقمعام،
13 بن جبر: جِلعاد میں رامات کا علاقہ بشمول یائیر بن منسّی کی بستیاں، پھر بسن میں ارجوب کا علاقہ۔ اِس میں 60 ایسے فصیل دار شہر شامل تھے جن کے دروازوں پر پیتل کے کُنڈے لگے تھے،
14 اخی نداب بن عِدّو: محنائم،
15 سلیمان کی بیٹی باسمت کا شوہر اخی معض: نفتالی کا قبائلی علاقہ،
16 بعنہ بن حوسی: آشر کا قبائلی علاقہ اور بعلوت،
17 یہوسفط بن فروح: اِشکار کا قبائلی علاقہ،
18 سِمعی بن ایلہ: بن یمین کا قبائلی علاقہ،
19 جبر بن اُوری: جِلعاد کا وہ علاقہ جس پر پہلے اموری بادشاہ سیحون اور بسن کے بادشاہ عوج کی حکومت تھی۔ اِس پورے علاقے پر صرف یہی ایک افسر مقرر تھا۔

سلیمان کی حکومت کی عظمت

20 اُس زمانے میں اسرائیل اور یہوداہ کے لوگ ساحل کی ریت کی مانند بے شمار تھے۔ لوگوں کو کھانے اور پینے کی سب چیزیں دست یاب تھیں، اور وہ خوش تھے۔
21 سلیمان دریائے فرات سے لے کر فلستیوں کے علاقے اور مصری سرحد تک تمام ممالک پر حکومت کرتا تھا۔ اُس کے جیتے جی یہ ممالک اُس کے تابع رہے اور اُسے خراج دیتے تھے۔
22 سلیمان کے دربار کی روزانہ کی ضروریات یہ تھیں: تقریباً 5,000 کلو گرام باریک میدہ، تقریباً 10,000 کلو گرام عام میدہ،
23 10 موٹے تازے بَیل، چراگاہوں میں پلے ہوئے 20 عام بَیل، 100 بھیڑ بکریاں، اور اِس کے علاوہ ہرن، غزال، مِرگ اور مختلف قسم کے موٹے تازے مرغ۔
24 جتنے ممالک دریائے فرات کے مغرب میں تھے اُن سب پر سلیمان کی حکومت تھی، یعنی تِفسح سے لے کر غزہ تک۔ کسی بھی پڑوسی ملک سے اُس کا جھگڑا نہیں تھا، بلکہ سب کے ساتھ صلح تھی۔
25 اُس کے جیتے جی پورے یہوداہ اور اسرائیل میں صلح سلامتی رہی۔ شمال میں دان سے لے کر جنوب میں بیرسبع تک ہر ایک

سلامتی سے انگور کی اپنی بیل اور انجیر کے اپنے درخت
کے سائے میں بیٹھ سکتا تھا۔
26 اپنے رتھوں کے گھوڑوں کے لئے سلیمان نے
4,000 تھان بنوائے۔ اُس کے 12,000 گھوڑے
تھے۔ 27 بارہ ضلعوں پر مقرر افسر باقاعدگی سے سلیمان
بادشاہ اور اُس کے دربار کی ضروریات پوری کرتے رہے۔
ہر ایک کو سال میں ایک ماہ کے لئے سب کچھ مہیا
کرنا تھا۔ اُن کی محنت کی وجہ سے دربار میں کوئی کمی
نہ ہوئی۔ 28 بادشاہ کی ہدایت کے مطابق وہ رتھوں کے
گھوڑوں اور دوسرے گھوڑوں کے لئے درکار جَو اور بھوسا
براہِ راست اُن کے تھانوں تک پہنچاتے تھے۔
29 اللہ نے سلیمان کو بہت زیادہ حکمت اور سمجھ عطا
کی۔ اُسے ساحل کی ریت جیسا وسیع علم حاصل ہوا۔
30 اُس کی حکمت اسرائیل کے مشرق میں رہنے والے
اور مصر کے عالموں سے کہیں زیادہ تھی۔ 31 اِس لحاظ
سے کوئی بھی اُس کے برابر نہیں تھا۔ وہ ایتان اِزراحی اور
محول کے بیٹوں ہیمان، کلکول اور دردع پر بھی سبقت
لے گیا تھا۔ اُس کی شہرت اردگرد کے تمام ممالک میں
پھیل گئی۔ 32 اُس نے 3,000 کہاوتیں اور 1,005
گیت لکھ دیئے۔ 33 وہ تفصیل سے مختلف قسم کے
پودوں کے بارے میں بات کر سکتا تھا، لبنان میں
دیودار کے بڑے درخت سے لے کر چھوٹے پودے زوفا
تک جو دیوار کی دراڑوں میں اُگتا ہے۔ وہ مہارت سے
چوپائیوں، پرندوں، رینگنے والے جانوروں اور مچھلیوں کی
تفصیلات بھی بیان کر سکتا تھا۔ 34 چنانچہ تمام ممالک
کے بادشاہوں نے اپنے سفیروں کو سلیمان کے پاس بھیج
دیا تاکہ اُس کی حکمت سنیں۔

حیرام بادشاہ کے ساتھ سلیمان کا معاہدہ

5 صور کا بادشاہ حیرام ہمیشہ داؤد کا اچھا دوست رہا
تھا۔ جب اُسے خبر ملی کہ داؤد کے بعد سلیمان
کو مسح کر کے بادشاہ بنایا گیا ہے تو اُس نے اپنے سفیروں
کو اُسے مبارک باد دینے کے لئے بھیج دیا۔ 2 تب سلیمان
نے حیرام کو پیغام بھیجا، 3 ”آپ جانتے ہیں کہ میرے
باپ داؤد رب اپنے خدا کے نام کے لئے گھر تعمیر کرنا
چاہتے تھے۔ لیکن یہ اُن کے بس کی بات نہیں تھی،
کیونکہ اُن کے جیتے جی اردگرد کے ممالک اُن سے جنگ
کرتے رہے۔ گو رب نے داؤد کو تمام دشمنوں پر فتح
بخشی تھی، لیکن لڑتے لڑتے وہ رب کا گھر نہ بنا سکے۔
4 اب حالات فرق ہیں: رب میرے خدا نے مجھے پورا
سکون عطا کیا ہے۔ چاروں طرف نہ کوئی مخالف نظر آتا
ہے، نہ کوئی خطرہ۔ 5 اِس لئے مَیں رب اپنے خدا کے
نام کے لئے گھر تعمیر کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرے
باپ داؤد کے جیتے جی رب نے اُن سے وعدہ کیا تھا،
’تیرے جس بیٹے کو مَیں تیرے بعد تخت پر بٹھاؤں گا
وہی میرے نام کے لئے گھر بنائے گا۔‘ 6 اب گزارش
ہے کہ آپ کے لکڑہارے لبنان میں میرے لئے دیودار
کے درخت کاٹ دیں۔ میرے لوگ اُن کے ساتھ مل
کر کام کریں گے۔ آپ کے لوگوں کی مزدوری مَیں ہی ادا
کروں گا۔ جو کچھ بھی آپ کہیں گے مَیں اُنہیں دوں گا۔
آپ تو خوب جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں صیدا کے لکڑ
ہاروں جیسے ماہر نہیں ہیں۔“
7 جب حیرام کو سلیمان کا پیغام ملا تو وہ بہت خوش
ہو کر بول اُٹھا، ”آج رب کی حمد ہو جس نے داؤد
کو اِس بڑی قوم پر حکومت کرنے کے لئے اِتنا دانش
مند بیٹا عطا کیا ہے!“ 8 سلیمان کو حیرام نے جواب

بھیجا، ''مجھے آپ کا پیغام مل گیا ہے، اور مَیں آپ کی ضرور مدد کروں گا۔ دیودار اور جونیپر کی جتنی لکڑی آپ کو چاہئے وہ مَیں آپ کے پاس پہنچا دوں گا۔ 9 میرے لوگ درختوں کے تنے لبنان کے پہاڑی علاقے سے نیچے ساحل تک لائیں گے جہاں ہم اُن کے بیڑے باندھ کر سمندر پر اُس جگہ پہنچا دیں گے جو آپ مقرر کریں گے۔ وہاں ہم تنوں کے رسّے کھول دیں گے، اور آپ اُنہیں لے جا سکیں گے۔ معاوضے میں آپ مجھے اِتنی خوراک مہیا کریں کہ میرے دربار کی ضروریات پوری ہو جائیں۔''

10 چنانچہ حیرام نے سلیمان کو دیودار اور جونیپر کی اُتنی لکڑی مہیا کی جتنی اُسے ضرورت تھی۔ 11 معاوضے میں سلیمان اُسے سالانہ تقریباً 32,50,000 کلو گرام گندم اور تقریباً 4,40,000 لٹر زیتون کا تیل بھیجتا رہا۔ 12 اِس کے علاوہ سلیمان اور حیرام نے آپس میں صلح کا معاہدہ کیا۔ یوں رب نے سلیمان کو حکمت عطا کی جس طرح اُس نے اُس سے وعدہ کیا تھا۔

رب کا گھر بنانے کی پہلی تیاریاں

14-13 سلیمان بادشاہ نے لبنان میں یہ کام کرنے کے لئے اسرائیل میں سے 30,000 آدمیوں کی بےگار پر بھرتی کی۔ اُس نے ادونیرام کو اُن پر مقرر کیا۔ ہر ماہ وہ باری باری 10,000 افراد کو لبنان میں بھیجتا رہا۔ یوں ہر مزدور ایک ماہ لبنان میں اور دو ماہ گھر میں رہتا۔ 15 سلیمان نے 80,000 آدمیوں کو کانوں میں لگایا تاکہ وہ پتھر نکالیں۔ 70,000 افراد یہ پتھر یروشلم لاتے تھے۔ 16 اُن لوگوں پر 3,300 نگران مقرر تھے۔ 17 بادشاہ کے حکم پر وہ کانوں سے بہترین پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑے نکال لائے اور اُنہیں تراش کر رب کے گھر کی بنیاد کے لئے تیار کیا۔ 18 جبل کے کاری گروں نے سلیمان اور حیرام کے کاری گروں کی مدد کی۔ اُنہوں نے مل کر پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑے اور لکڑی کو تراش کر رب کے گھر کی تعمیر کے لئے تیار کیا۔

رب کے گھر کی تعمیر

6 سلیمان نے اپنی حکومت کے چوتھے سال کے دوسرے مہینے زیب میں رب کے گھر کی تعمیر شروع کی۔ اسرائیل کو مصر سے نکلے 480 سال گزر چکے تھے۔

2 عمارت کی لمبائی 90 فٹ، چوڑائی 30 فٹ اور اونچائی 45 فٹ تھی۔ 3 سامنے ایک برآمدہ بنایا گیا جو عمارت جتنا چوڑا یعنی 30 فٹ اور آگے کی طرف 15 فٹ لمبا تھا۔ 4 عمارت کی دیواروں میں کھڑکیاں تھیں جن پر جنگلے لگے تھے۔ 5 عمارت سے باہر آ کر سلیمان نے دائیں بائیں کی دیواروں اور پچھلی دیوار کے ساتھ ایک ڈھانچا کھڑا کیا جس کی تین منزلیں تھیں اور جس میں مختلف کمرے تھے۔ 6 نچلی منزل کی اندر کی چوڑائی ساڑھے 7 فٹ، درمیانی منزل کی 9 فٹ اور اوپر کی منزل کی ساڑھے 10 فٹ تھی۔ وجہ یہ تھی کہ رب کے گھر کی بیرونی دیوار کی موٹائی منزل بہ منزل کم ہوتی گئی۔ اِس طریقے سے بیرونی ڈھانچے کی دوسری اور تیسری منزل کے شہتیروں کے لئے رب کے گھر کی دیوار میں سوراخ بنانے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اُنہیں دیوار پر ہی رکھا گیا۔

7 جو پتھر رب کے گھر کی تعمیر کے لئے استعمال

ہوئے اُنہیں پتھر کی کان کے اندر ہی تراش کر تیار کیا
گیا۔ اِس لئے جب اُنہیں زیرِ تعمیر عمارت کے پاس لا
کر جوڑا گیا تو نہ ہتھوڑوں، نہ چھینی نہ لوہے کے کسی اَور
اوزار کی آواز سنائی دی۔

8 اِس ڈھانچے میں داخل ہونے کے لئے عمارت کی
دہنی دیوار میں دروازہ بنایا گیا۔ وہاں سے ایک سیڑھی پرستار
کو درمیانی اور اوپر کی منزل تک پہنچاتی تھی۔ 9 یوں
سلیمان نے عمارت کو تکمیل تک پہنچایا۔ چھت کو دیودار
کے شہتیروں اور تختوں سے بنایا گیا۔ 10 جو ڈھانچا عمارت
کے تینوں طرف کھڑا کیا گیا اُسے دیودار کے شہتیروں
سے عمارت کی باہر والی دیوار کے ساتھ جوڑا گیا۔ اُس کی
تینوں منزلوں کی اونچائی ساڑھے سات سات فٹ تھی۔

11 ایک دن رب سلیمان سے ہم کلام ہوا،
12 ”جہاں تک میری سکونت گاہ کا تعلق ہے جو تُو
میرے لئے بنا رہا ہے، اگر تُو میرے تمام احکام اور
ہدایات کے مطابق زندگی گزارے تو مَیں تیرے لئے
وہ کچھ کروں گا جس کا وعدہ مَیں نے تیرے باپ داؤد
سے کیا ہے۔ 13 تب مَیں اسرائیل کے درمیان رہوں گا
اور اپنی قوم کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔“

رب کے گھر کا اندرونی حصہ

14 جب عمارت کی دیواریں اور چھت مکمل ہوئیں
15 تو اندرونی دیواروں پر فرش سے لے کر چھت تک
دیودار کے تختے لگائے گئے۔ فرش پر جونیپر کے تختے
لگائے گئے۔ 16 اب تک عمارت کا ایک ہی کمرا تھا،
لیکن اب اُس نے دیودار کے تختوں سے فرش سے لے
کر چھت تک دیوار کھڑی کر کے پچھلے حصے میں الگ
کمرا بنا دیا جس کی لمبائی 30 فٹ تھی۔ یہ مقدّس ترین
کمرا بن گیا۔ 17 جو حصہ سامنے رہ گیا اُسے مقدّس کمرا
مقرر کیا گیا۔ اُس کی لمبائی 60 فٹ تھی۔ 18 عمارت کی
تمام اندرونی دیواروں پر دیودار کے تختے یوں لگے تھے کہ
کہیں بھی پتھر نظر نہ آیا۔ تختوں پر تُونبے اور پھول کندہ
کئے گئے تھے۔

19 پچھلے کمرے میں رب کے عہد کا صندوق رکھنا
تھا۔ 20 اِس کمرے کی لمبائی 30 فٹ، چوڑائی 30
فٹ اور اونچائی 30 فٹ تھی۔ سلیمان نے اِس کی تمام
دیواروں اور فرش پر خالص سونا چڑھایا۔ مقدّس ترین
کمرے کے سامنے دیودار کی قربان گاہ تھی۔ اُس پر بھی
سونا منڈھا گیا 21 بلکہ عمارت کے سامنے والے کمرے کی
دیواروں، چھت اور فرش پر بھی سونا منڈھا گیا۔ مقدّس
ترین کمرے کے دروازے پر سونے کی زنجیریں لگائی
گئیں۔ 22 چنانچہ عمارت کی تمام اندرونی دیواروں، چھت
اور فرش پر سونا منڈھا گیا، اور اِسی طرح مقدّس ترین
کمرے کے سامنے کی قربان گاہ پر بھی۔

23 پھر سلیمان نے زیتون کی لکڑی سے دو کروبی
فرشتے بنوائے جنہیں مقدّس ترین کمرے میں رکھا
گیا۔ اِن مجسموں کا قد 15 فٹ تھا۔ 24-25 دونوں شکل
و صورت میں ایک جیسے تھے۔ ہر ایک کے دو پَر تھے،
اور ہر پَر کی لمبائی ساڑھے سات سات فٹ تھی۔
چنانچہ ایک پَر کے سرے سے دوسرے پَر کے سرے
تک کا فاصلہ 15 فٹ تھا۔ 26 ہر ایک کا قد 15
فٹ تھا۔ 27 اُنہیں مقدّس ترین کمرے میں یوں
ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا کیا گیا کہ ہر فرشتے کا
ایک پَر دوسرے کے پَر سے لگتا جبکہ دائیں اور بائیں
طرف ہر ایک کا دوسرا پَر دیوار کے ساتھ لگتا تھا۔
28 اِن فرشتوں پر بھی سونا منڈھا گیا۔

29 مقدّس اور مقدّس ترین کمروں کی دیواروں پر کروبی
فرشتے، کھجور کے درخت اور پھول کندہ کئے گئے۔
30 دونوں کمروں کے فرش پر بھی سونا منڈھا گیا۔
31 سلیمان نے مقدّس ترین کمرے کا دروازہ زیتون کی
لکڑی سے بنوایا۔ اُس کے دو کواڑ تھے، اور چوکھٹ
کی لکڑی کے پانچ کونے تھے۔ 32 دروازے کے
کواڑوں پر کروبی فرشتے، کھجور کے درخت اور پھول
کندہ کئے گئے۔ اِن کواڑوں پر بھی فرشتوں اور کھجور کے
درختوں سمیت سونا منڈھا گیا۔ 33 سلیمان نے عمارت
میں داخل ہونے والے دروازے کے لئے بھی زیتون
کی لکڑی سے چوکھٹ بنوائی، لیکن اُس کی لکڑی کے چار
کونے تھے۔ 34 اِس دروازے کے دو کواڑ جونیپر کی
لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ دونوں کواڑ دیوار تک گھوم
سکتے تھے۔ 35 اِن کواڑوں پر بھی کروبی فرشتے، کھجور کے
درخت اور پھول کندہ کئے گئے تھے۔ پھر اُن پر سونا
یوں منڈھا گیا کہ وہ اچھی طرح اِن بیل بوٹوں کے ساتھ
لگ گیا۔

36 عمارت کے سامنے ایک اندرونی صحن بنایا گیا جس
کی چاردیواری یوں تعمیر ہوئی کہ پتھر کے ہر تین ردّوں
کے بعد دیودار کے شہتیروں کا ایک ردّا لگایا گیا۔

37 رب کے گھر کی بنیاد سلیمان کی حکومت کے
چوتھے سال کے دوسرے مہینے زیب[a] میں ڈالی گئی،
38 اور اُس کی حکومت کے گیارھویں سال کے آٹھویں
مہینے بُول[b] میں عمارت مکمل ہوئی۔ سب کچھ نقشے
کے عین مطابق بنا۔ اِس کام پر کُل سات سال
لگ گئے۔

سلیمان کا محل

7 جو محل سلیمان نے بنوایا وہ 13 سال کے بعد
مکمل ہوا۔
2-3 اُس کی ایک عمارت کا نام 'لبنان کا جنگل' تھا۔
عمارت کی لمبائی 150 فٹ، چوڑائی 75 فٹ اور اونچائی
45 فٹ تھی۔ نچلی منزل ایک بڑا ہال تھا جس کے دیودار
کی لکڑی کے 45 ستون تھے۔ پندرہ پندرہ ستونوں کو
تین قطاروں میں کھڑا کیا گیا تھا۔ ستونوں پر شہتیر تھے
جن پر دوسری منزل کے فرش کے لئے دیودار کے تختے
لگائے گئے تھے۔ دوسری منزل کے مختلف کمرے تھے،
اور چھت بھی دیودار کی لکڑی سے بنائی گئی تھی۔ 4 ہال
کی دونوں لمبی دیواروں میں تین تین کھڑکیاں تھیں، اور
ایک دیوار کی کھڑکیاں دوسری دیوار کی کھڑکیوں کے بالکل
مقابل تھیں۔ 5 اِن دیواروں کے تین تین دروازے بھی
ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ اُن کی چوکھٹوں کی لکڑی
کے چار چار کونے تھے۔

6 اِس کے علاوہ سلیمان نے ستونوں کا ہال بنوایا جس
کی لمبائی 75 فٹ اور چوڑائی 45 فٹ تھی۔ ہال کے
سامنے ستونوں کا برآمدہ تھا۔

7 اُس نے دیوان بھی تعمیر کیا جو دیوانِ عدل کہلاتا
تھا۔ اُس میں اُس کا تخت تھا، اور وہاں وہ لوگوں کی
عدالت کرتا تھا۔ دیوان کی چاروں دیواروں پر فرش سے
لے کر چھت تک دیودار کے تختے لگے ہوئے تھے۔

8 دیوان کے پیچھے صحن تھا جس میں بادشاہ کا رہائشی
محل تھا۔ محل کا ڈیزائن دیوان جیسا تھا۔ اُس کی مصری
بیوی فرعون کی بیٹی کا محل بھی ڈیزائن میں دیوان سے
مطابقت رکھتا تھا۔

[a] اپریل تا مئی

[b] اکتوبر تا نومبر

9 یہ تمام عمارتیں بنیادوں سے لے کر چھت تک
اور باہر سے لے کر بڑے صحن تک اعلیٰ قسم کے
پتھروں سے بنی ہوئی تھیں، ایسے پتھروں سے جو چاروں
طرف آری سے ناپ کے عین مطابق کاٹے گئے تھے۔
10 بنیادوں کے لئے عمدہ قسم کے بڑے بڑے پتھر
استعمال ہوئے۔ بعض کی لمبائی 12 اور بعض کی 15
فٹ تھی۔ 11 اِن پر اعلیٰ قسم کے پتھروں کی دیواریں کھڑی
کی گئیں۔ دیواروں میں دیودار کے شہتیر بھی لگائے گئے۔
12 بڑے صحن کی چاردیواری یوں بنائی گئی کہ پتھروں کے
ہر تین ردّوں کے بعد دیودار کے شہتیروں کا ایک ردّا لگایا
گیا تھا۔ جو اندرونی صحن رب کے گھر کے اردگرد تھا اُس
کی چاردیواری بھی اِسی طرح ہی بنائی گئی، اور اِسی طرح
رب کے گھر کے برآمدے کی دیواریں بھی۔

رب کے گھر کے سامنے کے دو خاص ستون

13 پھر سلیمان بادشاہ نے صور کے ایک آدمی کو بُلایا
جس کا نام حیرام تھا۔ 14 اُس کی ماں اسرائیلی قبیلے نفتالی
کی بیوہ تھی جبکہ اُس کا باپ صور کا رہنے والا اور پیتل
کا کاری گر تھا۔ حیرام بڑی حکمت، سمجھ داری اور مہارت
سے پیتل کی ہر چیز بنا سکتا تھا۔ اِس قسم کا کام کرنے
کے لئے وہ سلیمان بادشاہ کے پاس آیا۔
15 پہلے اُس نے پیتل کے دو ستون ڈھال دیئے۔ ہر
ستون کی اونچائی 27 فٹ اور گھیرا 18 فٹ تھا۔ 16 پھر
اُس نے ہر ستون کے لئے پیتل کا بالائی حصہ ڈھال دیا
جس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ تھی۔ 17 ہر بالائی حصے
کو ایک دوسرے کے ساتھ خوب صورتی سے ملائی گئی
سات زنجیروں سے آراستہ کیا گیا۔ 18-20 اِن زنجیروں کے
اوپر حیرام نے ہر بالائی حصے کو پیتل کے 200 اناروں
سے سجایا جو دو قطاروں میں لگائے گئے۔ پھر بالائی حصے
ستونوں پر لگائے گئے۔ بالائی حصوں کی سوسن کے پھول
کی سی شکل تھی، اور یہ پھول 6 فٹ اونچے تھے۔ 21 حیرام
نے دونوں ستون رب کے گھر کے برآمدے کے
سامنے کھڑے کئے۔ دہنے ہاتھ کے ستون کا نام اُس
نے 'یکین' اور بائیں ہاتھ کے ستون کا نام 'بوعز' رکھا۔
22 بالائی حصے سوسن نما تھے۔ چنانچہ کام مکمل ہوا۔

پیتل کا حوض

23 اِس کے بعد حیرام نے پیتل کا بڑا گول حوض
ڈھال دیا جس کا نام 'سمندر' رکھا گیا۔ اُس کی اونچائی
ساڑھے 7 فٹ، اُس کا منہ 15 فٹ چوڑا اور اُس
کا گھیرا تقریباً 45 فٹ تھا۔ 24 حوض کے کنارے
کے نیچے تُونبوں کی دو قطاریں تھیں۔ فی فٹ تقریباً
6 تُونبے تھے۔ تُونبے اور حوض مل کر ڈھالے گئے
تھے۔ 25 حوض کو بَیلوں کے 12 مجسموں پر رکھا گیا۔
تین بَیلوں کا رُخ شمال کی طرف، تین کا رُخ مغرب
کی طرف، تین کا رُخ جنوب کی طرف اور تین کا رُخ
مشرق کی طرف تھا۔ اُن کے پچھلے حصے حوض کی طرف
تھے، اور حوض اُن کے کندھوں پر پڑا تھا۔ 26 حوض
کا کنارہ پیالے بلکہ سوسن کے پھول کی طرح باہر کی
طرف مُڑا ہوا تھا۔ اُس کی دیوار تقریباً تین انچ موٹی تھی،
اور حوض میں پانی کے تقریباً 44,000 لٹر سما
جاتے تھے۔

پانی کے باسن اُٹھانے کی ہتھ گاڑیاں

27 پھر حیرام نے پانی کے باسن اُٹھانے کے لئے پیتل
کی ہتھ گاڑیاں بنائیں۔ ہر گاڑی کی لمبائی 6 فٹ، چوڑائی

6 فٹ اور اونچائی ساڑھے 4 فٹ تھی۔ 28 ہر گاڑی کا
اوپر کا حصہ سریوں سے مضبوط کیا گیا فریم تھا۔ 29 فریم
کے بیرونی پہلو شیر ببروں، بَیلوں اور کروبی فرشتوں سے
سجے ہوئے تھے۔ شیروں اور بَیلوں کے اوپر اور نیچے
پیتل کے سہرے لگے ہوئے تھے۔ 30 ہر گاڑی کے چار
پہیئے اور دو دُھرے تھے۔ یہ بھی پیتل کے تھے۔ چاروں
کونوں پر پیتل کے ایسے ٹکڑے لگے تھے جن پر باسن
رکھے جاتے تھے۔ یہ ٹکڑے بھی سہروں سے سجے ہوئے
تھے۔ 31 فریم کے اندر جس جگہ باسن کو رکھا جاتا تھا
وہ گول تھی۔ اُس کی اونچائی ڈیڑھ فٹ تھی، اور اُس کا
منہ سوا دو فٹ چوڑا تھا۔ اُس کے بیرونی پہلو پر چیزیں
کندہ کی گئی تھیں۔ گاڑی کا فریم گول نہیں بلکہ چورس تھا۔
32 گاڑی کے فریم کے نیچے مذکورہ چار پہیئے تھے جو دُھروں
سے جُڑے تھے۔ دُھرے فریم کے ساتھ ہی ڈھل گئے
تھے۔ ہر پہیہ سوا دو فٹ چوڑا تھا۔ 33 پہیئے رتھوں کے
پہیوں کی مانند تھے۔ اُن کے دُھرے، کنارے، تار اور
نابھیں سب کے سب پیتل سے ڈھالے گئے تھے۔
34 گاڑیوں کے چار کونوں پر دستے لگے تھے جو فریم کے
ساتھ مل کر ڈھالے گئے تھے۔ 35-36 ہر گاڑی کے
اوپر کا کنارہ نو انچ اونچا تھا۔ کونوں پر لگے دستے اور فریم
کے پہلو ہر جگہ کروبی فرشتوں، شیر ببروں اور کھجور کے
درختوں سے سجے ہوئے تھے۔ چاروں طرف سہرے بھی
کندہ کئے گئے۔ 37 حیرام نے دسوں گاڑیوں کو ایک ہی
سانچے میں ڈھالا، اِس لئے سب ایک جیسی تھیں۔
38 حیرام نے ہر گاڑی کے لئے پیتل کا باسن ڈھال
دیا۔ ہر باسن 6 فٹ چوڑا تھا، اور اُس میں 880 لٹر پانی
سما جاتا تھا۔ 39 اُس نے پانچ گاڑیاں رب کے گھر کے
دائیں ہاتھ اور پانچ اُس کے بائیں ہاتھ کھڑی کیں۔ حوض
بنام سمندر کو اُس نے رب کے گھر کے جنوب مشرق
میں رکھ دیا۔

اُس سامان کی فہرست جو حیرام نے بنایا

40 حیرام نے باسن، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے بھی
بنائے۔ یوں اُس نے رب کے گھر میں وہ سارا کام مکمل
کیا جس کے لئے سلیمان بادشاہ نے اُسے بُلایا تھا۔ اُس
نے ذیل کی چیزیں بنائیں:
41 دو ستون،
ستونوں پر لگے پیالہ نما بالائی حصے،
بالائی حصوں پر لگی زنجیروں کا ڈیزائن،
42 زنجیروں کے اوپر لگے انار (فی بالائی حصہ
200 عدد)،
43 10 ہتھ گاڑیاں،
اِن پر کے پانی کے 10 باسن،
44 حوض بنام سمندر،
اِسے اُٹھانے والے بَیل کے 12 مجسمے،
45 بالٹیاں، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے۔
یہ تمام سامان جو حیرام نے سلیمان کے حکم پر رب
کے گھر کے لئے بنایا پیتل سے ڈھال کر پالش کیا گیا
تھا۔ 46 بادشاہ نے اُسے وادیٔ یردن میں سُکات اور
ضرتان کے درمیان ڈھلوایا۔ وہاں ایک فونڈری تھی جہاں
حیرام نے گارے کے سانچے بنا کر ہر چیز ڈھال دی۔
47 اِس سامان کے لئے سلیمان بادشاہ نے اِتنا زیادہ پیتل
استعمال کیا کہ اُس کا کُل وزن معلوم نہ ہو سکا۔

رب کے گھر کے اندر سونے کا سامان

48 رب کے گھر کے اندر کے لئے سلیمان نے

درجِ ذیل سامان بنوایا:
سونے کی قربان گاہ،
سونے کی وہ میز جس پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں
پڑی رہتی تھیں،
49 خالص سونے کے 10 شمع دان جو مقدّس ترین
کمرے کے سامنے رکھے گئے، پانچ دروازے کے دہنے
ہاتھ اور پانچ اُس کے بائیں ہاتھ،
سونے کے وہ پھول جن سے شمع دان آراستہ تھے،
سونے کے چراغ اور بتی کو بجھانے کے اوزار،
50 خالص سونے کے باسن، چراغ کو کترنے کے
اوزار، چھڑکاؤ کے کٹورے اور پیالے،
جلتے ہوئے کوئلے کے لئے خالص سونے کے برتن،
مقدّس ترین کمرے اور بڑے ہال کے دروازوں
کے قبضے۔
51 رب کے گھر کی تکمیل پر سلیمان بادشاہ نے وہ سونا
چاندی اور باقی تمام قیمتی چیزیں رب کے گھر کے خزانوں
میں رکھوا دیں جو اُس کے باپ داؤد نے رب کے لئے
مخصوص کی تھیں۔

عہد کا صندوق رب کے گھر میں لایا جاتا ہے

8 پھر سلیمان نے اسرائیل کے تمام بزرگوں اور
قبیلوں اور کنبوں کے تمام سرپرستوں کو اپنے
پاس یروشلم میں بُلایا، کیونکہ رب کے عہد کا صندوق
اب تک یروشلم کے اُس حصے میں تھا جو 'داؤد کا شہر'
یا صیون کہلاتا ہے۔ سلیمان چاہتا تھا کہ قوم کے
نمائندے حاضر ہوں جب صندوق کو وہاں سے رب
کے گھر میں پہنچایا جائے۔ 2 چنانچہ اسرائیل کے تمام
مرد سال کے ساتویں مہینے اِتانیم[a] میں سلیمان بادشاہ کے
پاس یروشلم میں جمع ہوئے۔ اِسی مہینے میں جھونپڑیوں کی
عید منائی جاتی تھی۔
3 جب سب جمع ہوئے تو امام رب کے صندوق کو
اُٹھا کر 4 رب کے گھر میں لائے۔ لاویوں کے ساتھ
مل کر اُنہوں نے ملاقات کے خیمے کو بھی اُس کے
تمام مقدّس سامان سمیت رب کے گھر میں پہنچایا۔
5 وہاں صندوق کے سامنے سلیمان بادشاہ اور باقی تمام
جمع ہوئے اسرائیلیوں نے اِتنی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل
قربان کئے کہ اُن کی تعداد گنی نہیں جا سکتی تھی۔
6 اماموں نے رب کے عہد کا صندوق پچھلے یعنی
مقدّس ترین کمرے میں لا کر کروبی فرشتوں کے پَروں
کے نیچے رکھ دیا۔ 7 فرشتوں کے پَر پورے صندوق پر
اُس کی اُٹھانے کی لکڑیوں سمیت پھیلے رہے۔ 8 تو بھی
اُٹھانے کی یہ لکڑیاں اِتنی لمبی تھیں کہ اُن کے سرے
سامنے والے یعنی مقدّس کمرے سے نظر آتے تھے۔
لیکن وہ باہر سے دیکھے نہیں جا سکتے تھے۔ آج تک وہ
وہیں موجود ہیں۔ 9 صندوق میں صرف پتھر کی وہ دو
تختیاں تھیں جن کو موسیٰ نے حورب یعنی کوہِ سینا کے
دامن میں اُس میں رکھ دیا تھا، اُس وقت جب رب نے
مصر سے نکلے ہوئے اسرائیلیوں کے ساتھ عہد باندھا تھا۔
11-10 جب امام مقدّس کمرے سے نکل کر صحن میں
آئے تو رب کا گھر ایک بادل سے بھر گیا۔ امام اپنی
خدمت انجام نہ دے سکے، کیونکہ رب کا گھر اُس کے
جلال کے بادل سے معمور ہو گیا تھا۔ 12 یہ دیکھ کر
سلیمان نے دعا کی، ”رب نے فرمایا ہے کہ مَیں گھنے
بادل کے اندھیرے میں رہوں گا۔ 13 یقیناً مَیں نے

[a] ستمبر تا اکتوبر

تیرے لئے عظیم سکونت گاہ بنائی ہے، ایک مقام جو تیری ابدی سکونت کے لائق ہے۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی تقریر

14 پھر بادشاہ نے مُڑ کر رب کے گھر کے سامنے
کھڑی اسرائیل کی پوری جماعت کی طرف رُخ کیا۔ اُس
نے اُنہیں برکت دے کر کہا،
15 ”رب اسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے
وہ وعدہ پورا کیا ہے جو اُس نے میرے باپ داؤد سے
کیا تھا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا، 16 ’جس دن مَیں اپنی قوم
اسرائیل کو مصر سے نکال لایا اُس دن سے لے کر آج
تک مَیں نے کبھی نہ فرمایا کہ اسرائیلی قبیلوں کے کسی
شہر میں میرے نام کی تعظیم میں گھر بنایا جائے۔ لیکن
مَیں نے داؤد کو اپنی قوم اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔‘
17 میرے باپ داؤد کی بڑی خواہش تھی کہ رب
اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں گھر بنائے۔
18 لیکن رب نے اعتراض کیا، ’مَیں خوش ہوں کہ تُو
میرے نام کی تعظیم میں گھر تعمیر کرنا چاہتا ہے، 19 لیکن
تُو نہیں بلکہ تیرا بیٹا ہی اُسے بنائے گا۔‘
20 اور واقعی، رب نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ مَیں
رب کے وعدے کے عین مطابق اپنے باپ داؤد کی
جگہ اسرائیل کا بادشاہ بن کر تخت پر بیٹھ گیا ہوں۔ اور
اب مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں
گھر بھی بنایا ہے۔ 21 اُس میں مَیں نے اُس صندوق کے
لئے مقام تیار کر رکھا ہے جس میں شریعت کی تختیاں
پڑی ہیں، اُس عہد کی تختیاں جو رب نے ہمارے باپ
دادا سے مصر سے نکالتے وقت باندھا تھا۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی دعا

22 پھر سلیمان اسرائیل کی پوری جماعت کے دیکھتے
دیکھتے رب کی قربان گاہ کے سامنے کھڑا ہوا۔ اُس نے
اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر 23 دعا کی،
”اے رب اسرائیل کے خدا، تجھ جیسا کوئی خدا نہیں
ہے، نہ آسمان اور نہ زمین پر۔ تُو اپنا وہ عہد قائم رکھتا
ہے جسے تُو نے اپنی قوم کے ساتھ باندھا ہے اور اپنی
مہربانی اُن سب پر ظاہر کرتا ہے جو پورے دل سے تیری
راہ پر چلتے ہیں۔ 24 تُو نے اپنے خادم داؤد سے کیا ہوا
وعدہ پورا کیا ہے۔ جو بات تُو نے اپنے منہ سے میرے
باپ سے کی وہ تُو نے اپنے ہاتھ سے آج ہی پوری کی
ہے۔ 25 اے رب اسرائیل کے خدا، اب اپنی دوسری
بات بھی پوری کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد سے کی تھی۔
کیونکہ تُو نے میرے باپ سے وعدہ کیا تھا، ’اگر تیری
اولاد تیری طرح اپنے چال چلن پر دھیان دے کر میرے
حضور چلتی رہے تو اسرائیل پر اُس کی حکومت ہمیشہ تک
قائم رہے گی۔‘ 26 اے اسرائیل کے خدا، اب براہِ کرم
اپنا یہ وعدہ پورا کر جو تُو نے اپنے خادم میرے باپ داؤد
سے کیا ہے۔
27 لیکن کیا اللہ واقعی زمین پر سکونت کرے گا؟
نہیں، تُو تو بلند ترین آسمان میں بھی سما نہیں سکتا! تو پھر
یہ مکان جو مَیں نے بنایا ہے کس طرح تیری سکونت گاہ
بن سکتا ہے؟ 28 اے رب میرے خدا، تو بھی اپنے خادم
کی دعا اور التجا سن جب مَیں آج تیرے حضور پکارتے
ہوئے التماس کرتا ہوں 29 کہ براہِ کرم دن رات اِس
عمارت کی نگرانی کر! کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جس کے
بارے میں تُو نے خود فرمایا، ’یہاں میرا نام سکونت
کرے گا۔‘ چنانچہ اپنے خادم کی گزارش سن جو مَیں اِس

مقام کی طرف رُخ کئے ہوئے کرتا ہوں۔ 30 جب
ہم اِس مقام کی طرف رُخ کر کے دعا کریں تو اپنے خادم
اور اپنی قوم کی التجا سن۔ آسمان پر اپنے تخت سے ہماری
سن۔ اور جب سنے گا تو ہمارے گناہوں کو معاف کر!
31 اگر کسی پر الزام لگایا جائے اور اُسے یہاں تیری
قربان گاہ کے سامنے لایا جائے تاکہ حلف اُٹھا کر وعدہ
کرے کہ مَیں بے قصور ہوں 32 تو براہِ کرم آسمان پر سے
سن کر اپنے خادموں کا انصاف کر۔ قصوروار کو مجرم
ٹھہرا کر اُس کے اپنے سر پر وہ کچھ آنے دے جو اُس
سے سرزد ہوا ہے، اور بے قصور کو بےالزام قرار دے
کر اُس کی راست بازی کا بدلہ دے۔
33 ہو سکتا ہے کسی وقت تیری قوم اسرائیل تیرا گناہ
کرے اور نتیجے میں دشمن کے سامنے شکست کھائے۔ اگر
اسرائیلی آخرکار تیرے پاس لوٹ آئیں اور تیرے نام کی
تمجید کر کے یہاں اِس گھر میں تجھ سے دعا اور التماس
کریں 34 تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنی قوم
اسرائیل کا گناہ معاف کر کے اُنہیں دوبارہ اُس ملک میں
واپس لانا جو تُو نے اُن کے باپ دادا کو دے دیا تھا۔
35 ہو سکتا ہے اسرائیلی تیرا اِتنا سنگین گناہ کریں کہ کال
پڑے اور بڑی دیر تک بارش نہ برسے۔ اگر وہ آخرکار اِس
گھر کی طرف رُخ کر کے تیرے نام کی تمجید کریں
اور تیری سزا کے باعث اپنا گناہ چھوڑ کر لوٹ آئیں 36 تو
آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنے خادموں اور اپنی
قوم اسرائیل کو معاف کر، کیونکہ تُو ہی اُنہیں اچھی راہ کی
تعلیم دیتا ہے۔ تب اُس ملک پر دوبارہ بارش برسا دے جو
تُو نے اپنی قوم کو میراث میں دے دیا ہے۔
37 ہو سکتا ہے اسرائیل میں کال پڑ جائے، اناج
کی فصل کسی بیماری، پھپھوندی، ٹڈیوں یا کیڑوں سے متاثر
ہو جائے، یا دشمن کسی شہر کا محاصرہ کرے۔ جو بھی
مصیبت یا بیماری ہو، 38 اگر کوئی اسرائیلی یا تیری پوری قوم
اُس کا سبب جان کر اپنے ہاتھوں کو اِس گھر کی طرف
بڑھائے اور تجھ سے التماس کرے 39 تو آسمان پر اپنے
تخت سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اُنہیں معاف کر کے وہ
کچھ کر جو ضروری ہے۔ ہر ایک کو اُس کی تمام حرکتوں کا
بدلہ دے، کیونکہ صرف تُو ہی ہر انسان کے دل کو جانتا
ہے۔ 40 پھر جتنی دیر وہ اُس ملک میں زندگی گزاریں گے
جو تُو نے ہمارے باپ دادا کو دیا تھا اُتنی دیر وہ تیرا
خوف مانیں گے۔
41 آئندہ پردیسی بھی تیرے نام کے سبب سے دُور
دراز ممالک سے آئیں گے۔ اگرچہ وہ تیری قوم اسرائیل
کے نہیں ہوں گے 42 تو بھی وہ تیرے عظیم نام، تیری
بڑی قدرت اور تیرے زبردست کاموں کے بارے میں
سن کر آئیں گے اور اِس گھر کی طرف رُخ کر کے دعا
کریں گے۔ 43 تب آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔
جو بھی درخواست وہ پیش کریں وہ پوری کرنا تاکہ دنیا کی
تمام اقوام تیرا نام جان کر تیری قوم اسرائیل کی طرح ہی
تیرا خوف مانیں اور جان لیں کہ جو عمارت مَیں نے تعمیر
کی ہے اُس پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔
44 ہو سکتا ہے تیری قوم کے مرد تیری ہدایت کے
مطابق اپنے دشمن سے لڑنے کے لئے نکلیں۔ اگر وہ
تیرے چنے ہوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر
کے دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی
ہے 45 تو آسمان پر سے اُن کی دعا اور التماس سن کر اُن
کے حق میں انصاف قائم رکھنا۔
46 ہو سکتا ہے وہ تیرا گناہ کریں، ایسی حرکتیں تو ہم
سب سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، اور نتیجے میں تُو ناراض ہو

کر اُنہیں دشمن کے حوالے کر دے جو اُنہیں قید کر کے
اپنے کسی دُور دراز یا قریبی ملک میں لے جائے۔ 47 شاید
وہ جلاوطنی میں توبہ کر کے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں
اور تجھ سے التماس کریں، ’ہم نے گناہ کیا ہے، ہم سے
غلطی ہوئی ہے، ہم نے بےدین حرکتیں کی ہیں۔‘ 48 اگر
وہ ایسا کر کے دشمن کے ملک میں اپنے پورے دل و جان
سے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں اور تیری طرف سے
باپ دادا کو دیئے گئے ملک، تیرے چنے ہوئے شہر اور
اُس عمارت کی طرف رُخ کر کے دعا کریں جو مَیں نے
تیرے نام کے لئے تعمیر کی ہے 49 تو آسمان پر اپنے
تخت سے اُن کی دعا اور التماس سن لینا۔ اُن کے حق
میں انصاف قائم کرنا، 50 اور اپنی قوم کے گناہوں کو
معاف کر دینا۔ جس بھی جرم سے اُنہوں نے تیرا گناہ کیا
ہے وہ معاف کر دینا۔ بخش دے کہ اُنہیں گرفتار کرنے
والے اُن پر رحم کریں۔ 51 کیونکہ یہ تیری ہی قوم کے افراد
ہیں، تیری ہی میراث جسے تُو مصر کے بھڑکتے بھٹے سے
نکال لایا۔

52 اے اللہ، تیری آنکھیں میری التجاؤں اور تیری قوم
اسرائیل کی فریادوں کے لئے کھلی رہیں۔ جب بھی وہ
مدد کے لئے تجھے پکاریں تو اُن کی سن لینا! 53 کیونکہ
تُو، اے رب قادرِ مطلق نے اسرائیل کو دنیا کی تمام
قوموں سے الگ کر کے اپنی خاص ملکیت بنا لیا ہے۔
ہمارے باپ دادا کو مصر سے نکالتے وقت تُو نے موسیٰ
کی معرفت اِس حقیقت کا اعلان کیا۔“

آخری دعا اور برکت

54 اِس دعا کے بعد سلیمان کھڑا ہوا، کیونکہ دعا کے
دوران اُس نے رب کی قربان گاہ کے سامنے اپنے گھٹنے
ٹیکے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھے۔
55 اب وہ اسرائیل کی پوری جماعت کے سامنے کھڑا ہوا
اور بلند آواز سے اُسے برکت دی،

56 ”رب کی تمجید ہو جس نے اپنے وعدے کے
عین مطابق اپنی قوم اسرائیل کو آرام و سکون فراہم کیا
ہے۔ جتنے بھی خوب صورت وعدے اُس نے اپنے خادم
موسیٰ کی معرفت کئے ہیں وہ سب کے سب پورے ہو
گئے ہیں۔ 57 جس طرح رب ہمارا خدا ہمارے باپ
دادا کے ساتھ تھا اُسی طرح وہ ہمارے ساتھ بھی رہے۔
نہ وہ ہمیں چھوڑے، نہ ترک کرے 58 بلکہ ہمارے
دلوں کو اپنی طرف مائل کرے تاکہ ہم اُس کی تمام
راہوں پر چلیں اور اُن تمام احکام اور ہدایات کے تابع
رہیں جو اُس نے ہمارے باپ دادا کو دی ہیں۔

59 رب کے حضور میری یہ فریاد دن رات رب
ہمارے خدا کے قریب رہے تاکہ وہ میرا اور اپنی قوم کا
انصاف قائم رکھے اور ہماری روزانہ کی ضروریات پوری
کرے۔ 60 تب تمام اقوام جان لیں گی کہ رب ہی خدا
ہے اور کہ اُس کے سوا کوئی اَور معبود نہیں ہے۔

61 لیکن لازم ہے کہ آپ رب ہمارے خدا کے
پورے دل سے وفادار رہیں۔ ہمیشہ اُس کی ہدایات اور
احکام کے مطابق زندگی گزاریں، بالکل اُسی طرح جس
طرح آپ آج کر رہے ہیں۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر جشن

62-63 پھر بادشاہ اور تمام اسرائیل نے رب کے حضور
قربانیاں پیش کر کے رب کے گھر کو مخصوص کیا۔ اِس
سلسلے میں سلیمان نے 22,000 گائے بَیلوں اور
1,20,000 بھیڑ بکریوں کو سلامتی کی قربانیوں کے

طور پر ذبح کیا۔ 64 اُسی دن بادشاہ نے صحن کا درمیانی
حصہ قربانیاں چڑھانے کے لئے مخصوص کیا۔ وجہ یہ تھی
کہ پیتل کی قربان گاہ اِتنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے
چھوٹی تھی، کیونکہ بھسم ہونے والی قربانیوں اور غلہ کی
نذروں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اِس کے علاوہ سلامتی کی
بے شمار قربانیوں کی چربی کو بھی جلانا تھا۔
65 عید 14 دن تک منائی گئی۔ پہلے ہفتے میں سلیمان
اور تمام اسرائیل نے رب کے گھر کی مخصوصیت منائی
اور دوسرے ہفتے میں جھونپڑیوں کی عید۔ بہت زیادہ
لوگ شریک ہوئے۔ وہ دُور دراز علاقوں سے یروشلم آئے
تھے، شمال میں لبو حمات سے لے کر جنوب میں اُس
وادی تک جو مصر کی سرحد تھی۔ 66 دو ہفتوں کے بعد
سلیمان نے اسرائیلیوں کو رُخصت کیا۔ بادشاہ کو برکت
دے کر وہ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ سب شادمان اور
دل سے خوش تھے کہ رب نے اپنے خادم داؤد اور اپنی
قوم اسرائیل پر اِتنی مہربانی کی ہے۔

رب سلیمان سے ہم کلام ہوتا ہے

9 چنانچہ سلیمان نے رب کے گھر اور شاہی محل
کو تکمیل تک پہنچایا۔ جو کچھ بھی اُس نے ٹھان لیا
تھا وہ پورا ہوا۔ 2 اُس وقت رب دوبارہ اُس پر ظاہر ہوا،
اُس طرح جس طرح وہ جِبعون میں اُس پر ظاہر ہوا تھا۔
3 اُس نے سلیمان سے کہا،
”جو دعا اور التجا تُو نے میرے حضور کی اُسے مَیں نے
سن کر اِس عمارت کو جو تُو نے بنائی ہے اپنے لئے
مخصوص و مقدّس کر لیا ہے۔ اُس میں مَیں اپنا نام ابد
تک قائم رکھوں گا۔ میری آنکھیں اور دل ابد تک وہاں
حاضر رہیں گے۔ 4 جہاں تک تیرا تعلق ہے، اپنے باپ
داؤد کی طرح دیانت داری اور راستی سے میرے حضور چلتا
رہ۔ کیونکہ اگر تُو میرے تمام احکام اور ہدایات کی پیروی
کرتا رہے 5 تو مَیں تیری اسرائیل پر حکومت ہمیشہ تک قائم
رکھوں گا۔ پھر میرا وہ وعدہ قائم رہے گا جو مَیں نے تیرے
باپ داؤد سے کیا تھا کہ اسرائیل پر تیری اولاد کی حکومت
ہمیشہ تک قائم رہے گی۔
6 لیکن خبردار! اگر تُو یا تیری اولاد مجھ سے دُور ہو
کر میرے دیئے گئے احکام اور ہدایات کے تابع نہ رہے
بلکہ دیگر معبودوں کی طرف رجوع کر کے اُن کی خدمت
اور پرستش کرے 7 تو مَیں اسرائیل کو اُس ملک میں سے
مٹا دوں گا جو مَیں نے اُن کو دے دیا تھا۔ نہ صرف یہ
بلکہ مَیں اِس گھر کو بھی رد کر دوں گا جو مَیں نے اپنے
نام کے لئے مخصوص و مقدّس کر لیا ہے۔ اُس وقت
اسرائیل تمام اقوام میں مذاق اور لعن طعن کا نشانہ بن
جائے گا۔ 8 اِس شاندار گھر کی بُری حالت دیکھ کر یہاں
سے گزرنے والے تمام لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو
جائیں گے، اور وہ اپنی حقارت کا اظہار کر کے پوچھیں
گے، ’رب نے اِس ملک اور اِس گھر سے ایسا سلوک
کیوں کیا؟‘ 9 تب لوگ جواب دیں گے، ’اِس لئے کہ
گو رب اُن کا خدا اُن کے باپ دادا کو مصر سے نکال کر
یہاں لایا تو بھی یہ لوگ اُسے ترک کر کے دیگر معبودوں
سے چمٹ گئے ہیں۔ چونکہ وہ اُن کی پرستش اور خدمت
کرنے سے باز نہ آئے اِس لئے رب نے اُنہیں اِس
ساری مصیبت میں ڈال دیا ہے۔‘“

حیرام کی مدد کا صلہ

10 رب کے گھر اور شاہی محل کو تعمیر کرنے میں
20 سال لگ گئے تھے۔ 11 اُس دوران صور کا

بادشاہ حیرام سلیمان کو دیودار اور جونیپر کی اُتنی لکڑی
اور اُتنا سونا بھیجتا رہا جتنا سلیمان چاہتا تھا۔ جب
عمارتیں تکمیل تک پہنچ گئیں تو سلیمان نے حیرام کو
معاوضے میں گلیل کے 20 شہر دے دیئے۔ 12 لیکن
جب حیرام اُن کا معائنہ کرنے کے لئے صور سے
گلیل آیا تو وہ اُسے پسند نہ آئے۔ 13 اُس نے سوال
کیا، ”میرے بھائی، یہ کیسے شہر ہیں جو آپ نے مجھے
دیئے ہیں؟“ اور اُس نے اُس علاقے کا نام کابول
یعنی ’کچھ بھی نہیں‘ رکھا۔ یہ نام آج تک رائج ہے۔
14 بات یہ تھی کہ حیرام نے اسرائیل کے بادشاہ کو تقریباً
4,000 کلوگرام سونا بھیجا تھا۔

سلیمان کی مختلف مہمات

15 سلیمان نے اپنے تعمیری کام کے لئے بے گاری
لگائے۔ ایسے ہی لوگوں کی مدد سے اُس نے نہ صرف
رب کا گھر، اپنا محل، اردگرد کے چبوترے اور یروشلم کی
فصیل بنوائی بلکہ تینوں شہر حصور، مجدّو اور جزر کو بھی۔
16 جزر شہر پر مصر کے بادشاہ فرعون نے حملہ کر
کے قبضہ کر لیا تھا۔ اُس کے کنعانی باشندوں کو قتل کر
کے اُس نے پورے شہر کو جلا دیا تھا۔ جب سلیمان
کی فرعون کی بیٹی سے شادی ہوئی تو مصری بادشاہ نے
جہیز کے طور پر اُسے یہ علاقہ دے دیا۔ 17 اب سلیمان
نے جزر کا شہر دوبارہ تعمیر کیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے
نشیبی بیت حورون، 18 بعلات اور ریگستان کے شہر تدمور
میں بہت سا تعمیری کام کرایا۔
19 سلیمان نے اپنے گوداموں کے لئے اور اپنے
رتھوں اور گھوڑوں کو رکھنے کے لئے بھی شہر بنوائے۔ جو
کچھ بھی وہ یروشلم، لبنان یا اپنی سلطنت کی کسی اَور جگہ
بنوانا چاہتا تھا وہ اُس نے بنوایا۔
21-20 جن آدمیوں کی سلیمان نے بے گار پر بھرتی
کی وہ اسرائیلی نہیں تھے بلکہ اموری، حِتّی، فرِزّی، حوّی
اور یبوسی یعنی کنعان کے پہلے باشندوں کی وہ اولاد تھے جو
باقی رہ گئے تھے۔ ملک پر قبضہ کرتے وقت اسرائیلی اِن
قوموں کو پورے طور پر مٹا نہ سکے، اور آج تک اِن
کی اولاد کو اسرائیل کے لئے بے گار میں کام کرنا پڑتا
ہے۔ 22 لیکن سلیمان نے اسرائیلیوں میں سے کسی کو بھی
ایسے کام کرنے پر مجبور نہ کیا بلکہ وہ اُس کے فوجی،
سرکاری افسر، فوج کے افسر اور رتھوں کے فوجی بن گئے،
اور اُنہیں اُس کے رتھوں اور گھوڑوں پر مقرر کیا گیا۔
23 سلیمان کے تعمیری کام پر بھی 550 اسرائیلی مقرر
تھے جو ضلعوں پر مقرر افسروں کے تابع تھے۔ یہ لوگ
تعمیری کام کرنے والوں کی نگرانی کرتے تھے۔
24 جب فرعون کی بیٹی یروشلم کے پرانے حصے بنام
’داؤد کا شہر‘ سے اُس محل میں منتقل ہوئی جو سلیمان
نے اُس کے لئے تعمیر کیا تھا تو وہ اردگرد کے چبوترے
بنوانے لگا۔ 25 سلیمان سال میں تین بار رب کو بھسم
ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کرتا تھا۔ وہ اُنہیں
رب کے گھر کی اُس قربان گاہ پر چڑھاتا تھا جو اُس نے
رب کے لئے بنوائی تھی۔ ساتھ ساتھ وہ بخور بھی جلاتا
تھا۔ یوں اُس نے رب کے گھر کو تکمیل تک پہنچایا۔
26 اِس کے علاوہ سلیمان بادشاہ نے بحری جہازوں
کا بیڑا بھی بنوایا۔ اِس کام کا مرکز ایلات کے قریب شہر
عصیون جابر تھا۔ یہ بندرگاہ ملکِ ادوم میں بحرِ قُلزم
کے ساحل پر ہے۔ 27 حیرام بادشاہ نے اُسے تجربہ کار
ملاح بھیجے تاکہ وہ سلیمان کے آدمیوں کے ساتھ مل کر
جہازوں کو چلائیں۔ 28 اُنہوں نے اوفیر تک سفر کیا اور

وہاں سے تقریباً 14,000 کلوگرام سونا سلیمان کے
پاس لے آئے۔

سبا کی ملکہ سلیمان سے ملتی ہے

10 سلیمان کی شہرت سبا کی ملکہ تک پہنچ گئی۔
جب اُس نے اُس کے بارے میں سنا اور
یہ بھی کہ اُس نے رب کے نام کے لئے کیا کچھ کیا ہے
تو وہ سلیمان سے ملنے کے لئے روانہ ہوئی تاکہ اُسے
مشکل پہیلیاں پیش کر کے اُس کی دانش مندی جانچ
لے۔ 2 وہ نہایت بڑے قافلے کے ساتھ یروشلم پہنچی
جس کے اونٹ بلسان، کثرت کے سونے اور قیمتی جواہر
سے لدے ہوئے تھے۔

ملکہ کی سلیمان سے ملاقات ہوئی تو اُس نے اُس
سے وہ تمام مشکل سوالات پوچھے جو اُس کے ذہن
میں تھے۔ 3 سلیمان اُس کے ہر سوال کا جواب دے
سکا۔ کوئی بھی بات اِتنی پیچیدہ نہیں تھی کہ بادشاہ اُس
کا مطلب ملکہ کو بتا نہ سکتا۔ 4 سبا کی ملکہ سلیمان کی
وسیع حکمت اور اُس کے نئے محل سے بہت متاثر ہوئی۔
5 اُس نے بادشاہ کی میزوں پر کے مختلف کھانے دیکھے اور
یہ کہ اُس کے افسر کس ترتیب سے اُس پر بٹھائے جاتے
تھے۔ اُس نے بیروں کی خدمت، اُن کی شاندار وردیوں
اور ساقیوں پر بھی غور کیا۔ جب اُس نے اِن باتوں کے
علاوہ بھسم ہونے والی وہ قربانیاں بھی دیکھیں جو سلیمان
رب کے گھر میں چڑھاتا تھا تو ملکہ ہکا بکا رہ گئی۔
6 وہ بول اُٹھی، ”واقعی، جو کچھ مَیں نے اپنے ملک میں
آپ کے شاہکاروں اور حکمت کے بارے میں سنا تھا وہ
درست ہے۔ 7 جب تک مَیں نے خود آ کر یہ سب کچھ
اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ بلکہ
حقیقت میں مجھے آپ کے بارے میں آدھا بھی نہیں بتایا
گیا تھا۔ آپ کی حکمت اور دولت اُن رپورٹوں سے کہیں
زیادہ ہے جو مجھ تک پہنچی تھیں۔ 8 آپ کے لوگ کتنے
مبارک ہیں! آپ کے افسر کتنے مبارک ہیں جو مسلسل
آپ کے سامنے کھڑے رہتے اور آپ کی دانش بھری
باتیں سنتے ہیں! 9 رب آپ کے خدا کی تمجید ہو جس
نے آپ کو پسند کر کے اسرائیل کے تخت پر بٹھایا ہے۔
رب اسرائیل سے ابدی محبت رکھتا ہے، اِسی لئے اُس نے
آپ کو بادشاہ بنا دیا ہے تاکہ انصاف اور راست بازی
قائم رکھیں۔“
10 پھر ملکہ نے سلیمان کو تقریباً 4,000 کلوگرام
سونا، بہت زیادہ بلسان اور جواہر دیئے۔ بعد میں کبھی بھی
اُتنا بلسان اسرائیل میں نہیں لایا گیا جتنا اُس وقت سبا کی
ملکہ لائی۔
11 حیرام کے جہاز اوفیر سے نہ صرف سونا لائے بلکہ
اُنہوں نے قیمتی لکڑی اور جواہر بھی بڑی مقدار میں
اسرائیل تک پہنچائے۔ 12 جتنی قیمتی لکڑی اُن دنوں
میں درآمد ہوئی اُتنی آج تک کبھی یہوداہ میں نہیں لائی
گئی۔ اِس لکڑی سے بادشاہ نے رب کے گھر اور اپنے
محل کے لئے کٹہرے بنوائے۔ یہ موسیقاروں کے سرود
اور ستار بنانے کے لئے بھی استعمال ہوئی۔
13 سلیمان بادشاہ نے اپنی طرف سے سبا کی ملکہ کو
بہت سے تحفے دیئے۔ نیز، جو کچھ بھی ملکہ چاہتی تھی یا
اُس نے مانگا وہ اُسے دیا گیا۔ پھر وہ اپنے نوکر چاکروں
اور افسروں کے ہمراہ اپنے وطن واپس چلی گئی۔

سلیمان کی دولت اور شہرت

14 جو سونا سلیمان کو سالانہ ملتا تھا اُس کا وزن تقریباً

23,000 کلو گرام تھا۔ 15اِس میں وہ ٹیکس شامل نہیں تھے جو اُسے سوداگروں، تاجروں، عرب بادشاہوں اور ضلعوں کے افسروں سے ملتے تھے۔

17-16سلیمان بادشاہ نے 200 بڑی اور 300 چھوٹی ڈھالیں بنوائیں۔ اُن پر سونا منڈھا گیا۔ ہر بڑی ڈھال کے لئے تقریباً 7 کلو گرام سونا استعمال ہوا اور ہر چھوٹی ڈھال کے لئے تقریباً ساڑھے 3 کلو گرام۔ سلیمان نے اُنہیں 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں محفوظ رکھا۔

18اِن کے علاوہ بادشاہ نے ہاتھی دانت سے آراستہ ایک بڑا تخت بنوایا جس پر خالص سونا چڑھایا گیا۔ 20-19تخت کی پشت کا اوپر کا حصہ گول تھا، اور اُس کے ہر بازو کے ساتھ شیر ببر کا مجسمہ تھا۔ تخت کچھ اونچا تھا، اور بادشاہ چھ پائے والی سیڑھی پر چڑھ کر اُس پر بیٹھتا تھا۔ دائیں اور بائیں طرف ہر پائے پر شیر ببر کا مجسمہ تھا۔ اِس قسم کا تخت کسی اَور سلطنت میں نہیں پایا جاتا تھا۔

21سلیمان کے تمام پیالے سونے کے تھے، بلکہ 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں تمام برتن خالص سونے کے تھے۔ کوئی بھی چیز چاندی کی نہیں تھی، کیونکہ سلیمان کے زمانے میں چاندی کی کوئی قدر نہیں تھی۔ 22بادشاہ کے اپنے بحری جہاز تھے جو حیرام کے جہازوں کے ساتھ مل کر مختلف جگہوں پر جاتے تھے۔ ہر تین سال کے بعد وہ سونے چاندی، ہاتھی دانت، بندروں اور موروں سے لدے ہوئے واپس آتے تھے۔

23سلیمان کی دولت اور حکمت دنیا کے تمام بادشاہوں سے کہیں زیادہ تھی۔ 24پوری دنیا اُس سے ملنے کی کوشش کرتی رہی تاکہ وہ حکمت سن لے جو اللہ نے اُس کے دل میں ڈال دی تھی۔ 25سال بہ سال جو بھی سلیمان کے دربار میں آتا وہ کوئی نہ کوئی تحفہ لاتا۔ یوں اُسے سونے چاندی کے برتن، قیمتی لباس، ہتھیار، بلسان، گھوڑے اور خچر ملتے رہے۔

26سلیمان کے 1,400 رتھ اور 12,000 گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے رتھوں کے لئے مخصوص کئے گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس رکھے۔ 27بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث چاندی پتھر جیسی عام ہو گئی اور دیودار کی قیمتی لکڑی یہوداہ کے مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کی انجیرتوت کی سستی لکڑی جیسی عام ہو گئی۔ 28بادشاہ اپنے گھوڑے مصر اور قوے یعنی کِلِکیہ سے درآمد کرتا تھا۔ اُس کے تاجر اِن جگہوں پر جا کر اُنہیں خرید لاتے تھے۔ 29بادشاہ کے رتھ مصر سے درآمد ہوتے تھے۔ ہر رتھ کی قیمت چاندی کے 600 سِکے اور ہر گھوڑے کی قیمت چاندی کے 150 سِکے تھی۔ سلیمان کے تاجر یہ گھوڑے برآمد کرتے ہوئے تمام حِتّی اور اَرامی بادشاہوں تک بھی پہنچاتے تھے۔

سلیمان رب سے دُور ہو جاتا ہے

11 لیکن سلیمان بہت سی غیرملکی خواتین سے محبت کرتا تھا۔ فرعون کی بیٹی کے علاوہ اُس کی شادی موآبی، عمونی، ادومی، صیدانی اور حِتّی عورتوں سے ہوئی۔ 2اِن قوموں کے بارے میں رب نے اسرائیلیوں کو حکم دیا تھا، "نہ تم اِن کے گھروں میں جاؤ اور نہ یہ تمہارے گھروں میں آئیں، ورنہ یہ تمہارے دل اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر دیں گے۔" تو بھی سلیمان بڑے پیار سے اپنی اِن بیویوں سے لپٹا رہا۔ 3اُس کی شاہی خاندانوں سے تعلق رکھنے والی 700

بیویاں اور 300 داشتائیں تھیں۔ اِن عورتوں نے آخر کار
اُس کا دل رب سے دُور کر دیا۔ 4 جب وہ بوڑھا ہو
گیا تو اُنہوں نے اُس کا دل دیگر معبودوں کی طرف مائل
کر دیا۔ یوں وہ بُڑھاپے میں اپنے باپ داؤد کی طرح
پورے دل سے رب کا وفادار نہ رہا 5 بلکہ صیدانیوں کی
دیوی عستارات اور عمونیوں کے دیوتا ملکوم کی پوجا کرنے
لگا۔ 6 غرض اُس نے ایسا کام کیا جو رب کو ناپسند تھا۔ وہ
وفاداری نہ رہی جس سے اُس کے باپ داؤد نے رب کی
خدمت کی تھی۔

7 یروشلم کے مشرق میں سلیمان نے ایک پہاڑی پر دو
مندر بنائے، ایک موآب کے گھنونے دیوتا کموس کے
لئے اور ایک عمون کے گھنونے دیوتا مَلِک یعنی ملکوم کے
لئے۔ 8 ایسے مندر اُس نے اپنی تمام غیر ملکی بیویوں
کے لئے تعمیر کئے تاکہ وہ اپنے دیوتاؤں کو بخور اور ذبح
کی قربانیاں پیش کر سکیں۔

9 رب کو سلیمان پر بڑا غصہ آیا، کیونکہ وہ اسرائیل کے
خدا سے دُور ہو گیا تھا، حالانکہ رب اُس پر دو بار ظاہر ہوا
تھا۔ 10 گو اُس نے اُسے دیگر معبودوں کی پوجا کرنے
سے صاف منع کیا تھا تو بھی سلیمان نے اُس کا حکم
نہ مانا۔ 11 اِس لئے رب نے اُس سے کہا، ”چونکہ تُو
میرے عہد اور احکام کے مطابق زندگی نہیں گزارتا، اِس
لئے مَیں بادشاہی کو تجھ سے چھین کر تیرے کسی افسر
کو دوں گا۔ یہ بات یقینی ہے۔ 12 لیکن تیرے باپ
داؤد کی خاطر مَیں یہ تیرے جیتے جی نہیں کروں گا
بلکہ بادشاہی کو تیرے بیٹے ہی سے چھینوں گا۔ 13 اور
مَیں پوری مملکت اُس کے ہاتھ سے نہیں لوں گا بلکہ
اپنے خادم داؤد اور اپنے چنے ہوئے شہر یروشلم کی خاطر
اُس کے لئے ایک قبیلہ چھوڑ دوں گا۔“

سلیمان کے دشمن ہدد اور رزون

14 پھر رب نے ادوم کے شاہی خاندان میں سے
ایک آدمی بنام ہدد کو برپا کیا جو سلیمان کا سخت مخالف
بن گیا۔ 15 وہ یوں سلیمان کا دشمن بن گیا کہ چند سال
پہلے جب داؤد نے ادوم کو شکست دی تو اُس کا فوجی
کمانڈر یوآب میدانِ جنگ میں پڑی تمام اسرائیلی لاشوں
کو دفنانے کے لئے ادوم آیا۔ جہاں بھی گیا وہاں اُس نے
ہر ادومی مرد کو مار ڈالا۔ 16 وہ چھ ماہ تک اپنے فوجیوں کے
ساتھ ہر جگہ پھرا اور تمام ادومی مردوں کو مارتا گیا۔ 17 ہدد
اُس وقت بچ گیا اور اپنے باپ کے چند ایک سرکاری
افسروں کے ساتھ فرار ہو کر مصر میں پناہ لے سکا۔

18 راستے میں اُنہیں دشتِ فاران کے ملکِ مِدیان
سے گزرنا پڑا۔ وہاں وہ مزید کچھ آدمیوں کو جمع کر سکے
اور سفر کرتے کرتے مصر پہنچ گئے۔ ہدد مصر کے بادشاہ
فرعون کے پاس گیا تو اُس نے اُسے گھر، کچھ زمین اور
خوراک مہیا کی۔ 19 ہدد فرعون کو اِتنا پسند آیا کہ اُس نے
اُس کی شادی اپنی بیوی ملکہ تحفنیس کی بہن کے ساتھ
کرائی۔ 20 اِس بہن کے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام جنوبت
رکھا گیا۔ تحفنیس نے اُسے شاہی محل میں پالا جہاں وہ
فرعون کے بیٹوں کے ساتھ پروان چڑھا۔

21 ایک دن ہدد کو خبر ملی کہ داؤد اور اُس کا کمانڈر
یوآب فوت ہو گئے ہیں۔ تب اُس نے فرعون سے
اجازت مانگی، ”مَیں اپنے ملک لوٹ جانا چاہتا ہوں،
براہِ کرم مجھے جانے دیں۔“ 22 فرعون نے اعتراض کیا،
”یہاں کیا کمی ہے کہ تم اپنے ملک واپس جانا چاہتے
ہو؟“ ہدد نے جواب دیا، ”مَیں کسی بھی چیز سے محروم
نہیں رہا، لیکن پھر بھی مجھے جانے دیجئے۔“

23 اللہ نے ایک اَور آدمی کو بھی سلیمان کے خلاف

برپا کیا۔ اُس کا نام رزون بن اِلیَدع تھا۔ پہلے وہ ضوباہ
کے بادشاہ ہدد عزر کی خدمت انجام دیتا تھا، لیکن ایک
دن اُس نے اپنے مالک سے بھاگ کر 24 کچھ آدمیوں
کو اپنے گرد جمع کیا اور ڈاکوؤں کے جتھے کا سرغنہ بن
گیا۔ جب داؤد نے ضوباہ کو شکست دے دی تو رزون
اپنے آدمیوں کے ساتھ دمشق گیا اور وہاں آباد ہو کر اپنی
حکومت قائم کر لی۔ 25 ہوتے ہوتے وہ پورے شام
کا حکمران بن گیا۔ وہ اسرائیلیوں سے نفرت کرتا تھا اور
سلیمان کے جیتے جی اسرائیل کا خاص دشمن بنا رہا۔ ہدد کی
طرح وہ بھی اسرائیل کو تنگ کرتا رہا۔

یرُبعام اور اخیاہ نبی

26 سلیمان کا ایک سرکاری افسر بھی اُس کے خلاف
اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس کا نام یرُبعام بن نباط تھا، اور وہ افرائیم
کے شہر صریدہ کا تھا۔ اُس کی ماں صروعہ بیوہ تھی۔
27 جب یرُبعام باغی ہوا تو اُن دنوں میں سلیمان اردگرد
کے چبوترے اور فصیل کا آخری حصہ تعمیر کر رہا تھا۔
28 اُس نے دیکھا کہ یرُبعام ماہر اور محنتی جوان ہے، اِس
لئے اُس نے اُسے افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کے تمام
بے گار میں کام کرنے والوں پر مقرر کیا۔
29 ایک دن یرُبعام شہر سے نکل رہا تھا تو اُس
کی ملاقات سَیلا کے نبی اخیاہ سے ہوئی۔ اخیاہ نئی چادر
اوڑھے پھر رہا تھا۔ کھلے میدان میں جہاں کوئی اَور نظر نہ
آیا 30 اخیاہ نے اپنی چادر کو پکڑ کر بارہ ٹکڑوں میں پھاڑ
لیا 31 اور یرُبعام سے کہا،
”چادر کے دس ٹکڑے اپنے پاس رکھیں! کیونکہ رب
اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’اِس وقت مَیں اسرائیل کی
بادشاہی کو سلیمان سے چھیننے والا ہوں۔ جب ایسا
ہو گا تو مَیں اُس کے دس قبیلے تیرے حوالے کر دوں
گا۔ 32 ایک ہی قبیلہ اُس کے پاس رہے گا، اور یہ بھی
صرف اُس کے باپ داؤد اور اُس شہر کی خاطر جسے
مَیں نے تمام قبیلوں میں سے چن لیا ہے۔ 33 اِس
طرح مَیں سلیمان کو سزا دوں گا، کیونکہ وہ اور اُس کے
لوگ مجھے ترک کر کے صیدانیوں کی دیوی عستارات کی،
موآبیوں کے دیوتا کموس کی اور عمونیوں کے دیوتا ملکوم کی
پوجا کرنے لگے ہیں۔ وہ میری راہوں پر نہیں چلتے بلکہ
وہی کچھ کرتے ہیں جو مجھے بالکل ناپسند ہے۔ جس طرح
داؤد میرے احکام اور ہدایات کی پیروی کرتا تھا اُس طرح
اُس کا بیٹا نہیں کرتا۔
34 لیکن مَیں اِس وقت پوری بادشاہی سلیمان کے
ہاتھ سے نہیں چھینوں گا۔ اپنے خادم داؤد کی خاطر جسے
مَیں نے چن لیا اور جو میرے احکام اور ہدایات کے تابع
رہا مَیں سلیمان کے جیتے جی یہ نہیں کروں گا۔ وہ خود
بادشاہ رہے گا، 35 لیکن اُس کے بیٹے سے مَیں بادشاہی
چھین کر دس قبیلے تیرے حوالے کر دوں گا۔ 36 صرف
ایک قبیلہ سلیمان کے بیٹے کے سپرد رہے گا تاکہ میرے
خادم داؤد کا چراغ ہمیشہ میرے حضور یروشلم میں جلتا
رہے، اُس شہر میں جو مَیں نے اپنے نام کی سکونت
کے لئے چن لیا ہے۔ 37 لیکن تجھے، اے یرُبعام، مَیں
اسرائیل پر بادشاہ بنا دوں گا۔ جو کچھ بھی تیرا جی چاہتا
ہے اُس پر تُو حکومت کرے گا۔ 38 اُس وقت اگر تُو
میرے خادم داؤد کی طرح میری ہر بات مانے گا، میری
راہوں پر چلے گا اور میرے احکام اور ہدایات کے تابع رہ
کر وہ کچھ کرے گا جو مجھے پسند ہے تو پھر مَیں تیرے
ساتھ رہوں گا۔ پھر مَیں تیرا شاہی خاندان اُتنا ہی قائم
و دائم کر دوں گا جتنا مَیں نے داؤد کا کیا ہے، اور

اسرائیل تیرے ہی حوالے رہے گا۔
39 یوں مَیں سلیمان کے گناہ کے باعث داؤد کی اولاد
کو سزا دوں گا، اگرچہ یہ ابدی سزا نہیں ہو گی‘۔“
40 اِس کے بعد سلیمان نے یُربعام کو مروانے کی
کوشش کی، لیکن یُربعام نے فرار ہو کر مصر کے بادشاہ
سیسق کے پاس پناہ لی۔ وہاں وہ سلیمان کی موت
تک رہا۔

سلیمان کی موت

41 سلیمان کی زندگی اور حکمت کے بارے میں مزید
باتیں ’سلیمان کے اعمال‘ کی کتاب میں بیان کی گئی
ہیں۔ 42 سلیمان 40 سال پورے اسرائیل پر حکومت
کرتا رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ 43 جب وہ مر
کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے
میں دفن کیا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا
رحبعام تخت نشین ہوا۔

شمالی قبیلے الگ ہو جاتے ہیں

12 رحبعام سِکم گیا، کیونکہ وہاں تمام اسرائیلی
اُسے بادشاہ مقرر کرنے کے لئے جمع ہو
گئے تھے۔ 2 یُربعام بن نباط یہ خبر سنتے ہی مصر سے
جہاں اُس نے سلیمان بادشاہ سے بھاگ کر پناہ لی تھی
اسرائیل واپس آیا۔ 3 اسرائیلیوں نے اُسے بُلایا تاکہ اُس
کے ساتھ سِکم جائیں۔ جب پہنچا تو اسرائیل کی پوری
جماعت یُربعام کے ساتھ مل کر رحبعام سے ملنے گئی۔
اُنھوں نے بادشاہ سے کہا، 4 ”جو جوا آپ کے باپ نے
ہم پر ڈال دیا تھا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، اور جو وقت اور
پیسے ہمیں بادشاہ کی خدمت میں صَرف کرنے تھے وہ
ناقابلِ برداشت تھے۔ اب دونوں کو کم کر دیں۔ پھر
ہم خوشی سے آپ کی خدمت کریں گے۔“
5 رحبعام نے جواب دیا، ”مجھے تین دن کی مہلت
دیں، پھر دوبارہ میرے پاس آئیں۔“ چنانچہ لوگ
چلے گئے۔
6 پھر رحبعام بادشاہ نے اُن بزرگوں سے مشورہ کیا
جو سلیمان کے جیتے جی بادشاہ کی خدمت کرتے رہے
تھے۔ اُس نے پوچھا، ”آپ کا کیا خیال ہے؟ مَیں اِن
لوگوں کو کیا جواب دوں؟“ 7 بزرگوں نے جواب دیا،
”ہمارا مشورہ ہے کہ اِس وقت اُن کا خادم بن کر اُن
کی خدمت کریں اور اُنہیں نرم جواب دیں۔ اگر آپ ایسا
کریں تو وہ ہمیشہ آپ کے وفادار خادم بنے رہیں گے۔“
8 لیکن رحبعام نے بزرگوں کا مشورہ رد کر کے اُس کی
خدمت میں حاضر اُن جوانوں سے مشورہ کیا جو اُس کے
ساتھ پروان چڑھے تھے۔ 9 اُس نے پوچھا، ”مَیں اِس
قوم کو کیا جواب دوں؟ یہ تقاضا کر رہے ہیں کہ مَیں وہ
جوا ہلکا کر دوں جو میرے باپ نے اُن پر ڈال دیا۔“
10 جو جوان اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے اُنہوں
نے کہا، ”اچھا، یہ لوگ تقاضا کر رہے ہیں کہ آپ کے
باپ کا جوا ہلکا کیا جائے؟ اُنہیں بتا دینا، ’میری چھوٹی اُنگلی
میرے باپ کی کمر سے زیادہ موٹی ہے! 11 بے شک جو
جوا اُس نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، لیکن
میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ نے آپ
کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے تادیب
کروں گا‘!“
12 تین دن کے بعد جب یُربعام تمام اسرائیلیوں کے

ساتھ رحبعام کا فیصلہ سننے کے لئے واپس آیا 13 تو بادشاہ
نے اُنہیں سخت جواب دیا۔ بزرگوں کا مشورہ رد کر کے
14 اُس نے اُنہیں جوانوں کا جواب دیا، ”بے شک جو
جوا میرے باپ نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل
تھا، لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ
نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے
تادیب کروں گا!“ 15 یوں رب کی مرضی پوری ہوئی کہ
رحبعام لوگوں کی بات نہیں مانے گا۔ کیونکہ اب رب کی
وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو سَیلا کے نبی اخیاہ نے یُربعام
بن نباط کو بتائی تھی۔

16 جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ بادشاہ ہماری بات
سننے کے لئے تیار نہیں ہے تو اُنہوں نے اُس سے کہا،
”نہ ہمیں داؤد سے میراث میں کچھ ملے گا، نہ یسّی کے
بیٹے سے کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اے اسرائیل، سب
اپنے اپنے گھر واپس چلیں! اے داؤد، اب اپنا گھر خود
سنبھال لو!“ یہ کہہ کر وہ سب چلے گئے۔

17 صرف یہوداہ کے قبیلے کے شہروں میں رہنے والے
اسرائیلی رحبعام کے تحت رہے۔ 18 پھر رحبعام بادشاہ
نے بے گاریوں پر مقرر افسر ادونیرام کو شمالی قبیلوں کے
پاس بھیج دیا، لیکن اُسے دیکھ کر تمام لوگوں نے اُسے
سنگسار کیا۔ تب رحبعام جلدی سے اپنے رتھ پر سوار ہوا
اور بھاگ کر یروشلم پہنچ گیا۔ 19 یوں اسرائیل کے شمالی
قبیلے داؤد کے شاہی گھرانے سے الگ ہو گئے اور آج تک
اُس کی حکومت نہیں مانتے۔

20 جب خبر شمالی اسرائیل میں پھیلی کہ یُربعام مصر
سے واپس آ گیا ہے تو لوگوں نے قومی اجلاس منعقد
کر کے اُسے بُلایا اور وہاں اُسے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ صرف
یہوداہ کا قبیلہ رحبعام اور اُس کے گھرانے کا وفادار رہا۔

اسرائیل سے جنگ کرنے کی اجازت نہیں ملتی

21 جب رحبعام یروشلم پہنچا تو اُس نے یہوداہ اور
بن یمین کے قبیلوں کے چیدہ چیدہ فوجیوں کو اسرائیل
سے جنگ کرنے کے لئے بُلایا۔ 1,80,000 مرد جمع
ہوئے تاکہ رحبعام بن سلیمان کے لئے اسرائیل پر دوبارہ
قابو پائیں۔ 22 لیکن عین اُس وقت مردِ خدا سمعیاہ کو
اللہ کی طرف سے پیغام ملا، 23 ”یہوداہ کے بادشاہ
رحبعام بن سلیمان، یہوداہ اور بن یمین کے تمام افراد
اور باقی لوگوں کو اطلاع دے، 24 ’رب فرماتا ہے کہ
اپنے اسرائیلی بھائیوں سے جنگ مت کرنا۔ ہر ایک اپنے
اپنے گھر واپس چلا جائے، کیونکہ جو کچھ ہوا ہے وہ
میرے حکم پر ہوا ہے‘۔“

تب وہ رب کی سن کر اپنے اپنے گھر واپس
چلے گئے۔

یُربعام کے سونے کے بچھڑے

25 یُربعام افرائیم کے پہاڑی علاقے کے شہر سِکم کو
مضبوط کر کے وہاں آباد ہوا۔ بعد میں اُس نے فنوایل
شہر کی بھی قلعہ بندی کی اور وہاں منتقل ہوا۔ 26 لیکن
دل میں اندیشہ رہا کہ کہیں اسرائیل دوبارہ داؤد کے
گھرانے کے ہاتھ میں نہ آ جائے۔ 27 اُس نے سوچا،
”لوگ باقاعدگی سے یروشلم آتے جاتے ہیں تاکہ وہاں
رب کے گھر میں اپنی قربانیاں پیش کریں۔ اگر یہ سلسلہ
توڑا نہ جائے تو آہستہ آہستہ اُن کے دل دوبارہ یہوداہ کے
بادشاہ رحبعام کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ آخرکار وہ
مجھے قتل کر کے رحبعام کو اپنا بادشاہ بنا لیں گے۔“

28 اپنے افسروں کے مشورے پر اُس نے سونے کے
دو بچھڑے بنوائے۔ لوگوں کے سامنے اُس نے اعلان

کیا، ”ہر قربانی کے لئے یروشلم جانا مشکل ہے! اے
اسرائیل دیکھ، یہ تیرے دیوتا ہیں جو تجھے مصر سے نکال
لائے۔“ 29 ایک بُت اُس نے جنوبی شہر بیت ایل میں
کھڑا کیا اور دوسرا شمالی شہر دان میں۔ 30 یوں یرُبعام نے
اسرائیلیوں کو گناہ کرنے پر اُکسایا۔ لوگ دان تک سفر کیا
کرتے تھے تاکہ وہاں کے بُت کی پوجا کریں۔

31 اِس کے علاوہ یرُبعام نے بہت سی اونچی جگہوں پر
مندر بنوائے۔ اُنہیں سنبھالنے کے لئے اُس نے ایسے
لوگ مقرر کئے جو لاوی کے قبیلے کے نہیں بلکہ عام لوگ
تھے۔ 32 اُس نے ایک نئی عید بھی رائج کی جو یہوداہ
میں منانے والی جھونپڑیوں کی عید کی مانند تھی۔ یہ عید
آٹھویں ماہ[a] کے پندرھویں دن منائی جاتی تھی۔ بیت ایل
میں اُس نے خود قربان گاہ پر جا کر اپنے بنوائے ہوئے
بچھڑوں کو قربانیاں پیش کیں، اور وہیں اُس نے اپنے
اُن مندروں کے اماموں کو مقرر کیا جو اُس نے اونچی
جگہوں پر تعمیر کئے تھے۔

نبی یرُبعام کو بُری خبر پہنچاتا ہے

33 چنانچہ یرُبعام کے مقرر کردہ دن یعنی آٹھویں
مہینے کے پندرھویں دن اسرائیلیوں نے بیت ایل میں عید
منائی۔ تمام مہمانوں کے سامنے یرُبعام قربان گاہ پر چڑھ
گیا تاکہ قربانیاں پیش کرے۔

13 وہ ابھی قربان گاہ کے پاس کھڑا اپنی
قربانیاں پیش کرنا ہی چاہتا تھا کہ ایک مردِ
خدا آن پہنچا۔ رب نے اُسے یہوداہ سے بیت ایل بھیج
دیا تھا۔ 2 بلند آواز سے وہ قربان گاہ سے مخاطب ہوا،
”اے قربان گاہ! اے قربان گاہ! رب فرماتا ہے، ’داؤد
کے گھرانے سے بیٹا پیدا ہو گا جس کا نام یوسیاہ ہو گا۔
تجھ پر وہ اُن اماموں کو قربان کر دے گا جو اونچی جگہوں
کے مندروں میں خدمت کرتے اور یہاں قربانیاں پیش
کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تجھ پر انسانوں کی ہڈیاں جلائی
جائیں گی‘۔“ 3 پھر مردِ خدا نے الٰہی نشان بھی پیش
کیا۔ اُس نے اعلان کیا، ”ایک نشان ثابت کرے گا کہ
رب میری معرفت بات کر رہا ہے! یہ قربان گاہ پھٹ
جائے گی، اور اِس پر موجود چربی ملی راکھ زمین پر بکھر
جائے گی۔“

4 یرُبعام بادشاہ اب تک قربان گاہ کے پاس کھڑا تھا۔
جب اُس نے بیت ایل کی قربان گاہ کے خلاف مردِ
خدا کی بات سنی تو وہ ہاتھ سے اُس کی طرف اشارہ کر
کے گرجا، ”اُسے پکڑو!“ لیکن جوں ہی بادشاہ نے اپنا
ہاتھ بڑھایا وہ سوکھ گیا، اور وہ اُسے واپس نہ کھینچ سکا۔
5 اُسی لمحے قربان گاہ پھٹ گئی اور اُس پر موجود راکھ
زمین پر بکھر گئی۔ بالکل وہی کچھ ہوا جس کا اعلان مردِ
خدا نے رب کی طرف سے کیا تھا۔

6 تب بادشاہ التماس کرنے لگا، ”رب اپنے خدا کا
غصہ ٹھنڈا کر کے میرے لئے دعا کریں تاکہ میرا ہاتھ
بحال ہو جائے۔“ مردِ خدا نے اُس کی شفاعت کی تو
یرُبعام کا ہاتھ فوراً بحال ہو گیا۔

7 تب یرُبعام بادشاہ نے مردِ خدا کو دعوت دی،
”آئیں، میرے گھر میں کھانا کھا کر تازہ دم ہو جائیں۔
مَیں آپ کو تحفہ بھی دوں گا۔“ 8 لیکن اُس نے انکار
کیا، ”مَیں آپ کے پاس نہیں آؤں گا، چاہے آپ مجھے
اپنی ملکیت کا آدھا حصہ کیوں نہ دیں۔ مَیں یہاں نہ روٹی
کھاؤں گا، نہ کچھ پیوں گا۔ 9 کیونکہ رب نے مجھے حکم

[a] اکتوبر تا نومبر

دیا ہے، ’راستے میں نہ کچھ کھا اور نہ کچھ پی۔ اور واپس
جاتے وقت وہ راستہ نہ لے جس پر سے تُو بیت ایل
پہنچا ہے‘۔“
10یہ کہہ کر وہ فرق راستہ اختیار کر کے اپنے گھر کے
لئے روانہ ہوا۔

نبی کی نافرمانی

11بیت ایل میں ایک بوڑھا نبی رہتا تھا۔ جب اُس
کے بیٹے اُس دن گھر واپس آئے تو اُنہوں نے اُسے
سب کچھ کہہ سنایا جو مردِ خدا نے بیت ایل میں کیا اور
یُربعام بادشاہ کو بتایا تھا۔ 12باپ نے پوچھا، ”وہ کس
طرف گیا؟“ بیٹوں نے اُسے وہ راستہ بتایا جو یہوداہ کے
مردِ خدا نے لیا تھا۔ 13باپ نے حکم دیا، ”میرے
گدھے پر جلدی سے زین کسو!“ بیٹوں نے ایسا کیا تو وہ
اُس پر بیٹھ کر 14مردِ خدا کو ڈھونڈنے گیا۔
چلتے چلتے مردِ خدا بلوط کے درخت کے سائے میں
بیٹھا نظر آیا۔ بزرگ نے پوچھا، ”کیا آپ وہی مردِ خدا
ہیں جو یہوداہ سے بیت ایل آئے تھے؟“ اُس نے جواب
دیا، ”جی، مَیں وہی ہوں۔“ 15بزرگ نبی نے اُسے
دعوت دی، ”آئیں، میرے ساتھ۔ مَیں گھر میں آپ کو
کچھ کھانا کھلاتا ہوں۔“
16لیکن مردِ خدا نے انکار کیا، ”نہیں، نہ مَیں آپ
کے ساتھ واپس جا سکتا ہوں، نہ مجھے یہاں کھانے پینے
کی اجازت ہے۔ 17کیونکہ رب نے مجھے حکم دیا، ’راستے
میں نہ کچھ کھا اور نہ کچھ پی۔ اور واپس جاتے وقت وہ
راستہ نہ لے جس پر سے تُو بیت ایل پہنچا ہے‘۔“
18بزرگ نبی نے اعتراض کیا، ”مَیں بھی آپ جیسا
نبی ہوں! ایک فرشتے نے مجھے رب کا نیا پیغام پہنچا کر
کہا، ’اُسے اپنے ساتھ گھر لے جا کر روٹی کھلا اور پانی
پلا‘۔“ بزرگ جھوٹ بول رہا تھا، 19لیکن مردِ خدا اُس
کے ساتھ واپس گیا اور اُس کے گھر میں کچھ کھایا اور پیا۔
20وہ ابھی وہاں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ بزرگ پر
رب کا کلام نازل ہوا۔ 21اُس نے بلند آواز سے یہوداہ
کے مردِ خدا سے کہا، ”رب فرماتا ہے، ’تُو نے رب کے
کلام کی خلاف ورزی کی ہے! جو حکم رب تیرے خدا
نے تجھے دیا تھا وہ تُو نے نظرانداز کیا ہے۔ 22گو اُس
نے فرمایا تھا کہ یہاں نہ کچھ کھا اور نہ کچھ پی تو بھی تُو
نے واپس آ کر یہاں روٹی کھائی اور پانی پیا ہے۔ اِس
لئے مرتے وقت تجھے تیرے باپ دادا کی قبر میں دفنایا
نہیں جائے گا‘۔“
23کھانے کے بعد بزرگ کے گدھے پر زین کسا گیا
اور مردِ خدا کو اُس پر بٹھایا گیا۔ 24وہ دوبارہ روانہ ہوا تو
راستے میں ایک شیر ببر نے اُس پر حملہ کر کے اُسے مار
ڈالا۔ لیکن اُس نے لاش کو نہ چھیڑا بلکہ وہ وہیں راستے
میں پڑی رہی جبکہ گدھا اور شیر دونوں ہی اُس کے پاس
کھڑے رہے۔
25کچھ لوگ وہاں سے گزرے۔ جب اُنہوں نے
لاش کو راستے میں پڑے اور شیر ببر کو اُس کے پاس
کھڑے دیکھا تو اُنہوں نے بیت ایل جہاں بزرگ نبی رہتا
تھا آ کر لوگوں کو اطلاع دی۔ 26جب بزرگ کو خبر ملی
تو اُس نے کہا، ”وہی مردِ خدا ہے جس نے رب کے
فرمان کی خلاف ورزی کی۔ اب وہ کچھ ہوا ہے جو رب
نے اُسے فرمایا تھا یعنی اُس نے اُسے شیر ببر کے حوالے
کر دیا تاکہ وہ اُسے پھاڑ کر مار ڈالے۔“ 27بزرگ نے
اپنے بیٹوں کو گدھے پر زین کسنے کا حکم دیا، 28اور وہ
اُس پر بیٹھ کر روانہ ہوا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ لاش

اب تک راستے میں پڑی ہے اور گدھا اور شیر دونوں ہی
اُس کے پاس کھڑے ہیں۔ شیر ببر نے نہ لاش کو چھیڑا
اور نہ گدھے کو پھاڑا تھا۔
29 بزرگ نبی نے لاش کو اُٹھا کر اپنے گدھے پر رکھا
اور اُسے بیت ایل لایا تاکہ اُس کا ماتم کر کے اُسے وہاں
دفنائے۔ 30 اُس نے لاش کو اپنی خاندانی قبر میں دفن
کیا، اور لوگوں نے ''ہائے، میرے بھائی'' کہہ کر اُس کا
ماتم کیا۔ 31 جنازے کے بعد بزرگ نبی نے اپنے بیٹوں
سے کہا، ''جب مَیں کوچ کر جاؤں گا تو مجھے مردِ خدا کی
قبر میں دفنانا۔ میری ہڈیوں کو اُس کی ہڈیوں کے پاس ہی
رکھیں۔ 32 کیونکہ جو باتیں اُس نے رب کے حکم پر بیت
ایل کی قربان گاہ اور سامریہ کے شہروں کی اونچی جگہوں
کے مندروں کے بارے میں کی ہیں وہ یقیناً پوری ہو
جائیں گی۔''

یُربعام پھر بھی نافرمان رہتا ہے

33 اِن واقعات کے باوجود یُربعام اپنی شریر حرکتوں
سے باز نہ آیا۔ عام لوگوں کو امام بنانے کا سلسلہ جاری
رہا۔ جو کوئی بھی امام بننا چاہتا اُسے وہ اونچی جگہوں کے
مندروں میں خدمت کرنے کے لئے مخصوص کرتا تھا۔
34 یُربعام کے گھرانے کے اِس سنگین گناہ کی وجہ سے
وہ آخرکار تباہ ہوا اور رُوئے زمین پر سے مٹ گیا۔

یُربعام کو الٰہی سزا ملتی ہے

14 ایک دن یُربعام کا بیٹا ابیاہ بہت بیمار ہوا۔
2 تب یُربعام نے اپنی بیوی سے کہا، ''جا
کر اپنا بھیس بدلیں تاکہ کوئی نہ پہچانے کہ آپ میری
بیوی ہیں۔ پھر سَیلا جائیں۔ وہاں اخیاہ نبی رہتا ہے جس
نے مجھے اطلاع دی تھی کہ مَیں اِس قوم کا بادشاہ بن
جاؤں گا۔ 3 اُس کے پاس دس روٹیاں، کچھ بسکٹ اور
شہد کا مرتبان لے جائیں۔ وہ آدمی آپ کو ضرور بتا دے
گا کہ لڑکے کے ساتھ کیا ہو جائے گا۔''
4 چنانچہ یُربعام کی بیوی اپنا بھیس بدل کر روانہ ہوئی
اور چلتے چلتے سَیلا میں اخیاہ کے گھر پہنچ گئی۔ اخیاہ عمر
رسیدہ ہونے کے باعث دیکھ نہیں سکتا تھا۔ 5 لیکن رب
نے اُسے آگاہ کر دیا، ''یُربعام کی بیوی تجھ سے ملنے آ
رہی ہے تاکہ اپنے بیمار بیٹے کے بارے میں معلومات
حاصل کرے۔ لیکن وہ اپنا بھیس بدل کر آئے گی تاکہ
اُسے پہچانا نہ جائے۔'' پھر رب نے نبی کو بتایا کہ اُسے
کیا جواب دینا ہے۔
6 جب اخیاہ نے عورت کے قدموں کی آہٹ سنی تو
بولا، ''یُربعام کی بیوی، اندر آئیں! روپ بھرنے کی کیا
ضرورت؟ مجھے آپ کو بُری خبر پہنچانی ہے۔ 7 جائیں،
یُربعام کو رب اسرائیل کے خدا کی طرف سے پیغام دیں،
'مَیں نے تجھے لوگوں میں سے چن کر کھڑا کیا اور اپنی
قوم اسرائیل پر بادشاہ بنا دیا۔ 8 مَیں نے بادشاہی کو داؤد
کے گھرانے سے چھین کر تجھے دے دیا۔ لیکن افسوس،
تُو میرے خادم داؤد کی طرح زندگی نہیں گزارتا جو میرے
احکام کے تابع رہ کر پورے دل سے میری پیروی کرتا رہا
اور ہمیشہ وہ کچھ کرتا تھا جو مجھے پسند تھا۔ 9 جو تجھ سے
پہلے تھے اُن کی نسبت تُو نے کہیں زیادہ بدی کی، کیونکہ
تُو نے بُت ڈھال کر اپنے لئے دیگر معبود بنائے ہیں
اور یوں مجھے طیش دلایا۔ چونکہ تُو نے اپنا منہ مجھ سے
پھیر لیا 10 اِس لئے مَیں تیرے خاندان کو مصیبت میں

ڈال دوں گا۔ اسرائیل میں مَیں یُربعام کے تمام مردوں
کو ہلاک کر دوں گا، خواہ وہ بچے ہوں یا بالغ۔ جس طرح
گوبر کو جھاڑو دے کر دُور کیا جاتا ہے اُسی طرح یُربعام
کے گھرانے کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ 11 تم میں
سے جو شہر میں مریں گے اُنہیں کُتے کھا جائیں گے،
اور جو کھلے میدان میں مریں گے اُنہیں پرندے چٹ کر
جائیں گے۔ کیونکہ یہ رب کا فرمان ہے‘۔“

12 پھر اخیاہ نے یُربعام کی بیوی سے کہا، ”آپ اپنے
گھر واپس چلی جائیں۔ جوں ہی آپ شہر میں داخل ہوں
گی لڑکا فوت ہو جائے گا۔ 13 پورا اسرائیل اُس کا ماتم کر
کے اُسے دفن کرے گا۔ وہ آپ کے خاندان کا واحد فرد
ہو گا جسے صحیح طور سے دفنایا جائے گا۔ کیونکہ رب اسرائیل
کے خدا نے صرف اُسی میں کچھ پایا جو اُسے پسند تھا۔
14 رب اسرائیل پر ایک بادشاہ مقرر کرے گا جو یُربعام
کے خاندان کو ہلاک کرے گا۔ آج ہی سے یہ سلسلہ
شروع ہو جائے گا۔ 15 رب اسرائیل کو بھی سزا دے گا،
کیونکہ وہ یسیرت دیوی کے کھمبے بنا کر اُن کی پوجا کرتے
ہیں۔ چونکہ وہ رب کو طیش دلاتے رہے ہیں، اِس لئے
وہ اُنہیں مارے گا، اور وہ پانی میں سرکنڈے کی طرح
ہل جائیں گے۔ رب اُنہیں اِس اچھے ملک سے اُکھاڑ کر
دریائے فرات کے پار منتشر کر دے گا۔ 16 یوں وہ
اسرائیل کو اُن گناہوں کے باعث ترک کرے گا جو
یُربعام نے کئے اور اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا ہے۔“

17 یُربعام کی بیوی تِرضہ میں اپنے گھر واپس چلی گئی۔
اور گھر کے دروازے میں داخل ہوتے ہی اُس کا بیٹا مر
گیا۔ 18 تمام اسرائیل نے اُسے دفنا کر اُس کا ماتم کیا۔
سب کچھ ویسے ہوا جیسے رب نے اپنے خادم اخیاہ نبی کی
معرفت فرمایا تھا۔

یُربعام کی موت

19 باقی جو کچھ یُربعام کی زندگی کے بارے میں لکھا
ہے وہ ’شاہانِ اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں درج
ہے۔ اُس کتاب میں پڑھا جا سکتا ہے کہ وہ کس طرح
حکومت کرتا تھا اور اُس نے کون کون سی جنگیں کیں۔
20 یُربعام 22 سال بادشاہ رہا۔ جب وہ مر کر اپنے باپ
دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا ندب تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ رحبعام

21 یہوداہ میں رحبعام بن سلیمان حکومت کرتا تھا۔
اُس کی ماں نعمہ عمونی تھی۔ 41 سال کی عمر میں وہ تخت
نشین ہوا اور 17 سال بادشاہ رہا۔ اُس کا دار الحکومت
یروشلم تھا، وہ شہر جسے رب نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں
سے چن لیا تاکہ اُس میں اپنا نام قائم کرے۔

22 لیکن یہوداہ کے باشندے بھی ایسی حرکتیں کرتے
تھے جو رب کو ناپسند تھیں۔ اپنے گناہوں سے وہ اُسے
طیش دلاتے رہے، کیونکہ اُن کے یہ گناہ اُن کے باپ
دادا کے گناہوں سے کہیں زیادہ سنگین تھے۔ 23 اُنہوں
نے بھی اونچی جگہوں پر مندر بنائے۔ ہر اونچی پہاڑی پر اور
ہر گھنے درخت کے سائے میں اُنہوں نے مخصوص پتھر
یا یسیرت دیوی کے کھمبے کھڑے کئے، 24 یہاں تک
کہ مندروں میں جسم فروش مرد اور عورتیں تھے۔ غرض،
اُنہوں نے اُن قوموں کے تمام گھنونے رسم و رواج
اپنا لئے جن کو رب نے اسرائیلیوں کے آگے آگے
نکال دیا تھا۔

25 رحبعام بادشاہ کی حکومت کے پانچویں سال میں
مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ کر کے 26 رب
کے گھر اور شاہی محل کے تمام خزانے لُوٹ لئے۔

سونے کی وہ ڈھالیں بھی چھین لی گئیں جو سلیمان نے
بنوائی تھیں۔ 27 اِن کی جگہ رحبعام نے پیتل کی ڈھالیں
بنوائیں اور اُنہیں اُن محافظوں کے افسروں کے سپرد کیا
جو شاہی محل کے دروازے کی پہرا داری کرتے تھے۔
28 جب بھی بادشاہ رب کے گھر میں جاتا تب محافظ یہ
ڈھالیں اُٹھا کر ساتھ لے جاتے۔ اِس کے بعد وہ اُنہیں
پہرے داروں کے کمرے میں واپس لے جاتے تھے۔
29 باقی جو کچھ رحبعام بادشاہ کی حکومت کے دوران
ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ'
کی کتاب میں درج ہے۔ 30 دونوں بادشاہوں رحبعام اور
یُربعام کے جیتے جی اُن کے درمیان جنگ جاری رہی۔
31 جب رحبعام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے
یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے
خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ اُس کی ماں نعمہ عمونی تھی۔ پھر
رحبعام کا بیٹا ابیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ ابیاہ

15 ابیاہ اسرائیل کے بادشاہ یُربعام بن نباط
کی حکومت کے 18ویں سال میں یہوداہ
کا بادشاہ بنا۔ 2 وہ تین سال بادشاہ رہا، اور اُس کا دار
الحکومت یروشلم تھا۔ اُس کی ماں معکہ بنت ابی سلوم تھی۔
3 ابیاہ سے وہی گناہ سرزد ہوئے جو اُس کے باپ نے
کئے تھے، اور وہ پورے دل سے رب اپنے خدا کا وفادار
نہ رہا۔ گو وہ اِس میں اپنے پردادا داؤد سے فرق تھا
4 تو بھی رب اُس کے خدا نے ابیاہ کا یروشلم میں چراغ
جلنے دیا۔ داؤد کی خاطر اُس نے اُسے جانشین عطا کیا اور
یروشلم کو قائم رکھا، 5 کیونکہ داؤد نے وہ کچھ کیا تھا جو
رب کو پسند تھا۔ جیتے جی وہ رب کے احکام کے تابع رہا،
سوائے اُس جرم کے جب اُس نے اُوریاہ حتّی کے سلسلے
میں غلط قدم اُٹھائے تھے۔
6 رحبعام اور یُربعام کے درمیان کی جنگ ابیاہ کی
حکومت کے دوران بھی جاری رہی۔ 7 باقی جو کچھ ابیاہ کی
حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ
یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ 8 جب وہ مر
کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے
میں دفن کیا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا
آسا تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ آسا

9 آسا اسرائیل کے بادشاہ یُربعام کے 20ویں سال
میں یہوداہ کا بادشاہ بن گیا۔ 10 اُس کی حکومت کا دورانیہ
41 سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ ماں کا
نام معکہ تھا، اور وہ ابی سلوم کی بیٹی تھی۔ 11 اپنے پردادا
داؤد کی طرح آسا بھی وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔
12 اُس نے اُن جسم فروش مردوں اور عورتوں کو نکال دیا
جو مندروں میں نام نہاد خدمت کرتے تھے اور اُن تمام
بُتوں کو تباہ کر دیا جو اُس کے باپ دادا نے بنائے تھے۔
13 اور گو اُس کی ماں بادشاہ کی ماں ہونے کے باعث
بہت اثر و رسوخ رکھتی تھی، تاہم آسا نے یہ عُہدہ ختم کر
دیا جب ماں نے یسیرت دیوی کا گھنونا کھمبا بنوا لیا۔ آسا
نے یہ بُت کٹوا کر وادئ قدرون میں جلا دیا۔ 14 افسوس
کہ اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں کو دُور نہ کیا۔
تو بھی آسا جیتے جی پورے دل سے رب کا وفادار رہا۔
15 سونا چاندی اور باقی جتنی چیزیں اُس کے باپ اور اُس
نے رب کے لئے مخصوص کی تھیں اُن سب کو وہ رب
کے گھر میں لایا۔

16 یہوداہ کے بادشاہ آسا اور اسرائیل کے بادشاہ بعشا
کے درمیان زندگی بھر جنگ جاری رہی۔ 17 ایک دن
بعشا بادشاہ نے یہوداہ پر حملہ کر کے رامہ شہر کی قلعہ
بندی کی۔ مقصد یہ تھا کہ نہ کوئی یہوداہ کے ملک میں
داخل ہو سکے، نہ کوئی وہاں سے نکل سکے۔ 18 جواب
میں آسا نے شام کے بادشاہ بن ہدد کے پاس وفد بھیجا۔
بن ہدد کا باپ طاب رِمّون بن حزیون تھا، اور اُس کا دار
الحکومت دمشق تھا۔ آسا نے رب کے گھر اور شاہی محل
کے خزانوں کا تمام بچا ہوا سونا اور چاندی وفد کے سپرد
کر کے دمشق کے بادشاہ کو پیغام بھیجا، 19 ”میرا آپ کے
ساتھ عہد ہے جس طرح میرے باپ کا آپ کے باپ
کے ساتھ عہد تھا۔ گزارش ہے کہ آپ سونے چاندی
کا یہ تحفہ قبول کر کے اسرائیل کے بادشاہ بعشا کے
ساتھ اپنا عہد منسوخ کر دیں تاکہ وہ میرے ملک سے
نکل جائے۔“
20 بن ہدد متفق ہوا۔ اُس نے اپنے فوجی افسروں کو
اسرائیل کے شہروں پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا تو
اُنہوں نے عِیون، دان، ابیل بیت معکہ، تمام کِنّرت اور
نفتالی پر قبضہ کر لیا۔ 21 جب بعشا کو اِس کی خبر ملی
تو وہ رامہ کی قلعہ بندی کرنے سے باز آیا اور تِرضہ
واپس چلا گیا۔
22 پھر آسا بادشاہ نے یہوداہ کے تمام مردوں کی بھرتی
کر کے اُنہیں رامہ بھیج دیا تاکہ وہ اُن تمام پتھروں اور
شہتیروں کو اُٹھا کر لے جائیں جن سے بعشا بادشاہ رامہ
کی قلعہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ تمام مردوں کو وہاں جانا پڑا،
ایک کو بھی چھٹی نہ ملی۔ اِس سامان سے آسا نے بن
یمین کے شہر جِبع اور مِصفاہ کی قلعہ بندی کی۔
23 باقی جو کچھ آسا کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ ’شاہانِ یہوداہ کی تاریخ‘ کی کتاب میں
درج ہے۔ اُس میں اُس کی کامیابیوں اور اُس کے تعمیر
کئے گئے شہروں کا ذکر ہے۔ بُڑھاپے میں اُس کے پاؤں
کو بیماری لگ گئی۔ 24 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا
ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا
ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یہوسفط اُس
کی جگہ تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ ندب

25 ندب بن یُربعام یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت
کے دوسرے سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی
حکومت کا دورانیہ دو سال تھا۔ 26 اُس کا طرزِ زندگی رب
کو پسند نہیں تھا، کیونکہ وہ اپنے باپ کے نمونے پر چلتا
رہا۔ جو بدی یُربعام نے اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا تھا اُس
سے ندب بھی دُور نہ ہوا۔
27-28 ایک دن جب ندب اسرائیلی فوج کے ساتھ
فلستی شہر جِبّتون کا محاصرہ کئے ہوئے تھا تو اِشکار کے
قبیلے کے بعشا بن اخیاہ نے اُس کے خلاف سازش کر
کے اُسے مار ڈالا اور خود اسرائیل کا بادشاہ بن گیا۔ یہ
یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے تیسرے سال
میں ہوا۔
29 تخت پر بیٹھتے ہی بعشا نے یُربعام کے پورے
خاندان کو مروا دیا۔ اُس نے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔
یوں وہ بات پوری ہوئی جو رب نے سَیلا کے رہنے والے
اپنے خادم اخیاہ کی معرفت فرمائی تھی۔ 30 کیونکہ جو گناہ
یُربعام نے کئے اور اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا تھا اُن سے
اُس نے رب اسرائیل کے خدا کو طیش دلایا تھا۔
31 باقی جو کچھ ندب کی حکومت کے دوران ہوا اور جو

کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب
میں درج ہے۔

اسرائیل کا بادشاہ بعشا

33-32 بعشا بن اخیاہ یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت
کے تیسرے سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی
حکومت کا دورانیہ 24 سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت
تِرضہ رہا۔ اُس کے اور یہوداہ کے بادشاہ آسا کے درمیان
زندگی بھر جنگ جاری رہی۔ 34 لیکن وہ بھی ایسا کام
کرتا تھا جو رب کو ناپسند تھا، کیونکہ اُس نے یُربعام کے
نمونے پر چل کر وہ گناہ جاری رکھے جو کرنے پر یُربعام
نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔

16 ایک دن رب نے یاہو بن حنانی کو بعشا
کے پاس بھیج کر فرمایا، 2 ''پہلے تُو کچھ
نہیں تھا، لیکن مَیں نے تجھے خاک میں سے اُٹھا کر اپنی
قوم اسرائیل کا حکمران بنا دیا۔ تو بھی تُو نے یُربعام کے
نمونے پر چل کر میری قوم اسرائیل کو گناہ کرنے پر اُکسایا
اور مجھے طیش دلایا ہے۔ 3 اِس لئے مَیں تیرے گھرانے
کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو یُربعام بن نباط کے
گھرانے کے ساتھ کیا تھا۔ بعشا کی پوری نسل ہلاک ہو
جائے گی۔ 4 خاندان کے جو افراد شہر میں مریں گے
اُنہیں کُتے کھا جائیں گے، اور جو کھلے میدان میں مریں
گے اُنہیں پرندے چٹ کر جائیں گے۔''

5 باقی جو کچھ بعشا کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ
اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ
اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہیں۔ 6 جب وہ مر
کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے تِرضہ میں دفن کیا
گیا۔ پھر اُس کا بیٹا ایلہ تخت نشین ہوا۔ 7 رب کی سزا
کا جو پیغام حنانی کے بیٹے یاہو نبی نے بعشا اور اُس کے
خاندان کو سنایا اُس کی دو وجوہات تھیں۔ پہلے، بعشا نے
یُربعام کے خاندان کی طرح وہ کچھ کیا جو رب کو ناپسند
تھا اور اُسے طیش دلایا۔ دوسرے، اُس نے یُربعام کے
پورے خاندان کو ہلاک کر دیا تھا۔

اسرائیل کا بادشاہ ایلہ

8 ایلہ بن بعشا یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے
26ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت
کے دو سال کے دوران اُس کا دار الحکومت تِرضہ رہا۔
9 ایلہ کا ایک افسر بنام زِمری تھا۔ زِمری رتھوں کے آدھے
حصے پر مقرر تھا۔ اب وہ بادشاہ کے خلاف سازشیں
کرنے لگا۔ ایک دن ایلہ تِرضہ میں محل کے انچارج
ارضہ کے گھر میں بیٹھا مَے پی رہا تھا۔ جب نشے میں
دُھت ہوا 10 تو زِمری نے اندر جا کر اُسے مار ڈالا۔ پھر وہ
خود تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت
کے 27ویں سال میں ہوا۔

11 تخت پر بیٹھتے ہی زِمری نے بعشا کے پورے
خاندان کو ہلاک کر دیا۔ اُس نے کسی بھی مرد کو زندہ نہ
چھوڑا، خواہ وہ دُور کا رشتے دار تھا، خواہ دوست۔ 12 یوں
وہی کچھ ہوا جو رب نے یاہو نبی کی معرفت بعشا کو فرمایا
تھا۔ 13 کیونکہ بعشا اور اُس کے بیٹے ایلہ سے سنگین
گناہ سرزد ہوئے تھے، اور ساتھ ساتھ اُنہوں نے اسرائیل
کو بھی یہ کرنے پر اُکسایا تھا۔ اپنے باطل دیوتاؤں سے
اُنہوں نے رب اسرائیل کے خدا کو طیش دلایا تھا۔

14 باقی جو کچھ ایلہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب
میں درج ہے۔

اسرائیل کا بادشاہ زِمری

15 زِمری یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے
27ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ لیکن تِرضہ
میں اُس کی حکومت صرف سات دن تک قائم رہی۔
اُس وقت اسرائیلی فوج فلستی شہر جِبّتون کا محاصرہ کر
رہی تھی۔ 16 جب فوج میں خبر پھیل گئی کہ زِمری
نے بادشاہ کے خلاف سازش کر کے اُسے قتل کیا ہے تو
تمام اسرائیلیوں نے لشکر گاہ میں آ کر اُسی دن اپنے کمانڈر
عُمری کو بادشاہ بنا دیا۔ 17 تب عُمری تمام فوجیوں کے
ساتھ جِبّتون کو چھوڑ کر تِرضہ کا محاصرہ کرنے لگا۔
18 جب زِمری کو پتا چلا کہ شہر دوسروں کے قبضے میں
آ گیا ہے تو اُس نے محل کے بُرج میں جا کر اُسے آگ
لگائی۔ یوں وہ جل کر مر گیا۔
19 اِس طرح اُسے بھی مناسب سزا مل گئی، کیونکہ
اُس نے بھی وہ کچھ کیا تھا جو رب کو ناپسند تھا۔ یُربعام
کے نمونے پر چل کر اُس نے وہ تمام گناہ کئے جو یُربعام
نے کئے اور اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا تھا۔ 20 جو کچھ
زِمری کی حکومت کے دوران ہوا اور جو سازشیں اُس
نے کیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں
درج ہیں۔

اسرائیل کا بادشاہ عُمری

21 زِمری کی موت کے بعد اسرائیلی دو فرقوں میں بٹ
گئے۔ ایک فرقہ تِبنی بن جینت کو بادشاہ بنانا چاہتا تھا،
دوسرا عُمری کو۔ 22 لیکن عُمری کا فرقہ تِبنی کے فرقے کی
نسبت زیادہ طاقت ور نکلا۔ چنانچہ تِبنی مر گیا اور عُمری
پوری قوم پر بادشاہ بن گیا۔
23 عُمری یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے
31ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت
کا دورانیہ 12 سال تھا۔ پہلے چھ سال دار الحکومت تِرضہ
رہا۔ 24 اِس کے بعد اُس نے ایک آدمی بنام سمر کو
چاندی کے 6,000 سِکے دے کر اُس سے سامریہ
پہاڑی خرید لی اور وہاں اپنا نیا دار الحکومت تعمیر کیا۔ پہلے
مالک سمر کی یاد میں اُس نے شہر کا نام سامریہ رکھا۔
25 لیکن عُمری نے بھی وہی کچھ کیا جو رب کو ناپسند
تھا، بلکہ اُس نے ماضی کے بادشاہوں کی نسبت زیادہ بدی
کی۔ 26 اُس نے یُربعام بن نباط کے نمونے پر چل
کر وہ تمام گناہ کئے جو یُربعام نے کئے اور اسرائیل کو
کرنے پر اُکسایا تھا۔ نتیجے میں اسرائیلی رب اپنے خدا کو
اپنے باطل دیوتاؤں سے طیش دلاتے رہے۔ 27 باقی جو
کچھ عُمری کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا
اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی
تاریخ' کی کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ 28 جب عُمری مر
کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے سامریہ میں دفنایا گیا۔
پھر اُس کا بیٹا اخی اب تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ اخی اب

29 اخی اب بن عُمری یہوداہ کے بادشاہ آسا کے
38ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت
کا دورانیہ 22 سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت سامریہ
رہا۔ 30 اخی اب نے بھی ایسے کام کئے جو رب کو ناپسند
تھے، بلکہ ماضی کے بادشاہوں کی نسبت اُس کے گناہ
زیادہ سنگین تھے۔ 31 یُربعام کے نمونے پر چلنا اُس کے
لئے کافی نہیں تھا بلکہ اُس نے اِس سے بڑھ کر صیدا
کے بادشاہ اِتبعال کی بیٹی ایزبل سے شادی بھی کی۔ نتیجے
میں وہ اُس کے دیوتا بعل کے سامنے جھک کر اُس کی

پوجا کرنے لگا۔ 32 سامریہ میں اُس نے بعل کا مندر تعمیر
کیا اور دیوتا کے لئے قربان گاہ بنا کر اُس میں رکھ دیا۔
33 اخی اب نے یسیرت دیوی کا بُت بھی بنوا دیا۔ یوں
اُس نے اپنے گھنونے کاموں سے ماضی کے تمام اسرائیلی
بادشاہوں کی نسبت کہیں زیادہ رب اسرائیل کے خدا کو
طیش دلایا۔
34 اخی اب کی حکومت کے دوران بیت ایل کے
رہنے والے حی ایل نے یریحو شہر کو نئے سرے سے تعمیر
کیا۔ جب اُس کی بنیاد رکھی گئی تو اُس کا سب سے بڑا
بیٹا ابیرام مر گیا، اور جب اُس نے شہر کے دروازے لگا
دیئے تو اُس کے سب سے چھوٹے بیٹے سجوب کو اپنی
جان دینی پڑی۔ یوں رب کی وہ بات پوری ہوئی جو اُس
نے یشوع بن نون کی معرفت فرمائی تھی۔

کوّے الیاس نبی کو کھانا کھلاتے ہیں

17 ایک دن الیاس نبی نے جو جِلعاد کے شہر
تِشبی کا تھا اخی اب بادشاہ سے کہا، ''رب
اسرائیل کے خدا کی قسم جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں،
آنے والے سالوں میں نہ اوس، نہ بارش پڑے گی جب
تک مَیں نہ کہوں۔''
2 پھر رب نے الیاس سے کہا، 3 ''یہاں سے چلا جا!
مشرق کی طرف سفر کر کے وادیٔ کریت میں چھپ جا
جس کی ندی دریائے یردن میں بہتی ہے۔ 4 پانی تُو ندی
سے پی سکتا ہے، اور مَیں نے کوّوں کو تجھے وہاں کھانا
کھلانے کا حکم دیا ہے۔'' 5 الیاس رب کی سن کر روانہ
ہوا اور وادیٔ کریت میں رہنے لگا جس کی ندی دریائے
یردن میں بہتی ہے۔ 6 صبح و شام کوّے اُسے روٹی اور
گوشت پہنچاتے رہے، اور پانی وہ ندی سے پیتا تھا۔

الیاس صارپت کی بیوہ کے پاس

7 اِس پورے عرصے میں بارش نہ ہوئی، اِس لئے
ندی آہستہ آہستہ سوکھ گئی۔ جب اُس کا پانی بالکل ختم
ہو گیا 8 تو رب دوبارہ الیاس سے ہم کلام ہوا، 9 ''یہاں
سے روانہ ہو کر صیدا کے شہر صارپت میں جا بس۔
مَیں نے وہاں کی ایک بیوہ کو تجھے کھانا کھلانے کا حکم دیا
ہے۔'' 10 چنانچہ الیاس صارپت کے لئے روانہ ہوا۔
سفر کرتے کرتے وہ شہر کے دروازے کے پاس پہنچ
گیا۔ وہاں ایک بیوہ جلانے کے لئے لکڑیاں چن کر جمع
کر رہی تھی۔ اُسے بُلا کر الیاس نے کہا، ''ذرا کسی برتن
میں پانی بھر کر مجھے تھوڑا سا پلائیں۔''
11 وہ ابھی پانی لانے جا رہی تھی کہ الیاس نے اُس
کے پیچھے آواز دے کر کہا، ''میرے لئے روٹی کا ٹکڑا بھی
لانا!'' 12 یہ سن کر بیوہ رُک گئی اور بولی، ''رب آپ
کے خدا کی قسم، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ بس، ایک
برتن میں مٹھی بھر میدہ اور دوسرے میں تھوڑا سا تیل
رہ گیا ہے۔ اب مَیں جلانے کے لئے چند ایک لکڑیاں
چن رہی ہوں تاکہ اپنے اور اپنے بیٹے کے لئے آخری
کھانا پکاؤں۔ اِس کے بعد ہماری موت یقینی ہے۔''
13 الیاس نے اُسے تسلی دی، ''ڈریں مت! بے شک
وہ کچھ کریں جو آپ نے کہا ہے۔ لیکن پہلے میرے لئے
چھوٹی سی روٹی بنا کر میرے پاس لے آئیں۔ پھر جو باقی
رہ گیا ہو اُس سے اپنے اور اپنے بیٹے کے لئے روٹی
بنائیں۔ 14 کیونکہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، 'جب
تک رب بارش برسنے نہ دے تب تک میدے اور

تیل کے برتن خالی نہیں ہوں گے‘۔“
15-16 عورت نے جا کر ویسا ہی کیا جیسا الیاس نے
اُسے کہا تھا۔ واقعی میدہ اور تیل کبھی ختم نہ ہوا۔ روز بہ
روز الیاس، بیوہ اور اُس کے بیٹے کے لئے کھانا دست
یاب رہا۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے الیاس کی
معرفت فرمایا تھا۔

17 ایک دن بیوہ کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ اُس کی طبیعت
بہت خراب ہوئی، اور ہوتے ہوتے اُس کی جان نکل
گئی۔ 18 تب بیوہ الیاس سے شکایت کرنے لگی، ”مردِ
خدا، میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ؟ آپ تو صرف اِس
مقصد سے یہاں آئے ہیں کہ رب کو میرے گناہ کی یاد
دلا کر میرے بیٹے کو مار ڈالیں!“

19 الیاس نے جواب میں کہا، ”اپنے بیٹے کو مجھے
دے دیں۔“ وہ لڑکے کو عورت کی گود میں سے اُٹھا
کر چھت پر اپنے کمرے میں لے گیا اور وہاں اُسے
چارپائی پر رکھ کر 20 دعا کرنے لگا، ”اے رب میرے
خدا، تُو نے اِس بیوہ کو جس کا مہمان مَیں ہوں ایسی
مصیبت میں کیوں ڈال دیا ہے؟ تُو نے اُس کے بیٹے
کو مرنے کیوں دیا؟“ 21 وہ تین بار لاش پر دراز ہوا
اور ساتھ ساتھ رب سے التماس کرتا رہا، ”اے رب
میرے خدا، براہِ کرم بچے کی جان کو اُس میں واپس
آنے دے!“

22 رب نے الیاس کی سنی، اور لڑکے کی جان اُس میں
واپس آئی۔ 23 الیاس اُسے اُٹھا کر نیچے لے آیا اور اُسے
اُس کی ماں کو واپس دے کر بولا، ”دیکھیں، آپ کا بیٹا
زندہ ہے!“ 24 عورت نے جواب دیا، ”اب مَیں نے
جان لیا ہے کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں اور کہ جو کچھ
آپ رب کی طرف سے بولتے ہیں وہ سچ ہے۔“

الیاس اسرائیل واپس جاتا ہے

18 بہت دن گزر گئے۔ پھر کال کے تیسرے
سال میں رب الیاس سے ہم کلام ہوا،
”اب جا کر اپنے آپ کو اخی اب کے سامنے پیش کر۔
مَیں بارش کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دوں گا۔“

2 چنانچہ الیاس اخی اب سے ملنے کے لئے اسرائیل
چلا گیا۔ اُس وقت سامریہ کال کی سخت گرفت میں تھا،
3 اِس لئے اخی اب نے محل کے انچارج عبدیاہ کو بُلایا۔
(عبدیاہ رب کا خوف مانتا تھا۔ 4 جب ایزبل نے رب
کے تمام نبیوں کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی تو عبدیاہ
نے 100 نبیوں کو دو غاروں میں چھپا دیا تھا۔ ہر غار
میں 50 نبی رہتے تھے، اور عبدیاہ اُنہیں کھانے پینے
کی چیزیں پہنچاتا رہتا تھا۔) 5 اب اخی اب نے عبدیاہ
کو حکم دیا، ”پورے ملک میں سے گزر کر تمام چشموں
اور وادیوں کا معائنہ کریں۔ شاید کہیں کچھ گھاس مل
جائے جو ہم اپنے گھوڑوں اور خچروں کو کھلا کر اُنہیں بچا
سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں کھانے کی قلت کے باعث
کچھ جانوروں کو ذبح کرنا پڑے۔“

6 اُنہوں نے مقرر کیا کہ اخی اب کہاں جائے گا اور
عبدیاہ کہاں، پھر دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو
گئے۔ 7 چلتے چلتے عبدیاہ کو اچانک الیاس اُس کی طرف
آتے ہوئے نظر آیا۔ جب عبدیاہ نے اُسے پہچانا تو وہ
منہ کے بل جھک کر بولا، ”میرے آقا الیاس، کیا آپ
ہی ہیں؟“

8 الیاس نے جواب دیا، ”جی، مَیں ہی ہوں۔ جائیں،
اپنے مالک کو اطلاع دیں کہ الیاس آ گیا ہے۔“

9 عبدیاہ نے اعتراض کیا، ”مجھ سے کیا غلطی ہوئی
ہے کہ آپ مجھے اخی اب سے مروانا چاہتے ہیں؟ 10 رب

آپ کے خدا کی قسم ، بادشاہ نے اپنے بندوں کو ہر قوم
اور ملک میں بھیج دیا ہے تاکہ آپ کو ڈھونڈ نکالیں۔ اور
جہاں جواب ملا کہ الیاس یہاں نہیں ہے وہاں لوگوں
کو قسم کھانی پڑی کہ ہم الیاس کا کھوج لگانے میں ناکام
رہے ہیں۔ 11 اور اب آپ چاہتے ہیں کہ مَیں بادشاہ کے
پاس جا کر اُسے بتاؤں کہ الیاس یہاں ہے؟ 12 عین
ممکن ہے کہ جب مَیں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو رب
کا روح آپ کو اُٹھا کر کسی نامعلوم جگہ لے جائے۔ اگر
بادشاہ میری یہ اطلاع سن کر یہاں آئے اور آپ کو نہ
پائے تو مجھے مار ڈالے گا۔ یاد رہے کہ مَیں جوانی سے
لے کر آج تک رب کا خوف مانتا آیا ہوں۔ 13 کیا میرے
آقا تک یہ خبر نہیں پہنچی کہ جب ایزبل رب کے نبیوں
کو قتل کر رہی تھی تو مَیں نے کیا کِیا؟ مَیں دو غاروں میں
پچاس پچاس نبیوں کو چھپا کر اُنہیں کھانے پینے کی چیزیں
پہنچاتا رہا۔ 14 اور اب آپ چاہتے ہیں کہ مَیں اخی اب
کے پاس جا کر اُسے اطلاع دوں کہ الیاس یہاں آ گیا
ہے؟ وہ مجھے ضرور مار ڈالے گا۔“

15 الیاس نے کہا، ”رب الافواج کی حیات کی قسم
جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں، آج مَیں اپنے آپ کو
ضرور بادشاہ کو پیش کروں گا۔“

16 تب عبدیاہ چلا گیا اور بادشاہ کو الیاس کی خبر
پہنچائی۔ یہ سن کر اخی اب الیاس سے ملنے کے لئے آیا۔

کیا بعل حقیقی معبود ہے یا رب؟

17 الیاس کو دیکھتے ہی اخی اب بولا، ”اے اسرائیل کو
مصیبت میں ڈالنے والے، کیا آپ واپس آ گئے ہیں؟“
18 الیاس نے اعتراض کیا، ”مَیں تو اسرائیل کے لئے
مصیبت کا باعث نہیں بنا بلکہ آپ اور آپ کے باپ
کا گھرانا۔ آپ رب کے احکام چھوڑ کر بعل کے بُتوں
کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ 19 اب مَیں آپ کو چیلنج دیتا
ہوں، تمام اسرائیل کو بُلا کر کرمل پہاڑ پر جمع کریں۔
ساتھ ساتھ بعل دیوتا کے 450 نبیوں کو اور ایزبل کی
میز پر شریک ہونے والے یسیرت دیوی کے 400 نبیوں
کو بھی بُلائیں۔“

20 اخی اب مان گیا۔ اُس نے تمام اسرائیلیوں اور
نبیوں کو بُلایا۔ جب وہ کرمل پہاڑ پر جمع ہو گئے 21 تو
الیاس اُن کے سامنے جا کھڑا ہوا اور کہا، ”آپ
کب تک کبھی اِس طرف، کبھی اُس طرف لنگڑاتے
رہیں گے؟[a] اگر رب خدا ہے تو صرف اُسی کی پیروی
کریں، لیکن اگر بعل واحد خدا ہے تو اُسی کے پیچھے
لگ جائیں۔“

لوگ خاموش رہے۔ 22 الیاس نے بات جاری رکھی،
”رب کے نبیوں میں سے صرف مَیں ہی باقی رہ گیا
ہوں۔ دوسری طرف بعل دیوتا کے یہ 450 نبی کھڑے
ہیں۔ 23 اب دو بَیل لے آئیں۔ بعل کے نبی ایک
کو پسند کریں اور پھر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی
قربان گاہ کی لکڑیوں پر رکھ دیں۔ لیکن وہ لکڑیوں کو آگ
نہ لگائیں۔ مَیں دوسرے بَیل کو تیار کر کے اپنی قربان
گاہ کی لکڑیوں پر رکھ دوں گا۔ لیکن مَیں بھی اُنہیں آگ
نہیں لگاؤں گا۔ 24 پھر آپ اپنے دیوتا کا نام پکاریں جبکہ
مَیں رب کا نام پکاروں گا۔ جو معبود قربانی کو جلا کر جواب
دے گا وہی خدا ہے۔“ تمام لوگ بولے، ”آپ ٹھیک
کہتے ہیں۔“

25 پھر الیاس نے بعل کے نبیوں سے کہا، ”شروع

[a] دیکھئے آیت 26۔

کریں، کیونکہ آپ بہت ہیں۔ ایک بَیل کو چن کر اُسے
تیار کریں۔ لیکن اُسے آگ مت لگانا بلکہ اپنے دیوتا
کا نام پکاریں تاکہ وہ آگ بھیج دے۔'' 26 اُنہوں نے
بَیلوں میں سے ایک کو چن کر اُسے تیار کیا، پھر
بعل کا نام پکارنے لگے۔ صبح سے لے کر دوپہر تک
وہ مسلسل چیختے چلّاتے رہے، ''اے بعل، ہماری سن!''
ساتھ ساتھ وہ اُس قربان گاہ کے اردگرد ناچتے رہے[a]
جو اُنہوں نے بنائی تھی۔ لیکن نہ کوئی آواز سنائی دی، نہ
کسی نے جواب دیا۔

27 دوپہر کے وقت الیاس اُن کا مذاق اُڑانے لگا،
''زیادہ اونچی آواز سے بولیں! شاید وہ سوچوں میں
غرق ہو یا اپنی حاجت رفع کرنے کے لئے ایک طرف
گیا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں سفر کر رہا
ہو۔ یا شاید وہ گہری نیند سو گیا ہو اور اُسے جگانے کی
ضرورت ہے۔''

28 تب وہ مزید اونچی آواز سے چیخنے چلّانے لگے۔
معمول کے مطابق وہ چھریوں اور نیزوں سے اپنے
آپ کو زخمی کرنے لگے، یہاں تک کہ خون بہنے لگا۔
29 دوپہر گزر گئی، اور وہ شام کے اُس وقت تک وجد
میں رہے جب غلہ کی نذر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن کوئی
آواز نہ سنائی دی۔ نہ کسی نے جواب دیا، نہ اُن کے
تماشے پر توجہ دی۔

30 پھر الیاس اسرائیلیوں سے مخاطب ہوا، ''آئیں،
سب یہاں میرے پاس آئیں!'' سب قریب آئے۔
وہاں رب کی ایک قربان گاہ تھی جو گرائی گئی تھی۔ اب
الیاس نے وہ دوبارہ کھڑی کی۔ 31 اُس نے یعقوب سے
نکلے ہر قبیلے کے لئے ایک ایک پتھر چن لیا۔ (بعد
میں رب نے یعقوب کا نام اسرائیل رکھا تھا)۔ 32 اِن
بارہ پتھروں کو لے کر الیاس نے رب کے نام کی تعظیم
میں قربان گاہ بنائی۔ اِس کے اردگرد اُس نے اِتنا چوڑا
گڑھا کھودا کہ اُس میں تقریباً 15 لٹر پانی سما سکتا تھا۔
33 پھر اُس نے قربان گاہ پر لکڑیوں کا ڈھیر لگایا اور بَیل
کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لکڑیوں پر رکھ دیا۔ اِس کے
بعد اُس نے حکم دیا، ''چار گھڑے پانی سے بھر کر قربانی
اور لکڑیوں پر اُنڈیل دیں!'' 34 جب اُنہوں نے ایسا کیا
تو اُس نے دوبارہ ایسا کرنے کا حکم دیا، پھر تیسری بار۔
35 آخرکار اِتنا پانی تھا کہ اُس نے چاروں طرف قربان گاہ
سے ٹپک کر گڑھے کو بھر دیا۔

36 شام کے وقت جب غلہ کی نذر پیش کی جاتی ہے
الیاس نے قربان گاہ کے پاس جا کر بلند آواز سے دعا کی،
''اے رب، اے ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے خدا،
آج لوگوں پر ظاہر کر کہ اسرائیل میں تُو ہی خدا ہے اور
کہ مَیں تیرا خادم ہوں۔ ثابت کر کہ مَیں نے یہ سب
کچھ تیرے حکم کے مطابق کیا ہے۔ 37 اے رب، میری
دعا سن! میری سن تاکہ یہ لوگ جان لیں کہ تُو، اے
رب، خدا ہے اور کہ تُو ہی اُن کے دلوں کو دوبارہ اپنی
طرف مائل کر رہا ہے۔''

38 اچانک آسمان سے رب کی آگ نازل ہوئی۔ آگ
نے نہ صرف قربانی اور لکڑی کو بھسم کر دیا بلکہ قربان گاہ
کے پتھروں اور اُس کے نیچے کی مٹی کو بھی۔ گڑھے میں
پانی بھی ایک دم سوکھ گیا۔

39 یہ دیکھ کر اسرائیلی اوندھے منہ گر کر پکارنے لگے،

[a] لفظی ترجمہ: لنگڑاتے ہوئے ناچتے رہے۔ غالباً بعل کی تعظیم میں ایک خاص قسم کا رقص۔ لہٰذا آیت 21 میں الیاس کا سوال، ''آپ کب تک ۔۔۔ لنگڑاتے رہیں گے؟''

"رب ہی خدا ہے! رب ہی خدا ہے!" 40 پھر الیاس
نے اُنہیں حکم دیا، "بعل کے نبیوں کو پکڑ لیں۔
ایک بھی بچنے نہ پائے!" لوگوں نے اُنہیں پکڑ لیا تو
الیاس اُنہیں نیچے وادیٔ قیسون میں لے گیا اور وہاں
سب کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

بارش ہوتی ہے

41 پھر الیاس نے اخی اب سے کہا، "اب جا کر کچھ
کھائیں اور پئیں، کیونکہ موسلا دھار بارش کا شور سنائی
دے رہا ہے۔" 42 چنانچہ اخی اب کھانے پینے کے لئے
چلا گیا جبکہ الیاس کرمل پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ وہاں
اُس نے جھک کر اپنے سر کو دونوں گھٹنوں کے بیچ میں
چھپا لیا۔ 43 اپنے نوکر کو اُس نے حکم دیا، "جاؤ، سمندر
کی طرف دیکھو۔"

نوکر گیا اور سمندر کی طرف دیکھا، پھر واپس آ کر
الیاس کو اطلاع دی، "کچھ بھی نظر نہیں آتا۔" لیکن
الیاس نے اُسے دوبارہ دیکھنے کے لئے بھیج دیا۔ اِس
دفعہ بھی کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ سات بار الیاس نے نوکر کو
دیکھنے کے لئے بھیجا۔ 44 آخر کار جب نوکر ساتویں دفعہ گیا
تو اُس نے واپس آ کر اطلاع دی، "ایک چھوٹا سا بادل
سمندر میں سے نکل کر اوپر چڑھ رہا ہے۔ وہ آدمی کے
ہاتھ کے برابر ہے۔"

تب الیاس نے حکم دیا، "جاؤ، اخی اب کو اطلاع دو،
'گھوڑوں کو فوراً رتھ میں جوت کر گھر چلے جائیں، ورنہ
بارش آپ کو روک لے گی'۔" 45 نوکر اطلاع دینے
چلا گیا تو جلد ہی آندھی آئی، آسمان پر کالے کالے بادل
چھا گئے اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ اخی اب جلدی
سے رتھ پر سوار ہو کر یزرعیل کے لئے روانہ ہو گیا۔

46 اُس وقت رب نے الیاس کو خاص طاقت دی۔ سفر
کے لئے کمربستہ ہو کر وہ اخی اب کے رتھ کے آگے
آگے دوڑ کر اُس سے پہلے یزرعیل پہنچ گیا۔

الیاس بھاگ جاتا ہے

19 اخی اب نے ایزبل کو سب کچھ سنایا جو
الیاس نے کہا تھا، یہ بھی کہ اُس نے بعل
کے نبیوں کو کس طرح تلوار سے مار دیا تھا۔ 2 تب
ایزبل نے قاصد کو الیاس کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع
دی، "دیوتا مجھے سخت سزا دیں اگر مَیں کل اِس وقت
تک آپ کو اُن نبیوں کی سی سزا نہ دوں۔"

3 الیاس سخت ڈر گیا اور اپنی جان بچانے کے لئے
بھاگ گیا۔ چلتے چلتے وہ یہوداہ کے شہر بیرسبع تک پہنچ
گیا۔ وہاں وہ اپنے نوکر کو چھوڑ کر 4 آگے ریگستان میں جا
نکلا۔ ایک دن کے سفر کے بعد وہ سینک کی جھاڑی کے
پاس پہنچ گیا اور اُس کے سائے میں بیٹھ کر دعا کرنے
لگا، "اے رب، مجھے مرنے دے۔ بس اب کافی ہے۔
میری جان لے لے، کیونکہ مَیں اپنے باپ دادا سے بہتر
نہیں ہوں۔" 5 پھر وہ جھاڑی کے سائے میں لیٹ
کر سو گیا۔

اچانک ایک فرشتے نے اُسے چھو کر کہا، "اُٹھ، کھانا
کھا لے!" 6 جب اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا
کہ سرہانے کے قریب کوئلوں پر بنائی گئی روٹی اور پانی کی
صراحی پڑی ہے۔ اُس نے روٹی کھائی، پانی پیا اور دوبارہ سو
گیا۔ 7 لیکن رب کا فرشتہ ایک بار پھر آیا اور اُسے ہاتھ لگا
کر کہا، "اُٹھ، کھانا کھا لے، ورنہ آگے کا لمبا سفر تیرے
بس کی بات نہیں ہو گی۔"

8 تب الیاس نے اُٹھ کر دوبارہ کھانا کھایا اور پانی

پیا۔ اِس خوراک نے اُسے اِتنی تقویت دی کہ وہ چالیس
دن اور چالیس رات سفر کرتے کرتے اللہ کے پہاڑ
حورب یعنی سینا تک پہنچ گیا۔ 9 وہاں وہ رات گزارنے
کے لئے ایک غار میں چلا گیا۔

رب الیاس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے

غار میں رب اُس سے ہم کلام ہوا۔ اُس نے پوچھا،
"الیاس، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟" 10 الیاس نے جواب
دیا، "مَیں نے رب، آسمانی لشکروں کے خدا کی خدمت
کرنے کی سرتوڑ کوشش کی ہے، کیونکہ اسرائیلیوں نے
تیرے عہد کو ترک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے تیری قربان
گاہوں کو گرا کر تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کر دیا
ہے۔ مَیں اکیلا ہی بچا ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے
درپے ہیں۔"

11 جواب میں رب نے فرمایا، "غار سے نکل کر پہاڑ
پر رب کے سامنے کھڑا ہو جا!" پھر رب وہاں سے
گزرا۔ اُس کے آگے آگے بڑی اور زبردست آندھی آئی
جس نے پہاڑوں کو چیر کر چٹانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر
دیا۔ لیکن رب آندھی میں نہیں تھا۔ 12 اِس کے بعد
زلزلہ آیا، لیکن رب زلزلے میں نہیں تھا۔ 13 زلزلے
کے بعد بھڑکتی ہوئی آگ وہاں سے گزری، لیکن رب
آگ میں بھی نہیں تھا۔ پھر نرم ہَوا کی دھیمی دھیمی آواز
سنائی دی۔ یہ آواز سن کر الیاس نے اپنے چہرے کو چادر
سے ڈھانپ لیا اور نکل کر غار کے منہ پر کھڑا ہو گیا۔
ایک آواز اُس سے مخاطب ہوئی، "الیاس، تُو یہاں کیا
کر رہا ہے؟" 14 الیاس نے جواب دیا، "مَیں نے رب،
آسمانی لشکروں کے خدا کی خدمت کرنے کی سرتوڑ کوشش
کی ہے، کیونکہ اسرائیلیوں نے تیرے عہد کو ترک کر دیا
ہے۔ اُنہوں نے تیری قربان گاہوں کو گرا کر تیرے
نبیوں کو تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ مَیں اکیلا ہی بچا
ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے درپے ہیں۔"

15 رب نے جواب میں کہا، "ریگستان میں اُس راستے
سے ہو کر واپس جا جس نے تجھے یہاں پہنچایا ہے۔ پھر
دمشق چلا جا۔ وہاں حزائیل کو تیل سے مسح کر کے شام
کا بادشاہ قرار دے۔ 16 اِسی طرح یاہو بن نِمسی کو مسح کر
کے اسرائیل کا بادشاہ قرار دے اور ابیل محولہ کے رہنے
والے الیشع بن سافط کو مسح کر کے اپنا جانشین مقرر کر۔
17 جو حزائیل کی تلوار سے بچ جائے گا اُسے یاہو مار
دے گا، اور جو یاہو کی تلوار سے بچ جائے گا اُسے الیشع
مار دے گا۔ 18 لیکن مَیں نے اپنے لئے اسرائیل میں
7,000 افراد کو بچا لیا ہے، اُن تمام لوگوں کو جو اب
تک نہ بعل دیوتا کے سامنے جھکے، نہ اُس کے بُت کو
بوسہ دیا ہے۔"

الیاس الیشع کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہے

19 الیاس وہاں سے چلا گیا۔ اسرائیل میں واپس آ کر
اُسے الیشع بن سافط ملا جو بَیلوں کی بارہ جوڑیوں کی مدد
سے ہل چلا رہا تھا۔ خود وہ بارھویں جوڑی کے ساتھ چل
رہا تھا۔ الیاس نے اُس کے پاس آ کر اپنی چادر اُس کے
کندھوں پر ڈال دی اور رُکے بغیر آگے نکل گیا۔
20 الیشع فوراً اپنے بَیلوں کو چھوڑ کر الیاس کے پیچھے
بھاگا۔ اُس نے کہا، "پہلے مجھے اپنے ماں باپ کو بوسہ
دے کر خیرباد کہنے دیجئے۔ پھر مَیں آپ کے پیچھے ہو
لوں گا۔" الیاس نے جواب دیا، "چلیں، واپس جائیں۔
لیکن وہ کچھ یاد رہے جو مَیں نے آپ کے ساتھ کیا
ہے۔" 21 تب الیشع واپس چلا گیا۔ بَیلوں کی ایک جوڑی

کو لے کر اُس نے دونوں کو ذبح کیا۔ ہل چلانے کا
سامان اُس نے گوشت پکانے کے لئے جلا دیا۔ جب
گوشت تیار تھا تو اُس نے اُسے لوگوں میں تقسیم کر کے
اُنہیں کھلا دیا۔ اِس کے بعد الیشع الیاس کے پیچھے ہو کر
اُس کی خدمت کرنے لگا۔

شام کی فوج سامریہ کا محاصرہ کرتی ہے

20 ایک دن شام کے بادشاہ بن ہدد نے
اپنی پوری فوج کو جمع کیا۔ 32 اتحادی
بادشاہ بھی اپنے رتھوں اور گھوڑوں کو لے کر آئے۔ اِس
بڑی فوج کے ساتھ بن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کر
کے اسرائیل سے جنگ کا اعلان کیا۔ 2 اُس نے اپنے
قاصدوں کو شہر میں بھیج کر اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کو
اطلاع دی، 3 ”اب سے آپ کا سونا، چاندی، خواتین اور
بیٹے میرے ہی ہیں۔“ 4 اسرائیل کے بادشاہ نے جواب
دیا، ”میرے آقا اور بادشاہ، آپ کی مرضی۔ مَیں اور جو
کچھ میرا ہے آپ کی ملکیت ہے۔“
5 تھوڑی دیر کے بعد قاصد بن ہدد کی نئی خبر لے کر
آئے، ”مَیں نے آپ سے سونے، چاندی، خواتین اور
بیٹوں کا تقاضا کیا ہے۔ 6 اب غور کریں! کل اِس وقت
مَیں اپنے ملازموں کو آپ کے پاس بھیج دوں گا، اور
وہ آپ کے محل اور آپ کے افسروں کے گھروں کی
تلاشی لیں گے۔ جو کچھ بھی آپ کو پیارا ہے اُسے وہ لے
جائیں گے۔“
7 تب اخی اب بادشاہ نے ملک کے تمام بزرگوں کو
بُلا کر اُن سے بات کی، ”دیکھیں یہ آدمی کتنا بُرا ارادہ
رکھتا ہے۔ جب اُس نے میری خواتین، بیٹوں، سونے اور
چاندی کا تقاضا کیا تو مَیں نے انکار نہ کیا۔“ 8 بزرگوں
اور باقی لوگوں نے مل کر مشورہ دیا، ”اُس کی نہ سنیں،
اور جو کچھ وہ مانگتا ہے اُس پر راضی نہ ہو جائیں۔“
9 چنانچہ بادشاہ نے قاصدوں سے کہا، ”میرے آقا بادشاہ
کو جواب دینا، جو کچھ آپ نے پہلی مرتبہ مانگ لیا وہ
مَیں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں، لیکن یہ آخری
تقاضا مَیں پورا نہیں کر سکتا۔“
جب قاصدوں نے بن ہدد کو یہ خبر پہنچائی 10 تو
اُس نے اخی اب کو فوراً خبر بھیج دی، ”دیوتا مجھے سخت
سزا دیں اگر مَیں سامریہ کو نیست و نابود نہ کر دوں۔ اِتنا
بھی نہیں رہے گا کہ میرا ہر فوجی مٹھی بھر خاک اپنے
ساتھ واپس لے جا سکے!“ 11 اسرائیل کے بادشاہ نے
قاصدوں کو جواب دیا، ”اُسے بتا دینا کہ جو ابھی جنگ
کی تیاریاں کر رہا ہے وہ فتح کے نعرے نہ لگائے۔“
12 جب بن ہدد کو یہ اطلاع ملی تو وہ لشکر گاہ میں اپنے
اتحادی بادشاہوں کے ساتھ مَے پی رہا تھا۔ اُس نے اپنے
افسروں کو حکم دیا، ”حملہ کرنے کے لئے تیاریاں کرو!“
چنانچہ وہ شہر پر حملہ کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔

شام کی فوج سے پہلی جنگ

13 اِس دوران ایک نبی اخی اب بادشاہ کے پاس آیا
اور کہا، ”رب فرماتا ہے، ’کیا تجھے دشمن کی یہ بڑی
فوج نظر آ رہی ہے؟ تو بھی مَیں اِسے آج ہی تیرے
حوالے کر دوں گا۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی
رب ہوں۔‘“
14 اخی اب نے سوال کیا، ”رب یہ کس کے وسیلے
سے کرے گا؟“ نبی نے جواب دیا، ”رب فرماتا
ہے کہ ضلعوں پر مقرر افسروں کے جوان یہ فتح پائیں
گے۔“ بادشاہ نے مزید پوچھا، ”لڑائی میں کون پہلا

قدم اُٹھائے؟'' نبی نے کہا، ''تُو ہی۔''
15 چنانچہ اخی اب نے ضلعوں پر مقرر افسروں کے
جوانوں کو بُلایا۔ 232 افراد تھے۔ پھر اُس نے باقی
اسرائیلیوں کو جمع کیا۔ 7,000 افراد تھے۔ 17-16 دوپہر
کو وہ لڑنے کے لئے نکلے۔ ضلعوں پر مقرر افسروں کے
جوان سب سے آگے تھے۔ بن ہدد اور 32 اتحادی
بادشاہ لشکرگاہ میں بیٹھے نشے میں دُھت مَے پی رہے
تھے کہ اچانک شہر کا جائزہ لینے کے لئے بن ہدد کے
بھیجے گئے سپاہی اندر آئے اور کہنے لگے، ''سامریہ سے
آدمی نکل رہے ہیں۔'' 18 بن ہدد نے حکم دیا، ''ہر
صورت میں اُنہیں زندہ پکڑیں، خواہ وہ امن پسند ارادہ
رکھتے ہوں یا نہ۔''
19 لیکن اُنہیں یہ کرنے کا موقع نہ ملا، کیونکہ اسرائیل
کے ضلعوں پر مقرر افسروں اور باقی فوجیوں نے شہر سے
نکل کر 20 فوراً اُن پر حملہ کر دیا۔ اور جس بھی دشمن
کا مقابلہ ہوا اُسے مارا گیا۔ تب شام کی پوری فوج بھاگ
گئی۔ اسرائیلیوں نے اُن کا تعاقب کیا، لیکن شام کا بادشاہ
بن ہدد گھوڑے پر سوار ہو کر چند ایک گھڑسواروں کے
ساتھ بچ نکلا۔ 21 اُس وقت اسرائیل کا بادشاہ جنگ کے
لئے نکلا اور گھوڑوں اور رتھوں کو تباہ کر کے اَرامیوں کو
زبردست شکست دی۔

شام کی فوج سے دوسری جنگ

22 بعد میں مذکورہ نبی دوبارہ اسرائیل کے بادشاہ کے
پاس آیا۔ وہ بولا، ''اب مضبوط ہو کر بڑے دھیان سے
سوچیں کہ آنے والے دنوں میں کیا کیا تیاریاں کرنی
چاہئیں، کیونکہ اگلے بہار کے موسم میں شام کا بادشاہ
دوبارہ آپ پر حملہ کرے گا۔''

23 شام کے بادشاہ کو بھی مشورہ دیا گیا۔ اُس کے
بڑے افسروں نے خیال پیش کیا، ''اسرائیلیوں کے دیوتا
پہاڑی دیوتا ہیں، اِس لئے وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں۔
لیکن اگر ہم میدانی علاقے میں اُن سے لڑیں تو ہر
صورت میں جیتیں گے۔ 24 لیکن ہمارا ایک اَور مشورہ
بھی ہے۔ 32 بادشاہوں کو ہٹا کر اُن کی جگہ اپنے
افسروں کو مقرر کریں۔ 25 پھر ایک نئی فوج تیار کریں
جو تباہ شدہ پرانی فوج جیسی طاقت ور ہو۔ اُس کے اُتنے
ہی رتھ اور گھوڑے ہوں جتنے پہلے تھے۔ پھر جب ہم
میدانی علاقے میں اُن سے لڑیں گے تو اُن پر ضرور
غالب آئیں گے۔''
بادشاہ اُن کی بات مان کر تیاریاں کرنے لگا۔
26 جب بہار کا موسم آیا تو وہ شام کے فوجیوں کو جمع کر
کے اسرائیل سے لڑنے کے لئے افیق شہر گیا۔ 27 اسرائیلی
فوج بھی لڑنے کے لئے جمع ہوئی۔ کھانے پینے کی اشیا
کا بندوبست کیا گیا، اور وہ دشمن سے لڑنے کے لئے
نکلے۔ جب وہاں پہنچے تو اُنہوں نے اپنے خیموں کو دو
جگہوں پر لگایا۔ یہ دو گروہ شام کی وسیع فوج کے مقابلے
میں بکریوں کے دو چھوٹے ریوڑوں جیسے لگ رہے تھے،
کیونکہ پورا میدان شام کے فوجیوں سے بھرا تھا۔
28 پھر مردِ خدا نے اخی اب کے پاس آ کر کہا، ''رب
فرماتا ہے، 'شام کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ رب
پہاڑی دیوتا ہے اِس لئے میدانی علاقے میں ناکام رہے
گا۔ چنانچہ مَیں اُن کی زبردست فوج کو تیرے حوالے کر
دوں گا۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی رب ہوں'۔''
29 سات دن تک دونوں فوجیں ایک دوسرے کے
مقابل صف آرا رہیں۔ ساتویں دن لڑائی کا آغاز ہوا۔
اسرائیلی اِس مرتبہ بھی شام کی فوج پر غالب آئے۔ اُس

دن اُنہوں نے اُن کے ایک لاکھ پیادہ فوجیوں کو مار
دیا۔ 30 باقی فرار ہو کر افیق شہر میں گھس گئے۔ تقریباً
27,000 آدمی تھے۔ لیکن اچانک شہر کی فصیل
اُن پر گر گئی، تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

اخی اب شام کے بادشاہ پر رحم کرتا ہے

بن ہدد بادشاہ بھی افیق میں فرار ہوا تھا۔ اب
وہ کبھی اِس کمرے میں، کبھی اُس میں کھسک کر چھپنے
کی کوشش کر رہا تھا۔ 31 پھر اُس کے افسروں نے اُسے
مشورہ دیا، ”سنا ہے کہ اسرائیل کے بادشاہ نرم دل
ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ہم ٹاٹ اوڑھ کر اور اپنی گردنوں
میں رسّے ڈال کر اسرائیل کے بادشاہ کے پاس جائیں؟
شاید وہ آپ کو زندہ چھوڑ دے۔“
32 چنانچہ بن ہدد کے افسر ٹاٹ اوڑھ کر اور اپنی
گردنوں میں رسّے ڈال کر اسرائیل کے بادشاہ کے پاس
آئے۔ اُنہوں نے کہا، ”آپ کا خادم بن ہدد گزارش
کرتا ہے کہ مجھے زندہ چھوڑ دیں۔“ اخی اب نے سوال
کیا، ”کیا وہ اب تک زندہ ہے؟ وہ تو میرا بھائی ہے!“
33 جب بن ہدد کے افسروں نے جان لیا کہ اخی اب کا
رُجحان کس طرف ہے تو اُنہوں نے جلدی سے اِس کی
تصدیق کی، ”جی، بن ہدد آپ کا بھائی ہے!“ اخی اب
نے حکم دیا، ”جا کر اُسے بُلا لائیں۔“
تب بن ہدد نکل آیا، اور اخی اب نے اُسے اپنے
رتھ پر سوار ہونے کی دعوت دی۔ 34 بن ہدد نے اخی اب
سے کہا، ”مَیں آپ کو وہ تمام شہر واپس کر دیتا ہوں جو
میرے باپ نے آپ کے باپ سے چھین لئے تھے۔
آپ ہمارے دار الحکومت دمشق میں تجارتی مراکز بھی قائم
کر سکتے ہیں، جس طرح میرے باپ نے پہلے سامریہ
میں کیا تھا۔“ اخی اب بولا، ”ٹھیک ہے۔ اِس کے
بدلے میں مَیں آپ کو رِہا کر دوں گا۔“ اُنہوں نے
معاہدہ کیا، پھر اخی اب نے شام کے بادشاہ کو رِہا کر دیا۔

نبی اخی اب کو ملامت کرتا ہے

35 اُس وقت رب نے نبیوں میں سے ایک کو
ہدایت کی، ”جا کر اپنے ساتھی کو کہہ دے کہ وہ تجھے
مارے۔“ نبی نے ایسا کیا، لیکن ساتھی نے انکار کیا۔
36 پھر نبی بولا، ”چونکہ آپ نے رب کی نہیں سنی، اِس
لئے جوں ہی آپ مجھ سے چلے جائیں گے شیر ببر آپ
کو پھاڑ ڈالے گا۔“ اور ایسا ہی ہوا۔ جب ساتھی وہاں
سے نکلا تو شیر ببر نے اُس پر حملہ کر کے اُسے پھاڑ ڈالا۔
37 نبی کی ملاقات کسی اَور سے ہوئی تو اُس نے اُس
سے بھی کہا، ”مہربانی کر کے مجھے ماریں!“ اُس آدمی
نے نبی کو مار مار کر زخمی کر دیا۔ 38 تب نبی نے اپنی
آنکھوں پر پٹی باندھی تاکہ اُسے پہچانا نہ جائے، پھر
راستے کے کنارے پر اخی اب بادشاہ کے انتظار میں
کھڑا ہو گیا۔
39 جب بادشاہ وہاں سے گزرا تو نبی چلّا کر اُس سے
مخاطب ہوا، ”جناب، مَیں میدانِ جنگ میں لڑ رہا تھا
کہ اچانک کسی آدمی نے میرے پاس آ کر اپنے قیدی کو
میرے حوالے کر دیا۔ اُس نے کہا، ’اِس کی نگرانی کرنا۔
اگر یہ کسی بھی وجہ سے بھاگ جائے تو آپ کو اُس کی
جان کے عوض اپنی جان دینی پڑے گی یا آپ کو ایک
من چاندی ادا کرنی پڑے گی۔‘ 40 لیکن مَیں اِدھر اُدھر
مصروف رہا، اور اِتنے میں قیدی غائب ہو گیا۔“ اخی اب
بادشاہ نے جواب دیا، ”آپ نے خود اپنے بارے میں
فیصلہ دیا ہے۔ اب آپ کو اِس کا نتیجہ بُھگتنا پڑے گا۔“

41 پھر نبی نے جلدی سے پٹی کو اپنی آنکھوں پر سے
اُتار دیا، اور بادشاہ نے پہچان لیا کہ یہ نبیوں میں سے
ایک ہے۔ 42 نبی نے کہا، ”رب فرماتا ہے، ’مَیں نے
مقرر کیا تھا کہ بن ہدد کو میرے لئے مخصوص کر کے
ہلاک کرنا ہے، لیکن تُو نے اُسے رِہا کر دیا ہے۔ اب
اُس کی جگہ تُو ہی مرے گا، اور اُس کی قوم کی جگہ تیری
قوم کو نقصان پہنچے گا۔‘ “
43 اسرائیل کا بادشاہ بڑے غصے اور بدمزاجی کے عالم
میں سامریہ میں اپنے محل میں چلا گیا۔

ایزبل کے ہاتھوں نبوت کا قتل

21 اِس کے بعد ایک اَور قابلِ ذکر بات
ہوئی۔ یزرعیل میں سامریہ کے بادشاہ اخی
اب کا ایک محل تھا۔ محل کی زمین کے ساتھ ساتھ انگور
کا باغ تھا۔ مالک کا نام نبوت تھا۔ 2 ایک دن اخی اب
نے نبوت سے بات کی، ”انگور کا آپ کا باغ میرے
محل کے قریب ہی ہے۔ اُسے مجھے دے دیں، کیونکہ
مَیں اُس میں سبزیاں لگانا چاہتا ہوں۔ معاوضے میں
مَیں آپ کو اُس سے اچھا انگور کا باغ دے دوں گا۔ لیکن
اگر آپ پیسے کو ترجیح دیں تو آپ کو اُس کی پوری رقم ادا کر
دوں گا۔“
3 لیکن نبوت نے جواب دیا، ”اللہ نہ کرے کہ
مَیں آپ کو وہ موروثی زمین دوں جو میرے باپ دادا نے
میرے سپرد کی ہے!“
4 اخی اب بڑے غصے میں اپنے گھر واپس چلا گیا۔ وہ
بےزار تھا کہ نبوت اپنے باپ دادا کی موروثی زمین بیچنا
نہیں چاہتا۔ وہ پلنگ پر لیٹ گیا اور اپنا منہ دیوار کی طرف
کر کے کھانا کھانے سے انکار کیا۔ 5 اُس کی بیوی ایزبل
اُس کے پاس آئی اور پوچھنے لگی، ”کیا بات ہے؟ آپ
کیوں اِتنے بےزار ہیں کہ کھانا بھی نہیں کھانا چاہتے؟“
6 اخی اب نے جواب دیا، ”یزرعیل کا رہنے والا نبوت
مجھے انگور کا باغ نہیں دینا چاہتا۔ گو مَیں اُسے پیسے دینا
چاہتا تھا بلکہ اُسے اِس کی جگہ کوئی اَور باغ دینے کے لئے
تیار تھا تو بھی وہ بضد رہا۔“
7 ایزبل بولی، ”کیا آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں کہ
نہیں؟ اب اُٹھیں! کھائیں، پئیں اور اپنا دل بہلائیں۔
مَیں ہی آپ کو نبوت یزرعیلی کا انگور کا باغ دلا دوں
گی۔“ 8 اُس نے اخی اب کے نام سے خطوط لکھ کر
اُن پر بادشاہ کی مُہر لگائی اور اُنہیں نبوت کے شہر کے
بزرگوں اور شرفا کو بھیج دیا۔ 9 خطوں میں ذیل کی خبر
لکھی تھی،

”شہر میں اعلان کریں کہ ایک دن کا روزہ رکھا
جائے۔ جب لوگ اُس دن جمع ہو جائیں گے تو نبوت
کو لوگوں کے سامنے عزت کی کرسی پر بٹھا دیں۔ 10 لیکن
اُس کے مقابل دو بدمعاشوں کو بٹھا دینا۔ اجتماع کے
دوران یہ آدمی سب کے سامنے نبوت پر الزام لگائیں،
’اِس شخص نے اللہ اور بادشاہ پر لعنت بھیجی ہے! ہم
اِس کے گواہ ہیں۔‘ پھر اُسے شہر سے باہر لے جا کر
سنگسار کریں۔“

11 یزرعیل کے بزرگوں اور شرفا نے ایسا ہی کیا۔
12 اُنہوں نے روزے کے دن کا اعلان کیا۔ جب لوگ
مقررہ دن جمع ہوئے تو نبوت کو لوگوں کے سامنے عزت
کی کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ 13 پھر دو بدمعاش آئے اور اُس
کے مقابل بیٹھ گئے۔ اجتماع کے دوران یہ آدمی سب
کے سامنے نبوت پر الزام لگانے لگے، ”اِس شخص نے
اللہ اور بادشاہ پر لعنت بھیجی ہے! ہم اِس کے گواہ

ہیں۔‘‘ تب نبوت کو شہر سے باہر لے جا کر سنگسار کر
دیا گیا۔ 14 پھر شہر کے بزرگوں نے ایزبل کو اطلاع دی،
’’نبوت مر گیا ہے، اُسے سنگسار کیا گیا ہے۔‘‘
15 یہ خبر ملتے ہی ایزبل نے اخی اب سے بات کی،
’’جائیں، نبوت یزرعیلی کے اُس باغ پر قبضہ کریں جو وہ
آپ کو بیچنے سے انکار کر رہا تھا۔ اب وہ آدمی زندہ نہیں
رہا بلکہ مر گیا ہے۔‘‘
16 یہ سن کر اخی اب فوراً نبوت کے انگور کے باغ پر
قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

الیاس اخی اب کو سزا سناتا ہے

17 تب رب الیاس تشبی سے ہم کلام ہوا،
18 ’’اسرائیل کے بادشاہ اخی اب سے جو سامریہ میں رہتا
ہے ملنے جا۔ اِس وقت وہ نبوت کے انگور کے باغ میں
ہے، کیونکہ وہ اُس پر قبضہ کرنے کے لئے وہاں پہنچا
ہے۔ 19 اُسے بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ تُو نے ایک
آدمی کو بلاوجہ قتل کر کے اُس کی ملکیت پر قبضہ کر لیا
ہے۔ رب فرماتا ہے کہ جہاں کُتوں نے نبوت کا خون
چاٹا ہے وہاں وہ تیرا خون بھی چاٹیں گے‘۔‘‘
20 جب الیاس اخی اب کے پاس پہنچا تو بادشاہ بولا،
’’میرے دشمن، کیا آپ نے مجھے ڈھونڈ نکالا ہے؟‘‘
الیاس نے جواب دیا، ’’جی، مَیں نے آپ کو ڈھونڈ نکالا
ہے، کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو بدی کے ہاتھ میں بیچ
کر ایسا کام کیا ہے جو رب کو ناپسند ہے۔ 21 اب سنیں
رب کا فرمان، ’مَیں تجھے یوں مصیبت میں ڈال دوں گا
کہ تیرا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ مَیں اسرائیل میں
سے تیرے خاندان کے ہر مرد کو مٹا دوں گا، خواہ وہ بالغ
ہو یا بچہ۔ 22 تُو نے مجھے بڑا طیش دلایا اور اسرائیل کو
گناہ کرنے پر اُکسایا ہے۔ اِس لئے میرا تیرے گھرانے
کے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو مَیں نے یُربعام بن نباط
اور بعشا بن اخیاہ کے ساتھ کیا ہے۔‘ 23 ایزبل پر بھی
رب کی سزا آئے گی۔ رب فرماتا ہے، ’کُتے یزرعیل کی
فصیل کے پاس ایزبل کو کھا جائیں گے۔ 24 اخی اب
کے خاندان میں سے جو شہر میں مریں گے اُنہیں کُتے
کھا جائیں گے، اور جو کھلے میدان میں مریں گے اُنہیں
پرندے چٹ کر جائیں گے‘۔‘‘
25 اور یہ حقیقت ہے کہ اخی اب جیسا خراب شخص
کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ ایزبل کے اُکسانے پر اُس نے اپنے
آپ کو بدی کے ہاتھ میں بیچ کر ایسا کام کیا جو رب کو
ناپسند تھا۔ 26 سب سے گھنونی بات یہ تھی کہ وہ بُتوں
کے پیچھے لگا رہا، بالکل اُن اموریوں کی طرح جنہیں رب
نے اسرائیل سے نکال دیا تھا۔
27 جب اخی اب نے الیاس کی یہ باتیں سنیں تو اُس
نے اپنے کپڑے پھاڑ کر ٹاٹ اوڑھ لیا۔ روزہ رکھ کر
وہ غم گین حالت میں پھرتا رہا۔ ٹاٹ اُس نے سوتے
وقت بھی نہ اُتارا۔ 28 تب رب دوبارہ الیاس تشبی سے
ہم کلام ہوا، 29 ’’کیا تُو نے غور کیا ہے کہ اخی اب
نے اپنے آپ کو میرے سامنے کتنا پست کر دیا ہے؟
چونکہ اُس نے اپنی عاجزی کا اظہار کیا ہے اِس لئے
مَیں اُس کے جیتے جی اُس کے خاندان کو مذکورہ مصیبت
میں نہیں ڈالوں گا بلکہ اُس وقت جب اُس کا بیٹا تخت
پر بیٹھے گا۔‘‘

جھوٹے نبیوں اور میکایاہ کا مقابلہ

22 تین سال تک شام اور اسرائیل کے
درمیان صلح رہی۔ 2 تیسرے سال یہوداہ کا

بادشاہ یہوسفط اسرائیل کے بادشاہ اخی اب سے ملنے گیا۔
3اُس وقت اسرائیل کے بادشاہ نے اپنے افسروں سے
بات کی، ”دیکھیں، رامات جِلعاد ہمارا ہی شہر ہے۔ تو پھر
ہم کیوں کچھ نہیں کر رہے؟ ہمیں اُسے شام کے بادشاہ
کے قبضے سے چھڑوانا چاہئے۔“ 4اُس نے یہوسفط سے
سوال کیا، ”کیا آپ میرے ساتھ رامات جِلعاد جائیں
گے تاکہ اُس پر قبضہ کریں؟“ یہوسفط نے جواب دیا،
”جی ضرور۔ ہم تو بھائی ہیں۔ میری قوم کو اپنی قوم اور
میرے گھوڑوں کو اپنے گھوڑے سمجھیں! 5لیکن مہربانی
کر کے پہلے رب کی مرضی معلوم کر لیں۔“
6اسرائیل کے بادشاہ نے تقریباً 400 نبیوں کو بُلا
کر اُن سے پوچھا، ”کیا مَیں رامات جِلعاد پر حملہ کروں
یا اِس ارادے سے باز رہوں؟“ نبیوں نے جواب دیا،
”جی کریں، کیونکہ رب اُسے بادشاہ کے حوالے کر
دے گا۔“
7لیکن یہوسفط مطمئن نہ ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا
یہاں رب کا کوئی نبی نہیں جس سے ہم دریافت کر
سکیں؟“ 8اسرائیل کا بادشاہ بولا، ”ہاں، ایک تو ہے
جس کے ذریعے ہم رب کی مرضی معلوم کر سکتے ہیں۔
لیکن مَیں اُس سے نفرت کرتا ہوں، کیونکہ وہ میرے
بارے میں کبھی بھی اچھی پیش گوئی نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ
بُری پیش گوئیاں سناتا ہے۔ اُس کا نام میکایاہ بن اِملہ
ہے۔“ یہوسفط نے اعتراض کیا، ”بادشاہ ایسی بات نہ
کہیں!“ 9تب اسرائیل کے بادشاہ نے کسی ملازم کو
بُلا کر حکم دیا، ”میکایاہ بن اِملہ کو فوراً ہمارے پاس
پہنچا دینا!“
10اخی اب اور یہوسفط اپنے شاہی لباس پہنے ہوئے
سامریہ کے دروازے کے قریب اپنے اپنے تخت پر بیٹھے
تھے۔ یہ ایسی کھلی جگہ تھی جہاں اناج گاہا جاتا تھا۔ تمام
400 نبی وہاں اُن کے سامنے اپنی پیش گوئیاں پیش
کر رہے تھے۔ 11ایک نبی بنام صِدقیاہ بن کنعانہ نے
اپنے لئے لوہے کے سینگ بنا کر اعلان کیا، ”رب فرماتا
ہے کہ اِن سینگوں سے تُو شام کے فوجیوں کو مار مار کر
ہلاک کر دے گا۔“ 12دوسرے نبی بھی اِس قسم کی پیش
گوئیاں کر رہے تھے، ”رامات جِلعاد پر حملہ کریں، کیونکہ
آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ رب شہر کو آپ کے
حوالے کر دے گا۔“
13جس ملازم کو میکایاہ کو بُلانے کے لئے بھیجا گیا
تھا اُس نے راستے میں اُسے سمجھایا، ”دیکھیں، باقی تمام
نبی مل کر کہہ رہے ہیں کہ بادشاہ کو کامیابی حاصل ہو
گی۔ آپ بھی ایسی ہی باتیں کریں، آپ بھی فتح کی پیش
گوئی کریں!“ 14لیکن میکایاہ نے اعتراض کیا، ”رب کی
حیات کی قسم، مَیں بادشاہ کو صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو
رب مجھے فرمائے گا۔“
15جب میکایاہ اخی اب کے سامنے کھڑا ہوا تو بادشاہ
نے پوچھا، ”میکایاہ، کیا ہم رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا
مَیں اِس ارادے سے باز رہوں؟“ میکایاہ نے جواب
دیا، ”اُس پر حملہ کریں، کیونکہ رب شہر کو آپ کے
حوالے کر کے آپ کو کامیابی بخشے گا۔“ 16بادشاہ ناراض
ہوا، ”مجھے کتنی دفعہ آپ کو سمجھانا پڑے گا کہ آپ قسم
کھا کر مجھے رب کے نام میں صرف وہ کچھ سنائیں جو
حقیقت ہے۔“
17تب میکایاہ نے جواب میں کہا، ”مجھے تمام
اسرائیل گلہ بان سے محروم بھیڑ بکریوں کی طرح
پہاڑوں پر بکھرا ہوا نظر آیا۔ پھر رب مجھ سے ہم کلام
ہوا، ’اِن کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہر ایک سلامتی سے

اپنے گھر واپس چلا جائے‘۔“
18 اسرائیل کے بادشاہ نے یہوسفط سے کہا، ”لو، کیا
مَیں نے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ یہ شخص ہمیشہ میرے
بارے میں بُری پیش گوئیاں کرتا ہے؟“
19 لیکن میکایاہ نے اپنی بات جاری رکھی، ”رب کا
فرمان سنیں! مَیں نے رب کو اُس کے تخت پر بیٹھے
دیکھا۔ آسمان کی پوری فوج اُس کے دائیں اور بائیں ہاتھ
کھڑی تھی۔ 20 رب نے پوچھا، ’کون اخی اب کو رامات
جِلعاد پر حملہ کرنے پر اُکسائے گا تاکہ وہ وہاں جا کر
مر جائے؟‘ ایک نے یہ مشورہ دیا، دوسرے نے وہ۔
21 آخرکار ایک روح رب کے سامنے کھڑی ہوئی اور
کہنے لگی، ’مَیں اُسے اُکساؤں گی۔‘ 22 رب نے سوال
کیا، ’کس طرح؟‘ روح نے جواب دیا، ’مَیں نکل کر
اُس کے تمام نبیوں پر یوں قابو پاؤں گی کہ وہ جھوٹ
ہی بولیں گے۔‘ رب نے فرمایا، ’تُو کامیاب ہو گی۔ جا
اور یوں ہی کر!‘ 23 اے بادشاہ، رب نے آپ پر آفت
لانے کا فیصلہ کر لیا ہے، اِس لئے اُس نے جھوٹی روح
کو آپ کے اِن تمام نبیوں کے منہ میں ڈال دیا ہے۔“
24 تب صِدقیاہ بن کنعانہ نے آگے بڑھ کر میکایاہ
کے منہ پر تھپڑ مارا اور بولا، ”رب کا روح کس طرح مجھ
سے نکل گیا تاکہ تجھ سے بات کرے؟“ 25 میکایاہ نے
جواب دیا، ”جس دن آپ کبھی اِس کمرے میں، کبھی
اُس میں کھسک کر چھپنے کی کوشش کریں گے اُس دن
آپ کو پتا چلے گا۔“
26 تب اخی اب بادشاہ نے حکم دیا، ”میکایاہ کو شہر
پر مقرر افسر امون اور میرے بیٹے یوآس کے پاس واپس
بھیج دو! 27 اُنہیں بتا دینا، ’اِس آدمی کو جیل میں ڈال
کر میرے صحیح سلامت واپس آنے تک کم سے کم
روٹی اور پانی دیا کریں‘۔“ 28 میکایاہ بولا، ”اگر آپ صحیح
سلامت واپس آئیں تو مطلب ہو گا کہ رب نے میری
معرفت بات نہیں کی۔“ پھر وہ ساتھ کھڑے لوگوں
سے مخاطب ہوا، ”تمام لوگ دھیان دیں!“

اخی اب رامات کے قریب مر جاتا ہے

29 اِس کے بعد اسرائیل کا بادشاہ اخی اب اور یہوداہ کا
بادشاہ یہوسفط مل کر رامات جِلعاد پر حملہ کرنے کے لئے
روانہ ہوئے۔ 30 جنگ سے پہلے اخی اب نے یہوسفط
سے کہا، ”مَیں اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں جاؤں
گا۔ لیکن آپ اپنا شاہی لباس نہ اُتاریں۔“ چنانچہ اسرائیل
کا بادشاہ اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں آیا۔ 31 شام
کے بادشاہ نے رتھوں پر مقرر اپنے 32 افسروں کو حکم دیا
تھا، ”صرف اور صرف بادشاہ پر حملہ کریں۔ کسی اَور سے
مت لڑنا، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔“
32 جب لڑائی چھڑ گئی تو رتھوں کے افسر یہوسفط پر
ٹوٹ پڑے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”یقیناً یہی اسرائیل کا
بادشاہ ہے!“ لیکن جب یہوسفط مدد کے لئے چلّا اُٹھا
33 تو دشمنوں کو معلوم ہوا کہ یہ اخی اب بادشاہ نہیں ہے،
اور وہ اُس کا تعاقب کرنے سے باز آئے۔ 34 لیکن کسی
نے خاص نشانہ باندھے بغیر اپنا تیر چلایا تو وہ اخی اب کو
ایسی جگہ جا لگا جہاں زرہ بکتر کا جوڑ تھا۔ بادشاہ نے اپنے
رتھ بان کو حکم دیا، ”رتھ کو موڑ کر مجھے میدانِ جنگ
سے باہر لے جاؤ! مجھے چوٹ لگ گئی ہے۔“ 35 لیکن
چونکہ اُس پورے دن شدید قسم کی لڑائی جاری رہی، اِس
لئے بادشاہ اپنے رتھ میں ٹیک لگا کر دشمن کے مقابل کھڑا
رہا۔ خون زخم سے رتھ کے فرش پر ٹپکتا رہا، اور شام کے
وقت اخی اب مر گیا۔ 36 جب سورج غروب ہونے لگا

تو اسرائیلی فوج میں بلند آواز سے اعلان کیا گیا، ''ہر ایک
اپنے شہر اور اپنے علاقے میں واپس چلا جائے!''
37 بادشاہ کی موت کے بعد اُس کی لاش کو سامریہ لا
کر دفنایا گیا۔ 38 شاہی رتھ کو سامریہ کے ایک تالاب کے
پاس لایا گیا جہاں کسبیوں کی نہانے کی جگہ تھی۔ وہاں
اُسے دھویا گیا۔ کُتّے بھی آ کر خون کو چاٹنے لگے۔ یوں
رب کا فرمان پورا ہوا۔
39 باقی جو کچھ اخی اب کی حکومت کے دوران ہوا وہ
'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ اُس
میں بادشاہ کا تعمیر کردہ ہاتھی دانت کا محل اور وہ شہر بیان
کئے گئے ہیں جن کی قلعہ بندی اُس نے کی۔ 40 جب
وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا اخزیاہ تخت
نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط

41 آسا کا بیٹا یہوسفط اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی
حکومت کے چوتھے سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 42 اُس
وقت اُس کی عمر 35 سال تھی۔ اُس کا دار الحکومت
یروشلم رہا، اور اُس کی حکومت کا دورانیہ 25 سال تھا۔
ماں کا نام عزوبہ بنت سِلحی تھا۔ 43 وہ ہر کام میں اپنے
باپ آسا کے نمونے پر چلتا اور وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو
پسند تھا۔ لیکن اُس نے بھی اونچے مقاموں کے مندروں
کو ختم نہ کیا۔ ایسی جگہوں پر جانوروں کو قربان کرنے اور
بخور جلانے کا انتظام جاری رہا۔ 44 یہوسفط اور اسرائیل
کے بادشاہ کے درمیان صلح قائم رہی۔
45 باقی جو کچھ یہوسفط کی حکومت کے دوران ہوا وہ
'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ اُس
کی کامیابیاں اور جنگیں سب اُس میں بیان کی گئی ہیں۔
46 جو جسم فروش مرد اور عورتیں آسا کے زمانے میں
بچ گئے تھے اُنہیں یہوسفط نے ملک میں سے مٹا دیا۔
47 اُس وقت ملکِ ادوم کا بادشاہ نہ تھا بلکہ یہوداہ کا ایک
افسر اُس پر حکمرانی کرتا تھا۔
48 یہوسفط نے بحری جہازوں کا بیڑا بنوایا تاکہ وہ
تجارت کر کے اوفیر سے سونا لائیں۔ لیکن وہ کبھی استعمال
نہ ہوئے بلکہ اپنی ہی بندرگاہ عصیون جابر میں تباہ ہو
گئے۔ 49 تباہ ہونے سے پہلے اسرائیل کے بادشاہ اخزیاہ
بن اخی اب نے یہوسفط سے درخواست کی تھی کہ
اسرائیل کے کچھ لوگ جہازوں پر ساتھ چلیں۔ لیکن
یہوسفط نے انکار کیا تھا۔
50 جب یہوسفط مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو
اُسے یروشلم کے حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے
خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یہورام تخت
نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ اخزیاہ

51 اخی اب کا بیٹا اخزیاہ یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط کی
حکومت کے 17ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ وہ
دو سال تک اسرائیل پر حکمران رہا۔ سامریہ اُس کا دار
الحکومت تھا۔ 52 جو کچھ اُس نے کیا وہ رب کو ناپسند
تھا، کیونکہ وہ اپنے ماں باپ اور یُربعام بن نباط کے
نمونے پر چلتا رہا، اُسی یُربعام کے نمونے پر جس نے
اسرائیل کو گناہ کرنے پر اُکسایا تھا۔ 53 اپنے باپ کی طرح
بعل دیوتا کی خدمت اور پوجا کرنے سے اُس نے رب،
اسرائیل کے خدا کو طیش دلایا۔

۲۔سلاطین

اخزیاہ کے لئے الیاس کا پیغام

1 اخی اب کی موت کے بعد موآب کا ملک باغی ہو
کر اسرائیل کے تابع نہ رہا۔
2 سامریہ کے شاہی محل کے بالاخانے کی ایک دیوار
میں جنگلا لگا تھا۔ ایک دن اخزیاہ بادشاہ جنگلے کے ساتھ
لگ گیا تو وہ ٹوٹ گیا اور بادشاہ زمین پر گر کر بہت زخمی
ہوا۔ اُس نے قاصدوں کو فلستی شہر عقرون بھیج کر کہا،
”جا کر عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے پتا کریں کہ
میری صحت بحال ہو جائے گی کہ نہیں۔“ 3 تب رب
کے فرشتے نے الیاس تِشبی کو حکم دیا، ”اُٹھ، سامریہ
کے بادشاہ کے قاصدوں سے ملنے جا۔ اُن سے پوچھ،
’آپ دریافت کرنے کے لئے عقرون کے دیوتا بعل
زبوب کے پاس کیوں جا رہے ہیں؟ کیا اسرائیل میں کوئی
خدا نہیں ہے؟ 4 چنانچہ رب فرماتا ہے کہ اے اخزیاہ،
جس بستر پر تُو پڑا ہے اُس سے تُو کبھی نہیں اُٹھنے کا۔ تُو
یقیناً مر جائے گا‘۔“
الیاس جا کر قاصدوں سے ملا۔ 5 اُس کا پیغام سن کر
قاصد بادشاہ کے پاس واپس گئے۔ اُس نے پوچھا، ”آپ
اِتنی جلدی واپس کیوں آئے؟“ 6 اُنہوں نے جواب دیا،
”ایک آدمی ہم سے ملنے آیا جس نے ہمیں آپ کے
پاس واپس بھیج کر آپ کو یہ خبر پہنچانے کو کہا، ’رب
فرماتا ہے کہ تُو اپنے بارے میں دریافت کرنے کے لئے
اپنے بندوں کو عقرون کے دیوتا بعل زبوب کے پاس
کیوں بھیج رہا ہے؟ کیا اسرائیل میں کوئی خدا نہیں ہے؟
چونکہ تُو نے یہ کیا ہے اِس لئے جس بستر پر تُو پڑا ہے
اُس سے تُو کبھی نہیں اُٹھنے کا۔ تُو یقیناً مر جائے گا‘۔“
7 اخزیاہ نے پوچھا، ”یہ کس قسم کا آدمی تھا جس نے
آپ سے مل کر آپ کو یہ بات بتائی؟“ 8 اُنہوں نے
جواب دیا، ”اُس کے لمبے بال تھے، اور کمر میں چمڑے
کی پیٹی بندھی ہوئی تھی۔“ بادشاہ بول اُٹھا، ”یہ تو الیاس
تِشبی تھا!“

آسمان سے آگ

9 فوراً اُس نے ایک افسر کو 50 فوجیوں سمیت
الیاس کے پاس بھیج دیا۔ جب فوجی الیاس کے پاس پہنچے
تو وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھا تھا۔ افسر بولا، ”اے
مردِ خدا، بادشاہ کہتے ہیں کہ نیچے اُتر آئیں!“ 10 الیاس
نے جواب دیا، ”اگر مَیں مردِ خدا ہوں تو آسمان سے

آگ نازل ہو کر آپ اور آپ کے 50 فوجیوں کو بھسم
کر دے۔'' فوراً آسمان سے آگ نازل ہوئی اور افسر کو
اُس کے لوگوں سمیت بھسم کر دیا۔ 11 بادشاہ نے ایک
اَور افسر کو الیاس کے پاس بھیج دیا۔ اُس کے ساتھ بھی
50 فوجی تھے۔ اُس کے پاس پہنچ کر افسر بولا، ''اے
مردِ خدا، بادشاہ کہتے ہیں کہ فوراً اُتر آئیں۔'' 12 الیاس
نے دوبارہ پکارا، ''اگر مَیں مردِ خدا ہوں تو آسمان سے
آگ نازل ہو کر آپ اور آپ کے 50 فوجیوں کو بھسم
کر دے۔'' فوراً آسمان سے اللہ کی آگ نازل ہوئی اور
افسر کو اُس کے 50 فوجیوں سمیت بھسم کر دیا۔
13 پھر بادشاہ نے تیسری بار ایک افسر کو 50 فوجیوں
کے ساتھ الیاس کے پاس بھیج دیا۔ لیکن یہ افسر الیاس
کے پاس اوپر چڑھ آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر
التماس کرنے لگا، ''اے مردِ خدا، میری اور اپنے اِن
50 خادموں کی جانوں کی قدر کریں۔ 14 دیکھیں، آگ
نے آسمان سے نازل ہو کر پہلے دو افسروں کو اُن کے
آدمیوں سمیت بھسم کر دیا ہے۔ لیکن براہِ کرم ہمارے
ساتھ ایسا نہ کریں۔ میری جان کی قدر کریں۔''
15 تب رب کے فرشتے نے الیاس سے کہا، ''اِس
سے مت ڈرنا بلکہ اِس کے ساتھ اُتر جا!'' چنانچہ الیاس
اُٹھا اور افسر کے ساتھ اُتر کر بادشاہ کے پاس گیا۔ 16 اُس
نے بادشاہ سے کہا، ''رب فرماتا ہے، 'تُو نے اپنے
قاصدوں کو عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے دریافت
کرنے کے لئے کیوں بھیجا؟ کیا اسرائیل میں کوئی خدا
نہیں ہے؟ چونکہ تُو نے یہ کیا ہے اِس لئے جس
بستر پر تُو پڑا ہے اُس سے تُو کبھی نہیں اُٹھنے کا۔ تُو یقیناً
مر جائے گا'۔''

اخزیاہ کی موت

17 ویسا ہی ہوا جیسا رب نے الیاس کی معرفت فرمایا
تھا، اخزیاہ مر گیا۔ چونکہ اُس کا بیٹا نہیں تھا اِس لئے
اُس کا بھائی یہورام یہوداہ کے بادشاہ یورام بن یہوسفط کی
حکومت کے دوسرے سال میں تخت نشین ہوا۔ 18 باقی
جو کچھ اخزیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس
نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان
کیا گیا ہے۔

الیاس کو آسمان پر اُٹھا لیا جاتا ہے

2 پھر وہ دن آیا جب رب نے الیاس کو آندھی میں
آسمان پر اُٹھا لیا۔ اُس دن الیاس اور الیشع جِلجال
شہر سے روانہ ہو کر سفر کر رہے تھے۔ 2 راستے میں
الیاس الیشع سے کہنے لگا، ''یہیں ٹھہر جائیں، کیونکہ رب
نے مجھے بیت ایل بھیجا ہے۔'' لیکن الیشع نے انکار کیا،
''رب اور آپ کی حیات کی قسم، مَیں آپ کو نہیں
چھوڑوں گا۔''
چنانچہ دونوں چلتے چلتے بیت ایل پہنچ گئے۔ 3 نبیوں کا
جو گروہ وہاں رہتا تھا وہ شہر سے نکل کر اُن سے ملنے
آیا۔ الیشع سے مخاطب ہو کر اُنہوں نے پوچھا، ''کیا آپ
کو معلوم ہے کہ آج رب آپ کے آقا کو آپ کے پاس
سے اُٹھا لے جائے گا؟'' الیشع نے جواب دیا، ''جی،
مجھے پتا ہے۔ خاموش!'' 4 دوبارہ الیاس اپنے ساتھی سے
کہنے لگا، ''الیشع، یہیں ٹھہر جائیں، کیونکہ رب نے مجھے
یریحو بھیجا ہے۔'' الیشع نے جواب دیا، ''رب اور آپ
کی حیات کی قسم، مَیں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔''
چنانچہ دونوں چلتے چلتے یریحو پہنچ گئے۔ 5 نبیوں کا جو
گروہ وہاں رہتا تھا اُس نے بھی الیشع کے پاس آ کر اُس

سے پوچھا، ”کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج رب آپ کے آقا کو آپ کے پاس سے اُٹھا لے جائے گا؟“ الیشع نے جواب دیا، ”جی، مجھے پتا ہے۔ خاموش!“

6 الیاس تیسری بار الیشع سے کہنے لگا، ”یہیں ٹھہر جائیں، کیونکہ رب نے مجھے دریائے یردن کے پاس بھیجا ہے۔“ الیشع نے جواب دیا، ”رب اور آپ کی حیات کی قسم، مَیں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔“

چنانچہ دونوں آگے بڑھے۔ 7 پچاس نبی بھی اُن کے ساتھ چل پڑے۔ جب الیاس اور الیشع دریائے یردن کے کنارے پر پہنچے تو دوسرے اُن سے کچھ دُور کھڑے ہو گئے۔ 8 الیاس نے اپنی چادر اُتار کر اُسے لپیٹ لیا اور اُس کے ساتھ پانی پر مارا۔ پانی تقسیم ہوا، اور دونوں آدمی خشک زمین پر چلتے ہوئے دریا میں سے گزر گئے۔
9 دوسرے کنارے پر پہنچ کر الیاس نے الیشع سے کہا، ”میرے آپ کے پاس سے اُٹھا لئے جانے سے پہلے مجھے بتائیں کہ آپ کے لئے کیا کروں؟“ الیشع نے جواب دیا، ”مجھے آپ کی روح کا دُگنا حصہ میراث میں ملے۔“[a] 10 الیاس بولا، ”جو درخواست آپ نے کی ہے اُسے پورا کرنا مشکل ہے۔ اگر آپ مجھے اُس وقت دیکھ سکیں گے جب مجھے آپ کے پاس سے اُٹھا لیا جائے گا تو مطلب ہو گا کہ آپ کی درخواست پوری ہو گئی ہے، ورنہ نہیں۔“ 11 دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے کہ اچانک ایک آتشیں رتھ نظر آیا جسے آتشیں گھوڑے کھینچ رہے تھے۔ رتھ نے دونوں کو الگ کر دیا، اور الیاس کو آندھی میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ 12 یہ دیکھ کر الیشع چلّا اُٹھا، ”ہائے میرے باپ، میرے باپ! اسرائیل کے رتھ اور اُس کے گھوڑے!“

الیاس الیشع کی نظروں سے اوجھل ہوا تو الیشع نے غم کے مارے اپنے کپڑوں کو پھاڑ ڈالا۔ 13 الیاس کی چادر زمین پر گر گئی تھی۔ الیشع اُسے اُٹھا کر دریائے یردن کے پاس واپس چلا۔ 14 چادر کو پانی پر مار کر وہ بولا، ”رب اور الیاس کا خدا کہاں ہے؟“ پانی تقسیم ہوا اور وہ بیچ میں سے گزر گیا۔

15 یریحو سے آئے نبی اب تک دریا کے مغربی کنارے پر کھڑے تھے۔ جب اُنہوں نے الیشع کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھا تو پکار اُٹھے، ”الیاس کی روح الیشع پر ٹھہری ہوئی ہے!“ وہ اُس سے ملنے گئے اور اوندھے منہ اُس کے سامنے جھک کر 16 بولے، ”ہمارے 50 طاقت ور آدمی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ اگر اجازت ہو تو ہم اُنہیں بھیج دیں گے تاکہ وہ آپ کے آقا کو تلاش کریں۔ ہو سکتا ہے رب کے روح نے اُسے اُٹھا کر کسی پہاڑ یا وادی میں رکھ چھوڑا ہو۔“

الیشع نے منع کرنے کی کوشش کی، ”نہیں، اُنہیں مت بھیجنا۔“ 17 لیکن اُنہوں نے یہاں تک اصرار کیا کہ آخرکار وہ مان گیا اور کہا، ”چلو، اُنہیں بھیج دیں۔“ اُنہوں نے 50 آدمیوں کو بھیج دیا جو تین دن تک الیاس کا کھوج لگاتے رہے۔ لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا۔ 18 ہمت ہار کر وہ یریحو واپس آئے جہاں الیشع ٹھہرا ہوا تھا۔ اُس نے کہا، ”کیا مَیں نے نہیں کہا تھا کہ نہ جائیں؟“

الیشع کے معجزے

19 ایک دن یریحو کے آدمی الیشع کے پاس آ کر شکایت کرنے لگے، ”ہمارے آقا، آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اِس شہر میں اچھا گزارہ ہوتا ہے۔ لیکن پانی خراب

[a] الیشع پہلوٹھے کا حصہ مانگ رہا ہے جو دوسرے وارثوں کی نسبت دُگنا ہوتا ہے۔

ہے، اور نتیجے میں بہت دفعہ بچے ماں کے پیٹ میں ہی
مر جاتے ہیں۔"
20 الیشع نے حکم دیا، "ایک غیر استعمال شدہ برتن
میں نمک ڈال کر اُسے میرے پاس لے آئیں۔" جب
برتن اُس کے پاس لایا گیا 21 تو وہ اُسے لے کر شہر
سے نکلا اور چشمے کے پاس گیا۔ وہاں اُس نے نمک کو
پانی میں ڈال دیا اور ساتھ ساتھ کہا، "رب فرماتا ہے کہ
مَیں نے اِس پانی کو بحال کر دیا ہے۔ اب سے یہ کبھی
موت یا بچوں کے ضائع ہونے کا باعث نہیں بنے گا۔"
22 اُسی لمحے پانی بحال ہو گیا۔ الیشع کے کہنے کے
مطابق یہ آج تک ٹھیک رہا ہے۔
23 یریحو سے الیشع بیت ایل کو واپس چلا گیا۔ جب
وہ راستے پر چلتے ہوئے شہر سے گزر رہا تھا تو کچھ
لڑکے شہر سے نکل آئے اور اُس کا مذاق اُڑا کر چلّانے
لگے، "اوئے گنجے، اِدھر آ! اوئے گنجے، اِدھر آ!"
24 الیشع مُڑ گیا اور اُن پر نظر ڈال کر رب کے نام میں
اُن پر لعنت بھیجی۔ تب دو ریچھنیاں جنگل سے نکل کر
لڑکوں پر ٹوٹ پڑیں اور کُل 42 لڑکوں کو پھاڑ ڈالا۔
25 الیاس آگے نکلا اور چلتے چلتے کرمل پہاڑ کے پاس
آیا۔ وہاں سے واپس آ کر سامریہ پہنچ گیا۔

اسرائیل کا بادشاہ یورام

3 اخی اب کا بیٹا یورام یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط
کے 18ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس
کی حکومت کا دورانیہ 12 سال تھا اور اُس کا دار الحکومت
سامریہ رہا۔ 2 اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا، اگرچہ
وہ اپنے ماں باپ کی نسبت کچھ بہتر تھا۔ کیونکہ اُس نے
بعل دیوتا کا وہ ستون دُور کر دیا جو اُس کے باپ نے
بنوایا تھا۔ 3 تو بھی وہ یُربعام بن نباط کے اُن گناہوں
کے ساتھ لپٹا رہا جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو اُکسایا
تھا۔ وہ کبھی اُن سے دُور نہ ہوا۔

موآب کے خلاف جنگ

4 موآب کا بادشاہ میسع بھیڑیں رکھتا تھا، اور سالانہ
اُسے بھیڑ کے ایک لاکھ بچے اور ایک لاکھ مینڈھے
اُن کی اُون سمیت اسرائیل کے بادشاہ کو خراج کے
طور پر ادا کرنے پڑتے تھے۔ 5 لیکن جب اخی اب فوت
ہوا تو موآب کا بادشاہ تابع نہ رہا۔
6 تب یورام بادشاہ نے سامریہ سے نکل کر تمام
اسرائیلیوں کی بھرتی کی۔ 7 ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ
کے بادشاہ یہوسفط کو اطلاع دی، "موآب کا بادشاہ
سرکش ہو گیا ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ اُس سے لڑنے
جائیں گے؟" یہوسفط نے جواب بھیجا، "جی، مَیں آپ
کے ساتھ جاؤں گا۔ ہم تو بھائی ہیں۔ میری قوم کو اپنی
قوم اور میرے گھوڑوں کو اپنے گھوڑے سمجھیں۔ 8 ہم
کس راستے سے جائیں؟" یورام نے جواب دیا، "ہم
ادوم کے ریگستان سے ہو کر جائیں گے۔"
9 چنانچہ اسرائیل کا بادشاہ یہوداہ کے بادشاہ کے ساتھ
مل کر روانہ ہوا۔ ملکِ ادوم کا بادشاہ بھی ساتھ تھا۔ اپنے
منصوبے کے مطابق اُنہوں نے ریگستان کا راستہ اختیار
کیا۔ لیکن چونکہ وہ سیدھے نہیں بلکہ متبادل راستے سے
ہو کر گئے اِس لئے سات دن کے سفر کے بعد اُن کے
پاس پانی نہ رہا، نہ اُن کے لئے، نہ جانوروں کے لئے۔
10 اسرائیل کا بادشاہ بولا، "ہائے، رب ہمیں اِس لئے
یہاں بُلا لایا ہے کہ ہم تینوں بادشاہوں کو موآب کے
حوالے کرے۔"

11 لیکن یہوسفط نے سوال کیا، ''کیا یہاں رب کا
کوئی نبی نہیں ہے جس کی معرفت ہم رب کی مرضی جان
سکیں؟'' اسرائیل کے بادشاہ کے کسی افسر نے جواب
دیا، ''ایک تو ہے، الیشع بن سافط جو الیاس کا قریبی
شاگرد تھا، وہ اُس کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے کی خدمت
انجام دیا کرتا تھا۔'' 12 یہوسفط بولا، ''رب کا کلام اُس
کے پاس ہے۔'' تینوں بادشاہ الیشع کے پاس گئے۔
13 لیکن الیشع نے اسرائیل کے بادشاہ سے کہا، ''میرا
آپ کے ساتھ کیا واسطہ؟ اگر کوئی بات ہو تو اپنے ماں
باپ کے نبیوں کے پاس جائیں۔'' اسرائیل کے بادشاہ
نے جواب دیا، ''نہیں، ہم اِس لئے یہاں آئے ہیں
کہ رب ہی ہم تینوں کو یہاں بُلا لایا ہے تاکہ ہمیں
موآب کے حوالے کرے۔'' 14 الیشع نے کہا، ''رب
الافواج کی حیات کی قسم جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں،
اگر یہوداہ کا بادشاہ یہاں موجود نہ ہوتا تو پھر مَیں آپ
کا لحاظ نہ کرتا بلکہ آپ کی طرف دیکھتا بھی نہ۔ لیکن
مَیں یہوسفط کا خیال کرتا ہوں، 15 اِس لئے کسی کو بُلائیں
جو سرود بجا سکے۔''

کوئی سرود بجانے لگا تو رب کا ہاتھ الیشع پر آ ٹھہرا،
16 اور اُس نے اعلان کیا، ''رب فرماتا ہے کہ اِس وادی
میں ہر طرف گڑھوں کی کھدائی کرو۔ 17 گو تم نہ ہَوا اور
نہ بارش دیکھو گے تو بھی وادی پانی سے بھر جائے گی۔
پانی اِتنا ہو گا کہ تم، تمہارے ریوڑ اور باقی تمام جانور پی
سکیں گے۔ 18 لیکن یہ رب کے نزدیک کچھ نہیں ہے،
وہ موآب کو بھی تمہارے حوالے کر دے گا۔ 19 تم تمام
قلعہ بند اور مرکزی شہروں پر فتح پاؤ گے۔ تم ملک کے
تمام اچھے درختوں کو کاٹ کر تمام چشموں کو بند کرو گے
اور تمام اچھے کھیتوں کو پتھروں سے خراب کرو گے۔''

20 اگلی صبح تقریباً اُس وقت جب غلہ کی نذر پیش کی
جاتی ہے ملکِ ادوم کی طرف سے سیلاب آیا، اور نتیجے
میں وادی کے تمام گڑھے پانی سے بھر گئے۔

موآب پر فتح

21 اِتنے میں تمام موآبیوں کو پتا چل گیا تھا کہ تینوں
بادشاہ ہم سے لڑنے آ رہے ہیں۔ چھوٹوں سے لے کر
بڑوں تک جو بھی اپنی تلوار چلا سکتا تھا اُسے بُلا کر سرحد
کی طرف بھیجا گیا۔ 22 صبح سویرے جب موآبی لڑنے
کے لئے تیار ہوئے تو طلوعِ آفتاب کی سرخ روشنی میں
وادی کا پانی خون کی طرح سرخ نظر آیا۔ 23 موآبی چلّانے
لگے، ''یہ تو خون ہے! تینوں بادشاہوں نے آپس میں
لڑ کر ایک دوسرے کو مار دیا ہو گا۔ آؤ، ہم اُن کو
لُوٹ لیں!''

24 لیکن جب وہ اسرائیلی لشکر گاہ کے قریب پہنچے تو
اسرائیلی اُن پر ٹوٹ پڑے اور اُنہیں مار کر بھگا دیا۔
پھر اُنہوں نے اُن کے ملک میں داخل ہو کر موآب
کو شکست دی۔ 25 چلتے چلتے اُنہوں نے تمام شہروں کو
برباد کیا۔ جب بھی وہ کسی اچھے کھیت سے گزرے تو ہر
سپاہی نے ایک پتھر اُس پر پھینک دیا۔ یوں تمام کھیت
پتھروں سے بھر گئے۔ اسرائیلیوں نے تمام چشموں کو بھی
بند کر دیا اور ہر اچھے درخت کو کاٹ ڈالا۔

آخر میں صرف قیر حراست قائم رہا۔ لیکن فلاخن
چلانے والے اُس کا محاصرہ کر کے اُس پر حملہ کرنے
لگے۔ 26 جب موآب کے بادشاہ نے جان لیا کہ مَیں
شکست کھا رہا ہوں تو اُس نے تلواروں سے لیس 700
آدمیوں کو اپنے ساتھ لیا اور ادوم کے بادشاہ کے قریب
دشمن کا محاصرہ توڑ کر نکلنے کی کوشش کی، لیکن بے فائدہ۔

27 پھر اُس نے اپنے پہلوٹھے کو جسے اُس کے بعد بادشاہ
بننا تھا لے کر فصیل پر اپنے دیوتا کے لئے قربان کر کے
جلا دیا۔ تب اسرائیلیوں پر بڑا غضب نازل ہوا، اور وہ
شہر کو چھوڑ کر اپنے ملک واپس چلے گئے۔

الیشع اور بیوہ کا تیل

4 ایک دن ایک بیوہ الیشع کے پاس آئی جس کا
شوہر جب زندہ تھا نبیوں کے گروہ میں شامل
تھا۔ بیوہ چیختی چلّاتی الیشع سے مخاطب ہوئی، ”آپ
جانتے ہیں کہ میرا شوہر جو آپ کی خدمت کرتا تھا اللہ
کا خوف مانتا تھا۔ اب جب وہ فوت ہو گیا ہے تو اُس
کا ایک ساہوکار آ کر دھمکی دے رہا ہے کہ اگر قرض
ادا نہ کیا گیا تو مَیں تیرے دو بیٹوں کو غلام بنا کر لے
جاؤں گا۔“
2 الیشع نے پوچھا، ”مَیں کس طرح آپ کی مدد
کروں؟ بتائیں، گھر میں آپ کے پاس کیا ہے؟“ بیوہ
نے جواب دیا، ”کچھ نہیں، صرف زیتون کے تیل کا
چھوٹا سا برتن۔“ 3 الیشع بولا، ”جائیں، اپنی تمام پڑوسنوں
سے خالی برتن مانگیں۔ لیکن دھیان رکھیں کہ تھوڑے
برتن نہ ہوں! 4 پھر اپنے بیٹوں کے ساتھ گھر میں جا
کر دروازے پر کُنڈی لگائیں۔ تیل کا اپنا برتن لے کر
تمام خالی برتنوں میں تیل اُنڈیلتی جائیں۔ جب ایک
بھر جائے تو اُسے ایک طرف رکھ کر دوسرے کو بھرنا
شروع کریں۔“
5 بیوہ نے جا کر ایسا ہی کیا۔ وہ اپنے بیٹوں کے
ساتھ گھر میں گئی اور دروازے پر کُنڈی لگائی۔ بیٹے اُسے
خالی برتن دیتے گئے اور ماں اُن میں تیل اُنڈیلتی گئی۔
6 برتنوں میں تیل ڈلتے ڈلتے سب لبالب بھر گئے۔
ماں بولی، ”مجھے ایک اَور برتن دے دو“ تو ایک لڑکے
نے جواب دیا، ”اَور کوئی نہیں ہے۔“ تب تیل کا
سلسلہ رُک گیا۔
7 جب بیوہ نے مردِ خدا کے پاس جا کر اُسے اطلاع
دی تو الیشع نے کہا، ”اب جا کر تیل کو بیچ دیں اور
قرضے کے پیسے ادا کریں۔ جو بچ جائے اُسے آپ اور آپ
کے بیٹے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کر
سکتے ہیں۔“

الیشع شونیم میں لڑکے کو زندہ کر دیتا ہے

8 ایک دن الیشع شونیم گیا۔ وہاں ایک امیر عورت
رہتی تھی جس نے زبردستی اُسے اپنے گھر بٹھا کر کھانا
کھلایا۔ بعد میں جب کبھی الیشع وہاں سے گزرتا تو وہ
کھانے کے لئے اُس عورت کے گھر ٹھہر جاتا۔ 9 ایک
دن عورت نے اپنے شوہر سے بات کی، ”مَیں نے
جان لیا ہے کہ جو آدمی ہمارے ہاں آتا رہتا ہے وہ اللہ
کا مقدّس پیغمبر ہے۔ 10 کیوں نہ ہم اُس کے لئے
چھت پر چھوٹا سا کمرا بنا کر اُس میں چارپائی، میز، کرسی
اور شمع دان رکھیں۔ پھر جب بھی وہ ہمارے پاس آئے تو
وہ اُس میں ٹھہر سکتا ہے۔“
11 ایک دن جب الیشع آیا تو وہ اپنے کمرے میں جا
کر بستر پر لیٹ گیا۔ 12 اُس نے اپنے نوکر جیحازی سے
کہا، ”شونیمی میزبان کو بُلا لاؤ۔“ جب وہ آ کر اُس
کے سامنے کھڑی ہوئی 13 تو الیشع نے جیحازی سے کہا،
”اُسے بتا دینا کہ آپ نے ہمارے لئے بہت تکلیف
اُٹھائی ہے۔ اب ہم آپ کے لئے کیا کچھ کریں؟ کیا
ہم بادشاہ یا فوج کے کمانڈر سے بات کر کے آپ کی
سفارش کریں؟“ عورت نے جواب دیا، ”نہیں، اِس

کی ضرورت نہیں۔ مَیں اپنے ہی لوگوں کے درمیان
رہتی ہوں۔‘‘
14 بعد میں الیشع نے جیحازی سے بات کی، ’’ہم
اُس کے لئے کیا کریں؟‘‘ جیحازی نے جواب دیا، ’’ایک
بات تو ہے۔ اُس کا کوئی بیٹا نہیں، اور اُس کا شوہر کافی
بوڑھا ہے۔‘‘ 15 الیشع بولا، ’’اُسے واپس بُلاؤ۔‘‘ عورت
واپس آ کر دروازے میں کھڑی ہو گئی۔ الیشع نے اُس
سے کہا، 16 ’’اگلے سال اِسی وقت آپ کا اپنا بیٹا آپ کی
گود میں ہو گا۔‘‘ شونیمی عورت نے اعتراض کیا، ’’نہیں
نہیں، میرے آقا۔ مردِ خدا ایسی باتیں کر کے اپنی خادمہ
کو جھوٹی تسلی مت دیں۔‘‘
17 لیکن ایسا ہی ہوا۔ کچھ دیر کے بعد عورت کا پاؤں
بھاری ہو گیا، اور عین ایک سال کے بعد اُس کے ہاں
بیٹا پیدا ہوا۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا الیشع نے کہا
تھا۔ 18 بچہ پروان چڑھا، اور ایک دن وہ گھر سے نکل
کر کھیت میں اپنے باپ کے پاس گیا جو فصل کی کٹائی
کرنے والوں کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ 19 اچانک لڑکا
چیخنے لگا، ’’ہائے میرا سر، ہائے میرا سر!‘‘ باپ نے کسی
ملازم کو بتایا، ’’لڑکے کو اُٹھا کر ماں کے پاس لے جاؤ۔‘‘
20 نوکر اُسے اُٹھا کر لے گیا، اور وہ اپنی ماں کی گود میں
بیٹھا رہا۔ لیکن دوپہر کو وہ مر گیا۔
21 ماں لڑکے کی لاش کو لے کر چھت پر چڑھ گئی۔
مردِ خدا کے کمرے میں جا کر اُس نے اُسے اُس کے
بستر پر لٹا دیا۔ پھر دروازے کو بند کر کے وہ باہر نکلی
22 اور اپنے شوہر کو بُلوا کر کہا، ’’ذرا ایک نوکر اور ایک
گدھی میرے پاس بھیج دیں۔ مجھے فوراً مردِ خدا کے پاس
جانا ہے۔ مَیں جلد ہی واپس آ جاؤں گی۔‘‘ 23 شوہر نے
حیران ہو کر پوچھا، ’’آج اُس کے پاس کیوں جانا ہے؟
نہ تو نئے چاند کی عید ہے، نہ سبت کا دن۔‘‘ بیوی
نے کہا، ’’سب خیریت ہے۔‘‘ 24 گدھی پر زِین کس
کر اُس نے نوکر کو حکم دیا، ’’گدھی کو تیز چلا تاکہ ہم
جلدی پہنچ جائیں۔ جب مَیں کہوں گی تب ہی رُکنا ہے،
ورنہ نہیں۔‘‘
25 چلتے چلتے وہ کرمل پہاڑ کے پاس پہنچ گئے جہاں مردِ
خدا الیشع تھا۔ اُسے دُور سے دیکھ کر الیشع جیحازی سے
کہنے لگا، ’’دیکھو، شونیم کی عورت آ رہی ہے! 26 بھاگ
کر اُس کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ کیا آپ، آپ کا شوہر
اور بچہ ٹھیک ہیں؟‘‘ جیحازی نے جا کر اُس کا حال پوچھا
تو عورت نے جواب دیا، ’’جی، سب ٹھیک ہے۔‘‘
27 لیکن جوں ہی وہ پہاڑ کے پاس پہنچ گئی تو الیشع کے
سامنے گر کر اُس کے پاؤں سے چمٹ گئی۔ یہ دیکھ کر
جیحازی اُسے ہٹانے کے لئے قریب آیا، لیکن مردِ خدا
بولا، ’’چھوڑ دو! کوئی بات اِسے بہت تکلیف دے رہی
ہے، لیکن رب نے وجہ مجھ سے چھپائے رکھی ہے۔ اُس
نے مجھے اِس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔‘‘
28 پھر شونیمی عورت بول اُٹھی، ’’میرے آقا، کیا مَیں
نے آپ سے بیٹے کی درخواست کی تھی؟ کیا مَیں نے
نہیں کہا تھا کہ مجھے غلط اُمید نہ دلائیں؟‘‘ 29 تب الیشع
نے نوکر کو حکم دیا، ’’جیحازی، سفر کے لئے کمربستہ ہو
کر میری لاٹھی کو لے لو اور بھاگ کر شونیم پہنچو۔ اگر
راستے میں کسی سے ملو تو اُسے سلام تک نہ کرنا، اور اگر
کوئی سلام کہے تو اُسے جواب مت دینا۔ جب وہاں پہنچو
گے تو میری لاٹھی لڑکے کے چہرے پر رکھ دینا۔‘‘ 30 لیکن
ماں نے اعتراض کیا، ’’رب کی اور آپ کی حیات کی
قسم، آپ کے بغیر مَیں گھر واپس نہیں جاؤں گی۔‘‘
چنانچہ الیشع بھی اُٹھا اور عورت کے پیچھے پیچھے چل

پڑا۔ 31 جیحازی بھاگ بھاگ کر اُن سے پہلے پہنچ گیا اور
لاٹھی کو لڑکے کے چہرے پر رکھ دیا۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔
نہ کوئی آواز سنائی دی، نہ کوئی حرکت ہوئی۔ وہ الیشع کے
پاس واپس آیا اور بولا، ”لڑکا ابھی تک مُردہ ہی ہے۔“
32 جب الیشع پہنچ گیا تو لڑکا اب تک مُردہ حالت
میں اُس کے بستر پر پڑا تھا۔ 33 وہ اکیلا ہی اندر گیا اور
دروازے پر کُنڈی لگا کر رب سے دعا کرنے لگا۔ 34 پھر
وہ لڑکے پر لیٹ گیا، یوں کہ اُس کا منہ بچے کے منہ
سے، اُس کی آنکھیں بچے کی آنکھوں سے اور اُس کے
ہاتھ بچے کے ہاتھوں سے لگ گئے۔ اور جوں ہی وہ
لڑکے پر جھک گیا تو اُس کا جسم گرم ہونے لگا۔ 35 الیشع
کھڑا ہوا اور گھر میں اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ پھر وہ ایک اَور
مرتبہ لڑکے پر لیٹ گیا۔ اِس دفعہ لڑکے نے سات بار
چھینکیں مار کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔
36 الیشع نے جیحازی کو آواز دے کر کہا، ”شونیمی
عورت کو بُلا لاؤ۔“ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو الیشع
بولا، ”آئیں، اپنے بیٹے کو اُٹھا کر لے جائیں۔“ 37 وہ
آئی اور الیشع کے سامنے اوندھے منہ جھک گئی، پھر اپنے
بیٹے کو اُٹھا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

الیشع زہریلے سالن کو کھانے کے قابل بنا دیتا ہے

38 الیشع جِلجال کو لوٹ آیا۔ اُن دنوں میں ملک کال کی
گرفت میں تھا۔ ایک دن جب نبیوں کا گروہ اُس کے
سامنے بیٹھا تھا تو اُس نے اپنے نوکر کو حکم دیا، ”بڑی
دیگ لے کر نبیوں کے لئے کچھ پکا لو۔“
39 ایک آدمی باہر نکل کر کھلے میدان میں کدو
ڈھونڈنے گیا۔ کہیں ایک بیل نظر آئی جس پر کدو جیسی
کوئی سبزی لگی تھی۔ اِن کدوؤں سے اپنی چادر بھر کر
وہ واپس آیا اور اُنہیں کاٹ کاٹ کر دیگ میں ڈال دیا،
حالانکہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ کیا چیز ہے۔
40 سالن پک کر نبیوں میں تقسیم ہوا۔ لیکن اُسے
چکھتے ہی وہ چیخنے لگے، ”مردِ خدا، سالن میں زہر ہے!
اِسے کھا کر بندہ مر جائے گا۔“ وہ اُسے بالکل نہ کھا
سکے۔ 41 الیشع نے حکم دیا، ”مجھے کچھ میدہ لا کر
دیں۔“ پھر اُسے دیگ میں ڈال کر بولا، ”اب اِسے
لوگوں کو کھلا دیں۔“ اب کھانا کھانے کے قابل تھا اور
اُنہیں نقصان نہ پہنچا سکا۔

100 آدمیوں کے لئے کھانا

42 ایک اَور موقع پر کسی آدمی نے بعل سلیسہ سے آ
کر مردِ خدا کو نئی فصل کے جَو کی 20 روٹیاں اور کچھ
اناج دے دیا۔ الیشع نے جیحازی کو حکم دیا، ”اِسے
لوگوں کو کھلا دو۔“
43 جیحازی حیران ہو کر بولا، ”یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ
تو 100 آدمیوں کے لئے کافی نہیں ہے۔“ لیکن الیشع
نے اصرار کیا، ”اِسے لوگوں میں تقسیم کر دو، کیونکہ رب
فرماتا ہے کہ وہ جی بھر کر کھائیں گے بلکہ کچھ بچ بھی
جائے گا۔“
44 اور ایسا ہی ہوا۔ جب نوکر نے آدمیوں میں کھانا
تقسیم کیا تو اُنہوں نے جی بھر کر کھایا، بلکہ کچھ کھانا
بچ بھی گیا۔ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے فرمایا تھا۔

نعمان کی شفا

5 اُس وقت شام کی فوج کا کمانڈر نعمان تھا۔
بادشاہ اُس کی بہت قدر کرتا تھا، اور دوسرے بھی
اُس کی خاص عزت کرتے تھے، کیونکہ رب نے اُس

کی معرفت شام کے دشمنوں پر فتح بخشی تھی۔ لیکن
زبردست فوجی ہونے کے باوجود وہ سنگین جِلدی بیماری
کا مریض تھا۔ 2 نعمان کے گھر میں ایک اسرائیلی لڑکی
رہتی تھی۔ کسی وقت جب شام کے فوجیوں نے اسرائیل
پر چھاپہ مارا تھا تو وہ اُسے گرفتار کر کے یہاں لے آئے
تھے۔ اب لڑکی نعمان کی بیوی کی خدمت کرتی تھی۔
3 ایک دن اُس نے اپنی مالکن سے بات کی، ”کاش میرا
آقا اُس نبی سے ملنے جاتا جو سامریہ میں رہتا ہے۔ وہ
اُسے ضرور شفا دیتا۔“

4 یہ سن کر نعمان نے بادشاہ کے پاس جا کر لڑکی
کی بات دہرائی۔ 5 بادشاہ بولا، ”ضرور جائیں اور اُس
نبی سے ملیں۔ مَیں آپ کے ہاتھ اسرائیل کے بادشاہ کو
سفارشی خط بھیج دوں گا۔“ چنانچہ نعمان روانہ ہوا۔ اُس
کے پاس تقریباً 340 کلوگرام چاندی، 68 کلوگرام سونا
اور 10 قیمتی سوٹ تھے۔ 6 جو خط وہ ساتھ لے کر گیا
اُس میں لکھا تھا، ”جو آدمی آپ کو یہ خط پہنچا رہا ہے وہ
میرا خادم نعمان ہے۔ مَیں نے اُسے آپ کے پاس بھیجا
ہے تاکہ آپ اُسے اُس کی جِلدی بیماری سے شفا دیں۔“
7 خط پڑھ کر یورام نے رنجش کے مارے اپنے کپڑے
پھاڑے اور پکارا، ”اِس آدمی نے مریض کو میرے پاس
بھیج دیا ہے تاکہ مَیں اُسے شفا دوں! کیا مَیں اللہ ہوں
کہ کسی کو جان سے ماروں یا اُسے زندہ کروں؟ اب غور
کریں اور دیکھیں کہ وہ کس طرح میرے ساتھ جھگڑنے
کا موقع ڈھونڈ رہا ہے۔“

8 جب الیشع کو خبر ملی کہ بادشاہ نے گھبرا کر اپنے
کپڑے پھاڑ لئے ہیں تو اُس نے یورام کو پیغام بھیجا،
”آپ نے اپنے کپڑے کیوں پھاڑ لئے؟ آدمی کو میرے
پاس بھیج دیں تو وہ جان لے گا کہ اسرائیل میں نبی ہے۔“

9 تب نعمان اپنے رتھ پر سوار الیشع کے گھر کے
دروازے پر پہنچ گیا۔ 10 الیشع خود نہ نکلا بلکہ کسی کو باہر
بھیج کر اطلاع دی، ”جا کر سات بار دریائے یردن میں
نہا لیں۔ پھر آپ کے جسم کو شفا ملے گی اور آپ پاک
صاف ہو جائیں گے۔“

11 یہ سن کر نعمان کو غصہ آیا اور وہ یہ کہہ کر چلا
گیا، ”مَیں نے سوچا کہ وہ کم از کم باہر آ کر مجھ سے ملے
گا۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہو کر
رب اپنے خدا کا نام پکارتا اور اپنا ہاتھ بیمار جگہ کے اوپر
ہلا ہلا کر مجھے شفا دیتا۔ 12 کیا دمشق کے دریا ابانہ اور
فرفر تمام اسرائیلی دریاؤں سے بہتر نہیں ہیں؟ اگر نہانے
کی ضرورت ہے تو مَیں کیوں نہ اُن میں نہا کر پاک صاف
ہو جاؤں؟“

یوں بڑبڑاتے ہوئے وہ بڑے غصے میں چلا گیا۔
13 لیکن اُس کے ملازموں نے اُسے سمجھانے کی کوشش
کی۔ ”ہمارے آقا، اگر نبی آپ سے کسی مشکل کام کا
تقاضا کرتا تو کیا آپ وہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے؟
اب جبکہ اُس نے صرف یہ کہا ہے کہ نہا کر پاک صاف
ہو جائیں تو آپ کو یہ ضرور کرنا چاہئے۔“ 14 آخرکار
نعمان مان گیا اور یردن کی وادی میں اُتر گیا۔ دریا پر پہنچ
کر اُس نے سات بار اُس میں ڈُبکی لگائی اور واقعی اُس
کا جسم لڑکے کے جسم جیسا صحت مند اور پاک صاف
ہو گیا۔

15 تب نعمان اپنے تمام ملازموں کے ساتھ مردِ خدا
کے پاس واپس گیا۔ اُس کے سامنے کھڑے ہو کر اُس
نے کہا، ”اب مَیں جان گیا ہوں کہ اسرائیل کے خدا
کے سوا پوری دنیا میں خدا نہیں ہے۔ ذرا اپنے خادم
سے تحفہ قبول کریں۔“ 16 لیکن الیشع نے انکار کیا،

”رب کی حیات کی قسم جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں، مَیں کچھ نہیں لوں گا۔“ نعمان اصرار کرتا رہا، تو بھی وہ کچھ لینے کے لئے تیار نہ ہوا۔

17 آخر کار نعمان مان گیا۔ اُس نے کہا، ”ٹھیک ہے، لیکن مجھے ذرا ایک کام کرنے کی اجازت دیں۔ مَیں یہاں سے اِتنی مٹی اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں جتنی دو خچر اُٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ آئندہ مَیں اُس پر رب کو بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیاں چڑھانا چاہتا ہوں۔ اب سے مَیں کسی اَور معبود کو قربانیاں پیش نہیں کروں گا۔ 18 لیکن رب مجھے ایک بات کے لئے معاف کرے۔ جب میرا بادشاہ پوجا کرنے کے لئے رِمّون کے مندر میں جاتا ہے تو میرے بازو کا سہارا لیتا ہے۔ یوں مجھے بھی اُس کے ساتھ جھک جانا پڑتا ہے جب وہ بُت کے سامنے اوندھے منہ جھک جاتا ہے۔ رب میری یہ حرکت معاف کر دے۔“

19 الیشع نے جواب دیا، ”سلامتی سے جائیں۔“

جیحازی کا لالچ

نعمان روانہ ہوا 20 تو کچھ دیر کے بعد الیشع کا نوکر جیحازی سوچنے لگا، ”میرے آقا نے شام کے اِس بندے نعمان پر حد سے زیادہ نرم دلی کا اظہار کیا ہے۔ چاہئے تو تھا کہ وہ اُس کے تحفے قبول کر لیتا۔ رب کی حیات کی قسم، مَیں اُس کے پیچھے دوڑ کر کچھ نہ کچھ اُس سے لے لوں گا۔“

21 چنانچہ جیحازی نعمان کے پیچھے بھاگا۔ جب نعمان نے اُسے دیکھا تو وہ رتھ سے اُتر کر جیحازی سے ملنے گیا اور پوچھا، ”کیا سب خیریت ہے؟“ 22 جیحازی نے جواب دیا، ”جی، سب خیریت ہے۔ میرے آقا نے مجھے آپ کو اطلاع دینے بھیجا ہے کہ ابھی ابھی نبیوں کے گروہ کے دو جوان افرائیم کے پہاڑی علاقے سے میرے پاس آئے ہیں۔ مہربانی کر کے اُنہیں 34 کلوگرام چاندی اور دو قیمتی سوٹ دے دیں۔“ 23 نعمان بولا، ”ضرور، بلکہ 68 کلوگرام چاندی لے لیں۔“ اِس بات پر وہ بضد رہا۔ اُس نے 68 کلوگرام چاندی بوریوں میں لپیٹ لی، دو سوٹ چن لئے اور سب کچھ اپنے دو نوکروں کو دے دیا تاکہ وہ سامان جیحازی کے آگے آگے لے چلیں۔

24 جب وہ اُس پہاڑ کے دامن میں پہنچے جہاں الیشع رہتا تھا تو جیحازی نے سامان نوکروں سے لے کر اپنے گھر میں رکھ چھوڑا، پھر دونوں کو رُخصت کر دیا۔ 25 پھر وہ جا کر الیشع کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ الیشع نے پوچھا، ”جیحازی، تم کہاں سے آئے ہو؟“ اُس نے جواب دیا، ”مَیں کہیں نہیں گیا تھا۔“

26 لیکن الیشع نے اعتراض کیا، ”کیا میری روح تمہارے ساتھ نہیں تھی جب نعمان اپنے رتھ سے اُتر کر تم سے ملنے آیا؟ کیا آج چاندی، کپڑے، زیتون اور انگور کے باغ، بھیڑ بکریاں، گائے بَیل، نوکر اور نوکرانیاں حاصل کرنے کا وقت تھا؟ 27 اب نعمان کی جِلدی بیماری ہمیشہ تک تمہیں اور تمہاری اولاد کو لگی رہے گی۔“

جب جیحازی کمرے سے نکلا تو جِلدی بیماری اُسے لگ چکی تھی۔ وہ برف کی طرح سفید ہو گیا تھا۔

کلہاڑی کا لوہا پانی کی سطح پر تیرتا ہے

6 ایک دن کچھ نبی الیشع کے پاس آ کر شکایت کرنے لگے، ”جس تنگ جگہ پر ہم آپ کے پاس آ کر ٹھہرے ہیں اُس میں ہمارے لئے رہنا مشکل

ہے۔ 2 کیوں نہ ہم دریائے یردن پر جائیں اور ہر آدمی
وہاں سے شہتیر لے آئے تاکہ ہم رہنے کی نئی جگہ بنا
سکیں۔" الیشع بولا، "ٹھیک ہے، جائیں۔" 3 کسی نے
گزارش کی، "براہِ کرم ہمارے ساتھ چلیں۔" نبی راضی
ہو کر 4 اُن کے ساتھ روانہ ہوا۔

دریائے یردن کے پاس پہنچتے ہی وہ درخت کاٹنے
لگے۔ 5 کاٹتے کاٹتے اچانک کسی کی کلہاڑی کا لوہا پانی میں
گر گیا۔ وہ چلّا اُٹھا، "ہائے میرے آقا! یہ میرا نہیں تھا،
مَیں نے تو اُسے کسی سے اُدھار لیا تھا۔" 6 الیشع نے
سوال کیا، "لوہا کہاں پانی میں گرا؟" آدمی نے اُسے جگہ
دکھائی تو نبی نے کسی درخت سے شاخ کاٹ کر پانی میں
پھینک دی۔ اچانک لوہا پانی کی سطح پر آ کر تیرنے لگا۔
7 الیشع بولا، "اِسے پانی سے نکال لو!" آدمی نے اپنا
ہاتھ بڑھا کر لوہے کو پکڑ لیا۔

شام کے جنگی منصوبے الیشع کے باعث ناکام

8 شام اور اسرائیل کے درمیان جنگ تھی۔ جب کبھی
بادشاہ اپنے افسروں سے مشورہ کر کے کہتا، "ہم
فلاں فلاں جگہ اپنی لشکر گاہ لگا لیں گے" 9 تو فوراً مردِ
خدا اسرائیل کے بادشاہ کو آگاہ کرتا، "فلاں جگہ سے
مت گزرنا، کیونکہ شام کے فوجی وہاں گھات میں بیٹھے
ہیں۔" 10 تب اسرائیل کا بادشاہ اپنے لوگوں کو مذکورہ
جگہ پر بھیجتا اور وہاں سے گزرنے سے محتاط رہتا تھا۔
ایسا نہ صرف ایک یا دو دفعہ بلکہ کئی مرتبہ ہوا۔

11 آخر کار شام کے بادشاہ نے بہت رنجیدہ ہو کر اپنے
افسروں کو بُلایا اور پوچھا، "کیا کوئی مجھے بتا سکتا ہے کہ
ہم میں سے کون اسرائیل کے بادشاہ کا ساتھ دیتا ہے؟"
12 کسی افسر نے جواب دیا، "میرے آقا اور بادشاہ، ہم
میں سے کوئی نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسرائیل کا نبی
الیشع اسرائیل کے بادشاہ کو وہ باتیں بھی بتا دیتا ہے جو
آپ اپنے سونے کے کمرے میں بیان کرتے ہیں۔"
13 بادشاہ نے حکم دیا، "جائیں، اُس کا پتا کریں تاکہ ہم
اپنے فوجیوں کو بھیج کر اُسے پکڑ لیں۔"

بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ الیشع دوتین نامی شہر میں
ہے۔ 14 اُس نے فوراً ایک بڑی فوج رتھوں اور گھوڑوں
سمیت وہاں بھیج دی۔ اُنہوں نے رات کے وقت پہنچ
کر شہر کو گھیر لیا۔ 15 جب الیشع کا نوکر صبح سویرے
جاگ اُٹھا اور گھر سے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ پورا شہر ایک
بڑی فوج سے گھرا ہوا ہے جس میں رتھ اور گھوڑے بھی
شامل ہیں۔ اُس نے الیشع سے کہا، "ہائے میرے آقا،
ہم کیا کریں؟" 16 لیکن الیشع نے اُسے تسلی دی، "ڈرو
مت! جو ہمارے ساتھ ہیں وہ اُن کی نسبت کہیں زیادہ
ہیں جو دشمن کے ساتھ ہیں۔" 17 پھر اُس نے دعا کی،
"اے رب، نوکر کی آنکھیں کھول تاکہ وہ دیکھ سکے۔"
رب نے الیشع کے نوکر کی آنکھیں کھول دیں تو اُس نے
دیکھا کہ پہاڑ پر الیشع کے اردگرد آتشیں گھوڑے اور رتھ
پھیلے ہوئے ہیں۔

18 جب دشمن الیشع کی طرف بڑھنے لگا تو اُس نے دعا
کی، "اے رب، اِن کو اندھا کر دے!" رب نے الیشع
کی سنی اور اُنہیں اندھا کر دیا۔ 19 پھر الیشع اُن کے پاس
گیا اور کہا، "یہ راستہ صحیح نہیں۔ آپ غلط شہر کے پاس
پہنچ گئے ہیں۔ میرے پیچھے ہو لیں تو مَیں آپ کو اُس
آدمی کے پاس پہنچا دوں گا جسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔"
یہ کہہ کر وہ اُنہیں سامریہ لے گیا۔
20 جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو الیشع نے دعا کی،
"اے رب، فوجیوں کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ دیکھ

سکیں۔" تب رب نے اُن کی آنکھیں کھول دیں، اور
اُنہیں معلوم ہوا کہ ہم سامریہ میں پھنس گئے ہیں۔
21 جب اسرائیل کے بادشاہ نے اپنے دشمنوں کو دیکھا
تو اُس نے الیشع سے پوچھا، "میرے باپ، کیا مَیں اُنہیں
مار دوں؟ کیا مَیں اُنہیں مار دوں؟" 22 لیکن الیشع نے
منع کیا، "ایسا مت کریں۔ کیا آپ اپنے جنگی قیدیوں کو
مار دیتے ہیں؟ نہیں، اُنہیں کھانا کھلائیں، پانی پلائیں اور
پھر اُن کے مالک کے پاس واپس بھیج دیں۔"
23 چنانچہ بادشاہ نے اُن کے لئے بڑی ضیافت کا
اہتمام کیا اور کھانے پینے سے فارغ ہونے پر اُنہیں
اُن کے مالک کے پاس واپس بھیج دیا۔ اِس کے بعد
اسرائیل پر شام کی طرف سے لُوٹ مار کے چھاپے بند
ہو گئے۔

سامریہ کا محاصرہ

24 کچھ دیر کے بعد شام کا بادشاہ بن ہدد اپنی پوری
فوج جمع کر کے اسرائیل پر چڑھ آیا اور سامریہ کا محاصرہ
کیا۔ 25 نتیجے میں شہر میں شدید کال پڑا۔ آخر میں گدھے
کا سر چاندی کے 80 سِکوں میں اور کبوتر کی مٹھی بھر
بیٹ چاندی کے 5 سِکوں میں ملتی تھی۔
26 ایک دن اسرائیل کا بادشاہ یورام شہر کی فصیل پر
سیر کر رہا تھا تو ایک عورت نے اُس سے التماس کی،
"اے میرے آقا اور بادشاہ، میری مدد کیجئے۔" 27 بادشاہ
نے جواب دیا، "اگر رب آپ کی مدد نہیں کرتا تو
مَیں کس طرح آپ کی مدد کروں؟ نہ مَیں گاہنے کی جگہ
جا کر آپ کو اناج دے سکتا ہوں، نہ انگور کا رس نکالنے
کی جگہ جا کر آپ کو رس پہنچا سکتا ہوں۔ 28 پھر بھی
مجھے بتائیں، مسئلہ کیا ہے؟" عورت بولی، "اِس عورت
نے مجھ سے کہا تھا، 'آئیں، آج آپ اپنے بیٹے کو قربان
کریں تاکہ ہم اُسے کھا لیں، تو پھر کل ہم میرے بیٹے کو
کھا لیں گے۔' 29 چنانچہ ہم نے میرے بیٹے کو پکا کر کھا
لیا۔ اگلے دن مَیں نے اُس سے کہا، 'اب اپنے بیٹے کو
دے دیں تاکہ اُسے بھی کھا لیں۔' لیکن اُس نے اُسے
چھپائے رکھا۔"
30 یہ سن کر بادشاہ نے رنجش کے مارے اپنے کپڑے
پھاڑ ڈالے۔ چونکہ وہ ابھی تک فصیل پر کھڑا تھا اِس لئے
سب لوگوں کو نظر آیا کہ کپڑوں کے نیچے وہ ٹاٹ پہنے
ہوئے تھا۔ 31 اُس نے پکارا، "اللہ مجھے سخت سزا دے
اگر مَیں الیشع بن سافط کا آج ہی سر قلم نہ کروں!"
32 اُس نے ایک آدمی کو الیشع کے پاس بھیجا اور
خود بھی اُس کے پیچھے چل پڑا۔ الیشع اُس وقت گھر میں
تھا، اور شہر کے بزرگ اُس کے پاس بیٹھے تھے۔ بادشاہ
کا قاصد ابھی راستے میں تھا کہ الیشع بزرگوں سے کہنے
لگا، "اب دھیان کریں، اِس قاتل بادشاہ نے کسی کو میرا
سر قلم کرنے کے لئے بھیج دیا ہے۔ اُسے اندر آنے
نہ دیں بلکہ دروازے پر کُنڈی لگائیں۔ اُس کے پیچھے
پیچھے اُس کے مالک کے قدموں کی آہٹ بھی سنائی دے
رہی ہے۔"
33 الیشع ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ قاصد پہنچ گیا
اور اُس کے پیچھے بادشاہ بھی۔ بادشاہ بولا، "رب ہی نے
ہمیں اِس مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔ مَیں مزید اُس کی
مدد کے انتظار میں کیوں رہوں؟"
7 تب الیشع بولا، "رب کا فرمان سنیں! رب
فرماتا ہے کہ کل اِسی وقت شہر کے
دروازے پر ساڑھے 5 کلو گرام بہترین میدہ اور 11
کلو گرام جَو چاندی کے ایک سِکے کے لئے بِکے گا۔"

2 جس افسر کے بازو کا سہارا بادشاہ لیتا تھا وہ مردِ خدا کی
بات سن کر بول اُٹھا، ”یہ ناممکن ہے، خواہ رب آسمان
کے دریچے کیوں نہ کھول دے۔“ الیشع نے جواب دیا،
”آپ اپنی آنکھوں سے اِس کا مشاہدہ کریں گے، لیکن
خود اُس میں سے کچھ نہ کھائیں گے۔“

شام کے فوجی فرار ہو جاتے ہیں

3 شہر سے باہر دروازے کے قریب کوڑھ کے چار
مریض بیٹھے تھے۔ اب یہ آدمی ایک دوسرے سے کہنے
لگے، ”ہم یہاں بیٹھ کر موت کا انتظار کیوں کریں؟
4 شہر میں کال ہے۔ اگر اُس میں جائیں تو بھوکے مر
جائیں گے، لیکن یہاں رہنے سے بھی کوئی فرق نہیں
پڑتا۔ تو کیوں نہ ہم شام کی لشکرگاہ میں جا کر اپنے آپ کو
اُن کے حوالے کریں۔ اگر وہ ہمیں زندہ رہنے دیں تو اچھا
رہے گا، اور اگر وہ ہمیں قتل بھی کر دیں تو کوئی فرق نہیں
پڑے گا۔ یہاں رہ کر بھی ہمیں مرنا ہی ہے۔“
5 شام کے دُھندلکے میں وہ روانہ ہوئے۔ لیکن جب
لشکرگاہ کے کنارے تک پہنچے تو ایک بھی آدمی نظر نہ
آیا۔ 6 کیونکہ رب نے شام کے فوجیوں کو رتھوں، گھوڑوں
اور ایک بڑی فوج کا شور سنا دیا تھا۔ وہ ایک دوسرے
سے کہنے لگے، ”اسرائیل کے بادشاہ نے حِتّی اور مصری
بادشاہوں کو اُجرت پر بُلایا تاکہ وہ ہم پر حملہ کریں!“
7 ڈر کے مارے وہ شام کے دُھندلکے میں فرار ہو گئے
تھے۔ اُن کے خیمے، گھوڑے، گدھے بلکہ پوری لشکرگاہ
پیچھے رہ گئی تھی جبکہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ
گئے تھے۔
8 جب کوڑھی لشکرگاہ میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے
ایک خیمے میں جا کر جی بھر کر کھانا کھایا اور مے پی۔
پھر اُنہوں نے سونا، چاندی اور کپڑے اُٹھا کر کہیں چھپا
دیئے۔ وہ واپس آ کر کسی اَور خیمے میں گئے اور اُس کا
سامان جمع کر کے اُسے بھی چھپا دیا۔ 9 لیکن پھر وہ آپس
میں کہنے لگے، ”جو کچھ ہم کر رہے ہیں ٹھیک نہیں۔
آج خوشی کا دن ہے، اور ہم یہ خوش خبری دوسروں تک
نہیں پہنچا رہے۔ اگر ہم صبح تک انتظار کریں تو قصور
وار ٹھہریں گے۔ آئیں، ہم فوراً واپس جا کر بادشاہ کے
گھرانے کو اطلاع دیں۔“
10 چنانچہ وہ شہر کے دروازے کے پاس گئے اور
پہرے داروں کو آواز دے کر اُنہیں سب کچھ سنایا،
”ہم شام کی لشکرگاہ میں گئے تو وہاں نہ کوئی دکھائی دیا،
نہ کسی کی آواز سنائی دی۔ گھوڑے اور گدھے بندھے
ہوئے تھے اور خیمے ترتیب سے کھڑے تھے، لیکن آدمی
ایک بھی موجود نہیں تھا!“
11 دروازے کے پہرے داروں نے آواز دے کر
دوسروں کو خبر پہنچائی تو شہر کے اندر بادشاہ کے گھرانے
کو اطلاع دی گئی۔ 12 گو رات کا وقت تھا تو بھی بادشاہ
نے اُٹھ کر اپنے افسروں کو بُلایا اور کہا، ”مَیں آپ کو
بتاتا ہوں کہ شام کے فوجی کیا کر رہے ہیں۔ وہ تو خوب
جانتے ہیں کہ ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ اب وہ اپنی
لشکرگاہ کو چھوڑ کر کھلے میدان میں چھپ گئے ہیں،
کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسرائیلی خالی لشکرگاہ کو دیکھ کر شہر
سے ضرور نکلیں گے اور پھر ہم اُنہیں زندہ پکڑ کر شہر
میں داخل ہو جائیں گے۔“
13 لیکن ایک افسر نے مشورہ دیا، ”بہتر ہے کہ ہم
چند ایک آدمیوں کو پانچ بچے ہوئے گھوڑوں کے
ساتھ لشکرگاہ میں بھیجیں۔ اگر وہ پکڑے جائیں تو
کوئی بات نہیں۔ کیونکہ اگر وہ یہاں رہیں تو پھر بھی

اُنہیں ہمارے ساتھ مرنا ہی ہے۔"
14 چنانچہ دو رتھوں کو گھوڑوں سمیت تیار کیا گیا، اور
بادشاہ نے اُنہیں شام کی لشکرگاہ میں بھیج دیا۔ رتھ بانوں
کو اُس نے حکم دیا، "جائیں اور پتا کریں کہ کیا ہوا
ہے۔" 15 وہ روانہ ہوئے اور شام کے فوجیوں کے پیچھے
پیچھے چلنے لگے۔ راستے میں ہر طرف کپڑے اور سامان
بکھرا پڑا تھا، کیونکہ فوجیوں نے بھاگتے بھاگتے سب کچھ
پھینک کر راستے میں چھوڑ دیا تھا۔ اسرائیلی رتھ سوار
دریائے یردن تک پہنچے اور پھر بادشاہ کے پاس واپس آ
کر سب کچھ کہہ سنایا۔
16 تب سامریہ کے باشندے شہر سے نکل آئے اور
شام کی لشکرگاہ میں جا کر سب کچھ لُوٹ لیا۔ یوں وہ
کچھ پورا ہوا جو رب نے فرمایا تھا کہ ساڑھے 5 کلوگرام
بہترین میدہ اور 11 کلوگرام جَو چاندی کے ایک سِکے
کے لئے بِکے گا۔
17 جس افسر کے بازو کا سہارا بادشاہ لیتا تھا اُسے اُس
نے دروازے کی نگرانی کرنے کے لئے بھیج دیا تھا۔
لیکن جب لوگ باہر نکلے تو افسر اُن کی زد میں آ کر
اُن کے پیروں تلے کچلا گیا۔ یوں ویسا ہی ہوا جیسا مردِ
خدا نے اُس وقت کہا تھا جب بادشاہ اُس کے گھر آیا
تھا۔ 18 کیونکہ الیشع نے بادشاہ کو بتایا تھا، "کل اِسی
وقت شہر کے دروازے پر ساڑھے 5 کلوگرام بہترین
میدہ اور 11 کلوگرام جَو چاندی کے ایک سِکے کے لئے
بِکے گا۔" 19 افسر نے اعتراض کیا تھا، "یہ ناممکن ہے،
خواہ رب آسمان کے دریچے کیوں نہ کھول دے۔" اور
مردِ خدا نے جواب دیا تھا، "آپ اپنی آنکھوں سے اِس
کا مشاہدہ کریں گے، لیکن خود اُس میں سے کچھ نہیں
کھائیں گے۔"
20 اب یہ پیش گوئی پوری ہوئی، کیونکہ بے قابو
لوگوں نے اُسے شہر کے دروازے پر پاؤں تلے کچل دیا،
اور وہ مر گیا۔

یورام بادشاہ شونیمی عورت کی زمین واپس کر دیتا ہے

8 ایک دن الیشع نے اُس عورت کو جس کا بیٹا
اُس نے زندہ کیا تھا مشورہ دیا، "اپنے خاندان
کو لے کر عارضی طور پر بیرونِ ملک چلی جائیں، کیونکہ
رب نے حکم دیا ہے کہ ملک میں سات سال تک کال
ہو گا۔" 2 شونیم کی عورت نے مردِ خدا کی بات مان
لی۔ اپنے خاندان کو لے کر وہ چلی گئی اور سات سال
فلستی ملک میں رہی۔ 3 سات سال گزر گئے تو وہ اُس
ملک سے واپس آئی۔ لیکن کسی اَور نے اُس کے گھر اور
زمین پر قبضہ کر رکھا تھا، اِس لئے وہ مدد کے لئے بادشاہ
کے پاس گئی۔
4 عین اُس وقت جب وہ دربار میں پہنچی تو بادشاہ مردِ
خدا الیشع کے نوکر جیحازی سے گفتگو کر رہا تھا۔ بادشاہ نے
اُس سے درخواست کی تھی، "مجھے وہ تمام بڑے کام سنا
دو جو الیشع نے کئے ہیں۔" 5 اور اب جب جیحازی سنا
رہا تھا کہ الیشع نے مُردہ لڑکے کو کس طرح زندہ کر دیا تو
اُس کی ماں اندر آ کر بادشاہ سے التماس کرنے لگی، "گھر
اور زمین واپس ملنے میں میری مدد کیجئے۔" اُسے دیکھ
کر جیحازی نے بادشاہ سے کہا، "میرے آقا اور بادشاہ، یہ
وہی عورت ہے اور یہ اُس کا وہی بیٹا ہے جسے الیشع نے
زندہ کر دیا تھا۔" 6 بادشاہ نے عورت سے سوال کیا،
"کیا یہ صحیح ہے؟" عورت نے تصدیق میں اُسے دوبارہ
سب کچھ سنایا۔ تب اُس نے عورت کا معاملہ کسی درباری
افسر کے سپرد کر کے حکم دیا، "دھیان دیں کہ اِسے

پوری ملکیت واپس مل جائے! اور جتنے پیسے قبضہ کرنے
والا عورت کی غیر موجودگی میں زمین کی فصلوں سے کما
سکا وہ بھی عورت کو دے دیئے جائیں۔“

بن ہدد کی موت کی پیش گوئی

7 ایک دن الیشع دمشق آیا۔ اُس وقت شام کا بادشاہ
بن ہدد بیمار تھا۔ جب اُسے اطلاع ملی کہ مردِ خدا آیا ہے
8 تو اُس نے اپنے افسر حزائیل کو حکم دیا، ”مردِ خدا کے
لئے تحفہ لے کر اُس سے ملنے جائیں۔ وہ رب سے دریافت
کرے کہ کیا مَیں بیماری سے شفا پاؤں گا یا نہیں؟“
9 حزائیل 40 اونٹوں پر دمشق کی بہترین پیداوار لاد
کر الیشع سے ملنے گیا۔ اُس کے پاس پہنچ کر وہ اُس کے
سامنے کھڑا ہوا اور کہا، ”آپ کے بیٹے شام کے بادشاہ
بن ہدد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ یہ جاننا چاہتا
ہے کہ کیا مَیں اپنی بیماری سے شفا پاؤں گا یا نہیں؟“
10 الیشع نے جواب دیا، ”جائیں اور اُسے اطلاع دیں،
’آپ ضرور شفا پائیں گے۔‘ لیکن رب نے مجھ پر ظاہر
کیا ہے کہ وہ حقیقت میں مر جائے گا۔“ 11 الیشع
خاموش ہو گیا اور ٹکٹکی باندھ کر بڑی دیر تک اُسے گھورتا
رہا، پھر رونے لگا۔ 12 حزائیل نے پوچھا، ”میرے آقا،
آپ کیوں رو رہے ہیں؟“ الیشع نے جواب دیا، ”مجھے
معلوم ہے کہ آپ اسرائیلیوں کو کتنا نقصان پہنچائیں
گے۔ آپ اُن کی قلعہ بند آبادیوں کو آگ لگا کر اُن
کے جوانوں کو تلوار سے قتل کر دیں گے، اُن کے
چھوٹے بچوں کو زمین پر پٹخ دیں گے اور اُن کی حاملہ
عورتوں کے پیٹ چیر ڈالیں گے۔“ 13 حزائیل بولا،
”مجھ جیسے کُتے کی کیا حیثیت ہے کہ اِتنا بڑا کام
کروں؟“ الیشع نے کہا، ”رب نے مجھے دکھا دیا ہے کہ
آپ شام کے بادشاہ بن جائیں گے۔“
14 اِس کے بعد حزائیل چلا گیا اور اپنے مالک کے
پاس واپس آیا۔ بادشاہ نے پوچھا، ”الیشع نے آپ کو کیا
بتایا؟“ حزائیل نے جواب دیا، ”اُس نے مجھے یقین دلایا
کہ آپ شفا پائیں گے۔“ 15 لیکن اگلے دن حزائیل
نے کمبل لے کر پانی میں بھگو دیا اور اُسے بادشاہ کے
منہ پر رکھ دیا۔ بادشاہ کا سانس رُک گیا اور وہ مر گیا۔ پھر
حزائیل تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہورام

16 یہورام بن یہوسفط اسرائیل کے بادشاہ یورام کی
حکومت کے پانچویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ شروع
میں وہ اپنے باپ کے ساتھ حکومت کرتا تھا۔ 17 یہورام
32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 8
سال تک حکومت کرتا رہا۔ 18 اُس کی شادی اسرائیل کے
بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے ہوئی تھی، اور وہ اسرائیل کے
بادشاہوں اور خاص کر اخی اب کے خاندان کے بُرے
نمونے پر چلتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔
19 تو بھی وہ اپنے خادم داؤد کی خاطر یہوداہ کو تباہ نہیں
کرنا چاہتا تھا، کیونکہ اُس نے داؤد سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا
اور تیری اولاد کا چراغ ہمیشہ تک جلتا رہے گا۔
20 یہورام کی حکومت کے دوران ادومیوں نے بغاوت
کی اور یہوداہ کی حکومت کو رد کر کے اپنا بادشاہ مقرر
کیا۔ 21 تب یہورام اپنے تمام رتھوں کو لے کر صعیر کے
قریب آیا۔ جب جنگ چھڑ گئی تو ادومیوں نے اُسے اور
اُس کے رتھوں پر مقرر افسروں کو گھیر لیا۔ رات کو بادشاہ
گھیرنے والوں کی صفوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گیا،
لیکن اُس کے فوجی اُسے چھوڑ کر اپنے اپنے گھر بھاگ

گئے۔ 22اِس وجہ سے ملکِ ادوم آج تک دوبارہ یہوداہ
کی حکومت کے تحت نہیں آیا۔ اُسی وقت لِبناہ شہر بھی
سرکش ہو کر خود مختار ہو گیا۔
23باقی جو کچھ یہورام کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب
میں بیان کیا گیا ہے۔ 24جب یہورام مر کر اپنے باپ
دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد
کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا
اخزیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ

25اخزیاہ بن یہورام اسرائیل کے بادشاہ یورام بن اخی
اب کی حکومت کے 12ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ
بنا۔ 26وہ 22 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اور
یروشلم میں رہ کر ایک سال بادشاہ رہا۔ اُس کی ماں عتلیاہ
اسرائیل کے بادشاہ عُمری کی پوتی تھی۔ 27اخزیاہ بھی اخی
اب کے خاندان کے بُرے نمونے پر چل پڑا۔ اخی اب
کے گھرانے کی طرح اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔
وجہ یہ تھی کہ اُس کا رشتہ اخی اب کے خاندان کے ساتھ
بندھ گیا تھا۔
28ایک دن اخزیاہ بادشاہ یورام بن اخی اب کے ساتھ
مل کر رامات جِلعاد گیا تاکہ شام کے بادشاہ حزائیل سے
لڑے۔ جب جنگ چھڑ گئی تو یورام شام کے فوجیوں
کے ہاتھوں زخمی ہوا 29اور میدانِ جنگ کو چھوڑ کر
یزرعیل واپس آیا تاکہ زخم بھر جائیں۔ جب وہ وہاں
ٹھہرا ہوا تھا تو یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ بن یہورام اُس کا
حال پوچھنے کے لئے یزرعیل آیا۔

الیشع یاہو کو مسح کرتا ہے

9 ایک دن الیشع نبی نے نبیوں کے گروہ میں سے
ایک کو بُلا کر کہا، ''سفر کے لئے کمربستہ ہو کر
رامات جِلعاد کے لئے روانہ ہو جائیں۔ زیتون کے تیل
کی یہ کُپّی اپنے ساتھ لے جائیں۔ 2وہاں پہنچ کر یاہو
بن یہوسفط بن نِمسی کو تلاش کریں۔ جب اُس سے
ملاقات ہو تو اُسے اُس کے ساتھیوں سے الگ کر کے کسی
اندرونی کمرے میں لے جائیں۔ 3وہاں کُپّی لے کر یاہو
کے سر پر تیل اُنڈیل دیں اور کہیں، 'رب فرماتا ہے کہ
مَیں تجھے تیل سے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیتا
ہوں۔' اِس کے بعد دیر نہ کریں بلکہ فوراً دروازے کو
کھول کر بھاگ جائیں!''
4چنانچہ جوان نبی رامات جِلعاد کے لئے روانہ ہوا۔
5جب وہاں پہنچا تو فوجی افسر مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔
وہ اُن کے قریب گیا اور بولا، ''میرے پاس کمانڈر کے
لئے پیغام ہے۔'' یاہو نے سوال کیا، ''ہم میں سے کس
کے لئے؟'' نبی نے جواب دیا، ''آپ ہی کے لئے۔''
6یاہو کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ گھر میں گیا۔ وہاں
نبی نے یاہو کے سر پر تیل اُنڈیل کر کہا، ''رب اسرائیل
کا خدا فرماتا ہے، 'مَیں نے تجھے مسح کر کے اپنی قوم کا
بادشاہ بنا دیا ہے۔ 7تجھے اپنے مالک اخی اب کے پورے
خاندان کو ہلاک کرنا ہے۔ یوں مَیں اُن نبیوں کا انتقام
لوں گا جو میری خدمت کرتے ہوئے شہید ہو گئے ہیں۔
ہاں، مَیں رب کے اُن تمام خادموں کا بدلہ لوں گا جنہیں
ایزبل نے قتل کیا ہے۔ 8اخی اب کا پورا گھرانا تباہ ہو
جائے گا۔ مَیں اُس کے خاندان کے ہر مرد کو ہلاک کر
دوں گا، خواہ وہ بالغ ہو یا بچہ۔ 9میرا اخی اب کے خاندان
کے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو مَیں نے یُربعام بن نباط

اور بعشا بن اخیاہ کے خاندانوں کے ساتھ کیا۔ 10 جہاں
تک ایزبل کا تعلق ہے اُسے دفنایا نہیں جائے گا بلکہ کُتے
اُسے یزرعیل کی زمین پر کھا جائیں گے‘۔“ یہ کہہ کر نبی
دروازہ کھول کر بھاگ گیا۔
11 جب یاہو نکل کر اپنے ساتھی افسروں کے پاس
واپس آیا تو اُنہوں نے پوچھا، ”کیا سب خیریت ہے؟
یہ دیوانہ آپ سے کیا چاہتا تھا؟“ یاہو بولا، ”خیر، آپ
تو اِس قسم کے لوگوں کو جانتے ہیں کہ کس طرح کی
گپیں ہانکتے ہیں۔“ 12 لیکن اُس کے ساتھی اِس جواب
سے مطمئن نہ ہوئے، ”جھوٹ! صحیح بات بتائیں۔“
پھر یاہو نے اُنہیں کھل کر بات بتائی، ”آدمی نے کہا،
’رب فرماتا ہے کہ مَیں نے تجھے مسح کر کے اسرائیل کا
بادشاہ بنا دیا ہے‘۔“
13 یہ سن کر افسروں نے جلدی جلدی اپنی چادروں کو
اُتار کر اُس کے سامنے سیڑھیوں پر بچھا دیا۔ پھر وہ نرسنگا
بجا بجا کر نعرہ لگانے لگے، ”یاہو بادشاہ زندہ باد!“

یورام اور اخزیاہ کا انجام

14 یاہو بن یہوسفط بن نِمسی فوراً یورام بادشاہ کو
تخت سے اُتارنے کے منصوبے باندھنے لگا۔ یورام اُس
وقت پوری اسرائیلی فوج سمیت رامات جلعاد کے قریب
دمشق کے بادشاہ حزائیل سے لڑ رہا تھا۔ لیکن شہر کا دفاع
کرتے کرتے 15 بادشاہ شام کے فوجیوں کے ہاتھوں زخمی
ہو گیا تھا اور میدانِ جنگ کو چھوڑ کر یزرعیل واپس آیا
تھا تاکہ زخم بھر جائیں۔ اب یاہو نے اپنے ساتھی افسروں
سے کہا، ”اگر آپ واقعی میرے ساتھ ہیں تو کسی کو بھی
شہر سے نکلنے نہ دیں، ورنہ خطرہ ہے کہ کوئی یزرعیل جا کر
بادشاہ کو اطلاع دے دے۔“ 16 پھر وہ رتھ پر سوار ہو
کر یزرعیل چلا گیا جہاں یورام آرام کر رہا تھا۔ اُس وقت
یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ بھی یورام سے ملنے کے لئے یزرعیل
آیا ہوا تھا۔
17 جب یزرعیل کے بُرج پر کھڑے پہرے دار نے
یاہو کے غول کو شہر کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو اُس
نے بادشاہ کو اطلاع دی۔ یورام نے حکم دیا، ”ایک
گھڑسوار کو اُن کی طرف بھیج کر اُن سے معلوم کریں کہ
سب خیریت ہے یا نہیں۔“ 18 گھڑسوار شہر سے نکلا اور
یاہو کے پاس آ کر کہا، ”بادشاہ پوچھتے ہیں کہ کیا سب
خیریت ہے؟“ یاہو نے جواب دیا، ”اِس سے آپ کا
کیا واسطہ؟ آئیں، میرے پیچھے ہو لیں۔“ بُرج پر کے
پہرے دار نے بادشاہ کو اطلاع دی، ”قاصد اُن تک پہنچ
گیا ہے، لیکن وہ واپس نہیں آ رہا۔“
19 تب بادشاہ نے ایک اَور گھڑسوار کو بھیج دیا۔ یاہو
کے پاس پہنچ کر اُس نے بھی کہا، ”بادشاہ پوچھتے ہیں کہ
کیا سب خیریت ہے؟“ یاہو نے جواب دیا، ”اِس سے
آپ کا کیا واسطہ؟ میرے پیچھے ہو لیں۔“ 20 بُرج پر کے
پہرے دار نے یہ دیکھ کر بادشاہ کو اطلاع دی، ”ہمارا
قاصد اُن تک پہنچ گیا ہے، لیکن یہ بھی واپس نہیں آ رہا۔
ایسا لگتا ہے کہ اُن کا راہنما یاہو بن نِمسی ہے، کیونکہ وہ
اپنے رتھ کو دیوانے کی طرح چلا رہا ہے۔“
21 یورام نے حکم دیا، ”میرے رتھ کو تیار کرو!“
پھر وہ اور یہوداہ کا بادشاہ اپنے اپنے رتھ میں سوار ہو کر
یاہو سے ملنے کے لئے شہر سے نکلے۔ اُن کی ملاقات
اُس باغ کے پاس ہوئی جو نبوت یزرعیلی سے چھین لیا
گیا تھا۔ 22 یاہو کو پہچان کر یورام نے پوچھا، ”یاہو، کیا
سب خیریت ہے؟“ یاہو بولا، ”خیریت کیسے ہو سکتی
ہے جب تیری ماں ایزبل کی بُت پرستی اور جادوگری ہر

طرف پھیلی ہوئی ہے؟'' 23 یورام بادشاہ چلّا اُٹھا، ''اے
اخزیاہ، غداری!'' اور مُڑ کر بھاگنے لگا۔
24 یاہو نے فوراً اپنی کمان کھینچ کر تیر چلایا جو سیدھا
یورام کے کندھوں کے درمیان یوں لگا کہ دل میں سے
گزر گیا۔ بادشاہ ایک دم اپنے رتھ میں گر پڑا۔ 25 یاہو
نے اپنے ساتھ والے افسر بِدقر سے کہا، ''اِس کی لاش
اُٹھا کر اُس باغ میں پھینک دیں جو نبوت یزرعیلی سے
چھین لیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ دن یاد کریں جب ہم دونوں
اپنے رتھوں کو اِس کے باپ اخی اب کے پیچھے چلا رہے
تھے اور رب نے اخی اب کے بارے میں اعلان کیا،
26 'یقین جان کہ کل نبوت اور اُس کے بیٹوں کا قتل
مجھ سے چھپا نہ رہا۔ اِس کا معاوضہ مَیں تجھے نبوت کی
اِسی زمین پر دوں گا۔' چنانچہ اب یورام کو اُٹھا کر اُس
زمین پر پھینک دیں تاکہ رب کی بات پوری ہو جائے۔''
27 جب یہوداہ کے بادشاہ اخزیاہ نے یہ دیکھا تو وہ
بیت گان کا راستہ لے کر فرار ہو گیا۔ یاہو اُس کا تعاقب
کرتے ہوئے چلّایا، ''اُسے بھی مار دو!'' اِبلیعام کے
قریب جہاں راستہ جور کی طرف چڑھتا ہے اخزیاہ اپنے
رتھ میں چلتے چلتے زخمی ہوا۔ وہ بچ تو نکلا لیکن مجِدّو پہنچ
کر مر گیا۔ 28 اُس کے ملازم لاش کو رتھ پر رکھ کر یروشلم
لائے۔ وہاں اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا
شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ 29 اخزیاہ یورام
بن اخی اب کی حکومت کے 11ویں سال میں یہوداہ کا
بادشاہ بن گیا تھا۔

ایزبل کا انجام

30 اِس کے بعد یاہو یزرعیل چلا گیا۔ جب ایزبل کو
اطلاع ملی تو اُس نے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگا کر اپنے
بالوں کو خوب صورتی سے سنوارا اور پھر کھڑکی سے باہر
جھانکنے لگی۔ 31 جب یاہو محل کے گیٹ میں داخل ہوا
تو ایزبل چلّائی، ''اے زِمری جس نے اپنے مالک کو
قتل کر دیا ہے، کیا سب خیریت ہے؟'' 32 یاہو نے
اوپر دیکھ کر آواز دی، ''کون میرے ساتھ ہے، کون؟''
دو یا تین خواجہ سراؤں نے کھڑکی سے باہر دیکھ کر
اُس پر نظر ڈالی 33 تو یاہو نے اُنہیں حکم دیا، ''اُسے نیچے
پھینک دو!''
تب اُنہوں نے ملکہ کو نیچے پھینک دیا۔ وہ اِتنے
زور سے زمین پر گری کہ خون کے چھینٹے دیوار اور
گھوڑوں پر پڑ گئے۔ یاہو اور اُس کے لوگوں نے اپنے
رتھوں کو اُس کے اوپر سے گزرنے دیا۔ 34 پھر یاہو محل
میں داخل ہوا اور کھایا اور پیا۔ اِس کے بعد اُس نے
حکم دیا، ''کوئی جائے اور اُس لعنتی عورت کو دفن کرے،
کیونکہ وہ بادشاہ کی بیٹی تھی۔''
35 لیکن جب ملازم اُسے دفن کرنے کے لئے باہر
نکلے تو دیکھا کہ صرف اُس کی کھوپڑی، ہاتھ اور پاؤں باقی
رہ گئے ہیں۔ 36 یاہو کے پاس واپس جا کر اُنہوں نے
اُسے آگاہ کیا۔ تب اُس نے کہا، ''اب سب کچھ پورا
ہوا ہے جو رب نے اپنے خادم الیاس تِشبی کی معرفت
فرمایا تھا، 'یزرعیل کی زمین پر کُتے ایزبل کی لاش کھا
جائیں گے۔ 37 اُس کی لاش یزرعیل کی زمین پر گوبر کی
طرح پڑی رہے گی تاکہ کوئی یقین سے نہ کہہ سکے کہ وہ
کہاں ہے'۔''

یاہو اخی اب کی اولاد کو ہلاک کرتا ہے

10 سامریہ میں اخی اب کے 70 بیٹے تھے۔
اب یاہو نے خط لکھ کر سامریہ بھیج دیئے۔

یزرعیل کے افسروں، شہر کے بزرگوں اور اخی اب کے
بیٹوں کے سرپرستوں کو یہ خط مل گئے، اور اُن میں ذیل
کی خبر لکھی تھی،
2 ”آپ کے مالک کے بیٹے آپ کے پاس ہیں۔ آپ
قلعہ بند شہر میں رہتے ہیں، اور آپ کے پاس ہتھیار،
رتھ اور گھوڑے بھی ہیں۔ اِس لئے مَیں آپ کو چیلنج دیتا
ہوں کہ یہ خط پڑھتے ہی 3 اپنے مالک کے سب سے
اچھے اور لائق بیٹے کو چن کر اُسے اُس کے باپ کے
تخت پر بٹھا دیں۔ پھر اپنے مالک کے خاندان کے
لئے لڑیں!“
4 لیکن سامریہ کے بزرگ بے حد سہم گئے اور آپس
میں کہنے لگے، ”اگر دو بادشاہ اُس کا مقابلہ نہ کر سکے
تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟“ 5 اِس لئے محل کے انچارج،
سامریہ پر مقرر افسر، شہر کے بزرگوں اور اخی اب کے
بیٹوں کے سرپرستوں نے یاہو کو پیغام بھیجا، ”ہم آپ
کے خادم ہیں اور جو کچھ آپ کہیں گے ہم کرنے کے
لئے تیار ہیں۔ ہم کسی کو بادشاہ مقرر نہیں کریں گے۔ جو
کچھ آپ مناسب سمجھتے ہیں وہ کریں۔“
6 یہ پڑھ کر یاہو نے ایک اَور خط لکھ کر سامریہ
بھیجا۔ اُس میں لکھا تھا، ”اگر آپ واقعی میرے ساتھ ہیں
اور میرے تابع رہنا چاہتے ہیں تو اپنے مالک کے بیٹوں
کے سروں کو کاٹ کر کل اِس وقت تک یزرعیل میں
میرے پاس لے آئیں۔“ کیونکہ اخی اب کے 70 بیٹے
سامریہ کے بڑوں کے پاس رہ کر پرورش پا رہے تھے۔
7 جب خط اُن کے پاس پہنچ گیا تو اِن آدمیوں نے 70
کے 70 شہزادوں کو ذبح کر دیا اور اُن کے سروں کو
ٹوکروں میں رکھ کر یزرعیل میں یاہو کے پاس بھیج دیا۔
8 ایک قاصد نے یاہو کے پاس آ کر اطلاع دی،
”وہ بادشاہ کے بیٹوں کے سر لے کر آئے ہیں۔“ تب
یاہو نے حکم دیا، ”شہر کے دروازے پر اُن کے دو ڈھیر
لگا دو اور اُنہیں صبح تک وہیں رہنے دو۔“ 9 اگلے دن
یاہو صبح کے وقت نکلا اور دروازے کے پاس کھڑے
ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوا، ”یورام کی موت کے
ناتے سے آپ بےالزام ہیں۔ مَیں ہی نے اپنے مالک
کے خلاف منصوبے باندھ کر اُسے مار ڈالا۔ لیکن کس
نے اِن تمام بیٹوں کا سر قلم کر دیا؟ 10 چنانچہ آج جان
لیں کہ جو کچھ بھی رب نے اخی اب اور اُس کے خاندان
کے بارے میں فرمایا ہے وہ پورا ہو جائے گا۔ جس
کا اعلان رب نے اپنے خادم الیاس کی معرفت کیا ہے
وہ اُس نے کر لیا ہے۔“ 11 اِس کے بعد یاہو نے
یزرعیل میں رہنے والے اخی اب کے باقی تمام رشتے
داروں، بڑے افسروں، قریبی دوستوں اور پجاریوں کو ہلاک
کر دیا۔ ایک بھی نہ بچا۔
12 پھر وہ سامریہ کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں جب
بیت عِقد روئیم کے قریب پہنچ گیا 13 تو اُس کی ملاقات
یہوداہ کے بادشاہ اخزیاہ کے چند ایک رشتے داروں سے
ہوئی۔ یاہو نے پوچھا، ”آپ کون ہیں؟“ اُنہوں نے
جواب دیا، ”ہم اخزیاہ کے رشتے دار ہیں اور سامریہ کا
سفر کر رہے ہیں۔ وہاں ہم بادشاہ اور ملکہ کے بیٹوں سے
ملنا چاہتے ہیں۔“ 14 تب یاہو نے حکم دیا، ”اُنہیں زندہ
پکڑو!“ اُنہوں نے اُنہیں زندہ پکڑ کر بیت عِقد کے حوض
کے پاس مار ڈالا۔ 42 آدمیوں میں سے ایک بھی نہ بچا۔
15 اُس جگہ کو چھوڑ کر یاہو آگے نکلا۔ چلتے چلتے اُس
کی ملاقات یوندب بن ریکاب سے ہوئی جو اُس سے ملنے
آ رہا تھا۔ یاہو نے سلام کر کے کہا، ”کیا آپ کا دل
میرے بارے میں مخلص ہے جیسا کہ میرا دل آپ کے

بارے میں ہے؟“ یوندب نے جواب دیا، ”جی ہاں۔“
یاہو بولا، ”اگر ایسا ہے، تو میرے ساتھ ہاتھ ملائیں۔“
یوندب نے اُس کے ساتھ ہاتھ ملایا تو یاہو نے اُسے اپنے
رتھ پر سوار ہونے دیا۔ 16 پھر یاہو نے کہا، ”آئیں
میرے ساتھ اور میری رب کے لئے جد و جہد دیکھیں۔“
چنانچہ یوندب یاہو کے ساتھ سامریہ چلا گیا۔
17 سامریہ پہنچ کر یاہو نے اخی اب کے خاندان کے
جتنے افراد اب تک بچ گئے تھے ہلاک کر دیئے۔ جس
طرح رب نے الیاس کو فرمایا تھا اُسی طرح اخی اب کا پورا
گھرانا مٹ گیا۔

یاہو بعل کے تمام پجاریوں کو قتل کرتا ہے

18 اِس کے بعد یاہو نے تمام لوگوں کو جمع کر کے
اعلان کیا، ”اخی اب نے بعل دیوتا کی پرستش تھوڑی کی
ہے۔ مَیں کہیں زیادہ اُس کی پوجا کروں گا! 19 اب جا
کر بعل کے تمام نبیوں، خدمت گزاروں اور پجاریوں کو
بُلا لائیں۔ خیال کریں کہ ایک بھی دُور نہ رہے، کیونکہ
مَیں بعل کو بڑی قربانی پیش کروں گا۔ جو بھی آنے سے
انکار کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔“
اِس طرح یاہو نے بعل کے خدمت گزاروں کے
لئے جال بچھا دیا تاکہ وہ اُس میں پھنس کر ہلاک ہو
جائیں۔ 20-21 اُس نے پورے اسرائیل میں قاصد بھیج کر
اعلان کیا، ”بعل دیوتا کے لئے مقدّس عید منائیں!“
چنانچہ بعل کے تمام پجاری آئے، اور ایک بھی اجتماع
سے دُور نہ رہا۔ اِتنے جمع ہوئے کہ بعل کا مندر ایک
سرے سے دوسرے سرے تک بھر گیا۔
22 یاہو نے عید کے کپڑوں کے انچارج کو حکم دیا،
”بعل کے تمام پجاریوں کو عید کے لباس دے دینا۔“
چنانچہ سب کو لباس دیئے گئے۔ 23 پھر یاہو اور یوندب
بن ریکاب بعل کے مندر میں داخل ہوئے، اور یاہو
نے بعل کے خدمت گزاروں سے کہا، ”دھیان دیں کہ
یہاں آپ کے ساتھ رب کا کوئی خادم موجود نہ ہو۔
صرف بعل کے پجاری ہونے چاہئیں۔“
24 دونوں آدمی سامنے گئے تاکہ ذبح کی اور بھسم ہونے
والی قربانیاں پیش کریں۔ اِتنے میں یاہو کے 80
آدمی باہر مندر کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔ یاہو نے
اُنہیں حکم دے کر کہا تھا، ”خبردار! جو پوجا کرنے
والوں میں سے کسی کو بچنے دے اُسے سزائے موت دی
جائے گی۔“
25 جوں ہی یاہو بھسم ہونے والی قربانی کو چڑھانے
سے فارغ ہوا تو اُس نے اپنے محافظوں اور افسروں
کو حکم دیا، ”اندر جا کر سب کو مار دینا۔ ایک بھی بچنے
نہ پائے۔“ وہ داخل ہوئے اور اپنی تلواروں کو کھینچ کر
سب کو مار ڈالا۔ لاشوں کو اُنہوں نے باہر پھینک دیا۔
پھر وہ مندر کے سب سے اندر والے کمرے میں گئے
26 جہاں بُت تھا۔ اُسے اُنہوں نے نکال کر جلا دیا
27 اور بعل کا ستون بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ بعل
کا پورا مندر ڈھا دیا گیا، اور وہ جگہ بیت الخلا بن گئی۔ آج
تک وہ اِس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یاہو کی حکومت

28 اِس طرح یاہو نے اسرائیل میں بعل دیوتا کی
پوجا ختم کر دی۔ 29 تو بھی وہ یُربعام بن نباط کے اُن
گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو
اُکسایا تھا۔ بیت ایل اور دان میں قائم سونے کے بچھڑوں
کی پوجا ختم نہ ہوئی۔

30 ایک دن رب نے یاہو سے کہا، ”جو کچھ مجھے
پسند ہے اُسے تُو نے اچھی طرح سرانجام دیا ہے، کیونکہ
تُو نے اخی اب کے گھرانے کے ساتھ سب کچھ کیا ہے
جو میری مرضی تھی۔ اِس وجہ سے تیری اولاد چوتھی پشت
تک اسرائیل پر حکومت کرتی رہے گی۔“ 31 لیکن یاہو
نے پورے دل سے رب اسرائیل کے خدا کی شریعت کے
مطابق زندگی نہ گزاری۔ وہ اُن گناہوں سے باز آنے
کے لئے تیار نہیں تھا جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو
اُکسایا تھا۔

32 یاہو کی حکومت کے دوران رب اسرائیل کا علاقہ
چھوٹا کرنے لگا۔ شام کے بادشاہ حزائیل نے اسرائیل کے
اُس پورے علاقے پر قبضہ کر لیا 33 جو دریائے یردن
کے مشرق میں تھا۔ جد، روبن اور منسّی کا علاقہ جِلعاد بسن
سے لے کر دریائے ارنون پر واقع عروعیر تک شام کے
بادشاہ کے ہاتھ میں آ گیا۔

34 باقی جو کچھ یاہو کی حکومت کے دوران ہوا، جو اُس
نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ ’شاہانِ
اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔
35-36 وہ 28 سال سامریہ میں بادشاہ رہا۔ وہاں وہ دفن
بھی ہوا۔ جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس
کا بیٹا یہوآخز تخت نشین ہوا۔

یہوداہ میں عتلیاہ کی ظالمانہ حکومت

11 جب اخزیاہ کی ماں عتلیاہ کو معلوم ہوا کہ
میرا بیٹا مر گیا ہے تو وہ اخزیاہ کی تمام اولاد
کو قتل کرنے لگی۔ 2 لیکن اخزیاہ کی سگی بہن یہوسبع نے
اخزیاہ کے چھوٹے بیٹے یوآس کو چپکے سے اُن شہزادوں میں
سے نکال لیا جنہیں قتل کرنا تھا اور اُسے اُس کی دایہ کے
ساتھ ایک سٹور میں چھپا دیا جس میں بستر وغیرہ محفوظ
رکھے جاتے تھے۔ اِس طرح وہ بچ گیا۔ 3 بعد میں یوآس
کو رب کے گھر میں منتقل کیا گیا جہاں وہ اُس کے ساتھ
اُن چھ سالوں کے دوران چھپا رہا جب عتلیاہ ملکہ تھی۔

عتلیاہ کا انجام، اور یوآس بادشاہ بن جاتا ہے

4 عتلیاہ کی حکومت کے ساتویں سال میں یہویدع
امام نے سَو سَو سپاہیوں پر مقرر افسروں، کاری نامی دستوں
اور شاہی محافظوں کو رب کے گھر میں بُلا لیا۔ وہاں
اُس نے قسم کھلا کر اُن سے عہد باندھا۔ پھر اُس نے
بادشاہ کے بیٹے یوآس کو پیش کر کے 5 اُنہیں ہدایت کی،
”اگلے سبت کے دن آپ میں سے جتنے ڈیوٹی پر آئیں
گے وہ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک حصہ شاہی
محل پر پہرا دے، 6 دوسرا صور نامی دروازے پر اور تیسرا
شاہی محافظوں کے پیچھے کے دروازے پر۔ یوں آپ
رب کے گھر کی حفاظت کریں گے۔ 7 دوسرے دو گروہ
جو سبت کے دن ڈیوٹی نہیں کرتے اُنہیں رب کے گھر
میں آ کر یوآس بادشاہ کی پہرا داری کرنی ہے۔ 8 وہ اُس
کے اردگرد دائرہ بنا کر اپنے ہتھیاروں کو پکڑے رکھیں
اور جہاں بھی وہ جائے اُسے گھیرے رکھیں۔ جو بھی اِس
دائرے میں گھُسنے کی کوشش کرے اُسے مار ڈالنا۔“

9 سَو سَو سپاہیوں پر مقرر افسروں نے ایسا ہی کیا۔ اگلے
سبت کے دن وہ سب اپنے فوجیوں سمیت یہویدع امام
کے پاس آئے۔ وہ بھی آئے جو ڈیوٹی پر تھے اور وہ بھی
جن کی اب چھٹی تھی۔ 10 امام نے افسروں کو داؤد بادشاہ
کے وہ نیزے اور ڈھالیں دیں جو اب تک رب کے گھر
میں محفوظ رکھی ہوئی تھیں۔ 11 پھر محافظ ہتھیاروں کو ہاتھ
میں پکڑے بادشاہ کے گرد کھڑے ہو گئے۔ قربان گاہ

اور رب کے گھر کے درمیان اُن کا دائرہ رب کے گھر کی
جنوبی دیوار سے لے کر اُس کی شمالی دیوار تک پھیلا ہوا
تھا۔ 12 پھر یہویدع بادشاہ کے بیٹے یوآس کو باہر لایا اور
اُس کے سر پر تاج رکھ کر اُسے قوانین کی کتاب دے
دی۔ یوں یوآس کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ اُنہوں نے اُسے
مسح کر کے تالیاں بجائیں اور بلند آواز سے نعرہ لگانے
لگے، ”بادشاہ زندہ باد!“
13 جب محافظوں اور باقی لوگوں کا شور عتلیاہ تک
پہنچا تو وہ رب کے گھر کے صحن میں اُن کے پاس آئی۔
14 وہاں پہنچ کر وہ کیا دیکھتی ہے کہ نیا بادشاہ اُس ستون
کے پاس کھڑا ہے جہاں بادشاہ رواج کے مطابق کھڑا
ہوتا ہے، اور وہ افسروں اور تُرم بجانے والوں سے گھرا ہوا
ہے۔ تمام اُمّت بھی ساتھ کھڑی تُرم بجا بجا کر خوشی منا
رہی ہے۔ عتلیاہ رنجش کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ کر
چیخ اُٹھی، ”غداری، غداری!“
15 یہویدع امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر اُن افسروں
کو بُلایا جن کے سپرد فوج کی گئی تھی اور اُنہیں حکم دیا،
”اُسے باہر لے جائیں، کیونکہ مناسب نہیں کہ اُسے
رب کے گھر کے پاس مارا جائے۔ اور جو بھی اُس کے
پیچھے آئے اُسے تلوار سے مار دینا۔“
16 وہ عتلیاہ کو پکڑ کر اُس راستے پر لے گئے جس پر
چلتے ہوئے گھوڑے محل کے پاس پہنچتے ہیں۔ وہاں اُسے
مار دیا گیا۔ 17 پھر یہویدع نے بادشاہ اور قوم کے ساتھ
مل کر رب سے عہد باندھ کر وعدہ کیا کہ ہم رب کی قوم
رہیں گے۔ اِس کے علاوہ بادشاہ نے یہویدع کی معرفت
قوم سے بھی عہد باندھا۔ 18 اِس کے بعد اُمّت کے تمام
لوگ بعل کے مندر پر ٹوٹ پڑے اور اُسے ڈھا دیا۔
اُس کی قربان گاہوں اور بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے
اُنہوں نے بعل کے پجاری متان کو قربان گاہوں کے
سامنے ہی مار ڈالا۔
رب کے گھر پر پہرے دار کھڑے کرنے کے بعد
19 یہویدع سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں، کاری نامی
دستوں، محل کے محافظوں اور باقی پوری اُمّت کے ہمراہ
جلوس نکال کر بادشاہ کو رب کے گھر سے محل میں لے
گیا۔ وہ محافظوں کے دروازے سے ہو کر داخل ہوئے۔
بادشاہ شاہی تخت پر بیٹھ گیا، 20 اور تمام اُمّت خوشی مناتی
رہی۔ یوں یروشلم شہر کو سکون ملا، کیونکہ عتلیاہ کو محل
کے پاس تلوار سے مار دیا گیا تھا۔

یہوداہ کا بادشاہ یوآس

21 یوآس سات سال کا تھا جب تخت نشین ہوا۔
12 وہ اسرائیل کے بادشاہ یاہو کی حکومت کے
ساتویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا، اور
یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 40 سال تھا۔ اُس
کی ماں ضِبیاہ بیرسبع کی رہنے والی تھی۔ 2 جب تک
یہویدع اُس کی راہنمائی کرتا تھا یوآس وہ کچھ کرتا رہا جو
رب کو پسند تھا۔ 3 تو بھی اونچی جگہوں کے مندر دُور نہ
کئے گئے۔ عوام معمول کے مطابق وہاں اپنی قربانیاں
پیش کرتے اور بخور جلاتے رہے۔

یوآس رب کے گھر کی مرمت کرواتا ہے

4 ایک دن یوآس نے اماموں کو حکم دیا، ”رب کے
لئے مخصوص جتنے بھی پیسے رب کے گھر میں لائے جاتے
ہیں اُن سب کو جمع کریں، چاہے وہ مردم شماری کے

ٹیکس[a] یا کسی مَنت کے ضمن میں دیئے گئے ہوں،
چاہے رضاکارانہ طور پر ادا کئے گئے ہوں۔ 5 یہ تمام پیسے
اماموں کے سپرد کئے جائیں۔ اِن سے آپ کو جہاں بھی
ضرورت ہے رب کے گھر کی دراڑوں کی مرمت کروانی
ہے۔“ 6 لیکن یوآس کی حکومت کے 23ویں سال
میں اُس نے دیکھا کہ اب تک رب کے گھر کی دراڑوں
کی مرمت نہیں ہوئی۔ 7 تب اُس نے یہویدع اور باقی
اماموں کو بُلا کر پوچھا، ”آپ رب کے گھر کی مرمت
کیوں نہیں کرا رہے؟ اب سے آپ کو اِن پیسوں سے
آپ کی اپنی ضروریات پوری کرنے کی اجازت نہیں
بلکہ تمام پیسے رب کے گھر کی مرمت کے لئے استعمال
کرنے ہیں۔“

8 امام مان گئے کہ اب سے ہم لوگوں سے ہدیہ نہیں
لیں گے اور کہ اِس کے بدلے ہمیں رب کے گھر
کی مرمت نہیں کروانی پڑے گی۔ 9 پھر یہویدع امام
نے ایک صندوق لے کر اُس کے ڈھکنے میں سوراخ بنا
دیا۔ اِس صندوق کو اُس نے قربان گاہ کے پاس رکھ
دیا، اُس دروازے کے دہنی طرف جس میں سے پرستار
رب کے گھر کے صحن میں داخل ہوتے تھے۔ جب
لوگ اپنے ہدیہ جات رب کے گھر میں پیش کرتے تو
دروازے کی پہرا داری کرنے والے امام تمام پیسوں کو
صندوق میں ڈال دیتے۔ 10 جب کبھی پتا چلتا کہ صندوق
بھر گیا ہے تو بادشاہ کا میرمنشی اور امامِ اعظم آتے اور تمام
پیسے گن کر تھیلیوں میں ڈال دیتے تھے۔ 11 پھر یہ
گنے ہوئے پیسے اُن ٹھیکے داروں کو دیئے جاتے جن کے
سپرد رب کے گھر کی مرمت کا کام کیا گیا تھا۔ اِن پیسوں
سے وہ مرمت کرنے والے کاری گروں کی اُجرت ادا
کرتے تھے۔ اِن میں بڑھئی، عمارت پر کام کرنے والے،
12 راج اور پتھر تراشنے والے شامل تھے۔ اِس کے
علاوہ اُنہوں نے یہ پیسے دراڑوں کی مرمت کے لئے درکار
لکڑی اور تراشے ہوئے پتھروں کے لئے بھی استعمال
کئے۔ باقی جتنے اخراجات رب کے گھر کو بحال کرنے
کے لئے ضروری تھے وہ سب اِن پیسوں سے پورے
کئے گئے۔ 13 لیکن اِن ہدیہ جات سے سونے یا چاندی
کی چیزیں نہ بنوائی گئیں، نہ چاندی کے باسن، بتی کترنے
کے اوزار، چھڑکاؤ کے کٹورے یا تُرم۔ 14 یہ صرف اور
صرف ٹھیکے داروں کو دیئے گئے تاکہ وہ رب کے گھر
کی مرمت کر سکیں۔ 15 ٹھیکے داروں سے حساب نہ لیا
گیا جب اُنہیں کاری گروں کو پیسے دینے تھے، کیونکہ وہ
قابلِ اعتماد تھے۔

16 محض وہ پیسے جو قصور اور گناہ کی قربانیوں کے لئے
ملتے تھے رب کے گھر کی مرمت کے لئے استعمال نہ
ہوئے۔ وہ اماموں کا حصہ رہے۔

خراج ملنے پر حزائیل یروشلم کو چھوڑتا ہے

17 اُن دنوں میں شام کے بادشاہ حزائیل نے جات
پر حملہ کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ اِس کے بعد وہ مُڑ کر
یروشلم کی طرف بڑھنے لگا تاکہ اُس پر بھی حملہ کرے۔
18 یہ دیکھ کر یہوداہ کے بادشاہ یوآس نے اُن تمام ہدیہ
جات کو اکٹھا کیا جو اُس کے باپ دادا یہوسفط، یہورام
اور اخزیاہ نے رب کے گھر کے لئے مخصوص کئے تھے۔
اُس نے وہ بھی جمع کئے جو اُس نے خود رب کے گھر کے
لئے مخصوص کئے تھے۔ یہ چیزیں اُس سارے سونے
کے ساتھ ملا کر جو رب کے گھر اور شاہی محل کے

[a] دیکھئے خروج 30:11-16

خزانوں میں تھا اُس نے سب کچھ حزائیل کو بھیج دیا۔
تب حزائیل یروشلم کو چھوڑ کر چلا گیا۔

یوآس کی موت

19 باقی جو کچھ یوآس کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو کچھ اُس نے کیا اُس کا ذکر 'شاہانِ یہوداہ' کی کتاب
میں کیا گیا ہے۔ 20 ایک دن اُس کے افسروں نے اُس
کے خلاف سازش کر کے اُسے قتل کر دیا جب وہ بیت
مِلّو کے پاس اُس راستے پر تھا جو سِلّا کی طرف اُتر جاتا
تھا۔ 21 قاتلوں کے نام یوزبد بن سِمعات اور یہوزبد بن
شومیر تھے۔ یوآس کو یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد
کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا
اَمَصیاہ تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ یہوآخز

13 یہوآخز بن یاہو یہوداہ کے بادشاہ یوآس
بن اخزیاہ کی حکومت کے 23ویں سال
میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ 17
سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت سامریہ رہا۔ 2 اُس کا چال
چلن رب کو ناپسند تھا، کیونکہ وہ بھی یُربعام بن نباط کے
بُرے نمونے پر چلتا رہا۔ اُس نے وہ گناہ جاری رکھے جو
کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔ اُس بُت پرستی
سے وہ کبھی باز نہ آیا۔ 3 اِس وجہ سے رب اسرائیل سے
بہت ناراض ہوا، اور وہ شام کے بادشاہ حزائیل اور اُس
کے بیٹے بن ہدد کے وسیلے سے اُنہیں بار بار دباتا رہا۔
4 لیکن پھر یہوآخز نے رب کا غضب ٹھنڈا کیا، اور
رب نے اُس کی منتیں سنیں، کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ
شام کا بادشاہ اسرائیل پر کتنا ظلم کر رہا ہے۔ 5 رب
نے کسی کو بھیج دیا جس نے اُنہیں شام کے ظلم سے آزاد
کروایا۔ اِس کے بعد وہ پہلے کی طرح سکون کے ساتھ
اپنے گھروں میں رہ سکتے تھے۔ 6 تو بھی وہ اُن گناہوں
سے باز نہ آئے جو کرنے پر یُربعام نے اُنہیں اُکسایا
تھا بلکہ اُن کی یہ بُت پرستی جاری رہی۔ یسیرت دیوی کا
بُت بھی سامریہ سے ہٹایا نہ گیا۔
7 آخر میں یہوآخز کے صرف 50 گھڑسوار، 10 رتھ
اور 10,000 پیادہ سپاہی رہ گئے۔ فوج کا باقی حصہ
شام کے بادشاہ نے تباہ کر دیا تھا۔ اُس نے اسرائیلی
فوجیوں کو کچل کر یوں اُڑا دیا تھا جس طرح ڈھول اناج
کو گاہتے وقت اُڑ جاتی ہے۔
8 باقی جو کچھ یہوآخز کی حکومت کے دوران ہوا،
جو کچھ اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں
وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کی گئی
ہیں۔ 9 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے
سامریہ میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یہوآس تخت
نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ یہوآس

10 یہوآس بن یہوآخز یہوداہ کے بادشاہ یوآس کی
حکومت کے 37ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔
11 یہوآس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں
سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل
کو اُکسایا تھا بلکہ یہ بُت پرستی جاری رہی۔ 12 باقی جو کچھ
یہوآس کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا
اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی
تاریخ' کی کتاب میں درج ہیں۔ اُس میں اُس کی یہوداہ
کے بادشاہ اَمَصیاہ کے ساتھ جنگ کا ذکر بھی ہے۔

13 جب یہوآس مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو
اُسے سامریہ میں شاہی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر یُربعام دوم
تخت پر بیٹھ گیا۔

بسترِ مرگ پر یہوآس کی الیشع سے ملاقات

14 یہوآس کے دورِ حکومت میں الیشع شدید بیمار ہو
گیا۔ جب وہ مرنے کو تھا تو اسرائیل کا بادشاہ یہوآس اُس
سے ملنے گیا۔ اُس کے اوپر جھک کر وہ خوب رو پڑا اور
چلّایا، ”ہائے، میرے باپ، میرے باپ۔ اسرائیل کے
رتھ اور اُس کے گھوڑے!“ 15 الیشع نے اُسے حکم دیا،
”ایک کمان اور کچھ تیر لے آئیں۔“ بادشاہ کمان اور
تیر الیشع کے پاس لے آیا۔ 16 پھر الیشع بولا، ”کمان
کو پکڑیں۔“ جب بادشاہ نے کمان کو پکڑ لیا تو الیشع نے
اپنے ہاتھ اُس کے ہاتھوں پر رکھ دیئے۔ 17 پھر اُس
نے حکم دیا، ”مشرقی کھڑکی کو کھول دیں۔“ بادشاہ نے
اُسے کھول دیا۔ الیشع نے کہا، ”تیر چلائیں!“ بادشاہ
نے تیر چلایا۔ الیشع پکارا، ”یہ رب کا فتح دلانے والا تیر
ہے، شام پر فتح کا تیر! آپ افیق کے پاس شام کی فوج
کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گے۔“
18 پھر اُس نے بادشاہ کو حکم دیا، ”اب باقی تیروں
کو پکڑیں۔“ بادشاہ نے اُنہیں پکڑ لیا۔ پھر الیشع بولا،
”اِن کو زمین پر پٹخ دیں۔“ بادشاہ نے تین مرتبہ تیروں
کو زمین پر پٹخ دیا اور پھر رُک گیا۔ 19 یہ دیکھ کر مردِ خدا
غصے ہو گیا اور بولا، ”آپ کو تیروں کو پانچ یا چھ مرتبہ
زمین پر پٹخنا چاہئے تھا۔ اگر ایسا کرتے تو شام کی فوج کو
شکست دے کر مکمل طور پر تباہ کر دیتے۔ لیکن اب
آپ اُسے صرف تین مرتبہ شکست دیں گے۔“
20 تھوڑی دیر کے بعد الیشع فوت ہوا اور اُسے دفن کیا
گیا۔ اُن دنوں میں موآبی لٹیرے ہر سال موسمِ بہار کے
دوران ملک میں گھُس آتے تھے۔ 21 ایک دن کسی کا
جنازہ ہو رہا تھا تو اچانک یہ لٹیرے نظر آئے۔ ماتم کرنے
والے لاش کو قریب کی الیشع کی قبر میں پھینک کر بھاگ
گئے۔ لیکن جوں ہی لاش الیشع کی ہڈیوں سے ٹکرائی اُس
میں جان آ گئی اور وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔

الیشع کے آخری الفاظ پورے ہو جاتے ہیں

22 یہوآخز کے جیتے جی شام کا بادشاہ حزائیل اسرائیل
کو دباتا رہا۔ 23 تو بھی رب کو اپنی قوم پر ترس آیا۔ اُس
نے اُن پر رحم کیا، کیونکہ اُسے وہ عہد یاد رہا جو اُس نے
ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے باندھا تھا۔ آج تک وہ
اُنہیں تباہ کرنے یا اپنے حضور سے خارج کرنے کے
لئے تیار نہیں ہوا۔
24 جب شام کا بادشاہ حزائیل فوت ہوا تو اُس کا بیٹا
بن ہدد تخت نشین ہوا۔ 25 تب یہوآس بن یہوآخز نے
بن ہدد سے وہ اسرائیلی شہر دوبارہ چھین لئے جن پر بن
ہدد کے باپ حزائیل نے قبضہ کر لیا تھا۔ تین بار
یہوآس نے بن ہدد کو شکست دے کر اسرائیلی شہر واپس
لے لئے۔

یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ

14 اَمَصیاہ بن یوآس اسرائیل کے بادشاہ
یہوآس بن یہوآخز کے دوسرے سال
میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت وہ 25 سال کا
تھا۔ وہ یروشلم میں رہ کر 29 سال حکومت کرتا رہا۔
اُس کی ماں یہوعدان یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 3 جو کچھ
اَمَصیاہ نے کیا وہ رب کو پسند تھا، اگرچہ وہ اُتنی وفاداری

سے رب کی پیروی نہیں کرتا تھا جتنی اُس کے باپ
داؤد نے کی تھی۔ ہر کام میں وہ اپنے باپ یوآس کے
نمونے پر چلا، 4 لیکن اُس نے بھی اونچی جگہوں کے
مندروں کو دُور نہ کیا۔ عام لوگ اب تک وہاں قربانیاں
چڑھاتے اور بخور جلاتے رہے۔

5 جوں ہی اَمَصیاہ کے پاؤں مضبوطی سے جم گئے اُس
نے اُن افسروں کو سزائے موت دی جنہوں نے باپ کو
قتل کر دیا تھا۔ 6 لیکن اُن کے بیٹوں کو اُس نے زندہ
رہنے دیا اور یوں موسوی شریعت کے تابع رہا جس میں
رب فرماتا ہے، ”والدین کو اُن کے بچوں کے جرائم کے
سبب سے سزائے موت نہ دی جائے، نہ بچوں کو اُن
کے والدین کے جرائم کے سبب سے۔ اگر کسی کو سزائے
موت دینی ہو تو اُس گناہ کے سبب سے جو اُس نے خود
کیا ہے۔“

7 اَمَصیاہ نے ادومیوں کو نمک کی وادی میں شکست
دی۔ اُس وقت اُن کے 10,000 فوجی اُس سے
لڑنے آئے تھے۔ جنگ کے دوران اُس نے سلع
شہر پر قبضہ کر لیا اور اُس کا نام یُقتئیل رکھا۔ یہ نام آج
تک رائج ہے۔

اَمَصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یہوآس سے لڑتا ہے

8 اِس فتح کے بعد اَمَصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ
یہوآس بن یہوآخز کو پیغام بھیجا، ”آئیں، ہم ایک
دوسرے کا مقابلہ کریں!“ 9 لیکن اسرائیل کے بادشاہ
یہوآس نے جواب دیا، ”لبنان میں ایک کانٹےدار
جھاڑی نے دیودار کے ایک درخت سے بات کی،
’میرے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ باندھو۔‘ لیکن اُسی
وقت لبنان کے جنگلی جانوروں نے اُس کے اوپر سے گزر
کر اُسے پاؤں تلے کچل ڈالا۔ 10 ملکِ ادوم پر فتح پانے
کے سبب سے آپ کا دل مغرور ہو گیا ہے۔ لیکن میرا
مشورہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں رہ کر فتح میں حاصل
ہوئی شہرت کا مزہ لینے پر اکتفا کریں۔ آپ ایسی مصیبت
کو کیوں دعوت دیتے ہیں جو آپ اور یہوداہ کی تباہی کا
باعث بن جائے؟“

11 لیکن اَمَصیاہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا، اِس
لئے یہوآس اپنی فوج لے کر یہوداہ پر چڑھ آیا۔ بیت
شمس کے پاس اُس کا یہوداہ کے بادشاہ کے ساتھ مقابلہ
ہوا۔ 12 اسرائیل کی فوج نے یہوداہ کی فوج کو شکست
دی، اور ہر ایک اپنے اپنے گھر بھاگ گیا۔ 13 اسرائیل
کے بادشاہ یہوآس نے یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ بن
یوآس بن اخزیاہ کو وہیں بیت شمس میں گرفتار کر لیا۔ پھر
وہ یروشلم گیا اور شہر کی فصیل افرائیم نامی دروازے سے
کونے کے دروازے تک گرا دی۔ اِس حصے کی لمبائی
تقریباً 600 فٹ تھی۔ 14 جتنا بھی سونا، چاندی اور قیمتی
سامان رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں تھا
اُسے اُس نے پورے کا پورا چھین لیا۔ لُوٹا ہوا مال اور
بعض یرغمالوں کو لے کر وہ سامریہ واپس چلا گیا۔

اسرائیل کے بادشاہ یہوآس کی موت

15 باقی جو کچھ یہوآس کی حکومت کے دوران ہوا،
جو کچھ اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ
’شاہانِ اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں درج ہیں۔ اُس
میں اُس کی یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ کے ساتھ جنگ کا
ذکر بھی ہے۔ 16 جب یہوآس مر کر اپنے باپ دادا سے
جا ملا تو اُسے سامریہ میں اسرائیل کے بادشاہوں کی قبر
میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یُربعام دوم تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ کی موت

17 اسرائیل کے بادشاہ یہوآس بن یہوآخز کی موت
کے بعد یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس مزید 15 سال
جیتا رہا۔ 18 باقی جو کچھ اَمَصیاہ کی حکومت کے دوران
ہوا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔
19 ایک دن لوگ یروشلم میں اُس کے خلاف سازش
کرنے لگے۔ آخرکار اُس نے فرار ہو کر لکیس میں پناہ
لی، لیکن سازش کرنے والوں نے اپنے لوگوں کو اُس کے
پیچھے بھیجا، اور وہ وہاں اُسے قتل کرنے میں کامیاب ہو
گئے۔ 20 اُس کی لاش گھوڑے پر اُٹھا کر یروشلم لائی گئی
جہاں اُسے شہر کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا
ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔
21 یہوداہ کے تمام لوگوں نے اَمَصیاہ کے بیٹے عُزّیاہ[a]
کو باپ کے تخت پر بٹھا دیا۔ اُس کی عمر 16 سال تھی
22 جب اُس کا باپ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔
بادشاہ بننے کے بعد عُزّیاہ نے ایلات شہر پر قبضہ کر کے
اُسے دوبارہ یہوداہ کا حصہ بنا لیا۔ اُس نے شہر میں بہت
تعمیری کام کروایا۔

اسرائیل کا بادشاہ یُربعام دوم

23 یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس کے 15ویں
سال میں یُربعام بن یہوآس اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس
کی حکومت کا دورانیہ 41 سال تھا، اور اُس کا دار
الحکومت سامریہ رہا۔ 24 اُس کا چال چلن رب کو ناپسند
تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر نباط کے
بیٹے یُربعام اوّل نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔ 25 یُربعام
دوم لبو حمات سے لے کر بحیرۂ مُردار تک اُن تمام
علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر سکا جو پہلے اسرائیل کے تھے۔
یوں وہ وعدہ پورا ہوا جو رب اسرائیل کے خدا نے
اپنے خادم جات حِفر کے رہنے والے نبی یونس بن امِتّی
کی معرفت کیا تھا۔ 26 کیونکہ رب نے اسرائیل کی
نہایت بُری حالت پر دھیان دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ
چھوٹے بڑے سب ہلاک ہونے والے ہیں اور کہ اُنہیں
چھڑانے والا کوئی نہیں ہے۔ 27 رب نے کبھی نہیں کہا
تھا کہ مَیں اسرائیل قوم کا نام و نشان مٹا دوں گا، اِس
لئے اُس نے اُنہیں یُربعام بن یہوآس کے وسیلے سے
نجات دلائی۔
28 باقی جو کچھ یُربعام دوم کی حکومت کے دوران
ہوا، جو کچھ اُس نے کیا اور جو جنگی کامیابیاں اُسے حاصل
ہوئیں اُن کا ذکر 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں
ہوا ہے۔ اُس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے
کس طرح دمشق اور حمات پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ 29 جب
یُربعام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے سامریہ
میں بادشاہوں کی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا زکریاہ
تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ عُزّیاہ

15 عُزّیاہ بن اَمَصیاہ اسرائیل کے بادشاہ
یُربعام دوم کی حکومت کے 27ویں سال
میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت اُس کی عمر 16
سال تھی، اور وہ یروشلم میں رہ کر 52 سال حکومت کرتا
رہا۔ اُس کی ماں یکولیاہ یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 3 اپنے

[a] یہاں کئی جگہوں پر عبرانی میں عُزّیاہ کا دوسرا نام عزریاہ مستعمل
ہے۔

باپ اَمَصیاہ کی طرح اُس کا چال چلن رب کو پسند تھا،
4 لیکن اونچی جگہوں کو دُور نہ کیا گیا، اور عام لوگ وہاں
اپنی قربانیاں چڑھاتے اور بخور جلاتے رہے۔
5 ایک دن رب نے بادشاہ کو سزا دی کہ اُسے کوڑھ
لگ گیا۔ عُزّیاہ جیتے جی اِس بیماری سے شفا نہ پا سکا،
اور اُسے علیٰحدہ گھر میں رہنا پڑا۔ اُس کے بیٹے یوتام کو
محل پر مقرر کیا گیا، اور وہی اُمّت پر حکومت کرنے لگا۔
6 باقی جو کچھ عُزّیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ ’شاہانِ یہوداہ کی تاریخ‘ کی کتاب میں
درج ہے۔ 7 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو
اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا
ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یوتام تخت
نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ زکریاہ

8 زکریاہ بن یُربعام یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کی حکومت
کے 38ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کا دار
الحکومت بھی سامریہ تھا، لیکن چھ ماہ کے بعد اُس کی
حکومت ختم ہو گئی۔ 9 اپنے باپ دادا کی طرح زکریاہ کا
چال چلن بھی رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ
آیا جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔
10 سلّوم بن یبیس نے اُس کے خلاف سازش کر کے
اُسے سب کے سامنے قتل کیا۔ پھر وہ اُس کی جگہ بادشاہ
بن گیا۔
11 باقی جو کچھ زکریاہ کی حکومت کے دوران ہوا اُس کا
ذکر ’شاہانِ اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں کیا گیا ہے۔
12 یوں رب کا وہ وعدہ پورا ہوا جو اُس نے یاہو
سے کیا تھا، ”تیری اولاد چوتھی پشت تک اسرائیل
پر حکومت کرتی رہے گی۔“

اسرائیل کا بادشاہ سلّوم

13 سلّوم بن یبیس یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کے
39ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ وہ سامریہ میں
رہ کر صرف ایک ماہ تک تخت پر بیٹھ سکا۔ 14 پھر مناحم
بن جادی نے تِرضہ سے آ کر سلّوم کو سامریہ میں قتل
کر دیا۔ اِس کے بعد وہ خود تخت پر بیٹھ گیا۔
15 باقی جو کچھ سلّوم کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو سازشیں اُس نے کیں وہ ’شاہانِ اسرائیل کی تاریخ‘ کی
کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔
16 اُس وقت مناحم نے تِرضہ سے آ کر شہر تِفسَح کو
اُس کے تمام باشندوں اور گرد و نواح کے علاقے سمیت
تباہ کیا۔ وجہ یہ تھی کہ اُس کے باشندے اپنے دروازوں
کو کھول کر اُس کے تابع ہو جانے کے لئے تیار نہیں
تھے۔ جواب میں مناحم نے اُن کو مارا اور تمام حاملہ
عورتوں کے پیٹ چیر ڈالے۔

اسرائیل کا بادشاہ مناحم

17 مناحم بن جادی یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کی حکومت
کے 39ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ سامریہ اُس
کا دار الحکومت تھا، اور اُس کی حکومت کا دورانیہ 10
سال تھا۔ 18 اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا، اور وہ
زندگی بھر اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام
بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔
20-19 مناحم کے دورِ حکومت میں اسور کا بادشاہ پُول
یعنی تِگلت پِل ایسر ملک سے لڑنے آیا۔ مناحم نے اُسے
34,000 کلو گرام چاندی دے دی تاکہ وہ اُس کی

حکومت مضبوط کرنے میں مدد کرے۔ تب اسور کا
بادشاہ اسرائیل کو چھوڑ کر اپنے ملک واپس چلا گیا۔ چاندی
کے یہ پیسے مناحم نے امیر اسرائیلیوں سے جمع کئے۔ ہر
ایک کو چاندی کے 50 سِکے ادا کرنے پڑے۔
21 باقی جو کچھ مناحم کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب
میں درج ہے۔ 22 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا
ملا تو اُس کا بیٹا فِقحیاہ تخت پر بیٹھ گیا۔

اسرائیل کا بادشاہ فقحیاہ

23 فِقحیاہ بن مناحم یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کے
50ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ سامریہ میں رہ
کر اُس کی حکومت کا دورانیہ دو سال تھا۔ 24 فِقحیاہ کا
چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا
جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔
25 ایک دن فوج کے اعلیٰ افسر فِقح بن رملیاہ نے اُس
کے خلاف سازش کی۔ جِلعاد کے 50 آدمیوں کو اپنے
ساتھ لے کر اُس نے فِقحیاہ کو سامریہ کے محل کے
بُرج میں مار ڈالا۔ اُس وقت دو اَور افسر بنام ارجوب اور
اریہ بھی اُس کی زد میں آ کر مر گئے۔ اِس کے بعد فِقح
تخت پر بیٹھ گیا۔
26 باقی جو کچھ فِقحیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب
میں بیان کیا گیا ہے۔

اسرائیل کا بادشاہ فِقح

27 فِقح بن رملیاہ یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کی حکومت
کے 52ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ سامریہ میں
رہ کر وہ 20 سال تک حکومت کرتا رہا۔ 28 فِقح کا چال
چلن رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو
کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔
29 فِقح کے دورِ حکومت میں اسور کے بادشاہ تِگلت
پِل ایسر نے اسرائیل پر حملہ کیا۔ ذیل کے تمام شہر اُس
کے قبضے میں آ گئے: عِیون، ابیل بیت معکہ، یانوح،
قادس اور حصور۔ جِلعاد اور گلیل کے علاقے بھی نفتالی
کے پورے قبائلی علاقے سمیت اُس کی گرفت میں آ
گئے۔ اسور کا بادشاہ اِن تمام جگہوں میں آباد لوگوں کو
گرفتار کر کے اپنے ملک اسور لے گیا۔
30 ایک دن ہوسیع بن ایلہ نے فِقح کے خلاف سازش
کر کے اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ پھر وہ خود
تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ یہوداہ کے بادشاہ یوتام بن عُزّیاہ کی
حکومت کے 20ویں سال میں ہوا۔
31 باقی جو کچھ فِقح کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب
میں درج ہے۔

یہوداہ کا بادشاہ یوتام

32 عُزّیاہ کا بیٹا یوتام اسرائیل کے بادشاہ فِقح کی
حکومت کے دوسرے سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔
33 وہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ
کر 16 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یروسہ بنت
صدوق تھی۔ 34 وہ اپنے باپ عُزّیاہ کی طرح وہ کچھ کرتا
رہا جو رب کو پسند تھا۔ 35 تو بھی اونچی جگہوں کے مندر
ہٹائے نہ گئے۔ لوگ وہاں اپنی قربانیاں چڑھانے اور بخور
جلانے سے باز نہ آئے۔ یوتام نے رب کے گھر کا بالائی
دروازہ تعمیر کیا۔

36 باقی جو کچھ یوتام کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو کچھ اُس نے کیا وہ ’شاہانِ یہوداہ کی تاریخ‘ کی کتاب
میں قلم بند ہے۔ 37 اُن دنوں میں رب شام کے بادشاہ
رضین اور فقح بن رملیاہ کو یہوداہ کے خلاف بھیجنے لگا تاکہ
اُس سے لڑیں۔ 38 جب یوتام مر کر اپنے باپ دادا سے
جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو ’داؤد کا شہر‘
کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا آخز
تخت پر بیٹھ گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ آخز

16 آخز بن یوتام اسرائیل کے بادشاہ فقح بن
رملیاہ کی حکومت کے 17ویں سال میں
یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت آخز 20 سال کا تھا، اور
وہ یروشلم میں رہ کر 16 سال حکومت کرتا رہا۔ وہ اپنے
باپ داؤد کے نمونے پر نہ چلا بلکہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب
کو ناپسند تھا۔ 3 کیونکہ اُس نے اسرائیل کے بادشاہوں کا
چال چلن اپنایا، یہاں تک کہ اُس نے اپنے بیٹے کو قربانی
کے طور پر جلا دیا۔ یوں وہ اُن قوموں کے گھنونے رسم و
رواج ادا کرنے لگا جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے
ملک سے نکال دیا تھا۔ 4 آخز بخور جلا کر اپنی قربانیاں
اونچے مقاموں، پہاڑیوں کی چوٹیوں اور ہر گھنے درخت
کے سائے میں چڑھاتا تھا۔

آخز اسور کے بادشاہ سے مدد لیتا ہے

5 ایک دن شام کا بادشاہ رضین اور اسرائیل کا بادشاہ فقح
بن رملیاہ یروشلم پر حملہ کرنے کے لئے یہوداہ میں گھس
آئے۔ اُنہوں نے شہر کا محاصرہ تو کیا لیکن اُس پر قبضہ
کرنے میں ناکام رہے۔ 6 اُن ہی دنوں میں رضین نے
ایلات پر دوبارہ قبضہ کر کے شام کا حصہ بنا لیا۔ یہوداہ
کے لوگوں کو وہاں سے نکال کر اُس نے وہاں ادومیوں
کو بسا دیا۔ یہ ادومی آج تک وہاں آباد ہیں۔
7 آخز نے اپنے قاصدوں کو اسور کے بادشاہ تِگلت
پِل ایسر کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، ”مَیں آپ
کا خادم اور بیٹا ہوں۔ مہربانی کر کے آئیں اور مجھے شام
اور اسرائیل کے بادشاہوں سے بچائیں جو مجھ پر حملہ کر
رہے ہیں۔“ 8 ساتھ ساتھ آخز نے وہ چاندی اور سونا
جمع کیا جو رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں
تھا اور اُسے تحفے کے طور پر اسور کے بادشاہ کو بھیج دیا۔
9 تِگلت پِل ایسر راضی ہو گیا۔ اُس نے دمشق پر حملہ کر
کے شہر پر قبضہ کر لیا اور اُس کے باشندوں کو گرفتار کر
کے قیر کو لے گیا۔ رضین کو اُس نے قتل کر دیا۔

آخز رب کے گھر کی بے حرمتی کرتا ہے

10 آخز بادشاہ اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر سے ملنے
کے لئے دمشق گیا۔ وہاں ایک قربان گاہ تھی جس کا نمونہ
آخز نے بنا کر اُوریاہ امام کو بھیج دیا۔ ساتھ ساتھ اُس
نے ڈیزائن کی تمام تفصیلات بھی یروشلم بھیج دیں۔ 11 جب
اُوریاہ کو ہدایات ملیں تو اُس نے اُن ہی کے مطابق
یروشلم میں ایک قربان گاہ بنائی۔ آخز کے دمشق سے واپس
آنے سے پہلے پہلے اُسے تیار کر لیا گیا۔
12 جب بادشاہ واپس آیا تو اُس نے نئی قربان گاہ کا
معائنہ کیا۔ پھر اُس کی سیڑھی پر چڑھ کر 13 اُس نے خود
قربانیاں اُس پر پیش کیں۔ بھسم ہونے والی قربانی اور غلہ
کی نذر جلا کر اُس نے مَے کی نذر قربان گاہ پر اُنڈیل دی
اور سلامتی کی قربانیوں کا خون اُس پر چھڑک دیا۔
14 رب کے گھر اور نئی قربان گاہ کے درمیان اب

تک پیتل کی پرانی قربان گاہ تھی۔ اب آخز نے اُسے اُٹھا
کر رب کے گھر کے سامنے سے منتقل کر کے نئی قربان
گاہ کے پیچھے یعنی شمال کی طرف رکھوا دیا۔ 15 اُوریاہ امام
کو اُس نے حکم دیا، ”اب سے آپ کو تمام قربانیوں
کو نئی قربان گاہ پر پیش کرنا ہے۔ اِن میں صبح و شام
کی روزانہ قربانیاں بھی شامل ہیں اور بادشاہ اور اُمّت کی
مختلف قربانیاں بھی، مثلاً بھسم ہونے والی قربانیاں اور
غلہ اور مے کی نذریں۔ قربانیوں کے تمام خون کو بھی
صرف نئی قربان گاہ پر چھڑکنا ہے۔ آئندہ پیتل کی پرانی
قربان گاہ صرف میرے ذاتی استعمال کے لئے ہو گی جب
مجھے اللہ سے کچھ دریافت کرنا ہو گا۔“ 16 اُوریاہ امام نے
ویسا ہی کیا جیسا بادشاہ نے اُسے حکم دیا۔
17 لیکن آخز بادشاہ رب کے گھر میں مزید تبدیلیاں
بھی لایا۔ ہتھ گاڑیوں کے جن فریموں پر باسن رکھے
جاتے تھے اُنہیں توڑ کر اُس نے باسنوں کو دُور کر
دیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے ’سمندر‘ نامی بڑے حوض
کو پیتل کے اُن بَیلوں سے اُتار دیا جن پر وہ شروع
سے پڑا تھا اور اُسے پتھر کے ایک چبوترے پر رکھوا دیا۔
18 اُس نے اسور کے بادشاہ کو خوش رکھنے کے لئے ایک
اَور کام بھی کیا۔ اُس نے رب کے گھر سے وہ چبوترا
دُور کر دیا جس پر بادشاہ کا تخت رکھا جاتا تھا اور وہ دروازہ
بند کر دیا جو بادشاہ رب کے گھر میں داخل ہونے کے
لئے استعمال کرتا تھا۔
19 باقی جو کچھ آخز کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو کچھ اُس نے کیا وہ ’شاہانِ یہوداہ کی تاریخ‘ کی
کتاب میں درج ہے۔ 20 جب وہ مر کر اپنے باپ
دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو
’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر
اُس کا بیٹا حِزقیاہ تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا آخری بادشاہ ہوسیع

17 ہوسیع بن ایلہ یہوداہ کے بادشاہ آخز کی
حکومت کے 12ویں سال میں اسرائیل
کا بادشاہ بنا۔ سامریہ اُس کا دار الحکومت رہا، اور اُس کی
حکومت کا دورانیہ 9 سال تھا۔ 2 ہوسیع کا چال چلن رب
کو ناپسند تھا، لیکن اسرائیل کے اُن بادشاہوں کی نسبت
جو اُس سے پہلے تھے وہ کچھ بہتر تھا۔
3 ایک دن اسور کے بادشاہ سلمنسر نے اسرائیل پر
حملہ کیا۔ تب ہوسیع شکست مان کر اُس کے تابع ہو
گیا۔ اُسے اسور کو خراج ادا کرنا پڑا۔ 4 لیکن چند سال
کے بعد وہ سرکش ہو گیا۔ اُس نے خراج کا سالانہ سلسلہ
بند کر کے اپنے سفیروں کو مصر کے بادشاہ سو کے
پاس بھیجا تاکہ اُس سے مدد حاصل کرے۔ جب اسور
کے بادشاہ کو پتا چلا تو اُس نے اُسے پکڑ کر جیل میں
ڈال دیا۔

سامریہ کا انجام

5 سلمنسر پورے ملک میں سے گزر کر سامریہ تک
پہنچ گیا۔ تین سال تک اُسے شہر کا محاصرہ کرنا پڑا،
6 لیکن آخرکار وہ ہوسیع کی حکومت کے نویں سال میں
کامیاب ہوا اور شہر پر قبضہ کر کے اسرائیلیوں کو جلاوطن
کر دیا۔ اُنہیں اسور لا کر اُس نے کچھ خلح کے علاقے
میں، کچھ جوزان کے دریائے خابور کے کنارے پر اور
کچھ مادیوں کے شہروں میں بسائے۔
7 یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ اسرائیلیوں نے رب
اپنے خدا کا گناہ کیا تھا، حالانکہ وہ اُنہیں مصری بادشاہ فرعون

کے قبضے سے رِہا کر کے مصر سے نکال لایا تھا۔ وہ دیگر
معبودوں کی پوجا کرتے 8 اور اُن قوموں کے رسم و رواج
کی پیروی کرتے جن کو رب نے اُن کے آگے سے نکال
دیا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ اُن رسموں سے بھی لپٹے رہے جو
اسرائیل کے بادشاہوں نے شروع کی تھیں۔ 9 اسرائیلیوں
کو رب اپنے خدا کے خلاف بہت ترکیبیں سوجھیں جو
ٹھیک نہیں تھیں۔ سب سے چھوٹی چوکی سے لے کر
بڑے سے بڑے قلعہ بند شہر تک اُنہوں نے اپنے تمام
شہروں کی اونچی جگہوں پر مندر بنائے۔ 10 ہر پہاڑی کی
چوٹی پر اور ہر گھنے درخت کے سائے میں اُنہوں نے پتھر
کے اپنے دیوتاؤں کے ستون اور یسیرت دیوی کے کھمبے
کھڑے کئے۔ 11 ہر اونچی جگہ پر وہ بخور جلا دیتے تھے،
بالکل اُن اقوام کی طرح جنہیں رب نے اُن کے آگے
سے نکال دیا تھا۔ غرض اسرائیلیوں سے بہت سی ایسی
شریر حرکتیں سرزد ہوئیں جن کو دیکھ کر رب کو غصہ آیا۔
12 وہ بُتوں کی پرستش کرتے رہے اگرچہ رب نے اِس
سے منع کیا تھا۔

13 بار بار رب نے اپنے نبیوں اور غیب بینوں کو
اسرائیل اور یہوداہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اُنہیں آگاہ
کریں، ”اپنی شریر راہوں سے باز آؤ۔ میرے احکام اور
قواعد کے تابع رہو۔ اُس پوری شریعت کی پیروی کرو جو
مَیں نے تمہارے باپ دادا کو اپنے خادموں یعنی نبیوں
کے وسیلے سے دے دی تھی۔“

14 لیکن وہ سننے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ اپنے
باپ دادا کی طرح اَڑ گئے، کیونکہ وہ بھی رب اپنے
خدا پر بھروسا نہیں کرتے تھے۔ 15 اُنہوں نے اُس کے
احکام اور اُس عہد کو رد کیا جو اُس نے اُن کے باپ
دادا سے باندھا تھا۔ جب بھی اُس نے اُنہیں کسی بات
سے آگاہ کیا تو اُنہوں نے اُسے حقیر جانا۔ بے کار بُتوں
کی پیروی کرتے کرتے وہ خود بے کار ہو گئے۔ وہ گرد و
نواح کی قوموں کے نمونے پر چل پڑے حالانکہ رب
نے اِس سے منع کیا تھا۔ 16 رب اپنے خدا کے تمام
احکام کو مسترد کر کے اُنہوں نے اپنے لئے بچھڑوں کے
دو مجسمے ڈھال لئے اور یسیرت دیوی کا کھمبا کھڑا کر دیا۔
وہ سورج، چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کے سامنے
جھک گئے اور بعل دیوتا کی پرستش کرنے لگے۔ 17 اپنے
بیٹے بیٹیوں کو اُنہوں نے اپنے بُتوں کے لئے قربان کر
کے جلا دیا۔ نجومیوں سے مشورہ لینا اور جادوگری کرنا
عام ہو گیا۔ غرض اُنہوں نے اپنے آپ کو بدی کے ہاتھ
میں بیچ کر ایسا کام کیا جو رب کو ناپسند تھا اور جو اُسے
غصہ دلاتا رہا۔

18 تب رب کا غضب اسرائیل پر نازل ہوا، اور اُس
نے اُنہیں اپنے حضور سے خارج کر دیا۔ صرف یہوداہ
کا قبیلہ ملک میں باقی رہ گیا۔

19 لیکن یہوداہ کے افراد بھی رب اپنے خدا کے احکام
کے تابع رہنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ وہ بھی اُن بُرے
رسم و رواج کی پیروی کرتے رہے جو اسرائیل نے شروع
کئے تھے۔ 20 پھر رب نے پوری کی پوری قوم کو رد کر
دیا۔ اُنہیں تنگ کر کے وہ اُنہیں لٹیروں کے حوالے
کرتا رہا، اور ایک دن اُس نے اُنہیں بھی اپنے حضور سے
خارج کر دیا۔

21 رب نے خود اسرائیل کے شمالی قبیلوں کو داؤد کے
گھرانے سے الگ کر دیا تھا، اور اُنہوں نے یُربعام بن
نباط کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا۔ لیکن یُربعام نے اسرائیل
کو ایک سنگین گناہ کرنے پر اُکسا کر رب کی پیروی
کرنے سے دُور کئے رکھا۔ 22 اسرائیلی یُربعام کے بُرے

نمونے پر چلتے رہے اور کبھی اِس سے باز نہ آئے۔
23 یہی وجہ ہے کہ جو کچھ رب نے اپنے خادموں یعنی
نبیوں کی معرفت فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ اُس نے اُنہیں
اپنے حضور سے خارج کر دیا، اور دشمن اُنہیں قیدی بنا کر
اسور لے گیا جہاں وہ آج تک زندگی گزارتے ہیں۔

سامریہ میں اجنبی قوموں کو آباد کیا جاتا ہے

24 اسور کے بادشاہ نے بابل، کوتہ، عوّا، حمات اور
سِفروائم سے لوگوں کو اسرائیل میں لا کر سامریہ کے
اسرائیلیوں سے خالی کئے گئے شہروں میں بسا دیا۔ یہ
لوگ سامریہ پر قبضہ کر کے اُس کے شہروں میں بسنے
لگے۔ 25 لیکن آتے وقت وہ رب کی پرستش نہیں کرتے
تھے، اِس لئے رب نے اُن کے درمیان شیر ببر بھیج
دیئے جنہوں نے کئی ایک کو پھاڑ ڈالا۔
26 اسور کے بادشاہ کو اطلاع دی گئی، ”جن لوگوں کو
آپ نے جلاوطن کر کے سامریہ کے شہروں میں بسا دیا
ہے وہ نہیں جانتے کہ اُس ملک کا دیوتا کن کن باتوں
کا تقاضا کرتا ہے۔ نتیجے میں اُس نے اُن کے درمیان
شیر ببر بھیج دیئے ہیں جو اُنہیں پھاڑ رہے ہیں۔ اور وجہ
یہی ہے کہ وہ اُس کی صحیح پوجا کرنے سے واقف نہیں
ہیں۔“ 27 یہ سن کر اسور کے بادشاہ نے حکم دیا،
”سامریہ سے یہاں لائے گئے اماموں میں سے ایک کو
چن لو جو اپنے وطن لوٹ کر وہاں دوبارہ آباد ہو جائے اور
لوگوں کو سکھائے کہ اُس ملک کا دیوتا اپنی پوجا کے لئے
کن کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔“
28 تب ایک امام جلاوطنی سے واپس آیا۔ بیت ایل
میں آباد ہو کر اُس نے نئے باشندوں کو سکھایا کہ رب
کی مناسب عبادت کس طرح کی جاتی ہے۔ 29 لیکن
ساتھ ساتھ وہ اپنے ذاتی دیوتاؤں کی پوجا بھی کرتے
رہے۔ شہر بہ شہر ہر قوم نے اپنے اپنے بُت بنا کر
اُن تمام اونچی جگہوں کے مندروں میں کھڑے کئے جو
سامریہ کے لوگوں نے بنا چھوڑے تھے۔ 30 بابل کے
باشندوں نے سُکات بنات کے بُت، کوتہ کے لوگوں
نے نیرگل کے مجسمے، حمات والوں نے اسیما کے بُت
31 اور عوّا کے لوگوں نے نبجاز اور ترتاق کے مجسمے
کھڑے کئے۔ سِفروائم کے باشندے اپنے بچوں کو اپنے
دیوتاؤں اَدرمّلِک اور عنمّلِک کے لئے قربان کر کے
جلا دیتے تھے۔ 32 غرض سب رب کی پرستش کے ساتھ
ساتھ اپنے دیوتاؤں کی پوجا بھی کرتے اور اپنے لوگوں میں
سے مختلف قسم کے افراد کو چن کر پجاری مقرر کرتے
تھے تاکہ وہ اونچی جگہوں کے مندروں کو سنبھالیں۔
33 وہ رب کی عبادت بھی کرتے اور ساتھ ساتھ اپنے
دیوتاؤں کی اُن قوموں کے رواجوں کے مطابق
عبادت بھی کرتے تھے جن میں سے اُنہیں یہاں لایا
گیا تھا۔
34 یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ سامریہ کے
باشندے اپنے اُن پرانے رواجوں کے مطابق زندگی
گزارتے ہیں اور صرف رب کی پرستش کرنے کے لئے
تیار نہیں ہوتے۔ وہ اُس کی ہدایات اور احکام کی پروا
نہیں کرتے اور اُس شریعت کی پیروی نہیں کرتے
جو رب نے یعقوب کی اولاد کو دی تھی۔ (رب نے
یعقوب کا نام اسرائیل میں بدل دیا تھا۔) 35 کیونکہ
رب نے اسرائیل کی قوم کے ساتھ عہد باندھ کر اُسے
حکم دیا تھا،
”دوسرے کسی بھی معبود کی عبادت مت کرنا! اُن
کے سامنے جھک کر اُن کی خدمت مت کرنا، نہ اُنہیں

قربانیاں پیش کرنا۔ 36 صرف رب کی پرستش کرو جو
بڑی قدرت اور عظیم کام دکھا کر تمہیں مصر سے نکال
لایا۔ صرف اُسی کے سامنے جھک جاؤ، صرف اُسی کو اپنی
قربانیاں پیش کرو۔ 37 لازم ہے کہ تم دھیان سے اُن
تمام ہدایات، احکام اور قواعد کی پیروی کرو جو مَیں نے
تمہارے لئے قلم بند کر دیئے ہیں۔ کسی اَور دیوتا کی پوجا
مت کرنا۔ 38 وہ عہد مت بھولنا جو مَیں نے تمہارے
ساتھ باندھ لیا ہے، اور دیگر معبودوں کی پرستش نہ کرو۔
39 صرف اور صرف رب اپنے خدا کی عبادت کرو۔ وہی
تمہیں تمہارے تمام دشمنوں کے ہاتھ سے بچا لے گا۔"
40 لیکن لوگ یہ سننے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ
اپنے پرانے رسم و رواج کے ساتھ لپٹے رہے۔ 41 چنانچہ
رب کی عبادت کے ساتھ ساتھ ہی سامریہ کے نئے باشندے
اپنے بُتوں کی پوجا کرتے رہے۔ آج تک اُن کی اولاد یہی
کچھ کرتی آئی ہے۔

یہوداہ کا بادشاہ حِزقیاہ

18 اسرائیل کے بادشاہ ہوسیع بن ایلہ کی
حکومت کے تیسرے سال میں حِزقیاہ
بن آخز یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت اُس کی عمر 25
سال تھی، اور وہ یروشلم میں رہ کر 29 سال حکومت
کرتا رہا۔ اُس کی ماں ابی بنت زکریاہ تھی۔ 3 اپنے باپ
داؤد کی طرح اُس نے ایسا کام کیا جو رب کو پسند تھا۔
4 اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں کو گرا دیا، پتھر
کے اُن ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جن کی پوجا
کی جاتی تھی اور یسیرت دیوی کے کھمبوں کو کاٹ ڈالا۔
پیتل کا جو سانپ موسیٰ نے بنایا تھا اُسے بھی بادشاہ نے
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، کیونکہ اسرائیلی اُن ایام تک اُس
کے سامنے بخور جلانے آتے تھے۔ (سانپ نخُشتان
کہلاتا تھا۔)
5 حِزقیاہ رب اسرائیل کے خدا پر بھروسا رکھتا تھا۔
یہوداہ میں نہ اِس سے پہلے اور نہ اِس کے بعد ایسا بادشاہ
ہوا۔ 6 وہ رب کے ساتھ لپٹا رہا اور اُس کی پیروی کرنے
سے کبھی بھی باز نہ آیا۔ وہ اُن احکام پر عمل کرتا رہا جو رب
نے موسیٰ کو دیئے تھے۔ 7 اِس لئے رب اُس کے ساتھ
رہا۔ جب بھی وہ کسی مقصد کے لئے نکلا تو اُسے کامیابی
حاصل ہوئی۔
چنانچہ وہ اسور کی حکومت سے آزاد ہو گیا اور اُس کے
تابع نہ رہا۔ 8 فلستیوں کو اُس نے سب سے چھوٹی چوکی
سے لے کر بڑے سے بڑے قلعہ بند شہر تک شکست
دی اور اُنہیں مارتے مارتے غزہ شہر اور اُس کے علاقے
تک پہنچ گیا۔

اسوری اسرائیل پر قبضہ کرتے ہیں

9 حِزقیاہ کی حکومت کے چوتھے سال میں اور اسرائیل
کے بادشاہ ہوسیع کی حکومت کے ساتویں سال میں اسور
کے بادشاہ سلمنسر نے اسرائیل پر حملہ کیا۔ سامریہ شہر
کا محاصرہ کر کے 10 وہ تین سال کے بعد اُس پر قبضہ
کرنے میں کامیاب ہوا۔ یہ حِزقیاہ کی حکومت کے چھٹے
سال اور اسرائیل کے بادشاہ ہوسیع کی حکومت کے نویں
سال میں ہوا۔ 11 اسور کے بادشاہ نے اسرائیلیوں کو
جلاوطن کر کے کچھ خلح کے علاقے میں، کچھ جوزان کے
دریائے خابور کے کنارے پر اور کچھ مادیوں کے شہروں
میں بسائے۔
12 یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ وہ رب اپنے خدا کے
تابع نہ رہے بلکہ اُس کے اُن کے ساتھ بندھے ہوئے

عہد کو توڑ کر اُن تمام احکام کے فرماں بردار نہ رہے جو
رب کے خادم موسیٰ نے اُنہیں دیئے تھے۔ نہ وہ اُن کی
سنتے اور نہ اُن پر عمل کرتے تھے۔

اسوری یروشلم کا محاصرہ کرتے ہیں

13 حِزقیاہ بادشاہ کی حکومت کے 14ویں سال میں
اسور کے بادشاہ سنحیرب نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند
شہروں پر دھاوا بول کر اُن پر قبضہ کر لیا۔ 14 جب اسور
کا بادشاہ لکیس کے آس پاس پہنچا تو یہوداہ کے بادشاہ
حِزقیاہ نے اُسے اطلاع دی، ”مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔
مجھے چھوڑ دیں تو جو کچھ بھی آپ مجھ سے طلب کریں
گے مَیں آپ کو ادا کروں گا۔“

تب سنحیرب نے حِزقیاہ سے چاندی کے تقریباً
10,000 کلو گرام اور سونے کے تقریباً 1,000
کلو گرام مانگ لیا۔ 15 حِزقیاہ نے اُسے وہ تمام چاندی
دے دی جو رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں
میں پڑی تھی۔ 16 سونے کا تقاضا پورا کرنے کے لئے
اُس نے رب کے گھر کے دروازوں اور چوکھٹوں پر لگا
سونا اُتروا کر اُسے اسور کے بادشاہ کو بھیج دیا۔ یہ سونا
اُس نے خود دروازوں اور چوکھٹوں پر چڑھوایا تھا۔

17 پھر بھی اسور کا بادشاہ مطمئن نہ ہوا۔ اُس نے
اپنے سب سے اعلیٰ افسروں کو بڑی فوج کے ساتھ
لکیس سے یروشلم کو بھیجا (اُن کی اپنی زبان میں افسروں
کے عُہدوں کے نام ترتان، رب ساریس اور ربشاقی
تھے)۔ یروشلم پہنچ کر وہ اُس نالے کے پاس رُک گئے جو
پانی کو اوپر والے تالاب تک پہنچاتا ہے (یہ تالاب اُس
راستے پر ہے جو دھوبیوں کے گھاٹ تک لے جاتا ہے)۔
18 اِن تین اسوری افسروں نے اطلاع دی کہ بادشاہ ہم
سے ملنے آئے، لیکن حِزقیاہ نے محل کے انچارج اِلیاقیم
بن خِلقیاہ، میرمنشی شِبناہ اور مشیرِ خاص یوآخ بن آسف
کو اُن کے پاس بھیجا۔ 19 ربشاقی نے اُن کے ہاتھ حِزقیاہ
کو پیغام بھیجا،

”اسور کے عظیم بادشاہ فرماتے ہیں، تمہارا بھروسا کس
چیز پر ہے؟ 20 تم سمجھتے ہو کہ خالی باتیں کرنا فوجی حکمتِ
عملی اور طاقت کے برابر ہے۔ یہ کیسی بات ہے؟ تم
کس پر اعتماد کر رہے ہو کہ مجھ سے سرکش ہو گئے ہو؟
21 کیا تم مصر پر بھروسا کرتے ہو؟ وہ تو ٹوٹا ہوا سرکنڈا
ہی ہے۔ جو بھی اُس پر ٹیک لگائے اُس کا ہاتھ وہ چیر کر
زخمی کر دے گا۔ یہی کچھ اُن سب کے ساتھ ہو جائے
گا جو مصر کے بادشاہ فرعون پر بھروسا کریں! 22 شاید تم
کہو، ’ہم رب اپنے خدا پر توکل کرتے ہیں۔‘ لیکن یہ
کس طرح ہو سکتا ہے؟ حِزقیاہ نے تو اُس کی بے حرمتی
کی ہے۔ کیونکہ اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں اور
قربان گاہوں کو ڈھا کر یہوداہ اور یروشلم سے کہا ہے کہ
صرف یروشلم کی قربان گاہ کے سامنے پرستش کریں۔
23 آؤ، میرے آقا اسور کے بادشاہ سے سودا کرو۔
مَیں تمہیں 2,000 گھوڑے دوں گا بشرطیکہ تم اُن
کے لئے سوار مہیا کر سکو۔ لیکن افسوس، تمہارے پاس
اِتنے گھڑسوار ہیں ہی نہیں! 24 تم میرے آقا اسور کے
بادشاہ کے سب سے چھوٹے افسر کا بھی مقابلہ نہیں کر
سکتے۔ لہٰذا مصر کے رتھوں پر بھروسا رکھنے کا کیا فائدہ؟
25 شاید تم سمجھتے ہو کہ مَیں رب کی مرضی کے بغیر
ہی اِس جگہ پر حملہ کرنے آیا ہوں تاکہ سب کچھ برباد
کروں۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے! رب نے خود مجھے کہا
کہ اِس ملک پر دھاوا بول کر اِسے تباہ کر دے۔“
26 یہ سن کر اِلیاقیم بن خِلقیاہ، شِبناہ اور یوآخ نے

ربشاقی کی تقریر میں دخل دے کر کہا، ”براہِ کرم اَرامی
زبان میں اپنے خادموں کے ساتھ گفتگو کیجئے، کیونکہ
ہم یہ اچھی طرح بول لیتے ہیں۔ عبرانی زبان استعمال نہ
کریں، ورنہ شہر کی فصیل پر کھڑے لوگ آپ کی باتیں
سن لیں گے۔“ 27 لیکن ربشاقی نے جواب دیا، ”کیا
تم سمجھتے ہو کہ میرے مالک نے یہ پیغام صرف تمہیں
اور تمہارے مالک کو بھیجا ہے؟ ہرگز نہیں! وہ چاہتے
ہیں کہ تمام لوگ یہ باتیں سن لیں۔ کیونکہ وہ بھی تمہاری
طرح اپنا فضلہ کھانے اور اپنا پیشاب پینے پر مجبور ہو
جائیں گے۔“

28 پھر وہ فصیل کی طرف مُڑ کر بلند آواز سے عبرانی
زبان میں عوام سے مخاطب ہوا، ”سنو، شہنشاہ، اسور
کے بادشاہ کے فرمان پر دھیان دو! 29 بادشاہ فرماتے ہیں
کہ حِزقیاہ تمہیں دھوکا نہ دے۔ وہ تمہیں میرے ہاتھ
سے بچا نہیں سکتا۔ 30 بےشک وہ تمہیں تسلی دلانے کی
کوشش کر کے کہتا ہے، ’رب ہمیں ضرور چھٹکارا دے
گا، یہ شہر کبھی بھی اسوری بادشاہ کے قبضے میں نہیں آئے
گا۔‘ لیکن اِس قسم کی باتوں سے تسلی پا کر رب پر بھروسا
مت کرنا۔ 31 حِزقیاہ کی باتیں نہ مانو بلکہ اسور کے بادشاہ
کی۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں، میرے ساتھ صلح کرو اور شہر
سے نکل کر میرے پاس آ جاؤ۔ پھر تم میں سے ہر
ایک انگور کی اپنی بیل اور انجیر کے اپنے درخت کا پھل
کھائے گا اور اپنے حوض کا پانی پیئے گا۔ 32 پھر کچھ دیر
کے بعد مَیں تمہیں ایک ایسے ملک میں لے جاؤں گا جو
تمہارے اپنے ملک کی مانند ہو گا۔ اُس میں بھی اناج،
نئی مَے، روٹی اور انگور کے باغ، زیتون کے درخت اور
شہد ہے۔ غرض، موت کی راہ اختیار نہ کرنا بلکہ زندگی
کی راہ۔ حِزقیاہ کی مت سننا۔ جب وہ کہتا ہے، ’رب
ہمیں بچائے گا‘ تو وہ تمہیں دھوکا دے رہا ہے۔ 33 کیا
دیگر اقوام کے دیوتا اپنے ملکوں کو شاہِ اسور سے بچانے
کے قابل رہے ہیں؟ 34 حمات اور ارفاد کے دیوتا کہاں
رہ گئے ہیں؟ سِفروائم، ہینع اور عِوّا کے دیوتا کیا کر سکے؟
اور کیا کسی دیوتا نے سامریہ کو میری گرفت سے بچایا؟
35 نہیں، کوئی بھی دیوتا اپنا ملک مجھ سے بچا نہ سکا۔ تو
پھر رب یروشلم کو کس طرح مجھ سے بچائے گا؟“

36 فصیل پر کھڑے لوگ خاموش رہے۔ اُنہوں نے
کوئی جواب نہ دیا، کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ جواب
میں ایک لفظ بھی نہ کہیں۔ 37 پھر محل کا انچارج اِلیاقیم
بن خِلقیاہ، میرمنشی شِبناہ اور مشیرِ خاص یوآخ بن آسف
رنجش کے مارے اپنے لباس پھاڑ کر حِزقیاہ کے پاس
واپس گئے۔ دربار میں پہنچ کر اُنہوں نے بادشاہ کو سب
کچھ کہہ سنایا جو ربشاقی نے اُنہیں کہا تھا۔

رب حِزقیاہ کو تسلی دیتا ہے

19 یہ باتیں سن کر حِزقیاہ نے اپنے کپڑے
پھاڑے اور ٹاٹ کا ماتمی لباس پہن کر
رب کے گھر میں گیا۔ 2 ساتھ ساتھ اُس نے محل
کے انچارج اِلیاقیم، میرمنشی شِبناہ اور اماموں کے بزرگوں
کو آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کے پاس بھیجا۔ سب ٹاٹ
کے ماتمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ 3 نبی کے پاس پہنچ
کر اُنہوں نے حِزقیاہ کا پیغام سنایا، ”آج ہم بڑی مصیبت
میں ہیں۔ سزا کے اِس دن اسوریوں نے ہماری سخت
بےعزتی کی ہے۔ ہمارا حال دردِ زہ میں مبتلا اُس عورت
کا سا ہے جس کے پیٹ سے بچہ نکلنے کو ہے، لیکن
جو اِس لئے نہیں نکل سکتا کہ ماں کی طاقت جاتی رہی
ہے۔ 4 لیکن شاید رب آپ کے خدا نے ربشاقی کی وہ

تمام باتیں سنی ہوں جو اُس کے آقا اسور کے بادشاہ نے
زندہ خدا کی توہین میں بھیجی ہیں۔ ہو سکتا ہے رب آپ
کا خدا اُس کی باتیں سن کر اُسے سزا دے۔ براہِ کرم
ہمارے لئے جو اب تک بچے ہوئے ہیں دعا کریں۔“
5 جب حِزقیاہ کے افسروں نے یسعیاہ کو بادشاہ کا پیغام
پہنچایا 6 تو نبی نے جواب دیا، ”اپنے آقا کو بتا دینا کہ رب
فرماتا ہے، ’اُن دھمکیوں سے خوف مت کھا جو اسوری
بادشاہ کے ملازموں نے میری اہانت کر کے دی ہیں۔
7 دیکھ، مَیں اُس کا ارادہ بدل دوں گا۔ وہ افواہ سن کر اِتنا
مضطرب ہو جائے گا کہ اپنے ہی ملک واپس چلا جائے
گا۔ وہاں مَیں اُسے تلوار سے مروا دوں گا۔‘“

سنحیرب کی دھمکیاں اور حِزقیاہ کی دعا

8 ربشاقی یروشلم کو چھوڑ کر اسور کے بادشاہ کے پاس
واپس چلا گیا جو اُس وقت لکیس سے روانہ ہو کر
لِبناہ پر چڑھائی کر رہا تھا۔
9 پھر سنحیرب کو اطلاع ملی، ”ایتھوپیا کا بادشاہ تِرہاقہ
آپ سے لڑنے آ رہا ہے۔“ تب اُس نے اپنے
قاصدوں کو دوبارہ یروشلم بھیج دیا تاکہ حِزقیاہ کو پیغام
پہنچائیں، 10 ”جس دیوتا پر تم بھروسا رکھتے ہو اُس سے
فریب نہ کھاؤ جب وہ کہتا ہے کہ یروشلم کبھی اسوری
بادشاہ کے قبضے میں نہیں آئے گا۔ 11 تم تو سن چکے ہو
کہ اسور کے بادشاہوں نے جہاں بھی گئے کیا کچھ کیا
ہے۔ ہر ملک کو اُنہوں نے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔
تو پھر تم کس طرح بچ جاؤ گے؟ 12 کیا جوزان، حاران
اور رصف کے دیوتا اُن کی حفاظت کر پائے؟ کیا ملکِ
عدن میں تلسّار کے باشندے بچ سکے؟ نہیں، کوئی بھی
دیوتا اُن کی مدد نہ کر سکا جب میرے باپ دادا نے اُنہیں
تباہ کیا۔ 13 دھیان دو، اب حمات، ارفاد، سِفروائم شہر،
ہینع اور عِوّا کے بادشاہ کہاں ہیں؟“
14 خط ملنے پر حِزقیاہ نے اُسے پڑھ لیا اور پھر رب
کے گھر کے صحن میں گیا۔ خط کو رب کے سامنے بچھا
کر 15 اُس نے رب سے دعا کی،
”اے رب اسرائیل کے خدا جو کروبی فرشتوں کے
درمیان تخت نشین ہے، تُو اکیلا ہی دنیا کے تمام ممالک
کا خدا ہے۔ تُو ہی نے آسمان و زمین کو خلق کیا ہے۔
16 اے رب، میری سن! اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ!
سنحیرب کی اُن باتوں پر دھیان دے جو اُس نے اِس
مقصد سے ہم تک پہنچائی ہیں کہ زندہ خدا کی اہانت
کرے۔ 17 اے رب، یہ بات سچ ہے کہ اسوری
بادشاہوں نے اِن قوموں کو اُن کے ملکوں سمیت تباہ
کر دیا ہے۔ 18 وہ تو اُن کے بُتوں کو آگ میں پھینک
کر بھسم کر سکتے تھے، کیونکہ وہ زندہ نہیں بلکہ صرف
انسان کے ہاتھوں سے بنے ہوئے لکڑی اور پتھر کے
بُت تھے۔ 19 اے رب ہمارے خدا، اب مَیں تجھ سے
التماس کرتا ہوں کہ ہمیں اسوری بادشاہ کے ہاتھ سے
بچا تاکہ دنیا کے تمام ممالک جان لیں کہ تُو اے رب،
واحد خدا ہے۔“

اسوری کی لعن طعن پر اللہ کا جواب

20 پھر یسعیاہ بن آموص نے حِزقیاہ کو پیغام بھیجا،
”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مَیں نے اسوری بادشاہ
سنحیرب کے بارے میں تیری دعا سنی ہے۔ 21 اب رب
کا اُس کے خلاف فرمان سن،
کنواری صیون بیٹی تجھے حقیر جانتی ہے، ہاں یروشلم
بیٹی اپنا سر ہلا ہلا کر حقارت آمیز نظر سے تیرے پیچھے

دیکھتی ہے۔ 22 کیا تُو نہیں جانتا کہ کس کو گالیاں دیں
اور کس کی اہانت کی ہے؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ تُو
نے کس کے خلاف آواز بلند کی ہے؟ جس کی طرف تُو
غرور کی نظر سے دیکھ رہا ہے وہ اسرائیل کا قدوس ہے!
23 اپنے قاصدوں کے ذریعے تُو نے رب کی اہانت
کی ہے۔ تُو ڈینگیں مار کر کہتا ہے، 'مَیں اپنے بے شمار
رتھوں سے پہاڑوں کی چوٹیوں اور لبنان کی انتہا تک چڑھ
گیا ہوں۔ مَیں دیودار کے بڑے بڑے اور جونیپر کے
بہترین درختوں کو کاٹ کر لبنان کے دُور ترین کونوں
تک، اُس کے سب سے گھنے جنگل تک پہنچ گیا ہوں۔
24 مَیں نے غیر ملکوں میں کنوئیں کھدوا کر اُن کا پانی پی
لیا ہے۔ میرے تلووں تلے مصر کی تمام ندیاں خشک
ہو گئیں۔'
25 اے اسوری بادشاہ، کیا تُو نے نہیں سنا کہ بڑی
دیر سے مَیں نے یہ سب کچھ مقرر کیا؟ قدیم زمانے میں
ہی مَیں نے اِس کا منصوبہ باندھ لیا، اور اب مَیں اِسے
وجود میں لایا۔ میری مرضی تھی کہ تُو قلعہ بند شہروں
کو خاک میں ملا کر پتھر کے ڈھیروں میں بدل دے۔
26 اِسی لئے اُن کے باشندوں کی طاقت جاتی رہی، وہ
گھبرائے اور شرمندہ ہوئے۔ وہ گھاس کی طرح کمزور
تھے، چھت پر اُگنے والی اُس ہریالی کی مانند جو تھوڑی
دیر کے لئے پھلتی پھولتی تو ہے، لیکن لُو چلتے وقت ایک
دم مُرجھا جاتی ہے۔ 27 مَیں تو تجھ سے خوب واقف
ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تُو کہاں ٹھہرا ہوا ہے، اور
تیرا آنا جانا مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ مجھے پتا ہے کہ تُو
میرے خلاف کتنے طیش میں آ گیا ہے۔ 28 تیرا طیش اور
غرور دیکھ کر مَیں تیری ناک میں نکیل اور تیرے منہ میں
لگام ڈال کر تجھے اُس راستے پر سے واپس گھسیٹ لے
جاؤں گا جس پر سے تُو یہاں آ پہنچا ہے۔
29 اے حِزقیاہ، مَیں اِس نشان سے تجھے تسلی دلاؤں گا
کہ اِس سال اور آنے والے سال تم وہ کچھ کھاؤ گے جو
کھیتوں میں خود بخود اُگے گا۔ لیکن تیسرے سال تم بیج
بو کر فصلیں کاٹو گے اور انگور کے باغ لگا کر اُن کا پھل
کھاؤ گے۔ 30 یہوداہ کے بچے ہوئے باشندے ایک بار
پھر جڑ پکڑ کر پھل لائیں گے۔ 31 کیونکہ یروشلم سے قوم
کا بقیہ نکل آئے گا، اور کوہِ صیون کا بچا کھچا حصہ دوبارہ
ملک میں پھیل جائے گا۔ رب الافواج کی غیرت یہ کچھ
سرانجام دے گی۔
32 جہاں تک اسوری بادشاہ کا تعلق ہے رب فرماتا ہے
کہ وہ اِس شہر میں داخل نہیں ہو گا۔ وہ ایک تیر تک
اُس میں نہیں چلائے گا۔ نہ وہ ڈھال لے کر اُس پر حملہ
کرے گا، نہ شہر کی فصیل کے ساتھ مٹی کا ڈھیر لگائے
گا۔ 33 جس راستے سے بادشاہ یہاں آیا اُسی راستے پر سے
وہ اپنے ملک واپس چلا جائے گا۔ اِس شہر میں وہ گھسنے
نہیں پائے گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔ 34 کیونکہ مَیں اپنی
اور اپنے خادم داؤد کی خاطر اِس شہر کا دفاع کر کے اِسے
بچاؤں گا۔"
35 اُسی رات رب کا فرشتہ نکل آیا اور اسوری لشکر گاہ
میں سے گزر کر 1,85,000 فوجیوں کو مار ڈالا۔ جب
لوگ صبح سویرے اُٹھے تو چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں
نظر آئیں۔
36 یہ دیکھ کر سنحیرب اپنے خیمے اُکھاڑ کر اپنے ملک
واپس چلا گیا۔ نینوہ شہر پہنچ کر وہ وہاں ٹھہر گیا۔ 37 ایک
دن جب وہ اپنے دیوتا نِسروک کے مندر میں پوجا کر رہا
تھا تو اُس کے بیٹوں اَدرمّلک اور شراضر نے اُسے تلوار
سے قتل کر دیا اور فرار ہو کر ملکِ اراراط میں پناہ لی۔

پھر اُس کا بیٹا اسرحدون تخت نشین ہوا۔

اللہ حِزقیاہ کو شفا دیتا ہے

20 اُن دنوں میں حِزقیاہ اِتنا بیمار ہوا کہ مرنے
کی نوبت آ پہنچی۔ آموص کا بیٹا یسعیاہ نبی
اُس سے ملنے آیا اور کہا، ”رب فرماتا ہے کہ اپنے گھر
کا بندوبست کر لے، کیونکہ تجھے مرنا ہے۔ تُو اِس بیماری
سے شفا نہیں پائے گا۔“
2 یہ سن کر حِزقیاہ نے اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر کر
دعا کی، 3 ”اے رب، یاد کر کہ مَیں وفاداری اور خلوص
دلی سے تیرے سامنے چلتا رہا ہوں، کہ مَیں وہ کچھ کرتا
آیا ہوں جو تجھے پسند ہے۔“ پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگا۔
4 اِتنے میں یسعیاہ چلا گیا تھا۔ لیکن وہ ابھی اندرونی
صحن سے نکلا نہیں تھا کہ اُسے رب کا کلام ملا، 5 ”میری
قوم کے راہنما حِزقیاہ کے پاس واپس جا کر اُسے بتا دینا کہ
رب تیرے باپ داؤد کا خدا فرماتا ہے، ’مَیں نے تیری دعا
سن لی اور تیرے آنسو دیکھے ہیں۔ مَیں تجھے شفا دوں گا۔
پرسوں تُو دوبارہ رب کے گھر میں جائے گا۔ 6 مَیں تیری
زندگی میں 15 سال کا اضافہ کروں گا۔ ساتھ ساتھ
مَیں تجھے اور اِس شہر کو اسور کے بادشاہ سے بچا لوں
گا۔ مَیں اپنی اور اپنے خادم داؤد کی خاطر شہر کا دفاع
کروں گا۔‘“
7 پھر یسعیاہ نے حکم دیا، ”انجیر کی ٹکی لا کر بادشاہ
کے ناسور پر باندھ دو!“ جب ایسا کیا گیا تو حِزقیاہ کو شفا
ملی۔ 8 پہلے حِزقیاہ نے یسعیاہ سے پوچھا تھا، ”رب مجھے
کون سا نشان دے گا جس سے مجھے یقین آئے کہ وہ
مجھے شفا دے گا اور کہ مَیں پرسوں دوبارہ رب کے گھر
کی عبادت میں شریک ہوں گا؟“ 9 یسعیاہ نے جواب
دیا، ”رب دھوپ گھڑی کا سایہ دس درجے آگے کرے
گا یا دس درجے پیچھے۔ اِس سے آپ جان لیں گے کہ
وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ آپ کیا چاہتے ہیں، کیا سایہ
دس درجے آگے چلے یا دس درجے پیچھے؟“ 10 حِزقیاہ
نے جواب دیا، ”یہ کروانا کہ سایہ دس درجے آگے چلے
آسان کام ہے۔ نہیں، وہ دس درجے پیچھے جائے۔“
11 تب یسعیاہ نبی نے رب سے دعا کی، اور رب نے
آخز کی بنائی ہوئی دھوپ گھڑی کا سایہ دس درجے پیچھے
کر دیا۔

حِزقیاہ سے سنگین غلطی ہوتی ہے

12 تھوڑی دیر کے بعد بابل کے بادشاہ مرودک بلدان
بن بلدان نے حِزقیاہ کی بیماری کی خبر سن کر وفد کے
ہاتھ خط اور تحفے بھیجے۔ 13 حِزقیاہ نے وفد کا استقبال
کر کے اُسے وہ تمام خزانے دکھائے جو ذخیرہ خانے
میں محفوظ رکھے گئے تھے یعنی تمام سونا چاندی، بلسان
کا تیل اور باقی قیمتی تیل۔ اُس نے اسلحہ خانہ اور باقی
سب کچھ بھی دکھایا جو اُس کے خزانوں میں تھا۔ پورے
محل اور پورے ملک میں کوئی خاص چیز نہ رہی جو اُس
نے اُنہیں نہ دکھائی۔ 14 تب یسعیاہ نبی حِزقیاہ بادشاہ کے
پاس آیا اور پوچھا، ”اِن آدمیوں نے کیا کہا؟ کہاں سے
آئے ہیں؟“ حِزقیاہ نے جواب دیا، ”دُور دراز ملک بابل
سے آئے ہیں۔“ 15 یسعیاہ بولا، ”اُنہوں نے محل میں
کیا کچھ دیکھا؟“ حِزقیاہ نے کہا، ”اُنہوں نے محل میں
سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ میرے خزانوں میں کوئی چیز نہ
رہی جو مَیں نے اُنہیں نہیں دکھائی۔“
16 تب یسعیاہ نے کہا، ”رب کا فرمان سنیں! 17 ایک

دن آنے والا ہے کہ تیرے محل کا تمام مال چھین لیا
جائے گا۔ جتنے بھی خزانے تُو اور تیرے باپ دادا نے
آج تک جمع کئے ہیں اُن سب کو دشمن بابل لے جائے
گا۔ رب فرماتا ہے کہ ایک بھی چیز پیچھے نہیں رہے گی۔
18 تیرے بیٹوں میں سے بھی بعض چھین لئے جائیں
گے، ایسے جو اب تک پیدا نہیں ہوئے۔ تب وہ خواجہ
سرا بن کر شاہِ بابل کے محل میں خدمت کریں گے۔"
19 حِزقیاہ بولا، "رب کا جو پیغام آپ نے مجھے دیا
ہے وہ ٹھیک ہے۔" کیونکہ اُس نے سوچا، "بڑی بات
یہ ہے کہ میرے جیتے جی امن و امان ہو گا۔"

حِزقیاہ کی موت

20 باقی جو کچھ حِزقیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ'
کی کتاب میں درج ہیں۔ وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ
اُس نے کس طرح تالاب بنوا کر وہ سرنگ کھدوائی جس
کے ذریعے چشمے کا پانی شہر تک پہنچتا ہے۔ 21 جب
حِزقیاہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا منسّی
تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ منسّی

21 منسّی 12 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور
یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 55
سال تھا۔ اُس کی ماں حِفصیباہ تھی۔ 2 منسّی کا چال چلن
رب کو ناپسند تھا۔ اُس نے اُن قوموں کے قابلِ گھن
رسم و رواج اپنا لئے جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے
سے نکال دیا تھا۔ 3 اونچی جگہوں کے جن مندروں کو
اُس کے باپ حِزقیاہ نے ڈھا دیا تھا اُنہیں اُس نے نئے
سرے سے تعمیر کیا۔ اُس نے بعل دیوتا کی قربان گاہیں
بنوائیں اور یسیرت دیوی کا کھمبا کھڑا کیا، بالکل اُسی طرح
جس طرح اسرائیل کے بادشاہ اخی اب نے کیا تھا۔ اِن
کے علاوہ وہ سورج، چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کو
سجدہ کر کے اُن کی خدمت کرتا تھا۔ 4 اُس نے رب کے
گھر میں بھی اپنی قربان گاہیں کھڑی کیں، حالانکہ رب
نے اِس مقام کے بارے میں فرمایا تھا، "مَیں یروشلم میں
اپنا نام قائم کروں گا۔" 5 لیکن منسّی نے پروا نہ کی بلکہ
رب کے گھر کے دونوں صحنوں میں آسمان کے پورے
لشکر کے لئے قربان گاہیں بنوائیں۔ 6 یہاں تک کہ اُس
نے اپنے بیٹے کو بھی قربان کر کے جلا دیا۔ جادوگری
اور غیب دانی کرنے کے علاوہ وہ مُردوں کی روحوں سے
رابطہ کرنے والوں اور رمّالوں سے بھی مشورہ کرتا تھا۔
غرض اُس نے بہت کچھ کیا جو رب کو ناپسند تھا اور
اُسے طیش دلایا۔ 7 یسیرت دیوی کا کھمبا بنوا کر اُس نے
اُسے رب کے گھر میں کھڑا کیا، حالانکہ رب نے داؤد
اور اُس کے بیٹے سلیمان سے کہا تھا، "اِس گھر اور اِس
شہر یروشلم میں جو مَیں نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے
چن لیا ہے مَیں اپنا نام ابد تک قائم رکھوں گا۔ 8 اگر
اسرائیلی احتیاط سے میرے اُن تمام احکام کی پیروی کریں
جو موسیٰ نے شریعت میں اُنہیں دیئے تو مَیں کبھی نہیں
ہونے دوں گا کہ اسرائیلیوں کو اُس ملک سے جلاوطن کر
دیا جائے جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کو عطا کیا تھا۔"
9 لیکن لوگ رب کے تابع نہ رہے، اور منسّی نے اُنہیں
ایسے غلط کام کرنے پر اُکسایا جو اُن قوموں سے بھی سرزد
نہیں ہوئے تھے جنہیں رب نے ملک میں داخل ہوتے
وقت اُن کے آگے سے تباہ کر دیا تھا۔
10 آخرکار رب نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کی

معرفت اعلان کیا، 11 ''یہوداہ کے بادشاہ منسّی سے قابلِ
گھن گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ اُس کی حرکتیں ملک میں
اسرائیل سے پہلے رہنے والے اموریوں کی نسبت کہیں
زیادہ شریر ہیں۔ اپنے بُتوں سے اُس نے یہوداہ کے
باشندوں کو گناہ کرنے پر اُکسایا ہے۔ 12 چنانچہ رب
اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، 'مَیں یروشلم اور یہوداہ پر ایسی
آفت نازل کروں گا کہ جسے بھی اِس کی خبر ملے گی اُس
کے کان بجنے لگیں گے۔ 13 مَیں یروشلم کو اُسی ناپ سے
ناپوں گا جس سے سامریہ کو ناپ چکا ہوں۔ مَیں اُسے
اُس ترازو میں رکھ کر تولوں گا جس میں اخی اب کا گھرانا
تول چکا ہوں۔ جس طرح برتن صفائی کرتے وقت پونچھ
کر اُلٹے رکھے جاتے ہیں اُسی طرح مَیں یروشلم کا صفایا
کر دوں گا۔ 14 اُس وقت مَیں اپنی میراث کا بچا کھچا
حصہ بھی ترک کر دوں گا۔ مَیں اُنہیں اُن کے دشمنوں
کے حوالے کر دوں گا جو اُن کی لُوٹ مار کریں گے۔
15 اور وجہ یہی ہو گی کہ اُن سے ایسی حرکتیں سرزد ہوئی
ہیں جو مجھے ناپسند ہیں۔ اُس دن سے لے کر جب اُن
کے باپ دادا مصر سے نکل آئے آج تک وہ مجھے طیش
دلاتے رہے ہیں'۔''

16 لیکن منسّی نے نہ صرف یہوداہ کے باشندوں کو بُت
پرستی اور ایسے کام کرنے پر اُکسایا جو رب کو ناپسند تھے
بلکہ اُس نے بے شمار بے قصور لوگوں کو قتل بھی کیا۔ اُن
کے خون سے یروشلم ایک سرے سے دوسرے سرے
تک بھر گیا۔

17 باقی جو کچھ منسّی کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں
درج ہے۔ اُس میں اُس کے گناہوں کا ذکر بھی کیا گیا
ہے۔ 18 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے
اُس کے محل کے باغ میں دفنایا گیا جو عُزّا کا باغ کہلاتا
ہے۔ پھر اُس کا بیٹا امون تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ امون

19 امون 22 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور دو سال
تک یروشلم میں حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں مسلّمت
بنت حروص یُطبہ کی رہنے والی تھی۔ 20 اپنے باپ منسّی
کی طرح امون ایسا غلط کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔
21 وہ ہر طرح سے اپنے باپ کے بُرے نمونے پر چل
کر اُن بُتوں کی خدمت اور پوجا کرتا رہا جن کی پوجا اُس کا
باپ کرتا آیا تھا۔ 22 رب اپنے باپ دادا کے خدا کو اُس
نے ترک کیا، اور وہ اُس کی راہوں پر نہیں چلتا تھا۔

23 ایک دن امون کے کچھ افسروں نے اُس کے
خلاف سازش کر کے اُسے محل میں قتل کر دیا۔ 24 لیکن
اُمّت نے تمام سازش کرنے والوں کو مار ڈالا اور امون
کے بیٹے یوسیاہ کو بادشاہ بنا دیا۔

25 باقی جو کچھ امون کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں
بیان کیا گیا ہے۔ 26 اُسے عُزّا کے باغ میں اُس کی اپنی
قبر میں دفن کیا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یوسیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یوسیاہ

22 یوسیاہ 8 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور
یروشلم میں رہ کر اُس کی حکومت کا دورانیہ
31 سال تھا۔ اُس کی ماں یدیدہ بنت عدایاہ بُصقت کی
رہنے والی تھی۔ 2 یوسیاہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔
وہ ہر بات میں اپنے باپ داؤد کے اچھے نمونے پر چلتا
رہا اور اُس سے نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹا۔

3 اپنی حکومت کے 18ویں سال میں یوسیاہ بادشاہ
نے اپنے میرمنشی سافن بن اصلیاہ بن مسُلّام کو رب کے
گھر کے پاس بھیج کر کہا، 4 ”امامِ اعظم خِلقیاہ کے پاس
جا کر اُسے بتا دینا کہ اُن تمام پیسوں کو گن لیں جو
دربانوں نے لوگوں سے جمع کئے ہیں۔ 6-5 پھر پیسے اُن
ٹھیکے داروں کو دے دیں جو رب کے گھر کی مرمت کروا
رہے ہیں تاکہ وہ کاری گروں، تعمیر کرنے والوں اور
راجوں کی اُجرت ادا کر سکیں۔ اِن پیسوں سے وہ دراڑوں
کو ٹھیک کرنے کے لئے درکار لکڑی اور تراشے ہوئے
پتھر بھی خریدیں۔ 7 ٹھیکے داروں کو اخراجات کا حساب
کتاب دینے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وہ قابلِ
اعتماد ہیں۔“

رب کے گھر سے شریعت کی کتاب مل جاتی ہے

8 جب میرمنشی سافن خِلقیاہ کے پاس پہنچا تو امامِ اعظم
نے اُسے ایک کتاب دکھا کر کہا، ”مجھے رب کے گھر
میں شریعت کی کتاب ملی ہے۔“ اُس نے اُسے سافن
کو دے دیا جس نے اُسے پڑھ لیا۔ 9 تب سافن بادشاہ
کے پاس گیا اور اُسے اطلاع دی، ”ہم نے رب کے
گھر میں جمع شدہ پیسے مرمت پر مقرر ٹھیکے داروں اور
باقی کام کرنے والوں کو دے دیئے ہیں۔“ 10 پھر
سافن نے بادشاہ کو بتایا، ”خِلقیاہ نے مجھے ایک کتاب
دی ہے۔“ کتاب کو کھول کر وہ بادشاہ کی موجودگی میں
اُس کی تلاوت کرنے لگا۔

11 کتاب کی باتیں سن کر بادشاہ نے رنجیدہ ہو کر
اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔ 12 اُس نے خِلقیاہ امام، اخی قام
بن سافن، عکبور بن میکایاہ، میرمنشی سافن اور اپنے خاص
خادم عسایاہ کو بُلا کر اُنہیں حکم دیا، 13 ”جا کر میری اور
قوم بلکہ تمام یہوداہ کی خاطر رب سے اِس کتاب میں
درج باتوں کے بارے میں دریافت کریں۔ رب کا جو
غضب ہم پر نازل ہونے والا ہے وہ نہایت سخت ہے،
کیونکہ ہمارے باپ دادا نہ کتاب کے فرمانوں کے تابع
رہے، نہ اُن ہدایات کے مطابق زندگی گزاری ہے جو اُس
میں ہمارے لئے درج کی گئی ہیں۔“

14 چنانچہ خِلقیاہ امام، اخی قام، عکبور، سافن اور عسایاہ
خُلدہ نبیہ کو ملنے گئے۔ خُلدہ کا شوہر سلّوم بن تِقوَہ بن
خرخس رب کے گھر کے کپڑے سنبھالتا تھا۔ وہ یروشلم
کے نئے علاقے میں رہتے تھے۔ 16-15 خُلدہ نے
اُنہیں جواب دیا،

”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ جس آدمی نے
تمہیں بھیجا ہے اُسے بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں اِس
شہر اور اُس کے باشندوں پر آفت نازل کروں گا۔ وہ تمام
باتیں پوری ہو جائیں گی جو یہوداہ کے بادشاہ نے کتاب
میں پڑھی ہیں۔ 17 کیونکہ میری قوم نے مجھے ترک کر کے
دیگر معبودوں کو قربانیاں پیش کی ہیں اور اپنے ہاتھوں
سے بُت بنا کر مجھے طیش دلایا ہے۔ میرا غضب اِس
مقام پر نازل ہو جائے گا اور کبھی ختم نہیں ہو گا۔‘

18 لیکن یہوداہ کے بادشاہ کے پاس جائیں جس نے
آپ کو رب سے دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے اور
اُسے بتا دیں کہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’میری
باتیں سن کر 19 تیرا دل نرم ہو گیا ہے۔ جب تجھے پتا چلا
کہ مَیں نے اِس مقام اور اِس کے باشندوں کے بارے
میں فرمایا ہے کہ وہ لعنتی اور تباہ ہو جائیں گے تو تُو نے
اپنے آپ کو رب کے سامنے پست کر دیا۔ تُو نے رنجیدہ
ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور میرے حضور پھوٹ
پھوٹ کر رویا۔ رب فرماتا ہے کہ یہ دیکھ کر مَیں نے

تیری سنی ہے۔ 20 جب تُو میرے کہنے پر مر کر اپنے
باپ دادا سے جا ملے گا تو سلامتی سے دفن ہو گا۔ جو آفت
مَیں شہر پر نازل کروں گا وہ تُو خود نہیں دیکھے گا'۔''
افسر بادشاہ کے پاس واپس گئے اور اُسے خُلدہ کا
جواب سنا دیا۔

یوسیاہ رب سے عہد باندھتا ہے

23 تب بادشاہ یہوداہ اور یروشلم کے تمام
بزرگوں کو بُلا کر 2 رب کے گھر میں گیا۔
سب لوگ چھوٹے سے لے کر بڑے تک اُس کے
ساتھ گئے یعنی یہوداہ کے آدمی، یروشلم کے باشندے،
امام اور نبی۔ وہاں پہنچ کر جماعت کے سامنے عہد کی
اُس پوری کتاب کی تلاوت کی گئی جو رب کے گھر میں
ملی تھی۔
3 پھر بادشاہ نے ستون کے پاس کھڑے ہو کر رب
کے حضور عہد باندھا اور وعدہ کیا، ''ہم رب کی پیروی
کریں گے، ہم پورے دل و جان سے اُس کے احکام اور
ہدایات پوری کر کے اِس کتاب میں درج عہد کی باتیں
قائم رکھیں گے۔'' پوری قوم عہد میں شریک ہوئی۔

یوسیاہ بُت پرستی کو ختم کرتا ہے

4 اب بادشاہ نے امامِ اعظم خِلقیاہ، دوسرے درجے
پر مقرر اماموں اور دربانوں کو حکم دیا، ''رب کے گھر
میں سے وہ تمام چیزیں نکال دیں جو بعل دیوتا، یسیرت
دیوی اور آسمان کے پورے لشکر کی پوجا کے لئے استعمال
ہوئی ہیں۔'' پھر اُس نے یہ سارا سامان یروشلم کے باہر
وادیٔ قدرون کے کھلے میدان میں جلا دیا اور اُس کی
راکھ اُٹھا کر بیت ایل لے گیا۔ 5 اُس نے اُن بُت پرست
پجاریوں کو بھی ہٹا دیا جنہیں یہوداہ کے بادشاہوں نے
یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کے گرد و نواح کے مندروں
میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ یہ پجاری
نہ صرف بعل دیوتا کو اپنے نذرانے پیش کرتے تھے بلکہ
سورج، چاند، جُھرمٹوں اور آسمان کے پورے لشکر کو بھی۔
6 یسیرت دیوی کا کھمبا یوسیاہ نے رب کے گھر سے نکال
کر شہر کے باہر وادیٔ قدرون میں جلا دیا۔ پھر اُس نے
اُسے پیس کر اُس کی راکھ غریب لوگوں کی قبروں پر بکھیر
دی۔ 7 رب کے گھر کے پاس ایسے مکان تھے جو جسم
فروش مردوں اور عورتوں کے لئے بنائے گئے تھے۔ اُن
میں عورتیں یسیرت دیوی کے لئے کپڑے بھی بُنتی تھیں۔
اب بادشاہ نے اُن کو بھی گرا دیا۔
8 پھر یوسیاہ تمام اماموں کو یروشلم واپس لایا۔ ساتھ
ساتھ اُس نے یہوداہ کے شمال میں جِبع سے لے
کر جنوب میں بیرسبع تک اونچی جگہوں کے اُن تمام
مندروں کی بےحرمتی کی جہاں امام پہلے قربانیاں پیش
کرتے تھے۔ یروشلم کے اُس دروازے کے پاس بھی دو
مندر تھے جو شہر کے سردار یشوع کے نام سے مشہور
تھا۔ اِن کو بھی یوسیاہ نے ڈھا دیا۔ (شہر میں داخل ہوتے
وقت یہ مندر بائیں طرف نظر آتے تھے۔) 9 جن
اماموں نے اونچی جگہوں پر خدمت کی تھی اُنہیں یروشلم
میں رب کے حضور قربانیاں پیش کرنے کی اجازت
نہیں تھی۔ لیکن وہ باقی اماموں کی طرح بےخمیری روٹی
کے لئے مخصوص روٹی کھا سکتے تھے۔ 10 بن ہنوم کی
وادی کی قربان گاہ بنام توفت کو بھی بادشاہ نے ڈھا
دیا تاکہ آئندہ کوئی بھی اپنے بیٹے یا بیٹی کو جلا کر مَلِک دیوتا
کو قربان نہ کر سکے۔ 11 گھوڑے کے جو مجسمے یہوداہ کے
بادشاہوں نے سورج دیوتا کی تعظیم میں کھڑے کئے تھے

اُنہیں بھی یوسیاہ نے گرا دیا اور اُن کے رتھوں کو جلا دیا۔
یہ گھوڑے رب کے گھر کے صحن میں دروازے کے
ساتھ کھڑے تھے، وہاں جہاں درباری افسر بنام ناتن
مَلِک کا کمرا تھا۔ 12 آخز بادشاہ نے اپنی چھت پر ایک
کمرا بنایا تھا جس کی چھت پر بھی مختلف بادشاہوں کی
بنی ہوئی قربان گاہیں تھیں۔ اب یوسیاہ نے اِن کو بھی ڈھا
دیا اور اُن دو قربان گاہوں کو بھی جو منسّی نے رب کے
گھر کے دو صحنوں میں کھڑی کی تھیں۔ اِن کو ٹکڑے
ٹکڑے کر کے اُس نے ملبہ وادیٔ قدرون میں پھینک
دیا۔ 13 نیز، بادشاہ نے یروشلم کے مشرق میں اونچی
جگہوں کے مندروں کی بے حرمتی کی۔ یہ مندر ہلاکت
کے پہاڑ کے جنوب میں تھے، اور سلیمان بادشاہ نے
اُنہیں تعمیر کیا تھا۔ اُس نے اُنہیں صیدا کی شرم ناک
دیوی عستارات، موآب کے مکروہ دیوتا کموس اور عمون
کے قابلِ گھن دیوتا ملکوم کے لئے بنایا تھا۔ 14 یوسیاہ نے
دیوتاؤں کے لئے مخصوص کئے گئے ستونوں کو ٹکڑے
ٹکڑے کر کے یسیرت دیوی کے کھمبے کٹوا دیئے اور
مقامات پر انسانی ہڈیاں بکھیر کر اُن کی بے حرمتی کی۔

یوسیاہ سے بیت ایل اور سامریہ کے مندروں کی تباہی

15-16 بیت ایل میں اب تک اونچی جگہ پر وہ مندر اور
قربان گاہ پڑی تھی جو یرُبعام بن نباط نے تعمیر کی تھی۔
یرُبعام ہی نے اسرائیل کو گناہ کرنے پر اُکسایا تھا۔ جب
یوسیاہ نے دیکھا کہ جس پہاڑ پر قربان گاہ ہے اُس کی
ڈھلانوں پر بہت سی قبریں ہیں تو اُس نے حکم دیا کہ
اُن کی ہڈیاں نکال کر قربان گاہ پر جلا دی جائیں۔ یوں
قربان گاہ کی بے حرمتی بالکل اُسی طرح ہوئی جس طرح
رب نے مردِ خدا کی معرفت فرمایا تھا۔ اِس کے بعد یوسیاہ
نے مندر اور قربان گاہ کو گرا دیا۔ اُس نے یسیرت دیوی
کا مجسمہ کوٹ کوٹ کر آخر میں سب کچھ جلا دیا۔
17 پھر یوسیاہ کو ایک اَور قبر نظر آئی۔ اُس نے شہر
کے باشندوں سے پوچھا، ”یہ کس کی قبر ہے؟“ اُنہوں
نے جواب دیا، ”یہ یہوداہ کے اُس مردِ خدا کی قبر ہے
جس نے بیت ایل کی قربان گاہ کے بارے میں عین وہ
پیش گوئی کی تھی جو آج آپ کے وسیلے سے پوری ہوئی
ہے۔“ 18 یہ سن کر بادشاہ نے حکم دیا، ”اِسے چھوڑ
دو! کوئی بھی اِس کی ہڈیوں کو نہ چھیڑے۔“ چنانچہ اُس
کی اور اُس نبی کی ہڈیاں بچ گئیں جو سامریہ سے اُس سے
ملنے آیا اور بعد میں اُس کی قبر میں دفنایا گیا تھا۔
19 جس طرح یوسیاہ نے بیت ایل کے مندر کو تباہ
کیا اُسی طرح اُس نے سامریہ کے تمام شہروں کے
مندروں کے ساتھ کیا۔ اُنہیں اونچی جگہوں پر بنا کر
اسرائیل کے بادشاہوں نے رب کو طیش دلایا تھا۔ 20 اِن
مندروں کے پجاریوں کو اُس نے اُن کی اپنی اپنی
قربان گاہوں پر سزائے موت دی اور پھر انسانی ہڈیاں
اُن پر جلا کر اُن کی بے حرمتی کی۔ اِس کے بعد وہ یروشلم
لوٹ گیا۔

فسح کی عید منائی جاتی ہے

21 یروشلم میں آ کر بادشاہ نے حکم دیا، ”پوری قوم
رب اپنے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منائے، جس
طرح عہد کی کتاب میں فرمایا گیا ہے۔“ 22 اُس زمانے
سے لے کر جب قاضی اسرائیل کی راہنمائی کرتے تھے
یوسیاہ کے دنوں تک فسح کی عید اِس طرح نہیں منائی
گئی تھی۔ اسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہوں کے ایام
میں بھی ایسی عید نہیں منائی گئی تھی۔ 23 یوسیاہ کی

حکومت کے 18ویں سال میں پہلی دفعہ رب کی تعظیم
میں ایسی عید یروشلم میں منائی گئی۔

یوسیاہ کی فرماں برداری

24 یوسیاہ اُن تمام ہدایات کے تابع رہا جو شریعت کی
اُس کتاب میں درج تھیں جو خِلقیاہ امام کو رب کے گھر
میں ملی تھی۔ چنانچہ اُس نے مُردوں کی روحوں سے رابطہ
کرنے والوں، رمّالوں، گھریلو بُتوں، دوسرے بُتوں اور باقی
تمام مکروہ چیزوں کو ختم کر دیا۔ 25 نہ یوسیاہ سے پہلے، نہ
اُس کے بعد اُس جیسا کوئی بادشاہ ہوا جس نے اُس طرح
پورے دل، پوری جان اور پوری طاقت کے ساتھ رب
کے پاس واپس آ کر موسوی شریعت کے ہر فرمان کے
مطابق زندگی گزاری ہو۔ 26 تو بھی رب یہوداہ پر اپنے
غصے سے باز نہ آیا، کیونکہ منسّی نے اپنی غلط حرکتوں سے
اُسے حد سے زیادہ طیش دلایا تھا۔ 27 اِسی لئے رب نے
فرمایا، ”جو کچھ مَیں نے اسرائیل کے ساتھ کیا وہی کچھ
یہوداہ کے ساتھ بھی کروں گا۔ مَیں اُسے اپنے حضور سے
خارج کر دوں گا۔ اپنے چنے ہوئے شہر یروشلم کو مَیں رد
کروں گا اور ساتھ ساتھ اُس گھر کو بھی جس کے بارے
میں مَیں نے کہا، ’وہاں میرا نام ہو گا‘۔“
28 باقی جو کچھ یوسیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ ’شاہانِ یہوداہ کی تاریخ‘ کی کتاب میں
بیان کیا گیا ہے۔
29 یوسیاہ کی حکومت کے دوران مصر کا بادشاہ نکوہ
فرعون دریائے فرات کے لئے روانہ ہوا تاکہ اسور کے
بادشاہ سے لڑے۔ راستے میں یوسیاہ اُس سے لڑنے کے
لئے نکلا۔ لیکن جب مجِدّو کے قریب اُن کا ایک دوسرے
کے ساتھ مقابلہ ہوا تو نکوہ نے اُسے مار دیا۔ 30 یوسیاہ
کے ملازم اُس کی لاش رتھ پر رکھ کر مجِدّو سے یروشلم لے
آئے جہاں اُسے اُس کی اپنی قبر میں دفن کیا گیا۔ پھر
اُمّت نے اُس کے بیٹے یہوآخز کو مسح کر کے باپ کے
تخت پر بٹھا دیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوآخز

31 یہوآخز 23 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم
میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ تھا۔ اُس کی ماں
حموطل بنت یرمیاہ لِبناہ کی رہنے والی تھی۔ 32 اپنے باپ
دادا کی طرح وہ بھی ایسا کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔
33 نکوہ فرعون نے ملکِ حمات کے شہر رِبلہ میں اُسے
گرفتار کر لیا، اور اُس کی حکومت ختم ہوئی۔ ملکِ یہوداہ
کو خراج کے طور پر تقریباً 3,400 کلو گرام چاندی اور
34 کلو گرام سونا ادا کرنا پڑا۔ 34 یہوآخز کی جگہ فرعون
نے یوسیاہ کے ایک اَور بیٹے کو تخت پر بٹھایا۔ اُس کے
نام اِلیاقیم کو اُس نے یہویقیم میں بدل دیا۔ یہوآخز کو وہ
اپنے ساتھ مصر لے گیا جہاں وہ بعد میں مرا بھی۔
35 مطلوبہ چاندی اور سونے کی رقم ادا کرنے کے لئے
یہویقیم نے لوگوں سے خاص ٹیکس لیا۔ اُمّت کو اپنی
دولت کے مطابق پیسے دینے پڑے۔ اِس طریقے سے
یہویقیم فرعون کو خراج ادا کر سکا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہویقیم

36 یہویقیم 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ
یروشلم میں رہ کر 11 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں
زبودہ بنت فِدایاہ رومہ کی رہنے والی تھی۔ 37 باپ دادا کی
طرح اُس کا چال چلن بھی رب کو ناپسند تھا۔

24 یہویقیم کی حکومت کے دوران بابل کے
بادشاہ نبوکدنضر نے یہوداہ پر حملہ کیا۔ نتیجے
میں یہویقیم اُس کے تابع ہو گیا۔ لیکن تین سال کے
بعد وہ سرکش ہو گیا۔ 2 تب رب نے بابل، شام، موآب
اور عمون سے ڈاکوؤں کے جتھے بھیج دیئے تاکہ اُسے تباہ
کریں۔ ویسا ہی ہوا جس طرح رب نے اپنے خادموں
یعنی نبیوں کی معرفت فرمایا تھا۔ 3 یہ آفتیں اِس لئے
یہوداہ پر آئیں کہ رب نے اِن کا حکم دیا تھا۔ وہ منسّی
کے سنگین گناہوں کی وجہ سے یہوداہ کو اپنے حضور سے
خارج کرنا چاہتا تھا۔ 4 وہ یہ حقیقت بھی نظرانداز نہ کر
سکا کہ منسّی نے یروشلم کو بےقصور لوگوں کے خون
سے بھر دیا تھا۔ رب یہ معاف کرنے کے لئے تیار
نہیں تھا۔

5 باقی جو کچھ یہویقیم کی حکومت کے دوران ہوا
اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی
کتاب میں درج ہے۔ 6 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا
سے جا ملا تو اُس کا بیٹا یہویاکین تخت نشین ہوا۔ 7 اُس
وقت مصر کا بادشاہ دوبارہ اپنے ملک سے نکل نہ سکا،
کیونکہ بابل کے بادشاہ نے مصر کی سرحد بنام وادیِٔ مصر
سے لے کر دریائے فرات تک کا سارا علاقہ مصر کے قبضے
سے چھین لیا تھا۔

یہویاکین کی حکومت اور یروشلم پر بابل کا قبضہ

8 یہویاکین 18 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم
میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ تھا۔ اُس کی
ماں نحُشتا بنت اِلناتن یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 9 اپنے
باپ کی طرح یہویاکین بھی ایسا کام کرتا رہا جو رب کو
ناپسند تھا۔

10 اُس کی حکومت کے دوران بابل کے بادشاہ
نبوکدنضر کی فوج یروشلم تک بڑھ کر اُس کا محاصرہ کرنے
لگی۔ 11 نبوکدنضر خود شہر کے محاصرے کے دوران
پہنچ گیا۔ 12 تب یہویاکین نے شکست مان کر اپنے
آپ کو اپنی ماں، ملازموں، افسروں اور درباریوں سمیت
بابل کے بادشاہ کے حوالے کر دیا۔ بادشاہ نے اُسے
گرفتار کر لیا۔

یہ نبوکدنضر کی حکومت کے آٹھویں سال میں ہوا۔
13 جس کا اعلان رب نے پہلے کیا تھا وہ اب پورا
ہوا، نبوکدنضر نے رب کے گھر اور شاہی محل کے تمام
خزانے چھین لئے۔ اُس نے سونے کا وہ سارا سامان بھی
لُوٹ لیا جو سلیمان نے رب کے گھر کے لئے بنوایا تھا۔
14 اور جتنے کھاتے پیتے لوگ یروشلم میں تھے اُن سب
کو بادشاہ نے جلاوطن کر دیا۔ اُن میں تمام افسر، فوجی،
دست کار اور دھاتوں کا کام کرنے والے شامل تھے،
کُل 10,000 افراد۔ اُمّت کے صرف غریب لوگ
پیچھے رہ گئے۔ 15 نبوکدنضر یہویاکین کو بھی قیدی بنا کر
بابل لے گیا اور اُس کی ماں، بیویوں، درباریوں اور ملک
کے تمام اثر و رسوخ رکھنے والوں کو بھی۔ 16 اُس نے
فوجیوں کے 7,000 افراد اور 1,000 دست کاروں
اور دھاتوں کا کام کرنے والوں کو جلاوطن کر کے بابل
میں بسا دیا۔ یہ سب ماہر اور جنگ کرنے کے قابل
آدمی تھے۔ 17 یروشلم میں بابل کے بادشاہ نے یہویاکین
کی جگہ اُس کے چچا متنیاہ کو تخت پر بٹھا کر اُس کا نام
صِدقیاہ میں بدل دیا۔

یہوداہ کا بادشاہ صِدقیاہ

18 صِدقیاہ 21 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم

میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 11 سال تھا۔ اُس کی ماں حموطل بنت یرمیاہ لِبناہ شہر کی رہنے والی تھی۔ 19 یہویقیم کی طرح صِدقیاہ ایسا کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ 20 رب یروشلم اور یہوداہ کے باشندوں سے اِتنا ناراض ہوا کہ آخر میں اُس نے اُنہیں اپنے حضور سے خارج کر دیا۔

صِدقیاہ کا فرار اور گرفتاری

ایک دن صِدقیاہ بابل کے بادشاہ سے سرکش ہوا،

25 اِس لئے شاہِ بابل نبوکدنضر تمام فوج کو اپنے ساتھ لے کر دوبارہ یروشلم پہنچا تاکہ اُس پر حملہ کرے۔

صِدقیاہ کی حکومت کے نویں سال میں بابل کی فوج یروشلم کا محاصرہ کرنے لگی۔ یہ کام دسویں مہینے کے دسویں دن[a] شروع ہوا۔ پورے شہر کے اردگرد بادشاہ نے پُشتے بنوائے۔ 2 صِدقیاہ کی حکومت کے 11ویں سال تک یروشلم قائم رہا۔ 3 لیکن پھر کال نے شہر میں زور پکڑا، اور عوام کے لئے کھانے کی چیزیں نہ رہیں۔

چوتھے مہینے کے نویں دن[b] 4 بابل کے فوجیوں نے فصیل میں رخنہ ڈال دیا۔ اُسی رات صِدقیاہ اپنے تمام فوجیوں سمیت فرار ہونے میں کامیاب ہوا، اگرچہ شہر دشمن سے گھرا ہوا تھا۔ وہ فصیل کے اُس دروازے سے نکلے جو شاہی باغ کے ساتھ ملحق دو دیواروں کے بیچ میں تھا۔ وہ وادیٔ یردن کی طرف بھاگنے لگے، 5 لیکن بابل کی فوج نے بادشاہ کا تعاقب کر کے اُسے یریحو کے میدان میں پکڑ لیا۔ اُس کے فوجی اُس سے الگ ہو کر چاروں طرف منتشر ہو گئے، 6 اور وہ خود گرفتار ہو گیا۔

پھر اُسے رِبلہ میں شاہِ بابل کے پاس لایا گیا، اور وہیں صِدقیاہ پر فیصلہ صادر کیا گیا۔ 7 صِدقیاہ کے دیکھتے دیکھتے اُس کے بیٹوں کو قتل کیا گیا۔ اِس کے بعد فوجیوں نے اُس کی آنکھیں نکال کر اُسے پیتل کی زنجیروں میں جکڑ لیا اور بابل لے گئے۔

یروشلم اور رب کے گھر کی تباہی

8 شاہِ بابل نبوکدنضر کی حکومت کے 19ویں سال میں بادشاہ کا خاص افسر نبوزرادان یروشلم پہنچا۔ وہ شاہی محافظوں پر مقرر تھا۔ پانچویں مہینے کے ساتویں دن[c] اُس نے آ کر 9 رب کے گھر، شاہی محل اور یروشلم کے تمام مکانوں کو جلا دیا۔ ہر بڑی عمارت بھسم ہو گئی۔ 10 اُس نے اپنے تمام فوجیوں سے شہر کی فصیل کو بھی گرا دیا۔ 11 پھر نبوزرادان نے سب کو جلاوطن کر دیا جو یروشلم اور یہوداہ میں پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ بھی اُن میں شامل تھے جو جنگ کے دوران غداری کر کے شاہِ بابل کے پیچھے لگ گئے تھے۔ 12 لیکن نبوزرادان نے سب سے نچلے طبقے کے بعض لوگوں کو ملکِ یہوداہ میں چھوڑ دیا تاکہ وہ انگور کے باغوں اور کھیتوں کو سنبھالیں۔

13 بابل کے فوجیوں نے رب کے گھر میں جا کر پیتل کے دونوں ستونوں، پانی کے باسنوں کو اُٹھانے والی ہتھ گاڑیوں اور سمندر نامی پیتل کے حوض کو توڑ دیا اور سارا پیتل اُٹھا کر بابل لے گئے۔ 14 وہ رب کے گھر کی خدمت سرانجام دینے کے لئے درکار سامان بھی لے گئے یعنی بالٹیاں، بیلچے، بتی کترنے کے اوزار، برتن اور پیتل کا باقی سارا سامان۔ 15 خالص سونے اور چاندی

[a] یعنی 15 جنوری
[b] یعنی 18 جولائی

[c] یعنی 14 اگست

کے برتن بھی اِس میں شامل تھے یعنی جلتے ہوئے کوئلے
کے برتن اور چھڑکاؤ کے کٹورے۔ شاہی محافظوں کا
افسر سارا سامان اُٹھا کر بابل لے گیا۔ 16 جب دونوں
ستونوں، سمندر نامی حوض اور باسنوں کو اُٹھانے والی ہتھ
گاڑیوں کا پیتل تُڑوایا گیا تو وہ اِتنا وزنی تھا کہ اُسے تولا نہ جا
سکا۔ سلیمان بادشاہ نے یہ چیزیں رب کے گھر کے لئے
بنوائی تھیں۔ 17 ہر ستون کی اونچائی 27 فٹ تھی۔ اُن
کے بالائی حصوں کی اونچائی ساڑھے چار فٹ تھی، اور وہ
پیتل کی جالی اور اناروں سے سجے ہوئے تھے۔

18 شاہی محافظوں کے افسر نبو زرادان نے ذیل کے
قیدیوں کو الگ کر دیا: امامِ اعظم سرایاہ، اُس کے بعد
آنے والا امام صفنیاہ، رب کے گھر کے تین دربانوں،
19 شہر کے بچے ہوؤں میں سے اُس افسر کو جو شہر
کے فوجیوں پر مقرر تھا، صِدقیاہ بادشاہ کے پانچ مشیروں،
اُمّت کی بھرتی کرنے والے افسر اور شہر میں موجود اُس
کے 60 مردوں کو۔ 20 نبو زرادان اِن سب کو الگ
کر کے صوبہ حمات کے شہر رِبلہ لے گیا جہاں بابل
کا بادشاہ تھا۔ 21 وہاں نبوکدنضر نے اُنہیں سزائے
موت دی۔

یوں یہوداہ کے باشندوں کو جلاوطن کر دیا گیا۔

جِدَلیاہ کی حکومت

22 جن لوگوں کو بابل کے بادشاہ نبوکدنضر نے یہوداہ
میں پیچھے چھوڑ دیا تھا، اُن پر اُس نے جِدَلیاہ بن اخی
قام بن سافن مقرر کیا۔ 23 جب فوج کے بچے ہوئے
افسروں اور اُن کے دستوں کو خبر ملی کہ جِدَلیاہ کو گورنر
مقرر کیا گیا ہے تو وہ مِصفاہ میں اُس کے پاس آئے۔
افسروں کے نام اسمٰعیل بن نتنیاہ، یوحنان بن قریح، سرایاہ
بن تنحومت نطوفاتی اور یازنیاہ بن معکاتی تھے۔ اُن کے
فوجی بھی ساتھ آئے۔

24 جِدَلیاہ نے قسم کھا کر اُن سے وعدہ کیا، ”بابل
کے افسروں سے مت ڈرنا! ملک میں رہ کر بابل کے
بادشاہ کی خدمت کریں تو آپ کی سلامتی ہو گی۔“

25 لیکن اُس سال کے ساتویں مہینے میں اسمٰعیل بن
نتنیاہ بن اِلی سمع نے دس ساتھیوں کے ساتھ مِصفاہ آ کر
دھوکے سے جِدَلیاہ کو قتل کیا۔ اسمٰعیل شاہی نسل کا تھا۔
جِدَلیاہ کے علاوہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ رہنے والے
یہوداہ اور بابل کے تمام لوگوں کو بھی قتل کیا۔ 26 یہ دیکھ
کر یہوداہ کے تمام باشندے چھوٹے سے لے کر بڑے
تک فوجی افسروں سمیت ہجرت کر کے مصر چلے گئے،
کیونکہ وہ بابل کے انتقام سے ڈرتے تھے۔

یہویاکین کو آزاد کیا جاتا ہے

27 یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین کی جلاوطنی کے
37ویں سال میں اَویل مرودک بابل کا بادشاہ بنا۔
اُسی سال کے 12ویں مہینے کے 27ویں دن اُس نے
یہویاکین کو قید خانے سے آزاد کر دیا۔ 28 اُس نے اُس
سے نرم باتیں کر کے اُسے عزت کی ایسی کرسی پر بٹھایا جو
بابل میں جلاوطن کئے گئے باقی بادشاہوں کی نسبت
زیادہ اہم تھی۔ 29 یہویاکین کو قیدیوں کے کپڑے
اُتارنے کی اجازت ملی، اور اُسے زندگی بھر بادشاہ کی
میز پر باقاعدگی سے شریک ہونے کا شرف حاصل رہا۔
30 بادشاہ نے مقرر کیا کہ یہویاکین کو عمر بھر اِتنا وظیفہ ملتا
رہے کہ اُس کی روزمرہ کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

ا۔ تواریخ

آدم سے ابراہیم تک کا نسب نامہ

1 نوح تک آدم کی اولاد سیت، انوس، 2 قینان، مہلل ایل، یارد، 3 حنوک، متوسلح، لمک، 4 اور نوح تھی۔

نوح کے تین بیٹے سِم، حام اور یافت تھے۔

5 یافت کے بیٹے جُمر، ماجوج، مادی، یاوان، تُوبل، مسک اور تیراس تھے۔ 6 جُمر کے بیٹے اشکناز، ریفت اور تُجرمہ تھے۔ 7 یاوان کے بیٹے اِلیسہ اور ترسیس تھے۔ کِتّی اور رودانی بھی اُس کی اولاد ہیں۔

8 حام کے بیٹے کوش، مصر، فوط اور کنعان تھے۔ 9 کوش کے بیٹے سِبا، حویلہ، سبتہ، رعمہ اور سبتکہ تھے۔ رعمہ کے بیٹے سبا اور ددان تھے۔ 10 نمرود بھی کوش کا بیٹا تھا۔ وہ زمین پر پہلا سورما تھا۔ 11 مصر ذیل کی قوموں کا باپ تھا: لودی، عنامی، لِہابی، نفتوحی، 12 فتروسی، کسلوحی (جن سے فلستی نکلے) اور کفتوری۔ 13 کنعان کا پہلوٹھا صیدا تھا۔ کنعان اِن قوموں کا باپ بھی تھا: حِتّی 14 یبوسی، اموری، جرجاسی، 15 حِوّی، عرقی، سینی، 16 اروادی، صماری اور حماتی۔

17 سِم کے بیٹے عیلام، اسور، ارفکسد، لُود اور آرام تھے۔ آرام کے بیٹے عُوض، حول، جتر اور مسک تھے۔ 18 ارفکسد کا بیٹا سلح اور سلح کا بیٹا عِبر تھا۔ 19 عِبر کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام فلج یعنی تقسیم تھا، کیونکہ اُن ایام میں دنیا تقسیم ہوئی۔ فلج کے بھائی کا نام یُقطان تھا۔ 20 یُقطان کے بیٹے الموداد، سلف، حصرماوت، اِراخ، 21 ہدورام، اُوزال، دِقلہ، 22 عوبال، ابی مائیل، سبا، 23 اوفیر، حویلہ اور یوباب تھے۔ یہ سب اُس کے بیٹے تھے۔

24 سِم کا یہ نسب نامہ ہے: سِم، ارفکسد، سلح، 25 عِبر، فلج، رعو، 26 سروج، نحور، تارح 27 اور ابرام یعنی ابراہیم۔

ابراہیم کا نسب نامہ

28 ابراہیم کے بیٹے اسحاق اور اسمٰعیل تھے۔ 29 اُن کی درجِ ذیل اولاد تھی:

اسمٰعیل کا پہلوٹھا نبایوت تھا۔ اُس کے باقی بیٹے قیدار، ادبئیل، مِبسام، 30 مِشماع، دُومہ، مسّا، حدد، تیما، 31 یطور، نفیس اور قِدمہ تھے۔ سب اسمٰعیل کے ہاں پیدا ہوئے۔

32 ابراہیم کی داشتہ قطورہ کے بیٹے زِمران، یُقسان، مِدان، مِدیان، اِسباق اور سوخ تھے۔ یُقسان کے دو بیٹے

سبا اور ددان پیدا ہوئے 33 جبکہ مِدیان کے بیٹے عیفہ،
عِفر، حنوک، ابیداع اور اِلدعا تھے۔ سب قطورہ کی
اولاد تھے۔
34 ابراہیم کے بیٹے اسحاق کے دو بیٹے پیدا ہوئے،
عیسَو اور اسرائیل۔ 35 عیسَو کے بیٹے اِلی فنز، رعو ایل،
یعوس، یعلام اور قورح تھے۔ 36 اِلی فنز کے بیٹے تیمان،
اومر، صفی، جعتام، قنز اور عمالیق تھے۔ عمالیق کی ماں
تِمنع تھی۔ 37 رعو ایل کے بیٹے نحت، زارح، سمّہ اور
مِزّہ تھے۔

سعیر یعنی ادوم کا نسب نامہ

38 سعیر کے بیٹے لوطان، سوبل، صِبعون، عنہ،
دیسون، ایصر اور دیسان تھے۔ 39 لوطان کے دو بیٹے
حوری اور ہومام تھے۔ (تِمنع لوطان کی بہن تھی۔)
40 سوبل کے بیٹے علیان، مانحت، عیبال، سفی اور اونام
تھے۔ صِبعون کے بیٹے ایّاہ اور عنہ تھے۔ 41 عنہ کے
ایک بیٹا دیسون پیدا ہوا۔ دیسون کے چار بیٹے حمران،
اِشبان، یِتران اور کِران تھے۔ 42 ایصر کے تین بیٹے
بِلہان، زعوان اور عقان تھے۔ دیسان کے دو بیٹے عُوض
اور اران تھے۔

ادوم کے بادشاہ

43 اِس سے پہلے کہ اسرائیلیوں کا کوئی بادشاہ تھا ذیل
کے بادشاہ یکے بعد دیگرے ملکِ ادوم میں حکومت
کرتے تھے:
بالع بن بعور جو دنہابا شہر کا تھا۔
44 اُس کی موت پر یوباب بن زارح جو بُصرہ
شہر کا تھا۔
45 اُس کی موت پر حُشام جو تیمانیوں کے ملک کا تھا۔
46 اُس کی موت پر ہدد بن بِدد جس نے ملکِ موآب
میں مِدیانیوں کو شکست دی۔ وہ عویت شہر کا تھا۔
47 اُس کی موت پر سملہ جو مسرِقہ شہر کا تھا۔
48 اُس کی موت پر ساؤل جو دریائے فرات پر رحوبوت
شہر کا تھا۔
49 اُس کی موت پر بعل حنان بن عکبور۔
50 اُس کی موت پر ہدد جو فاعُو شہر کا تھا۔ (بیوی کا
نام مہیطب ایل بنت مطرِد بنت میزاہاب تھا۔) 51 پھر
ہدد مر گیا۔
ادومی قبیلوں کے سردار تِمنع، علیاہ، یتیت، 52 اُہلی
بامہ، ایلہ، فینون، 53 قنز، تیمان، مِبصار، 54 مجدی ایل
اور عِرام تھے۔ یہی ادوم کے سردار تھے۔

یعقوب یعنی اسرائیل کے بیٹے

2 اسرائیل کے بارہ بیٹے روبن، شمعون، لاوی،
یہوداہ، اِشکار، زبولون، 2 دان، یوسف، بن
یمین، نفتالی، جد اور آشر تھے۔

یہوداہ کا نسب نامہ

3 یہوداہ کی شادی کنعانی عورت سے ہوئی جو سوع
کی بیٹی تھی۔ اُن کے تین بیٹے عیر، اونان اور سیلہ
پیدا ہوئے۔ یہوداہ کا پہلوٹھا عیر رب کے نزدیک شریر
تھا، اِس لئے اُس نے اُسے مرنے دیا۔ 4 یہوداہ کے
مزید دو بیٹے اُس کی بہو تمر سے پیدا ہوئے۔ اُن کے
نام فارص اور زارح تھے۔ یوں یہوداہ کے کُل پانچ
بیٹے تھے۔
5 فارص کے دو بیٹے حصرون اور حمول تھے۔

6 زارح کے پانچ بیٹے زِمری، ایتان، ہیمان، کلکول اور
دارع تھے۔ 7 کرمی بن زِمری کا بیٹا وہی عکر یعنی عکن تھا
جس نے اُس لُوٹے ہوئے مال میں سے کچھ لیا جو رب
کے لئے مخصوص تھا۔ 8 ایتان کے بیٹے کا نام عزریاہ تھا۔
9 حصرون کے تین بیٹے یرحمئیل، رام اور کلوبی یعنی
کالب تھے۔

رام کی اولاد

10 رام کے ہاں عمی نداب اور عمی نداب کے ہاں
یہوداہ کے قبیلے کا سردار نحسون پیدا ہوا۔ 11 نحسون
سلمون کا اور سلمون بوعز کا باپ تھا۔ 12 بوعز عوبید کا
اور عوبید یسّی کا باپ تھا۔ 13 بڑے سے لے کر چھوٹے
تک یسّی کے بیٹے اِلیاب، ابی نداب، سِمعا، 14 نتنی ایل،
ردّی، 15 اوضم اور داؤد تھے۔ کُل سات بھائی تھے۔
16 اُن کی دو بہنیں ضرویاہ اور ابی جیل تھیں۔ ضرویاہ کے
تین بیٹے ابی شے، یوآب اور عساہیل تھے۔ 17 ابی جیل
کے ایک بیٹا عماسا پیدا ہوا۔ باپ یتر اسمٰعیلی تھا۔

کالب کی اولاد

18 کالب بن حصرون کی بیوی عزوبہ کے ہاں بیٹی بنام
یریعوت پیدا ہوئی۔ یریعوت کے بیٹے یشر، سوباب اور
اردون تھے۔ 19 عزوبہ کے وفات پانے پر کالب نے
اِفرات سے شادی کی۔ اُن کے بیٹا حور پیدا ہوا۔ 20 حور
اُوری کا اور اُوری بضلی ایل کا باپ تھا۔
21 60 سال کی عمر میں کالب کے باپ حصرون
نے دوبارہ شادی کی۔ بیوی جِلعاد کے باپ مکیر کی
بیٹی تھی۔ اِس رشتے سے بیٹا سجوب پیدا ہوا۔
22-23 سجوب کا بیٹا وہ یائیر تھا جس کی جِلعاد کے علاقے
میں 23 بستیاں بنام 'یائیر کی بستیاں' تھیں۔ لیکن
بعد میں جسور اور شام کے فوجیوں نے اُن پر قبضہ کر
لیا۔ اُس وقت اُنہیں قنات بھی گرد و نواح کے علاقے
سمیت حاصل ہوا۔ اُن دنوں میں کُل 60 آبادیاں اُن
کے ہاتھ میں آ گئیں۔ اِن کے تمام باشندے جِلعاد
کے باپ مکیر کی اولاد تھے۔ 24 حصرون جس کی بیوی
ابیاہ تھی فوت ہوا تو کالب اور اِفراتہ کے ہاں بیٹا اشحور
پیدا ہوا۔ بعد میں اشحور تقوع شہر کا بانی بن گیا۔

یرحمئیل کی اولاد

25 حصرون کے پہلوٹھے یرحمئیل کے بیٹے بڑے سے
لے کر چھوٹے تک رام، بونہ، اورن، اوضم اور اخیاہ
تھے۔ 26 یرحمئیل کی دوسری بیوی عطارہ کا ایک بیٹا
اونام تھا۔
27 یرحمئیل کے پہلوٹھے رام کے بیٹے معض، یمین
اور عیقر تھے۔ 28 اونام کے دو بیٹے سمّی اور یدع تھے۔
سمّی کے دو بیٹے ندب اور ابی سور تھے۔ 29 ابی سور کی
بیوی ابی خیل کے دو بیٹے اخبان اور مولِد پیدا ہوئے۔
30 ندب کے دو بیٹے سلد اور افائم تھے۔ سلد بےاولاد
مر گیا، 31 لیکن افائم کے ہاں بیٹا یِسعی پیدا ہوا۔ یِسعی
سیسان کا اور سیسان اخلی کا باپ تھا۔ 32 سمّی کے
بھائی یدع کے دو بیٹے یتر اور یونتن تھے۔ یتر بےاولاد
مر گیا، 33 لیکن یونتن کے دو بیٹے فلت اور زازا پیدا
ہوئے۔ سب یرحمئیل کی اولاد تھے۔ 34-35 سیسان کے
بیٹے نہیں تھے بلکہ بیٹیاں۔ ایک بیٹی کی شادی اُس نے
اپنے مصری غلام یرخع سے کروائی۔ اُن کے بیٹا عتّی پیدا
ہوا۔ 36 عتّی کے ہاں ناتن پیدا ہوا اور ناتن کے زبد،
37 زبد کے اِفلال، اِفلال کے عوبید، 38 عوبید کے یاہو،

یاہو کے عزریاہ، 39 عزریاہ کے خلِص، خلِص کے اِلعاسہ،
40 اِلعاسہ کے سِسمی، سِسمی کے سلّوم، 41 سلّوم کے
یقمیاہ اور یقمیاہ کے اِلی سمع۔

کالب کی اولاد کا ایک اَور نسب نامہ

42 ذیل میں یرحمئیل کے بھائی کالب کی اولاد ہے: اُس
کا پہلوٹھا میسع زیف کا باپ تھا اور دوسرا بیٹا مریسہ حبرون
کا باپ۔ 43 حبرون کے چار بیٹے قورح، تفّوح، رقم اور سمع
تھے۔ 44 ہوا۔ رقم سمّی کا باپ تھا، 45 سمّی معون کا اور
معون بیت صور کا۔

46 کالب کی داشتہ عیفہ کے بیٹے حاران، موضا اور
جازز پیدا ہوئے۔ حاران کے بیٹے کا نام جازز تھا۔
47 یہدی کے بیٹے رجم، یوتام، جیسان، فلط، عیفہ اور
شعف تھے۔

48 کالب کی دوسری داشتہ معکہ کے بیٹے شِبر، ترِحنہ،
49 شعف (مدمنّہ کا باپ) اور سِوا (مکبینہ اور جِبعہ کا
باپ) پیدا ہوئے۔ کالب کی ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام
عکسہ تھا۔ 50 سب کالب کی اولاد تھے۔

اِفراتہ کے پہلوٹھے حور کے بیٹے قریَت یعریم کا باپ
سوبل، 51 بیت لحم کا باپ سلما اور بیت جادر کا باپ
خارِف تھے۔ 52 قریَت یعریم کے باپ سوبل سے یہ
گھرانے نکلے: ہرائی، مانحت کا آدھا حصہ 53 اور قریَت
یعریم کے خاندان اِتری، فوتی، سُماتی اور مِسراعی۔ اِن سے
صُرعتی اور اِستالی نکلے ہیں۔

54 سلما سے ذیل کے گھرانے نکلے: بیت لحم کے
باشندے، نطوفاتی، عطرات بیت یوآب، مانحت کا آدھا
حصہ، صُرعی 55 اور یعبیض میں آباد منشیوں کے خاندان
ترِعاتی، سِمعاتی اور سوکاتی۔ یہ سب قینی تھے جو
ریکابیوں کے باپ حمّت سے نکلے تھے۔

داؤد بادشاہ کی اولاد

3 حبرون میں داؤد بادشاہ کے درجِ ذیل بیٹے
پیدا ہوئے:
پہلوٹھا امنون تھا جس کی ماں اخی نوعم یزرعیلی تھی۔
دوسرا دانیال تھا جس کی ماں ابی جیل کرملی تھی۔ 2 تیسرا
ابی سلوم تھا۔ اُس کی ماں معکہ تھی جو جسور کے بادشاہ
تلمی کی بیٹی تھی۔ چوتھا ادونیاہ تھا جس کی ماں حجیت تھی۔
3 پانچواں سفطیاہ تھا جس کی ماں ابی طال تھی۔ چھٹا
اِترعام تھا جس کی ماں عِجلہ تھی۔ 4 داؤد کے یہ چھ بیٹے
اُن ساڑھے سات سالوں کے دوران پیدا ہوئے جب
حبرون اُس کا دار الحکومت تھا۔

اِس کے بعد وہ یروشلم میں منتقل ہوا اور وہاں مزید
33 سال حکومت کرتا رہا۔ 5 اُس دوران اُس کی بیوی
بت سبع بنت عمی ایل کے چار بیٹے سِمعا، سوباب، ناتن اور
سلیمان پیدا ہوئے۔ 6 مزید بیٹے بھی پیدا ہوئے، اِبحار،
اِلی سوع، اِلی فلط، 7 نوجہ، نفج، یفیع، 8 اِلی سمع، اِلیدع اور
اِلی فلط۔ کُل نو بیٹے تھے۔ 9 تمر اُن کی بہن تھی۔ اِن
کے علاوہ داؤد کی داشتاؤں کے بیٹے بھی تھے۔

10 سلیمان کے ہاں رحبعام پیدا ہوا، رحبعام کے ابیاہ،
ابیاہ کے آسا، آسا کے یہوسفط، 11 یہوسفط کے یہورام،
یہورام کے اخزیاہ، اخزیاہ کے یوآس، 12 یوآس کے
اَمَصیاہ، اَمَصیاہ کے عزریاہ یعنی عُزّیاہ، عُزّیاہ کے یوتام،
13 یوتام کے آخز، آخز کے حِزقیاہ، حِزقیاہ کے منسّی،
14 منسّی کے امون اور امون کے یوسیاہ۔

15 یوسیاہ کے چار بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک
یوحنان، یہویقیم، صِدقیاہ اور سلّوم تھے۔

16 یہویقیم یہویاکین[a] کا اور یہویاکین صِدقیاہ کا باپ
تھا۔ 17 یہویاکین کو بابل میں جلاوطن کر دیا گیا۔ اُس
کے سات بیٹے سیالتی ایل، 18 مَلکِرام، فِدایاہ، شینا ضّر،
یقمیاہ، ہوسمع اور ندبیاہ تھے۔ 19 فِدایاہ کے دو بیٹے زرُبابل
اور سِمعی تھے۔
زرُبابل کے دو بیٹے مسُلّام اور حننیاہ تھے۔ ایک بیٹی
بنام سلومیت بھی پیدا ہوئی۔ 20 باقی پانچ بیٹوں کے نام
حسوبہ، اوہل، برکیاہ، حسدیاہ اور یوسب حسد تھے۔
21 حننیاہ کے دو بیٹے فلطیاہ اور یسعیاہ تھے۔ یسعیاہ
رِفایاہ کا باپ تھا، رِفایاہ ارنان کا، ارنان عبدیاہ کا اور
عبدیاہ سکنیاہ کا۔
22 سکنیاہ کے بیٹے کا نام سمعیاہ تھا۔ سمعیاہ کے چھ بیٹے
حطّوش، اِجال، برِیح، نعریاہ اور سافط تھے۔ 23 نعریاہ کے
تین بیٹے اِلیوعینی، حِزقیاہ اور عزری قام پیدا ہوئے۔
24 اِلیوعینی کے سات بیٹے ہوداویاہ، اِلیاسب، فِلایاہ،
عقّوب، یوحنان، دِلایاہ اور عنانی تھے۔

یہوداہ کی اولاد

4 فارص، حصرون، کرمی، حور اور سوبل یہوداہ کی
اولاد تھے۔
2 ریایاہ بن سوبل کے ہاں یحت، یحت کے اخومی اور
اخومی کے لاہد پیدا ہوا۔ یہ صُرعتی خاندانوں کے باپ
دادا تھے۔
3 عیطام کے تین بیٹے یزرعیل، اِسما اور اِدباس تھے۔
اُن کی بہن کا نام ہَضلِلفونی تھا۔
4 اِفراتہ کا پہلوٹھا حور بیت لحم کا باپ تھا۔ اُس کے دو
بیٹے جدور کا باپ فنوایل اور حوسہ کا باپ عزر تھے۔
5 تقوع کے باپ اشحور کی دو بیویاں حیلاہ اور
نعرہ تھیں۔
6 نعرہ کے بیٹے اخوزّام، حِفر، تیمنی اور ہخستری تھے۔
7 حیلاہ کے بیٹے ضرت، صُحر اور اِتنان تھے۔
8 قوض کے بیٹے عنوب اور ہضوبیبہ تھے۔ اُس سے
اخرخیل بن حروم کے خاندان بھی نکلے۔
9 یعبیض کی اپنے بھائیوں کی نسبت زیادہ عزت تھی۔
اُس کی ماں نے اُس کا نام یعبیض یعنی 'وہ تکلیف
دیتا ہے' رکھا، کیونکہ اُس نے کہا، "پیدا ہوتے وقت
مجھے بڑی تکلیف ہوئی۔" 10 یعبیض نے بلند آواز سے
اسرائیل کے خدا سے التماس کی، "کاش تُو مجھے برکت
دے کر میرا علاقہ وسیع کر دے۔ تیرا ہاتھ میرے ساتھ
ہو، اور مجھے نقصان سے بچا تاکہ مجھے تکلیف نہ پہنچے۔"
اور اللہ نے اُس کی سنی۔
11 سوخہ کے بھائی کلوب محیر کا اور محیر اِستون کا
باپ تھا۔
12 اِستون کے بیٹے بیت رفا، فاسح اور تخِنّہ تھے۔
تخِنّہ ناحس شہر کا باپ تھا جس کی اولاد ریکہ میں آباد
ہے۔ 13 قنز کے بیٹے عُتنی ایل اور سرایاہ تھے۔ عُتنی ایل
کے بیٹوں کے نام حتت اور معوناتی تھے۔
14 معوناتی عُفرہ کا باپ تھا۔
سرایاہ یوآب کا باپ تھا جو 'وادیٔ کاری گر' کا بانی تھا۔
آبادی کا یہ نام اِس لئے پڑ گیا کہ اُس کے باشندے کاری
گر تھے۔
15 کالب بن یفُنّہ کے بیٹے عیرو، ایلہ اور نعم تھے۔
ایلہ کا بیٹا قنز تھا۔

[a] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

16 یہلّل ایل کے چار بیٹے زیف، زیفہ، تیریاہ اور اسرایل تھے۔

17-18 عزرہ کے چار بیٹے یتر، مرد، عِفر اور یلون تھے۔ مرد کی شادی مصری بادشاہ فرعون کی بیٹی بِتیاہ سے ہوئی۔ اُس کے تین بچے مریم، سمّی اور اِسباح پیدا ہوئے۔ اِسباح اِستموع کا باپ تھا۔ مرد کی دوسری بیوی یہوداہ کی تھی، اور اُس کے تین بیٹے جدور کا باپ یرد، سوکہ کا باپ حِبر اور زنوح کا باپ یقوتی ایل تھے۔

19 ہودیاہ کی بیوی نحم کی بہن تھی۔ اُس کا ایک بیٹا قعیلہ جرمی کا باپ اور دوسرا اِستموع معکاتی تھا۔

20 سیمون کے بیٹے امنون، رِنّہ، بن حنان اور تیلون تھے۔ یِسعی کے بیٹے زوحِت اور بن زوحِت تھے۔

21 سیلہ بن یہوداہ کی درجِ ذیل اولاد تھی: لیکہ کا باپ عیر، مریسہ کا باپ لعدہ، بیت اَشبیع میں آباد باریک کتان کا کام کرنے والوں کے خاندان، 22 یوقیم، کوزیبا کے باشندے، اور یوآس اور ساراف جو قدیم روایت کے مطابق موآب پر حکمرانی کرتے تھے لیکن بعد میں بیت لحم واپس آئے۔ 23 وہ نتاعیم اور جدیرہ میں رہ کر کمہار اور بادشاہ کے ملازم تھے۔

شمعون کی اولاد

24 شمعون کے بیٹے یموایل، یمین، یریب، زارح اور ساؤل تھے۔ 25 ساؤل کے ہاں سلّوم پیدا ہوا، سلّوم کے مِبسام، مِبسام کے مِشماع، 26 مِشماع کے حموایل، حموایل کے زکور اور زکور کے سِمعی۔ 27 سِمعی کے 16 بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں، لیکن اُس کے بھائیوں کے کم بچے پیدا ہوئے۔ نتیجے میں شمعون کا قبیلہ یہوداہ کے قبیلے کی نسبت چھوٹا رہا۔

28 ذیل کے شہر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت شمعون کا قبائلی علاقہ تھا: بیرسبع، مولادہ، حصار سوعال، 29 بِلہاہ، عضم، تولد، 30 بتوایل، حُرمہ، صِقلاج، 31 بیت مرکبوت، حصار سوسیم، بیت بِری اور شعریم۔ داؤد کی حکومت تک یہ قبیلہ اِن جگہوں میں آباد تھا، 32 نیز عیطام، عین، رِمّون، توکن اور عسن میں بھی۔ 33 اِن پانچ آبادیوں کے گرد و نواح کے دیہات بھی بعل تک شامل تھے۔ ہر مقام کے اپنے اپنے تحریری نسب نامے تھے۔

34 شمعون کے خاندانوں کے درجِ ذیل سرپرست تھے: مِسوباب، یملیک، یوشہ بن اَمَصیاہ، 35 یوایل، یاہو بن یوسبیاہ بن سرایاہ بن عسی ایل، 36 اِلیوعینی، یعقوبہ، یشوخایہ، عسایاہ، عدی ایل، یسیمی ایل، بِنایاہ، 37 زیزا بن شِفعی بن الّون بن یدایاہ بن سِمری بن سمعیاہ۔

38 درجِ بالا آدمی اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ اُن کے خاندان بہت بڑھ گئے، 39 اِس لئے وہ اپنے ریوڑوں کو چَرانے کی جگہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے وادی کے مشرق میں جدور تک پھیل گئے۔ 40 وہاں اُنہیں اچھی اور شاداب چراگاہیں مل گئیں۔ علاقہ کھلا، پُرسکون اور آرام دہ بھی تھا۔ پہلے حام کی کچھ اولاد وہاں آباد تھی، 41 لیکن حِزقیاہ بادشاہ کے ایام میں شمعون کے مذکورہ سرپرستوں نے وہاں کے رہنے والے حامیوں اور معونیوں پر حملہ کیا اور اُن کے تنبوؤں کو تباہ کر کے سب کو مار دیا۔ ایک بھی نہ بچا۔ پھر وہ خود وہاں آباد ہوئے۔ اب اُن کے ریوڑوں کے لئے کافی چراگاہیں تھیں۔ آج تک وہ اِسی علاقے میں رہتے ہیں۔

42 ایک دن شمعون کے 500 آدمی یِسعی کے چار بیٹوں فلطیاہ، نعریاہ، رِفایاہ اور عُزی ایل کی راہنمائی میں

سعیر کے پہاڑی علاقے میں گھس گئے۔ 43 وہاں اُنہوں نے اُن عمالیقیوں کو ہلاک کر دیا جنہوں نے بچ کر وہاں پناہ لی تھی۔ پھر وہ خود وہاں رہنے لگے۔ آج تک وہ وہیں آباد ہیں۔

روبن کی اولاد

5 اسرائیل کا پہلوٹھا روبن تھا۔ لیکن چونکہ اُس نے اپنے باپ کی داشتہ سے ہم بستر ہونے سے باپ کی بے حرمتی کی تھی اِس لئے پہلوٹھے کا موروثی حق اُس کے بھائی یوسف کے بیٹوں کو دیا گیا۔ اِسی وجہ سے نسب ناموں میں روبن کو پہلوٹھے کی حیثیت سے بیان نہیں کیا گیا۔ 2 یہوداہ دیگر بھائیوں کی نسبت زیادہ طاقت ور تھا، اور اُس سے قوم کا بادشاہ نکلا۔ تو بھی یوسف کو پہلوٹھے کا موروثی حق حاصل تھا۔

3 اسرائیل کے پہلوٹھے روبن کے چار بیٹے حنوک، فلّو، حصرون اور کرمی تھے۔

4 یوایل کے ہاں سمعیاہ پیدا ہوا، سمعیاہ کے جوج، جوج کے سِمعی، 5 سِمعی کے میکاہ، میکاہ کے ریایاہ، ریایاہ کے بعل اور 6 بعل کے بئیرہ۔ بئیرہ کو اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر نے جلاوطن کر دیا۔ بئیرہ روبن کے قبیلے کا سرپرست تھا۔ 7 اُن کے نسب ناموں میں اُس کے بھائی اُن کے خاندانوں کے مطابق درج کئے گئے ہیں، سرِ فہرست یعی ایل، پھر زکریاہ 8 اور بالع بن عزز بن سمع بن یوایل۔

روبن کا قبیلہ عروعیر سے لے کر نبو اور بعل معون تک کے علاقے میں آباد ہوا۔ 9 مشرق کی طرف وہ اُس ریگستان کے کنارے تک پھیل گئے جو دریائے فرات سے شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ جِلعاد میں اُن کے ریوڑوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔

10 ساؤل کے ایام میں اُنہوں نے ہاجریوں سے لڑ کر اُنہیں ہلاک کر دیا اور خود اُن کی آبادیوں میں رہنے لگے۔ یوں جِلعاد کے مشرق کا پورا علاقہ روبن کے قبیلے کی ملکیت میں آ گیا۔

جد کی اولاد

11 جد کا قبیلہ روبن کے قبیلے کے پڑوسی ملک بسن میں سلکہ تک آباد تھا۔ 12 اُس کا سربراہ یوایل تھا، پھر سافم، یعنی اور سافط۔ وہ سب بسن میں آباد تھے۔ 13 اُن کے بھائی اُن کے خاندانوں سمیت میکائیل، مسُلّام، سبع، یوری، یعکان، زیع اور عِبر تھے۔ 14 یہ سات آدمی ابی خیل بن حوری بن یاروح بن جِلعاد بن میکائیل بن یسیسی بن یحدو بن بوز کے بیٹے تھے۔ 15 اخی بن عبدی ایل بن جونی اِن خاندانوں کا سرپرست تھا۔

16 جد کا قبیلہ جِلعاد اور بسن کے علاقوں کی آبادیوں میں آباد تھا۔ شارون سے لے کر سرحد تک کی پوری چراگاہیں بھی اُن کے قبضے میں تھیں۔ 17 یہ تمام خاندان یہوداہ کے بادشاہ یوتام اور اسرائیل کے بادشاہ یُربعام کے زمانے میں نسب ناموں میں درج کئے گئے۔

دریائے یردن کے مشرق میں قبیلوں کی جنگ

18 روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے 44,760 فوجی تھے۔ سب لڑنے کے قابل اور تجربہ کار آدمی تھے، ایسے لوگ جو تیر چلا سکتے اور ڈھال اور تلوار سے لیس تھے۔ 19 اُنہوں نے ہاجریوں،

یطور، نفیس اور نودب سے جنگ کی۔ 20 لڑتے وقت
اُنہوں نے اللہ سے مدد کے لئے فریاد کی، تو اُس نے
اُن کی سن کر ہاجریوں کو اُن کے اتحادیوں سمیت اُن
کے حوالے کر دیا۔ 21 اُنہوں نے اُن سے بہت کچھ
لُوٹ لیا: 50,000 اونٹ، 2,50,000 بھیڑ
بکریاں اور 2,000 گدھے۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے
1,00,000 لوگوں کو قید بھی کر لیا۔ 22 میدانِ جنگ
میں بےشمار دشمن مارے گئے، کیونکہ جنگ اللہ کی تھی۔
جب تک اسرائیلیوں کو اسور میں جلاوطن نہ کر دیا گیا
وہ اِس علاقے میں آباد رہے۔

منسّی کا آدھا قبیلہ

23 منسّی کا آدھا قبیلہ بہت بڑا تھا۔ اُس کے لوگ بسن
سے لے کر بعل حرمون اور سنیر یعنی حرمون کے پہاڑی
سلسلے تک پھیل گئے۔ 24 اُن کے خاندانی سرپرست
عِفر، یِسعی، اِلی ایل، عزری ایل، یرمیاہ، ہوداویاہ اور
یحدی ایل تھے۔ سب ماہر فوجی، مشہور آدمی اور خاندانی
سربراہ تھے۔

مشرقی قبیلوں کی جلاوطنی

25 لیکن یہ مشرقی قبیلے اپنے باپ دادا کے خدا سے
بےوفا ہو گئے۔ وہ زنا کر کے ملک کے اُن اقوام کے
دیوتاؤں کے پیچھے لگ گئے جن کو اللہ نے اُن کے آگے
سے مٹا دیا تھا۔ 26 یہ دیکھ کر اسرائیل کے خدا نے اسور
کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر کو اُن کے خلاف برپا کیا جس
نے روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کو جلاوطن کر
دیا۔ وہ اُنہیں خلح، دریائے خابور، ہارا اور دریائے جوزان
کو لے گیا جہاں وہ آج تک آباد ہیں۔

امامِ اعظم کی نسل (لاوی کا قبیلہ)

6 لاوی کے بیٹے جَیرسون، قِہات اور مِراری تھے۔
2 قِہات کے بیٹے عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی
ایل تھے۔
3 عمرام کے بیٹے ہارون اور موسیٰ تھے۔ بیٹی کا نام مریم
تھا۔ ہارون کے بیٹے ندب، ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر تھے۔
4 اِلی عزر کے ہاں فینحاس پیدا ہوا، فینحاس کے ابی
سوع، 5 ابی سوع کے بُقی، بُقی کے عُزّی، 6 عُزّی کے
زرخیاہ، زرخیاہ کے مِرایوت، 7 مِرایوت کے امریاہ، امریاہ
کے اخی طوب، 8 اخی طوب کے صدوق، صدوق کے
اخی معض، 9 اخی معض کے عزریاہ، عزریاہ کے یوحنان
10 اور یوحنان کے عزریاہ۔ یہی عزریاہ رب کے اُس گھر
کا پہلا امامِ اعظم تھا جو سلیمان نے یروشلم میں بنوایا تھا۔
11 اُس کے ہاں امریاہ پیدا ہوا، امریاہ کے اخی طوب،
12 اخی طوب کے صدوق، صدوق کے سلّوم، 13 سلّوم
کے خِلقیاہ، خِلقیاہ کے عزریاہ، 14 عزریاہ کے سرایاہ اور
سرایاہ کے یہوصدق۔ 15 جب رب نے نبوکدنضر کے
ہاتھ سے یروشلم اور پورے یہوداہ کے باشندوں کو جلاوطن
کر دیا تو یہوصدق بھی اُن میں شامل تھا۔

لاوی کی اولاد

16 لاوی کے تین بیٹے جَیرسوم، قِہات اور مِراری تھے۔
17 جَیرسوم کے دو بیٹے لِبنی اور سِمعی تھے۔ 18 قِہات
کے چار بیٹے عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل تھے۔
19 مِراری کے دو بیٹے محلی اور مُوشی تھے۔
ذیل میں لاوی کے خاندانوں کی فہرست اُن کے
بانیوں کے مطابق درج ہے۔
20 جَیرسوم کے ہاں لِبنی پیدا ہوا، لِبنی کے یحت،

یحت کے زِمّہ، 21 زِمّہ کے یوآخ، یوآخ کے عِدّو، عِدّو
کے زارح اور زارح کے یتری۔

22 قِہات کے ہاں عمّی نداب پیدا ہوا، عمّی نداب کے
قورح، قورح کے اسّیر، 23 اسّیر کے اِلقانہ، اِلقانہ کے
ابی آسف، ابی آسف کے اسّیر، 24 اسّیر کے تحت، تحت
کے اُوری ایل، اُوری ایل کے عُزّیاہ اور عُزّیاہ کے ساؤل۔
25 اِلقانہ کے بیٹے عماسی، اخی موت 26 اور اِلقانہ تھے۔
اِلقانہ کے ہاں ضوفی پیدا ہوا، ضوفی کے نحت، 27 نحت
کے اِلیاب، اِلیاب کے یروحام، یروحام کے اِلقانہ اور
اِلقانہ کے سموایل۔ 28 سموایل کا پہلا بیٹا یوایل اور
دوسرا ابیاہ تھا۔

29 مِراری کے ہاں محلی پیدا ہوا، محلی کے لِبنی، لِبنی
کے سِمعی، سِمعی کے عُزّہ، 30 عُزّہ کے سِمعا، سِمعا کے
حجیاہ اور حجیاہ کے عسایاہ۔

لاوی کی ذمہ داریاں

31 جب عہد کا صندوق یروشلم میں لایا گیا تاکہ آئندہ
وہاں رہے تو داؤد بادشاہ نے کچھ لاویوں کو رب کے گھر
میں گیت گانے کی ذمہ داری دی۔ 32 اِس سے پہلے کہ
سلیمان نے رب کا گھر بنوایا یہ لوگ اپنی خدمت ملاقات
کے خیمے کے سامنے سرانجام دیتے تھے۔ وہ سب کچھ
مقررہ ہدایات کے مطابق ادا کرتے تھے۔ 33 ذیل میں
اُن کے نام اُن کے بیٹوں کے ناموں سمیت درج ہیں۔
قِہات کے خاندان کا ہیمان پہلا گلوکار تھا۔ اُس کا پورا
نام یہ تھا: ہیمان بن یوایل بن سموایل 34 بن اِلقانہ
بن یروحام بن اِلی ایل بن توخ 35 بن صوف بن اِلقانہ
بن محت بن عماسی 36 بن اِلقانہ بن یوایل بن عزریاہ
بن صفنیاہ 37 بن تحت بن اسّیر بن ابی آسف بن قورح
38 بن اِضہار بن قِہات بن لاوی بن اسرائیل۔
39 ہیمان کے دہنے ہاتھ آسف کھڑا ہوتا تھا۔ اُس کا
پورا نام یہ تھا: آسف بن برکیاہ بن سِمعا 40 بن میکائیل
بن بعسیاہ بن ملکیاہ 41 بن اتنی بن زارح بن عدایاہ
42 بن ایتان بن زِمّہ بن سِمعی 43 بن یحت بن جیرسوم
بن لاوی۔

44 ہیمان کے بائیں ہاتھ ایتان کھڑا ہوتا تھا۔ وہ
مِراری کے خاندان کا فرد تھا۔ اُس کا پورا نام یہ تھا: ایتان
بن قیسی بن عبدی بن ملّوک 45 بن حسبیاہ بن اَمَصیاہ
بن خِلقیاہ 46 بن امصی بن بانی بن سمر 47 بن محلی بن
مُوشی بن مِراری بن لاوی۔

48 دوسرے لاویوں کو اللہ کی سکونت گاہ میں باقی ماندہ
ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔

49 لیکن صرف ہارون اور اُس کی اولاد بھسم ہونے
والی قربانیاں پیش کرتے اور بخور کی قربان گاہ پر بخور
جلاتے تھے۔ وہی مقدّس ترین کمرے میں ہر خدمت
سرانجام دیتے تھے۔ اسرائیل کا کفارہ دینا اُن ہی کی ذمہ
داری تھی۔ وہ سب کچھ عین اُن ہدایات کے مطابق ادا
کرتے تھے جو اللہ کے خادم موسیٰ نے اُنہیں دی تھیں۔
50 ہارون کے ہاں اِلی عزر پیدا ہوا، اِلی عزر کے
فینحاس، فینحاس کے ابی سوع، 51 ابی سوع کے بُقی،
بُقی کے عُزّی، عُزّی کے زرخیاہ، 52 زرخیاہ کے مِرایوت،
مِرایوت کے امریاہ، امریاہ کے اخی طوب، 53 اخی طوب
کے صدوق، صدوق کے اخی معض۔

لاویوں کی آبادیاں

54 ذیل میں وہ آبادیاں اور چراگاہیں درج ہیں جو
لاویوں کو قرعہ ڈال کر دی گئیں۔

قرعہ ڈالتے وقت پہلے ہارون کے بیٹے قِہات کی اولاد
کو جگہیں مل گئیں۔ 55 اُسے یہوداہ کے قبیلے سے
حبرون شہر اُس کی چراگاہوں سمیت مل گیا۔ 56 لیکن
گرد و نواح کے کھیت اور دیہات کالب بن یفُنّہ کو دیئے
گئے۔ 57 حبرون اُن شہروں میں شامل تھا جن میں ہر وہ
پناہ لے سکتا تھا جس کے ہاتھوں غیر ارادی طور پر کوئی
ہلاک ہوا ہو۔ حبرون کے علاوہ ہارون کی اولاد کو ذیل کے
مقام اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے: لِبناہ، یتّیر،
اِستموع، 58 حَولون، دبیر، 59 عسن، اور بیت شمس۔
60 بن یمین کے قبیلے سے اُنہیں جِبعون، جِبع، علمت اور
عنتوت اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے۔ اِس طرح
ہارون کے خاندان کو 13 شہر مل گئے۔

61 قِہات کے باقی خاندانوں کو منسّی کے مغربی حصے
کے دس شہر مل گئے۔

62 جَیرسوم کی اولاد کو اِشکار، آشر، نفتالی اور منسّی کے
قبیلوں کے 13 شہر دیئے گئے۔ یہ منسّی کا وہ علاقہ تھا
جو دریائے یردن کے مشرق میں ملکِ بسن میں تھا۔

63 مِراری کی اولاد کو روبن، جد اور زبولون کے قبیلوں
کے 12 شہر مل گئے۔

65-64 یوں اسرائیلیوں نے قرعہ ڈال کر لاویوں کو
مذکورہ شہر دے دیئے۔ سب یہوداہ، شمعون اور بن یمین
کے قبائلی علاقوں میں تھے۔

66 قِہات کے چند ایک خاندانوں کو افرائیم کے قبیلے
سے شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔ 67 اِن میں
افرائیم کے پہاڑی علاقے کا شہر سِکم شامل تھا جس
میں ہر وہ پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیر ارادی
طور پر ہلاک ہوا ہوتا تھا، پھر جزر، 68 یُقمعام، بیت
حَورون، 69 ایالون اور جات رِمّون۔ 70 قِہات کے باقی
کنبوں کو منسّی کے مغربی حصے کے دو شہر عانیر اور بلعام
اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔

71 جَیرسوم کی اولاد کو ذیل کے شہر بھی اُن کی
چراگاہوں سمیت مل گئے: منسّی کے مشرقی حصے سے
جولان جو بسن میں ہے اور عستارات۔ 72 اِشکار کے
قبیلے سے قادس، دابرت، 73 رامات اور عانیم۔ 74 آشر
کے قبیلے سے مِسال، عبدون، 75 حقوق اور رحوب۔
76 اور نفتالی کے قبیلے سے گلیل کا قادس، حمون اور
قِریتائم۔

77 مِراری کے باقی خاندانوں کو ذیل کے شہر اُن کی
چراگاہوں سمیت مل گئے: زبولون کے قبیلے سے رِمّون
اور تبور۔ 79-78 روبن کے قبیلے سے ریگستان کا بصر،
یہض، قدیمات اور مِفعت (یہ شہر دریائے یردن کے
مشرق میں یریحو کے مقابل واقع ہیں)۔ 80 جد کے قبیلے
سے جِلعاد کا رامات، محنائم، 81 حسبون اور یعزیر۔

اِشکار کی اولاد

7 اِشکار کے چار بیٹے تولع، فُوّہ، یسوب اور
سِمرون تھے۔

2 تولع کے پانچ بیٹے عُزّی، رِفایاہ، یری ایل، یحمی،
اِبسام اور سموایل تھے۔ سب اپنے خاندانوں کے
سرپرست تھے۔ نسب ناموں کے مطابق داؤد کے
زمانے میں تولع کے خاندان کے 22,600 افراد جنگ
کرنے کے قابل تھے۔

3 عُزّی کا بیٹا اِزرخیاہ تھا جو اپنے چار بھائیوں میکائیل،
عبدیاہ، یوایل اور یِسیاہ کے ساتھ خاندانی سرپرست تھا۔
4 نسب ناموں کے مطابق اُن کے 36,000 افراد
جنگ کرنے کے قابل تھے۔ اِن کی تعداد اِس لئے

زیادہ تھی کہ عُزّی کی اولاد کے بہت بال بچے تھے۔
5 اِشکار کے قبیلے کے خاندانوں کے کُل 87,000
آدمی جنگ کرنے کے قابل تھے۔ سب نسب ناموں
میں درج تھے۔

بن یمین اور نفتالی کی اولاد

6 بن یمین کے تین بیٹے بالع، بکر اور یدیع ایل
تھے۔ 7 بالع کے پانچ بیٹے اِصبون، عُزّی، عُزی ایل،
یریموت اور عیری تھے۔ سب اپنے خاندانوں کے
سرپرست تھے۔ اُن کے نسب ناموں کے مطابق اُن
کے 22,034 مرد جنگ کرنے کے قابل تھے۔
8 بکر کے 9 بیٹے زمیرہ، یوآس، اِلی عزر، اِلیوعینی،
عُمری، یریموت، ابیاہ، عنتوت اور علمت تھے۔ 9 اُن
کے نسب ناموں میں اُن کے سرپرست اور 20,200
جنگ کرنے کے قابل مرد بیان کئے گئے ہیں۔
10 بِلہان بن یدیع ایل کے سات بیٹے یعوس، بن
یمین، اہود، کنعانہ، زیتان، ترسیس اور اخی سحر تھے۔
11 سب اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ اُن کے
17,200 جنگ کرنے کے قابل مرد تھے۔
12 سُفّی اور حُفّی عیر کی اور حُشی احیر کی اولاد تھے۔
13 نفتالی کے چار بیٹے یحصی ایل، جونی، یصر اور سلّوم
تھے۔ سب بِلہاہ کی اولاد تھے۔

منسّی کی اولاد

14 منسّی کی اَرامی داشتہ کے دو بیٹے اسری ایل اور
جِلعاد کا باپ مکیر پیدا ہوئے۔ 15 مکیر نے حُفّیوں
اور سفّیوں کی ایک عورت سے شادی کی۔ بہن کا نام
معکہ تھا۔ مکیر کے دوسرے بیٹے کا نام صِلافحاد تھا جس
کے ہاں صرف بیٹیاں پیدا ہوئیں۔
16 مکیر کی بیوی معکہ کے مزید دو بیٹے فرس اور شرس
پیدا ہوئے۔ شرس کے دو بیٹے اُولام اور رقم تھے۔
17 اُولام کے بیٹے کا نام بِدان تھا۔ یہی جِلعاد بن مکیر بن
منسّی کی اولاد تھے۔
18 جِلعاد کی بہن مولکت کے تین بیٹے اِشہود، ابی عزر
اور محلاہ تھے۔ 19 سمیدع کے چار بیٹے اخیان، سِکم، لِقحی
اور انیعام تھے۔

افرائیم کی اولاد

20 افرائیم کے ہاں سوتلح پیدا ہوا، سوتلح کے برد، برد
کے تحت، تحت کے اِلعدہ، اِلعدہ کے تحت، 21 تحت کے
زبد اور زبد کے سوتلح۔
افرائیم کے مزید دو بیٹے عزر اور اِلعد تھے۔ یہ دو مرد
ایک دن جات گئے تاکہ وہاں کے ریوڑ لُوٹ لیں۔
لیکن مقامی لوگوں نے اُنہیں پکڑ کر مار ڈالا۔ 22 اُن کا
باپ افرائیم کافی عرصے تک اُن کا ماتم کرتا رہا، اور اُس
کے رشتے دار اُس سے ملنے آئے تاکہ اُسے تسلی دیں۔
23 جب اِس کے بعد اُس کی بیوی کے بیٹا پیدا ہوا تو اُس
نے اُس کا نام بریعہ یعنی مصیبت رکھا، کیونکہ اُس وقت
خاندان مصیبت میں آ گیا تھا۔ 24 افرائیم کی بیٹی سَیرہ نے
بالائی اور نشیبی بیت حورون اور عُزّن سَیرہ کو بنوایا۔
25 افرائیم کے مزید دو بیٹے رفح اور رسف تھے۔ رسف
کے ہاں تلح پیدا ہوا، تلح کے تحن، 26 تحن کے لعدان،
لعدان کے عمی ہود، عمی ہود کے اِلی سمع، 27 اِلی سمع کے
نون، نون کے یشوع۔
28 افرائیم کی اولاد کے علاقے میں ذیل کے مقام

شامل تھے: بیت ایل گرد و نواح کی آبادیوں سمیت،
مشرق میں نعران تک، مغرب میں جزر تک گرد و نواح
کی آبادیوں سمیت، شمال میں سِکم اور عیّاہ تک گرد و نواح
کی آبادیوں سمیت۔ 29 بیت شان، تعنک، مجِدّو اور دور
گرد و نواح کی آبادیوں سمیت منسّی کی اولاد کی ملکیت بن
گئے۔ اِن تمام مقاموں میں یوسف بن اسرائیل کی اولاد
رہتی تھی۔

آشر کی اولاد

30 آشر کے چار بیٹے یِمنہ، اِسواہ، اِسوی اور بریعہ تھے۔
اُن کی بہن سِرح تھی۔
31 بریعہ کے بیٹے حِبر اور بِرزائت کا باپ ملکی
ایل تھے۔
32 حِبر کے تین بیٹے یفلیط، شومیر اور خوتام تھے۔ اُن
کی بہن سوع تھی۔
33 یفلیط کے تین بیٹے فاسک، بِمہال اور عسوات
تھے۔ 34 شومیر کے چار بیٹے اخی، روہجہ، حُبّہ اور اَرام
تھے۔ 35 اُس کے بھائی حیلم کے چار بیٹے صوفح، اِمنع،
سلس اور عمل تھے۔
36 صوفح کے 11 بیٹے سوح، حرنفر، سوعال،
بَیری، اِمراہ،
37 بصر، ہود، سمّا، سِلسہ، یِتران اور بَیرا تھے۔
38 یتر کے تین بیٹے یفُنّہ، فِسفاہ اور ارا تھے۔
39 عُلّہ کے تین بیٹے ارخ، حنی ایل اور رِضیاہ تھے۔
40 آشر کے درجِ بالا تمام افراد اپنے اپنے خاندانوں
کے سرپرست تھے۔ سب چیدہ مرد، ماہر فوجی
اور سرداروں کے سربراہ تھے۔ نسب ناموں میں
26,000 جنگ کرنے کے قابل مرد درج ہیں۔

بن یمین کی اولاد

8 بن یمین کے پانچ بیٹے بڑے سے لے کر
چھوٹے تک بالع، اشبیل، اخرخ، 2 نوحہ اور
رفا تھے۔
3 بالع کے بیٹے ادّار، جیرا، ابیہود، 4 ابی سوع، نعمان،
اخوح، 5 جیرا، سفوفان اور حورام تھے۔
6-7 اہود کے تین بیٹے نعمان، اخیاہ اور جیرا تھے۔ یہ
اُن خاندانوں کے سرپرست تھے جو پہلے جِبع میں رہتے
تھے لیکن جنہیں بعد میں جلاوطن کر کے مانحت میں
بسایا گیا۔ عُزّا اور اخی حود کا باپ جیرا اُنہیں وہاں لے
کر گیا تھا۔
8-9 سحریم اپنی دو بیویوں حُشیم اور بعرا کو طلاق دے کر
موآب چلا گیا۔ وہاں اُس کی بیوی ہودس کے سات بیٹے
یوباب، ضِبیہ، میسا، ملکام، 10 یعوض، سکیاہ اور مِرمہ پیدا
ہوئے۔ سب بعد میں اپنے خاندانوں کے سرپرست بن
گئے۔ 11 پہلی بیوی حُشیم کے دو بیٹے ابی طوب اور اِلفعل
پیدا ہوئے۔
12-14 اِلفعل کے آٹھ بیٹے عِبر، مِشعام، سِمد، بریعہ،
سمع، اخیو، شاشق اور یریموت تھے۔ سِمد اونو، لُود اور
گرد و نواح کی آبادیوں کا بانی تھا۔ بریعہ اور سمع ایالون
کے باشندوں کے سربراہ تھے۔ اُن ہی نے جات کے
باشندوں کو نکال دیا۔
15-16 بریعہ کے بیٹے زبدیاہ، عراد، عِدر، میکائیل، اسفاہ
اور یوخا تھے۔
17 اِلفعل کے مزید بیٹے زبدیاہ، مسُلّام، حِزقی، حِبر،
18 یِسمری، یزلیاہ اور یوباب تھے۔
19-21 سِمعی کے بیٹے یقیم، زِکری، زبدی، اِلی عینی،
ضِلّتی، اِلی ایل، عدایاہ، بِرایاہ اور سِمرات تھے۔

22-25 شاشق کے بیٹے اِسفان، عِبر، اِلی ایل، عبدون، زِکری، حنان، حننیاہ، عیلام، عنتوتیاہ، یفدیاہ اور فنو ایل تھے۔

26-27 یروحام کے بیٹے سَمسَری، شحاریاہ، عتلیاہ، یَعرسیاہ، الیاس اور زِکری تھے۔ 28 یہ تمام خاندانی سرپرست نسب ناموں میں درج تھے اور یروشلم میں رہتے تھے۔

جِبعون میں ساؤل کا خاندان

29 جِبعون کا باپ یعی ایل جِبعون میں رہتا تھا۔ اُس کی بیوی کا نام معکہ تھا۔ 30 بڑے سے لے کر چھوٹے تک اُن کے بیٹے عبدون، صور، قیس، بعل، ندب، 31 جدور، اخیو، زکر 32 اور مِقلوت تھے۔ مِقلوت کا بیٹا سِماہ تھا۔ وہ بھی اپنے رشتے داروں کے ساتھ یروشلم میں رہتے تھے۔

33 نیر قیس کا باپ تھا اور قیس ساؤل کا۔ ساؤل کے چار بیٹے یونتن، ملکی شوع، ابی نداب اور اِشبعل تھے۔

34 یونتن مری بعل کا باپ تھا اور مری بعل میکاہ کا۔

35 میکاہ کے چار بیٹے فیتون، مَلِک، تاریع اور آخز تھے۔

36 آخز کا بیٹا یہوعدہ تھا جس کے تین بیٹے علمت، عزماوت اور زِمری تھے۔ زِمری کے ہاں موضا پیدا ہوا، 37 موضا کے بِنعہ، بِنعہ کے رافہ، رافہ کے اِلعاسہ اور اِلعاسہ کے اصیل۔

38 اصیل کے چھ بیٹے عزری قام، بوکرو، اسمٰعیل، سعریاہ، عبدیاہ اور حنان تھے۔ 39 اصیل کے بھائی عیشق کے تین بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک اُولام، یعوس اور اِلی فلط تھے۔

40 اُولام کے بیٹے تجربہ کار فوجی تھے جو مہارت سے تیر چلا سکتے تھے۔ اُن کے بہت سے بیٹے اور پوتے تھے، کُل 150 افراد۔ تمام مذکورہ آدمی اُن کے خاندانوں سمیت بن یمین کی اولاد تھے۔

جلاوطنی کے بعد یروشلم کے باشندے

9 تمام اسرائیل شاہانِ اسرائیل کی کتاب کے نسب ناموں میں درج ہے۔

پھر یہوداہ کے باشندوں کو بے وفائی کے باعث بابل میں جلاوطن کر دیا گیا۔ 2 جو لوگ پہلے واپس آ کر دوبارہ شہروں میں اپنی موروثی زمین پر رہنے لگے وہ امام، لاوی، رب کے گھر کے خدمت گار اور باقی چند ایک اسرائیلی تھے۔ 3 یہوداہ، بن یمین، افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کے کچھ لوگ یروشلم میں جا بسے۔

4 یہوداہ کے قبیلے کے درجِ ذیل خاندانی سرپرست وہاں آباد ہوئے:

عوتی بن عمی ہود بن عُمری بن اِمری بن بانی۔ بانی فارص بن یہوداہ کی اولاد میں سے تھا۔

5 سَیلا کے خاندان کا پہلوٹھا عسایاہ اور اُس کے بیٹے۔

6 زارح کے خاندان کا یعوایل۔ یہوداہ کے اِن خاندانوں کی کُل تعداد 690 تھی۔

7-8 بن یمین کے قبیلے کے درجِ ذیل خاندانی سرپرست یروشلم میں آباد ہوئے:

سَلّو بن مُسلّام بن ہوداویاہ بن سنوآہ۔

اِبنیاہ بن یروحام۔

ایلہ بن عُزّی بن مِکری۔

مُسلّام بن سفطیاہ بن رعوایل بن اِبنیاہ۔

9 نسب ناموں کے مطابق بن یمین کے اِن

خاندانوں کی کُل تعداد 956 تھی۔
10 جو امام جلاوطنی سے واپس آ کر یروشلم میں آباد
ہوئے وہ ذیل میں درج ہیں:
یدعیاہ، یہویریب، یکین، 11 اللہ کے گھر کا انچارج
عزریاہ بن خِلقیاہ بن مُسلّام بن صدوق بن مِرایوت بن
اخی طوب، 12 عدایاہ بن یروحام بن فشحور بن ملکیاہ اور
معسی بن عدی ایل بن یحزیراہ بن مُسلّام بن مسِلّیت
بن اِمّیر۔ 13 اماموں کے اِن خاندانوں کی کُل تعداد
1,760 تھی۔ اُن کے مرد رب کے گھر میں خدمت
سرانجام دینے کے قابل تھے۔
14 جو لاوی جلاوطنی سے واپس آ کر یروشلم میں آباد
ہوئے وہ درجِ ذیل ہیں:
مِراری کے خاندان کا سمعیاہ بن حسوب بن عزری
قام بن حسبیاہ، 15 بقبقر، حرس، جلال، متنیاہ بن میکا
بن زِکری بن آسف، 16 عبدیاہ بن سمعیاہ بن جلال بن
یدوتون اور برکیاہ بن آسا بن اِلقانہ۔ برکیاہ نطوفاتیوں کی
آبادیوں کا رہنے والا تھا۔
17 ذیل کے دربان بھی واپس آئے: سلّوم، عقّوب،
طلمون، اخی مان اور اُن کے بھائی۔ سلّوم اُن کا انچارج
تھا۔ 18 آج تک اُس کا خاندان رب کے گھر کے
مشرق میں شاہی دروازے کی پہرا داری کرتا ہے۔ یہ
دربان لاویوں کے خیموں کے افراد تھے۔ 19 سلّوم بن
قورے بن ابی آسف بن قورح اپنے بھائیوں کے ساتھ
قورح کے خاندان کا تھا۔ جس طرح اُن کے باپ دادا
کی ذمہ داری رب کی خیمہ گاہ میں ملاقات کے خیمے
کے دروازے کی پہرا داری کرنی تھی اِسی طرح اُن کی
ذمہ داری مقدِس کے دروازے کی پہرا داری کرنی تھی۔
20 قدیم زمانے میں فینحاس بن اِلی عزر اُن پر مقرر
تھا، اور رب اُس کے ساتھ تھا۔ 21 بعد میں زکریاہ بن
مسلمیاہ ملاقات کے خیمے کے دروازے کا دربان تھا۔
22 کُل 212 مردوں کو دربان کی ذمہ داری دی
گئی تھی۔ اُن کے نام اُن کی مقامی جگہوں کے نسب
ناموں میں درج تھے۔ داؤد اور سموایل غیب بین نے
اُن کے باپ دادا کو یہ ذمہ داری دی تھی۔ 23 وہ اور
اُن کی اولاد پہلے رب کے گھر یعنی ملاقات کے خیمے کے
دروازوں پر پہرا داری کرتے تھے۔ 24 یہ دربان رب کے
گھر کے چاروں طرف کے دروازوں کی پہرا داری
کرتے تھے۔
25 لاوی کے اکثر لوگ یروشلم میں نہیں رہتے تھے بلکہ
باری باری ایک ہفتے کے لئے دیہات سے یروشلم آتے
تھے تاکہ وہاں اپنی خدمت سرانجام دیں۔ 26 صرف
دربانوں کے چار انچارج مسلسل یروشلم میں رہتے تھے۔
یہ چار لاوی اللہ کے گھر کے کمروں اور خزانوں کو بھی
سنبھالتے 27 اور رات کو بھی اللہ کے گھر کے اردگرد
گزارتے تھے، کیونکہ اُن ہی کو اُس کی حفاظت کرنا اور
صبح کے وقت اُس کے دروازوں کو کھولنا تھا۔
28 بعض دربان عبادت کا سامان سنبھالتے تھے۔
جب بھی اُسے استعمال کے لئے اندر اور بعد میں دوبارہ
باہر لایا جاتا تو وہ ہر چیز کو گن کر چیک کرتے تھے۔
29 بعض باقی سامان اور مقدِس میں موجود چیزوں کو
سنبھالتے تھے۔ رب کے گھر میں مستعمل باریک میدہ،
مَے، زیتون کا تیل، بخور اور بلسان کے مختلف تیل
بھی اِن میں شامل تھے۔ 30 لیکن بلسان کے تیلوں کو
تیار کرنا اماموں کی ذمہ داری تھی۔ 31 قورح کے خاندان
کا لاوی متِتیاہ جو سلّوم کا پہلوٹھا تھا قربانی کے لئے
مستعمل روٹی بنانے کا انتظام چلاتا تھا۔ 32 قِہات کے

خاندان کے بعض لاویوں کے ہاتھ میں وہ روٹیاں بنانے
کا انتظام تھا جو ہر ہفتے کے دن کو رب کے لئے مخصوص
کر کے رب کے گھر کے مقدّس کمرے کی میز پر رکھی
جاتی تھیں۔
33 موسیقار بھی لاوی تھے۔ اُن کے سربراہ باقی
تمام خدمت میں حصہ نہیں لیتے تھے، کیونکہ اُنہیں
ہر وقت اپنی ہی خدمت سرانجام دینے کے لئے تیار
رہنا پڑتا تھا۔ اِس لئے وہ رب کے گھر کے کمروں میں
رہتے تھے۔
34 لاویوں کے یہ تمام خاندانی سرپرست نسب ناموں
میں درج تھے اور یروشلم میں رہتے تھے۔

جِبعون میں ساؤل کے خاندان

35 جِبعون کا باپ یعی ایل جِبعون میں رہتا تھا۔ اُس
کی بیوی کا نام معکہ تھا۔ 36 بڑے سے لے کر چھوٹے
تک اُن کے بیٹے عبدون، صور، قیس، بعل، نیر، ندب،
37 جدور، اخیو، زکریاہ اور مِقلوت تھے۔ 38 مِقلوت کا
بیٹا سِماہ تھا۔ وہ بھی اپنے بھائیوں کے مقابل یروشلم میں
رہتے تھے۔
39 نیر قیس کا باپ تھا اور قیس ساؤل کا۔ ساؤل کے
چار بیٹے یونتن، ملکی شوع، ابی نداب اور اِشبعل تھے۔
40 یونتن مری بعل کا باپ تھا اور مری بعل میکاہ کا۔
41 میکاہ کے چار بیٹے فیتون، مَلِک، تحریع اور آخز تھے۔
42 آخز کا بیٹا یعرہ تھا۔ یعرہ کے تین بیٹے علمت، عزماوت
اور زِمری تھے۔ زِمری کے ہاں موضا پیدا ہوا، 43 موضا
کے بِنعہ، بِنعہ کے رِفایاہ، رِفایاہ کے اِلعاسہ اور اِلعاسہ
کے اصیل۔
44 اصیل کے چھ بیٹے عزری قام، بوکرو، اسمٰعیل،
سعریاہ، عبدیاہ اور حنان تھے۔

ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی موت

10 جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر فلستیوں اور
اسرائیلیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔
لڑتے لڑتے اسرائیلی فرار ہونے لگے، لیکن بہت لوگ
وہیں شہید ہو گئے۔
2 پھر فلستی ساؤل اور اُس کے بیٹوں یونتن، ابی نداب
اور ملکی شوع کے پاس جا پہنچے۔ تینوں بیٹے ہلاک ہو گئے،
3 جبکہ لڑائی ساؤل کے اردگرد عروج تک پہنچ گئی۔ پھر
وہ تیراندازوں کا نشانہ بن کر زخمی ہو گیا۔ 4 اُس نے
اپنے سلاح بردار کو حکم دیا، ”اپنی تلوار میان سے کھینچ
کر مجھے مار ڈال! ورنہ یہ نامختون مجھے بے عزت کریں
گے۔“ لیکن سلاح بردار نے انکار کیا، کیونکہ وہ بہت
ڈرا ہوا تھا۔ آخر میں ساؤل اپنی تلوار لے کر خود اُس
پر گر گیا۔
5 جب سلاح بردار نے دیکھا کہ میرا مالک مر گیا ہے
تو وہ بھی اپنی تلوار پر گر کر مر گیا۔ 6 یوں اُس دن
ساؤل، اُس کے تین بیٹے اور اُس کا تمام گھرانا ہلاک ہو
گئے۔ 7 جب میدانِ یزرعیل کے اسرائیلیوں کو خبر ملی
کہ اسرائیلی فوج بھاگ گئی اور ساؤل اپنے بیٹوں سمیت
مارا گیا ہے تو وہ اپنے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے، اور
فلستی چھوڑے ہوئے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں
بسنے لگے۔
8 اگلے دن فلستی لاشوں کو لُوٹنے کے لئے دوبارہ
میدانِ جنگ میں آ گئے۔ جب اُنہیں جِلبوعہ کے پہاڑی
سلسلے پر ساؤل اور اُس کے تینوں بیٹے مُردہ ملے 9 تو
اُنہوں نے ساؤل کا سر کاٹ کر اُس کا زرہ بکتر اُتار لیا اور

قاصدوں کو اپنے پورے ملک میں بھیج کر اپنے بُتوں اور
اپنی قوم کو فتح کی اطلاع دی۔ 10 ساؤل کا زرہ بکتر اُنہوں
نے اپنے دیوتاؤں کے مندر میں محفوظ کر لیا اور اُس کے
سر کو دجون دیوتا کے مندر میں لٹکا دیا۔
11 جب یبیس جِلعاد کے باشندوں کو خبر ملی کہ
فلستیوں نے ساؤل کی لاش کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے
12 تو شہر کے تمام لڑنے کے قابل آدمی بیت شان کے
لئے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر وہ ساؤل اور اُس کے
بیٹوں کی لاشوں کو اُتار کر یبیس لے گئے جہاں اُنہوں
نے اُن کی ہڈیوں کو یبیس کے بڑے درخت کے سائے
میں دفنایا۔ اُنہوں نے روزہ رکھ کر پورے ہفتے تک اُن
کا ماتم کیا۔
13 ساؤل کو اِس لئے مارا گیا کہ وہ رب کا وفادار نہ
رہا۔ اُس نے اُس کی ہدایات پر عمل نہ کیا، یہاں تک کہ
اُس نے مُردوں کی روح سے رابطہ کرنے والی جادوگرنی
سے مشورہ کیا، 14 حالانکہ اُسے رب سے دریافت کرنا
چاہئے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رب نے اُسے سزائے موت
دے کر سلطنت کو داؤد بن یسّی کے حوالے کر دیا۔

داؤد پورے اسرائیل کا بادشاہ بن جاتا ہے

11 اُس وقت تمام اسرائیل حبرون میں داؤد
کے پاس آیا اور کہا، ”ہم آپ ہی کی قوم
اور آپ ہی کے رشتے دار ہیں۔ 2 ماضی میں بھی جب
ساؤل بادشاہ تھا تو آپ ہی فوجی مہموں میں اسرائیل کی
قیادت کرتے رہے۔ اور رب آپ کے خدا نے آپ سے
وعدہ بھی کیا ہے کہ تُو میری قوم اسرائیل کا چرواہا بن کر
اُس پر حکومت کرے گا۔“
3 جب اسرائیل کے تمام بزرگ حبرون پہنچے تو داؤد
بادشاہ نے رب کے حضور اُن کے ساتھ عہد باندھا، اور
اُنہوں نے اُسے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ یوں
رب کا سموایل کی معرفت کیا ہوا وعدہ پورا ہوا۔

داؤد یروشلم پر قبضہ کرتا ہے

4 بادشاہ بننے کے بعد داؤد تمام اسرائیلیوں کے ساتھ
یروشلم گیا تاکہ اُس پر حملہ کرے۔ اُس زمانے میں اُس
کا نام یبوس تھا، اور یبوسی اُس میں بستے تھے۔ 5 داؤد
کو دیکھ کر یبوسیوں نے اُس سے کہا، ”آپ ہمارے شہر
میں کبھی داخل نہیں ہو پائیں گے!“
تو بھی داؤد نے صیون کے قلعے پر قبضہ کر لیا جو آج
کل ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ 6 یبوس پر حملہ کرنے سے
پہلے داؤد نے کہا تھا، ”جو بھی یبوسیوں پر حملہ کرنے میں
راہنمائی کرے وہ فوج کا کمانڈر بنے گا۔“ تب یوآب بن
ضرویاہ نے پہلے شہر پر چڑھائی کی۔ چنانچہ اُسے کمانڈر
مقرر کیا گیا۔
7 یروشلم پر فتح پانے کے بعد داؤد قلعے میں رہنے
لگا۔ اُس نے اُسے ’داؤد کا شہر‘ قرار دیا 8 اور اُس کے
اردگرد شہر کو بڑھانے لگا۔ داؤد کا یہ تعمیری کام اردگرد کے
چبوتروں سے شروع ہوا اور چاروں طرف پھیلتا گیا جبکہ
یوآب نے شہر کا باقی حصہ بحال کر دیا۔ 9 یوں داؤد زور
پکڑتا گیا، کیونکہ رب الافواج اُس کے ساتھ تھا۔

داؤد کے مشہور فوجی

10 درجِ ذیل داؤد کے سورماؤں کی فہرست ہے۔
پورے اسرائیل کے ساتھ اُنہوں نے مضبوطی سے اُس
کی بادشاہی کی حمایت کر کے داؤد کو رب کے فرمان کے
مطابق اپنا بادشاہ بنا دیا۔

11 جو تین افسر یوآب کے بھائی ابی شے کے عین بعد آتے تھے اُن میں یسوبعام حکمونی پہلے نمبر پر آتا تھا۔ ایک بار اُس نے اپنے نیزے سے 300 آدمیوں کو مار دیا۔ 12 اِن تین افسروں میں سے دوسری جگہ پر اِلی عزر بن دودو بن اخوحی آتا تھا۔ 13 یہ فَس دَمّیم میں داؤد کے ساتھ تھا جب فلستی وہاں لڑنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ میدانِ جنگ میں جَو کا کھیت تھا، اور لڑتے لڑتے اسرائیلی فلستیوں کے سامنے بھاگنے لگے۔ 14 لیکن اِلی عزر داؤد کے ساتھ کھیت کے بیچ میں فلستیوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ فلستیوں کو مارتے مارتے اُنہوں نے کھیت کا دفاع کر کے رب کی مدد سے بڑی فتح پائی۔

16-15 ایک اَور جنگ کے دوران داؤد عدُلام کے غار کے پہاڑی قلعے میں تھا جبکہ فلستی فوج نے وادیٔ رفائیم میں اپنی لشکر گاہ لگائی تھی۔ اُن کے دستوں نے بیت لحم پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ داؤد کے تیس اعلیٰ افسروں میں سے تین اُس سے ملنے آئے۔ 17 داؤد کو شدید پیاس لگی، اور وہ کہنے لگا، ”کون میرے لئے بیت لحم کے دروازے پر کے حوض سے کچھ پانی لائے گا؟“

18 یہ سن کر تینوں افسر فلستیوں کی لشکر گاہ پر حملہ کر کے اُس میں گھُس گئے اور لڑتے لڑتے بیت لحم کے حوض تک پہنچ گئے۔ اُس سے کچھ پانی بھر کر وہ اُسے داؤد کے پاس لے آئے۔ لیکن اُس نے پینے سے انکار کر دیا بلکہ اُسے قربانی کے طور پر اُنڈیل کر رب کو پیش کیا 19 اور بولا، ”اللہ نہ کرے کہ مَیں یہ پانی پیوں۔ اگر ایسا کرتا تو اُن آدمیوں کا خون پیتا جو اپنی جان پر کھیل کر پانی لائے ہیں۔“ اِس لئے وہ اُسے پینا نہیں چاہتا تھا۔ یہ اِن تین سورماؤں کے زبردست کاموں کی ایک مثال ہے۔

21-20 یوآب کا بھائی ابی شے مذکورہ تین سورماؤں پر مقرر تھا۔ ایک دفعہ اُس نے اپنے نیزے سے 300 آدمیوں کو مار ڈالا۔ تینوں کی نسبت اُس کی زیادہ عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ خود اِن میں گنا نہیں جاتا تھا۔

22 بِنایاہ بن یہویدع بھی زبردست فوجی تھا۔ وہ قبضئیل کا رہنے والا تھا، اور اُس نے بہت دفعہ اپنی مردانگی دکھائی۔ موآب کے دو بڑے سورما اُس کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ ایک بار جب بہت برف پڑ گئی تو اُس نے ایک حوض میں اُتر کر ایک شیرِ ببر کو مار ڈالا جو اُس میں گر گیا تھا۔ 23 ایک اَور موقع پر اُس کا واسطہ ایک مصری سے پڑا جس کا قد ساڑھے سات فٹ تھا۔ مصری کے ہاتھ میں کھڈی کے شہتیر جیسا بڑا نیزہ تھا جبکہ اُس کے اپنے پاس صرف لاٹھی تھی۔ لیکن بِنایاہ نے اُس پر حملہ کر کے اُس کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسے اُس کے اپنے ہتھیار سے مار ڈالا۔ 24 ایسی بہادری دکھانے کی بنا پر بِنایاہ بن یہویدع مذکورہ تین آدمیوں کے برابر مشہور ہوا۔ 25 تیس افسروں کے دیگر مردوں کی نسبت اُس کی زیادہ عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ مذکورہ تین آدمیوں میں گنا نہیں جاتا تھا۔ داؤد نے اُسے اپنے محافظوں پر مقرر کیا۔

26 ذیل کے آدمی بادشاہ کے سورماؤں میں شامل تھے۔

یوآب کا بھائی عساہیل، بیت لحم کا اِلحنان بن دودو، 27 سمّوت ہروری، خلِص فلونی، 28 تقوع کا عیرا بن عقیس، عنتوت کا ابی عزر، 29 سِبکی حوساتی، عیلی اخوحی، 30 مہری نطوفاتی، حلِد بن بعنہ نطوفاتی، 31 بن یمینی شہر جِبعہ کا اِتّی بن ربی، بِنایاہ فرعتونی 32 نحلے جعس کا حوری، ابی ایل عرباتی، 33 عزماوت بحرومی،

اِلیَحبا سعلبونی، 34 ہشیم جِزونی کے بیٹے، یونتن بن
شجی ہراری، 35 اخی آم بن سکار ہراری، اِلی فل بن
اُور، 36 حِفر مکیراتی، اخیاہ فلونی، 37 حصرو کرملی، نعری
بن ازبی، 38 ناتن کا بھائی یوایل، مِبحار بن ہاجری،
39 صِلق عمونی، یوآب بن ضرویاہ کا سلاح بردار نحری
بیروتی، 40 عیرا اِتری، جریب اِتری، 41 اُوریاہ حِتّی، زبد
بن اخلی، 42 ادینہ بن سیزا (روبن کے قبیلے کا یہ سردار
30 فوجیوں پر مقرر تھا)، 43 حنان بن معکہ، یوسفط مِتنی،
44 عُزیّاہ عستاراتی، خوتام عروعیری کے بیٹے سماع اور یعی
ایل، 45 یدیع ایل بن سِمری، اُس کا بھائی یوخا تیصی،
46 اِلی ایل محاوی، اِلنعم کے بیٹے یریبی اور یوساویاہ، یِتمہ
موآبی، 47 اِلی ایل، عوبید اور یعسی ایل مضوبائی۔

ساؤل کے دورِ حکومت میں داؤد کے پیروکار

12 ذیل کے آدمی صِقلاج میں داؤد کے ساتھ
مل گئے، اُس وقت جب وہ ساؤل بن
قیس سے چھپا رہتا تھا۔ یہ اُن فوجیوں میں سے تھے
جو جنگ میں داؤد کے ساتھ مل کر لڑتے تھے 2 اور
بہترین تیرانداز تھے، کیونکہ یہ نہ صرف دہنے بلکہ بائیں
ہاتھ سے بھی مہارت سے تیر اور فلاخن کا پتھر چلا سکتے
تھے۔ اِن آدمیوں میں سے درجِ ذیل بن یمین کے قبیلے
اور ساؤل کے خاندان سے تھے۔

3 اُن کا راہنما اخی عزر، پھر یوآس (دونوں سماعہ
جِبعاتی کے بیٹے تھے)، یزی ایل اور فلط (دونوں ازماوت
کے بیٹے تھے)، براکہ، یاہو عنتوتی، 4 اِسماعیاہ جِبعونی جو
داؤد کے 30 افسروں کا ایک سورما اور لیڈر تھا، یرمیاہ،
یحزی ایل، یوحنان، یوزبد جدیراتی، 5 اِلعوزی، یریموت،
بعلیاہ، سمریاہ اور سفطیاہ خروفی۔

6 قورح کے خاندان میں سے اِلقانہ، یِسیاہ، عزرایل،
یوعزر اور یسوبعام داؤد کے ساتھ تھے۔
7 اِن کے علاوہ یروحام جدوری کے بیٹے یوعیلہ اور
زبدیاہ بھی تھے۔
8 جد کے قبیلے سے بھی کچھ بہادر اور تجربہ کار فوجی
ساؤل سے الگ ہو کر داؤد کے ساتھ مل گئے جب وہ
ریگستان کے قلعے میں تھا۔ یہ مرد مہارت سے ڈھال اور
نیزہ استعمال کر سکتے تھے۔ اُن کے چہرے شیر ببر کے
چہروں کی مانند تھے، اور وہ پہاڑی علاقے میں غزالوں کی
طرح تیز چل سکتے تھے۔
9 اُن کا لیڈر عزر ذیل کے دس آدمیوں پر مقرر تھا:
عبدیاہ، اِلیاب، 10 مِسمنّہ، یرمیاہ، 11 عتّی، اِلی ایل،
12 یوحنان، اِلزبد، 13 یرمیاہ اور مکبنّی۔
14 جد کے یہ مرد سب اعلیٰ فوجی افسر بن گئے۔ اُن
میں سے سب سے کمزور آدمی سَو عام فوجیوں کا مقابلہ
کر سکتا تھا جبکہ سب سے طاقت ور آدمی ہزار کا مقابلہ
کر سکتا تھا۔ 15 اِن ہی نے بہار کے موسم میں دریائے
یردن کو پار کیا، جب وہ کناروں سے باہر آ گیا تھا، اور
مشرق اور مغرب کی وادیوں کو بند کر رکھا۔
16 بن یمین اور یہوداہ کے قبیلوں کے کچھ مرد داؤد
کے پہاڑی قلعے میں آئے۔ 17 داؤد باہر نکل کر اُن سے
ملنے گیا اور پوچھا، ”کیا آپ سلامتی سے میرے پاس
آئے ہیں؟ کیا آپ میری مدد کرنا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے
تو مَیں آپ کا اچھا ساتھی رہوں گا۔ لیکن اگر آپ مجھے
دشمنوں کے حوالے کرنے کے لئے آئے ہیں حالانکہ مجھ
سے کوئی بھی ظلم نہیں ہوا ہے تو ہمارے باپ دادا کا خدا
اِسے دیکھ کر آپ کو سزا دے۔“
18 پھر روح القدس 30 افسروں کے راہنما عماسی پر

نازل ہوا، اور اُس نے کہا، ”اے داؤد، ہم تیرے ہی
لوگ ہیں۔ اے یسّی کے بیٹے، ہم تیرے ساتھ ہیں۔
سلامتی، سلامتی تجھے حاصل ہو، اور سلامتی اُنہیں حاصل
ہو جو تیری مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ تیرا خدا تیری مدد
کرے گا۔“ یہ سن کر داؤد نے اُنہیں قبول کر کے اپنے
چھاپہ مار دستوں پر مقرر کیا۔
19 منسّی کے قبیلے کے کچھ مرد بھی ساؤل سے الگ ہو
کر داؤد کے پاس آئے۔ اُس وقت وہ فلستیوں کے ساتھ
مل کر ساؤل سے لڑنے جا رہا تھا، لیکن بعد میں اُسے
میدانِ جنگ میں آنے کی اجازت نہ ملی۔ کیونکہ فلستی
سرداروں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد اُسے یہ
کہہ کر واپس بھیج دیا کہ خطرہ ہے کہ یہ ہمیں میدانِ
جنگ میں چھوڑ کر اپنے پرانے مالک ساؤل سے دوبارہ
مل جائے۔ پھر ہم تباہ ہو جائیں گے۔
20 جب داؤد صِقلاج واپس جا رہا تھا تو منسّی کے قبیلے
کے درجِ ذیل افسر ساؤل سے الگ ہو کر اُس کے ساتھ
ہو لئے: عدنہ، یوزبد، یدیع ایل، میکائیل، یوزبد، اِلیہو
اور ضِلّتی۔ منسّی میں ہر ایک کو ہزار ہزار فوجیوں پر مقرر
کیا گیا تھا۔ 21 اُنہوں نے لُوٹنے والے عمالیقی دستوں کو
پکڑنے میں داؤد کی مدد کی، کیونکہ وہ سب دلیر اور قابل
فوجی تھے۔ سب اُس کی فوج میں افسر بن گئے۔
22 روز بہ روز لوگ داؤد کی مدد کرنے کے لئے آتے
رہے، اور ہوتے ہوتے اُس کی فوج اللہ کی فوج جیسی
بڑی ہو گئی۔

حبرون میں داؤد کی فوج

23 درجِ ذیل اُن تمام فوجیوں کی فہرست ہے جو
حبرون میں داؤد کے پاس آئے تاکہ اُسے ساؤل کی جگہ
بادشاہ بنائیں، جس طرح رب نے حکم دیا تھا۔
24 یہوداہ کے قبیلے کے ڈھال اور نیزے سے لیس
6,800 مرد تھے۔
25 شمعون کے قبیلے کے 7,100 تجربہ کار
فوجی تھے۔
26 لاوی کے قبیلے کے 4,600 مرد تھے۔ 27 اُن
میں ہارون کے خاندان کا سرپرست یہویدع بھی شامل
تھا جس کے ساتھ 3,700 آدمی تھے۔ 28 صدوق نامی
ایک دلیر اور جوان فوجی بھی شامل تھا۔ اُس کے ساتھ
اُس کے اپنے خاندان کے 22 افسر تھے۔
29 ساؤل کے قبیلے بن یمین کے بھی 3,000 مرد
تھے، لیکن اِس قبیلے کے اکثر فوجی اب تک ساؤل کے
خاندان کے ساتھ لپٹے رہے۔
30 افرائیم کے قبیلے کے 20,800 فوجی تھے۔
سب اپنے خاندانوں میں اثر و رسوخ رکھنے والے تھے۔
31 منسّی کے آدھے قبیلے کے 18,000 مرد تھے۔
اُنہیں داؤد کو بادشاہ بنانے کے لئے چن لیا گیا تھا۔
32 اِشکار کے قبیلے کے 200 افسر اپنے دستوں کے
ساتھ تھے۔ یہ لوگ وقت کی ضرورت سمجھ کر جانتے
تھے کہ اسرائیل کو کیا کرنا ہے۔
33 زبولون کے قبیلے کے 50,000 تجربہ کار فوجی
تھے۔ وہ ہر ہتھیار سے لیس اور پوری وفاداری سے داؤد
کے لئے لڑنے کے لئے تیار تھے۔
34 نفتالی کے قبیلے کے 1,000 افسر تھے۔ اُن کے
تحت ڈھال اور نیزے سے مسلح 37,000 آدمی تھے۔
35 دان کے قبیلے کے 28,600 مرد تھے جو سب
لڑنے کے لئے مستعد تھے۔
36 آشر کے قبیلے کے 40,000 مرد تھے جو سب

لڑنے کے لئے تیار تھے۔

37 دریائے یردن کے مشرق میں آباد قبیلوں روبن، جد اور منسّی کے آدھے حصے کے 1,20,000 مرد تھے۔ ہر ایک ہر قسم کے ہتھیار سے لیس تھا۔

38 سب ترتیب سے حبرون آئے تاکہ پورے عزم کے ساتھ داؤد کو پورے اسرائیل کا بادشاہ بنائیں۔ باقی تمام اسرائیلی بھی متفق تھے کہ داؤد ہمارا بادشاہ بن جائے۔ 39 یہ فوجی تین دن تک داؤد کے پاس رہے جس دوران اُن کے قبائلی بھائی اُنہیں کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرتے رہے۔ 40 قریب کے رہنے والوں نے بھی اِس میں اُن کی مدد کی۔ اِشکار، زبولون اور نفتالی تک کے لوگ اپنے گدھوں، اونٹوں، خچروں اور بَیلوں پر کھانے کی چیزیں لاد کر وہاں پہنچے۔ میدہ، انجیر اور کشمش کی ٹکیاں، مَے، تیل، بَیل اور بھیڑ بکریاں بڑی مقدار میں حبرون لائی گئیں، کیونکہ تمام اسرائیلی خوشی منا رہے تھے۔

داؤد عہد کا صندوق یروشلم میں لانا چاہتا ہے

13 داؤد نے تمام افسروں سے مشورہ کیا۔ اُن میں ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسر شامل تھے۔ 2 پھر اُس نے اسرائیل کی پوری جماعت سے کہا، ”اگر آپ کو منظور ہو اور رب ہمارے خدا کی مرضی ہو تو آئیں ہم پورے ملک کے اسرائیلی بھائیوں کو دعوت دیں کہ آ کر ہمارے ساتھ جمع ہو جائیں۔ وہ امام اور لاوی بھی شریک ہوں جو اپنے اپنے شہروں اور چراگاہوں میں بستے ہیں۔ 3 پھر ہم اپنے خدا کے عہد کا صندوق دوبارہ اپنے پاس واپس لائیں، کیونکہ ساؤل کے دورِ حکومت میں ہم اُس کی فکر نہیں کرتے تھے۔“

4 پوری جماعت متفق ہوئی، کیونکہ یہ منصوبہ سب کو درست لگا۔ 5 چنانچہ داؤد نے پورے اسرائیل کو جنوب میں مصر کے سیحور سے لے کر شمال میں لبوحمات تک بُلایا تاکہ سب مل کر اللہ کے عہد کا صندوق قِریَت یعریم سے یروشلم لے جائیں۔ 6 پھر وہ اُن کے ساتھ یہوداہ کے بعلہ یعنی قِریَت یعریم گیا تاکہ رب خدا کا صندوق اُٹھا کر یروشلم لے جائیں، وہی صندوق جس پر رب کے نام کا ٹھپا لگا ہے اور جہاں وہ صندوق کے اوپر کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے۔ 7 قِریَت یعریم پہنچ کر لوگوں نے اللہ کے صندوق کو ابی نداب کے گھر سے نکال کر ایک نئی بَیل گاڑی پر رکھ دیا، اور عُزّہ اور اخیو اُسے یروشلم کی طرف لے جانے لگے۔ 8 داؤد اور تمام اسرائیلی گاڑی کے پیچھے چل پڑے۔ سب اللہ کے حضور پورے زور سے خوشی منانے لگے۔ جونیپر کی لکڑی کے مختلف ساز بھی بجائے جا رہے تھے۔ فضا ستاروں، سرودوں، دفوں، جھانجھوں اور تُرموں کی آوازوں سے گونج اُٹھی۔

9 وہ گندم گاہنے کی ایک جگہ پر پہنچ گئے جس کے مالک کا نام کیدون تھا۔ وہاں بَیل اچانک بے قابو ہو گئے۔ عُزّہ نے جلدی سے عہد کا صندوق پکڑ لیا تاکہ وہ گر نہ جائے۔ 10 اُسی لمحے رب کا غضب اُس پر نازل ہوا، کیونکہ اُس نے عہد کے صندوق کو چھونے کی جرأت کی تھی۔ وہیں اللہ کے حضور عُزّہ گر کر ہلاک ہوا۔ 11 داؤد کو بڑا رنج ہوا کہ رب کا غضب عُزّہ پر یوں ٹوٹ پڑا ہے۔ اُس وقت سے اُس جگہ کا نام پرض عُزّہ یعنی ’عُزّہ پر ٹوٹ پڑنا‘ ہے۔

12 اُس دن داؤد کو اللہ سے خوف آیا۔ اُس نے سوچا، ”مَیں کس طرح اللہ کا صندوق اپنے پاس پہنچا سکوں

گا؟'' 13چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا کہ ہم عہد کا صندوق
یروشلم نہیں لے جائیں گے بلکہ اُسے عوبید ادوم جاتی
کے گھر میں محفوظ رکھیں گے۔ 14وہاں وہ تین ماہ تک
پڑا رہا۔ اِن تین مہینوں کے دوران رب نے عوبید ادوم
کے گھرانے اور اُس کی پوری ملکیت کو برکت دی۔

داؤد کی ترقی

14 ایک دن صور کے بادشاہ حیرام نے داؤد
کے پاس وفد بھیجا۔ راج اور بڑھئی بھی
ساتھ تھے۔ اُن کے پاس دیودار کی لکڑی تھی تاکہ داؤد
کے لئے محل بنائیں۔ 2یوں داؤد نے جان لیا کہ رب
نے مجھے اسرائیل کا بادشاہ بنا کر میری بادشاہی اپنی قوم
اسرائیل کی خاطر بہت سرفراز کر دی ہے۔
3یروشلم میں جا بسنے کے بعد داؤد نے مزید شادیاں
کیں۔ نتیجے میں یروشلم میں اُس کے کئی بیٹے بیٹیاں پیدا
ہوئے۔ 4جو بیٹے وہاں پیدا ہوئے وہ یہ تھے: سموع،
سوباب، ناتن، سلیمان، 5اِبحار، اِلی سوع، اِلفلط، 6نوجہ،
نفج، یفیع، 7اِلی سمع، بعل یدع اور اِلی فلط۔

فلستیوں پر فتح

8جب فلستیوں کو اطلاع ملی کہ داؤد کو مسح کر
کے اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا ہے تو اُنہوں نے اپنے
فوجیوں کو اسرائیل میں بھیج دیا تاکہ اُسے پکڑ لیں۔
جب داؤد کو پتا چل گیا تو وہ اُن کا مقابلہ کرنے کے
لئے گیا۔ 9جب فلستی اسرائیل میں پہنچ کر وادیٔ رفائیم
میں پھیل گئے 10تو داؤد نے رب سے دریافت کیا،
''کیا مَیں فلستیوں پر حملہ کروں؟ کیا تُو مجھے اُن پر فتح
بخشے گا؟'' رب نے جواب دیا، ''ہاں، اُن پر حملہ کر!
مَیں اُنہیں تیرے قبضے میں کر دوں گا۔'' 11چنانچہ
داؤد اپنے فوجیوں کو لے کر بعل پراضیم گیا۔ وہاں اُس
نے فلستیوں کو شکست دی۔ بعد میں اُس نے گواہی
دی، ''جتنے زور سے بند کے ٹوٹ جانے پر پانی اُس سے
پھوٹ نکلتا ہے اُتنے زور سے آج اللہ میرے وسیلے سے
دشمن کی صفوں میں سے پھوٹ نکلا ہے۔'' چنانچہ اُس
جگہ کا نام بعل پراضیم یعنی 'پھوٹ نکلنے کا مالک' پڑ گیا۔
12فلستی اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ کر بھاگ گئے، اور داؤد
نے اُنہیں جلا دینے کا حکم دیا۔
13ایک بار پھر فلستی آ کر وادیٔ رفائیم میں پھیل
گئے۔ 14اِس دفعہ جب داؤد نے اللہ سے دریافت کیا
تو اُس نے جواب دیا، ''اِس مرتبہ اُن کا سامنا مت
کرنا بلکہ اُن کے پیچھے جا کر بکا کے درختوں کے سامنے
اُن پر حملہ کر۔ 15جب اُن درختوں کی چوٹیوں سے
قدموں کی چاپ سنائی دے تو خبردار! یہ اِس کا اشارہ
ہو گا کہ اللہ خود تیرے آگے آگے چل کر فلستیوں کو
مارنے کے لئے نکل آیا ہے۔'' 16داؤد نے ایسا ہی کیا اور
نتیجے میں فلستیوں کو شکست دے کر جبعون سے لے
کر جزر تک اُن کا تعاقب کیا۔
17داؤد کی شہرت تمام ممالک میں پھیل گئی۔ رب
نے تمام قوموں کے دلوں میں داؤد کا خوف ڈال دیا۔

یروشلم میں عہد کے صندوق کے لئے تیاریاں

15 یروشلم کے اُس حصے میں جس کا نام 'داؤد
کا شہر' پڑ گیا تھا داؤد نے اپنے لئے چند
عمارتیں بنوائیں۔ اُس نے اللہ کے صندوق کے لئے بھی
ایک جگہ تیار کر کے وہاں خیمہ لگا دیا۔ 2پھر اُس
نے حکم دیا، ''سوائے لاویوں کے کسی کو بھی اللہ کا

صندوق اُٹھانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ رب نے اِن
ہی کو رب کا صندوق اُٹھانے اور ہمیشہ کے لئے اُس کی
خدمت کرنے کے لئے چن لیا ہے۔“

3 اِس کے بعد داؤد نے تمام اسرائیل کو یروشلم بُلایا
تاکہ وہ مل کر رب کا صندوق اُس جگہ لے جائیں جو اُس
نے اُس کے لئے تیار کر رکھی تھی۔ 4 بادشاہ نے ہارون
اور باقی لاویوں کی اولاد کو بھی بُلایا۔ 5 درجِ ذیل اُن
لاوی سرپرستوں کی فہرست ہے جو اپنے رشتے داروں کو
لے کر آئے۔

قِہات کے خاندان سے اُوری ایل 120
مردوں سمیت،

6 مِراری کے خاندان سے عسایاہ 220
مردوں سمیت،

7 جَیرسوم کے خاندان سے یوایل 130
مردوں سمیت،

8 اِلی صفن کے خاندان سے سمعیاہ 200
مردوں سمیت،

9 حبرون کے خاندان سے اِلی ایل 80 مردوں سمیت،

10 عُزی ایل کے خاندان سے عمی نداب 112
مردوں سمیت۔

11 داؤد نے دونوں اماموں صدوق اور ابیاتر کو مذکورہ
چھ لاوی سرپرستوں سمیت اپنے پاس بُلا کر 12 اُن سے
کہا، ”آپ لاویوں کے سربراہ ہیں۔ لازم ہے کہ آپ
اپنے قبائلی بھائیوں کے ساتھ اپنے آپ کو مخصوص و
مقدّس کر کے رب اسرائیل کے خدا کے صندوق کو اُس
جگہ لے جائیں جو مَیں نے اُس کے لئے تیار کر رکھی
ہے۔ 13 پہلی مرتبہ جب ہم نے اُسے یہاں لانے کی
کوشش کی تو یہ آپ لاویوں کے ذریعے نہ ہوا، اِس لئے
رب ہمارے خدا کا قہر ہم پر ٹوٹ پڑا۔ اُس وقت ہم نے
اُس سے دریافت نہیں کیا تھا کہ اُسے اُٹھا کر لے جانے
کا کیا مناسب طریقہ ہے۔“ 14 تب اماموں اور لاویوں
نے اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کر کے رب اسرائیل
کے خدا کے صندوق کو یروشلم لانے کے لئے تیار کیا۔
15 پھر لاوی اللہ کے صندوق کو اُٹھانے کی لکڑیوں سے
اپنے کندھوں پر یوں ہی رکھ کر چل پڑے جس طرح
موسیٰ نے رب کے کلام کے مطابق فرمایا تھا۔

16 داؤد نے لاوی سربراہوں کو یہ حکم بھی دیا، ”اپنے
قبیلے میں سے ایسے آدمیوں کو چن لیں جو ساز، ستار،
سرود اور جھانجھ بجاتے ہوئے خوشی کے گیت گائیں۔“
17 اِس ذمہ داری کے لئے لاویوں نے ذیل کے آدمیوں
کو مقرر کیا: ہیمان بن یوایل، اُس کا بھائی آسف
بن برکیاہ اور مِراری کے خاندان کا ایتان بن قوسایاہ۔
18 دوسرے مقام پر اُن کے یہ بھائی آئے: زکریاہ، یعزی
ایل، سمیراموت، یحی ایل، عُنّی، اِلیاب، بِنایاہ، معسیاہ،
مَتِتیاہ، اِلی فلیہو، مِقنیاہ، عوبید ادوم اور یعی ایل۔ یہ
دربان تھے۔ 19 ہیمان، آسف اور ایتان گلوکار تھے،
اور اُنہیں پیتل کے جھانجھ بجانے کی ذمہ داری دی گئی۔
20 زکریاہ، عَزی ایل، سمیراموت، یحی ایل، عُنّی، اِلیاب،
معسیاہ اور بِنایاہ کو علاموت کے طرز پر ستار بجانا تھا۔
21 مَتِتیاہ، اِلی فلیہو، مِقنیاہ، عوبید ادوم، یعی ایل اور
عززیاہ کو شمینیت کے طرز پر سرود بجانے کے لئے
چنا گیا۔

22 کننیاہ نے لاویوں کی کوائر کی راہنمائی کی، کیونکہ
وہ اِس میں ماہر تھا۔

23-24 برکیاہ، اِلقانہ، عوبید ادوم اور یحیاہ عہد کے
صندوق کے دربان تھے۔ سبنیاہ، یوسفط، نتنی ایل، عماسی،

زکریاہ، بِنایاہ اور اِلی عزر کو تُرم بجا کر اللہ کے صندوق کے
آگے آگے چلنے کی ذمہ داری دی گئی۔ ساتوں امام تھے۔

داؤد عہد کا صندوق یروشلم میں لے آتا ہے

25 پھر داؤد، اسرائیل کے بزرگ اور ہزار ہزار فوجیوں
پر مقرر افسر خوشی مناتے ہوئے نکل کر عوبید ادوم کے
گھر گئے تاکہ رب کے عہد کا صندوق وہاں سے لے
کر یروشلم پہنچائیں۔ 26 جب ظاہر ہوا کہ اللہ عہد کے
صندوق کو اُٹھانے والے لاویوں کی مدد کر رہا ہے تو
سات جوان سانڈوں اور سات مینڈھوں کو قربان کیا
گیا۔ 27 داؤد باریک کتان کا لباس پہنے ہوئے تھا، اور اِس
طرح عہد کا صندوق اُٹھانے والے لاوی، گلوکار اور کوائر
کا لیڈر کننیاہ بھی۔ اِس کے علاوہ داؤد کتان کا بالاپوش
پہنے ہوئے تھا۔ 28 تمام اسرائیلی خوشی کے نعرے لگا لگا
کر، نرسنگے اور تُرم پھونک کر اور جھانجھ، ستار اور
سرود بجا بجا کر رب کے عہد کا صندوق یروشلم لائے۔
29 رب کا عہد کا صندوق داؤد کے شہر میں داخل ہوا
تو داؤد کی بیوی میکل بنت ساؤل کھڑکی میں سے جلوس
کو دیکھ رہی تھی۔ جب بادشاہ کودتا اور ناچتا ہوا نظر آیا تو
میکل نے اُسے حقیر جانا۔

16 اللہ کا صندوق اُس تنبو کے درمیان میں
رکھا گیا جو داؤد نے اُس کے لئے لگوایا تھا۔
پھر اُنہوں نے اللہ کے حضور بھسم ہونے والی اور سلامتی
کی قربانیاں پیش کیں۔ 2 اِس کے بعد داؤد نے قوم
کو رب کے نام سے برکت دے کر 3 ہر اسرائیلی مرد
اور عورت کو ایک روٹی، کھجور کی ایک ٹکی اور کشمش
کی ایک ٹکی دے دی۔ 4 اُس نے کچھ لاویوں کو رب
کے صندوق کے سامنے خدمت کرنے کی ذمہ داری
دی۔ اُنہیں رب اسرائیل کے خدا کی تمجید اور حمد و ثنا
کرنی تھی۔ 5 اُن کا سربراہ آسف جھانجھ بجاتا تھا۔ اُس
کا نائب زکریاہ تھا۔ پھر یعی ایل، سمیراموت، یحی ایل،
متِتیاہ، اِلیاب، بِنایاہ، عوبید ادوم اور یعی ایل تھے جو
ستار اور سرود بجاتے تھے۔ 6 بِنایاہ اور یحزی ایل اماموں
کی ذمہ داری اللہ کے عہد کے صندوق کے سامنے تُرم
بجانا تھی۔

شکر کا گیت

7 اُس دن داؤد نے پہلی دفعہ آسف اور اُس کے
ساتھی لاویوں کے حوالے ذیل کا گیت کر کے اُنہیں
رب کی ستائش کرنے کی ذمہ داری دی۔

8 ”رب کا شکر کرو اور اُس کا نام پکارو! اقوام میں
اُس کے کاموں کا اعلان کرو۔
9 ساز بجا کر اُس کی مدح سرائی کرو۔ اُس کے تمام
عجائب کے بارے میں لوگوں کو بتاؤ۔
10 اُس کے مقدّس نام پر فخر کرو۔ رب کے طالب
دل سے خوش ہوں۔
11 رب اور اُس کی قدرت کی دریافت کرو، ہر وقت
اُس کے چہرے کے طالب رہو۔
12 جو معجزے اُس نے کئے اُنہیں یاد کرو۔ اُس کے
الٰہی نشان اور اُس کے منہ کے فیصلے دہراتے رہو۔
13 تم جو اُس کے خادم اسرائیل کی اولاد اور یعقوب
کے فرزند ہو، جو اُس کے برگزیدہ لوگ ہو، تمہیں سب
کچھ یاد رہے!

14 وہی رب ہمارا خدا ہے، وہی پوری دنیا کی عدالت
کرتا ہے۔
15 وہ ہمیشہ اپنے عہد کا خیال رکھتا ہے، اُس کلام کا جو
اُس نے ہزار پُشتوں کے لئے فرمایا تھا۔
16 یہ وہ عہد ہے جو اُس نے ابراہیم سے باندھا، وہ
وعدہ جو اُس نے قسم کھا کر اسحاق سے کیا تھا۔
17 اُس نے اُسے یعقوب کے لئے قائم کیا تاکہ وہ
اُس کے مطابق زندگی گزارے، اُس نے تصدیق کی کہ
یہ میرا اسرائیل سے ابدی عہد ہے۔
18 ساتھ ساتھ اُس نے فرمایا، 'مَیں تجھے ملکِ کنعان
دوں گا۔ یہ تیری میراث کا حصہ ہو گا۔'
19 اُس وقت وہ تعداد میں کم اور تھوڑے ہی تھے
بلکہ ملک میں اجنبی ہی تھے۔
20 اب تک وہ مختلف قوموں اور سلطنتوں میں گھومتے
پھرتے تھے۔
21 لیکن اللہ نے اُن پر کسی کو ظلم کرنے نہ دیا، اور
اُن کی خاطر اُس نے بادشاہوں کو ڈانٹا،
22 'میرے مسح کئے ہوئے خادموں کو مت چھیڑنا،
میرے نبیوں کو نقصان مت پہنچانا۔'
23 اے پوری دنیا، رب کی تمجید میں گیت گا! روز بہ
روز اُس کی نجات کی خوش خبری سنا۔
24 قوموں میں اُس کا جلال اور تمام اُمّتوں میں اُس
کے عجائب بیان کرو۔
25 کیونکہ رب عظیم اور ستائش کے بہت لائق ہے۔ وہ
تمام معبودوں سے مہیب ہے۔
26 کیونکہ دیگر قوموں کے تمام معبود بُت ہی
ہیں جبکہ رب نے آسمان کو بنایا۔
27 اُس کے حضور شان و شوکت، اُس کی سکونت گاہ
میں قدرت اور جلال ہے۔
28 اے قوموں کے قبیلو، رب کی تمجید کرو، رب
کے جلال اور قدرت کی ستائش کرو۔
29 رب کے نام کو جلال دو۔ قربانی لے کر اُس
کے حضور آؤ۔ مقدّس لباس سے آراستہ ہو کر رب کو
سجدہ کرو۔
30 پوری دنیا اُس کے سامنے لرز اُٹھے۔ یقیناً دنیا
مضبوطی سے قائم ہے اور نہیں ڈگمگائے گی۔
31 آسمان شادمان ہو، اور زمین جشن منائے۔ قوموں
میں کہا جائے کہ رب بادشاہ ہے۔
32 سمندر اور جو کچھ اُس میں ہے خوشی سے گرج
اُٹھے، میدان اور جو کچھ اُس میں ہے باغ باغ ہو۔
33 پھر جنگل کے درخت رب کے سامنے شادیانہ
بجائیں گے، کیونکہ وہ آ رہا ہے، وہ زمین کی عدالت کرنے
آ رہا ہے۔
34 رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے، اور اُس کی
شفقت ابدی ہے۔
35 اُس سے التماس کرو، 'اے ہماری نجات کے خدا،
ہمیں بچا! ہمیں جمع کر کے دیگر قوموں کے ہاتھ سے
چھڑا۔ تب ہی ہم تیرے مقدّس نام کی ستائش کریں
گے اور تیرے قابلِ تعریف کاموں پر فخر کریں گے۔'
36 ازل سے ابد تک رب، اسرائیل کے خدا کی
حمد ہو!"
تب پوری قوم نے "آمین" اور "رب کی حمد
ہو" کہا۔

لاویوں کی ذمہ داریاں

37 داؤد نے آسف اور اُس کے ساتھی لاویوں کو
رب کے عہد کے صندوق کے سامنے چھوڑ کر کہا،
”آئندہ یہاں باقاعدگی سے روزانہ کی ضروری خدمت
کرتے جائیں۔“
38 اِس گروہ میں عوبید ادوم اور مزید 68 لاوی
شامل تھے۔ عوبید ادوم بن یدوتون اور حوسہ دربان
بن گئے۔
39 لیکن صدوق امام اور اُس کے ساتھی اماموں کو داؤد
نے رب کی اُس سکونت گاہ کے پاس چھوڑ دیا جو جِبعون
کی پہاڑی پر تھی۔ 40 کیونکہ لازم تھا کہ وہ وہاں ہر صبح
اور شام کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کریں اور باقی
تمام ہدایات پر عمل کریں جو رب کی طرف سے اسرائیل
کے لئے شریعت میں بیان کی گئی ہیں۔ 41 داؤد نے
ہیمان، یدوتون اور مزید کچھ چیدہ لاویوں کو بھی جِبعون
میں اُن کے پاس چھوڑ دیا۔ وہاں اُن کی خاص ذمہ داری
رب کی حمد و ثنا کرنا تھی، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی
ہے۔ 42 اُن کے پاس تُرم، جھانجھ اور باقی ایسے ساز
تھے جو اللہ کی تعریف میں گائے جانے والے گیتوں کے
ساتھ بجائے جاتے تھے۔ یدوتون کے بیٹوں کو دربان
بنایا گیا۔
43 جشن کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے
گئے۔ داؤد بھی اپنے گھر لوٹا تاکہ اپنے خاندان کو برکت
دے کر سلام کرے۔

رب داؤد کے لئے ابدی بادشاہی کا وعدہ کرتا ہے

17 داؤد بادشاہ سلامتی سے اپنے محل میں
رہنے لگا۔ ایک دن اُس نے ناتن نبی سے
بات کی، ”دیکھیں، مَیں یہاں دیودار کے محل میں رہتا
ہوں جبکہ رب کے عہد کا صندوق اب تک تنبو میں پڑا
ہے۔ یہ مناسب نہیں!“ 2 ناتن نے بادشاہ کی حوصلہ
افزائی کی، ”جو کچھ بھی آپ کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔
اللہ آپ کے ساتھ ہے۔“
3 لیکن اُسی رات اللہ ناتن سے ہم کلام ہوا،
4 ”میرے خادم داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دے کہ
رب فرماتا ہے، ’تُو میری رہائش کے لئے مکان تعمیر
نہیں کرے گا۔ 5 آج تک مَیں کسی مکان میں نہیں
رہا۔ جب سے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا اُس
وقت سے مَیں خیمے میں رہ کر جگہ بہ جگہ پھرتا رہا
ہوں۔ 6 جس دوران مَیں تمام اسرائیلیوں کے ساتھ
اِدھر اُدھر پھرتا رہا کیا مَیں نے اسرائیل کے اُن راہنماؤں
سے کبھی اِس ناتے سے شکایت کی جنہیں مَیں نے اپنی
قوم کی گلہ بانی کرنے کا حکم دیا تھا؟ کیا مَیں نے اُن
میں سے کسی سے کہا کہ تم نے میرے لئے دیودار کا گھر
کیوں نہیں بنایا؟‘
7 چنانچہ میرے خادم داؤد کو بتا دے، ’رب الافواج
فرماتا ہے کہ مَیں ہی نے تجھے چراگاہ میں بھیڑوں کی
گلہ بانی کرنے سے فارغ کر کے اپنی قوم اسرائیل کا
بادشاہ بنا دیا ہے۔ 8 جہاں بھی تُو نے قدم رکھا وہاں
مَیں تیرے ساتھ رہا ہوں۔ تیرے دیکھتے دیکھتے مَیں نے
تیرے تمام دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب مَیں تیرا
نام سرفراز کر دوں گا، وہ دنیا کے سب سے عظیم آدمیوں
کے ناموں کے برابر ہی ہو گا۔ 9 اور مَیں اپنی قوم
اسرائیل کے لئے ایک وطن مہیا کروں گا، پودے کی
طرح اُنہیں یوں لگا دوں گا کہ وہ جڑ پکڑ کر محفوظ رہیں
گے اور کبھی بے چین نہیں ہوں گے۔ بے دین قومیں

اُنہیں اُس طرح نہیں دبائیں گی جس طرح ماضی میں
کیا کرتی تھیں، 10 اُس وقت سے جب مَیں قوم پر قاضی
مقرر کرتا تھا۔ مَیں تیرے دشمنوں کو خاک میں ملا دوں
گا۔ آج مَیں فرماتا ہوں کہ رب ہی تیرے لئے گھر بنائے
گا۔ 11 جب تُو بوڑھا ہو کر کوچ کر جائے گا اور اپنے
باپ دادا سے جا ملے گا تو مَیں تیری جگہ تیرے بیٹوں
میں سے ایک کو تخت پر بٹھا دوں گا۔ اُس کی بادشاہی
کو مَیں مضبوط بنا دوں گا۔ 12 وہی میرے لئے گھر تعمیر
کرے گا، اور مَیں اُس کا تخت ابد تک قائم رکھوں گا۔
13 مَیں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ میری نظرِ
کرم ساؤل پر نہ رہی، لیکن مَیں اُسے تیرے بیٹے سے
کبھی نہیں ہٹاؤں گا۔ 14 مَیں اُسے اپنے گھرانے اور اپنی
بادشاہی پر ہمیشہ قائم رکھوں گا، اُس کا تخت ہمیشہ مضبوط
رہے گا‘۔“

داؤد کی شکر گزاری

15 ناتن نے داؤد کے پاس جا کر اُسے سب کچھ سنایا
جو رب نے اُسے رویا میں بتایا تھا۔ 16 تب داؤد عہد
کے صندوق کے پاس گیا اور رب کے حضور بیٹھ کر دعا
کرنے لگا،

”اے رب خدا، مَیں کون ہوں اور میرا خاندان کیا
حیثیت رکھتا ہے کہ تُو نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے؟
17 اور اب اے اللہ، تُو مجھے اَور بھی زیادہ عطا کرنے کو
ہے، کیونکہ تُو نے اپنے خادم کے گھرانے کے مستقبل
کے بارے میں بھی وعدہ کیا ہے۔ اے رب خدا، تُو نے
یوں مجھ پر نگاہ ڈالی ہے گویا کہ مَیں کوئی بہت اہم بندہ
ہوں۔ 18-19 لیکن مَیں مزید کیا کہوں جب تُو نے یوں
اپنے خادم کی عزت کی ہے؟ اے رب، تُو تو اپنے خادم
کو جانتا ہے۔ تُو نے اپنے خادم کی خاطر اور اپنی مرضی
کے مطابق یہ عظیم کام کر کے اِن عظیم وعدوں کی اطلاع
دی ہے۔

20 اے رب، تجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ ہم نے اپنے
کانوں سے سن لیا ہے کہ تیرے سوا کوئی اَور خدا
نہیں ہے۔ 21 دنیا میں کون سی قوم تیری اُمّت اسرائیل
کی مانند ہے؟ تُو نے اِسی ایک قوم کا فدیہ دے کر
اُسے غلامی سے چھڑایا اور اپنی قوم بنا لیا۔ تُو نے اسرائیل
کے واسطے بڑے اور ہیبت ناک کام کر کے اپنے نام
کی شہرت پھیلا دی۔ ہمیں مصر سے رِہا کر کے تُو نے
قوموں کو ہمارے آگے سے نکال دیا۔ 22 اے رب،
تُو اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے اپنی قوم بنا کر اُن کا خدا
بن گیا ہے۔

23 چنانچہ اے رب، جو بات تُو نے اپنے خادم اور
اُس کے گھرانے کے بارے میں کی ہے اُسے ابد تک
قائم رکھ اور اپنا وعدہ پورا کر۔ 24 تب وہ مضبوط رہے گا
اور تیرا نام ابد تک مشہور رہے گا۔ پھر لوگ تسلیم کریں
گے کہ اسرائیل کا خدا رب الافواج واقعی اسرائیل کا خدا
ہے، اور تیرے خادم داؤد کا گھرانا بھی ابد تک تیرے
حضور قائم رہے گا۔ 25 اے میرے خدا، تُو نے اپنے
خادم کے کان کو اِس بات کے لئے کھول دیا ہے۔
تُو ہی نے فرمایا، ’مَیں تیرے لئے گھر تعمیر کروں گا۔‘
صرف اِسی لئے تیرے خادم نے یوں تجھ سے دعا کرنے
کی جرأت کی ہے۔ 26 اے رب، تُو ہی خدا ہے۔ تُو
نے اپنے خادم سے اِن اچھی چیزوں کا وعدہ کیا ہے۔
27 اب تُو اپنے خادم کے گھرانے کو برکت دینے پر
راضی ہو گیا ہے تاکہ وہ ہمیشہ تک تیرے سامنے
قائم رہے۔ کیونکہ تُو ہی نے اُسے برکت دی ہے،

اِس لئے وہ ابد تک مبارک رہے گا۔“

داؤد کی جنگیں

18 پھر ایسا وقت آیا کہ داؤد نے فلستیوں کو
شکست دے کر اُنہیں اپنے تابع کر لیا اور
جات شہر پر گرد و نواح کی آبادیوں سمیت قبضہ کر لیا۔
2 اُس نے موآبیوں پر بھی فتح پائی، اور وہ اُس کے تابع
ہو کر اُسے خراج دینے لگے۔
3 داؤد نے شمالی شام کے شہر ضوباہ کے بادشاہ ہدد
عزر کو بھی حمات کے قریب ہرا دیا جب ہدد عزر دریائے
فرات پر قابو پانے کے لئے نکل آیا تھا۔ 4 داؤد نے
1,000 رتھوں، 7,000 گھڑسواروں اور 20,000
پیادہ سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ رتھوں کے 100 گھوڑوں
کو اُس نے اپنے لئے محفوظ رکھا جبکہ باقیوں کی اُس نے
کونچیں کاٹ دیں تاکہ وہ آئندہ جنگ کے لئے استعمال نہ
ہو سکیں۔
5 جب دمشق کے اَرامی باشندے ضوباہ کے بادشاہ ہدد
عزر کی مدد کرنے آئے تو داؤد نے اُن کے 22,000
افراد ہلاک کر دیئے۔ 6 پھر اُس نے دمشق کے علاقے
میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کیں۔ اَرامی اُس کے تابع ہو
گئے اور اُسے خراج دیتے رہے۔ جہاں بھی داؤد گیا وہاں
رب نے اُسے کامیابی بخشی۔ 7 سونے کی جو ڈھالیں ہدد
عزر کے افسروں کے پاس تھیں اُنہیں داؤد یروشلم لے گیا۔
8 ہدد عزر کے دو شہروں کُون اور طِبخت سے اُس نے
کثرت کا پیتل چھین لیا۔ بعد میں سلیمان نے یہ پیتل
رب کے گھر میں 'سمندر' نامی پیتل کا حوض، ستون اور
پیتل کا مختلف سامان بنانے کے لئے استعمال کیا۔
9 جب حمات کے بادشاہ تُوعی کو اطلاع ملی کہ داؤد
نے ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر کی پوری فوج پر فتح پائی ہے
10 تو اُس نے اپنے بیٹے ہدورام کو داؤد کے پاس بھیجا تاکہ
اُسے سلام کہے۔ ہدورام نے داؤد کو ہدد عزر پر فتح کے
لئے مبارک باد دی، کیونکہ ہدد عزر تُوعی کا دشمن تھا،
اور اُن کے درمیان جنگ رہی تھی۔ ہدورام نے داؤد کو
سونے، چاندی اور پیتل کے بہت سے تحفے بھی پیش
کئے۔ 11 داؤد نے یہ چیزیں رب کے لئے مخصوص کر
دیں۔ جہاں بھی وہ دوسری قوموں پر غالب آیا وہاں کی
سونا چاندی اُس نے رب کے لئے مخصوص کر دی۔ یوں
ادوم، موآب، عمون، فلستیہ اور عمالیق کی سونا چاندی
رب کو پیش کی گئی۔
12 ابی شے بن ضرویاہ نے نمک کی وادی میں
ادومیوں پر فتح پا کر 18,000 افراد ہلاک کر دیئے۔
13 اُس نے ادوم کے پورے ملک میں اپنی فوجی چوکیاں
قائم کیں، اور تمام ادومی داؤد کے تابع ہو گئے۔ داؤد
جہاں بھی جاتا رب اُس کی مدد کر کے اُسے فتح بخشتا۔

داؤد کے اعلیٰ افسر

14 جتنی دیر داؤد پورے اسرائیل پر حکومت کرتا
رہا اُتنی دیر تک اُس نے دھیان دیا کہ قوم کے ہر
ایک شخص کو انصاف مل جائے۔ 15 یوآب بن ضرویاہ
فوج پر مقرر تھا۔ یہوسفط بن اخی لُود بادشاہ کا مشیرِ خاص
تھا۔ 16 صدوق بن اخی طوب اور ابی مَلِک بن ابیاتر امام
تھے۔ شَوشا میرمنشی تھا۔ 17 بِنایاہ بن یہویدع داؤد کے
خاص دستے بنام کریتی اور فلیتی کا کپتان مقرر تھا۔ داؤد
کے بیٹے اعلیٰ افسر تھے۔

عمونی داؤد کی بے عزتی کرتے ہیں

19 کچھ دیر کے بعد عمونیوں کا بادشاہ ناحس فوت ہوا، اور اُس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔
2 داؤد نے سوچا، ''ناحس نے ہمیشہ مجھ پر مہربانی کی تھی، اِس لئے اب مَیں بھی اُس کے بیٹے حنون پر مہربانی کروں گا۔'' اُس نے باپ کی وفات کا افسوس کرنے کے لئے حنون کے پاس وفد بھیجا۔

لیکن جب داؤد کے سفیر عمونیوں کے دربار میں پہنچ گئے تاکہ حنون کے سامنے افسوس کا اظہار کریں
3 تو اُس ملک کے بزرگ حنون بادشاہ کے کان میں منفی باتیں بھرنے لگے، ''کیا داؤد نے اِن آدمیوں کو واقعی صرف اِس لئے بھیجا ہے کہ وہ افسوس کر کے آپ کے باپ کا احترام کریں؟ ہرگز نہیں! یہ صرف بہانہ ہے۔ اصل میں یہ جاسوس ہیں جو ہمارے ملک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اُس پر قبضہ کر سکیں۔''
4 چنانچہ حنون نے داؤد کے آدمیوں کو پکڑوا کر اُن کی داڑھیاں مُنڈوا دیں اور اُن کے لباس کو کمر سے لے کر پاؤں تک کاٹ کر اُتروایا۔ اِسی حالت میں بادشاہ نے اُنہیں فارغ کر دیا۔
5 جب داؤد کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے اپنے قاصدوں کو اُن سے ملنے کے لئے بھیجا تاکہ اُنہیں بتائیں، ''یریحو میں اُس وقت تک ٹھہرے رہیں جب تک آپ کی داڑھیاں دوبارہ بحال نہ ہو جائیں۔'' کیونکہ وہ اپنی داڑھیوں کی وجہ سے بڑی شرمندگی محسوس کر رہے تھے۔

عمونیوں سے جنگ

6 عمونیوں کو خوب معلوم تھا کہ اِس حرکت سے ہم داؤد کے دشمن بن گئے ہیں۔ اِس لئے حنون اور عمونیوں نے مسوپتامیہ، ارام معکہ اور ضوباہ کو چاندی کے 34,000 کلو گرام بھیج کر کرائے پر رتھ اور رتھ سوار منگوائے۔
7 یوں اُنہیں 32,000 رتھ اُن کے سواروں سمیت مل گئے۔ معکہ کا بادشاہ بھی اپنے دستوں کے ساتھ اُن سے متحد ہوا۔ میدبا کے قریب اُنہوں نے اپنی لشکر گاہ لگائی۔ عمونی بھی اپنے شہروں سے نکل کر جنگ کے لئے جمع ہوئے۔
8 جب داؤد کو اِس کا علم ہوا تو اُس نے یوآب کو پوری فوج کے ساتھ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیج دیا۔
9 عمونی اپنے دار الحکومت ربّہ سے نکل کر شہر کے دروازے کے سامنے ہی صف آرا ہوئے جبکہ دوسرے ممالک سے آئے ہوئے بادشاہ کچھ فاصلے پر کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔
10 جب یوآب نے جان لیا کہ سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے حملے کا خطرہ ہے تو اُس نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ سب سے اچھے فوجیوں کے ساتھ وہ خود شام کے سپاہیوں سے لڑنے کے لئے تیار ہوا۔
11 باقی آدمیوں کو اُس نے اپنے بھائی ابی شے کے حوالے کر دیا تاکہ وہ عمونیوں سے لڑیں۔
12 ایک دوسرے سے الگ ہونے سے پہلے یوآب نے ابی شے سے کہا، ''اگر شام کے فوجی مجھ پر غالب آنے لگیں تو میرے پاس آ کر میری مدد کرنا۔ لیکن اگر آپ عمونیوں پر قابو نہ پا سکیں تو مَیں آ کر آپ کی مدد کروں گا۔
13 حوصلہ رکھیں! ہم دلیری سے اپنی قوم اور اپنے خدا کے شہروں کے لئے لڑیں۔ اور رب وہ کچھ ہونے دے جو اُس کی نظر میں ٹھیک ہے۔''
14 یوآب نے اپنی فوج کے ساتھ شام کے فوجیوں پر حملہ کیا تو وہ اُس کے سامنے سے بھاگنے لگے۔
15 یہ

دیکھ کر عمونی بھی اُس کے بھائی ابی شے سے فرار ہو کر
شہر میں داخل ہوئے۔ تب یوآب یروشلم واپس چلا گیا۔

شام کے خلاف جنگ

16 جب شام کے فوجیوں کو شکست کی بے عزتی کا
احساس ہوا تو اُنہوں نے دریائے فرات کے پار مسوپتامیہ
میں آباد اَرامیوں کے پاس قاصد بھیجے تاکہ وہ بھی لڑنے
میں مدد کریں۔ ہدد عزر کا کمانڈر سوفک اُن پر مقرر ہوا۔
17 جب داؤد کو خبر ملی تو اُس نے اسرائیل کے تمام
لڑنے کے قابل آدمیوں کو جمع کیا اور دریائے یردن کو
پار کر کے اُن کے مقابل صف آرا ہوا۔ جب وہ یوں
اُن سے لڑنے کے لئے تیار ہوا تو اَرامی اُس کا مقابلہ
کرنے لگے۔ 18 لیکن اُنہیں دوبارہ شکست مان کر فرار
ہونا پڑا۔ اِس دفعہ اُن کے 7,000 رتھ بانوں کے
علاوہ 40,000 پیادہ سپاہی ہلاک ہوئے۔ داؤد نے
فوج کے کمانڈر سوفک کو بھی مار ڈالا۔
19 جو اَرامی پہلے ہدد عزر کے تابع تھے اُنہوں نے
اب ہار مان کر اسرائیلیوں سے صلح کر لی اور اُن کے تابع
ہو گئے۔ اُس وقت سے اَرامیوں نے عمونیوں کی مدد
کرنے کی پھر جرأت نہ کی۔

ربّہ شہر پر فتح

20 بہار کا موسم آ گیا، وہ وقت جب بادشاہ
جنگ کے لئے نکلتے ہیں۔ تب یوآب نے
فوج لے کر عمونیوں کا ملک تباہ کر دیا۔ لڑتے لڑتے
وہ ربّہ تک پہنچ گیا اور اُس کا محاصرہ کرنے لگا۔ لیکن
داؤد خود یروشلم میں رہا۔ پھر یوآب نے ربّہ کو بھی شکست
دے کر خاک میں ملا دیا۔ 2 داؤد نے حنون بادشاہ کا
تاج اُس کے سر سے اُتار کر اپنے سر پر رکھ لیا۔ سونے
کے اِس تاج کا وزن 34 کلوگرام تھا، اور اُس میں ایک
بیش قیمت جوہر جڑا ہوا تھا۔ داؤد نے شہر سے بہت
سا لُوٹا ہوا مال لے کر 3 اُس کے باشندوں کو غلام بنا
لیا۔ اُنہیں پتھر کاٹنے کی آریاں، لوہے کی کدالیں اور
کلہاڑیاں دی گئیں تاکہ وہ مزدوری کریں۔ یہی سلوک
باقی عمونی شہروں کے باشندوں کے ساتھ بھی کیا گیا۔
جنگ کے اختتام پر داؤد پوری فوج کے ساتھ یروشلم
لوٹ آیا۔

فلستیوں سے جنگ

4 اِس کے بعد اسرائیلیوں کو جزر کے قریب فلستیوں
سے لڑنا پڑا۔ وہاں سِبکی حوساتی نے دیو قامت مرد رفا کی
اولاد میں سے ایک آدمی کو مار ڈالا جس کا نام سفی تھا۔
یوں فلستیوں کو تابع کر لیا گیا۔ 5 اُن سے ایک اَور لڑائی
کے دوران اِلحنان بن یائیر نے جاتی جالوت کے بھائی
لحمی کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اُس کا نیزہ کھڈی کے
شہتیر جیسا بڑا تھا۔ 6 ایک اَور دفعہ جات کے پاس لڑائی
ہوئی۔ فلستیوں کا ایک فوجی جو رفا کی نسل کا تھا بہت لمبا
تھا۔ اُس کے ہاتھوں اور پیروں کی چھ چھ اُنگلیاں یعنی
مل کر 24 اُنگلیاں تھیں۔ 7 جب وہ اسرائیلیوں کا مذاق
اُڑانے لگا تو داؤد کے بھائی سِمعا کے بیٹے یونتن نے اُسے
مار ڈالا۔ 8 جات کے یہ دیو قامت مرد رفا کی اولاد تھے، اور
وہ داؤد اور اُس کے فوجیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔

داؤد کی مردم شماری

21 ایک دن ابلیس اسرائیل کے خلاف اُٹھ
کھڑا ہوا اور داؤد کو اسرائیل کی مردم شماری

کرنے پر اُکسایا۔ 2 داؤد نے یوآب اور قوم کے بزرگوں
کو حکم دیا، ”دان سے لے کر بیرسبع تک اسرائیل کے
تمام قبیلوں میں سے گزرتے ہوئے جنگ کرنے کے
قابل مردوں کو گن لیں۔ پھر واپس آ کر مجھے اطلاع
دیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی کُل تعداد کیا ہے۔“
3 لیکن یوآب نے اعتراض کیا، ”اے بادشاہ میرے
آقا، کاش رب اپنے فوجیوں کی تعداد سَو گُنا بڑھا دے۔
کیونکہ یہ تو سب آپ کے خادم ہیں۔ لیکن میرے آقا
اُن کی مردم شماری کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ اسرائیل آپ
کے سبب سے کیوں قصوروار ٹھہرے؟“
4 لیکن بادشاہ یوآب کے اعتراضات کے باوجود اپنی
بات پر ڈٹا رہا۔ چنانچہ یوآب دربار سے روانہ ہوا اور
پورے اسرائیل میں سے گزر کر اُس کی مردم شماری
کی۔ اِس کے بعد وہ یروشلم واپس آ گیا۔ 5 وہاں اُس نے
داؤد کو مردم شماری کی پوری رپورٹ پیش کی۔ اسرائیل
میں 11,00,000 تلوار چلانے کے قابل افراد تھے
جبکہ یہوداہ کے 4,70,000 مرد تھے۔ 6 حالانکہ
یوآب نے لاوی اور بن یمین کے قبیلوں کو مردم شماری
میں شامل نہیں کیا تھا، کیونکہ اُسے یہ کام کرنے سے
گھن آتی تھی۔
7 اللہ کو داؤد کی یہ حرکت بُری لگی، اِس لئے اُس
نے اسرائیل کو سزا دی۔ 8 تب داؤد نے اللہ سے دعا
کی، ”مجھ سے سنگین گناہ سرزد ہوا ہے۔ اب اپنے خادم
کا قصور معاف کر۔ مجھ سے بڑی حماقت ہوئی ہے۔“
9 تب رب داؤد کے غیب بین جاد نبی سے ہم کلام ہوا،
10 ”داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دینا، ’رب تجھے تین
سزائیں پیش کرتا ہے۔ اِن میں سے ایک چن لے‘۔“
11 جاد داؤد کے پاس گیا اور اُسے رب کا پیغام سنا

دیا۔ اُس نے سوال کیا، ”آپ کس سزا کو ترجیح دیتے
ہیں؟ 12 سات سال کے دوران کال؟ یا یہ کہ آپ
کے دشمن تین ماہ تک آپ کو تلوار سے مار مار کر آپ کا
تعاقب کرتے رہیں؟ یا یہ کہ رب کی تلوار اسرائیل میں
سے گزرے؟ اِس صورت میں رب کا فرشتہ ملک میں
وبا پھیلا کر پورے اسرائیل کا ستیاناس کر دے گا۔“
13 داؤد نے جواب دیا، ”ہائے میں کیا کہوں؟
مَیں بہت پریشان ہوں۔ لیکن آدمیوں کے ہاتھوں میں
پڑ جانے کی نسبت بہتر ہے کہ ہم رب ہی کے ہاتھوں
میں پڑ جائیں، کیونکہ اُس کا رحم نہایت عظیم ہے۔“
14 تب رب نے اسرائیل میں وبا پھیلنے دی۔ ملک
میں 70,000 افراد ہلاک ہوئے۔ 15 اللہ نے اپنے
فرشتے کو یروشلم کو تباہ کرنے کے لئے بھی بھیجا۔
لیکن فرشتہ ابھی اِس کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ رب
نے لوگوں کی مصیبت کو دیکھ کر ترس کھایا اور تباہ کرنے
والے فرشتے کو حکم دیا، ”بس کر! اب باز آ۔“ اُس
وقت رب کا فرشتہ وہاں کھڑا تھا جہاں اُرنان یعنی اروناہ
یبوسی اپنا اناج گاہتا تھا۔ 16 داؤد نے اپنی نگاہ اُٹھا کر رب
کے فرشتے کو آسمان و زمین کے درمیان کھڑے دیکھا۔
اپنی تلوار میان سے کھینچ کر اُس نے اُسے یروشلم کی
طرف بڑھایا تھا کہ داؤد بزرگوں سمیت منہ کے بل گر
گیا۔ سب ٹاٹ کا لباس اوڑھے ہوئے تھے۔ 17 داؤد نے
اللہ سے التماس کی، ”مَیں ہی نے حکم دیا کہ لڑنے کے
قابل مردوں کو گنا جائے۔ مَیں ہی نے گناہ کیا ہے، یہ
میرا ہی قصور ہے۔ اِن بھیڑوں سے کیا غلطی ہوئی ہے؟
اے رب میرے خدا، براہِ کرم اِن کو چھوڑ کر مجھے اور
میرے خاندان کو سزا دے۔ اپنی قوم سے وبا دُور کر!“
18 پھر رب کے فرشتے نے جاد کی معرفت داؤد کو

پیغام بھیجا، ''ارَوناہ یبوسی کی گاہنے کی جگہ کے پاس جا
کر اُس پر رب کی قربان گاہ بنا لے۔''
19 چنانچہ داؤد چڑھ کر گاہنے کی جگہ کے پاس آیا
جس طرح رب نے جاد کی معرفت فرمایا تھا۔ 20 اُس
وقت ارَوناہ اپنے چار بیٹوں کے ساتھ گندم گاہ رہا تھا۔
جب اُس نے پیچھے دیکھا تو فرشتہ نظر آیا۔ ارَوناہ کے بیٹے
بھاگ کر چھپ گئے۔ 21 اِتنے میں داؤد آ پہنچا۔ اُسے
دیکھتے ہی ارَوناہ گاہنے کی جگہ کو چھوڑ کر اُس سے ملنے گیا
اور اُس کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ 22 داؤد نے
اُس سے کہا، ''مجھے اپنی گاہنے کی جگہ دے دیں تاکہ
مَیں یہاں رب کے لئے قربان گاہ تعمیر کروں۔ کیونکہ
یہ کرنے سے وبا رُک جائے گی۔ مجھے اِس کی پوری
قیمت بتائیں۔''
23 ارَوناہ نے داؤد سے کہا، ''میرے آقا اور بادشاہ،
اِسے لے کر وہ کچھ کریں جو آپ کو اچھا لگے۔ دیکھیں،
مَیں آپ کو اپنے بَیلوں کو بھسم ہونے والی قربانیوں
کے لئے دے دیتا ہوں۔ اناج کو گاہنے کا سامان قربان
گاہ پر رکھ کر جلا دیں۔ میرا اناج غلہ کی نذر کے لئے
حاضر ہے۔ مَیں خوشی سے آپ کو یہ سب کچھ دے
دیتا ہوں۔'' 24 لیکن داؤد بادشاہ نے انکار کیا، ''نہیں،
مَیں ضرور ہر چیز کی پوری قیمت ادا کروں گا۔ جو آپ
کی ہے اُسے مَیں لے کر رب کو پیش نہیں کروں گا، نہ
مَیں ایسی کوئی بھسم ہونے والی قربانی چڑھاؤں گا جو مجھے
مفت میں مل جائے۔''
25 چنانچہ داؤد نے ارَوناہ کو اُس جگہ کے لئے سونے
کے 600 سِکے دے دیئے۔ 26 اُس نے وہاں رب کی
تعظیم میں قربان گاہ تعمیر کر کے اُس پر بھسم ہونے والی
اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ جب اُس نے رب سے
التماس کی تو رب نے اُس کی سنی اور جواب میں آسمان
سے بھسم ہونے والی قربانی پر آگ بھیج دی۔ 27 پھر رب
نے موت کے فرشتے کو حکم دیا، اور اُس نے اپنی تلوار
کو دوبارہ میان میں ڈال دیا۔
28 یوں داؤد نے جان لیا کہ رب نے ارَوناہ یبوسی
کی گہنے کی جگہ پر میری سنی جب مَیں نے یہاں قربانیاں
چڑھائیں۔ 29 اُس وقت رب کا وہ مقدّس خیمہ جو
موسیٰ نے ریگستان میں بنوایا تھا جِبعون کی پہاڑی پر تھا۔
قربانیوں کو جلانے کی قربان گاہ بھی وہیں تھی۔ 30 لیکن
اب داؤد میں وہاں جا کر رب کے حضور اُس کی مرضی
دریافت کرنے کی جرأت نہ رہی، کیونکہ رب کے فرشتے
کی تلوار کو دیکھ کر اُس پر اِتنی شدید دہشت طاری ہوئی کہ
وہ جا ہی نہیں سکتا تھا۔

22

1 اِس لئے داؤد
نے فیصلہ کیا، ''رب ہمارے خدا کا گھر
گاہنے کی اِس جگہ پر ہو گا، اور یہاں وہ قربان گاہ بھی ہو
گی جس پر اسرائیل کے لئے بھسم ہونے والی قربانی جلائی
جاتی ہے۔''

داؤد رب کا گھر بنانے کی تیاریاں کرتا ہے

2 چنانچہ اُس نے اسرائیل میں رہنے والے پردیسیوں
کو بُلا کر اُنہیں اللہ کے گھر کے لئے درکار تراشے ہوئے
پتھر تیار کرنے کی ذمہ داری دی۔ 3 اِس کے علاوہ
داؤد نے دروازوں کے کواڑوں کی کیلوں اور کڑوں کے
لئے لوہے کے بڑے ڈھیر لگائے۔ ساتھ ساتھ اِتنا پیتل
اکٹھا کیا گیا کہ آخرکار اُسے تولا نہ جا سکا۔ 4 اِسی طرح
دیودار کی بہت زیادہ لکڑی یروشلم لائی گئی۔ صیدا اور صور
کے باشندوں نے اُسے داؤد تک پہنچایا۔ 5 یہ سامان جمع
کرنے کے پیچھے داؤد کا یہ خیال تھا، ''میرا بیٹا سلیمان

جوان ہے، اور اُس کا ابھی اِتنا تجربہ نہیں ہے، حالانکہ جو گھر رب کے لئے بنوانا ہے اُسے اِتنا بڑا اور شاندار ہونے کی ضرورت ہے کہ تمام دنیا ہکا بکا رہ کر اُس کی تعریف کرے۔ اِس لئے مَیں خود جہاں تک ہو سکے اُسے بنوانے کی تیاریاں کروں گا۔“ یہی وجہ تھی کہ داؤد نے اپنی موت سے پہلے اِتنا سامان جمع کرایا۔

داؤد سلیمان کو رب کا گھر بنوانے کی ذمہ داری دیتا ہے

6 پھر داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان کو بُلا کر اُسے رب اسرائیل کے خدا کے لئے سکونت گاہ بنوانے کی ذمہ داری دے کر 7 کہا، ”میرے بیٹے، مَیں خود رب اپنے خدا کے نام کے لئے گھر بنانا چاہتا تھا۔ 8 لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، کیونکہ رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ’تُو نے شدید قسم کی جنگیں لڑ کر بے شمار لوگوں کو مار دیا ہے۔ نہیں، تُو میرے نام کے لئے گھر تعمیر نہیں کرے گا، کیونکہ میرے دیکھتے دیکھتے تُو بہت خوں ریزی کا سبب بنا ہے۔ 9 لیکن تیرے ایک بیٹا پیدا ہو گا جو امن پسند ہو گا۔ اُسے مَیں امن و امان مہیا کروں گا، اُسے چاروں طرف کے دشمنوں سے لڑنا نہیں پڑے گا۔ اُس کا نام سلیمان ہو گا، اور اُس کی حکومت کے دوران مَیں اسرائیل کو امن و امان عطا کروں گا۔ 10 وہی میرے نام کے لئے گھر بنائے گا۔ وہ میرا بیٹا ہو گا اور مَیں اُس کا باپ ہوں گا۔ اور مَیں اسرائیل پر اُس کی بادشاہی کا تخت ہمیشہ تک قائم رکھوں گا۔‘“

11 داؤد نے بات جاری رکھ کر کہا، ”میرے بیٹے، رب آپ کے ساتھ ہو تاکہ آپ کو کامیابی حاصل ہو اور آپ رب اپنے خدا کا گھر اُس کے وعدے کے مطابق تعمیر کر سکیں۔ 12 آپ کو اسرائیل پر مقرر کرتے وقت رب آپ کو حکمت اور سمجھ عطا کرے تاکہ آپ رب اپنے خدا کی شریعت پر عمل کر سکیں۔ 13 اگر آپ احتیاط سے اُن ہدایات اور احکام پر عمل کریں جو رب نے موسیٰ کی معرفت اسرائیل کو دے دیئے تو آپ کو ضرور کامیابی حاصل ہو گی۔ مضبوط اور دلیر ہوں۔ ڈریں مت اور ہمت نہ ہاریں۔ 14 دیکھیں، مَیں نے بڑی جد و جہد کے ساتھ رب کے گھر کے لئے سونے کے 34,00,000 کلو گرام اور چاندی کے 3,40,00,000 کلو گرام تیار کر رکھے ہیں۔ اِس کے علاوہ مَیں نے اِتنا پیتل اور لوہا اکٹھا کیا کہ اُسے تولا نہیں جا سکتا، نیز لکڑی اور پتھر کا ڈھیر لگایا، اگرچہ آپ اَور بھی جمع کریں گے۔ 15 آپ کی مدد کرنے والے کاری گر بہت ہیں۔ اُن میں پتھر کو تراشنے والے، راج، بڑھئی اور ایسے کاری گر شامل ہیں جو مہارت سے ہر قسم کی چیز بنا سکتے ہیں، 16 خواہ وہ سونے، چاندی، پیتل یا لوہے کی کیوں نہ ہو۔ بے شمار ایسے لوگ تیار کھڑے ہیں۔ اب کام شروع کریں، اور رب آپ کے ساتھ ہو!“

17 پھر داؤد نے اسرائیل کے تمام راہنماؤں کو اپنے بیٹے سلیمان کی مدد کرنے کا حکم دیا۔ 18 اُس نے اُن سے کہا، ”رب آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہے۔ اُس نے آپ کو پڑوسی قوموں سے محفوظ رکھ کر امن و امان عطا کیا ہے۔ ملک کے باشندوں کو اُس نے میرے حوالے کر دیا، اور اب یہ ملک رب اور اُس کی قوم کے تابع ہو گیا ہے۔ 19 اب دل و جان سے رب اپنے خدا کے طالب رہیں۔ رب اپنے خدا کے مقدِس کی تعمیر شروع کریں تاکہ آپ جلدی سے عہد کا صندوق اور مقدّس

خیمے کے سامان کو اُس گھر میں لا سکیں جو رب کے نام
کی تعظیم میں تعمیر ہو گا۔“

23 جب داؤد عمر رسیدہ تھا تو اُس نے اپنے
بیٹے سلیمان کو اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔

خدمت کے لئے لاویوں کے گروہ

2 داؤد نے اسرائیل کے تمام راہنماؤں کو اماموں اور
لاویوں سمیت اپنے پاس بُلا لیا۔ 3 تمام اُن لاویوں کو گنا
گیا جن کی عمر تیس سال یا اِس سے زائد تھی۔ اُن کی
کُل تعداد 38,000 تھی۔ 4 اِنہیں داؤد نے مختلف
ذمہ داریاں سونپیں۔ 24,000 افراد رب کے گھر کی
تعمیر کے نگران، 6,000 افسر اور قاضی، 5 4,000
دربان اور 4,000 ایسے موسیقار بن گئے جنہیں داؤد
کے بنوائے ہوئے سازوں کو بجا کر رب کی حمد و ثنا
کرنی تھی۔

6 داؤد نے لاویوں کو لاوی کے تین بیٹوں جَیرسون،
قِہات اور مِراری کے مطابق تین گروہوں میں تقسیم کیا۔
7 جَیرسون کے دو بیٹے لعدان اور سِمعی تھے۔ 8 لعدان
کے تین بیٹے یحی ایل، زیتام اور یو ایل تھے۔ 9 سِمعی
کے تین بیٹے سلومیت، حزی ایل اور حاران تھے۔ یہ
لعدان کے گھرانوں کے سربراہ تھے۔ 10-11 سِمعی کے
چار بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک یحت، زیزا،
یعوس اور بریعہ تھے۔ چونکہ یعوس اور بریعہ کے کم بیٹے
تھے اِس لئے اُن کی اولاد مل کر خدمت کے لحاظ سے
ایک ہی خاندان اور گروہ کی حیثیت رکھتی تھی۔

12 قِہات کے چار بیٹے عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی
ایل تھے۔ 13 عمرام کے دو بیٹے ہارون اور موسیٰ تھے۔
ہارون اور اُس کی اولاد کو الگ کیا گیا تاکہ وہ ہمیشہ تک
مقدّس ترین چیزوں کو مخصوص و مقدّس رکھیں، رب کے
حضور قربانیاں پیش کریں، اُس کی خدمت کریں اور اُس
کے نام سے لوگوں کو برکت دیں۔ 14 مردِ خدا موسیٰ کے
بیٹوں کو باقی لاویوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ 15 موسیٰ کے دو
بیٹے جَیرسوم اور اِلی عزر تھے۔ 16 جَیرسوم کے پہلوٹھے کا
نام سبوایل تھا۔ 17 اِلی عزر کا صرف ایک بیٹا رحبیاہ تھا۔
لیکن رحبیاہ کی بے شمار اولاد تھی۔ 18 اِضہار کے پہلوٹھے
کا نام سلومیت تھا۔ 19 حبرون کے چار بیٹے بڑے سے
لے کر چھوٹے تک یریاہ، امریاہ، یحزی ایل اور یقمعام
تھے۔ 20 عُزی ایل کا پہلوٹھا میکاہ تھا۔ دوسرے کا نام
یِسیاہ تھا۔

21 مِراری کے دو بیٹے محلی اور مُوشی تھے۔ محلی کے دو
بیٹے اِلی عزر اور قیس تھے۔ 22 جب اِلی عزر فوت ہوا تو
اُس کی صرف بیٹیاں تھیں۔ اِن بیٹیوں کی شادی قیس
کے بیٹوں یعنی چچا زاد بھائیوں سے ہوئی۔ 23 مُوشی کے
تین بیٹے محلی، عِدر اور یریموت تھے۔

24 غرض یہ لاوی کے قبیلے کے خاندان اور سرپرست
تھے۔ ہر ایک کو خاندانی رجسٹر میں درج کیا گیا تھا۔ اِن
میں سے جو رب کے گھر میں خدمت کرتے تھے ہر
ایک کی عمر کم از کم 20 سال تھی۔

25-27 کیونکہ داؤد نے مرنے سے پہلے پہلے حکم دیا تھا
کہ جتنے لاویوں کی عمر کم از کم 20 سال ہے، وہ خدمت
کے لئے رجسٹر میں درج کئے جائیں۔ اِس ناتے سے
اُس نے کہا تھا،

”رب اسرائیل کے خدا نے اپنی قوم کو امن و امان
عطا کیا ہے، اور اب وہ ہمیشہ کے لئے یروشلم میں
سکونت کرے گا۔ اب سے لاویوں کو ملاقات کا خیمہ اور
اُس کا سامان اُٹھا کر جگہ بہ جگہ لے جانے کی ضرورت

نہیں رہی۔ 28اب سے وہ اماموں کی مدد کریں جب
یہ رب کے گھر میں خدمت کرتے ہیں۔ وہ صحنوں اور
چھوٹے کمروں کو سنبھالیں اور دھیان دیں کہ رب کے
گھر کے لئے مخصوص و مقدّس کی گئی چیزیں پاک صاف
رہیں۔ اُنہیں اللہ کے گھر میں کئی اَور ذمہ داریاں بھی
سونپی جائیں۔ 29ذیل کی چیزیں سنبھالنا صرف اُن ہی کی
ذمہ داری ہے: مخصوص و مقدّس کی گئی روٹیاں، غلہ کی
نذروں کے لئے مستعمل میدہ، بےخمیری روٹیاں پکانے
اور گوندھنے کا انتظام۔ لازم ہے کہ وہی تمام لوازمات
کو اچھی طرح تولیں اور ناپیں۔ 30ہر صبح اور شام کو اُن
کے گلوکار رب کی حمد و ثنا کریں۔ 31جب بھی رب
کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کی جائیں تو لاوی مدد
کریں، خواہ سبت کو، خواہ نئے چاند کی عید یا کسی اَور عید
کے موقع پر ہو۔ لازم ہے کہ وہ روزانہ مقررہ تعداد کے
مطابق خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں۔‘‘

32اِس طرح لاوی پہلے ملاقات کے خیمے میں اور بعد
میں رب کے گھر میں اپنی خدمت سرانجام دیتے رہے۔
وہ رب کے گھر کی خدمت میں اپنے قبائلی بھائیوں یعنی
اماموں کی مدد کرتے تھے۔

خدمت کے لئے اماموں کے گروہ

24 ہارون کی اولاد کو بھی مختلف گروہوں میں
تقسیم کیا گیا۔ ہارون کے چار بیٹے ندب،
ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر تھے۔ 2ندب اور ابیہو اپنے باپ
سے پہلے مر گئے، اور اُن کے بیٹے نہیں تھے۔ اِلی عزر
اور اِتمر امام بن گئے۔ 3داؤد نے اماموں کو خدمت
کے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا۔ صدوق اور اخی مَلِک
نے اِس میں داؤد کی مدد کی (صدوق اِلی عزر کی اولاد
میں سے اور اخی مَلِک اِتمر کی اولاد میں سے تھا)۔ 4اِلی
عزر کی اولاد کو 16 گروہوں میں اور اِتمر کی اولاد کو 8
گروہوں میں تقسیم کیا گیا، کیونکہ اِلی عزر کی اولاد کے
اِتنے ہی زیادہ خاندانی سرپرست تھے۔ 5تمام ذمہ داریاں
قرعہ ڈال کر اِن مختلف گروہوں میں تقسیم کی گئیں،
کیونکہ اِلی عزر اور اِتمر دونوں خاندانوں کے بہت سارے
ایسے افسر تھے جو پہلے سے مقدِس میں رب کی خدمت
کرتے تھے۔

6یہ ذمہ داریاں تقسیم کرنے کے لئے اِلی عزر اور
اِتمر کی اولاد باری باری قرعہ ڈالتے رہے۔ قرعہ ڈالتے
وقت بادشاہ، اسرائیل کے بزرگ، صدوق امام، اخی مَلِک
بن ابیاتر اور اماموں اور لاویوں کے خاندانی سرپرست
حاضر تھے۔ میرمُنشی سمعیاہ بن نتنی ایل نے جو خود لاوی تھا
خدمت کے اِن گروہوں کی فہرست ذیل کی ترتیب سے
لکھ لی جس طرح وہ قرعہ ڈالنے سے مقرر کئے گئے،

7 1۔ یہویریب،
2۔ یدعیاہ،
8 3۔ حارِم،
4۔ سعوریم،
9 5۔ ملکیاہ،
6۔ میامین،
10 7۔ ہقوض،
8۔ ابیاہ،
11 9۔ یشوع،
10۔ سکنیاہ،
12 11۔ اِلیاسب،
12۔ یقیم،
13 13۔ خُفّاہ،

14۔ یِسبِئاب،
14 15۔ بِلجہ،
16۔ اِمّیر،
15 17۔ خزیر،
18۔ فِضیض،
16 19۔ فتحیاہ،
20۔ یحزقیل ،
17 21۔ یکین ،
22۔ جمول،
18 23۔ دِلایاہ،
24۔ معزیاہ۔
19 اماموں کو اِسی ترتیب کے مطابق رب کے گھر
میں آ کر اپنی خدمت سرانجام دینی تھی، اُن ہدایات کے
مطابق جو رب اسرائیل کے خدا نے اُنہیں اُن کے باپ
ہارون کی معرفت دی تھیں۔

خدمت کے لئے لاویوں کے مزید گروہ

20 ذیل کے لاویوں کے مزید خاندانی سرپرست ہیں:
عمرام کی اولاد میں سے سوبائیل ،
سوبائیل کی اولاد میں سے یحدیاہ
21 رحبیاہ کی اولاد میں سے یِسیاہ سرپرست تھا،
22 اِضہار کی اولاد میں سے سلومیت،
سلومیت کی اولاد میں سے یحت،
23 حبرون کی اولاد میں سے بڑے سے لے کر
چھوٹے تک یریاہ، امریاہ، یحزی ایل اور یقمعام،
24 عُزی ایل کی اولاد میں سے میکاہ،
میکاہ کی اولاد میں سے سمیر،
25 میکاہ کا بھائی یِسیاہ،
یِسیاہ کی اولاد میں سے زکریاہ،
26 مِراری کی اولاد میں سے محلی اور مُوشی،
اُس کے بیٹے یعزیاہ کی اولاد،
27 مِراری کے بیٹے یعزیاہ کی اولاد میں سے سوہم،
زکور اور عِبری،
28-29 محلی کی اولاد میں سے اِلی عزر اور قیس۔ اِلی
عزر بےاولاد تھا جبکہ قیس کے ہاں یرحمئیل پیدا ہوا۔
30 مُوشی کی اولاد میں سے محلی، عِدر اور یریموت بھی
لاویوں کے اِن مزید خاندانی سرپرستوں میں شامل تھے۔
31 اماموں کی طرح اُن کی ذمہ داریاں بھی قرعہ اندازی
سے مقرر کی گئیں۔ اِس سلسلے میں سب سے چھوٹے
بھائی کے خاندان کے ساتھ اور سب سے بڑے بھائی
کے خاندان کے ساتھ سلوک برابر تھا۔ اِس کارروائی
کے لئے بھی داؤد بادشاہ، صدوق، اخی مَلِک اور اماموں اور
لاویوں کے خاندانی سرپرست حاضر تھے۔

رب کے گھر میں موسیقاروں کے گروہ

25 داؤد نے فوج کے اعلیٰ افسروں کے ساتھ
آسف ، ہیمان اور یدوتون کی اولاد کو ایک
خاص خدمت کے لئے الگ کر دیا۔ اُنہیں نبوّت کی
روح میں سرود، ستار اور جھانجھ بجانا تھا۔ ذیل کے
آدمیوں کو مقرر کیا گیا:
2 آسف کے خاندان سے آسف کے بیٹے زکور،
یوسف، نتنیاہ اور اسرے لاہ۔ اُن کا باپ گروہ کا راہنما
تھا، اور وہ بادشاہ کی ہدایات کے مطابق نبوّت کی روح
میں ساز بجاتا تھا۔
3 یدوتون کے خاندان سے یدوتون کے بیٹے جِدلیاہ ،
ضری، یسعیاہ، سِمعی، حسبیاہ، اور متِتیاہ۔ اُن کا باپ

گروہ کا راہنما تھا، اور وہ نبوّت کی روح میں رب کی حمد و
ثنا کرتے ہوئے ستار بجاتا تھا۔
4 ہیمان کے خاندان سے ہیمان کے بیٹے بُقیاہ،
متنیاہ، عُزی ایل، سبوایل، یریموت، حننیاہ، حنانی،
اِلیاتہ، جِدّالتی، رومَمتی عزر، یسبِقاشہ، ملّوتی، ہوتیر اور
محازیوت۔ 5 اِن سب کا باپ ہیمان داؤد بادشاہ کا غیب
بین تھا۔ اللہ نے ہیمان سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں تیری
طاقت بڑھا دوں گا، اِس لئے اُس نے اُسے 14 بیٹے
اور تین بیٹیاں عطا کی تھیں۔
6 یہ سب اپنے اپنے باپ یعنی آسف، یدوتون اور
ہیمان کی راہنمائی میں ساز بجاتے تھے۔ جب کبھی رب
کے گھر میں گیت گائے جاتے تھے تو یہ موسیقار
ساتھ ساتھ جھانجھ، ستار اور سرود بجاتے تھے۔ وہ اپنی
خدمت بادشاہ کی ہدایات کے مطابق سرانجام دیتے
تھے۔ 7 اپنے بھائیوں سمیت جو رب کی تعظیم میں
گیت گاتے تھے اُن کی کُل تعداد 288 تھی۔ سب
کے سب ماہر تھے۔ 8 اُن کی مختلف ذمہ داریاں بھی قرعہ
کے ذریعے مقرر کی گئیں۔ اِس میں سب کے ساتھ
سلوک ایک جیسا تھا، خواہ جوان تھے یا بوڑھے، خواہ اُستاد
تھے یا شاگرد۔
9 قرعہ ڈال کر 24 گروہوں کو مقرر کیا گیا۔ ہر
گروہ کے بارہ بارہ آدمی تھے۔ یوں ذیل کے آدمیوں کے
گروہوں نے تشکیل پائی:

1۔ آسف کے خاندان کا یوسف،
2۔ جِدلیاہ،
10 3۔ زکور،
11 4۔ ضری،
12 5۔ نتنیاہ،
13 6۔ بُقیاہ،
14 7۔ یسرے لاہ،
15 8۔ یسعیاہ،
16 9۔ متنیاہ،
17 10۔ سِمعی،
18 11۔ عزرایل،
19 12۔ حسبیاہ،
20 13۔ سوبائیل،
21 14۔ متِتیاہ،
22 15۔ یریموت،
23 16۔ حننیاہ،
24 17۔ یسبِقاشہ،
25 18۔ حنانی،
26 19۔ ملّوتی،
27 20۔ اِلیاتہ،
28 21۔ ہوتیر،
29 22۔ جِدّالتی،
30 23۔ محازیوت،
31 24۔ رومَمتی عزر۔

ہر گروہ میں راہنما کے بیٹے اور کچھ رشتے دار شامل تھے۔

رب کے گھر کے دربان

26 رب کے گھر کے صحن کے دروازوں پر پہرا داری کرنے کے گروہ بھی مقرر کئے گئے۔ اُن میں ذیل کے آدمی شامل تھے:
قورح کے خاندان کا فرد مسلمیاہ بن قورے جو آسف
کی اولاد میں سے تھا۔ 2 مسلمیاہ کے سات بیٹے بڑے

سے لے کر چھوٹے تک زکریاہ، یدیع ایل، زبدیاہ، یتنی
ایل، 3 عیلام، یوحنان اور اِلیہوعینی تھے۔
5-4 عوبید ادوم بھی دربان تھا۔ اللہ نے اُسے برکت
دے کر آٹھ بیٹے دیئے تھے۔ بڑے سے لے کر
چھوٹے تک اُن کے نام سمعیاہ، یہوزبد، یوآخ، سکار، نتنی
ایل، عمی ایل، اِشکار اور فعولّتی تھے۔ 6 سمعیاہ بن عوبید
ادوم کے بیٹے خاندانی سربراہ تھے، کیونکہ وہ کافی اثر و
رسوخ رکھتے تھے۔ 7 اُن کے نام عُتنی، رفائیل، عوبید
اور اِلزبد تھے۔ سمعیاہ کے رشتے دار اِلیہو اور سمکیاہ بھی
گروہ میں شامل تھے، کیونکہ وہ بھی خاص حیثیت رکھتے
تھے۔ 8 عوبید ادوم سے نکلے یہ تمام آدمی لائق تھے۔
وہ اپنے بیٹوں اور رشتے داروں سمیت کُل 62 افراد تھے
اور سب مہارت سے اپنی خدمت سرانجام دیتے تھے۔
9 مسلمیاہ کے بیٹے اور رشتے دار کُل 18 آدمی تھے۔
سب لائق تھے۔
10 مِراری کے خاندان کا فرد حوسہ کے چار بیٹے سِمری،
خِلقیاہ، طبلیاہ اور زکریاہ تھے۔ حوسہ نے سِمری کو خدمت
کے گروہ کا سربراہ بنا دیا تھا اگرچہ وہ پہلوٹھا نہیں تھا۔
11 دوسرے بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک خِلقیاہ،
طبلیاہ اور زکریاہ تھے۔ حوسہ کے کُل 13 بیٹے اور رشتے
دار تھے۔
12 دربانوں کے اِن گروہوں میں خاندانی سرپرست
اور تمام آدمی شامل تھے۔ باقی لاویوں کی طرح یہ بھی
رب کے گھر میں اپنی خدمت سرانجام دیتے تھے۔
13 قرعہ اندازی سے مقرر کیا گیا کہ کون سا گروہ صحن
کے کس دروازے کی پہرا داری کرے۔ اِس سلسلے میں
بڑے اور چھوٹے خاندانوں میں امتیاز نہ کیا گیا۔ 14 یوں
جب قرعہ ڈالا گیا تو مسلمیاہ کے خاندان کا نام مشرقی
دروازے کی پہرا داری کرنے کے لئے نکلا۔ زکریاہ بن
مسلمیاہ کے خاندان کا نام شمالی دروازے کی پہرا داری
کرنے کے لئے نکلا۔ زکریاہ اپنے دانا مشوروں کے لئے
مشہور تھا۔ 15 جب قرعہ جنوبی دروازے کی پہرا داری
کے لئے ڈالا گیا تو عوبید ادوم کا نام نکلا۔ اُس کے بیٹوں
کو گودام کی پہرا داری کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔
16 جب مغربی دروازے اور سلکت دروازے کے لئے
قرعہ ڈالا گیا تو سُفّیم اور حوسہ کے نام نکلے۔ سلکت دروازہ
چڑھنے والے راستے پر ہے۔
پہرا داری کی خدمت یوں بانٹی گئی:
17 روزانہ مشرقی دروازے پر چھ لاوی پہرا دیتے تھے،
شمالی اور جنوبی دروازوں پر چار چار افراد اور گودام پر دو۔
18 رب کے گھر کے صحن کے مغربی دروازے پر چھ لاوی
پہرا دیتے تھے، چار راستے پر اور دو صحن میں۔
19 یہ سب دربانوں کے گروہ تھے۔ سب قورح اور
مِراری کے خاندانوں کی اولاد تھے۔

خدمت کے لئے لاویوں کے مزید گروہ

20 دوسرے کچھ لاوی اللہ کے گھر کے خزانوں اور
رب کے لئے مخصوص کی گئی چیزیں سنبھالتے تھے۔
22-21 دو بھائی زیتام اور یوایل رب کے گھر کے
خزانوں کی پہرا داری کرتے تھے۔ وہ یحی ایل کے
خاندان کے سرپرست تھے اور یوں لعدان جیرسونی کی
اولاد تھے۔ 23 عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل کے
خاندانوں کی یہ ذمہ داریاں تھیں:
24 سبو ایل بن جیرسوم بن موسیٰ خزانوں کا نگران تھا۔
25 جیرسوم کے بھائی اِلی عزر کا بیٹا رحبیاہ تھا۔ رحبیاہ کا بیٹا
یسعیاہ، یسعیاہ کا بیٹا یورام، یورام کا بیٹا زِکری اور زِکری کا

بیٹا سلومیت تھا۔ 26 سلومیت اپنے بھائیوں کے ساتھ
اُن مقدّس چیزوں کو سنبھالتا تھا جو داؤد بادشاہ، خاندانی
سرپرستوں، ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں اور
دوسرے اعلیٰ افسروں نے رب کے لئے مخصوص کی تھیں۔
27 یہ چیزیں جنگوں میں لُوٹے ہوئے مال میں سے لے
کر رب کے گھر کو مضبوط کرنے کے لئے مخصوص کی
گئی تھیں۔ 28 اِن میں وہ سامان بھی شامل تھا جو سموایل
غیب بین، ساؤل بن قیس، ابنیر بن نیر اور یوآب بن
ضرویاہ نے مقدِس کے لئے مخصوص کیا تھا۔ سلومیت اور
اُس کے بھائی اِن تمام چیزوں کو سنبھالتے تھے۔
29 اِضہار کے خاندان کے افراد یعنی کننیاہ اور اُس
کے بیٹوں کو رب کے گھر سے باہر کی ذمہ داریاں
دی گئیں۔ اُنہیں نگرانوں اور قاضیوں کی حیثیت سے
اسرائیل پر مقرر کیا گیا۔ 30 حبرون کے خاندان کے افراد
یعنی حسبیاہ اور اُس کے بھائیوں کو دریائے یردن کے
مغرب کے علاقے کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی۔
وہاں وہ رب کے گھر سے متعلق کاموں کے علاوہ بادشاہ
کی خدمت بھی سرانجام دیتے تھے۔ اِن لائق آدمیوں کی
کُل تعداد 1,700 تھی۔
31 داؤد بادشاہ کی حکومت کے 40ویں سال میں
نسب ناموں کی تحقیق کی گئی تاکہ حبرون کے خاندان
کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔ پتا چلا کہ
اُس کے کئی لائق رُکن جِلعاد کے علاقے کے شہر یعزیر
میں آباد ہیں۔ یریاہ اُن کا سرپرست تھا۔ 32 داؤد بادشاہ
نے اُسے روبن، جد اور منسّی کے مشرقی علاقے کو سنبھالنے
کی ذمہ داری دی۔ یریاہ کی اِس خدمت میں اُس کے
خاندان کے مزید 2,700 افراد بھی شامل تھے۔ سب
لائق اور اپنے اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ اُس
علاقے میں وہ رب کے گھر سے متعلق کاموں کے علاوہ
بادشاہ کی خدمت بھی سرانجام دیتے تھے۔

فوج کے گروہ

27 درجِ ذیل اُن خاندانی سرپرستوں، ہزار ہزار
اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں اور سرکاری
افسروں کی فہرست ہے جو بادشاہ کے ملازم تھے۔
فوج 12 گروہوں پر مشتمل تھی، اور ہر گروہ کے
24,000 افراد تھے۔ ہر گروہ کی ڈیوٹی سال میں ایک
ماہ کے لئے لگتی تھی۔ 2 جو افسر اِن گروہوں پر مقرر
تھے وہ یہ تھے:
پہلا ماہ: یسوبعام بن زبدی ایل۔ 3 وہ فارص کے
خاندان کا تھا اور اُس گروہ پر مقرر تھا جس کی ڈیوٹی پہلے
مہینے میں ہوتی تھی۔
4 دوسرا ماہ: دودی اخوخی۔ اُس کے گروہ کے اعلیٰ افسر
کا نام مِقلوت تھا۔
5 تیسرا ماہ: یہویدع امام کا بیٹا بِنایاہ۔ 6 یہ داؤد کے
بہترین دستے بنام 'تیس' پر مقرر تھا اور خود زبردست
فوجی تھا۔ اُس کے گروہ کا اعلیٰ افسر اُس کا بیٹا عمی زبد تھا۔
7 چوتھا ماہ: یوآب کا بھائی عساہیل۔ اُس کی موت
کے بعد عساہیل کا بیٹا زبدیاہ اُس کی جگہ مقرر ہوا۔
8 پانچواں ماہ: سمہوت اِزراخی۔
9 چھٹا ماہ: عیرا بن عقیس تقوعی۔
10 ساتواں ماہ: خلِص فلونی افرائیمی۔
11 آٹھواں ماہ: زارح کے خاندان کا سِبکی حوساتی۔
12 نواں ماہ: بن یمین کے قبیلے کا ابی عزر عنتوتی۔
13 دسواں ماہ: زارح کے خاندان کا مہری نطوفاتی۔
14 گیارھواں ماہ: افرائیم کے قبیلے کا بِنایاہ فرعتونی۔

15 بارھواں ماہ: عُتنی ایل کے خاندان کا خلدی نطوفاتی۔

قبیلوں کے سرپرست

16 ذیل کے آدمی اسرائیلی قبیلوں کے سرپرست تھے:
روبن کا قبیلہ: اِلی عزر بن زِکری۔
شمعون کا قبیلہ: سفطیاہ بن معکہ۔
17 لاوی کا قبیلہ: حسبیاہ بن قموایل۔ ہارون کے
خاندان کا سرپرست صدوق تھا۔
18 یہوداہ کا قبیلہ: داؤد کا بھائی اِلیہو۔
اِشکار کا قبیلہ: عُمری بن میکائیل۔
19 زبولون کا قبیلہ: اِسماعیاہ بن عبدیاہ۔
نفتالی کا قبیلہ: یریموت بن عزری ایل۔
20 افرائیم کا قبیلہ: ہوسیع بن عززیاہ۔
مغربی منسّی کا قبیلہ: یوایل بن فِدایاہ۔
21 مشرقی منسّی کا قبیلہ جو جِلعاد میں تھا: یِدّو
بن زکریاہ۔
بن یمین کا قبیلہ: یعسی ایل بن ابنیر۔
22 دان کا قبیلہ: عزرایل بن یروحام۔
یہ بارہ لوگ اسرائیلی قبیلوں کے سربراہ تھے۔
23 جتنے اسرائیلی مردوں کی عمر 20 سال یا اِس سے
کم تھی اُنہیں داؤد نے شمار نہیں کیا، کیونکہ رب نے
اُس سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں اسرائیلیوں کو آسمان پر کے
ستاروں جیسا بےشمار بنا دوں گا۔ 24 نیز، یوآب بن
ضرویاہ نے مردم شماری کو شروع تو کیا لیکن اُسے اختتام
تک نہیں پہنچایا تھا، کیونکہ اللہ کا غضب مردم شماری
کے باعث اسرائیل پر نازل ہوا تھا۔ نتیجے میں داؤد بادشاہ
کی تاریخی کتاب میں اسرائیلیوں کی کُل تعداد کبھی نہیں
درج ہوئی۔

شاہی ملکیت کے انچارج

25 عزماوت بن عدی ایل یروشلم کے شاہی گوداموں
کا انچارج تھا۔
جو گودام دیہی علاقے، باقی شہروں، گاؤں اور قلعوں
میں تھے اُن کو یونتن بن عُزّیاہ سنبھالتا تھا۔
26 عزری بن کلوب شاہی زمینوں کی کاشت کاری
کرنے والوں پر مقرر تھا۔
27 سِمعی راماتی انگور کے باغوں کی نگرانی کرتا
جبکہ زبدی شِفمی اِن باغوں کی مَے کے گوداموں کا
انچارج تھا۔
28 بعل حنان جدیری زیتون اور انجیرتوت کے اُن
باغوں پر مقرر تھا جو مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں
تھے۔ یوآس زیتون کے تیل کے گوداموں کی نگرانی
کرتا تھا۔
29 شارون کے میدان میں چرنے والے گائے بَیل
سطری شارونی کے زیرِ نگرانی تھے جبکہ سافط بن عدلی
وادیوں میں چرنے والے گائے بَیلوں کو سنبھالتا تھا۔
30 اوبل اسمٰعیلی اونٹوں پر مقرر تھا، یحدیاہ مرونوتی
گدھیوں پر 31 اور یازیز ہاجری بھیڑ بکریوں پر۔
یہ سب شاہی ملکیت کے نگران تھے۔

بادشاہ کے قریبی مشیر

32 داؤد کا سمجھ دار اور عالِم چچا یونتن بادشاہ کا مشیر
تھا۔ یحی ایل بن حکمونی بادشاہ کے بیٹوں کی تربیت کے
لئے ذمہ دار تھا۔ 33 اخی تُفل داؤد کا مشیر جبکہ حوسی ارکی
داؤد کا دوست تھا۔ 34 اخی تُفل کے بعد یہویدع بن
بِنایاہ اور ابیاتر بادشاہ کے مشیر بن گئے۔ یوآب شاہی
فوج کا کمانڈر تھا۔

اسرائیل کے بزرگوں کے سامنے داؤد کی تقریر

28 داؤد نے اسرائیل کے تمام بزرگوں کو
یروشلم بُلایا۔ اِن میں قبیلوں کے سرپرست،
فوجی ڈویژنوں پر مقرر افسر، ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر
مقرر افسر، شاہی ملکیت اور ریوڑوں کے انچارج، بادشاہ
کے بیٹوں کی تربیت کرنے والے افسر، درباری، ملک
کے سورما اور باقی تمام صاحبِ حیثیت شامل تھے۔
2 داؤد بادشاہ اُن کے سامنے کھڑے ہو کر اُن سے
مخاطب ہوا،
”میرے بھائیو اور میری قوم، میری بات پر دھیان
دیں! کافی دیر سے مَیں ایک ایسا مکان تعمیر کرنا چاہتا
تھا جس میں رب کے عہد کا صندوق مستقل طور پر رکھا
جا سکے۔ آخر یہ تو ہمارے خدا کی چوکی ہے۔ اِس مقصد
سے مَیں تیاریاں کرنے لگا۔ 3 لیکن پھر اللہ مجھ سے ہم
کلام ہوا، ’میرے نام کے لئے مکان بنانا تیرا کام
نہیں ہے، کیونکہ تُو نے جنگجو ہوتے ہوئے بہت خون
بہایا ہے۔‘
4 رب اسرائیل کے خدا نے میرے پورے خاندان
میں سے مجھے چن کر ہمیشہ کے لئے اسرائیل کا بادشاہ
بنا دیا، کیونکہ اُس کی مرضی تھی کہ یہوداہ کا قبیلہ حکومت
کرے۔ یہوداہ کے خاندانوں میں سے اُس نے میرے
باپ کے خاندان کو چن لیا، اور اِسی خاندان میں سے
اُس نے مجھے پسند کر کے پورے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔
5 رب نے مجھے بہت بیٹے عطا کئے ہیں۔ اُن میں سے
اُس نے مقرر کیا کہ سلیمان میرے بعد تخت پر بیٹھ کر
رب کی اُمّت پر حکومت کرے۔ 6 رب نے مجھے بتایا،
’تیرا بیٹا سلیمان ہی میرا گھر اور اُس کے صحن تعمیر کرے
گا۔ کیونکہ مَیں نے اُسے چن کر فرمایا ہے کہ وہ میرا بیٹا
ہو گا اور مَیں اُس کا باپ ہوں گا۔ 7 اگر وہ آج کی طرح
آئندہ بھی میرے احکام اور ہدایات پر عمل کرتا رہے تو
مَیں اُس کی بادشاہی ابد تک قائم رکھوں گا۔‘
8 اب میری ہدایت پر دھیان دیں، پورا اسرائیل یعنی
رب کی جماعت اور ہمارا خدا اِس کے گواہ ہیں۔ رب
اپنے خدا کے تمام احکام کے تابع رہیں! پھر آئندہ بھی
یہ اچھا ملک آپ کی ملکیت اور ہمیشہ تک آپ کی اولاد
کی موروثی زمین رہے گا۔ 9 اے سلیمان میرے بیٹے،
اپنے باپ کے خدا کو تسلیم کر کے پورے دل و جان اور
خوشی سے اُس کی خدمت کریں۔ کیونکہ رب تمام دلوں
کی تحقیق کر لیتا ہے، اور وہ ہمارے خیالوں کے تمام
منصوبوں سے واقف ہے۔ اُس کے طالب رہیں تو آپ
اُسے پا لیں گے۔ لیکن اگر آپ اُسے ترک کریں تو وہ
آپ کو ہمیشہ کے لئے رد کر دے گا۔ 10 یاد رہے، رب
نے آپ کو اِس لئے چن لیا ہے کہ آپ اُس کے
لئے مقدّس گھر تعمیر کریں۔ مضبوط رہ کر اِس کام میں
لگے رہیں!“

رب کے گھر کا نقشہ

11 پھر داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان کو رب کے گھر
کا نقشہ دے دیا جس میں تمام تفصیلات درج تھیں
یعنی اُس کے برآمدے، خزانوں کے کمرے، بالاخانے،
اندرونی کمرے، وہ مقدّس ترین کمرا جس میں عہد کے
صندوق کو اُس کے کفارے کے ڈھکنے سمیت رکھنا تھا،
12 رب کے گھر کے صحن، اُس کے اردگرد کے کمرے اور
وہ کمرے جن میں رب کے لئے مخصوص کئے گئے سامان
کو محفوظ رکھنا تھا۔
داؤد نے روح کی ہدایت سے یہ پورا نقشہ تیار کیا

تھا۔ 13 اُس نے رب کے گھر کی خدمت کے لئے درکار
اماموں اور لاویوں کے گروہوں کو بھی مقرر کیا، اور ساتھ
ساتھ رب کے گھر میں باقی تمام ذمہ داریاں بھی۔ اِس
کے علاوہ اُس نے رب کے گھر کی خدمت کے لئے درکار
تمام سامان کی فہرست بھی تیار کی تھی۔ 14 اُس نے مقرر
کیا کہ مختلف چیزوں کے لئے کتنا سونا اور کتنی چاندی
استعمال کرنی ہے۔ اِن میں ذیل کی چیزیں شامل تھیں:
15 سونے اور چاندی کے چراغ دان اور اُن کے چراغ
(مختلف چراغ دانوں کے وزن فرق تھے، کیونکہ ہر ایک
کا وزن اُس کے مقصد پر منحصر تھا)، 16 سونے کی وہ
میزیں جن پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں رکھنی تھیں،
چاندی کی میزیں، 17 خالص سونے کے کانٹے، چھڑکاؤ
کے کٹورے اور صراحی، سونے چاندی کے پیالے 18 اور
بخور جلانے کی قربان گاہ پر منڈھا ہوا خالص سونا۔ داؤد
نے رب کے رتھ کا نقشہ بھی سلیمان کے حوالے کر دیا،
یعنی اُن کروبی فرشتوں کا نقشہ جو اپنے پَروں کو پھیلا کر
رب کے عہد کے صندوق کو ڈھانپ دیتے ہیں۔

19 داؤد نے کہا، ”مَیں نے یہ تمام تفصیلات ویسے ہی
قلم بند کر دی ہیں جیسے رب نے مجھے حکمت اور سمجھ
عطا کی ہے۔“

20 پھر وہ اپنے بیٹے سلیمان سے مخاطب ہوا،
”مضبوط اور دلیر ہوں! ڈریں مت اور ہمت مت ہارنا،
کیونکہ رب خدا میرا خدا آپ کے ساتھ ہے۔ نہ وہ آپ کو
چھوڑے گا، نہ ترک کرے گا بلکہ رب کے گھر کی تکمیل
تک آپ کی مدد کرتا رہے گا۔ 21 خدمت کے لئے مقرر
اماموں اور لاویوں کے گروہ بھی آپ کا سہارا بن کر رب
کے گھر میں اپنی خدمت سرانجام دیں گے۔ تعمیر کے
لئے جتنے بھی ماہر کاری گروں کی ضرورت ہے وہ خدمت
کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ بزرگوں سے لے کر عام
لوگوں تک سب آپ کی ہر ہدایت کی تعمیل کرنے کے
لئے مستعد ہیں۔“

رب کے گھر کی تعمیر کے لئے نذرانے

29 پھر داؤد دوبارہ پوری جماعت سے مخاطب
ہوا، ”اللہ نے میرے بیٹے سلیمان کو چن
کر مقرر کیا ہے کہ وہ اگلا بادشاہ بنے۔ لیکن وہ ابھی
جوان اور ناتجربہ کار ہے، اور یہ تعمیری کام بہت وسیع
ہے۔ اُسے تو یہ محل انسان کے لئے نہیں بنانا ہے بلکہ
رب ہمارے خدا کے لئے۔ 2 مَیں پوری جاں فشانی
سے اپنے خدا کے گھر کی تعمیر کے لئے سامان جمع
کر چکا ہوں۔ اِس میں سونا چاندی، پیتل، لوہا، لکڑی،
عقیقِ احمر[a] مختلف جڑے ہوئے جواہر اور پچی کاری کے
مختلف پتھر بڑی مقدار میں شامل ہیں۔ 3 اور چونکہ مجھ
میں اپنے خدا کا گھر بنانے کے لئے بوجھ ہے اِس لئے
مَیں نے اِن چیزوں کے علاوہ اپنے ذاتی خزانوں سے بھی
سونا اور چاندی دی ہے 4 یعنی تقریباً 1,00,000
کلو گرام خالص سونا اور 2,35,000 کلو گرام خالص
چاندی۔ مَیں چاہتا ہوں کہ یہ کمروں کی دیواروں پر
چڑھائی جائے۔ 5 کچھ کاری گروں کے باقی کاموں کے
لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اب مَیں آپ سے پوچھتا
ہوں، آج کون میری طرح خوشی سے رب کے کام کے
لئے کچھ دینے کو تیار ہے؟“

6 یہ سن کر وہاں حاضر خاندانی سرپرستوں، قبیلوں
کے بزرگوں، ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں

---

carnelian[a]

اور بادشاہ کے اعلیٰ سرکاری افسروں نے خوشی سے کام
کے لئے ہدیئے دیئے۔ 7 اُس دن رب کے گھر کے
لئے تقریباً 1,70,000 کلوگرام سونا، سونے کے
10,000 سِکے، 3,40,000 کلوگرام چاندی،
6,10,000 کلوگرام پیتل اور 34,00,000 کلو
گرام لوہا جمع ہوا۔ 8 جس کے پاس جواہر تھے اُس نے
اُنہیں یحی ایل جیرسونی کے حوالے کر دیا جو خزانچی تھا
اور جس نے اُنہیں رب کے گھر کے خزانے میں محفوظ
کر لیا۔ 9 پوری قوم اِس فراخ دلی کو دیکھ کر خوش ہوئی،
کیونکہ سب نے دلی خوشی اور فیاضی سے اپنے ہدیئے رب
کو پیش کئے۔ داؤد بادشاہ بھی نہایت خوش ہوا۔

داؤد کی دعا

10 اِس کے بعد داؤد نے پوری جماعت کے سامنے
رب کی تمجید کر کے کہا،
''اے رب ہمارے باپ اسرائیل کے خدا، ازل سے
ابد تک تیری حمد ہو۔ 11 اے رب، عظمت، قدرت،
جلال اور شان و شوکت تیرے ہی ہیں، کیونکہ جو کچھ بھی
آسمان اور زمین میں ہے وہ تیرا ہی ہے۔ اے رب،
سلطنت تیرے ہاتھ میں ہے، اور تُو تمام چیزوں پر سرفراز
ہے۔ 12 دولت اور عزت تجھ سے ملتی ہے، اور تُو سب
پر حکمران ہے۔ تیرے ہاتھ میں طاقت اور قدرت ہے،
اور ہر انسان کو تُو ہی طاقت ور اور مضبوط بنا سکتا ہے۔
13 اے ہمارے خدا، یہ دیکھ کر ہم تیری ستائش اور تیرے
جلالی نام کی تعریف کرتے ہیں۔
14 میری اور میری قوم کی کیا حیثیت ہے کہ ہم
اِتنی فیاضی سے یہ چیزیں دے سکے؟ آخر ہماری تمام
ملکیت تیری طرف سے ہے۔ جو کچھ بھی ہم نے تجھے
دے دیا وہ ہمیں تیرے ہاتھ سے ملا ہے۔ 15 اپنے
باپ دادا کی طرح ہم بھی تیرے نزدیک پردیسی اور غیر
شہری ہیں۔ دنیا میں ہماری زندگی سائے کی طرح عارضی
ہے، اور موت سے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ 16 اے
رب ہمارے خدا، ہم نے یہ سارا تعمیری سامان اِس
لئے اکٹھا کیا ہے کہ تیرے مقدّس نام کے لئے گھر
بنایا جائے۔ لیکن حقیقت میں یہ سب کچھ پہلے سے
تیرے ہاتھ سے حاصل ہوا ہے۔ یہ پہلے سے تیرا ہی
ہے۔ 17 اے میرے خدا، مَیں جانتا ہوں کہ تُو انسان
کا دل جانچ لیتا ہے، کہ دیانت داری تجھے پسند ہے۔ جو
کچھ بھی مَیں نے دیا ہے وہ مَیں نے خوشی سے اور اچھی
نیت سے دیا ہے۔ اب مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہے کہ
یہاں حاضر تیری قوم نے بھی اِتنی فیاضی سے تجھے ہدیئے
دیئے ہیں۔
18 اے رب ہمارے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور
اسرائیل کے خدا، گزارش ہے کہ تُو ہمیشہ تک اپنی قوم
کے دلوں میں ایسی ہی تڑپ قائم رکھ۔ عطا کر کہ اُن
کے دل تیرے ساتھ لپٹے رہیں۔ 19 میرے بیٹے سلیمان
کی بھی مدد کر تاکہ وہ پورے دل و جان سے تیرے احکام
اور ہدایات پر عمل کرے اور اُس محل کو تکمیل تک پہنچا
سکے جس کے لئے مَیں نے تیاریاں کی ہیں۔''
20 پھر داؤد نے پوری جماعت سے کہا، ''آئیں، رب
اپنے خدا کی ستائش کریں!'' چنانچہ سب رب اپنے باپ
دادا کے خدا کی تمجید کر کے رب اور بادشاہ کے سامنے
منہ کے بل جھک گئے۔
21 اگلے دن تمام اسرائیل کے لئے بھسم ہونے والی
بہت سی قربانیاں اُن کی مَے کی نذروں سمیت رب کو
پیش کی گئیں۔ اِس کے لئے 1,000 جوان بَیلوں،

1,000 مینڈھوں اور 1,000 بھیڑ کے بچوں کو چڑھایا گیا۔ ساتھ ساتھ ذبح کی بے شمار قربانیاں بھی پیش کی گئیں۔ 22 اُس دن اُنہوں نے رب کے حضور کھاتے پیتے ہوئے بڑی خوشی منائی۔ پھر اُنہوں نے دوبارہ اِس کی تصدیق کی کہ داؤد کا بیٹا سلیمان ہمارا بادشاہ ہے۔ تیل سے اُسے مسح کر کے اُنہوں نے اُسے رب کے حضور بادشاہ اور صدوق کو امام قرار دیا۔

سلیمان کی زبردست حکومت

23 یوں سلیمان اپنے باپ داؤد کی جگہ رب کے تخت پر بیٹھ گیا۔ اُسے کامیابی حاصل ہوئی، اور تمام اسرائیل اُس کے تابع رہا۔ 24 تمام اعلیٰ افسر، بڑے بڑے فوجی اور داؤد کے باقی بیٹوں نے بھی اپنی تابع داری کا اظہار کیا۔ 25 اسرائیل کے دیکھتے دیکھتے رب نے سلیمان کو بہت سرفراز کیا۔ اُس نے اُس کی سلطنت کو ایسی شان و شوکت سے نوازا جو ماضی میں اسرائیل کے کسی بھی بادشاہ کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔

داؤد کی وفات

26-27 داؤد بن یسّی کُل 40 سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا، 7 سال حبرون میں اور 33 سال یروشلم میں۔ 28 وہ بہت عمر رسیدہ اور عمر، دولت اور عزت سے آسودہ ہو کر انتقال کر گیا۔ پھر سلیمان تخت نشین ہوا۔

29 باقی جو کچھ داؤد کی حکومت کے دوران ہوا وہ تینوں کتابوں 'سموایل غیب بین کی تاریخ،' 'ناتن نبی کی تاریخ' اور 'جاد غیب بین کی تاریخ' میں درج ہے۔ 30 اِن میں اُس کی حکومت اور اثر و رسوخ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، نیز وہ کچھ جو اُس کے ساتھ، اسرائیل کے ساتھ اور گرد و نواح کے ممالک کے ساتھ ہوا۔

۲۔ تواریخ

سلیمان رب سے حکمت مانگتا ہے

1 سلیمان بن داؤد کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ رب
اُس کا خدا اُس کے ساتھ تھا، اور وہ اُس کی
طاقت بڑھاتا رہا۔
2 ایک دن سلیمان نے تمام اسرائیل کو اپنے پاس
بُلایا۔ اُن میں ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسر،
قاضی، تمام بزرگ اور کنبوں کے سرپرست شامل تھے۔
3 پھر سلیمان اُن کے ساتھ جِبعون کی اُس پہاڑی پر گیا
جہاں اللہ کا ملاقات کا خیمہ تھا، وہی جو رب کے خادم
موسیٰ نے ریگستان میں بنوایا تھا۔ 4 عہد کا صندوق اُس
میں نہیں تھا، کیونکہ داؤد نے اُسے قِریَت یعریم سے
یروشلم لا کر ایک خیمے میں رکھ دیا تھا جو اُس نے وہاں
اُس کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ 5 لیکن پیتل کی جو قربان
گاہ بضلی ایل بن اُوری بن حور نے بنائی تھی وہ اب
تک جِبعون میں رب کے خیمے کے سامنے تھی۔ اب
سلیمان اور اسرائیل اُس کے سامنے جمع ہوئے تاکہ رب
کی مرضی دریافت کریں۔ 6 وہاں رب کے حضور سلیمان
نے پیتل کی اُس قربان گاہ پر بھسم ہونے والی 1,000
قربانیاں چڑھائیں۔
7 اُسی رات رب سلیمان پر ظاہر ہوا اور فرمایا، ”تیرا
دل کیا چاہتا ہے؟ مجھے بتا دے تو مَیں تیری خواہش پوری
کروں گا۔“ 8 سلیمان نے جواب دیا، ”تُو میرے باپ
داؤد پر بڑی مہربانی کر چکا ہے، اور اب تُو نے اُس کی
جگہ مجھے تخت پر بٹھا دیا ہے۔ 9 تُو نے مجھے ایک
ایسی قوم پر بادشاہ بنا دیا ہے جو زمین کی خاک کی طرح
بے شمار ہے۔ چنانچہ اے رب خدا، وہ وعدہ پورا کر جو
تُو نے میرے باپ داؤد سے کیا ہے۔ 10 مجھے حکمت
اور سمجھ عطا فرما تاکہ مَیں اِس قوم کی راہنمائی کر سکوں۔
کیونکہ کون تیری اِس عظیم قوم کا انصاف کر سکتا ہے؟“
11 اللہ نے سلیمان سے کہا، ”مَیں خوش ہوں کہ تُو
دل سے یہی کچھ چاہتا ہے۔ تُو نے نہ مال و دولت، نہ
عزت، نہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت اور نہ عمر کی درازی بلکہ
حکمت اور سمجھ مانگی ہے تاکہ میری اُس قوم کا انصاف کر
سکے جس پر مَیں نے تجھے بادشاہ بنا دیا ہے۔ 12 اِس
لئے مَیں تیری یہ درخواست پوری کر کے تجھے حکمت
اور سمجھ عطا کروں گا۔ ساتھ ساتھ مَیں تجھے اُتنا مال و
دولت اور اُتنی عزت دوں گا جتنی نہ ماضی میں کسی بادشاہ
کو حاصل تھی، نہ مستقبل میں کبھی کسی کو حاصل ہو گی۔“

[13]اِس کے بعد سلیمان جِبعون کی اُس پہاڑی سے
اُترا جس پر ملاقات کا خیمہ تھا اور یروشلم واپس چلا گیا
جہاں وہ اسرائیل پر حکومت کرتا تھا۔

سلیمان کی دولت

[14] سلیمان کے 1,400 رتھ اور 12,000
گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے رتھوں کے لئے مخصوص کئے
گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس رکھے۔
[15] بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث چاندی پتھر جیسی عام
ہو گئی اور دیودار کی قیمتی لکڑی مغرب کے نشیبی پہاڑی
علاقے کی انجیرتوت کی سستی لکڑی جیسی عام ہو گئی۔
[16] بادشاہ اپنے گھوڑے مصر اور قوے یعنی کلِکیہ سے
درآمد کرتا تھا۔ اُس کے تاجر اِن جگہوں پر جا کر اُنہیں
خرید لاتے تھے۔ [17] بادشاہ کے رتھ مصر سے درآمد
ہوتے تھے۔ ہر رتھ کی قیمت چاندی کے 600 سِکے
اور ہر گھوڑے کی قیمت چاندی کے 150 سِکے تھی۔
سلیمان کے تاجر یہ گھوڑے برآمد کرتے ہوئے تمام
حِتّی اور اَرامی بادشاہوں تک بھی پہنچاتے تھے۔

رب کے گھر کی تعمیر کی تیاریاں

2 پھر سلیمان نے رب کے لئے گھر اور اپنے
لئے شاہی محل بنانے کا حکم دیا۔ [2]اِس کے
لئے اُس نے 1,50,000 آدمیوں کی بھرتی کی۔
80,000 کو اُس نے پہاڑی کانوں میں لگایا تاکہ وہ
پتھر نکالیں جبکہ 70,000 افراد کی ذمہ داری یہ پتھر
یروشلم لانا تھی۔ اِن سب پر سلیمان نے 3,600 نگران
مقرر کئے۔ [3]اُس نے صور کے بادشاہ حیرام کو اطلاع
دی، ”جس طرح آپ میرے باپ داؤد کو دیودار کی
لکڑی بھیجتے رہے جب وہ اپنے لئے محل بنا رہے تھے
اُسی طرح مجھے بھی دیودار کی لکڑی بھیجیں۔ [4] مَیں ایک گھر
تعمیر کر کے اُسے رب اپنے خدا کے نام کے لئے مخصوص
کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہمیں ایسی جگہ کی ضرورت ہے
جس میں اُس کے حضور خوشبودار بخور جلایا جائے، رب
کے لئے مخصوص روٹیاں باقاعدگی سے میز پر رکھی جائیں
اور خاص موقعوں پر بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کی
جائیں یعنی ہر صبح و شام، سبت کے دن، نئے چاند کی
عیدوں اور رب ہمارے خدا کی دیگر مقررہ عیدوں پر۔ یہ
اسرائیل کا دائمی فرض ہے۔
[5] جس گھر کو مَیں بنانے کو ہوں وہ نہایت عظیم ہو گا،
کیونکہ ہمارا خدا دیگر تمام معبودوں سے کہیں عظیم ہے۔
[6]لیکن کون اُس کے لئے ایسا گھر بنا سکتا ہے جو اُس
کے لائق ہو؟ بلند ترین آسمان بھی اُس کی رہائش کے لئے
چھوٹا ہے۔ تو پھر میری کیا حیثیت ہے کہ اُس کے لئے
گھر بناؤں؟ مَیں صرف ایسی جگہ بنا سکتا ہوں جس میں
اُس کے لئے قربانیاں چڑھائی جا سکیں۔
[7]چنانچہ میرے پاس کسی ایسے سمجھ دار کاری گر کو
بھیج دیں جو مہارت سے سونے چاندی، پیتل اور لوہے کا
کام جانتا ہو۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا کپڑا بنانے
اور کندہ کاری کا اُستاد بھی ہو۔ ایسا شخص یروشلم اور یہوداہ
میں میرے اُن کاری گروں کا انچارج بنے جنہیں میرے
باپ داؤد نے کام پر لگایا ہے۔ [8]اِس کے علاوہ مجھے
لبنان سے دیودار، جونیپر اور دیگر قیمتی درختوں کی لکڑی
بھیج دیں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ کے لوگ عمدہ
قسم کے لکڑہارے ہیں۔ میرے آدمی آپ کے لوگوں
کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ [9] ہمیں بہت سی لکڑی
کی ضرورت ہو گی، کیونکہ جو گھر مَیں بنانا چاہتا ہوں وہ

بڑا اور شاندار ہو گا۔ 10 آپ کے لکڑ ہاروں کے کام
کے معاوضے میں مَیں 32,75,000 کلوگرام گندم،
27,00,000 کلوگرام جَو، 4,40,000 لٹر مَے
اور 4,40,000 لٹر زیتون کا تیل دوں گا۔“
11 صور کے بادشاہ حیرام نے خط لکھ کر سلیمان کو
جواب دیا، ”رب اپنی قوم کو پیار کرتا ہے، اِس لئے
اُس نے آپ کو اُس کا بادشاہ بنایا ہے۔ 12 رب اسرائیل
کے خدا کی حمد ہو جس نے آسمان و زمین کو خلق کیا ہے
کہ اُس نے داؤد بادشاہ کو اِتنا دانش مند بیٹا عطا کیا ہے۔
اُس کی تمجید ہو کہ یہ عقل مند اور سمجھ دار بیٹا رب کے
لئے گھر اور اپنے لئے محل تعمیر کرے گا۔ 13 مَیں آپ
کے پاس ایک ماہر اور سمجھ دار کاری گر کو بھیج دیتا ہوں
جس کا نام حیرام ابی ہے۔ 14 اُس کی اسرائیلی ماں، دان
کے قبیلے کی ہے جبکہ اُس کا باپ صور کا ہے۔ حیرام
سونے چاندی، پیتل، لوہے، پتھر اور لکڑی کی چیزیں
بنانے میں مہارت رکھتا ہے۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی
رنگ کا کپڑا اور کتان کا باریک کپڑا بنا سکتا ہے۔ وہ ہر قسم
کی کندہ کاری میں بھی ماہر ہے۔ جو بھی منصوبہ اُسے پیش
کیا جائے اُسے وہ پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔ یہ آدمی
آپ کے اور آپ کے معزز باپ داؤد کے کاری گروں
کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ 15 چنانچہ جس گندم،
جَو، زیتون کے تیل اور مَے کا ذکر میرے آقا نے کیا وہ
اپنے خادموں کو بھیج دیں۔ 16 معاوضے میں ہم آپ کے
لئے درکار درختوں کو لبنان میں کٹوائیں گے اور اُن کے
بیڑے باندھ کر سمندر کے ذریعے یافا شہر تک پہنچا دیں
گے۔ وہاں سے آپ اُنہیں یروشلم لے جا سکیں گے۔“
17 سلیمان نے اسرائیل میں آباد تمام غیر ملکیوں کی
مردم شماری کروائی۔ (اُس کے باپ داؤد نے بھی اُن
کی مردم شماری کروائی تھی۔) معلوم ہوا کہ اسرائیل میں
1,53,600 غیر ملکی رہتے ہیں۔ 18 اِن میں سے اُس
نے 80,000 کو پہاڑی کانوں میں لگایا تاکہ وہ پتھر
نکالیں جبکہ 70,000 افراد کی ذمہ داری یہ پتھر یروشلم
لانا تھی۔ اِن سب پر سلیمان نے 3,600 نگران
مقرر کئے۔

رب کے گھر کی تعمیر

3 سلیمان نے رب کے گھر کو یروشلم کی پہاڑی
موریاہ پر تعمیر کیا۔ اُس کا باپ داؤد یہ مقام مقرر
کر چکا تھا۔ یہیں جہاں پہلے اُرنان یعنی ارَوناہ یبوسی اپنا
اناج گاہتا تھا رب داؤد پر ظاہر ہوا تھا۔ 2 تعمیر کا یہ کام
سلیمان کی حکومت کے چوتھے سال کے دوسرے ماہ اور
اُس کے دوسرے دن شروع ہوا۔
3 مکان کی لمبائی 90 فٹ اور چوڑائی 30 فٹ تھی۔
4 سامنے ایک برآمدہ بنایا گیا جو عمارت جتنا چوڑا یعنی
30 فٹ اور 30 فٹ اونچا تھا۔ اُس کی اندرونی
دیواروں پر اُس نے خالص سونا چڑھایا۔ 5 بڑے ہال کی
دیواروں پر اُس نے اوپر سے لے کر نیچے تک جونیپر کی
لکڑی کے تختے لگائے، پھر تختوں پر خالص سونا منڈھوا
کر اُنہیں کھجور کے درختوں اور زنجیروں کی تصویروں
سے آراستہ کیا۔ 6 سلیمان نے رب کے گھر کو جواہر
سے بھی سجایا۔ جو سونا استعمال ہوا وہ پروائم سے منگوایا
گیا تھا۔ 7 سونا مکان، تمام شہتیروں، دہلیزوں، دیواروں
اور دروازوں پر منڈھا گیا۔ دیواروں پر کروبی فرشتوں کی
تصویریں بھی کندہ کی گئیں۔

مقدّس ترین کمرا

8 عمارت کا سب سے اندرونی کمرا بنام مقدّس ترین کمرا عمارت جیسا چوڑا یعنی 30 فٹ تھا۔ اُس کی لمبائی بھی 30 فٹ تھی۔ اِس کمرے کی تمام دیواروں پر 20,000 کلوگرام سے زائد سونا منڈھا گیا۔
9 سونے کی کیلوں کا وزن تقریباً 600 گرام تھا۔ بالا خانوں کی دیواروں پر بھی سونا منڈھا گیا۔
10 پھر سلیمان نے کروبی فرشتوں کے دو مجسمے بنوائے جنہیں مقدّس ترین کمرے میں رکھا گیا۔ اُن پر بھی سونا چڑھایا گیا۔ 11-13 جب دونوں فرشتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مقدّس ترین کمرے میں کھڑا کیا گیا تو اُن کے چار پَروں کی مل کر لمبائی 30 فٹ تھی۔ ہر ایک کے دو پَر تھے، اور ہر پَر کی لمبائی ساڑھے سات سات فٹ تھی۔ اُنہیں مقدّس ترین کمرے میں یوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا کیا گیا کہ ہر فرشتے کا ایک پَر دوسرے کے پَر سے لگتا جبکہ دائیں اور بائیں طرف ہر ایک کا دوسرا پَر دیوار کے ساتھ لگتا تھا۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے بڑے ہال کی طرف دیکھتے تھے۔
14 مقدّس ترین کمرے کے دروازے پر سلیمان نے باریک کتان سے بُنا ہوا پردہ لگوایا۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے سے سجا ہوا تھا، اور اُس پر کروبی فرشتوں کی تصویریں تھیں۔

رب کے گھر کے دروازے پر دو ستون

15 سلیمان نے دو ستون ڈھلوا کر رب کے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے کئے۔ ہر ایک 27 فٹ لمبا تھا، اور ہر ایک پر ایک بالائی حصہ رکھا گیا جس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ تھی۔ 16 اِن بالائی حصوں کو زنجیروں سے سجایا گیا جن سے سَو انار لٹکے ہوئے تھے۔
17 دونوں ستونوں کو سلیمان نے رب کے گھر کے دروازے کے دائیں اور بائیں طرف کھڑا کیا۔ دہنے ہاتھ کے ستون کا نام اُس نے 'یکین' اور بائیں ہاتھ کے ستون کا نام 'بوعز' رکھا۔

قربان گاہ اور سمندر نامی حوض

4 سلیمان نے پیتل کی ایک قربان گاہ بھی بنوائی جس کی لمبائی 30 فٹ، چوڑائی 30 فٹ اور اونچائی 15 فٹ تھی۔
2 اِس کے بعد اُس نے پیتل کا بڑا گول حوض ڈھلوایا جس کا نام 'سمندر' رکھا گیا۔ اُس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ، اُس کا منہ 15 فٹ چوڑا اور اُس کا گھیرا تقریباً 45 فٹ تھا۔ 3 حوض کے کنارے کے نیچے بَیلوں کی دو قطاریں تھیں۔ فی فٹ تقریباً 6 بَیل تھے۔ بَیل اور حوض مل کر ڈھالے گئے تھے۔ 4 حوض کو بَیلوں کے 12 مجسموں پر رکھا گیا۔ تین بَیلوں کا رُخ شمال کی طرف، تین کا رُخ مغرب کی طرف، تین کا رُخ جنوب کی طرف اور تین کا رُخ مشرق کی طرف تھا۔ اُن کے پچھلے حصے حوض کی طرف تھے، اور حوض اُن کے کندھوں پر پڑا تھا۔ 5 حوض کا کنارہ پیالے بلکہ سوسن کے پھول کی طرح باہر کی طرف مُڑا ہوا تھا۔ اُس کی دیوار تقریباً تین انچ موٹی تھی، اور حوض میں پانی کے تقریباً 66,000 لٹر سما جاتے تھے۔
6 سلیمان نے 10 باسن ڈھلوائے۔ پانچ کو رب کے گھر کے دائیں ہاتھ اور پانچ کو اُس کے بائیں ہاتھ کھڑا کیا گیا۔ اِن باسنوں میں گوشت کے وہ ٹکڑے دھوئے جاتے جنہیں بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر جلانا تھا۔

لیکن 'سمندر' نامی حوض اماموں کے استعمال کے لئے
تھا۔ اُس میں وہ نہاتے تھے۔

سونے کے شمع دان اور میزیں

7 سلیمان نے سونے کے 10 شمع دان مقررہ
تفصیلات کے مطابق بنوا کر رب کے گھر میں رکھ دیئے،
پانچ کو دائیں طرف اور پانچ کو بائیں طرف۔ 8 دس
میزیں بھی بنا کر رب کے گھر میں رکھی گئیں، پانچ
کو دائیں طرف اور پانچ کو بائیں طرف۔ اِن چیزوں
کے علاوہ سلیمان نے چھڑکاؤ کے سونے کے 100
کٹورے بنوائے۔

صحن

9 پھر سلیمان نے وہ اندرونی صحن بنوایا جس میں
صرف اماموں کو داخل ہونے کی اجازت تھی۔ اُس نے
بڑا صحن بھی اُس کے دروازوں سمیت بنوایا۔ دروازوں
کے کواڑوں پر پیتل چڑھایا گیا۔ 10 'سمندر' نامی حوض
کو صحن کے جنوب مشرق میں رکھا گیا۔

اُس سامان کی فہرست جو حیرام نے تیار کیا

11 حیرام نے باسن، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے بھی
بنائے۔ یوں اُس نے اللہ کے گھر میں وہ سارا کام مکمل
کیا جس کے لئے سلیمان بادشاہ نے اُسے بُلایا تھا۔ اُس
نے ذیل کی چیزیں بنائیں:

12 دو ستون،
ستونوں پر لگے پیالہ نما بالائی حصے،
بالائی حصوں پر لگی زنجیروں کا ڈیزائن،
13 زنجیروں کے اوپر لگے انار (فی بالائی حصہ 200 عدد)،
14 ہتھ گاڑیاں،
اِن پر کے پانی کے باسن،
15 حوض بنام سمندر،
اِسے اُٹھانے والے بَیل کے 12 مجسمے،
16 بالٹیاں، بیلچے، گوشت کے کانٹے۔

تمام سامان جو حیرام ابی نے سلیمان کے حکم پر رب
کے گھر کے لئے بنایا پیتل سے ڈھال کر پالش کیا گیا
تھا۔ 17 بادشاہ نے اُسے وادیِ یردن میں سُکات اور
ضرتان کے درمیان ڈھلوایا۔ وہاں ایک فونڈری تھی جہاں
حیرام نے گارے سے سانچے بنا کر ہر چیز ڈھال دی۔
18 اِس سامان کے لئے سلیمان بادشاہ نے اِتنا زیادہ پیتل
استعمال کیا کہ اُس کا کُل وزن معلوم نہ ہو سکا۔

رب کے گھر کے اندر سونے کا سامان

19 اللہ کے گھر کے اندر کے لئے سلیمان نے درجِ
ذیل سامان بنوایا:

سونے کی قربان گاہ،
سونے کی وہ میزیں جن پر رب کے لئے مخصوص
روٹیاں پڑی رہتی تھیں،
20 خالص سونے کے وہ شمع دان اور چراغ جن کو
قواعد کے مطابق مقدّس ترین کمرے کے سامنے جلنا تھا،
21 خالص سونے کے وہ پھول جن سے شمع دان
آراستہ تھے،
خالص سونے کے چراغ اور بتی کو بجھانے کے اوزار،
22 چراغ کو کترنے کے خالص سونے کے اوزار،
چھڑکاؤ کے خالص سونے کے کٹورے اور پیالے،
جلتے ہوئے کوئلے کے لئے خالص سونے کے برتن،
مقدّس ترین کمرے اور بڑے ہال کے دروازے۔

5 رب کے گھر کی تکمیل پر سلیمان نے وہ سونا
چاندی اور باقی تمام قیمتی چیزیں رب کے گھر کے
خزانوں میں رکھوا دیں جو اُس کے باپ داؤد نے اللہ کے
لئے مخصوص کی تھیں۔

عہد کا صندوق رب کے گھر میں لایا جاتا ہے

2 پھر سلیمان نے اسرائیل کے تمام بزرگوں اور
قبیلوں اور کنبوں کے تمام سرپرستوں کو اپنے پاس یروشلم
میں بُلایا، کیونکہ رب کے عہد کا صندوق اب تک یروشلم
کے اُس حصے میں تھا جو 'داؤد کا شہر' یا صیون کہلاتا
ہے۔ سلیمان چاہتا تھا کہ قوم کے نمائندے حاضر
ہوں جب صندوق کو وہاں سے رب کے گھر میں پہنچایا
جائے۔ 3 چنانچہ اسرائیل کے تمام مرد سال کے ساتویں
مہینے[a] میں بادشاہ کے پاس یروشلم میں جمع ہوئے۔ اِسی
مہینے میں جھونپڑیوں کی عید منائی جاتی تھی۔
4 جب سب جمع ہوئے تو لاوی رب کے صندوق کو
اُٹھا کر 5 رب کے گھر میں لائے۔ اماموں کے ساتھ
مل کر اُنہوں نے ملاقات کے خیمے کو بھی اُس کے تمام
مقدّس سامان سمیت رب کے گھر میں پہنچایا۔ 6 وہاں
صندوق کے سامنے سلیمان بادشاہ اور باقی تمام جمع شدہ
اسرائیلیوں نے اِتنی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل قربان کئے
کہ اُن کی تعداد گنی نہیں جا سکتی تھی۔
7 اماموں نے رب کے عہد کا صندوق پچھلے یعنی
مقدّس ترین کمرے میں لا کر کروبی فرشتوں کے
پَروں کے نیچے رکھ دیا۔ 8 فرشتوں کے پَر پورے
صندوق پر اُس کی اُٹھانے کی لکڑیوں سمیت پھیلے رہے۔
9 تو بھی اُٹھانے کی یہ لکڑیاں اِتنی لمبی تھیں کہ اُن کے
سرے سامنے والے یعنی مقدّس کمرے سے نظر آتے
تھے۔ لیکن وہ باہر سے دیکھے نہیں جا سکتے تھے۔ آج
تک وہ وہیں موجود ہیں۔ 10 صندوق میں صرف پتھر
کی وہ دو تختیاں تھیں جن کو موسیٰ نے حورب یعنی کوہِ
سینا کے دامن میں اُس میں رکھ دیا تھا، اُس وقت جب
رب نے مصر سے نکلے ہوئے اسرائیلیوں کے ساتھ عہد
باندھا تھا۔ 11 پھر امام مقدّس کمرے سے نکل کر صحن
میں آئے۔

جتنے امام آئے تھے اُن سب نے اپنے آپ کو پاک
صاف کیا ہوا تھا، خواہ اُس وقت اُن کے گروہ کی رب
کے گھر میں ڈیوٹی تھی یا نہیں۔ 12 لاویوں کے تمام
گلوکار بھی حاضر تھے۔ اُن کے راہنما آسف، ہیمان اور
یدوتون اپنے بیٹوں اور رشتے داروں سمیت سب باریک
کتان کے لباس پہنے ہوئے قربان گاہ کے مشرق میں
کھڑے تھے۔ وہ جھانجھ، ستار اور سرود بجا رہے تھے،
جبکہ اُن کے ساتھ 120 امام تُرم پھونک رہے تھے۔
13 گانے والے اور تُرم بجانے والے مل کر رب کی
ستائش کر رہے تھے۔ تُرموں، جھانجھوں اور باقی سازوں
کے ساتھ اُنہوں نے بلند آواز سے رب کی تمجید میں
گیت گایا، ”وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔“
تب رب کا گھر ایک بادل سے بھر گیا۔ 14 امام رب
کے گھر میں اپنی خدمت انجام نہ دے سکے، کیونکہ اللہ
کا گھر اُس کے جلال کے بادل سے معمور ہو گیا تھا۔

6 یہ دیکھ کر سلیمان نے دعا کی، ”رب نے فرمایا
ہے کہ مَیں گھنے بادل کے اندھیرے میں رہوں
گا۔ 2 مَیں نے تیرے لئے عظیم سکونت گاہ بنائی ہے،
ایک مقام جو تیری ابدی سکونت کے لائق ہے۔“

[a] ستمبر تا اکتوبر

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی تقریر

3 پھر بادشاہ نے مُڑ کر رب کے گھر کے سامنے کھڑی
اسرائیل کی پوری جماعت کی طرف رُخ کیا۔ اُس نے
اُنہیں برکت دے کر کہا،
4 ”رب اسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے وہ
وعدہ پورا کیا ہے جو اُس نے میرے باپ داؤد سے کیا
تھا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا، 5 'جس دن مَیں اپنی قوم کو
مصر سے نکال لایا اُس دن سے لے کر آج تک مَیں نے
نہ کبھی فرمایا کہ اسرائیلی قبیلوں کے کسی شہر میں میرے
نام کی تعظیم میں گھر بنایا جائے، نہ کسی کو میری قوم
اسرائیل پر حکومت کرنے کے لئے مقرر کیا۔ 6 لیکن
اب مَیں نے یروشلم کو اپنے نام کی سکونت گاہ اور داؤد
کو اپنی قوم اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔'
7 میرے باپ داؤد کی بڑی خواہش تھی کہ رب
اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں گھر بنائے۔
8 لیکن رب نے اعتراض کیا، 'مَیں خوش ہوں کہ تُو
میرے نام کی تعظیم میں گھر تعمیر کرنا چاہتا ہے، 9 لیکن
تُو نہیں بلکہ تیرا بیٹا ہی اُسے بنائے گا۔'
10 اور واقعی، رب نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ مَیں رب
کے وعدے کے عین مطابق اپنے باپ داؤد کی جگہ
اسرائیل کا بادشاہ بن کر تخت پر بیٹھ گیا ہوں۔ اور اب
مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں
گھر بھی بنایا ہے۔ 11 اُس میں مَیں نے وہ صندوق رکھ دیا
ہے جس میں شریعت کی تختیاں پڑی ہیں، اُس عہد کی
تختیاں جو رب نے اسرائیلیوں سے باندھا تھا۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی دعا

12 پھر سلیمان نے اسرائیل کی پوری جماعت کے
دیکھتے دیکھتے رب کی قربان گاہ کے سامنے کھڑے ہو کر
اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے۔ 13 اُس نے اِس
موقع کے لئے پیتل کا ایک چبوترا بنوا کر اُسے بیرونی
صحن کے بیچ میں رکھوا دیا تھا۔ چبوترا ساڑھے 7 فٹ
لمبا، ساڑھے 7 فٹ چوڑا اور ساڑھے 4 فٹ اونچا تھا۔
اب سلیمان اُس پر چڑھ کر پوری جماعت کے دیکھتے
دیکھتے جھک گیا۔ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر
14 اُس نے دعا کی،
”اے رب اسرائیل کے خدا، تجھ جیسا کوئی خدا نہیں
ہے، نہ آسمان اور نہ زمین پر۔ تُو اپنا وہ عہد قائم رکھتا
ہے جسے تُو نے اپنی قوم کے ساتھ باندھا ہے اور اپنی
مہربانی اُن سب پر ظاہر کرتا ہے جو پورے دل سے تیری
راہ پر چلتے ہیں۔ 15 تُو نے اپنے خادم داؤد سے کیا
ہوا وعدہ پورا کیا ہے۔ جو بات تُو نے اپنے منہ سے
میرے باپ سے کی وہ تُو نے اپنے ہاتھ سے آج ہی
پوری کی ہے۔ 16 اے رب اسرائیل کے خدا، اب اپنی
دوسری بات بھی پوری کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد سے
کی تھی۔ کیونکہ تُو نے میرے باپ سے وعدہ کیا تھا،
'اگر تیری اولاد تیری طرح اپنے چال چلن پر دھیان دے
کر میری شریعت کے مطابق میرے حضور چلتی رہے تو
اسرائیل پر اُس کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔'
17 اے رب اسرائیل کے خدا، اب براہِ کرم اپنا یہ وعدہ
پورا کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد سے کیا ہے۔
18 لیکن کیا اللہ واقعی زمین پر انسان کے درمیان
سکونت کرے گا؟ نہیں، تُو تو بلند ترین آسمان میں بھی سما
نہیں سکتا! تو پھر یہ مکان جو مَیں نے بنایا ہے کس طرح
تیری سکونت گاہ بن سکتا ہے؟ 19 اے رب میرے
خدا، تو بھی اپنے خادم کی دعا اور التجا سن جب مَیں تیرے

حضور پکارتے ہوئے التماس کرتا ہوں 20 کہ براہِ کرم
دن رات اِس عمارت کی نگرانی کر! کیونکہ یہ وہ جگہ
ہے جس کے بارے میں تُو نے خود فرمایا، 'یہاں میرا
نام سکونت کرے گا۔' چنانچہ اپنے خادم کی گزارش سن
جو مَیں اِس مقام کی طرف رُخ کئے ہوئے کرتا ہوں۔
21 جب ہم اِس مقام کی طرف رُخ کر کے دعا کریں
تو اپنے خادم اور اپنی قوم کی التجائیں سن۔ آسمان پر اپنے
تخت سے ہماری سن۔ اور جب سنے گا تو ہمارے گناہوں
کو معاف کر!
22 اگر کسی پر الزام لگایا جائے اور اُسے یہاں تیری
قربان گاہ کے سامنے لایا جائے تاکہ حلف اُٹھا کر وعدہ
کرے کہ مَیں بے قصور ہوں 23 تو براہِ کرم آسمان پر سے
سن کر اپنے خادموں کا انصاف کر۔ قصور وار کو سزا
دے کر اُس کے اپنے سر پر وہ کچھ آنے دے جو اُس
سے سرزد ہوا ہے، اور بے قصور کو بےالزام قرار دے
اور اُس کی راست بازی کا بدلہ دے۔
24 ہو سکتا ہے کسی وقت تیری قوم اسرائیل تیرا گناہ
کرے اور نتیجے میں دشمن کے سامنے شکست کھائے۔
اگر اسرائیلی آخرکار تیرے پاس لوٹ آئیں اور تیرے نام
کی تمجید کر کے یہاں اِس گھر میں تیرے حضور دعا اور
التماس کریں 25 تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنی
قوم اسرائیل کا گناہ معاف کر کے اُنہیں دوبارہ اُس ملک
میں واپس لانا جو تُو نے اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو
دے دیا تھا۔
26 ہو سکتا ہے اسرائیلی تیرا اِتنا سنگین گناہ کریں کہ کال
پڑے اور بڑی دیر تک بارش نہ برسے۔ اگر وہ آخرکار اِس
گھر کی طرف رُخ کر کے تیرے نام کی تمجید کریں
اور تیری سزا کے باعث اپنا گناہ چھوڑ کر لوٹ آئیں 27 تو
آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنے خادموں اور اپنی
قوم اسرائیل کو معاف کر، کیونکہ تُو ہی اُنہیں اچھی راہ کی
تعلیم دیتا ہے۔ تب اُس ملک پر دوبارہ بارش برسا دے
جو تُو نے اپنی قوم کو میراث میں دے دیا ہے۔
28 ہو سکتا ہے اسرائیل میں کال پڑ جائے، اناج کی
فصل کسی بیماری، پھپھوندی، ٹڈیوں یا کیڑوں سے متاثر ہو
جائے، یا دشمن کسی شہر کا محاصرہ کرے۔ جو بھی مصیبت
یا بیماری ہو، 29 اگر کوئی اسرائیلی یا تیری پوری قوم اُس کا
سبب جان کر اپنے ہاتھوں کو اِس گھر کی طرف بڑھائے
اور تجھ سے التماس کرے 30 تو آسمان پر اپنے تخت سے
اُن کی فریاد سن لینا۔ اُنہیں معاف کر کے ہر ایک کو
اُس کی تمام حرکتوں کا بدلہ دے، کیونکہ صرف تُو ہی ہر
انسان کے دل کو جانتا ہے۔ 31 پھر جتنی دیر وہ اُس
ملک میں زندگی گزاریں گے جو تُو نے ہمارے باپ دادا
کو دیا تھا اُتنی دیر وہ تیرا خوف مان کر تیری راہوں پر
چلتے رہیں گے۔
32 آئندہ پردیسی بھی تیرے عظیم نام، تیری بڑی
قدرت اور تیرے زبردست کاموں کے سبب سے آئیں
گے اور اِس گھر کی طرف رُخ کر کے دعا کریں گے۔
اگرچہ وہ تیری قوم اسرائیل کے نہیں ہوں گے 33 تو بھی
آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ جو بھی درخواست
وہ پیش کریں وہ پوری کرنا تاکہ دنیا کی تمام اقوام تیرا
نام جان کر تیری قوم اسرائیل کی طرح ہی تیرا خوف
مانیں اور جان لیں کہ جو عمارت مَیں نے تعمیر کی ہے
اُس پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔
34 ہو سکتا ہے تیری قوم کے مرد تیری ہدایت کے

مطابق اپنے دشمن سے لڑنے کے لئے نکلیں۔ اگر وہ
تیرے چنے ہوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر
کے دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی
ہے 35 تو آسمان پر سے اُن کی دعا اور التماس سن کر اُن
کے حق میں انصاف قائم رکھنا۔
36 ہو سکتا ہے وہ تیرا گناہ کریں، ایسی حرکتیں تو ہم
سب سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، اور نتیجے میں تُو ناراض
ہو کر اُنہیں دشمن کے حوالے کر دے جو اُنہیں قید کر
کے کسی دُور دراز یا قریبی ملک میں لے جائے۔ 37 شاید
وہ جلاوطنی میں توبہ کر کے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں
اور تجھ سے التماس کریں، ’ہم نے گناہ کیا ہے، ہم سے
غلطی ہوئی ہے، ہم نے بےدین حرکتیں کی ہیں۔‘
38 اگر وہ ایسا کر کے اپنی قید کے ملک میں اپنے
پورے دل و جان سے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں
اور تیری طرف سے باپ دادا کو دیئے گئے ملک، تیرے
چنے ہوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر کے
دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی ہے
39 تو آسمان پر اپنے تخت سے اُن کی دعا اور التماس سن
لینا۔ اُن کے حق میں انصاف قائم کرنا، اور اپنی قوم
کے گناہوں کو معاف کر دینا۔ 40 اے میرے خدا، تیری
آنکھیں اور تیرے کان اُن دعاؤں کے لئے کھلے رہیں
جو اِس جگہ پر کی جاتی ہیں۔
41 اے رب خدا، اُٹھ کر اپنی آرام گاہ کے پاس آ،
تُو اور عہد کا صندوق جو تیری قدرت کا اظہار ہے۔ اے
رب خدا، تیرے امام نجات سے ملبّس ہو جائیں، اور
تیرے ایمان دار تیری بھلائی کی خوشی منائیں۔ 42 اے
رب خدا، اپنے مسح کئے ہوئے خادم کو رد نہ کر بلکہ اُس
شفقت کو یاد کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد پر کی ہے۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر جشن

7 سلیمان کی اِس دعا کے اختتام پر آگ نے
آسمان پر سے نازل ہو کر بھسم ہونے والی اور ذبح
کی قربانیوں کو بھسم کر دیا۔ ساتھ ساتھ رب کا گھر اُس
کے جلال سے یوں معمور ہوا 2 کہ امام اُس میں داخل
نہ ہو سکے۔ 3 جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ آسمان پر سے
آگ نازل ہوئی ہے اور گھر رب کے جلال سے معمور
ہو گیا ہے تو وہ منہ کے بل جھک کر رب کی حمد و ثنا کر
کے گیت گانے لگے، ”وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت
ابدی ہے۔“
4-5 پھر بادشاہ اور تمام قوم نے رب کے حضور
قربانیاں پیش کر کے اللہ کے گھر کو مخصوص کیا۔ اِس
سلسلے میں سلیمان نے 22,000 گائے بَیلوں اور
1,20,000 بھیڑ بکریوں کو قربان کیا۔ 6 امام اور
لاوی اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق کھڑے تھے۔ لاوی
اُن سازوں کو بجا رہے تھے جو داؤد نے رب کی ستائش
کرنے کے لئے بنوائے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ حمد کا وہ
گیت گا رہے تھے جو اُنہوں نے داؤد سے سیکھا تھا،
”اُس کی شفقت ابدی ہے۔“ لاویوں کے مقابل امام
تُرم بجا رہے تھے جبکہ باقی تمام لوگ کھڑے تھے۔
7 سلیمان نے صحن کا درمیانی حصہ قربانیاں چڑھانے
کے لئے مخصوص کیا۔ وجہ یہ تھی کہ پیتل کی قربان گاہ
اِتنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے چھوٹی تھی، کیونکہ بھسم
ہونے والی قربانیوں اور غلہ کی نذروں کی تعداد بہت
زیادہ تھی۔ اِس کے علاوہ سلامتی کی بےشمار قربانیوں کی
چربی کو بھی جلانا تھا۔
8-9 عید 14 دنوں تک منائی گئی۔ پہلے ہفتے میں
سلیمان اور تمام اسرائیل نے قربان گاہ کی مخصوصیت

منائی اور دوسرے ہفتے میں جھونپڑیوں کی عید۔ اِس عید
میں بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے۔ وہ دُور دراز علاقوں
سے یروشلم آئے تھے، شمال میں لبو حمات سے لے کر
جنوب میں اُس وادی تک جو مصر کی سرحد تھی۔ آخری دن
پوری جماعت نے اختتامی جشن منایا۔ 10 یہ ساتویں ماہ
کے 23ویں دن وقوع پذیر ہوا۔ اِس کے بعد سلیمان
نے اسرائیلیوں کو رُخصت کیا۔ سب شادمان اور دل
سے خوش تھے کہ رب نے داؤد، سلیمان اور اپنی قوم
اسرائیل پر اِتنی مہربانی کی ہے۔

رب سلیمان سے ہم کلام ہوتا ہے

11 چنانچہ سلیمان نے رب کے گھر اور شاہی محل
کو تکمیل تک پہنچایا۔ جو کچھ بھی اُس نے ٹھان لیا تھا وہ
پورا ہوا۔ 12 ایک رات رب اُس پر ظاہر ہوا اور کہا،
”مَیں نے تیری دعا کو سن کر طے کر لیا ہے کہ یہ
گھر وہی جگہ ہو جہاں تم مجھے قربانیاں پیش کر سکو۔
13 جب کبھی مَیں بارش کا سلسلہ روکوں، یا فصلیں
خراب کرنے کے لئے ٹڈیاں بھیجوں یا اپنی قوم میں
وبا پھیلنے دوں 14 تو اگر میری قوم جو میرے نام سے
کہلاتی ہے اپنے آپ کو پست کرے اور دعا کر کے
میرے چہرے کی طالب ہو اور اپنی شریر راہوں سے باز
آئے تو پھر مَیں آسمان پر سے اُس کی سن کر اُس کے
گناہوں کو معاف کر دوں گا اور ملک کو بحال کروں گا۔
15 اب سے جب بھی یہاں دعا مانگی جائے تو میری آنکھیں
کھلی رہیں گی اور میرے کان اُس پر دھیان دیں گے۔
16 کیونکہ مَیں نے اِس گھر کو چن کر مخصوص و مقدّس کر
رکھا ہے تاکہ میرا نام ہمیشہ تک یہاں قائم رہے۔ میری
آنکھیں اور دل ہمیشہ اِس میں حاضر رہیں گے۔ 17 جہاں
تک تیرا تعلق ہے، اپنے باپ داؤد کی طرح میرے حضور
چلتا رہ۔ کیونکہ اگر تُو میرے تمام احکام اور ہدایات کی
پیروی کرتا رہے 18 تو مَیں تیری اسرائیل پر حکومت قائم
رکھوں گا۔ پھر میرا وہ وعدہ قائم رہے گا جو مَیں نے
تیرے باپ داؤد سے عہد باندھ کر کیا تھا کہ اسرائیل پر
تیری اولاد کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔
19 لیکن خبردار! اگر تُو مجھ سے دُور ہو کر میرے
دیئے گئے احکام اور ہدایات کو ترک کرے بلکہ دیگر
معبودوں کی طرف رجوع کر کے اُن کی خدمت اور
پرستش کرے 20 تو مَیں اسرائیل کو جڑ سے اُکھاڑ کر اُس
ملک سے نکال دوں گا جو مَیں نے اُن کو دے دیا ہے۔
نہ صرف یہ بلکہ مَیں اِس گھر کو بھی رد کر دوں گا جو
مَیں نے اپنے نام کے لئے مخصوص و مقدّس کر لیا ہے۔
اُس وقت مَیں اسرائیل کو تمام اقوام میں مذاق اور لعن
طعن کا نشانہ بنا دوں گا۔ 21 اِس شاندار گھر کی بُری
حالت دیکھ کر یہاں سے گزرنے والے تمام لوگوں کے
رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ پوچھیں گے، ’رب
نے اِس ملک اور اِس گھر سے ایسا سلوک کیوں کیا؟‘
22 تب لوگ جواب دیں گے، ’اِس لئے کہ گو رب اُن
کے باپ دادا کا خدا اُنہیں مصر سے نکال کر یہاں لایا
تو بھی یہ لوگ اُسے ترک کر کے دیگر معبودوں سے چمٹ
گئے ہیں۔ چونکہ وہ اُن کی پرستش اور خدمت کرنے سے
باز نہ آئے اِس لئے اُس نے اُنہیں اِس ساری مصیبت
میں ڈال دیا ہے‘۔“

سلیمان کی مختلف مہمات

8 رب کے گھر اور شاہی محل کو تعمیر کرنے میں
20 سال لگ گئے تھے۔ 2 اِس کے بعد سلیمان

نے وہ آبادیاں نئے سرے سے تعمیر کیں جو حیرام
نے اُسے دے دی تھیں۔ اِن میں اُس نے اسرائیلیوں
کو بسا دیا۔
3 ایک فوجی مہم کے دوران اُس نے حمات ضوباہ پر
حملہ کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ 4 اِس کے علاوہ اُس
نے حمات کے علاقے میں گودام کے شہر بنائے۔
ریگستان کے شہر تدمور میں اُس نے بہت سا تعمیری کام
کرایا 6-5 اور اِسی طرح بالائی اور نشیبی بیت حورون اور
بعلات میں بھی۔ اِن شہروں کے لئے اُس نے فصیل
اور کُنڈے والے دروازے بنوائے۔ سلیمان نے اپنے
گوداموں کے لئے اور اپنے رتھوں اور گھوڑوں کو رکھنے
کے لئے بھی شہر بنوائے۔
جو کچھ بھی وہ یروشلم، لبنان یا اپنی سلطنت کی کسی
اَور جگہ بنوانا چاہتا تھا وہ اُس نے بنوایا۔ 8-7 جن
آدمیوں کی سلیمان نے بےگار پر بھرتی کی وہ اسرائیلی
نہیں تھے بلکہ حِتّی، اموری، فرزّی، حِوّی اور یبوسی یعنی
کنعان کے پہلے باشندوں کی وہ اولاد تھے جو باقی رہ گئے
تھے۔ ملک پر قبضہ کرتے وقت اسرائیلی اِن قوموں کو
پورے طور پر مٹا نہ سکے، اور آج تک اِن کی اولاد کو
اسرائیل کے لئے بےگار میں کام کرنا پڑتا ہے۔ 9 لیکن
سلیمان نے اسرائیلیوں کو ایسے کام کرنے پر مجبور نہ کیا
بلکہ وہ اُس کے فوجی اور رتھوں کے فوجیوں کے افسر
بن گئے، اور اُنہیں رتھوں اور گھوڑوں پر مقرر کیا گیا۔
10 سلیمان کے تعمیری کام پر بھی 250 اسرائیلی مقرر
تھے جو ضلعوں پر مقرر افسروں کے تابع تھے۔ یہ لوگ
تعمیری کام کرنے والوں کی نگرانی کرتے تھے۔
11 فرعون کی بیٹی یروشلم کے پرانے حصے بنام 'داؤد کا
شہر' سے اُس محل میں منتقل ہوئی جو سلیمان نے اُس
کے لئے تعمیر کیا تھا، کیونکہ سلیمان نے کہا، ''لازم ہے
کہ میری اہلیہ اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے محل میں نہ
رہے۔ چونکہ رب کا صندوق یہاں سے گزرا ہے، اِس
لئے یہ جگہ مقدّس ہے۔''

رب کے گھر میں خدمت کی ترتیب

12 اُس وقت سے سلیمان رب کو رب کے گھر کے
بڑے ہال کے سامنے کی قربان گاہ پر بھسم ہونے والی
قربانیاں پیش کرتا تھا۔ 13 جو کچھ بھی موسیٰ نے روزانہ
کی قربانیوں کے متعلق فرمایا تھا اُس کے مطابق بادشاہ
قربانیاں چڑھاتا تھا۔ اِن میں وہ قربانیاں بھی شامل تھیں
جو سبت کے دن، نئے چاند کی عید پر اور سال کی تین
بڑی عیدوں پر یعنی فسح کی عید، ہفتوں کی عید اور
جھونپڑیوں کی عید پر پیش کی جاتی تھیں۔ 14 سلیمان نے
اماموں کے مختلف گروہوں کو وہ ذمہ داریاں سونپیں جو
اُس کے باپ داؤد نے مقرر کی تھیں۔ لاویوں کی ذمہ
داریاں بھی مقرر کی گئیں۔ اُن کی ایک ذمہ داری رب
کی حمد و ثنا کرنے میں پرستاروں کی راہنمائی کرنی تھی۔
نیز، اُنہیں روزانہ کی ضروریات کے مطابق اماموں کی مدد
کرنی تھی۔ رب کے گھر کے دروازوں کی پہرا داری بھی
لاویوں کی ایک خدمت تھی۔ ہر دروازے پر ایک الگ
گروہ کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ یہ بھی مردِ خدا داؤد کی ہدایات
کے مطابق ہوا۔ 15 جو بھی حکم داؤد نے اماموں، لاویوں
اور خزانوں کے متعلق دیا تھا وہ اُنہوں نے پورا کیا۔
16 یوں سلیمان کے تمام منصوبے رب کے گھر کی
بنیاد رکھنے سے لے کر اُس کی تکمیل تک پورے ہوئے۔
17 بعد میں سلیمان عصیون جابر اور ایلات گیا۔ یہ
شہر ادوم کے ساحل پر واقع تھے۔ 18 وہاں حیرام بادشاہ

نے اپنے جہاز اور تجربہ کار ملاح بھیجے تاکہ وہ سلیمان کے آدمیوں کے ساتھ مل کر جہازوں کو چلائیں۔ اُنہوں نے اوفیر تک سفر کیا اور وہاں سے سلیمان کے لئے تقریباً 15,000 کلوگرام سونا لے کر آئے۔

سبا کی ملکہ سلیمان سے ملتی ہے

9 سلیمان کی شہرت سبا کی ملکہ تک پہنچ گئی۔ جب اُس نے اُس کے بارے میں سنا تو وہ سلیمان سے ملنے کے لئے روانہ ہوئی تاکہ اُسے مشکل پہیلیاں پیش کر کے اُس کی دانش مندی جانچ لے۔ وہ نہایت بڑے قافلے کے ساتھ یروشلم پہنچی جس کے اونٹ بلسان، کثرت کے سونے اور قیمتی جواہر سے لدے ہوئے تھے۔

ملکہ کی سلیمان سے ملاقات ہوئی تو اُس نے اُس سے وہ تمام مشکل سوالات پوچھے جو اُس کے ذہن میں تھے۔ 2 سلیمان اُس کے ہر سوال کا جواب دے سکا۔ کوئی بھی بات اِتنی پیچیدہ نہیں تھی کہ وہ اُس کا مطلب ملکہ کو بتا نہ سکتا۔ 3 سبا کی ملکہ سلیمان کی حکمت اور اُس کے نئے محل سے بہت متاثر ہوئی۔ 4 اُس نے بادشاہ کی میزوں پر کے مختلف کھانے دیکھے اور یہ کہ اُس کے افسر کس ترتیب سے اُس پر بٹھائے جاتے تھے۔ اُس نے بیروں کی خدمت، اُن کی شاندار وردیوں اور ساقیوں کی شاندار وردیوں پر بھی غور کیا۔ جب اُس نے اِن باتوں کے علاوہ بھسم ہونے والی وہ قربانیاں بھی دیکھیں جو سلیمان رب کے گھر میں چڑھاتا تھا تو ملکہ ہکا بکا رہ گئی۔

5 وہ بول اُٹھی، ”واقعی، جو کچھ مَیں نے اپنے ملک میں آپ کے شاہکاروں اور حکمت کے بارے میں سنا تھا وہ درست ہے۔ 6 جب تک مَیں نے خود آ کر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن حقیقت میں مجھے آپ کی زبردست حکمت کے بارے میں آدھا بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ وہ اُن رپورٹوں سے کہیں زیادہ ہے جو مجھ تک پہنچی تھیں۔ 7 آپ کے لوگ کتنے مبارک ہیں! آپ کے افسر کتنے مبارک ہیں جو مسلسل آپ کے سامنے کھڑے رہتے اور آپ کی دانش بھری باتیں سنتے ہیں! 8 رب آپ کے خدا کی تمجید ہو جس نے آپ کو پسند کر کے اپنے تخت پر بٹھایا تاکہ رب اپنے خدا کی خاطر حکومت کریں۔ آپ کا خدا اسرائیل سے محبت رکھتا ہے، اور وہ اُسے ابد تک قائم رکھنا چاہتا ہے، اِسی لئے اُس نے آپ کو اُن کا بادشاہ بنا دیا ہے تاکہ انصاف اور راست بازی قائم رکھیں۔“

9 پھر ملکہ نے سلیمان کو تقریباً 4,000 کلوگرام سونا، بہت زیادہ بلسان اور جواہر دے دیئے۔ پہلے کبھی بھی اُتنا بلسان اسرائیل میں نہیں لایا گیا تھا جتنا اُس وقت سبا کی ملکہ لائی۔

10 حیرام اور سلیمان کے آدمی اوفیر سے نہ صرف سونا لائے بلکہ اُنہوں نے قیمتی لکڑی اور جواہر بھی اسرائیل تک پہنچائے۔ 11 جتنی قیمتی لکڑی اُن دنوں میں یہوداہ میں درآمد ہوئی اُتنی پہلے کبھی وہاں لائی نہیں گئی تھی۔ اِس لکڑی سے بادشاہ نے رب کے گھر اور اپنے محل کے لئے سیڑھیاں بنوائیں۔ یہ موسیقاروں کے سرود اور ستار بنانے کے لئے بھی استعمال ہوئی۔

12 سلیمان بادشاہ نے اپنی طرف سے سبا کی ملکہ کو بہت سے تحفے دیئے۔ یہ اُن چیزوں سے زیادہ تھے جو ملکہ اپنے ملک سے اُس کے پاس لائی تھی۔ جو بھی ملکہ چاہتی تھی یا اُس نے مانگا وہ اُسے دیا گیا۔ پھر وہ اپنے نوکر

چاکروں اور افسروں کے ہمراہ اپنے وطن واپس چلی گئی۔

سلیمان کی دولت اور شہرت

13 جو سونا سلیمان کو سالانہ ملتا تھا اُس کا وزن تقریباً
23,000 کلو گرام تھا۔ 14 اِس میں وہ ٹیکس شامل
نہیں تھے جو اُسے سوداگروں، تاجروں، عرب بادشاہوں
اور ضلعوں کے افسروں سے ملتے تھے۔ یہ اُسے سونا اور
چاندی دیتے تھے۔
15-16 سلیمان بادشاہ نے 200 بڑی اور 300
چھوٹی ڈھالیں بنوائیں۔ اُن پر سونا منڈھا گیا۔ ہر بڑی
ڈھال کے لئے تقریباً 7 کلو گرام سونا استعمال ہوا اور ہر
چھوٹی ڈھال کے لئے ساڑھے 3 کلو گرام۔ سلیمان نے
اُنہیں 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں محفوظ رکھا۔
17 اِن کے علاوہ بادشاہ نے ہاتھی دانت سے
آراستہ ایک بڑا تخت بنوایا جس پر خالص سونا چڑھایا
گیا۔ 18-19 اُس کے ہر بازو کے ساتھ شیر ببر کا
مجسمہ تھا۔ تخت کچھ اونچا تھا، اور بادشاہ چھ پائے والی
سیڑھی پر چڑھ کر اُس پر بیٹھتا تھا۔ دائیں اور بائیں طرف
ہر پائے پر شیر ببر کا مجسمہ تھا۔ پاؤں کے لئے سونے کی
چوکی بنائی گئی تھی۔ اِس قسم کا تخت کسی اَور سلطنت میں
نہیں پایا جاتا تھا۔
20 سلیمان کے تمام پیالے سونے کے تھے، بلکہ
'لبنان کا جنگل' نامی محل میں تمام برتن خالص سونے
کے تھے۔ کوئی بھی چیز چاندی کی نہیں تھی، کیونکہ
سلیمان کے زمانے میں چاندی کی کوئی قدر نہیں تھی۔
21 بادشاہ کے اپنے بحری جہاز تھے جو حیرام کے بندوں
کے ساتھ مل کر مختلف جگہوں پر جاتے تھے۔ ہر تین
سال کے بعد وہ سونے چاندی، ہاتھی دانت، بندروں اور
موروں سے لدے ہوئے واپس آتے تھے۔
22 سلیمان کی دولت اور حکمت دنیا کے تمام
بادشاہوں سے کہیں زیادہ تھی۔ 23 دنیا کے تمام بادشاہ
اُس سے ملنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ وہ حکمت
سن لیں جو اللہ نے اُس کے دل میں ڈال دی تھی۔
24 سال بہ سال جو بھی سلیمان کے دربار میں آتا وہ
کوئی نہ کوئی تحفہ لاتا۔ یوں اُسے سونے چاندی کے برتن،
قیمتی لباس، ہتھیار، بلسان، گھوڑے اور خچر ملتے رہے۔
25 گھوڑوں اور رتھوں کو رکھنے کے لئے سلیمان
کے 4,000 تھان تھے۔ اُس کے 12,000
گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے رتھوں کے لئے مخصوص کئے
گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس رکھے۔
26 سلیمان اُن تمام بادشاہوں کا حکمران تھا جو دریائے
فرات سے لے کر فلستیوں کے ملک کی مصری سرحد تک
حکومت کرتے تھے۔ 27 بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث
چاندی پتھر جیسی عام ہو گئی اور دیودار کی قیمتی لکڑی
مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کی انجیر توت کی سستی
لکڑی جیسی عام ہو گئی۔ 28 بادشاہ کے گھوڑے مصر اور
دیگر کئی ملکوں سے درآمد ہوتے تھے۔

سلیمان کی موت

29 سلیمان کی زندگی کے بارے میں مزید باتیں شروع
سے لے کر آخر تک 'ناتن نبی کی تاریخ،' سَیلا کے رہنے
والے نبی اخیاہ کی کتاب 'اخیاہ کی نبوّت' اور یُربعام بن
نباط سے متعلق کتاب 'عِدّو غیب بین کی رویائیں' میں
درج ہیں۔
30 سلیمان 40 سال کے دوران پورے اسرائیل پر
حکومت کرتا رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ 31 جب

وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس
حصے میں دفن کیا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس
کا بیٹا رحبعام تخت نشین ہوا۔

شمالی قبیلے الگ ہو جاتے ہیں

10 رحبعام سِکم گیا، کیونکہ وہاں تمام اسرائیلی
اُسے بادشاہ مقرر کرنے کے لئے جمع ہو
گئے تھے۔ 2 یُربعام بن نباط یہ خبر سنتے ہی مصر سے
جہاں اُس نے سلیمان بادشاہ سے بھاگ کر پناہ لی تھی
اسرائیل واپس آیا۔ 3 اسرائیلیوں نے اُسے بُلایا تاکہ اُس
کے ساتھ سِکم جائیں۔ جب پہنچا تو اسرائیل کی پوری
جماعت یُربعام کے ساتھ مل کر رحبعام سے ملنے گئی۔
اُنہوں نے بادشاہ سے کہا، 4 ''جو جوا آپ کے باپ نے
ہم پر ڈال دیا تھا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، اور جو وقت اور
پیسے ہمیں بادشاہ کی خدمت میں صَرف کرنے تھے وہ
ناقابلِ برداشت تھے۔ اب دونوں کو کم کر دیں۔ پھر
ہم خوشی سے آپ کی خدمت کریں گے۔''
5 رحبعام نے جواب دیا، ''مجھے تین دن کی مہلت
دیں، پھر دوبارہ میرے پاس آئیں۔'' چنانچہ لوگ چلے
گئے۔ 6 پھر رحبعام بادشاہ نے اُن بزرگوں سے مشورہ
کیا جو سلیمان کے جیتے جی بادشاہ کی خدمت کرتے رہے
تھے۔ اُس نے پوچھا، ''آپ کا کیا خیال ہے؟ مَیں اِن
لوگوں کو کیا جواب دوں؟'' 7 بزرگوں نے جواب دیا،
''ہمارا مشورہ ہے کہ اِس وقت اُن سے مہربانی سے
پیش آ کر اُن سے اچھا سلوک کریں اور نرم جواب دیں۔
اگر آپ ایسا کریں تو وہ ہمیشہ آپ کے وفادار خادم بنے
رہیں گے۔''
8 لیکن رحبعام نے بزرگوں کا مشورہ رد کر کے اُس کی
خدمت میں حاضر اُن جوانوں سے مشورہ کیا جو اُس کے
ساتھ پروان چڑھے تھے۔ 9 اُس نے پوچھا، ''مَیں اِس
قوم کو کیا جواب دوں؟ یہ تقاضا کر رہے ہیں کہ مَیں وہ
جوا ہلکا کر دوں جو میرے باپ نے اُن پر ڈال دیا۔''
10 جو جوان اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے اُنہوں
نے کہا، ''اچھا، یہ لوگ تقاضا کر رہے ہیں کہ آپ کے
باپ کا جوا ہلکا کیا جائے؟ اُنہیں بتا دینا، 'میری چھوٹی
اُنگلی میرے باپ کی کمر سے زیادہ موٹی ہے! 11 بے شک
جو جوا اُس نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا،
لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ
نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے
تادیب کروں گا'!''
12 تین دن کے بعد جب یُربعام تمام اسرائیلیوں کے
ساتھ رحبعام کا فیصلہ سننے کے لئے واپس آیا 13 تو بادشاہ
نے اُنہیں سخت جواب دیا۔ بزرگوں کا مشورہ رد کر کے
14 اُس نے اُنہیں جوانوں کا جواب دیا، ''بے شک جو
جوا میرے باپ نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل
تھا، لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ
نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے
تادیب کروں گا!'' 15 یوں رب کی مرضی پوری ہوئی کہ
رحبعام لوگوں کی بات نہیں مانے گا۔ کیونکہ اب رب کی
وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو سَیلا کے نبی اخیاہ نے یُربعام
بن نباط کو بتائی تھی۔
16 جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ بادشاہ ہماری بات
سننے کے لئے تیار نہیں ہے تو اُنہوں نے اُس سے کہا،
''نہ ہمیں داؤد سے میراث میں کچھ ملے گا، نہ یسّی کے
بیٹے سے کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اے اسرائیل، سب
اپنے اپنے گھر واپس چلیں! اے داؤد، اب اپنا گھر خود

سنبھال لو!‘‘ یہ کہہ کر وہ سب چلے گئے۔
17 صرف یہوداہ کے قبیلے کے شہروں میں رہنے والے
اسرائیلی رحبعام کے تحت رہے۔ 18 پھر رحبعام بادشاہ نے
بے گاریوں پر مقرر افسر ادونیرام کو شمالی قبیلوں کے پاس
بھیج دیا، لیکن اُسے دیکھ کر لوگوں نے اُسے سنگسار کیا۔
تب رحبعام جلدی سے اپنے رتھ پر سوار ہوا اور بھاگ کر
یروشلم پہنچ گیا۔
19 یوں اسرائیل کے شمالی قبیلے داؤد کے شاہی
گھرانے سے الگ ہو گئے اور آج تک اُس کی حکومت
نہیں مانتے۔

رحبعام کو اسرائیل سے لڑنے کی اجازت نہیں ملتی

11 جب رحبعام یروشلم پہنچا تو اُس نے یہوداہ
اور بن یمین کے قبیلوں کے چیدہ چیدہ
فوجیوں کو اسرائیل سے جنگ کرنے کے لئے بُلایا۔
1,80,000 مرد جمع ہوئے تاکہ رحبعام کے لئے
اسرائیل پر دوبارہ قابو پائیں۔ 2 لیکن عین اُس وقت مردِ
خدا سمعیاہ کو رب کی طرف سے پیغام ملا، 3 ’’یہوداہ
کے بادشاہ رحبعام بن سلیمان اور یہوداہ اور بن یمین
کے تمام افراد کو اطلاع دے، 4 ’رب فرماتا ہے کہ
اپنے بھائیوں سے جنگ مت کرنا۔ ہر ایک اپنے
اپنے گھر واپس چلا جائے، کیونکہ جو کچھ ہوا ہے وہ
میرے حکم پر ہوا ہے۔‘ ‘‘
تب وہ رب کی سن کر یُربعام سے لڑنے سے
باز آئے۔

رحبعام کی قلعہ بندی

5 رحبعام کا دار الحکومت یروشلم رہا۔ یہوداہ میں اُس نے
ذیل کے شہروں کی قلعہ بندی کی: 6 بیت لحم، عیطام،
تقوع، 7 بیت صور، سوکہ، عدُلام، 8 جات، مریسہ،
زیف، 9 ادورایم، لکیس، عزیقہ، 10 صُرعہ، ایالون اور
حبرون۔ یہوداہ اور بن یمین کے اِن قلعہ بند شہروں
کو 11 مضبوط کر کے رحبعام نے ہر شہر پر افسر مقرر
کئے۔ اُن میں اُس نے خوراک، زیتون کے تیل اور مَے
کا ذخیرہ کر لیا 12 اور ساتھ ساتھ اُن میں ڈھالیں اور
نیزے بھی رکھے۔ اِس طرح اُس نے اُنہیں بہت مضبوط
بنا کر یہوداہ اور بن یمین پر اپنی حکومت محفوظ کر لی۔

امام اور لاوی یہوداہ میں منتقل ہو جاتے ہیں

13 گو امام اور لاوی تمام اسرائیل میں بکھرے رہتے
تھے تو بھی اُنہوں نے رحبعام کا ساتھ دیا۔ 14 اپنی
چراگاہوں اور ملکیت کو چھوڑ کر وہ یہوداہ اور یروشلم میں
آباد ہوئے، کیونکہ یُربعام اور اُس کے بیٹوں نے اُنہیں
امام کی حیثیت سے رب کی خدمت کرنے سے روک
دیا تھا۔ 15 اُن کی جگہ اُس نے اپنے ذاتی امام مقرر
کئے جو اونچی جگہوں پر کے مندروں کو سنبھالتے ہوئے
بکرے کے دیوتاؤں اور بچھڑے کے بُتوں کی خدمت
کرتے تھے۔ 16 لاویوں کی طرح تمام قبیلوں کے بہت
سے ایسے لوگ یہوداہ میں منتقل ہوئے جو پورے دل
سے رب اسرائیل کے خدا کے طالب رہے تھے۔ وہ
یروشلم آئے تاکہ رب اپنے باپ دادا کے خدا کو قربانیاں
پیش کر سکیں۔ 17 یہوداہ کی سلطنت نے ایسے لوگوں
سے تقویت پائی۔ وہ رحبعام بن سلیمان کے لئے تین
سال تک مضبوطی کا سبب تھے، کیونکہ تین سال تک
یہوداہ داؤد اور سلیمان کے اچھے نمونے پر چلتا رہا۔

رحبعام کا خاندان

18 رحبعام کی شادی محلت سے ہوئی جو یریموت اور
ابی خیل کی بیٹی تھی۔ یریموت داؤد کا بیٹا اور ابی خیل
اِلیاب بن یسّی کی بیٹی تھی۔ 19 محلت کے تین بیٹے
یعوس، سمریاہ اور زہم پیدا ہوئے۔ 20 بعد میں رحبعام کی
معکہ بنت ابی سلوم سے شادی ہوئی۔ اِس رشتے سے چار
بیٹے ابیاہ، عتّی، زیزا اور سلومیت پیدا ہوئے۔ 21 رحبعام
کی 18 بیویاں اور 60 داشتائیں تھیں۔ اِن کے کُل 28
بیٹے اور 60 بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن معکہ بنت ابی سلوم
رحبعام کو سب سے زیادہ پیاری تھی۔ 22 اُس نے معکہ
کے پہلوٹھے ابیاہ کو اُس کے بھائیوں کا سربراہ بنا دیا اور
مقرر کیا کہ یہ بیٹا میرے بعد بادشاہ بنے گا۔ 23 رحبعام
نے اپنے بیٹوں سے بڑی سمجھ داری کے ساتھ سلوک
کیا، کیونکہ اُس نے اُنہیں الگ الگ کر کے یہوداہ اور بن
یمین کے پورے قبائلی علاقے اور تمام قلعہ بند شہروں
میں بسا دیا۔ ساتھ ساتھ وہ اُنہیں کثرت کی خوراک اور
بیویاں مہیا کرتا رہا۔

مصر کی یہوداہ پر فتح

12 جب رحبعام کی سلطنت زور پکڑ کر مضبوط
ہو گئی تو اُس نے تمام اسرائیل سمیت
رب کی شریعت کو ترک کر دیا۔ 2 اُن کی رب سے
بےوفائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ رحبعام کی حکومت کے پانچویں
سال میں مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ
کیا۔ 3 اُس کی فوج بہت بڑی تھی۔ 1,200 رتھوں
کے علاوہ 60,000 گھڑسوار اور لبیا، سُکّیوں کے
ملک اور ایتھوپیا کے بےشمار پیادہ سپاہی تھے۔ 4 یکے
بعد دیگرے یہوداہ کے قلعہ بند شہروں پر قبضہ کرتے
کرتے مصری بادشاہ یروشلم تک پہنچ گیا۔
5 تب سمعیاہ نبی رحبعام اور یہوداہ کے اُن بزرگوں
کے پاس آیا جنہوں نے سیسق کے آگے آگے بھاگ کر
یروشلم میں پناہ لی تھی۔ اُس نے اُن سے کہا، ”رب فرماتا
ہے، ’تم نے مجھے ترک کر دیا ہے، اِس لئے اب مَیں
تمہیں ترک کر کے سیسق کے حوالے کر دوں گا‘۔“
6 یہ پیغام سن کر رحبعام اور یہوداہ کے بزرگوں نے بڑی
انکساری کے ساتھ تسلیم کیا کہ رب ہی عادل ہے۔ 7 اُن
کی یہ عاجزی دیکھ کر رب نے سمعیاہ سے کہا، ”چونکہ
اُنہوں نے بڑی خاک ساری سے اپنا غلط رویہ تسلیم کر
لیا ہے اِس لئے مَیں اُنہیں تباہ نہیں کروں گا بلکہ جلد
ہی اُنہیں رِہا کروں گا۔ میرا غضب سیسق کے ذریعے
یروشلم پر نازل نہیں ہو گا۔ 8 لیکن وہ اِس قوم کو ضرور
اپنے تابع کر رکھے گا۔ تب وہ سمجھ لیں گے کہ میری
خدمت کرنے اور دیگر ممالک کے بادشاہوں کی خدمت
کرنے میں کیا فرق ہے۔“
9 مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ کرتے
وقت رب کے گھر اور شاہی محل کے تمام خزانے لُوٹ
لئے۔ سونے کی وہ ڈھالیں بھی چھین لی گئیں جو سلیمان
نے بنوائی تھیں۔ 10 اِن کی جگہ رحبعام نے پیتل کی
ڈھالیں بنوائیں اور اُنہیں اُن محافظوں کے افسروں کے
سپرد کیا جو شاہی محل کے دروازے کی پہرا داری کرتے
تھے۔ 11 جب بھی بادشاہ رب کے گھر میں جاتا تب
محافظ یہ ڈھالیں اُٹھا کر ساتھ لے جاتے۔ اِس کے
بعد وہ اُنہیں پہرے داروں کے کمرے میں واپس لے
جاتے تھے۔
12 چونکہ رحبعام نے بڑی انکساری سے اپنا غلط رویہ
تسلیم کیا اِس لئے رب کا اُس پر غضب ٹھنڈا ہو گیا، اور

وہ پورے طور پر تباہ نہ ہوا۔ درحقیقت یہوداہ میں اب
تک کچھ نہ کچھ پایا جاتا تھا جو اچھا تھا۔

رحبعام کی موت

13 رحبعام کی سلطنت نے دوبارہ تقویت پائی، اور
یروشلم میں رہ کر وہ اپنی حکومت جاری رکھ سکا۔ 41
سال کی عمر میں وہ تخت نشین ہوا تھا، اور وہ 17 سال
بادشاہ رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا، وہ شہر جسے
رب نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا تاکہ اُس
میں اپنا نام قائم کرے۔ اُس کی ماں نعمہ عمونی تھی۔
14 رحبعام نے اچھی زندگی نہ گزاری، کیونکہ وہ پورے دل
سے رب کا طالب نہ رہا تھا۔
15 باقی جو کچھ رحبعام کی حکومت کے دوران شروع
سے لے کر آخر تک ہوا اُس کا سمعیاہ نبی اور غیب
بین عِدّو کی تاریخی کتاب میں بیان ہے۔ وہاں اُس کے
نسب نامے کا ذکر بھی ہے۔ دونوں بادشاہوں رحبعام اور
یُربعام کے جیتے جی اُن کے درمیان جنگ جاری رہی۔
16 جب رحبعام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے
یروشلم کے اُس حصے میں دفنایا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا
ہے۔ پھر اُس کا بیٹا ابیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ ابیاہ

13 ابیاہ اسرائیل کے بادشاہ یُربعام اوّل کی
حکومت کے 18ویں سال میں یہوداہ کا
بادشاہ بنا۔ 2 وہ تین سال بادشاہ رہا، اور اُس کا دار
الحکومت یروشلم تھا۔ اُس کی ماں معکہ بنت اُوری ایل جِبعہ
کی رہنے والی تھی۔
ایک دن ابیاہ اور یُربعام کے درمیان جنگ چھڑ
گئی۔ 3 4,00,000 تجربہ کار فوجیوں کو جمع کر
کے ابیاہ یُربعام سے لڑنے کے لئے نکلا۔ یُربعام
8,00,000 تجربہ کار فوجیوں کے ساتھ اُس کے
مقابل صف آرا ہوا۔ 4 پھر ابیاہ نے افرائیم کے پہاڑی
علاقے کے پہاڑ صمریم پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا،
"یُربعام اور تمام اسرائیلیو، میری بات سنیں! 5 کیا
آپ کو نہیں معلوم کہ رب اسرائیل کے خدا نے داؤد
سے نمک کا ابدی عہد باندھ کر اُسے اور اُس کی اولاد کو
ہمیشہ کے لئے اسرائیل کی سلطنت عطا کی ہے؟ 6 تو بھی
سلیمان بن داؤد کا ملازم یُربعام بن نباط اپنے مالک
کے خلاف اُٹھ کر باغی ہو گیا۔ 7 اُس کے اردگرد کچھ
بدمعاش جمع ہوئے اور رحبعام بن سلیمان کی مخالفت
کرنے لگے۔ اُس وقت وہ جوان اور ناتجربہ کار تھا، اِس
لئے اُن کا صحیح مقابلہ نہ کر سکا۔
8 اور اب آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ ہم رب کی
بادشاہی پر فتح پا سکتے ہیں، اُسی بادشاہی پر جو داؤد کی اولاد
کے ہاتھ میں ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی فوج بہت
ہی بڑی ہے، اور کہ سونے کے بچھڑے آپ کے ساتھ
ہیں، وہی بُت جو یُربعام نے آپ کی پوجا کے لئے تیار
کر رکھے ہیں۔ 9 لیکن آپ نے رب کے اماموں یعنی
ہارون کی اولاد کو لاویوں سمیت ملک سے نکال کر اُن کی
جگہ ایسے پجاری خدمت کے لئے مقرر کئے جیسے بُت
پرست قوموں میں پائے جاتے ہیں۔ جو بھی چاہتا ہے
کہ اُسے مخصوص کر کے امام بنایا جائے اُسے صرف ایک
جوان بَیل اور سات مینڈھے پیش کرنے کی ضرورت
ہے۔ یہ اِن نام نہاد خداؤں کا پجاری بننے کے لئے
کافی ہے۔
10 لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے رب ہی ہمارا خدا

ہے۔ ہم نے اُسے ترک نہیں کیا۔ صرف ہارون کی
اولاد ہی ہمارے امام ہیں۔ صرف یہ اور لاوی رب کی
خدمت کرتے ہیں۔ 11 یہی صبح شام اُسے بھسم ہونے
والی قربانیاں اور خوشبو دار بخور پیش کرتے ہیں۔ پاک
میز پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں رکھنا اور سونے کے
شمع دان کے چراغ جلانا اِن ہی کی ذمہ داری رہی ہے۔
غرض، ہم رب اپنے خدا کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں
جبکہ آپ نے اُسے ترک کر دیا ہے۔ 12 چنانچہ اللہ
ہمارے ساتھ ہے۔ وہی ہمارا راہنما ہے، اور اُس کے امام
تُرم بجا کر آپ سے لڑنے کا اعلان کریں گے۔ اسرائیل
کے مردو، خبردار! رب اپنے باپ دادا کے خدا سے مت
لڑنا۔ یہ جنگ آپ جیت ہی نہیں سکتے!"
13 اِتنے میں یرُبعام نے چپکے سے کچھ دستوں کو
یہوداہ کی فوج کے پیچھے بھیج دیا تاکہ وہاں تاک میں
بیٹھ جائیں۔ یوں اُس کی فوج کا ایک حصہ یہوداہ کی
فوج کے سامنے اور دوسرا حصہ اُس کے پیچھے تھا۔
14 اچانک یہوداہ کے فوجیوں کو پتا چلا کہ دشمن سامنے
اور پیچھے سے ہم پر حملہ کر رہا ہے۔ چیختے چلّاتے ہوئے
اُنہوں نے رب سے مدد مانگی۔ اماموں نے اپنے تُرم
بجائے 15 اور یہوداہ کے مردوں نے جنگ کا نعرہ لگایا۔
جب اُن کی آوازیں بلند ہوئیں تو اللہ نے یرُبعام اور
تمام اسرائیلیوں کو شکست دے کر ابیاہ اور یہوداہ کی فوج
کے سامنے سے بھگا دیا۔ 16 اسرائیلی فرار ہوئے، لیکن
اللہ نے اُنہیں یہوداہ کے حوالے کر دیا۔ 17 ابیاہ اور
اُس کے لوگ اُنہیں بڑا نقصان پہنچا سکے۔ اسرائیل
کے 5,00,000 تجربہ کار فوجی میدانِ جنگ میں
مارے گئے۔ 18 اُس وقت اسرائیل کی بڑی بے عزتی
ہوئی جبکہ یہوداہ کو تقویت ملی۔ کیونکہ وہ رب اپنے
باپ دادا کے خدا پر بھروسا رکھتے تھے۔
19 ابیاہ نے یرُبعام کا تعاقب کرتے کرتے اُس سے
تین شہر گرد و نواح کی آبادیوں سمیت چھین لئے، بیت
ایل، یسانہ اور عِفرون۔ 20 ابیاہ کے جیتے جی یرُبعام
دوبارہ تقویت نہ پا سکا، اور تھوڑی دیر کے بعد رب نے
اُسے مار دیا۔ 21 اُس کے مقابلے میں ابیاہ کی طاقت
بڑھتی گئی۔ اُس کی 14 بیویوں کے 22 بیٹے اور 16
بیٹیاں پیدا ہوئیں۔
22 باقی جو کچھ ابیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا اور کہا، وہ عِدّو نبی کی کتاب میں بیان
کیا گیا ہے۔

14 جب ابیاہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا
تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں دفنایا گیا
جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا آسا تخت
نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ آسا

آسا کی حکومت کے تحت ملک میں 10 سال تک
امن و امان قائم رہا۔ 2 آسا وہ کچھ کرتا رہا جو رب اُس
کے خدا کے نزدیک اچھا اور ٹھیک تھا۔ 3 اُس نے اجنبی
معبودوں کی قربان گاہوں کو اونچی جگہوں کے مندروں
سمیت گرا کر دیوتاؤں کے لئے مخصوص کئے گئے ستونوں
کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور یسیرت دیوی کے کھمبے کاٹ
ڈالے۔ 4 ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے باشندوں کو
ہدایت دی کہ وہ رب اپنے باپ دادا کے خدا کے طالب
ہوں اور اُس کے احکام کے تابع رہیں۔ 5 یہوداہ کے
تمام شہروں سے اُس نے بخور کی قربان گاہیں اور اونچی
جگہوں کے مندر دُور کر دیئے۔ چنانچہ اُس کی حکومت

کے دوران بادشاہی میں سکون رہا۔
6 امن و امان کے اِن سالوں کے دوران آسا یہوداہ
میں کئی شہروں کی قلعہ بندی کر سکا۔ جنگ کا خطرہ نہیں
تھا، کیونکہ رب نے اُسے سکون مہیا کیا۔ 7 بادشاہ نے
یہوداہ کے باشندوں سے کہا، ”آئیں، ہم اِن شہروں کی
قلعہ بندی کریں! ہم اِن کے اردگرد فصیلیں بنا کر اُنہیں
بُرجوں، دروازوں اور کُنڈوں سے مضبوط کریں۔ کیونکہ
اب تک ملک ہمارے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ ہم رب
اپنے خدا کے طالب رہے ہیں اِس لئے اُس نے ہمیں
چاروں طرف صلح سلامتی مہیا کی ہے۔“ چنانچہ قلعہ بندی
کا کام شروع ہوا بلکہ تکمیل تک پہنچ سکا۔

ایتھوپیا پر فتح

8 آسا کی فوج میں بڑی ڈھالوں اور نیزوں سے
لیس یہوداہ کے 3,00,000 افراد تھے۔ اِس کے
علاوہ چھوٹی ڈھالوں اور کمانوں سے مسلح بن یمین کے
2,80,000 افراد تھے۔ سب تجربہ کار فوجی تھے۔
9 ایک دن ایتھوپیا کے بادشاہ زارح نے یہوداہ پر حملہ
کیا۔ اُس کے بے شمار فوجی اور 300 رتھ تھے۔ بڑھتے
بڑھتے وہ مریسہ تک پہنچ گیا۔ 10 آسا اُس کا مقابلہ کرنے
کے لئے نکلا۔ وادیٔ صفاتہ میں دونوں فوجیں لڑنے
کے لئے صف آرا ہوئیں۔ 11 آسا نے رب اپنے خدا
سے التماس کی، ”اے رب، صرف تُو ہی بے بسوں کو
طاقت وروں کے حملوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اے
رب ہمارے خدا، ہماری مدد کر! کیونکہ ہم تجھ پر بھروسا
رکھتے ہیں۔ تیرا ہی نام لے کر ہم اِس بڑی فوج کا
مقابلہ کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ اے رب، تُو ہی ہمارا
خدا ہے۔ ایسا نہ ہونے دے کہ انسان تیری مرضی کی
خلاف ورزی کرنے میں کامیاب ہو جائے۔“
12 تب رب نے آسا اور یہوداہ کے دیکھتے دیکھتے دشمن
کو شکست دی۔ ایتھوپیا کے فوجی فرار ہوئے، 13 اور آسا
نے اپنے فوجیوں کے ساتھ جرار تک اُن کا تعاقب کیا۔
دشمن کے اِتنے افراد ہلاک ہوئے کہ اُس کی فوج بعد میں
بحال نہ ہو سکی۔ رب خود اور اُس کی فوج نے دشمن
کو تباہ کر دیا تھا۔ یہوداہ کے مردوں نے بہت سا مال
لُوٹ لیا۔ 14 وہ جرار کے اردگرد کے شہروں پر بھی قبضہ
کرنے میں کامیاب ہوئے، کیونکہ مقامی لوگوں میں رب
کی دہشت پھیل گئی تھی۔ نتیجے میں اِن شہروں سے بھی
بہت سا مال چھین لیا گیا۔ 15 اِس مہم کے دوران اُنہوں
نے گلہ بانوں کی خیمہ گاہوں پر بھی حملہ کیا اور اُن سے
کثرت کی بھیڑ بکریاں اور اونٹ لُوٹ کر اپنے ساتھ
یروشلم لے آئے۔

آسا رب سے عہد کی تجدید کرتا ہے

15 اللہ کا روح عزریاہ بن عودید پر نازل ہوا،
2 اور وہ آسا سے ملنے کے لئے نکلا اور
کہا، ”اے آسا اور یہوداہ اور بن یمین کے تمام باشندو،
میری بات سنو! رب تمہارے ساتھ ہے اگر تم اُسی
کے ساتھ رہو۔ اگر تم اُس کے طالب رہو تو اُسے پا لو
گے۔ لیکن جب بھی تم اُسے ترک کرو تو وہ تم ہی کو
ترک کرے گا۔ 3 لمبے عرصے تک اسرائیلی حقیقی خدا کے
بغیر زندگی گزارتے رہے۔ نہ کوئی امام تھا جو اُنہیں اللہ
کی راہ سکھاتا، نہ شریعت۔ 4 لیکن جب کبھی وہ مصیبت
میں پھنس جاتے تو دوبارہ رب اسرائیل کے خدا کے پاس
لوٹ آتے۔ وہ اُسے تلاش کرتے اور نتیجے میں اُسے پا
لیتے۔ 5 اُس زمانے میں سفر کرنا خطرناک ہوتا تھا، کیونکہ

امن و امان کہیں نہیں تھا۔ 6 ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ اور ایک شہر دوسرے کے ساتھ لڑتا رہتا تھا۔ اِس کے پیچھے اللہ کا ہاتھ تھا۔ وہی اُنہیں ہر قسم کی مصیبت میں ڈالتا رہا۔ 7 لیکن جہاں تک تمہارا تعلق ہے، مضبوط ہو اور ہمت نہ ہارو۔ اللہ ضرور تمہاری محنت کا اجر دے گا۔"

8 جب آسا نے عودید کے بیٹے عزریاہ نبی کی پیش گوئی سنی تو اُس کا حوصلہ بڑھ گیا، اور اُس نے اپنے پورے علاقے کے گھنونے بُتوں کو دُور کر دیا۔ اِس میں یہوداہ اور بن یمین کے علاوہ افرائیم کے پہاڑی علاقے کے وہ شہر شامل تھے جن پر اُس نے قبضہ کر لیا تھا۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُس قربان گاہ کی مرمت کروائی جو رب کے گھر کے دروازے کے سامنے تھی۔ 9 پھر اُس نے یہوداہ اور بن یمین کے تمام لوگوں کو یروشلم بُلایا۔ اُن اسرائیلیوں کو بھی دعوت ملی جو افرائیم، منسّی اور شمعون کے قبائلی علاقوں سے منتقل ہو کر یہوداہ میں آباد ہوئے تھے۔ کیونکہ بے شمار لوگ یہ دیکھ کر کہ رب آسا کا خدا اُس کے ساتھ ہے اسرائیل سے نکل کر یہوداہ میں جا بسے تھے۔

10 آسا بادشاہ کی حکومت کے 15ویں سال اور تیسرے مہینے میں سب یروشلم میں جمع ہوئے۔ 11 وہاں اُنہوں نے لُوٹے ہوئے مال میں سے رب کو 700 بَیل اور 7,000 بھیڑ بکریاں قربان کر دیں۔ 12 اُنہوں نے عہد باندھا، 'ہم پورے دل و جان سے رب اپنے باپ دادا کے خدا کے طالب رہیں گے۔ 13 اور جو رب اسرائیل کے خدا کا طالب نہیں رہے گا اُسے سزائے موت دی جائے گی، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت۔' 14 بلند آواز سے اُنہوں نے قسم کھا کر رب سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا۔ ساتھ ساتھ تُرم اور نرسنگے بجتے رہے۔ 15 یہ عہد تمام یہوداہ کے لئے خوشی کا باعث تھا، کیونکہ اُنہوں نے پورے دل سے قسم کھا کر اُسے باندھا تھا۔ اور چونکہ وہ پورے دل سے خدا کے طالب تھے اِس لئے وہ اُسے پا بھی سکے۔ نتیجے میں رب نے اُنہیں چاروں طرف امن و امان مہیا کیا۔

16 آسا کی ماں معکہ بادشاہ کی ماں ہونے کے باعث بہت اثر و رسوخ رکھتی تھی۔ لیکن آسا نے یہ عُہدہ ختم کر دیا جب ماں نے یسیرت دیوی کا گھنونا کھمبا بنوا لیا۔ آسا نے یہ بُت کٹوا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وادیٔ قدرون میں جلا دیا۔ 17 افسوس کہ اُس نے اسرائیل کی اونچی جگہوں کے مندروں کو دُور نہ کیا۔ تو بھی آسا اپنے جیتے جی پورے دل سے رب کا وفادار رہا۔ 18 سونا چاندی اور باقی جتنی چیزیں اُس کے باپ اور اُس نے رب کے لئے مخصوص کی تھیں اُن سب کو وہ رب کے گھر میں لایا۔

19 آسا کی حکومت کے 35ویں سال تک جنگ دوبارہ نہ چھڑی۔

شام کے ساتھ آسا کا معاہدہ

16 آسا کی حکومت کے 36ویں سال میں اسرائیل کے بادشاہ بعشا نے یہوداہ پر حملہ کر کے رامہ شہر کی قلعہ بندی کی۔ مقصد یہ تھا کہ نہ کوئی یہوداہ کے ملک میں داخل ہو سکے، نہ کوئی وہاں سے نکل سکے۔

2 جواب میں آسا نے شام کے بادشاہ بن ہدد کے پاس وفد بھیجا جس کا دار الحکومت دمشق تھا۔ اُس نے رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں کی سونا چاندی

وفد کے سپرد کر کے دمشق کے بادشاہ کو پیغام بھیجا،
3 ”میرا آپ کے ساتھ عہد ہے جس طرح میرے باپ
کا آپ کے باپ کے ساتھ عہد تھا۔ گزارش ہے کہ آپ
سونے چاندی کا یہ تحفہ قبول کر کے اسرائیل کے بادشاہ
بعشا کے ساتھ اپنا عہد منسوخ کر دیں تاکہ وہ میرے ملک
سے نکل جائے۔“

4 بن ہدد متفق ہوا۔ اُس نے اپنے فوجی افسروں کو
اسرائیل کے شہروں پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا تو
اُنہوں نے عیون، دان، ابیل مائم اور نفتالی کے اُن تمام
شہروں پر قبضہ کر لیا جن میں شاہی گودام تھے۔ 5 جب
بعشا کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے رامہ کی قلعہ بندی
کرنے سے باز آ کر اپنی یہ مہم چھوڑ دی۔

6 پھر آسا بادشاہ نے یہوداہ کے تمام مردوں کی بھرتی
کر کے اُنہیں رامہ بھیج دیا تاکہ وہ اُن تمام پتھروں اور
شہتیروں کو اُٹھا کر لے جائیں جن سے بعشا بادشاہ رامہ
کی قلعہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ اِس سامان سے آسا نے جِبع
اور مِصفاہ شہروں کی قلعہ بندی کی۔

آسا کے آخری سال اور موت

7 اُس وقت حنانی غیب بین یہوداہ کے بادشاہ آسا کو
ملنے آیا۔ اُس نے کہا، ”افسوس کہ آپ نے رب اپنے
خدا پر اعتماد نہ کیا بلکہ اَرام کے بادشاہ پر، کیونکہ اِس کا بُرا
نتیجہ نکلا ہے۔ رب شام کے بادشاہ کی فوج کو آپ کے
حوالے کرنے کے لئے تیار تھا، لیکن اب یہ موقع جاتا رہا
ہے۔ 8 کیا آپ بھول گئے ہیں کہ ایتھوپیا اور لبیا کی کتنی
بڑی فوج آپ سے لڑنے آئی تھی؟ اُن کے ساتھ کثرت
کے رتھ اور گھڑسوار بھی تھے۔ لیکن اُس وقت آپ نے
رب پر اعتماد کیا، اور جواب میں اُس نے اُنہیں آپ کے
حوالے کر دیا۔ 9 رب تو اپنی نظر پوری رُوئے زمین پر
دوڑاتا رہتا ہے تاکہ اُن کی تقویت کرے جو پوری
وفاداری سے اُس سے لپٹے رہتے ہیں۔ آپ کی احمقانہ
حرکت کی وجہ سے آپ کو اب سے متواتر جنگیں تنگ
کرتی رہیں گی۔“ 10 یہ سن کر آسا غصے سے لال پیلا
ہو گیا۔ آپے سے باہر ہو کر اُس نے حکم دیا کہ نبی کو
گرفتار کر کے اُس کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونکو۔ اُس وقت
سے آسا اپنی قوم کے کئی لوگوں پر ظلم کرنے لگا۔

11 باقی جو کچھ شروع سے لے کر آخر تک آسا کی
حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ یہوداہ و اسرائیل کی
تاریخ' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ 12 حکومت کے
39ویں سال میں اُس کے پاؤں کو بیماری لگ گئی۔ گو
اُس کی بُری حالت تھی تو بھی اُس نے رب کو تلاش
نہ کیا بلکہ صرف ڈاکٹروں کے پیچھے پڑ گیا۔ 13 حکومت کے
41ویں سال میں آسا مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔
14 اُس نے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر'
کہلاتا ہے اپنے لئے چٹان میں قبر تراشی تھی۔ اب
اُسے اِس میں دفن کیا گیا۔ جنازے کے وقت لوگوں نے
لاش کو ایک پلنگ پر لٹا دیا جو بلسان کے تیل اور مختلف
قسم کے خوشبودار مرہموں سے ڈھانپا گیا تھا۔ پھر اُس کے
احترام میں لکڑی کا زبردست ڈھیر جلایا گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط

17 آسا کے بعد اُس کا بیٹا یہوسفط تخت نشین
ہوا۔ اُس نے یہوداہ کی طاقت بڑھائی تاکہ
وہ اسرائیل کا مقابلہ کر سکے۔ 2 یہوداہ کے تمام قلعہ بند
شہروں میں اُس نے دستے بٹھائے۔ یہوداہ کے پورے
قبائلی علاقے میں اُس نے چوکیاں تیار کر رکھیں اور

اِسی طرح افرائیم کے اُن شہروں میں بھی جو اُس کے
باپ آسا نے اسرائیل سے چھین لئے تھے۔ [3] رب
یہوسفط کے ساتھ تھا، کیونکہ وہ داؤد کے نمونے پر چلتا
تھا اور بعل دیوتاؤں کے پیچھے نہ لگا۔ [4] اسرائیل کے
بادشاہوں کے برعکس وہ اپنے باپ کے خدا کا طالب رہا
اور اُس کے احکام پر عمل کرتا رہا۔ [5] اِسی لئے رب نے
یہوداہ پر یہوسفط کی حکومت کو طاقت ور بنا دیا۔ لوگ
تمام یہوداہ سے آ کر اُسے تحفے دیتے رہے، اور اُسے بڑی
دولت اور عزت ملی۔ [6] رب کی راہوں پر چلتے چلتے اُسے
بڑا حوصلہ ہوا اور نتیجے میں اُس نے اونچی جگہوں کے
مندروں اور یسیرت دیوی کے کھمبوں کو یہوداہ سے دُور
کر دیا۔

[7] اپنی حکومت کے تیسرے سال کے دوران یہوسفط
نے اپنے ملازموں کو یہوداہ کے تمام شہروں میں
بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو رب کی شریعت کی تعلیم دیں۔ اِن
افسروں میں بن خیل، عبدیاہ، زکریاہ، نتنی ایل اور میکایاہ
شامل تھے۔ [8] اُن کے ساتھ 9 لاوی بنام سمعیاہ، تتنیاہ،
زبدیاہ، عساہیل، سمیرا موت، یہونتن، ادونیاہ، طوبیاہ، اور
طوب ادونیاہ تھے۔ اماموں کی طرف سے اِلی سمع اور
یہورام ساتھ گئے۔ [9] رب کی شریعت کی کتاب اپنے
ساتھ لے کر اِن آدمیوں نے یہوداہ میں شہر بہ شہر جا
کر لوگوں کو تعلیم دی۔

[10] اُس وقت یہوداہ کے پڑوسی ممالک پر رب کا خوف
چھا گیا، اور اُنہوں نے یہوسفط سے جنگ کرنے کی
جرأت نہ کی۔ [11] خراج کے طور پر اُسے فلستیوں سے
ہدیئے اور چاندی ملتی تھی، جبکہ عرب اُسے 7,700
مینڈھے اور 7,700 بکرے دیا کرتے تھے۔ [12] یوں
یہوسفط کی طاقت بڑھتی گئی۔ یہوداہ کی کئی جگہوں پر
اُس نے قلعے اور شاہی گودام کے شہر تعمیر کئے۔
[13] ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے شہروں میں ضروریاتِ
زندگی کے بڑے ذخیرے جمع کئے اور یروشلم میں تجربہ کار
فوجی رکھے۔

[14] یہوسفط کی فوج کو کنبوں کے مطابق ترتیب دیا
گیا تھا۔ یہوداہ کے قبیلے کا کمانڈر عدنہ تھا۔ اُس کے
تحت 3,00,000 تجربہ کار فوجی تھے۔ [15] اُس کے
علاوہ یوحنان تھا جس کے تحت 2,80,000 افراد تھے
[16] اور عمسیاہ بن زِکری جس کے تحت 2,00,000
افراد تھے۔ عمسیاہ نے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر رب
کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ [17] بن یمین
کے قبیلے کا کمانڈر اِلیدع تھا جو زبردست فوجی تھا۔ اُس
کے تحت کمان اور ڈھالوں سے لیس 2,00,000
فوجی تھے۔ [18] اُس کے علاوہ یہوزبد تھا جس کے
1,80,000 مسلح آدمی تھے۔

[19] سب فوج میں بادشاہ کی خدمت سرانجام دیتے
تھے۔ اُن میں وہ فوجی نہیں شمار کئے جاتے تھے جنہیں
بادشاہ نے پورے یہوداہ کے قلعہ بند شہروں میں رکھا
ہوا تھا۔

جھوٹے نبیوں اور میکایاہ کا مقابلہ

18 غرض یہوسفط کو بڑی دولت اور عزت
حاصل ہوئی۔ اُس نے اپنے پہلوٹھے کی
شادی اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے کرائی۔
[2] کچھ سال کے بعد وہ اخی اب سے ملنے کے لئے
سامریہ گیا۔ اسرائیل کے بادشاہ نے یہوسفط اور اُس کے
ساتھیوں کے لئے بہت سی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل
ذبح کئے۔ پھر اُس نے یہوسفط کو اپنے ساتھ رامات

جِلعاد سے جنگ کرنے پر اُکسایا۔ 3 اخی اب نے یہوسفط
سے سوال کیا، ”کیا آپ میرے ساتھ رامات جِلعاد
جائیں گے تاکہ اُس پر قبضہ کریں؟“ اُس نے جواب
دیا، ”جی ضرور، ہم تو بھائی ہیں، میری قوم کو اپنی
قوم سمجھیں! ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑنے کے لئے
نکلیں گے۔ 4 لیکن مہربانی کر کے پہلے رب کی مرضی
معلوم کر لیں۔“

5 اسرائیل کے بادشاہ نے 400 نبیوں کو بُلا کر اُن
سے پوچھا، ”کیا ہم رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا مَیں اِس
ارادے سے باز رہوں؟“ نبیوں نے جواب دیا، ”جی،
کریں، کیونکہ اللہ اُسے بادشاہ کے حوالے کر دے گا۔“

6 لیکن یہوسفط مطمئن نہ ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا
یہاں رب کا کوئی نبی نہیں جس سے ہم دریافت کر
سکیں؟“ 7 اسرائیل کا بادشاہ بولا، ”ہاں، ایک تو ہے
جس کے ذریعے ہم رب کی مرضی معلوم کر سکتے ہیں۔
لیکن مَیں اُس سے نفرت کرتا ہوں، کیونکہ وہ میرے
بارے میں کبھی بھی اچھی پیش گوئی نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ
بُری پیش گوئیاں سناتا ہے۔ اُس کا نام میکایاہ بن اِملہ
ہے۔“ یہوسفط نے اعتراض کیا، ”بادشاہ ایسی بات نہ
کہے!“ 8 تب اسرائیل کے بادشاہ نے کسی ملازم کو
بُلا کر حکم دیا، ”میکایاہ بن اِملہ کو فوراً ہمارے پاس
پہنچا دینا!“

9 اخی اب اور یہوسفط اپنے شاہی لباس پہنے ہوئے
سامریہ کے دروازے کے قریب اپنے اپنے تخت پر بیٹھے
تھے۔ یہ ایسی کھلی جگہ تھی جہاں اناج گاہا جاتا تھا۔ تمام
400 نبی وہاں اُن کے سامنے اپنی پیش گوئیاں پیش کر
رہے تھے۔ 10 ایک نبی بنام صِدقیاہ بن کنعانہ نے اپنے
لئے لوہے کے سینگ بنا کر اعلان کیا، ”رب فرماتا ہے
کہ اِن سینگوں سے تُو شام کے فوجیوں کو مار مار کر ہلاک
کر دے گا۔“

11 دوسرے نبی بھی اِس قسم کی پیش گوئیاں کر رہے
تھے، ”رامات جِلعاد پر حملہ کریں، کیونکہ آپ ضرور
کامیاب ہو جائیں گے۔ رب شہر کو آپ کے حوالے کر
دے گا۔“

12 جس ملازم کو میکایاہ کو بُلانے کے لئے بھیجا گیا
تھا اُس نے راستے میں اُسے سمجھایا، ”دیکھیں، باقی تمام
نبی مل کر کہہ رہے ہیں کہ بادشاہ کو کامیابی حاصل ہو
گی۔ آپ بھی ایسی ہی باتیں کریں، آپ بھی فتح کی پیش
گوئی کریں!“ 13 لیکن میکایاہ نے اعتراض کیا، ”رب کی
حیات کی قسم، مَیں بادشاہ کو صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو
میرا خدا فرمائے گا۔“

14 جب میکایاہ اخی اب کے سامنے کھڑا ہوا تو بادشاہ
نے پوچھا، ”میکایاہ، کیا ہم رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا
مَیں اِس ارادے سے باز رہوں؟“

میکایاہ نے جواب دیا، ”اُس پر حملہ کریں، کیونکہ
اُنہیں آپ کے حوالے کر دیا جائے گا، اور آپ کو کامیابی
حاصل ہو گی۔“ 15 بادشاہ ناراض ہوا، ”مجھے کتنی دفعہ
آپ کو سمجھانا پڑے گا کہ آپ قسم کھا کر مجھے رب کے
نام میں صرف وہ کچھ سنائیں جو حقیقت ہے۔“

16 تب میکایاہ نے جواب میں کہا، ”مجھے تمام اسرائیل
گلہ بان سے محروم بھیڑ بکریوں کی طرح پہاڑوں پر بکھرا
ہوا نظر آیا۔ پھر رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 'اِن کا
کوئی مالک نہیں ہے۔ ہر ایک سلامتی سے اپنے گھر واپس
چلا جائے'۔“

17 اسرائیل کے بادشاہ نے یہوسفط سے کہا، ”لو، کیا
مَیں نے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ یہ شخص ہمیشہ میرے

بارے میں بُری پیش گوئیاں کرتا ہے؟“
18 لیکن میکایاہ نے اپنی بات جاری رکھی، ”رب کا
فرمان سنیں! مَیں نے رب کو اُس کے تخت پر بیٹھے
دیکھا۔ آسمان کی پوری فوج اُس کے دائیں اور بائیں
ہاتھ کھڑی تھی۔ 19 رب نے پوچھا، ’کون اسرائیل کے
بادشاہ اخی اب کو رامات جِلعاد پر حملہ کرنے پر اُکسائے
گا تاکہ وہ وہاں جا کر مر جائے؟‘ ایک نے یہ مشورہ دیا،
دوسرے نے وہ۔ 20 آخرکار ایک روح رب کے سامنے
کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، ’مَیں اُسے اُکساؤں گی۔‘ رب
نے سوال کیا، ’کس طرح؟‘ 21 روح نے جواب دیا،
’مَیں نکل کر اُس کے تمام نبیوں پر یوں قابو پاؤں گی کہ
وہ جھوٹ ہی بولیں گے۔‘ رب نے فرمایا، ’تُو کامیاب
ہو گی۔ جا اور یوں ہی کر!‘ 22 اے بادشاہ، رب نے
آپ پر آفت لانے کا فیصلہ کر لیا ہے، اِس لئے اُس نے
جھوٹی روح کو آپ کے اِن تمام نبیوں کے منہ میں ڈال
دیا ہے۔“

23 تب صِدقیاہ بن کنعانہ نے آگے بڑھ کر میکایاہ
کے منہ پر تھپڑ مارا اور بولا، ”رب کا روح کس طرح مجھ
سے نکل گیا تاکہ تجھ سے بات کرے؟“ 24 میکایاہ نے
جواب دیا، ”جس دن آپ کبھی اِس کمرے میں، کبھی
اُس میں کھسک کر چھپنے کی کوشش کریں گے اُس دن
آپ کو پتا چلے گا۔“

25 تب اخی اب بادشاہ نے حکم دیا، ”میکایاہ کو شہر
پر مقرر افسر امون اور میرے بیٹے یوآس کے پاس واپس
بھیج دو! 26 اُنہیں بتا دینا، ’اِس آدمی کو جیل میں ڈال
کر میرے صحیح سلامت واپس آنے تک کم سے کم روٹی
اور پانی دیا کریں۔‘“ 27 میکایاہ بولا، ”اگر آپ صحیح
سلامت واپس آئیں تو مطلب ہو گا کہ رب نے میری
معرفت بات نہیں کی۔“ پھر وہ ساتھ کھڑے لوگوں
سے مخاطب ہوا، ”تمام لوگ دھیان دیں!“

اخی اب رامات کے قریب مر جاتا ہے

28 اِس کے بعد اسرائیل کا بادشاہ اخی اب اور یہوداہ کا
بادشاہ یہوسفط مل کر رامات جِلعاد پر حملہ کرنے کے لئے
روانہ ہوئے۔ 29 جنگ سے پہلے اخی اب نے یہوسفط
سے کہا، ”مَیں اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں جاؤں
گا۔ لیکن آپ اپنا شاہی لباس نہ اُتاریں۔“ چنانچہ اسرائیل
کا بادشاہ اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں آیا۔ 30 شام
کے بادشاہ نے رتھوں پر مقرر اپنے افسروں کو حکم دیا تھا،
”صرف اور صرف بادشاہ پر حملہ کریں۔ کسی اَور سے مت
لڑنا، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔“

31 جب لڑائی چھڑ گئی تو رتھوں کے افسر یہوسفط پر
ٹوٹ پڑے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”یہی اسرائیل کا
بادشاہ ہے!“ لیکن جب یہوسفط مدد کے لئے چلّا اُٹھا
تو رب نے اُس کی سنی۔ اُس نے اُن کا دھیان یہوسفط
سے کھینچ لیا، 32 کیونکہ جب دشمنوں کو معلوم ہوا کہ یہ
اخی اب بادشاہ نہیں ہے تو وہ اُس کا تعاقب کرنے سے
باز آئے۔ 33 لیکن کسی نے خاص نشانہ باندھے بغیر اپنا
تیر چلایا تو وہ اخی اب کو ایسی جگہ جا لگا جہاں زرہ بکتر
کا جوڑ تھا۔ بادشاہ نے اپنے رتھ بان کو حکم دیا، ”رتھ کو
موڑ کر مجھے میدانِ جنگ سے باہر لے جاؤ! مجھے چوٹ
لگ گئی ہے۔“ 34 لیکن چونکہ اُس پورے دن شدید
قسم کی لڑائی جاری رہی، اِس لئے بادشاہ اپنے رتھ میں
ٹیک لگا کر دشمن کے مقابل کھڑا رہا۔ جب سورج غروب
ہونے لگا تو وہ مر گیا۔

19 لیکن یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط صحیح سلامت
یروشلم اور اپنے محل میں پہنچا۔ 2 اُس
وقت یاہو بن حنانی جو غیب بین تھا اُسے ملنے کے
لئے نکلا اور بادشاہ سے کہا، ”کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ
شریر کی مدد کریں؟ آپ کیوں اُن کو پیار کرتے ہیں جو
رب سے نفرت کرتے ہیں؟ یہ دیکھ کر رب کا غضب
آپ پر نازل ہوا ہے۔ 3 تو بھی آپ میں اچھی باتیں بھی
پائی جاتی ہیں۔ آپ نے یسیرت دیوی کے کھمبوں کو
ملک سے دُور کر کے اللہ کے طالب ہونے کا پکا ارادہ کر
رکھا ہے۔“

یہوسفط قانونی کارروائی کی اصلاح کرتا ہے

4 اِس کے بعد یہوسفط یروشلم میں رہا۔ لیکن ایک دن
وہ دوبارہ نکلا۔ اِس بار اُس نے جنوب میں بیرسبع سے
لے کر شمال میں افرائیم کے پہاڑی علاقے تک پورے
یہوداہ کا دورہ کیا۔ ہر جگہ وہ لوگوں کو رب اُن کے باپ
دادا کے خدا کے پاس واپس لایا۔ 5 اُس نے یہوداہ کے
تمام قلعہ بند شہروں میں قاضی بھی مقرر کئے۔ 6 اُنہیں
سمجھاتے ہوئے اُس نے کہا، ”اپنی روِش پر دھیان دیں!
یاد رہے کہ آپ انسان کے جواب دہ نہیں ہیں بلکہ رب
کے۔ وہی آپ کے ساتھ ہو گا جب آپ فیصلے کریں
گے۔ 7 چنانچہ اللہ کا خوف مان کر احتیاط سے لوگوں
کا انصاف کریں۔ کیونکہ جہاں رب ہمارا خدا ہے
وہاں بےانصافی، جانب داری اور رشوت خوری ہو ہی
نہیں سکتی۔“
8 یروشلم میں یہوسفط نے کچھ لاویوں، اماموں اور
خاندانی سرپرستوں کو انصاف کرنے کی ذمہ داری دی۔
رب کی شریعت سے متعلق کسی معاملے یا یروشلم کے
باشندوں کے درمیان جھگڑے کی صورت میں اُنہیں
فیصلہ کرنا تھا۔ 9 یہوسفط نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا،
”رب کا خوف مان کر اپنی خدمت کو وفاداری اور پورے
دل سے سرانجام دیں۔ 10 آپ کے بھائی شہروں سے آ
کر آپ کے سامنے اپنے جھگڑے پیش کریں گے تاکہ
آپ اُن کا فیصلہ کریں۔ آپ کو قتل کے مقدموں کا فیصلہ
کرنا پڑے گا۔ ایسے معاملات بھی ہوں گے جو رب کی
شریعت، کسی حکم، ہدایت یا اصول سے تعلق رکھیں گے۔
جو بھی ہو، لازم ہے کہ آپ اُنہیں سمجھائیں تاکہ وہ رب
کا گناہ نہ کریں۔ ورنہ اُس کا غضب آپ اور آپ کے
بھائیوں پر نازل ہو گا۔ اگر آپ یہ کریں تو آپ بےقصور
رہیں گے۔ 11 امامِ اعظم امریاہ رب کی شریعت سے
تعلق رکھنے والے معاملات کا حتمی فیصلہ کرے گا۔ جو
مقدمے بادشاہ سے تعلق رکھتے ہیں اُن کا حتمی فیصلہ
یہوداہ کے قبیلے کا سربراہ زبدیاہ بن اسمٰعیل کرے گا۔
عدالت کا انتظام چلانے میں لاوی آپ کی مدد کریں گے۔
اب حوصلہ رکھ کر اپنی خدمت سرانجام دیں۔ جو بھی صحیح
کام کرے گا اُس کے ساتھ رب ہو گا۔“

عمونیوں کا یہوداہ پر حملہ

20 کچھ دیر کے بعد موآبی، عمونی اور کچھ
معونی یہوسفط سے جنگ کرنے کے لئے
نکلے۔ 2 ایک قاصد نے آ کر بادشاہ کو اطلاع دی، ”ملکِ
ادوم سے ایک بڑی فوج آپ سے لڑنے کے لئے آ
رہی ہے۔ وہ بحیرۂ مُردار کے دوسرے کنارے سے بڑھتی
بڑھتی اِس وقت حصصون تمر پہنچ چکی ہے۔“ (حصصون
عین جدی کا دوسرا نام ہے)۔
3 یہ سن کر یہوسفط گھبرا گیا۔ اُس نے رب سے

راہنمائی مانگنے کا فیصلہ کر کے اعلان کیا کہ تمام یہوداہ
روزہ رکھے۔ 4 یہوداہ کے تمام شہروں سے لوگ یروشلم
آئے تاکہ مل کر مدد کے لئے رب سے دعا مانگیں۔ 5 وہ
رب کے گھر کے نئے صحن میں جمع ہوئے اور یہوسفط
نے سامنے آ کر 6 دعا کی،

”اے رب، ہمارے باپ دادا کے خدا! تُو ہی
آسمان پر تخت نشین خدا ہے، اور تُو ہی دنیا کے تمام
ممالک پر حکومت کرتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں قدرت اور
طاقت ہے۔ کوئی بھی تیرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ 7 اے
ہمارے خدا، تُو نے اِس ملک کے پرانے باشندوں کو اپنی
قوم اسرائیل کے آگے سے نکال دیا۔ ابراہیم تیرا دوست
تھا، اور اُس کی اولاد کو تُو نے یہ ملک ہمیشہ کے لئے
دے دیا۔ 8 اِس میں تیری قوم آباد ہوئی۔ تیرے نام
کی تعظیم میں مقدِس بنا کر اُنہوں نے کہا، 9 'جب بھی
آفت ہم پر آئے تو ہم یہاں تیرے حضور آ سکیں گے،
چاہے جنگ، وبا، کال یا کوئی اَور سزا ہو۔ اگر ہم اُس
وقت اِس گھر کے سامنے کھڑے ہو کر مدد کے لئے
تجھے پکاریں تو تُو ہماری سن کر ہمیں بچائے گا، کیونکہ اِس
عمارت پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔'

10 اب عمون، موآب اور پہاڑی ملک سعیر کی حرکتوں
کو دیکھ! جب اسرائیل مصر سے نکلا تو تُو نے اُسے اِن
قوموں پر حملہ کرنے اور اِن کے علاقے میں سے
گزرنے کی اجازت نہ دی۔ اسرائیل کو متبادل راستہ اختیار
کرنا پڑا، کیونکہ اُسے اِنہیں ہلاک کرنے کی اجازت نہ ملی۔
11 اب دھیان دے کہ یہ بدلے میں کیا کر رہے ہیں۔
یہ ہمیں اُس موروثی زمین سے نکالنا چاہتے ہیں جو تُو
نے ہمیں دی تھی۔ 12 اے ہمارے خدا، کیا تُو اُن کی
عدالت نہیں کرے گا؟ ہم تو اِس بڑی فوج کے مقابلے
میں بےبس ہیں۔ اِس کے حملے سے بچنے کا راستہ ہمیں
نظر نہیں آتا، لیکن ہماری آنکھیں مدد کے لئے تجھ پر
لگی ہیں۔“

13 یہوداہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے وہاں رب
کے حضور کھڑے رہے۔ 14 تب رب کا روح ایک لاوی
بنام یحزی ایل پر نازل ہوا جب وہ جماعت کے درمیان
کھڑا تھا۔ یہ آدمی آسف کے خاندان کا تھا، اور اُس کا پورا
نام یحزی ایل بن زکریاہ بن بِنایاہ بن یعی ایل بن متنیاہ
تھا۔ 15 اُس نے کہا، ”یہوداہ اور یروشلم کے لوگو، میری
بات سنیں! اے بادشاہ، آپ بھی اِس پر دھیان دیں۔
رب فرماتا ہے کہ ڈرو مت، اور اِس بڑی فوج کو دیکھ کر
مت گھبرانا۔ کیونکہ یہ جنگ تمہارا نہیں بلکہ میرا معاملہ
ہے۔ 16 کل اُن کے مقابلے کے لئے نکلو۔ اُس وقت
وہ درۂ صیص سے ہو کر تمہاری طرف بڑھ رہے ہوں
گے۔ تمہارا اُن سے مقابلہ اُس وادی کے سرے پر ہو
گا جہاں یروایل کا ریگستان شروع ہوتا ہے۔ 17 لیکن
تمہیں لڑنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ بس دشمن کے
آمنے سامنے کھڑے ہو کر رُک جاؤ اور دیکھو کہ رب
کس طرح تمہیں چھٹکارا دے گا۔ لہٰذا مت ڈرو، اے
یہوداہ اور یروشلم، اور دہشت مت کھاؤ۔ کل اُن کا سامنا
کرنے کے لئے نکلو، کیونکہ رب تمہارے ساتھ ہو گا۔“

18 یہ سن کر یہوسفط منہ کے بل جھک گیا۔ یہوداہ
اور یروشلم کے تمام لوگوں نے بھی اوندھے منہ جھک کر
رب کی پرستش کی۔ 19 پھر قہات اور قورح کے خاندانوں
کے کچھ لاوی کھڑے ہو کر بلند آواز سے رب اسرائیل
کے خدا کی حمد و ثنا کرنے لگے۔

عمونیوں پر فتح

20 اگلے دن صبح سویرے یہوداہ کی فوج تقوع کے
ریگستان کے لئے روانہ ہوئی۔ نکلتے وقت یہوسفط نے
اُن کے سامنے کھڑے ہو کر کہا، ”یہوداہ اور یروشلم کے
مردو، میری بات سنیں! رب اپنے خدا پر بھروسا رکھیں
تو آپ قائم رہیں گے۔ اُس کے نبیوں کی باتوں کا یقین
کریں تو آپ کو کامیابی حاصل ہو گی۔“ 21 لوگوں سے
مشورہ کر کے یہوسفط نے کچھ مردوں کو رب کی تعظیم
میں گیت گانے کے لئے مقرر کیا۔ مقدّس لباس پہنے
ہوئے وہ فوج کے آگے آگے چل کر حمد و ثنا کا یہ گیت
گاتے رہے، ”رب کی ستائش کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔“
22 اُس وقت رب حملہ آور فوج کے مخالفوں کو کھڑا
کر چکا تھا۔ اب جب یہوداہ کے مرد حمد کے گیت گانے
لگے تو وہ تاک میں سے نکل کر بڑھتی ہوئی فوج پر ٹوٹ
پڑے اور اُسے شکست دی۔ 23 پھر عمونیوں اور موآبیوں
نے مل کر پہاڑی ملک سعیر کے مردوں پر حملہ کیا تاکہ
اُنہیں مکمل طور پر ختم کر دیں۔ جب یہ ہلاک ہوئے
تو عمونی اور موآبی ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ
اُتارنے لگے۔ 24 یہوداہ کے فوجیوں کو اِس کا علم نہیں
تھا۔ چلتے چلتے وہ اُس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے
ریگستان نظر آتا ہے۔ وہاں وہ دشمن کو تلاش کرنے
لگے، لیکن لاشیں ہی لاشیں زمین پر بکھری نظر آئیں۔
ایک بھی دشمن نہیں بچا تھا۔ 25 یہوسفط اور اُس کے
لوگوں کے لئے صرف دشمن کو لُوٹنے کا کام باقی رہ گیا
تھا۔ کثرت کے جانور، قسم قسم کا سامان، کپڑے اور
کئی قیمتی چیزیں تھیں۔ اِتنا سامان تھا کہ وہ اُسے ایک
وقت میں اُٹھا کر اپنے ساتھ لے جا نہیں سکتے تھے۔
سارا مال جمع کرنے میں تین دن لگے۔
26 چوتھے دن وہ قریب کی ایک وادی میں جمع
ہوئے تاکہ رب کی تعریف کریں۔ اُس وقت سے وادی کا
نام ’تعریف کی وادی‘ پڑ گیا۔ 27 اِس کے بعد یہوداہ اور
یروشلم کے تمام مرد یہوسفط کی راہنمائی میں خوشی مناتے
ہوئے یروشلم واپس آئے۔ کیونکہ رب نے اُنہیں دشمن
کی شکست سے خوشی کا سنہرا موقع عطا کیا تھا۔ 28 ستار،
سرود اور تُرم بجاتے ہوئے وہ یروشلم میں داخل ہوئے اور
رب کے گھر کے پاس جا پہنچے۔ 29 جب اردگرد کے
ممالک نے سنا کہ کس طرح رب اسرائیل کے دشمنوں
سے لڑا ہے تو اُن میں اللہ کی دہشت پھیل گئی۔ 30 اُس
وقت سے یہوسفط سکون سے حکومت کر سکا، کیونکہ
اللہ نے اُسے چاروں طرف کے ممالک کے حملوں سے
محفوظ رکھا تھا۔

یہوسفط کے آخری سال اور موت

31 یہوسفط 35 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ
یروشلم میں رہ کر 25 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی
ماں عزوبہ بنت سِلحی تھی۔ 32 وہ اپنے باپ آسا کے
نمونے پر چلتا اور وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔
33 لیکن اُس نے بھی اونچے مقاموں کے مندروں کو ختم
نہ کیا، اور لوگوں کے دل اپنے باپ دادا کے خدا کی
طرف مائل نہ ہوئے۔
34 باقی جو کچھ یہوسفط کی حکومت کے دوران ہوا وہ
شروع سے لے کر آخر تک یاہو بن حنانی کی تاریخ میں
بیان کیا گیا ہے۔ بعد میں سب کچھ ’شاہانِ اسرائیل کی
تاریخ‘ کی کتاب میں درج کیا گیا۔
35 بعد میں یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط نے اسرائیل

کے بادشاہ اخزیاہ سے اتحاد کیا، گو اُس کا رویہ بے دینی کا
تھا۔ 36 دونوں نے مل کر تجارتی جہازوں کا ایسا بیڑا بنوایا
جو ترسیس تک پہنچ سکے۔ جب یہ جہاز بندرگاہ عصیون
جابر میں تیار ہوئے 37 تو مریسہ کا رہنے والا اِلی عزر بن
دوداواہو نے یہوسفط کے خلاف پیش گوئی کی، ”چونکہ
آپ اخزیاہ کے ساتھ متحد ہو گئے ہیں اِس لئے رب
آپ کا کام تباہ کر دے گا!“ اور واقعی، یہ جہاز کبھی اپنی
منزلِ مقصود ترسیس تک پہنچ نہ سکے، کیونکہ وہ پہلے ہی
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

21 جب یہوسفط مر کر اپنے باپ دادا سے
جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو
’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفن کیا گیا۔ پھر
اُس کا بیٹا یہورام تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہورام

2 یہوسفط کے باقی بیٹے عزریاہ، یحی ایل، زکریاہ،
عزریاہو، میکائیل اور سفطیاہ تھے۔ 3 یہوسفط نے اُنہیں
بہت سونا چاندی اور دیگر قیمتی چیزیں دے کر یہوداہ کے
قلعہ بند شہروں پر مقرر کیا تھا۔ لیکن یہورام کو اُس نے
پہلوٹھا ہونے کے باعث اپنا جانشین بنایا تھا۔ 4 بادشاہ بننے
کے بعد جب یہوداہ کی حکومت مضبوطی سے اُس کے
ہاتھ میں تھی تو یہورام نے اپنے تمام بھائیوں کو یہوداہ
کے کچھ راہنماؤں سمیت قتل کر دیا۔
5 یہورام 32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم
میں رہ کر 8 سال تک حکومت کرتا رہا۔ 6 اُس کی شادی
اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے ہوئی تھی، اور وہ
اسرائیل کے بادشاہوں اور خاص کر اخی اب کے خاندان
کے بُرے نمونے پر چلتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب کو
ناپسند تھا۔ 7 تو بھی وہ داؤد کے گھرانے کو تباہ نہیں کرنا
چاہتا تھا، کیونکہ اُس نے داؤد سے عہد باندھ کر وعدہ کیا
تھا کہ تیرا اور تیری اولاد کا چراغ ہمیشہ تک جلتا رہے گا۔
8 یہورام کی حکومت کے دوران ادومیوں نے بغاوت
کی اور یہوداہ کی حکومت کو رد کر کے اپنا بادشاہ مقرر
کیا۔ 9 تب یہورام اپنے افسروں اور تمام رتھوں کو لے کر
اُن کے پاس پہنچا۔ جب جنگ چھڑ گئی تو ادومیوں نے
اُسے اور اُس کے رتھوں پر مقرر افسروں کو گھیر لیا، لیکن
رات کو بادشاہ گھیرنے والوں کی صفوں کو توڑنے میں
کامیاب ہو گیا۔ 10 تو بھی ملکِ ادوم آج تک دوبارہ یہوداہ
کی حکومت کے تحت نہیں آیا۔ اُسی وقت لِبناہ شہر بھی
سرکش ہو کر خود مختار ہو گیا۔ یہ سب کچھ اِس لئے ہوا
کہ یہورام نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر
دیا تھا، 11 یہاں تک کہ اُس نے یہوداہ کے پہاڑی
علاقے میں کئی اونچی جگہوں پر مندر بنوائے اور یروشلم
کے باشندوں کو رب سے بےوفا ہو جانے پر اُکسایا۔
پورے یہوداہ کو وہ بُت پرستی کی غلط راہ پر لے آیا۔
12 تب یہورام کو الیاس نبی سے خط ملا جس میں
لکھا تھا، ”رب آپ کے باپ داؤد کا خدا فرماتا ہے، ’تُو
اپنے باپ یہوسفط اور اپنے دادا آسا بادشاہ کے اچھے
نمونے پر نہیں چلا 13 بلکہ اسرائیل کے بادشاہوں کی غلط
راہوں پر۔ بالکل اخی اب کے خاندان کی طرح تُو یروشلم
اور پورے یہوداہ کے باشندوں کو بُت پرستی کی راہ پر لایا
ہے۔ اور یہ تیرے لئے کافی نہیں تھا، بلکہ تُو نے اپنے
سگے بھائیوں کو بھی جو تجھ سے بہتر تھے قتل کر دیا۔
14 اِس لئے رب تیری قوم، تیرے بیٹوں اور تیری بیویوں
کو تیری پوری ملکیت سمیت بڑی مصیبت میں ڈالنے کو
ہے۔ 15 تُو خود بیمار ہو جائے گا۔ لاعلاج مرض کی زد میں

آ کر تجھے بڑی دیر تک تکلیف ہو گی۔ آخر کار تیری انتڑیاں
جسم سے نکلیں گی‘۔“
16 اُن دنوں میں رب نے فلستیوں اور ایتھوپیا کے
پڑوس میں رہنے والے عرب قبیلوں کو یہورام پر حملہ
کرنے کی تحریک دی۔ 17 یہوداہ میں گھس کر وہ یروشلم
تک پہنچ گئے اور بادشاہ کے محل کو لُوٹنے میں کامیاب
ہوئے۔ تمام مال و اسباب کے علاوہ اُنہوں نے بادشاہ
کے بیٹوں اور بیویوں کو بھی چھین لیا۔ صرف سب سے
چھوٹا بیٹا یہوآخز یعنی اخزیاہ بچ نکلا۔
18 اِس کے بعد رب کا غضب بادشاہ پر نازل ہوا۔
اُسے لاعلاج بیماری لگ گئی جس سے اُس کی انتڑیاں
متاثر ہوئیں۔ 19 بادشاہ کی حالت بہت خراب ہوتی گئی۔
دو سال کے بعد انتڑیاں جسم سے نکل گئیں۔ یہورام
شدید درد کی حالت میں کوچ کر گیا۔ جنازے پر اُس کی
قوم نے اُس کے احترام میں لکڑی کا بڑا ڈھیر نہ جلایا، گو
اُنہوں نے یہ اُس کے باپ دادا کے لئے کیا تھا۔
20 یہورام 32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم
میں رہ کر 8 سال تک حکومت کرتا رہا تھا۔ جب فوت
ہوا تو کسی کو بھی افسوس نہ ہوا۔ اُسے یروشلم شہر کے اُس
حصے میں دفن تو کیا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے، لیکن
شاہی قبروں میں نہیں۔

یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ

22 یروشلم کے باشندوں نے یہورام کے سب
سے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کو تخت پر بٹھا
دیا۔ باقی تمام بیٹوں کو اُن لٹیروں نے قتل کیا تھا جو
عربوں کے ساتھ شاہی لشکر گاہ میں گھس آئے تھے۔
یہی وجہ تھی کہ یہوداہ کے بادشاہ یہورام کا بیٹا اخزیاہ
بادشاہ بنا۔ 2 وہ 22 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا
اور یروشلم میں رہ کر ایک سال بادشاہ رہا۔ اُس کی ماں
عتلیاہ اسرائیل کے بادشاہ عُمری کی پوتی تھی۔ 3 اخزیاہ بھی
اخی اب کے خاندان کے غلط نمونے پر چل پڑا، کیونکہ
اُس کی ماں اُسے بےدین راہوں پر چلنے پر اُبھارتی
رہی۔ 4 باپ کی وفات پر وہ اخی اب کے گھرانے کے
مشورے پر چلنے لگا۔ نتیجے میں اُس کا چال چلن رب
کو ناپسند تھا۔ آخر کار یہی لوگ اُس کی ہلاکت کا سبب
بن گئے۔
5 اِن ہی کے مشورے پر وہ اسرائیل کے بادشاہ یورام
بن اخی اب کے ساتھ مل کر شام کے بادشاہ حزائیل
سے لڑنے کے لئے نکلا۔ جب رامات جِلعاد کے قریب
جنگ چھڑ گئی تو یورام شام کے فوجیوں کے ہاتھوں زخمی
ہوا 6 اور میدانِ جنگ کو چھوڑ کر یزرعیل واپس آیا تاکہ
زخم بھر جائیں۔ جب وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا تو یہوداہ کا بادشاہ
اخزیاہ بن یہورام اُس کا حال پوچھنے کے لئے یزرعیل آیا۔
7 لیکن اللہ کی مرضی تھی کہ یہ ملاقات اخزیاہ کی ہلاکت
کا باعث بنے۔ وہاں پہنچ کر وہ یورام کے ساتھ یاہو بن
نِمسی سے ملنے کے لئے نکلا، وہی یاہو جسے رب نے مسح
کر کے اخی اب کے خاندان کو نیست و نابود کرنے کے
لئے مخصوص کیا تھا۔ 8 اخی اب کے خاندان کی عدالت
کرتے کرتے یاہو کی ملاقات یہوداہ کے کچھ افسروں اور
اخزیاہ کے بعض رشتے داروں سے ہوئی جو اخزیاہ کی
خدمت میں اُس کے ساتھ آئے تھے۔ اِنہیں قتل کر کے
9 یاہو اخزیاہ کو ڈھونڈنے لگا۔ پتا چلا کہ وہ سامریہ شہر
میں چھپ گیا ہے۔ اُسے یاہو کے پاس لایا گیا جس
نے اُسے قتل کر دیا۔ توبھی اُسے عزت کے ساتھ دفن
کیا گیا، کیونکہ لوگوں نے کہا، ”آخر وہ یہوسفط کا پوتا

ہے جو پورے دل سے رب کا طالب رہا۔‘‘ اُس وقت
اخزیاہ کے خاندان میں کوئی نہ پایا گیا جو بادشاہ کا کام
سنبھال سکتا۔

عتلیاہ کی ظالمانہ حکومت

10 جب اخزیاہ کی ماں عتلیاہ کو معلوم ہوا کہ میرا بیٹا
مر گیا ہے تو وہ یہوداہ کے پورے شاہی خاندان کو قتل
کرنے لگی۔ 11 لیکن اخزیاہ کی سگی بہن یہوسبع نے اخزیاہ
کے چھوٹے بیٹے یوآس کو چپکے سے اُن شہزادوں میں سے
نکال لیا جنہیں قتل کرنا تھا اور اُسے اُس کی دایہ کے
ساتھ ایک سٹور میں چھپا دیا جس میں بستر وغیرہ محفوظ
رکھے جاتے تھے۔ وہاں وہ عتلیاہ کی گرفت سے محفوظ
رہا۔ یہوسبع یہویدع امام کی بیوی تھی۔ 12 بعد میں یوآس
کو رب کے گھر میں منتقل کیا گیا جہاں وہ اُن کے ساتھ
اُن چھ سالوں کے دوران چھپا رہا جب عتلیاہ ملکہ تھی۔

عتلیاہ کا انجام اور یوآس کی حکومت

23 عتلیاہ کی حکومت کے ساتویں سال
میں یہویدع نے جرأت کر کے سَو سَو
فوجیوں پر مقرر پانچ افسروں سے عہد باندھا۔ اُن کے نام
عزریاہ بن یروحام، اسمٰعیل بن یوحنان، عزریاہ بن عوبید،
معسیاہ بن عدایاہ اور اِلی سافط بن زِکری تھے۔ 2 اِن
آدمیوں نے چپکے سے یہوداہ کے تمام شہروں میں سے
گزر کر لاویوں اور اسرائیلی خاندانوں کے سرپرستوں کو جمع
کیا اور پھر اُن کے ساتھ مل کر یروشلم آئے۔ 3 اللہ کے
گھر میں پوری جماعت نے جوان بادشاہ یوآس کے ساتھ
عہد باندھا۔

یہویدع اُن سے مخاطب ہوا، ’’ہمارے بادشاہ کا بیٹا
ہی ہم پر حکومت کرے، کیونکہ رب نے مقرر کیا ہے
کہ داؤد کی اولاد یہ ذمہ داری سنبھالے۔ 4 چنانچہ اگلے
سبت کے دن آپ اماموں اور لاویوں میں سے جتنے
ڈیوٹی پر آئیں گے وہ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں۔
ایک حصہ رب کے گھر کے دروازوں پر پہرا دے،
5 دوسرا شاہی محل پر اور تیسرا بنیاد نامی دروازے پر۔ باقی
سب آدمی رب کے گھر کے صحنوں میں جمع ہو جائیں۔
6 خدمت کرنے والے اماموں اور لاویوں کے سوا کوئی اَور
رب کے گھر میں داخل نہ ہو۔ صرف یہی اندر جا سکتے
ہیں، کیونکہ رب نے اُنہیں اِس خدمت کے لئے مخصوص
کیا ہے۔ لازم ہے کہ پوری قوم رب کی ہدایات پر عمل
کرے۔ 7 باقی لاوی بادشاہ کے اردگرد دائرہ بنا کر اپنے
ہتھیاروں کو پکڑے رکھیں اور جہاں بھی وہ جائے اُسے
گھیرے رکھیں۔ جو بھی رب کے گھر میں گھسنے کی کوشش
کرے اُسے مار ڈالنا۔‘‘

8 لاوی اور یہوداہ کے اِن تمام مردوں نے ایسا ہی کیا۔
اگلے سبت کے دن سب اپنے بندوں سمیت اُس کے
پاس آئے، وہ بھی جن کی ڈیوٹی تھی اور وہ بھی جن کی
اب چھٹی تھی۔ کیونکہ یہویدع نے خدمت کرنے والوں
میں سے کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔
9 امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں کو داؤد بادشاہ
کے وہ نیزے اور چھوٹی اور بڑی ڈھالیں دیں جو اب تک
رب کے گھر میں محفوظ رکھی ہوئی تھیں۔ 10 پھر اُس نے
فوجیوں کو بادشاہ کے اردگرد کھڑا کیا۔ ہر ایک اپنے ہتھیار
پکڑے تیار تھا۔ قربان گاہ اور رب کے گھر کے درمیان
اُن کا دائرہ رب کے گھر کی جنوبی دیوار سے لے کر اُس
کی شمالی دیوار تک پھیلا ہوا تھا۔ 11 پھر وہ یوآس کو باہر
لائے اور اُس کے سر پر تاج رکھ کر اُسے قوانین کی کتاب

دے دی۔ یوں یوآس کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ اُنہوں نے
اُسے مسح کیا اور بلند آواز سے نعرہ لگانے لگے، ”بادشاہ
زندہ باد!“
12 لوگوں کا شور عتلیاہ تک پہنچا، کیونکہ سب دوڑ کر
جمع ہو رہے اور بادشاہ کی خوشی میں نعرے لگا رہے تھے۔
وہ رب کے گھر کے صحن میں اُن کے پاس آئی 13 تو
کیا دیکھتی ہے کہ نیا بادشاہ دروازے کے قریب اُس
ستون کے پاس کھڑا ہے جہاں بادشاہ رواج کے مطابق
کھڑا ہوتا ہے، اور وہ افسروں اور تُرم بجانے والوں سے
گھرا ہوا ہے۔ تمام اُمّت بھی ساتھ کھڑی تُرم بجا بجا
کر خوشی منا رہی ہے۔ ساتھ ساتھ گلوکار اپنے ساز
بجا کر حمد کے گیت گانے میں راہنمائی کر رہے ہیں۔
عتلیاہ رنجش کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ کر چیخ اُٹھی،
”غداری، غداری!“
14 یہویدع امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر اُن افسروں
کو بُلایا جن کے سپرد فوج کی گئی تھی اور اُنہیں حکم دیا،
”اُسے باہر لے جائیں، کیونکہ مناسب نہیں کہ اُسے
رب کے گھر کے پاس مارا جائے۔ اور جو بھی اُس کے
پیچھے آئے اُسے تلوار سے مار دینا۔“ 15 وہ عتلیاہ کو
پکڑ کر وہاں سے باہر لے گئے اور اُسے گھوڑوں کے
دروازے پر مار دیا جو شاہی محل کے پاس تھا۔
16 پھر یہویدع نے قوم اور بادشاہ کے ساتھ مل کر
رب سے عہد باندھ کر وعدہ کیا کہ ہم رب کی قوم رہیں
گے۔ 17 اِس کے بعد سب بعل کے مندر پر ٹوٹ
پڑے اور اُسے ڈھا دیا۔ اُس کی قربان گاہوں اور بُتوں کو
ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُنہوں نے بعل کے پجاری متان
کو قربان گاہوں کے سامنے ہی مار ڈالا۔
18 یہویدع نے اماموں اور لاویوں کو دوبارہ رب
کے گھر کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی۔ داؤد نے اُنہیں
خدمت کے لئے گروہوں میں تقسیم کیا تھا۔ اُس کی
ہدایات کے مطابق اُن ہی کو خوشی مناتے اور گیت
گاتے ہوئے بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرنی تھیں،
جس طرح موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے۔ 19 رب کے
گھر کے دروازوں پر یہویدع نے دربان کھڑے کئے تاکہ
ایسے لوگوں کو اندر آنے سے روکا جائے جو کسی بھی وجہ
سے ناپاک ہوں۔
20 پھر وہ سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں، اثر و رسوخ
والوں، قوم کے حکمرانوں اور باقی پوری اُمّت کے ہمراہ
جلوس نکال کر بادشاہ کو بالائی دروازے سے ہو کر شاہی
محل میں لے گیا۔ وہاں اُنہوں نے بادشاہ کو تخت پر بٹھا
دیا، 21 اور تمام اُمّت خوشی مناتی رہی۔ یوں یروشلم شہر
کو سکون ملا، کیونکہ عتلیاہ کو تلوار سے مار دیا گیا تھا۔

یوآس رب کے گھر کی مرمت کرواتا ہے

24 یوآس 7 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور
یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 40
سال تھا۔ اُس کی ماں ضِبیاہ بیرسبع کی رہنے والی تھی۔
2 یہویدع کے جیتے جی یوآس وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو
پسند تھا۔ 3 یہویدع نے اُس کی شادی دو خواتین سے
کرائی جن کے بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔
4 کچھ دیر کے بعد یوآس نے رب کے گھر کی مرمت
کرانے کا فیصلہ کیا۔ 5 اماموں اور لاویوں کو اپنے پاس
بُلا کر اُس نے اُنہیں حکم دیا، ”یہوداہ کے شہروں میں
سے گزر کر تمام لوگوں سے پیسے جمع کریں تاکہ آپ سال
بہ سال اپنے خدا کے گھر کی مرمت کروائیں۔ اب جا کر
جلدی کریں۔“ لیکن لاویوں نے بڑی دیر لگائی۔

6تب بادشاہ نے امامِ اعظم یہویدع کو بُلا کر پوچھا،
”آپ نے لاویوں سے مطالبہ کیوں نہیں کیا کہ وہ یہوداہ
کے شہروں اور یروشلم سے رب کے گھر کی مرمت کے
پیسے جمع کریں؟ یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ رب
کا خادم موسیٰ بھی ملاقات کا خیمہ ٹھیک رکھنے کے لئے
اسرائیلی جماعت سے ٹیکس لیتا رہا۔ 7آپ کو خود معلوم
ہے کہ اُس بےدین عورت عتلیاہ نے اپنے پیروکاروں
کے ساتھ رب کے گھر میں نقب لگا کر رب کے لئے
مخصوص ہدیئے چھین لئے اور بعل کے اپنے بُتوں کی
خدمت کے لئے استعمال کئے تھے۔“

8بادشاہ کے حکم پر ایک صندوق بنوایا گیا جو باہر،
رب کے گھر کے صحن کے دروازے پر رکھا گیا۔ 9پورے
یہوداہ اور یروشلم میں اعلان کیا گیا کہ رب کے لئے
وہ ٹیکس ادا کیا جائے جس کا خدا کے خادم موسیٰ نے
ریگستان میں اسرائیلیوں سے مطالبہ کیا تھا۔ 10یہ سن کر
تمام راہنما بلکہ پوری قوم خوش ہوئی۔ اپنے ہدیئے رب
کے گھر کے پاس لا کر وہ اُنہیں صندوق میں ڈالتے
رہے۔ جب کبھی وہ بھر جاتا 11تو لاوی اُسے اُٹھا کر بادشاہ
کے افسروں کے پاس لے جاتے۔ اگر اُس میں واقعی
بہت پیسے ہوتے تو بادشاہ کا میرمنشی اور امامِ اعظم کا ایک
افسر آ کر اُسے خالی کر دیتے۔ پھر لاوی اُسے اُس کی
جگہ واپس رکھ دیتے تھے۔ یہ سلسلہ روزانہ جاری رہا، اور
آخرکار بہت بڑی رقم اکٹھی ہو گئی۔

12بادشاہ اور یہویدع یہ پیسے اُن ٹھیکے داروں کو دیا
کرتے تھے جو رب کے گھر کی مرمت کرواتے تھے۔ یہ
پیسے پتھر تراشنے والوں، بڑھئیوں اور اُن کاری گروں کی
اُجرت کے لئے صَرف ہوئے جو لوہے اور پیتل کا کام
کرتے تھے۔ 13رب کے گھر کی مرمت کے نگرانوں
نے محنت سے کام کیا، اور اُن کے زیرِ نگرانی ترقی ہوتی
گئی۔ آخر میں رب کے گھر کی حالت پہلے کی سی ہو
گئی تھی بلکہ اُنہوں نے اُسے مزید مضبوط بنا دیا۔ 14کام
کے اختتام پر ٹھیکے دار باقی پیسے یوآس بادشاہ اور یہویدع
کے پاس لائے۔ اِن سے اُنہوں نے رب کے گھر کی
خدمت کے لئے درکار پیالے، سونے اور چاندی کے
برتن اور دیگر کئی چیزیں جو قربانیاں چڑھانے کے لئے
استعمال ہوتی تھیں بنوائیں۔ یہویدع کے جیتے جی رب
کے گھر میں باقاعدگی سے بھسم ہونے والی قربانیاں پیش
کی جاتی رہیں۔

15یہویدع نہایت بوڑھا ہو گیا۔ 130 سال کی عمر
میں وہ فوت ہوا۔ 16اُسے یروشلم کے اُس حصے میں شاہی
قبرستان میں دفنایا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے، کیونکہ
اُس نے اسرائیل میں اللہ اور اُس کے گھر کی اچھی خدمت
کی تھی۔

یوآس بادشاہ رب کو ترک کرتا ہے

17یہویدع کی موت کے بعد یہوداہ کے بزرگ یوآس
کے پاس آ کر منہ کے بل جھک گئے۔ اُس وقت سے وہ
اُن کے مشوروں پر عمل کرنے لگا۔ 18اِس کا ایک نتیجہ
یہ نکلا کہ وہ اُن کے ساتھ مل کر رب اپنے باپ کے
خدا کے گھر کو چھوڑ کر یسیرت دیوی کے کھمبوں اور بُتوں
کی پوجا کرنے لگا۔ اِس گناہ کی وجہ سے اللہ کا غضب
یہوداہ اور یروشلم پر نازل ہوا۔ 19اُس نے اپنے نبیوں
کو لوگوں کے پاس بھیجا تاکہ وہ اُنہیں سمجھا کر رب کے
پاس واپس لائیں۔ لیکن کوئی بھی اُن کی بات سننے کے
لئے تیار نہ ہوا۔ 20پھر اللہ کا روح یہویدع امام کے بیٹے
زکریاہ پر نازل ہوا، اور اُس نے قوم کے سامنے کھڑے

ہو کر کہا، ”اللہ فرماتا ہے، ’تم رب کے احکام کی خلاف
ورزی کیوں کرتے ہو؟ تمہیں کامیابی حاصل نہیں ہو
گی۔ چونکہ تم نے رب کو ترک کر دیا ہے اِس لئے اُس
نے تمہیں ترک کر دیا ہے‘!“
21 جواب میں لوگوں نے زکریاہ کے خلاف سازش
کر کے اُسے بادشاہ کے حکم پر رب کے گھر کے صحن
میں سنگسار کر دیا۔ 22 یوں یوآس بادشاہ نے اُس مہربانی
کا خیال نہ کیا جو یہویدع نے اُس پر کی تھی بلکہ اُسے
نظرانداز کر کے اُس کے بیٹے کو قتل کیا۔ مرتے وقت
زکریاہ بولا، ”رب دھیان دے کر میرا بدلہ لے!“
23 اگلے سال کے آغاز میں شام کی فوج یوآس سے
لڑنے آئی۔ یہوداہ میں گھُس کر اُنہوں نے یروشلم پر فتح
پائی اور قوم کے تمام بزرگوں کو مار ڈالا۔ سارا لُوٹا ہوا
مال دمشق کو بھیجا گیا جہاں بادشاہ تھا۔ 24 اگرچہ شام کی
فوج یہوداہ کی فوج کی نسبت بہت چھوٹی تھی تو بھی رب
نے اُسے فتح بخشی۔ چونکہ یہوداہ نے رب اپنے باپ
دادا کے خدا کو ترک کر دیا تھا اِس لئے یوآس کو شام
کے ہاتھوں سزا ملی۔ 25 جنگ کے دوران یہوداہ کا بادشاہ
شدید زخمی ہوا۔ جب دشمن نے ملک کو چھوڑ دیا تو یوآس
کے افسروں نے اُس کے خلاف سازش کی۔ یہویدع امام
کے بیٹے کے قتل کا انتقام لے کر اُنہوں نے اُسے مار ڈالا
جب وہ بیمار حالت میں بستر پر پڑا تھا۔ بادشاہ کو یروشلم
کے اُس حصے میں دفن کیا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔
لیکن شاہی قبرستان میں نہیں دفنایا گیا۔ 26 سازش کرنے
والوں کے نام زبد اور یہوزبد تھے۔ پہلے کی ماں سِمعات
عمونی تھی جبکہ دوسرے کی ماں سِمریت موآبی تھی۔
27 یوآس کے بیٹوں، اُس کے خلاف نبیوں کے
فرمانوں اور اللہ کے گھر کی مرمت کے بارے میں مزید
معلومات ’شاہان کی کتاب‘ میں درج ہیں۔ یوآس کے
بعد اُس کا بیٹا اَمَصیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ

25 اَمَصیاہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور
یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 29
سال تھا۔ اُس کی ماں یہوعدان یروشلم کی رہنے والی تھی۔
2 جو کچھ اَمَصیاہ نے کیا وہ رب کو پسند تھا، لیکن وہ
پورے دل سے رب کی پیروی نہیں کرتا تھا۔ 3 جوں ہی
اُس کے پاؤں مضبوطی سے جم گئے اُس نے اُن افسروں
کو سزائے موت دی جنہوں نے باپ کو قتل کر دیا
تھا۔ 4 لیکن اُن کے بیٹوں کو اُس نے زندہ رہنے دیا
اور یوں موسوی شریعت کے تابع رہا جس میں رب فرماتا
ہے، ”والدین کو اُن کے بچوں کے جرائم کے سبب سے
سزائے موت نہ دی جائے، نہ بچوں کو اُن کے والدین
کے جرائم کے سبب سے۔ اگر کسی کو سزائے موت دینی
ہو تو اُس گناہ کے سبب سے جو اُس نے خود کیا ہے۔“

ادوم سے جنگ

5 اَمَصیاہ نے یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں کے
تمام مردوں کو بُلا کر اُنہیں خاندانوں کے مطابق ترتیب
دیا۔ اُس نے ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر افسر مقرر
کئے۔ جتنے بھی مرد 20 یا اِس سے زائد سال کے تھے
اُن سب کی بھرتی ہوئی۔ اِس طرح 3,00,000
فوجی جمع ہوئے۔ سب برچھی ڈھالوں اور نیزوں سے
لیس تھے۔ 6 اِس کے علاوہ اَمَصیاہ نے اسرائیل کے
1,00,000 تجربہ کار فوجیوں کو اُجرت پر بھرتی
کیا تاکہ وہ جنگ میں مدد کریں۔ اُنہیں اُس نے چاندی

کے تقریباً 3,400 کلوگرام دیئے۔
7لیکن ایک مردِ خدا نے اَمَصیاہ کے پاس آ کر
اُسے سمجھایا، ”بادشاہ سلامت، لازم ہے کہ یہ اسرائیلی
فوجی آپ کے ساتھ مل کر لڑنے کے لئے نہ نکلیں۔
کیونکہ رب اُن کے ساتھ نہیں ہے، وہ افرائیم
کے کسی بھی رہنے والے کے ساتھ نہیں ہے۔ 8اگر
آپ اُن کے ساتھ مل کر نکلیں تاکہ مضبوطی سے دشمن
سے لڑیں تو اللہ آپ کو دشمن کے سامنے گرا دے
گا۔ کیونکہ اللہ کو آپ کی مدد کرنے اور آپ کو گرانے
کی قدرت حاصل ہے۔“ 9اَمَصیاہ نے اعتراض کیا،
”لیکن مَیں اسرائیلیوں کو چاندی کے 3,400 کلوگرام
ادا کر چکا ہوں۔ اِن پیسوں کا کیا بنے گا؟“ مردِ خدا
نے جواب دیا، ”رب آپ کو اِس سے کہیں زیادہ عطا
کر سکتا ہے۔“ 10چنانچہ اَمَصیاہ نے افرائیم سے آئے
ہوئے تمام فوجیوں کو فارغ کر کے واپس بھیج دیا، اور
وہ یہوداہ سے بہت ناراض ہوئے۔ ہر ایک بڑے طیش
میں اپنے اپنے گھر چلا گیا۔
11تو بھی اَمَصیاہ جرأت کر کے جنگ کے لئے نکلا۔
اپنی فوج کو نمک کی وادی میں لے جا کر اُس نے
ادومیوں پر فتح پائی۔ اُن کے 10,000 مرد میدانِ
جنگ میں مارے گئے۔ 12دشمن کے مزید 10,000
آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہوداہ کے فوجیوں نے
قیدیوں کو ایک اونچی چٹان کی چوٹی پر لے جا کر نیچے گرا
دیا۔ اِس طرح سب پاش پاش ہو کر ہلاک ہوئے۔
13اِتنے میں فارغ کئے گئے اسرائیلی فوجیوں نے
سامریہ اور بیت حَورون کے بیچ میں واقع یہوداہ کے شہروں
پر حملہ کیا تھا۔ لڑتے لڑتے اُنہوں نے 3,000 مردوں
کو موت کے گھاٹ اُتار دیا اور بہت سا مال لُوٹ لیا تھا۔

اَمَصیاہ کی بُت پرستی

14ادومیوں کو شکست دینے کے بعد اَمَصیاہ سعیر کے
باشندوں کے بُتوں کو لُوٹ کر اپنے گھر واپس لایا۔ وہاں
اُس نے اُنہیں کھڑا کیا اور اُن کے سامنے اوندھے منہ
جھک کر اُنہیں قربانیاں پیش کیں۔ 15یہ دیکھ کر رب
اُس سے بہت ناراض ہوا۔ اُس نے ایک نبی کو اُس کے
پاس بھیجا جس نے کہا، ”تُو اِن دیوتاؤں کی طرف کیوں
رجوع کر رہا ہے؟ یہ تو اپنی قوم کو تجھ سے نجات نہ دلا
سکے۔“ 16اَمَصیاہ نے نبی کی بات کاٹ کر کہا، ”ہم
نے کب سے تجھے بادشاہ کا مشیر بنا دیا ہے؟ خاموش،
ورنہ تجھے مار دیا جائے گا۔“ نبی نے خاموش ہو کر اِتنا
ہی کہا، ”مجھے معلوم ہے کہ اللہ نے آپ کو آپ کی اِن
حرکتوں کی وجہ سے اور اِس لئے کہ آپ نے میرا مشورہ
قبول نہیں کیا تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔“

اَمَصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یوآس سے لڑتا ہے

17ایک دن یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ نے اپنے
مشیروں سے مشورہ کرنے کے بعد یوآس بن یہوآخز
بن یاہو کو پیغام بھیجا، ”آئیں، ہم ایک دوسرے کا مقابلہ
کریں!“ 18لیکن اسرائیل کے بادشاہ یوآس نے جواب
دیا، ”لبنان میں ایک کانٹےدار جھاڑی نے دیودار کے
ایک درخت سے بات کی، ’میرے بیٹے کے ساتھ اپنی
بیٹی کا رشتہ باندھو۔‘ لیکن اُسی وقت لبنان کے جنگلی
جانوروں نے اُس کے اوپر سے گزر کر اُسے پاؤں تلے
کچل ڈالا۔ 19ادوم پر فتح پانے کے سبب سے آپ کا
دل مغرور ہو کر مزید شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن
میرا مشورہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں رہیں۔ آپ ایسی
مصیبت کو کیوں دعوت دیتے ہیں جو آپ اور یہوداہ کی

تباہی کا باعث بن جائے؟“ 20 لیکن اَمَصیاہ ماننے کے
لئے تیار نہیں تھا۔ اللہ اُسے اور اُس کی قوم کو اسرائیلیوں
کے حوالے کرنا چاہتا تھا، کیونکہ اُنہوں نے ادومیوں کے
دیوتاؤں کی طرف رجوع کیا تھا۔
21 تب اسرائیل کا بادشاہ یوآس اپنی فوج لے کر
یہوداہ پر چڑھ آیا۔ بیت شمس کے پاس اُس کا یہوداہ کے
بادشاہ اَمَصیاہ کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ 22 اسرائیلی فوج نے
یہوداہ کی فوج کو شکست دی، اور ہر ایک اپنے اپنے
گھر بھاگ گیا۔ 23 اسرائیل کے بادشاہ یوآس نے یہوداہ
کے بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس بن اخزیاہ کو وہیں بیت
شمس میں گرفتار کر لیا۔ پھر وہ اُسے یروشلم لایا اور شہر
کی فصیل افرائیم نامی دروازے سے لے کر کونے کے
دروازے تک گرا دی۔ اِس حصے کی لمبائی تقریباً 600
فٹ تھی۔ 24 جتنا بھی سونا، چاندی اور قیمتی سامان رب
کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں تھا اُسے اُس نے
پورے کا پورا چھین لیا۔ اُس وقت عوبید ادوم رب کے
گھر کے خزانے سنبھالتا تھا۔ یوآس لُوٹا ہوا مال اور بعض
یرغمالوں کو لے کر سامریہ واپس چلا گیا۔

اَمَصیاہ کی موت

25 اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یہوآخز کی موت کے
بعد یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس مزید 15 سال جیتا
رہا۔ 26 باقی جو کچھ اَمَصیاہ کی حکومت کے دوران ہوا وہ
شروع سے لے کر آخر تک ’شاہانِ اسرائیل و یہوداہ‘ کی
کتاب میں درج ہے۔ 27 جب سے وہ رب کی پیروی
کرنے سے باز آیا اُس وقت سے لوگ یروشلم میں اُس
کے خلاف سازش کرنے لگے۔ آخرکار اُس نے فرار ہو
کر لکیس میں پناہ لی، لیکن سازش کرنے والوں نے
اپنے لوگوں کو اُس کے پیچھے بھیجا، اور وہ وہاں اُسے قتل
کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ 28 اُس کی لاش گھوڑے
پر اُٹھا کر یہوداہ کے شہر یروشلم لائی گئی جہاں اُسے خاندانی
قبر میں دفنایا گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ عُزیّاہ

26 یہوداہ کے تمام لوگوں نے اَمَصیاہ کی جگہ
اُس کے بیٹے عُزیّاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اُس
کی عمر 16 سال تھی 2 جب اُس کا باپ مر کر اپنے
باپ دادا سے جا ملا۔ بادشاہ بننے کے بعد عُزیّاہ نے ایلات
شہر پر قبضہ کر کے اُسے دوبارہ یہوداہ کا حصہ بنا لیا۔ اُس
نے شہر میں بہت تعمیری کام کروایا۔
3 عُزیّاہ 16 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں
رہ کر 52 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یکولیاہ
یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 4 اپنے باپ اَمَصیاہ کی طرح
اُس کا چال چلن رب کو پسند تھا۔ 5 امامِ اعظم زکریاہ کے
جیتے جی عُزیّاہ رب کا طالب رہا، کیونکہ زکریاہ اُسے اللہ
کا خوف ماننے کی تعلیم دیتا رہا۔ جب تک بادشاہ رب کا
طالب رہا اُس وقت تک اللہ اُسے کامیابی بخشتا رہا۔
6 عُزیّاہ نے فلستیوں سے جنگ کر کے جات، یبنہ
اور اشدود کی فصیلوں کو ڈھا دیا۔ دیگر کئی شہروں کو اُس
نے نئے سرے سے تعمیر کیا جو اشدود کے قریب اور
فلستیوں کے باقی علاقے میں تھے۔ 7 لیکن اللہ نے
نہ صرف فلستیوں سے لڑتے وقت عُزیّاہ کی مدد کی بلکہ
اُس وقت بھی جب جور بعل میں رہنے والے عربوں اور
معونیوں سے جنگ چھڑ گئی۔ 8 عمونیوں کو عُزیّاہ کو خراج
ادا کرنا پڑا، اور وہ اِتنا طاقت ور بنا کہ اُس کی شہرت مصر
تک پھیل گئی۔

9 یروشلم میں عُزّیاہ نے کونے کے دروازے، وادی
کے دروازے اور فصیل کے موڑ پر مضبوط بُرج
بنوائے۔ 10 اُس نے بیابان میں بھی بُرج تعمیر کئے
اور ساتھ ساتھ پتھر کے بے شمار حوض تراشے، کیونکہ
مغربی یہوداہ کے نشیبی پہاڑی علاقے اور میدانی علاقے
میں اُس کے بڑے بڑے ریوڑ چرتے تھے۔ بادشاہ کو
کاشت کاری کا کام خاص پسند تھا۔ بہت لوگ پہاڑی
علاقوں اور زرخیز وادیوں میں اُس کے کھیتوں اور انگور
کے باغوں کی نگرانی کرتے تھے۔

11 عُزّیاہ کی طاقت ور فوج تھی۔ بادشاہ کے اعلیٰ
افسر حننیاہ کی راہنمائی میں میرمنشی یعی ایل نے افسر
معسیاہ کے ساتھ فوج کی بھرتی کر کے اُسے ترتیب دیا
تھا۔ 12 اِن دستوں پر کنبوں کے 2,600 سرپرست
مقرر تھے۔ 13 فوج 3,07,500 جنگ لڑنے کے
قابل مردوں پر مشتمل تھی۔ جنگ میں بادشاہ اُن پر پورا
بھروسا کر سکتا تھا۔ 14 عُزّیاہ نے اپنے تمام فوجیوں کو
ڈھالوں، نیزوں، خودوں، زرہ بکتروں، کمانوں اور فلاخن
کے سامان سے مسلح کیا۔ 15 اور یروشلم کے بُرجوں اور
فصیل کے کونوں پر اُس نے ایسی مشینیں لگائیں جو تیر
چلا سکتی اور بڑے بڑے پتھر پھینک سکتی تھیں۔

عُزّیاہ مغرور ہو جاتا ہے

غرض، اللہ کی مدد سے عُزّیاہ کی شہرت دُور دُور تک
پھیل گئی، اور اُس کی طاقت بڑھتی گئی۔

16 لیکن اِس طاقت نے اُسے مغرور کر دیا، اور نتیجے
میں وہ غلط راہ پر آ گیا۔ رب اپنے خدا کا بے وفا ہو کر وہ
ایک دن رب کے گھر میں گھُس گیا تاکہ بخور کی قربان
گاہ پر بخور جلائے۔ 17 لیکن امامِ اعظم عزریاہ رب کے
مزید 80 بہادر اماموں کو اپنے ساتھ لے کر اُس کے
پیچھے پیچھے گیا۔ 18 اُنہوں نے بادشاہ عُزّیاہ کا سامنا کر کے
کہا، ”مناسب نہیں کہ آپ رب کو بخور کی قربانی پیش
کریں۔ یہ ہارون کی اولاد یعنی اماموں کی ذمہ داری ہے
جنہیں اِس کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ مقدِس سے
نکل جائیں، کیونکہ آپ اللہ سے بے وفا ہو گئے ہیں، اور
آپ کی یہ حرکت رب خدا کے سامنے عزت کا باعث
نہیں بنے گی۔“ 19 عُزّیاہ بخور دان کو پکڑے بخور کو
پیش کرنے کو تھا کہ اماموں کی باتیں سن کر آگ بگولا
ہو گیا۔ لیکن اُسی لمحے اُس کے ماتھے پر کوڑھ پھوٹ
نکلا۔ 20 یہ دیکھ کر امامِ اعظم عزریاہ اور دیگر اماموں نے
اُسے جلدی سے رب کے گھر سے نکال دیا۔ عُزّیاہ نے
خود بھی وہاں سے نکلنے کی جلدی کی، کیونکہ رب ہی نے
اُسے سزا دی تھی۔

21 عُزّیاہ جیتے جی اِس بیماری سے شفا نہ پا سکا۔
اُسے علیحدہ گھر میں رہنا پڑا، اور اُسے رب کے گھر میں
داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اُس کے بیٹے یوتام کو
محل پر مقرر کیا گیا، اور وہی اُمّت پر حکومت کرنے لگا۔
22 باقی جو کچھ عُزّیاہ کی حکومت کے دوران شروع
سے لے کر آخر تک ہوا وہ آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی
نے قلم بند کیا ہے۔ 23 جب عُزّیاہ مر کر اپنے باپ دادا
سے جا ملا تو اُسے کوڑھ کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں
کے ساتھ نہیں دفنایا گیا بلکہ قریب کے ایک کھیت
میں جو شاہی خاندان کا تھا۔ پھر اُس کا بیٹا یوتام تخت
نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یوتام

27 یوتام 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور
یروشلم میں رہ کر 16 سال تک حکومت
کرتا رہا۔ اُس کی ماں یروسہ بنت صدوق تھی۔ 2 یوتام
نے وہ کچھ کیا جو رب کو پسند تھا۔ وہ اپنے باپ عُزّیاہ
کے نمونے پر چلتا رہا، اگرچہ اُس نے کبھی بھی باپ کی
طرح رب کے گھر میں گُھس جانے کی کوشش نہ کی۔
لیکن عام لوگ اپنی غلط راہوں سے نہ ہٹے۔

3 یوتام نے رب کے گھر کا بالائی دروازہ تعمیر کیا۔
عوفل پہاڑی جس پر رب کا گھر تھا اُس کی دیوار کو اُس
نے بہت جگہوں پر مضبوط بنا دیا۔ 4 یہوداہ کے پہاڑی
علاقے میں اُس نے شہر تعمیر کئے اور جنگلی علاقوں میں
قلعے اور بُرج بنائے۔ 5 جب عمونی بادشاہ کے ساتھ
جنگ چھڑ گئی تو اُس نے عمونیوں کو شکست دی۔ تین
سال تک اُنہیں اُسے سالانہ خراج کے طور پر تقریباً
3,400 کلو گرام چاندی، 16,00,000 کلو گرام
گندم اور 13,50,000 کلو گرام جَو ادا کرنا پڑا۔
6 یوں یوتام کی طاقت بڑھتی گئی۔ اور وجہ یہ تھی کہ وہ
ثابت قدمی سے رب اپنے خدا کے حضور چلتا رہا۔

7 باقی جو کچھ یوتام کی حکومت کے دوران ہوا وہ
'شاہانِ اسرائیل و یہوداہ' کی کتاب میں قلم بند ہے۔
اُس میں اُس کی تمام جنگوں اور باقی کاموں کا ذکر ہے۔
8 وہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر
16 سال حکومت کرتا رہا۔ 9 جب وہ مر کر اپنے باپ
دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد
کا شہر' کہلاتا ہے دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا آخز تخت
نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ آخز

28 آخز 20 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور
یروشلم میں رہ کر 16 سال حکومت کرتا
رہا۔ وہ اپنے باپ داؤد کے نمونے پر نہ چلا بلکہ وہ کچھ
کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ 2 کیونکہ اُس نے اسرائیل
کے بادشاہوں کا چال چلن اپنایا۔ بعل کے بُت ڈھلوا
کر 3 اُس نے نہ صرف وادیِ بن ہنوم میں بُتوں کو
قربانیاں پیش کیں بلکہ اپنے بیٹوں کو بھی قربانی کے
طور پر جلا دیا۔ یوں وہ اُن قوموں کے گھنونے رسم و
رواج ادا کرنے لگا جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے
ملک سے نکال دیا تھا۔ 4 آخز بخور جلا کر اپنی قربانیاں
اونچے مقاموں، پہاڑیوں کی چوٹیوں اور ہر گھنے درخت
کے سائے میں چڑھاتا تھا۔

5 اِسی لئے رب اُس کے خدا نے اُسے شام کے
بادشاہ کے حوالے کر دیا۔ شام کی فوج نے اُسے شکست
دی اور یہوداہ کے بہت سے لوگوں کو قیدی بنا کر دمشق
لے گئی۔ آخز کو اسرائیل کے بادشاہ فقح بن رملیاہ کے
حوالے بھی کر دیا گیا جس نے اُسے شدید نقصان پہنچایا۔
6 ایک ہی دن میں یہوداہ کے 1,20,000 تجربہ کار
فوجی شہید ہوئے۔ یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ قوم نے
رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا تھا۔ 7 اُس
وقت افرائیم کے قبیلے کے پہلوان زِکری نے آخز کے بیٹے
معسیاہ، محل کے انچارج عزری قام اور بادشاہ کے بعد
سب سے اعلیٰ افسر اِلقانہ کو مار ڈالا۔ 8 اسرائیلیوں نے
یہوداہ کی 2,00,000 عورتیں اور بچے چھین لئے اور
کثرت کا مال لُوٹ کر سامریہ لے گئے۔

اسرائیل قیدیوں کو رِہا کر دیتا ہے

9 سامریہ میں رب کا ایک نبی بنام عودید رہتا تھا۔
جب اسرائیلی فوجی میدانِ جنگ سے واپس آئے تو عودید
اُن سے ملنے کے لئے نکلا۔ اُس نے اُن سے کہا،
''دیکھیں، رب آپ کے باپ دادا کا خدا یہوداہ سے
ناراض تھا، اِس لئے اُس نے اُنہیں آپ کے حوالے کر
دیا۔ لیکن آپ لوگ طیش میں آ کر اُن پر یوں ٹوٹ
پڑے کہ اُن کا قتلِ عام آسمان تک پہنچ گیا ہے۔ 10 لیکن
یہ کافی نہیں تھا۔ اب آپ یہوداہ اور یروشلم کے بچے
ہوؤں کو اپنے غلام بنانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں
کہ ہم اُن سے اچھے ہیں؟ نہیں، آپ سے بھی رب اپنے
خدا کے خلاف گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ 11 چنانچہ میری
بات سنیں! اِن قیدیوں کو واپس کریں جو آپ نے اپنے
بھائیوں سے چھین لئے ہیں۔ کیونکہ رب کا سخت غضب
آپ پر نازل ہونے والا ہے۔''
12 افرائیم کے قبیلے کے کچھ سرپرستوں نے بھی
فوجیوں کا سامنا کیا۔ اُن کے نام عزریاہ بن یوحنان،
برکیاہ بن مسِلّموت، یحِزقیاہ بن سلّوم اور عماسا بن خدلی
تھے۔ 13 اُنہوں نے کہا، ''اِن قیدیوں کو یہاں مت
لے آئیں، ورنہ ہم رب کے سامنے قصوروار ٹھہریں
گے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں میں اضافہ
کریں؟ ہمارا قصور پہلے ہی بہت بڑا ہے۔ ہاں، رب
اسرائیل پر سخت غصے ہے۔''
14 تب فوجیوں نے اپنے قیدیوں کو آزاد کر کے اُنہیں
لُوٹے ہوئے مال کے ساتھ بزرگوں اور پوری جماعت
کے حوالے کر دیا۔ 15 مذکورہ چار آدمیوں نے سامنے آ
کر قیدیوں کو اپنے پاس محفوظ رکھا۔ لُوٹے ہوئے مال میں
سے کپڑے نکال کر اُنہوں نے اُنہیں اُن میں تقسیم کیا
جو برہنہ تھے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے تمام قیدیوں کو
کپڑے اور جوتے دے دیئے، اُنہیں کھانا کھلایا، پانی پلایا
اور اُن کے زخموں کی مرہم پٹی کی۔ جتنے تھکاوٹ کی وجہ
سے چل نہ سکتے تھے اُنہیں اُنہوں نے گدھوں پر بٹھایا،
پھر چلتے چلتے سب کو کھجور کے شہر یریحو تک پہنچایا جہاں
اُن کے اپنے لوگ تھے۔ پھر وہ سامریہ لوٹ آئے۔

آخز اسور کے بادشاہ سے مدد لیتا ہے

16 اُس وقت آخز بادشاہ نے اسور کے بادشاہ سے
التماس کی، ''ہماری مدد کرنے آئیں۔'' 17 کیونکہ ادومی
یہوداہ میں گھُس کر کچھ لوگوں کو گرفتار کر کے اپنے
ساتھ لے گئے تھے۔ 18 ساتھ ساتھ فلستی مغربی یہوداہ
کے نشیبی پہاڑی علاقے اور جنوبی علاقے میں گھُس آئے
تھے اور ذیل کے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں رہنے
لگے تھے: بیت شمس، ایالون، جدیروت، نیز سوکہ،
تِمنت اور جمزو گرد و نواح کی آبادیوں سمیت۔ 19 اِس
طرح رب نے یہوداہ کو آخز کی وجہ سے زیر کر دیا،
کیونکہ بادشاہ نے یہوداہ میں بےلگام بےراہ رَوی پھیلنے
دی اور رب سے اپنی بےوفائی کا صاف اظہار کیا تھا۔
20 اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر اپنی فوج لے کر
ملک میں آیا، لیکن آخز کی مدد کرنے کے بجائے اُس نے
اُسے تنگ کیا۔ 21 آخز نے رب کے گھر، شاہی محل اور
اپنے اعلیٰ افسروں کے خزانوں کو لُوٹ کر سارا مال اسور
کے بادشاہ کو بھیج دیا، لیکن بےفائدہ۔ اِس سے اُسے صحیح
مدد نہ ملی۔
22 گو وہ اُس وقت بڑی مصیبت میں تھا تو بھی رب
سے اَور دُور ہو گیا۔ 23 وہ شام کے دیوتاؤں کو قربانیاں
پیش کرنے لگا، کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ اِن ہی نے

مجھے شکست دی ہے۔ اُس نے سوچا، ”شام کے دیوتا
اپنے بادشاہوں کی مدد کرتے ہیں! اب سے مَیں اُنہیں
قربانیاں پیش کروں گا تاکہ وہ میری بھی مدد کریں۔“
لیکن یہ دیوتا بادشاہ آخز اور پوری قوم کے لئے تباہی کا
باعث بن گئے۔ 24 آخز نے حکم دیا کہ اللہ کے گھر کا
سارا سامان نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ پھر
اُس نے رب کے گھر کے دروازوں پر تالا لگا دیا۔ اُس
کی جگہ اُس نے یروشلم کے کونے کونے میں قربان گاہیں
کھڑی کر دیں۔ 25 ساتھ ساتھ اُس نے دیگر معبودوں کو
قربانیاں پیش کرنے کے لئے یہوداہ کے ہر شہر کی اونچی
جگہوں پر مندر تعمیر کئے۔ ایسی حرکتوں سے وہ رب اپنے
باپ دادا کے خدا کو طیش دلاتا رہا۔

26 باقی جو کچھ اُس کی حکومت کے دوران ہوا اور جو
کچھ اُس نے کیا وہ شروع سے لے کر آخر تک 'شاہانِ
یہوداہ و اسرائیل' کی کتاب میں درج ہے۔ 27 جب آخز
مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم میں دفن کیا
گیا، لیکن شاہی قبرستان میں نہیں۔ پھر اُس کا بیٹا حِزقیاہ
تخت نشین ہوا۔

حِزقیاہ بادشاہ رب کے گھر کو دوبارہ کھول دیتا ہے

29 جب حِزقیاہ بادشاہ بنا تو اُس کی عمر 25
سال تھی۔ یروشلم میں رہ کر وہ 29 سال
حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں ابیاہ بنت زکریاہ تھی۔
2 اپنے باپ داؤد کی طرح اُس نے ایسا کام کیا جو رب
کو پسند تھا۔ 3 اپنی حکومت کے پہلے سال کے پہلے مہینے
میں اُس نے رب کے گھر کے دروازوں کو کھول کر اُن
کی مرمت کروائی۔ 4 لاویوں اور اماموں کو بُلا کر اُس نے
اُنہیں رب کے گھر کے مشرقی صحن میں جمع کیا 5 اور کہا،

”اے لاویو، میری بات سنیں! اپنے آپ کو خدمت
کے لئے مخصوص و مقدّس کریں، اور رب اپنے باپ
دادا کے خدا کے گھر کو بھی مخصوص و مقدّس کریں۔
تمام ناپاک چیزیں مقدِس سے نکالیں! 6 ہمارے باپ
دادا بےوفا ہو کر وہ کچھ کرتے گئے جو رب ہمارے
خدا کو ناپسند تھا۔ اُنہوں نے اُسے چھوڑ دیا، اپنے منہ
کو رب کی سکونت گاہ سے پھیر کر دوسری طرف چل
پڑے۔ 7 رب کے گھر کے سامنے والے برآمدے کے
دروازوں پر اُنہوں نے تالا لگا کر چراغوں کو بجھا دیا۔ نہ
اسرائیل کے خدا کے لئے بخور جلایا جاتا، نہ بھسم ہونے
والی قربانیاں مقدِس میں پیش کی جاتی تھیں۔ 8 اِسی
وجہ سے رب کا غضب یہوداہ اور یروشلم پر نازل ہوا ہے۔
ہماری حالت کو دیکھ کر لوگ گھبرا گئے، اُن کے رونگٹے
کھڑے ہو گئے ہیں۔ ہم دوسروں کے لئے مذاق کا نشانہ
بن گئے ہیں۔ آپ خود اِس کے گواہ ہیں۔ 9 ہماری
بےوفائی کی وجہ سے ہمارے باپ تلوار کی زد میں آ کر
مارے گئے اور ہمارے بیٹے بیٹیاں اور بیویاں ہم سے
چھین لی گئی ہیں۔ 10 لیکن اب مَیں رب اسرائیل کے
خدا کے ساتھ عہد باندھنا چاہتا ہوں تاکہ اُس کا سخت
قہر ہم سے ٹل جائے۔ 11 میرے بیٹو، اب سُستی نہ
دکھائیں، کیونکہ رب نے آپ کو چن کر اپنے خادم بنایا
ہے۔ آپ کو اُس کے حضور کھڑے ہو کر اُس کی خدمت
کرنے اور بخور جلانے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔“

12 پھر ذیل کے لاوی خدمت کے لئے تیار ہوئے:
قِہات کے خاندان کا محت بن عماسی اور یوایل
بن عزریاہ،
مِراری کے خاندان کا قیس بن عبدی اور عزریاہ بن
یہلّل ایل،

جَیرسون کے خاندان کا یوآخ بن زِمّہ اور عدن بن یوآخ،
13 اِلی صفن کے خاندان کا سِمری اور یعی ایل،
آسف کے خاندان کا زکریاہ اور متنیاہ،
14 ہیمان کے خاندان کا یحی ایل اور سِمعی،
یدوتون کے خاندان کا سمعیاہ اور عُزی ایل۔
15 باقی لاویوں کو بُلا کر اُنہوں نے اپنے آپ کو رب
کی خدمت کے لئے مخصوص و مقدّس کیا۔ پھر وہ بادشاہ
کے حکم کے مطابق رب کے گھر کو پاک صاف کرنے
لگے۔ کام کرتے کرتے اُنہوں نے اِس کا خیال کیا کہ
سب کچھ رب کی ہدایات کے مطابق ہو رہا ہو۔ 16 امام
رب کے گھر میں داخل ہوئے اور اُس میں سے ہر ناپاک
چیز نکال کر اُسے صحن میں لائے۔ وہاں سے لاویوں
نے سب کچھ اُٹھا کر شہر سے باہر وادیٔ قدرون میں
پھینک دیا۔ 17 رب کے گھر کی قدوسیت بحال کرنے
کا کام پہلے مہینے کے پہلے دن شروع ہوا، اور ایک ہفتے
کے بعد وہ سامنے والے برآمدے تک پہنچ گئے تھے۔
ایک اَور ہفتہ پورے گھر کو مخصوص و مقدّس کرنے میں
لگ گیا۔

پہلے مہینے کے 16ویں دن کام مکمل ہوا۔ 18 حِزقیاہ
بادشاہ کے پاس جا کر اُنہوں نے کہا، ”ہم نے رب
کے پورے گھر کو پاک صاف کر دیا ہے۔ اِس میں
جانوروں کو جلانے کی قربان گاہ اُس کے سامان سمیت
اور وہ میز جس پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں رکھی
جاتی ہیں اُس کے سامان سمیت شامل ہے۔ 19 اور
جتنی چیزیں آخز نے بےوفا بن کر اپنی حکومت کے
دوران رد کر دی تھیں اُن سب کو ہم نے ٹھیک کر
کے دوبارہ مخصوص و مقدّس کر دیا ہے۔ اب وہ رب
کی قربان گاہ کے سامنے پڑی ہیں۔“

رب کے گھر کی دوبارہ مخصوصیت

20 اگلے دن حِزقیاہ بادشاہ صبح سویرے شہر کے تمام
بزرگوں کو بُلا کر اُن کے ساتھ رب کے گھر کے پاس
گیا۔ 21 سات جوان بَیل، سات مینڈھے اور بھیڑ کے
سات بچے بھسم ہونے والی قربانی کے لئے صحن میں
لائے گئے، نیز سات بکرے جنہیں گناہ کی قربانی کے
طور پر شاہی خاندان، مقدِس اور یہوداہ کے لئے پیش
کرنا تھا۔ حِزقیاہ نے ہارون کی اولاد یعنی اماموں کو حکم
دیا کہ اِن جانوروں کو رب کی قربان گاہ پر چڑھائیں۔
22 پہلے بَیلوں کو ذبح کیا گیا۔ اماموں نے اُن کا خون جمع
کر کے اُسے قربان گاہ پر چھڑکا۔ اِس کے بعد مینڈھوں
کو ذبح کیا گیا۔ اِس بار بھی اماموں نے اُن کا خون قربان
گاہ پر چھڑکا۔ بھیڑ کے بچوں کے خون کے ساتھ بھی یہی
کچھ کیا گیا۔ 23 آخر میں گناہ کی قربانی کے لئے مخصوص
بکروں کو بادشاہ اور جماعت کے سامنے لایا گیا، اور اُنہوں
نے اپنے ہاتھوں کو بکروں کے سروں پر رکھ دیا۔ 24 پھر
اماموں نے اُنہیں ذبح کر کے اُن کا خون گناہ کی قربانی
کے طور پر قربان گاہ پر چھڑکا تاکہ اسرائیل کا کفارہ دیا
جائے۔ کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ بھسم ہونے والی
اور گناہ کی قربانی تمام اسرائیل کے لئے پیش کی جائے۔
25 حِزقیاہ نے لاویوں کو جھانجھ، ستار اور سرود تھما
کر اُنہیں رب کے گھر میں کھڑا کیا۔ سب کچھ اُن
ہدایات کے مطابق ہوا جو رب نے داؤد بادشاہ، اُس
کے غیب بین جاد اور ناتن نبی کی معرفت دی تھیں۔
26 لاوی اُن سازوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے جو داؤد
نے بنوائے تھے، اور امام اپنے تُرموں کو تھامے اُن

کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ 27 پھر حِزقیاہ نے حکم دیا کہ بھسم ہونے والی قربانی قربان گاہ پر پیش کی جائے۔ جب امام یہ کام کرنے لگے تو لاوی رب کی تعریف میں گیت گانے لگے۔ ساتھ ساتھ تُرم اور داؤد بادشاہ کے بنوائے ہوئے ساز بجنے لگے۔ 28 تمام جماعت اوندھے منہ جھک گئی جبکہ لاوی گیت گاتے اور امام تُرم بجاتے رہے۔ یہ سلسلہ اِس قربانی کی تکمیل تک جاری رہا۔ 29 اِس کے بعد حِزقیاہ اور تمام حاضرین دوبارہ منہ کے بل جھک گئے۔ 30 بادشاہ اور بزرگوں نے لاویوں کو کہا، ”داؤد اور آسف غیب بین کے زبور گا کر رب کی ستائش کریں۔“ چنانچہ لاویوں نے بڑی خوشی سے حمد و ثنا کے گیت گائے۔ وہ بھی اوندھے منہ جھک گئے۔

31 پھر حِزقیاہ لوگوں سے مخاطب ہوا، ”آج آپ نے اپنے آپ کو رب کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اب وہ کچھ رب کے گھر کے پاس لے آئیں جو آپ ذبح اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔“ تب لوگ ذبح اور سلامتی کی اپنی قربانیاں لے آئے۔ نیز، جس کا بھی دل چاہتا تھا وہ بھسم ہونے والی قربانیاں لایا۔ 32 اِس طرح بھسم ہونے والی قربانی کے لئے 70 بَیل، 100 مینڈھے اور بھیڑ کے 200 بچے جمع کر کے رب کو پیش کئے گئے۔ 33 اُن کے علاوہ 600 بَیل اور 3,000 بھیڑ بکریاں رب کے گھر کے لئے مخصوص کی گئیں۔ 34 لیکن اِتنے جانوروں کی کھالوں کو اُتارنے کے لئے امام کم تھے، اِس لئے لاویوں کو اُن کی مدد کرنی پڑی۔ اِس کام کے اختتام تک بلکہ جب تک مزید امام خدمت کے لئے تیار اور پاک نہیں ہو گئے تھے لاوی مدد کرتے رہے۔ اماموں کی نسبت زیادہ لاوی پاک صاف ہو گئے تھے، کیونکہ اُنہوں نے زیادہ لگن سے اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص و مقدّس کیا تھا۔ 35 بھسم ہونے والی بے شمار قربانیوں کے علاوہ اماموں نے سلامتی کی قربانیوں کی چربی بھی جلائی۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے مَے کی نذریں پیش کیں۔

یوں رب کے گھر میں خدمت کا نئے سرے سے آغاز ہوا۔ 36 حِزقیاہ اور پوری قوم نے خوشی منائی کہ اللہ نے یہ سب کچھ اِتنی جلدی سے ہمیں مہیا کیا ہے۔

فسح کی عید کے لئے دعوت

30 حِزقیاہ نے اسرائیل اور یہوداہ کی ہر جگہ اپنے قاصدوں کو بھیج کر لوگوں کو رب کے گھر میں آنے کی دعوت دی، کیونکہ وہ اُن کے ساتھ رب اسرائیل کے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منانا چاہتا تھا۔ اُس نے افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کو بھی دعوت نامے بھیجے۔ 2 بادشاہ نے اپنے افسروں اور یروشلم کی پوری جماعت کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا کہ ہم یہ عید دوسرے مہینے میں منائیں گے۔ 3 عام طور پر یہ پہلے مہینے میں منائی جاتی تھی، لیکن اُس وقت تک خدمت کے لئے تیار امام کافی نہیں تھے۔ کیونکہ اب تک سب اپنے آپ کو پاک صاف نہ کر سکے۔ دوسری بات یہ تھی کہ لوگ اِتنی جلدی سے یروشلم میں جمع نہ ہو سکے۔ 4 اِن باتوں کے پیشِ نظر بادشاہ اور تمام حاضرین اِس پر متفق ہوئے کہ فسح کی عید ملتوی کی جائے۔ 5 اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم تمام اسرائیلیوں کو جنوب میں بیرسبع سے لے کر شمال میں دان تک دعوت دیں گے۔ سب یروشلم آئیں تاکہ ہم مل کر رب اسرائیل کے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منائیں۔ اصل میں یہ عید بڑی دیر سے ہدایات کے مطابق نہیں منائی گئی تھی۔

6 بادشاہ کے حکم پر قاصد اسرائیل اور یہوداہ میں سے
گزرے۔ ہر جگہ اُنہوں نے لوگوں کو بادشاہ اور اُس کے
افسروں کے خط پہنچا دیئے۔ خط میں لکھا تھا،
”اے اسرائیلیو، رب ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے
خدا کے پاس واپس آئیں! پھر وہ بھی آپ کے پاس جو
اسوری بادشاہوں کے ہاتھ سے بچ نکلے ہیں واپس آئے
گا۔ 7 اپنے باپ دادا اور بھائیوں کی طرح نہ بنیں جو
رب اپنے باپ دادا کے خدا سے بےوفا ہو گئے تھے۔
یہی وجہ ہے کہ اُس نے اُنہیں ایسی حالت میں چھوڑ دیا
کہ جس نے بھی اُنہیں دیکھا اُس کے رونگٹے کھڑے ہو
گئے۔ آپ خود اِس کے گواہ ہیں۔ 8 اُن کی طرح اَڑے
نہ رہیں بلکہ رب کے تابع ہو جائیں۔ اُس کے مقدِس
میں آئیں، جو اُس نے ہمیشہ کے لئے مخصوص و مقدّس
کر دیا ہے۔ رب اپنے خدا کی خدمت کریں تاکہ آپ
اُس کے سخت غضب کا نشانہ نہ رہیں۔ 9 اگر آپ رب
کے پاس لوٹ آئیں تو جنہوں نے آپ کے بھائیوں اور
اُن کے بال بچوں کو قید کر لیا ہے وہ اُن پر رحم کر کے
اُنہیں اِس ملک میں واپس آنے دیں گے۔ کیونکہ رب
آپ کا خدا مہربان اور رحیم ہے۔ اگر آپ اُس کے پاس
واپس آئیں تو وہ اپنا منہ آپ سے نہیں پھیرے گا۔“
10 قاصد افرائیم اور منسّی کے پورے قبائلی علاقے
میں سے گزرے اور ہر شہر کو یہ پیغام پہنچایا۔ پھر چلتے
چلتے وہ زبولون تک پہنچ گئے۔ لیکن اکثر لوگ اُن کی
بات سن کر ہنس پڑے اور اُن کا مذاق اُڑانے لگے۔
11 صرف آشر، منسّی اور زبولون کے چند ایک آدمی
فروتنی کا اظہار کر کے مان گئے اور یروشلم آئے۔
12 یہوداہ میں اللہ نے لوگوں کو تحریک دی کہ اُنہوں
نے یک دلی سے اُس حکم پر عمل کیا جو بادشاہ اور
بزرگوں نے رب کے فرمان کے مطابق دیا تھا۔

حزقیاہ اور قوم فسح کی عید مناتے ہیں

13 دوسرے مہینے میں بہت زیادہ لوگ بےخمیری روٹی
کی عید منانے کے لئے یروشلم پہنچے۔ 14 پہلے اُنہوں
نے شہر سے بُتوں کی تمام قربان گاہوں کو دُور کر دیا۔
بخور جلانے کی چھوٹی قربان گاہوں کو بھی اُنہوں نے
اُٹھا کر وادیٔ قدرون میں پھینک دیا۔ 15 دوسرے مہینے
کے 14ویں دن فسح کے لیلوں کو ذبح کیا گیا۔ اماموں
اور لاویوں نے شرمندہ ہو کر اپنے آپ کو خدمت کے
لئے پاک صاف کر رکھا تھا، اور اب اُنہوں نے بھسم
ہونے والی قربانیوں کو رب کے گھر میں پیش کیا۔ 16 وہ
خدمت کے لئے یوں کھڑے ہو گئے جس طرح مردِ
خدا موسیٰ کی شریعت میں فرمایا گیا ہے۔ لاوی قربانیوں
کا خون اماموں کے پاس لائے جنہوں نے اُسے قربان
گاہ پر چھڑکا۔
17 لیکن حاضرین میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے
آپ کو صحیح طور پر پاک صاف نہیں کیا تھا۔ اُن کے لئے
لاویوں نے فسح کے لیلوں کو ذبح کیا تاکہ اُن کی قربانیوں
کو بھی رب کے لئے مخصوص کیا جا سکے۔ 18 خاص کر
افرائیم، منسّی، زبولون اور اِشکار کے اکثر لوگوں نے اپنے
آپ کو صحیح طور پر پاک صاف نہیں کیا تھا۔ چنانچہ وہ فسح
کے کھانے میں اُس حالت میں شریک نہ ہوئے جس کا
تقاضا شریعت کرتی ہے۔ لیکن حزقیاہ نے اُن کی شفاعت
کر کے دعا کی، ”رب جو مہربان ہے ہر ایک کو معاف
کرے 19 جو پورے دل سے رب اپنے باپ دادا کے خدا
کا طالب رہنے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ اُسے مقدِس کے
لئے درکار پاکیزگی حاصل نہ بھی ہو۔“ 20 رب نے

حِزقیاہ کی دعا سن کر لوگوں کو بحال کر دیا۔
21 یروشلم میں جمع شدہ اسرائیلیوں نے بڑی خوشی سے
سات دن تک بےخمیری روٹی کی عید منائی۔ ہر دن لاوی
اور امام اپنے ساز بجا کر بلند آواز سے رب کی ستائش
کرتے رہے۔ 22 لاویوں نے رب کی خدمت کرتے وقت
بڑی سمجھ داری دکھائی، اور حِزقیاہ نے اِس میں اُن کی
حوصلہ افزائی کی۔

پورے ہفتے کے دوران اسرائیلی رب کو سلامتی کی
قربانیاں پیش کر کے قربانی کا اپنا حصہ کھاتے اور رب
اپنے باپ دادا کے خدا کی تمجید کرتے رہے۔
23 اِس ہفتے کے بعد پوری جماعت نے فیصلہ کیا کہ
عید کو مزید سات دن منایا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے
خوشی سے ایک اَور ہفتے کے دوران عید منائی۔ 24 تب
یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ نے جماعت کے لئے 1,000
بَیل اور 7,000 بھیڑ بکریاں پیش کیں جبکہ بزرگوں
نے جماعت کے لئے 1,000 بَیل اور 10,000
بھیڑ بکریاں چڑھائیں۔ اِتنے میں مزید بہت سے اماموں
نے اپنے آپ کو رب کی خدمت کے لئے مخصوص و
مقدّس کر لیا تھا۔
25 جتنے بھی آئے تھے خوشی منا رہے تھے، خواہ وہ
یہوداہ کے باشندے تھے، خواہ امام، لاوی، اسرائیلی یا
اسرائیل اور یہوداہ میں رہنے والے پردیسی مہمان۔
26 یروشلم میں بڑی شادمانی تھی، کیونکہ ایسی عید داؤد
بادشاہ کے بیٹے سلیمان کے زمانے سے لے کر اُس
وقت تک یروشلم میں منائی نہیں گئی تھی۔
27 عید کے اختتام پر اماموں اور لاویوں نے کھڑے
ہو کر قوم کو برکت دی۔ اور اللہ نے اُن کی سنی، اُن کی
دعا آسمان پر اُس کی مقدّس سکونت گاہ تک پہنچی۔

پورے یہوداہ میں بُت پرستی کا خاتمہ

31 عید کے بعد جماعت کے تمام اسرائیلیوں
نے یہوداہ کے شہروں میں جا کر پتھر کے
بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، یسیرت دیوی کے کھمبوں
کو کاٹ ڈالا، اونچی جگہوں کے مندروں کو ڈھا دیا اور
غلط قربان گاہوں کو ختم کر دیا۔ جب تک اُنہوں نے
یہ کام یہوداہ، بن یمین، افرائیم اور منسّی کے پورے
علاقوں میں تکمیل تک نہیں پہنچایا تھا اُنہوں نے آرام نہ
کیا۔ اِس کے بعد وہ سب اپنے اپنے شہروں اور گھروں کو
چلے گئے۔

رب کے گھر میں انتظام کی اصلاح

2 حِزقیاہ نے اماموں اور لاویوں کو دوبارہ خدمت کے
ویسے ہی گروہوں میں تقسیم کیا جیسے پہلے تھے۔ اُن
کی ذمہ داریاں بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں
چڑھانا، رب کے گھر میں مختلف قسم کی خدمات انجام دینا
اور حمد و ثنا کے گیت گانا تھیں۔
3 جو جانور بادشاہ اپنی ملکیت سے رب کے گھر کو دیتا
رہا وہ بھسم ہونے والی اُن قربانیوں کے لئے مقرر تھے
جن کو رب کی شریعت کے مطابق ہر صبح شام، سبت
کے دن، نئے چاند کی عید اور دیگر عیدوں پر رب کے
گھر میں پیش کی جاتی تھیں۔
4 حِزقیاہ نے یروشلم کے باشندوں کو حکم دیا کہ اپنی
ملکیت میں سے اماموں اور لاویوں کو کچھ دیں تاکہ وہ اپنا
وقت رب کی شریعت کی تکمیل کے لئے وقف کر سکیں۔
5 بادشاہ کا یہ اعلان سنتے ہی اسرائیلی فراخ دلی سے غلہ،
انگور کے رس، زیتون کے تیل، شہد اور کھیتوں کی باقی
پیداوار کا پہلا پھل رب کے گھر میں لائے۔ بہت کچھ

اکٹھا ہوا، کیونکہ لوگوں نے اپنی پیداوار کا پورا دسواں حصہ
وہاں پہنچایا۔ 6 یہوداہ کے باقی شہروں کے باشندے بھی
ساتھ رہنے والے اسرائیلیوں سمیت اپنی پیداوار کا دسواں
حصہ رب کے گھر میں لائے۔ جو بھی بَیل، بھیڑ بکریاں
اور باقی چیزیں اُنہوں نے رب اپنے خدا کے لئے وقف
کی تھیں وہ رب کے گھر میں پہنچیں جہاں لوگوں نے
اُنہیں بڑے ڈھیر لگا کر اکٹھا کیا۔ 7 چیزیں جمع کرنے کا یہ
سلسلہ تیسرے مہینے میں شروع ہوا اور ساتویں مہینے میں
اختتام کو پہنچا۔ 8 جب حِزقیاہ اور اُس کے افسروں نے آ
کر دیکھا کہ کتنی چیزیں اکٹھی ہو گئی ہیں تو اُنہوں نے رب
اور اُس کی قوم اسرائیل کو مبارک کہا۔

9 جب حِزقیاہ نے اماموں اور لاویوں سے اِن ڈھیروں
کے بارے میں پوچھا 10 تو صدوق کے خاندان کا امامِ
اعظم عزریاہ نے جواب دیا، ”جب سے لوگ اپنے ہدیئے
یہاں لے آتے ہیں اُس وقت سے ہم جی بھر کر کھا
سکتے ہیں بلکہ کافی کچھ بچ بھی جاتا ہے۔ کیونکہ رب نے
اپنی قوم کو اِتنی برکت دی ہے کہ یہ سب کچھ باقی رہ
گیا ہے۔“

11 تب حِزقیاہ نے حکم دیا کہ رب کے گھر میں
گودام بنائے جائیں۔ جب ایسا کیا گیا 12 تو رضاکارانہ
ہدیئے، پیداوار کا دسواں حصہ اور رب کے لئے مخصوص
کئے گئے عطیات اُن میں رکھے گئے۔ کوننیاہ لاوی اِن
چیزوں کا انچارج بنا جبکہ اُس کا بھائی سِمعی اُس کا
مددگار مقرر ہوا۔ 13 امامِ اعظم عزریاہ رب کے گھر
کے پورے انتظام کا انچارج تھا، اِس لئے حِزقیاہ بادشاہ
نے اُس کے ساتھ مل کر دس نگران مقرر کئے جو
کوننیاہ اور سِمعی کے تحت خدمت انجام دیں۔ اُن کے
نام یحی ایل، عززیاہ، نحت، عساہیل، یریموت، یوزبد،
اِلی ایل، اِسماکیاہ، محت اور بِنایاہ تھے۔

14 جو لاوی مشرقی دروازے کا دربان تھا اُس کا نام
قورے بن یِمنہ تھا۔ اب اُسے رب کو رضاکارانہ
طور پر دیئے گئے ہدیئے اور اُس کے لئے مخصوص کئے
گئے عطیے تقسیم کرنے کا نگران بنایا گیا۔ 15 عدن، من
یمین، یشوع، سمعیاہ، امریاہ اور سکنیاہ اُس کے مددگار
تھے۔ اُن کی ذمہ داری لاویوں کے شہروں میں رہنے
والے اماموں کو اُن کا حصہ دینا تھی۔ بڑی وفاداری سے
وہ خیال رکھتے تھے کہ خدمت کے مختلف گروہوں کے
تمام اماموں کو وہ حصہ مل جائے جو اُن کا حق بنتا تھا، خواہ
وہ بڑے تھے یا چھوٹے۔ 16 جو اپنے گروہ کے ساتھ
رب کے گھر میں خدمت کرتا تھا اُسے اُس کا حصہ براہِ
راست ملتا تھا۔ اِس سلسلے میں لاوی کے قبیلے کے جتنے
مردوں اور لڑکوں کی عمر تین سال یا اِس سے زائد تھی اُن
کی فہرست بنائی گئی۔ 17 اِن فہرستوں میں اماموں کو اُن
کے کنبوں کے مطابق درج کیا گیا۔ اِسی طرح 20 سال
یا اِس سے زائد کے لاویوں کو اُن ذمہ داریوں اور خدمت
کے مطابق جو وہ اپنے گروہوں میں سنبھالتے تھے
فہرستوں میں درج کیا گیا۔ 18 خاندانوں کی عورتیں اور
بیٹے بیٹیاں چھوٹے بچوں سمیت بھی اِن فہرستوں میں
درج تھیں۔ چونکہ اُن کے مرد وفاداری سے رب کے
گھر میں خدمت کرتے تھے، اِس لئے یہ دیگر افراد بھی
مخصوص و مقدّس سمجھے جاتے تھے۔ 19 جو امام شہروں
سے باہر اُن چراگاہوں میں رہتے تھے جو اُنہیں ہارون
کی اولاد کی حیثیت سے ملی تھیں اُنہیں بھی حصہ ملتا تھا۔
ہر شہر کے لئے آدمی چنے گئے جو اماموں کے خاندانوں
کے مردوں اور فہرست میں درج تمام لاویوں کو وہ حصہ
دیا کریں جو اُن کا حق تھا۔

20 حِزقیاہ بادشاہ نے حکم دیا کہ پورے یہوداہ میں ایسا ہی کیا جائے۔ اُس کا کام رب کے نزدیک اچھا، منصفانہ اور وفادارانہ تھا۔ 21 جو کچھ اُس نے اللہ کے گھر میں انتظام دوبارہ چلانے اور شریعت کو قائم کرنے کے سلسلے میں کیا اُس کے لئے وہ پورے دل سے اپنے خدا کا طالب رہا۔ نتیجے میں اُسے کامیابی حاصل ہوئی۔

اسوری یہوداہ میں گھس آتے ہیں

32 حِزقیاہ نے وفاداری سے یہ تمام منصوبے تکمیل تک پہنچائے۔ پھر ایک دن اسور کا بادشاہ سنحیرب اپنی فوج کے ساتھ یہوداہ میں گھس آیا اور قلعہ بند شہروں کا محاصرہ کرنے لگا تاکہ اُن پر قبضہ کرے۔ 2 جب حِزقیاہ کو اطلاع ملی کہ سنحیرب آ کر یروشلم پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے 3 تو اُس نے اپنے سرکاری اور فوجی افسروں سے مشورہ کیا۔ خیال یہ پیش کیا گیا کہ یروشلم شہر کے باہر تمام چشموں کو ملبے سے بند کیا جائے۔ سب متفق ہو گئے، 4 کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”اسور کے بادشاہ کو یہاں آ کر کثرت کا پانی کیوں ملے؟“ بہت سے آدمی جمع ہوئے اور مل کر چشموں کو ملبے سے بند کر دیا۔ اُنہوں نے اُس زمین دوز نالے کا منہ بھی بند کر دیا جس کے ذریعے پانی شہر میں پہنچتا تھا۔

5 اِس کے علاوہ حِزقیاہ نے بڑی محنت سے فصیل کے ٹوٹے پھوٹے حصوں کی مرمت کروا کر اُس پر بُرج بنوائے۔ فصیل کے باہر اُس نے ایک اَور چاردیواری تعمیر کی جبکہ یروشلم کے اُس حصے کے چبوترے مزید مضبوط کروائے جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ ساتھ ساتھ اُس نے بڑی مقدار میں ہتھیار اور ڈھالیں بنوائیں۔ 6 حِزقیاہ نے لوگوں پر فوجی افسر مقرر کئے۔

پھر اُس نے سب کو دروازے کے ساتھ والے چوک پر اکٹھا کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کی، 7 ”مضبوط اور دلیر ہوں! اسور کے بادشاہ اور اُس کی بڑی فوج کو دیکھ کر مت ڈریں، کیونکہ جو طاقت ہمارے ساتھ ہے وہ اُسے حاصل نہیں ہے۔ 8 اسور کے بادشاہ کے لئے صرف خاکی آدمی لڑ رہے ہیں جبکہ رب ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہی ہماری مدد کر کے ہمارے لئے لڑے گا!“ حِزقیاہ بادشاہ کے اِن الفاظ سے لوگوں کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔

اسوری یروشلم کا محاصرہ کرتے ہیں

9 جب اسور کا بادشاہ سنحیرب اپنی پوری فوج کے ساتھ لکیس کا محاصرہ کر رہا تھا تو اُس نے وہاں سے یروشلم کو وفد بھیجا تاکہ یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ اور یہوداہ کے تمام باشندوں کو پیغام پہنچائے،

10 ”شاہِ اسور سنحیرب فرماتے ہیں، تمہارا بھروسا کس چیز پر ہے کہ تم محاصرے کے وقت یروشلم کو چھوڑنا نہیں چاہتے؟ 11 جب حِزقیاہ کہتا ہے، 'رب ہمارا خدا ہمیں اسور کے بادشاہ سے بچائے گا' تو وہ تمہیں غلط راہ پر لا رہا ہے۔ اِس کا صرف یہ نتیجہ نکلے گا کہ تم بھوکے اور پیاسے مر جاؤ گے۔ 12 حِزقیاہ نے تو اِس خدا کی بےحرمتی کی ہے۔ کیونکہ اُس نے اُس کی اونچی جگہوں کے مندروں اور قربان گاہوں کو ڈھا کر یہوداہ اور یروشلم سے کہا ہے کہ ایک ہی قربان گاہ کے سامنے پرستش کریں، ایک ہی قربان گاہ پر قربانیاں چڑھائیں۔ 13 کیا تمہیں علم نہیں کہ مَیں اور میرے باپ دادا نے دیگر ممالک کی تمام قوموں کے ساتھ کیا کچھ کیا؟ کیا اِن

قوموں کے دیوتا اپنے ملکوں کو مجھ سے بچانے کے قابل
رہے ہیں؟ ہرگز نہیں! 14 میرے باپ دادا نے اِن سب
کو تباہ کر دیا، اور کوئی بھی دیوتا اپنی قوم کو مجھ سے بچا
نہ سکا۔ تو پھر تمہارا دیوتا تمہیں کس طرح مجھ سے بچائے
گا؟ 15 حِزقیاہ سے فریب نہ کھاؤ! وہ اِس طرح تمہیں
غلط راہ پر نہ لائے۔ اُس کی بات پر اعتماد مت کرنا،
کیونکہ اب تک کسی بھی قوم یا سلطنت کا دیوتا اپنی قوم کو
میرے یا میرے باپ دادا کے قبضے سے چھٹکارا نہ دلا
سکا۔ تو پھر تمہارا دیوتا تمہیں میرے قبضے سے کس طرح
بچائے گا؟“

16 ایسی باتیں کرتے کرتے سنحیرب کے افسر رب
اسرائیل کے خدا اور اُس کے خادم حِزقیاہ پر کفر
بکتے گئے۔

17 اسور کے بادشاہ نے وفد کے ہاتھ خط بھی بھیجا جس
میں اُس نے رب اسرائیل کے خدا کی اہانت کی۔ خط میں
لکھا تھا، ”جس طرح دیگر ممالک کے دیوتا اپنی قوموں
کو مجھ سے محفوظ نہ رکھ سکے اُسی طرح حِزقیاہ کا دیوتا
بھی اپنی قوم کو میرے قبضے سے نہیں بچائے گا۔“

18 اسوری افسروں نے بلند آواز سے عبرانی زبان میں
بادشاہ کا پیغام فصیل پر کھڑے یروشلم کے باشندوں تک
پہنچایا تاکہ اُن میں خوف و ہراس پھیل جائے اور یوں
شہر پر قبضہ کرنے میں آسانی ہو جائے۔ 19 اِن افسروں
نے یروشلم کے خدا کا یوں تمسخر اُڑایا جیسا وہ دنیا کی دیگر
قوموں کے دیوتاؤں کا اُڑایا کرتے تھے، حالانکہ دیگر معبود
صرف انسانی ہاتھوں کی پیداوار تھے۔

رب سنحیرب کو سزا دیتا ہے

20 پھر حِزقیاہ بادشاہ اور آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی
نے چلّاتے ہوئے آسمان پر تخت نشین خدا سے التماس
کی۔ 21 جواب میں رب نے اسوریوں کی لشکرگاہ میں
ایک فرشتہ بھیجا جس نے تمام بہترین فوجیوں کو افسروں
اور کمانڈروں سمیت موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ چنانچہ
سنحیرب شرمندہ ہو کر اپنے ملک لوٹ گیا۔ وہاں ایک
دن جب وہ اپنے دیوتا کے مندر میں داخل ہوا تو اُس کے
کچھ بیٹوں نے اُسے تلوار سے قتل کر دیا۔

22 اِس طرح رب نے حِزقیاہ اور یروشلم کے باشندوں
کو شاہِ اسور سنحیرب سے چھٹکارا دلایا۔ اُس نے اُنہیں
دوسری قوموں کے حملوں سے بھی محفوظ رکھا، اور چاروں
طرف امن و امان پھیل گیا۔ 23 بےشمار لوگ یروشلم
آئے تاکہ رب کو قربانیاں پیش کریں اور حِزقیاہ بادشاہ
کو قیمتی تحفے دیں۔ اُس وقت سے تمام قومیں اُس کا بڑا
احترام کرنے لگیں۔

حِزقیاہ کے آخری سال

24 اُن دنوں میں حِزقیاہ اِتنا بیمار ہوا کہ مرنے کی نوبت
آ پہنچی۔ تب اُس نے رب سے دعا کی، اور رب نے
اُس کی سن کر ایک الٰہی نشان سے اِس کی تصدیق کی۔
25 لیکن حِزقیاہ مغرور ہوا، اور اُس نے اِس مہربانی کا
مناسب جواب نہ دیا۔ نتیجے میں رب اُس سے اور یہوداہ
اور یروشلم سے ناراض ہوا۔ 26 پھر حِزقیاہ اور یروشلم کے
باشندوں نے پچھتا کر اپنا غرور چھوڑ دیا، اِس لئے رب کا
غضب حِزقیاہ کے جیتے جی اُن پر نازل نہ ہوا۔
27 حِزقیاہ کو بہت دولت اور عزت حاصل ہوئی،
اور اُس نے اپنی سونے چاندی، جواہر، بلسان کے قیمتی
تیل، ڈھالوں اور باقی قیمتی چیزوں کے لئے خاص خزانے
بنوائے۔ 28 اُس نے غلہ، انگور کا رس اور زیتون کا

تیل محفوظ رکھنے کے لئے گودام تعمیر کئے اور اپنے گائے
بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کو رکھنے کی بہت سی جگہیں بھی
بنوا لیں۔ 29 اُس کے گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں میں
اضافہ ہوتا گیا، اور اُس نے کئی نئے شہروں کی بنیاد رکھی،
کیونکہ اللہ نے اُسے نہایت ہی امیر بنا دیا تھا۔ 30 حِزقیاہ
ہی نے جیحون چشمے کا منہ بند کر کے اُس کا پانی سرنگ
کے ذریعے مغرب کی طرف یروشلم کے اُس حصے میں
پہنچایا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ جو بھی کام اُس نے
شروع کیا اُس میں وہ کامیاب رہا۔ 31 ایک دن بابل کے
حکمرانوں نے اُس کے پاس وفد بھیجا تاکہ اُس الٰہی نشان
کے بارے میں معلومات حاصل کریں جو یہوداہ میں ہوا
تھا۔ اُس وقت اللہ نے اُسے اکیلا چھوڑ دیا تاکہ اُس کے
دل کی حقیقی حالت جانچ لے۔

32 باقی جو کچھ حِزقیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور
جو نیک کام اُس نے کیا وہ 'آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی
کی رویا' میں قلم بند ہے جو 'شاہانِ یہوداہ و اسرائیل' کی
کتاب میں درج ہے۔ 33 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا
سے جا ملا تو اُسے شاہی قبرستان کی ایک اونچی جگہ پر دفنایا
گیا۔ جب جنازہ نکلا تو یہوداہ اور یروشلم کے تمام باشندوں
نے اُس کا احترام کیا۔ پھر اُس کا بیٹا منسّی تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ منسّی

33 منسّی 12 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور
یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 55
سال تھا۔ 2 منسّی کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ اُس نے
اُن قوموں کے قابلِ گھن رسم و رواج اپنا لئے جنہیں
رب نے اسرائیلیوں کے آگے سے نکال دیا تھا۔ 3 اونچی
جگہوں کے جن مندروں کو اُس کے باپ حِزقیاہ نے
ڈھا دیا تھا اُنہیں اُس نے نئے سرے سے تعمیر کیا۔
اُس نے بعل دیوتاؤں کی قربان گاہیں بنوائیں اور یسیرت
دیوی کے کھمبے کھڑے کئے۔ اِن کے علاوہ وہ سورج،
چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کو سجدہ کر کے اُن کی
خدمت کرتا تھا۔ 4 اُس نے رب کے گھر میں بھی اپنی
قربان گاہیں کھڑی کیں، حالانکہ رب نے اِس مقام کے
بارے میں فرمایا تھا، ”یروشلم میں میرا نام ابد تک قائم
رہے گا۔“ 5 لیکن منسّی نے پروا نہ کی بلکہ رب کے
گھر کے دونوں صحنوں میں آسمان کے پورے لشکر کے
لئے قربان گاہیں بنوائیں۔ 6 یہاں تک کہ اُس نے وادیٔ
بن ہنوم میں اپنے بیٹوں کو بھی قربان کر کے جلا دیا۔
جادوگری، غیب دانی اور افسوں گری کرنے کے علاوہ
وہ مُردوں کی روحوں سے رابطہ کرنے والوں اور رمّالوں
سے بھی مشورہ کرتا تھا۔

غرض اُس نے بہت کچھ کیا جو رب کو ناپسند تھا اور
اُسے طیش دلایا۔ 7 دیوی کا بُت بنوا کر اُس نے اُسے اللہ
کے گھر میں کھڑا کیا، حالانکہ رب نے داؤد اور اُس کے
بیٹے سلیمان سے کہا تھا، ”اِس گھر اور اِس شہر یروشلم
میں جو مَیں نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا ہے
مَیں اپنا نام ابد تک قائم رکھوں گا۔ 8 اگر اسرائیلی احتیاط
سے میرے اُن تمام احکام اور ہدایات کی پیروی کریں
جو موسیٰ نے شریعت میں اُنہیں دیئے تو مَیں کبھی نہیں
ہونے دوں گا کہ اسرائیلیوں کو اُس ملک سے جلاوطن کر
دیا جائے جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کو عطا کیا تھا۔“
9 لیکن منسّی نے یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں کو ایسے
غلط کام کرنے پر اُکسایا جو اُن قوموں سے بھی سرزد نہیں
ہوئے تھے جنہیں رب نے ملک میں داخل ہوتے وقت
اُن کے آگے سے تباہ کر دیا تھا۔

10گو رب نے منسّی اور اپنی قوم کو سمجھایا، لیکن
اُنہوں نے پروا نہ کی۔ 11تب رب نے اسوری بادشاہ کے
کمانڈروں کو یہوداہ پر حملہ کرنے دیا۔ اُنہوں نے منسّی
کو پکڑ کر اُس کی ناک میں نکیل ڈالی اور اُسے پیتل کی
زنجیروں میں جکڑ کر بابل لے گئے۔ 12جب وہ یوں
مصیبت میں پھنس گیا تو منسّی رب اپنے خدا کا غضب
ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا اور اپنے آپ کو اپنے
باپ دادا کے خدا کے حضور پست کر دیا۔
13اور رب نے اُس کی التماس پر دھیان دے کر
اُس کی سنی۔ اُسے یروشلم واپس لا کر اُس نے اُس کی
حکومت بحال کر دی۔ تب منسّی نے جان لیا کہ رب
ہی خدا ہے۔
14اِس کے بعد اُس نے ’داؤد کے شہر‘ کی بیرونی
فصیل نئے سرے سے بنوائی۔ یہ فصیل جیحون چشمے کے
مغرب سے شروع ہوئی اور وادیٔ قدرون میں سے گزر
کر مچھلی کے دروازے تک پہنچ گئی۔ اِس دیوار نے رب
کے گھر کی پوری پہاڑی بنام عوفل کا احاطہ کر لیا اور بہت
بلند تھی۔ اِس کے علاوہ بادشاہ نے یہوداہ کے تمام قلعہ
بند شہروں پر فوجی افسر مقرر کئے۔ 15اُس نے اجنبی
معبودوں کو بُت سمیت رب کے گھر سے نکال دیا۔
جو قربان گاہیں اُس نے رب کے گھر کی پہاڑی اور باقی
یروشلم میں کھڑی کی تھیں اُنہیں بھی اُس نے ڈھا کر شہر
سے باہر پھینک دیا۔ 16پھر اُس نے رب کی قربان گاہ
کو نئے سرے سے تعمیر کر کے اُس پر سلامتی اور
شکرگزاری کی قربانیاں چڑھائیں۔ ساتھ ساتھ اُس نے
یہوداہ کے باشندوں سے کہا کہ رب اسرائیل کے خدا
کی خدمت کریں۔ 17گو لوگ اِس کے بعد بھی اونچی
جگہوں پر اپنی قربانیاں پیش کرتے تھے، لیکن اب سے
وہ اِنہیں صرف رب اپنے خدا کو پیش کرتے تھے۔
18باقی جو کچھ منسّی کی حکومت کے دوران ہوا وہ
’شاہانِ اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں درج ہے۔ وہاں
اُس کی اپنے خدا سے دعا بھی بیان کی گئی ہے اور وہ
باتیں بھی جو غیب بینوں نے رب اسرائیل کے خدا کے
نام میں اُسے بتائی تھیں۔ 19غیب بینوں کی کتاب میں
بھی منسّی کی دعا بیان کی گئی ہے اور یہ کہ اللہ نے
کس طرح اُس کی سنی۔ وہاں اُس کے تمام گناہوں اور
بےوفائی کا ذکر ہے، نیز اُن اونچی جگہوں کی فہرست درج
ہے جہاں اُس نے اللہ کے تابع ہو جانے سے پہلے مندر
بنا کر یسیرت دیوی کے کھمبے اور بُت کھڑے کئے تھے۔
20جب منسّی مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے
اُس کے محل میں دفن کیا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا امون تخت
نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ امون

21امون 22 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور دو سال
تک یروشلم میں حکومت کرتا رہا۔ 22اپنے باپ منسّی کی
طرح وہ ایسا غلط کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ جو بُت
اُس کے باپ نے بنوائے تھے اُن ہی کی پوجا وہ کرتا اور
اُن ہی کو قربانیاں پیش کرتا تھا۔ 23لیکن اُس میں اور
منسّی میں یہ فرق تھا کہ بیٹے نے اپنے آپ کو رب کے
سامنے پست نہ کیا بلکہ اُس کا قصور مزید سنگین ہوتا گیا۔
24ایک دن امون کے کچھ افسروں نے اُس کے خلاف
سازش کر کے اُسے محل میں قتل کر دیا۔ 25لیکن اُمّت
نے تمام سازش کرنے والوں کو مار ڈالا اور امون کی جگہ
اُس کے بیٹے یوسیاہ کو بادشاہ بنا دیا۔

یوسیاہ بادشاہ بُت پرستی کی مخالفت کرتا ہے

34 یوسیاہ 8 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور
یروشلم میں رہ کر اُس کی حکومت کا دورانیہ
31 سال تھا۔ 2 یوسیاہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند
تھا۔ وہ اپنے باپ داؤد کے اچھے نمونے پر چلتا رہا اور
اُس سے نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹا۔
3 اپنی حکومت کے آٹھویں سال میں وہ اپنے باپ
داؤد کے خدا کی مرضی تلاش کرنے لگا، گو اُس وقت وہ
جوان ہی تھا۔ اپنی حکومت کے 12ویں سال میں وہ
اونچی جگہوں کے مندروں، یسیرت دیوی کے کھمبوں اور
تمام تراشے اور ڈھالے ہوئے بُتوں کو پورے ملک سے
دُور کرنے لگا۔ یوں تمام یروشلم اور یہوداہ اِن چیزوں
سے پاک صاف ہو گیا۔ 4 بادشاہ کے زیرِ نگرانی بعل
دیوتاؤں کی قربان گاہوں کو ڈھا دیا گیا۔ بخور کی جو قربان
گاہیں اُن کے اوپر تھیں اُنہیں اُس نے ٹکڑے ٹکڑے
کر دیا۔ یسیرت دیوی کے کھمبوں اور تراشے اور ڈھالے
ہوئے بُتوں کو زمین پر پٹخ کر اُس نے اُنہیں پیس کر اُن
کی قبروں پر بکھیر دیا جنہوں نے جیتے جی اُن کو قربانیاں
پیش کی تھیں۔ 5 بُت پرست پجاریوں کی ہڈیوں کو اُن کی
اپنی قربان گاہوں پر جلایا گیا۔ اِس طرح سے یوسیاہ نے
یروشلم اور یہوداہ کو پاک صاف کر دیا۔ 6-7 یہ اُس نے
نہ صرف یہوداہ بلکہ منسّی، افرائیم، شمعون اور نفتالی تک
کے شہروں میں اردگرد کے کھنڈرات سمیت بھی کیا۔
اُس نے قربان گاہوں کو گرا کر یسیرت دیوی کے کھمبوں
اور بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنا چُور کر دیا۔ تمام
اسرائیل کی بخور کی قربان گاہوں کو اُس نے ڈھا دیا۔ اِس
کے بعد وہ یروشلم واپس چلا گیا۔

رب کے گھر کی مرمت

8 اپنی حکومت کے 18ویں سال میں یوسیاہ نے
سافن بن اصلیاہ، یروشلم پر مقرر افسر معسیاہ اور بادشاہ
کے مشیرِ خاص یوآخ بن یوآخز کو رب اپنے خدا کے
گھر کے پاس بھیجا تاکہ اُس کی مرمت کروائیں۔ اُس
وقت ملک اور رب کے گھر کو پاک صاف کرنے کی مہم
جاری تھی۔ 9 امامِ اعظم خِلقیاہ کے پاس جا کر اُنہوں نے
اُسے وہ پیسے دیئے جو لاوی کے دربانوں نے رب کے
گھر میں جمع کئے تھے۔ یہ ہدیئے منسّی اور افرائیم کے
باشندوں، اسرائیل کے تمام بچے ہوئے لوگوں اور یہوداہ،
بن یمین اور یروشلم کے رہنے والوں کی طرف سے پیش
کئے گئے تھے۔
10 اب یہ پیسے اُن ٹھیکے داروں کے حوالے کر دیئے
گئے جو رب کے گھر کی مرمت کروا رہے تھے۔ اِن
پیسوں سے ٹھیکے داروں نے اُن کاری گروں کی اُجرت
ادا کی جو رب کے گھر کی مرمت کر کے اُسے مضبوط کر
رہے تھے۔ 11 کاری گروں اور تعمیر کرنے والوں نے
اِن پیسوں سے تراشے ہوئے پتھر اور شہتیروں کی
لکڑی بھی خریدی۔ عمارتوں میں شہتیروں کو بدلنے کی
ضرورت تھی، کیونکہ یہوداہ کے بادشاہوں نے اُن پر
دھیان نہیں دیا تھا، لہٰذا وہ گل گئے تھے۔ 12 اِن
آدمیوں نے وفاداری سے خدمت سرانجام دی۔ چار
لاوی اِن کی نگرانی کرتے تھے جن میں یحت اور عبدیاہ
مِراری کے خاندان کے تھے جبکہ زکریاہ اور مسُلاّم قِہات
کے خاندان کے تھے۔ جتنے لاوی ساز بجانے میں ماہر
تھے 13 وہ مزدوروں اور تمام دیگر کاری گروں پر مقرر
تھے۔ کچھ اَور لاوی منشی، نگران اور دربان تھے۔

رب کے گھر میں شریعت کی کتاب مل جاتی ہے

14 جب وہ پیسے باہر لائے گئے جو رب کے گھر میں
جمع ہوئے تھے تو خِلقیاہ کو شریعت کی وہ کتاب ملی
جو رب نے موسیٰ کی معرفت دی تھی۔ 15 اُسے میرمُنشی
سافن کو دے کر اُس نے کہا، ”مجھے رب کے گھر میں
شریعت کی کتاب ملی ہے۔“ 16 تب سافن کتاب کو لے
کر بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے اطلاع دی، ”جو بھی ذمہ
داری آپ کے ملازموں کو دی گئی اُنہیں وہ اچھی طرح
پورا کر رہے ہیں۔ 17 اُنہوں نے رب کے گھر میں جمع
شدہ پیسے مرمت پر مقرر ٹھیکے داروں اور باقی کام کرنے
والوں کو دے دیئے ہیں۔“ 18 پھر سافن نے بادشاہ کو
بتایا، ”خِلقیاہ نے مجھے ایک کتاب دی ہے۔“ کتاب
کو کھول کر وہ بادشاہ کی موجودگی میں اُس کی تلاوت
کرنے لگا۔

19 کتاب کی باتیں سن کر بادشاہ نے رنجیدہ ہو کر
اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔ 20 اُس نے خِلقیاہ، اخی قام بن
سافن، عبدون بن میکاہ، میرمُنشی سافن اور اپنے خاص
خادم عسایاہ کو بُلا کر اُنہیں حکم دیا، 21 ”جا کر میری
اور اسرائیل اور یہوداہ کے بچے ہوئے افراد کی خاطر رب
سے اِس کتاب میں درج باتوں کے بارے میں دریافت
کریں۔ رب کا جو غضب ہم پر نازل ہونے والا ہے وہ
نہایت سخت ہے، کیونکہ ہمارے باپ دادا نہ رب کے
فرمان کے تابع رہے، نہ اُن ہدایات کے مطابق زندگی
گزاری ہے جو کتاب میں درج کی گئی ہیں۔“

22 چنانچہ خِلقیاہ بادشاہ کے بھیجے ہوئے چند آدمیوں
کے ساتھ خُلدہ نبیہ کو ملنے گیا۔ خُلدہ کا شوہر سلّوم
بن توقہت بن خسرہ رب کے گھر کے کپڑے سنبھالتا
تھا۔ وہ یروشلم کے نئے علاقے میں رہتے تھے۔
23-24 خُلدہ نے اُنہیں جواب دیا،
”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ جس آدمی نے
تمہیں بھیجا ہے اُسے بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں اِس
شہر اور اِس کے باشندوں پر آفت نازل کروں گا۔ وہ
تمام لعنتیں پوری ہو جائیں گی جو بادشاہ کے حضور پڑھی
گئی کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ 25 کیونکہ میری قوم نے
مجھے ترک کر کے دیگر معبودوں کو قربانیاں پیش کی ہیں
اور اپنے ہاتھوں سے بُت بنا کر مجھے طیش دلایا ہے۔
میرا غضب اِس مقام پر نازل ہو جائے گا اور کبھی ختم
نہیں ہو گا۔‘ 26 لیکن یہوداہ کے بادشاہ کے پاس جائیں
جس نے آپ کو رب سے دریافت کرنے کے لئے بھیجا
ہے اور اُسے بتا دیں کہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے،
’میری باتیں سن کر 27 تیرا دل نرم ہو گیا ہے۔ جب
تجھے پتا چلا کہ مَیں نے اِس مقام اور اِس کے باشندوں
کے خلاف بات کی ہے تو تُو نے اپنے آپ کو اللہ کے
سامنے پست کر دیا۔ تُو نے بڑی انکساری سے رنجیدہ ہو
کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور میرے حضور پھوٹ پھوٹ
کر رویا۔ رب فرماتا ہے کہ یہ دیکھ کر مَیں نے تیری سنی
ہے۔ 28 جب تُو میرے کہنے پر مر کر اپنے باپ دادا
سے جا ملے گا تو سلامتی سے دفن ہو گا۔ جو آفت مَیں شہر
اور اُس کے باشندوں پر نازل کروں گا وہ تُو خود نہیں
دیکھے گا۔‘“

افسر بادشاہ کے پاس واپس گئے اور اُسے خُلدہ کا
جواب سنا دیا۔

یوسیاہ رب سے عہد باندھتا ہے

29 تب بادشاہ یہوداہ اور یروشلم کے تمام بزرگوں کو بُلا
کر 30 رب کے گھر میں گیا۔ سب لوگ چھوٹے سے

لے کر بڑے تک اُس کے ساتھ گئے یعنی یہوداہ کے
آدمی، یروشلم کے باشندے، امام اور لاوی۔ وہاں پہنچ کر
جماعت کے سامنے عہد کی اُس پوری کتاب کی تلاوت
کی گئی جو رب کے گھر میں ملی تھی۔
31 پھر بادشاہ نے اپنے ستون کے پاس کھڑے ہو
کر رب کے حضور عہد باندھا اور وعدہ کیا، ”ہم رب
کی پیروی کریں گے، ہم پورے دل و جان سے اُس کے
احکام اور ہدایات پوری کر کے اِس کتاب میں درج عہد
کی باتیں قائم رکھیں گے۔“ 32 یوسیاہ نے مطالبہ کیا کہ
یروشلم اور یہوداہ کے تمام باشندے عہد میں شریک ہو
جائیں۔ اُس وقت سے یروشلم کے باشندے اپنے باپ
دادا کے خدا کے عہد کے ساتھ لپٹے رہے۔
33 یوسیاہ نے اسرائیل کے پورے ملک سے تمام
گھنونے بُتوں کو دُور کر دیا۔ اسرائیل کے تمام باشندوں
کو اُس نے تاکید کی، ”رب اپنے خدا کی خدمت کریں۔“
چنانچہ یوسیاہ کے جیتے جی وہ رب اپنے باپ دادا کی راہ
سے دُور نہ ہوئے۔

یوسیاہ فسح کی عید مناتا ہے

35 پھر یوسیاہ نے رب کی تعظیم میں فسح کی
عید منائی۔ پہلے مہینے کے 14ویں دن
فسح کا لیلا ذبح کیا گیا۔ 2 بادشاہ نے اماموں کو کام پر لگا
کر اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ رب کے گھر میں اپنی
خدمت اچھی طرح انجام دیں۔ 3 لاویوں کو تمام اسرائیلیوں
کو شریعت کی تعلیم دینے کی ذمہ داری دی گئی تھی، اور
ساتھ ساتھ اُنہیں رب کی خدمت کے لئے مخصوص کیا
گیا تھا۔ اُن سے یوسیاہ نے کہا،
”مقدّس صندوق کو اُس عمارت میں رکھیں جو اسرائیل
کے بادشاہ داؤد کے بیٹے سلیمان نے تعمیر کیا۔ اُسے
اپنے کندھوں پر اُٹھا کر اِدھر اُدھر لے جانے کی ضرورت
نہیں ہے بلکہ اب سے اپنا وقت رب اپنے خدا اور اُس
کی قوم اسرائیل کی خدمت میں صرف کریں۔ 4 اُن
خاندانی گروہوں کے مطابق خدمت کے لئے تیار رہیں
جن کی ترتیب داؤد بادشاہ اور اُس کے بیٹے سلیمان نے
لکھ کر مقرر کی تھی۔ 5 پھر مقدِس میں اُس جگہ کھڑے
ہو جائیں جو آپ کے خاندانی گروہ کے لئے مقرر ہے
اور اُن خاندانوں کی مدد کریں جو قربانیاں چڑھانے کے
لئے آتے ہیں اور جن کی خدمت کرنے کی ذمہ داری
آپ کو دی گئی ہے۔ 6 اپنے آپ کو خدمت کے لئے
مخصوص کریں اور فسح کے لیلے ذبح کر کے اپنے ہم
وطنوں کے لئے اِس طرح تیار کریں جس طرح رب نے
موسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا۔“
7 عید کی خوشی میں یوسیاہ نے عید منانے والوں کو
اپنی ملکیت میں سے 30,000 بھیڑ بکریوں کے بچے
دیئے۔ یہ جانور فسح کی قربانی کے طور پر چڑھائے گئے
جبکہ بادشاہ کی طرف سے 3,000 بَیل دیگر قربانیوں
کے لئے استعمال ہوئے۔ 8 اِس کے علاوہ بادشاہ کے
افسروں نے بھی اپنی خوشی سے قوم، اماموں اور لاویوں
کو جانور دیئے۔ اللہ کے گھر کے سب سے اعلیٰ افسروں
خِلقیاہ، زکریاہ اور یحی ایل نے دیگر اماموں کو فسح کی قربانی
کے لئے 2,600 بھیڑ بکریوں کے بچے دیئے، نیز
300 بَیل۔ 9 اِسی طرح لاویوں کے راہنماؤں نے دیگر
لاویوں کو فسح کی قربانی کے لئے 5,000 بھیڑ بکریوں
کے بچے دیئے، نیز 500 بَیل۔ اُن میں سے تین بھائی
بنام کوننیاہ، سمعیاہ اور نتنی ایل تھے جبکہ دوسروں کے
نام حسبیاہ، یعی ایل اور یوزبد تھے۔ 10 جب ہر ایک

خدمت کے لئے تیار تھا تو امام اپنی اپنی جگہ پر اور لاوی
اپنے اپنے گروہوں کے مطابق کھڑے ہو گئے جس
طرح بادشاہ نے ہدایت دی تھی۔ 11 لاویوں نے فسح
کے لیلوں کو ذبح کر کے اُن کی کھالیں اُتاریں جبکہ
اماموں نے لاویوں سے جانوروں کا خون لے کر قربان
گاہ پر چھڑکا۔ 12 جو کچھ بھسم ہونے والی قربانیوں کے
لئے مقرر تھا اُسے قوم کے مختلف خاندانوں کے لئے
ایک طرف رکھ دیا گیا تاکہ وہ اُسے بعد میں رب
کو قربانی کے طور پر پیش کر سکیں، جس طرح موسیٰ
کی شریعت میں لکھا ہے۔ بَیلوں کے ساتھ بھی ایسا
ہی کیا گیا۔ 13 فسح کے لیلوں کو ہدایات کے مطابق
آگ پر بھونا گیا جبکہ باقی گوشت کو مختلف قسم کی دیگوں
میں اُبالا گیا۔ جوں ہی گوشت پک گیا تو لاویوں نے
اُسے جلدی سے حاضرین میں تقسیم کیا۔ 14 اِس کے
بعد اُنہوں نے اپنے اور اماموں کے لئے فسح کے لیلے
تیار کئے، کیونکہ ہارون کی اولاد یعنی امام بھسم ہونے
والی قربانیوں اور چربی کو چڑھانے میں رات تک
مصروف رہے۔

15 عید کے پورے دوران آسف کے خاندان کے
گلوکار اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے، جس طرح داؤد،
آسف، ہیمان اور بادشاہ کے غیب بین یدوتون نے
ہدایت دی تھی۔ دربان بھی رب کے گھر کے دروازوں
پر مسلسل کھڑے رہے۔ اُنہیں اپنی جگہوں کو چھوڑنے
کی ضرورت بھی نہیں تھی، کیونکہ باقی لاویوں نے اُن کے
لئے بھی فسح کے لیلے تیار کر رکھے۔ 16 یوں اُس دن
یوسیاہ کے حکم پر قربانیوں کے پورے انتظام کو ترتیب دیا
گیا تاکہ آئندہ فسح کی عید منائی جائے اور بھسم ہونے والی
قربانیاں رب کی قربان گاہ پر پیش کی جائیں۔

17 یروشلم میں جمع ہوئے اسرائیلیوں نے فسح کی عید
اور بےخمیری روٹی کی عید ایک ہفتے کے دوران منائی۔
18 فسح کی عید اسرائیل میں سموایل نبی کے زمانے سے
لے کر اُس وقت تک اِس طرح نہیں منائی گئی تھی۔
اسرائیل کے کسی بھی بادشاہ نے اُسے یوں نہیں منایا تھا
جس طرح یوسیاہ نے اُسے اُس وقت اماموں، لاویوں،
یروشلم اور تمام یہوداہ اور اسرائیل سے آئے ہوئے لوگوں
کے ساتھ مل کر منائی۔ 19 یوسیاہ بادشاہ کی حکومت کے
18ویں سال میں پہلی دفعہ رب کی تعظیم میں ایسی عید
منائی گئی۔

یوسیاہ کی موت

20 رب کے گھر کی بحالی کی تکمیل کے بعد ایک دن
مصر کا بادشاہ نکوہ دریائے فرات پر کے شہر کرکمیس کے
لئے روانہ ہوا تاکہ وہاں دشمن سے لڑے۔ لیکن راستے
میں یوسیاہ اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔ 21 نکوہ نے
اپنے قاصدوں کو یوسیاہ کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی،
”اے یہوداہ کے بادشاہ، میرا آپ سے کیا واسطہ؟
اِس وقت مَیں آپ پر حملہ کرنے کے لئے نہیں نکلا بلکہ
اُس شاہی خاندان پر جس کے ساتھ میرا جھگڑا ہے۔ اللہ
نے فرمایا ہے کہ مَیں جلدی کروں۔ وہ تو میرے ساتھ
ہے۔ چنانچہ اُس کا مقابلہ کرنے سے باز آئیں، ورنہ وہ
آپ کو ہلاک کر دے گا۔“
22 لیکن یوسیاہ باز نہ آیا بلکہ لڑنے کے لئے تیار ہوا۔
اُس نے نکوہ کی بات نہ مانی گو اللہ نے اُسے اُس کی
معرفت آگاہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ بھیس بدل کر فرعون سے
لڑنے کے لئے مجِدّو کے میدان میں پہنچا۔ 23 جب
لڑائی چھڑ گئی تو یوسیاہ تیروں سے زخمی ہوا، اور اُس نے

اپنے ملازموں کو حکم دیا، ”مجھے یہاں سے لے جاؤ، کیونکہ مَیں سخت زخمی ہو گیا ہوں۔“ 24 لوگوں نے اُسے اُس کے اپنے رتھ پر سے اُٹھا کر اُس کے ایک اَور رتھ میں رکھا جو اُسے یروشلم لے گیا۔ لیکن اُس نے وفات پائی، اور اُسے اپنے باپ دادا کے خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ پورے یہوداہ اور یروشلم نے اُس کا ماتم کیا۔

25 یرمیاہ نے یوسیاہ کی یاد میں ماتمی گیت لکھے، اور آج تک گیت گانے والے مرد و خواتین یوسیاہ کی یاد میں ماتمی گیت گاتے ہیں، یہ پکا دستور بن گیا ہے۔ یہ گیت ’نوحہ کی کتاب‘ میں درج ہیں۔

26-27 باقی جو کچھ شروع سے لے کر آخر تک یوسیاہ کی حکومت کے دوران ہوا وہ ’شاہانِ یہوداہ و اسرائیل‘ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ وہاں اُس کے نیک کاموں کا ذکر ہے اور یہ کہ اُس نے کس طرح شریعت کے احکام پر عمل کیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوآخز

36 اُمّت نے یوسیاہ کے بیٹے یہوآخز کو باپ کے تخت پر بٹھا دیا۔ 2 یہوآخز 23 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ تھا۔ 3 پھر مصر کے بادشاہ نے اُسے تخت سے اُتار دیا، اور ملکِ یہوداہ کو تقریباً 3,400 کلو گرام چاندی اور 34 کلو گرام سونا خراج کے طور پر ادا کرنا پڑا۔ 4 مصر کے بادشاہ نے یہوآخز کے سگے بھائی اِلیاقیم کو یہوداہ اور یروشلم کا نیا بادشاہ بنا کر اُس کا نام یہویقیم میں بدل دیا۔ یہوآخز کو وہ قید کر کے اپنے ساتھ مصر لے گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہویقیم

5 یہویقیم 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں رہ کر وہ 11 سال تک حکومت کرتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب اُس کے خدا کو ناپسند تھا۔ 6 ایک دن بابل کے نبوکدنضر نے یہوداہ پر حملہ کیا اور یہویقیم کو پیتل کی زنجیروں میں جکڑ کر بابل لے گیا۔ 7 نبوکدنضر رب کے گھر کی کئی قیمتی چیزیں بھی چھین کر اپنے ساتھ بابل لے گیا اور وہاں اپنے مندر میں رکھ دیں۔

8 باقی جو کچھ یہویقیم کی حکومت کے دوران ہوا وہ ’شاہانِ یہوداہ و اسرائیل‘ کی کتاب میں درج ہے۔ وہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے کیسی گھنونی حرکتیں کیں اور کہ کیا کچھ اُس کے ساتھ ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا یہویاکین تخت نشین ہوا۔

یہویاکین کی حکومت

9 یہویاکین 18 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ اور دس دن تھا۔ اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ 10 بہار کے موسم میں نبوکدنضر بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے گرفتار کر کے بابل لے جایا جائے۔ ساتھ ساتھ فوجیوں نے رب کے گھر کی قیمتی چیزیں بھی چھین کر بابل پہنچائیں۔ یہویاکین کی جگہ نبوکدنضر نے یہویاکین کے چچا صِدقیاہ کو یہوداہ اور یروشلم کا بادشاہ بنا دیا۔

صِدقیاہ بادشاہ اور یروشلم کی تباہی

11 صِدقیاہ 21 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 11 سال تھا۔ 12 اُس کا چال چلن رب اُس کے خدا کو ناپسند تھا۔ جب

یرمیاہ نبی نے اُسے رب کی طرف سے آگاہ کیا تو اُس نے
اپنے آپ کو نبی کے سامنے پست نہ کیا۔ 13 صِدقیاہ کو
اللہ کی قسم کھا کر نبوکدنضر بادشاہ کا وفادار رہنے کا وعدہ
کرنا پڑا۔ تو بھی وہ کچھ دیر کے بعد سرکش ہو گیا۔ وہ اَڑ
گیا، اور اُس کا دل اِتنا سخت ہو گیا کہ وہ رب اسرائیل کے
خدا کی طرف دوبارہ رجوع کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔
14 لیکن یہوداہ کے راہنماؤں، اماموں اور قوم کی
بےوفائی بھی بڑھتی گئی۔ پڑوسی قوموں کے گھنونے رسم و
رواج اپنا کر اُنہوں نے رب کے گھر کو ناپاک کر دیا، گو
اُس نے یروشلم میں یہ عمارت اپنے لئے مخصوص کی تھی۔
15 بار بار رب اُن کے باپ دادا کا خدا اپنے پیغمبروں
کو اُن کے پاس بھیج کر اُنہیں سمجھاتا رہا، کیونکہ اُسے
اپنی قوم اور سکونت گاہ پر ترس آتا تھا۔ 16 لیکن لوگوں
نے اللہ کے پیغمبروں کا مذاق اُڑایا، اُن کے پیغام حقیر
جانے اور نبیوں کو لعن طعن کی۔ آخرکار رب کا غضب
اُن پر نازل ہوا، اور بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا۔ 17 اُس
نے بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کو اُن کے خلاف بھیجا
تو دشمن یہوداہ کے جوانوں کو تلوار سے قتل کرنے کے
لئے مقدِس میں گھسنے سے بھی نہ جھجکے۔ کسی پر بھی رحم
نہ کیا گیا، خواہ جوان مرد یا جوان خاتون، خواہ بزرگ یا
عمر رسیدہ ہو۔ رب نے سب کو نبوکدنضر کے حوالے
کر دیا۔ 18 نبوکدنضر نے اللہ کے گھر کی تمام چیزیں
چھین لیں، خواہ وہ بڑی تھیں یا چھوٹی۔ وہ رب کے گھر،
بادشاہ اور اُس کے اعلیٰ افسروں کے تمام خزانے بھی
بابل لے گیا۔ 19 فوجیوں نے رب کے گھر اور تمام
محلوں کو جلا کر یروشلم کی فصیل کو گرا دیا۔ جتنی بھی
قیمتی چیزیں رہ گئی تھیں وہ تباہ ہوئیں۔ 20 اور جو تلوار
سے بچ گئے تھے اُنہیں بابل کا بادشاہ قید کر کے اپنے
ساتھ بابل لے گیا۔ وہاں اُنہیں اُس کی اور اُس کی
اولاد کی خدمت کرنی پڑی۔ اُن کی یہ حالت اُس وقت
تک جاری رہی جب تک فارسی قوم کی سلطنت شروع
نہ ہوئی۔
21 یوں وہ کچھ پورا ہوا جس کی پیش گوئی رب نے
یرمیاہ نبی کی معرفت کی تھی، کیونکہ زمین کو آخرکار سبت
کا وہ آرام مل گیا جو بادشاہوں نے اُسے نہیں دیا تھا۔
جس طرح نبی نے کہا تھا، اب زمین 70 سال تک تباہ
اور ویران رہی۔

جلاوطنی سے واپسی

22 فارس کے بادشاہ خورس کی حکومت کے پہلے سال
میں رب نے وہ کچھ پورا ہونے دیا جس کی پیش گوئی
اُس نے یرمیاہ کی معرفت کی تھی۔ اُس نے خورس کو ذیل
کا اعلان کرنے کی تحریک دی۔ یہ اعلان زبانی اور تحریری
طور پر پوری بادشاہی میں کیا گیا۔
23 ”فارس کا بادشاہ خورس فرماتا ہے، رب آسمان کے
خدا نے دنیا کے تمام ممالک میرے حوالے کر دیئے
ہیں۔ اُس نے مجھے یہوداہ کے شہر یروشلم میں اُس کے
لئے گھر بنانے کی ذمہ داری دی ہے۔ آپ میں سے جتنے
اُس کی قوم کے ہیں یروشلم کے لئے روانہ ہو جائیں۔
رب آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہو۔“

عزرا

جلاوطنی سے واپسی

1 فارس کے بادشاہ خورس کی حکومت کے پہلے
سال میں رب نے وہ کچھ پورا ہونے دیا جس
کی پیش گوئی اُس نے یرمیاہ کی معرفت کی تھی۔ اُس نے
خورس کو ذیل کا اعلان کرنے کی تحریک دی۔ یہ اعلان
زبانی اور تحریری طور پر پوری بادشاہی میں کیا گیا۔
2 ''فارس کا بادشاہ خورس فرماتا ہے، رب آسمان کے
خدا نے دنیا کے تمام ممالک میرے حوالے کر دیئے
ہیں۔ اُس نے مجھے یہوداہ کے شہر یروشلم میں اُس
کے لئے گھر بنانے کی ذمہ داری دی ہے۔ 3 آپ میں
سے جتنے اُس کی قوم کے ہیں یروشلم کے لئے روانہ
ہو جائیں تاکہ وہاں رب اسرائیل کے خدا کے لئے گھر
بنائیں، اُس خدا کے لئے جو یروشلم میں سکونت کرتا ہے۔
آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہو۔ 4 جہاں بھی اسرائیلی قوم
کے بچے ہوئے لوگ رہتے ہیں، وہاں اُن کے پڑوسیوں
کا فرض ہے کہ وہ سونے چاندی اور مال مویشی سے اُن
کی مدد کریں۔ اِس کے علاوہ وہ اپنی خوشی سے یروشلم میں
اللہ کے گھر کے لئے ہدیئے بھی دیں۔''
5 تب کچھ اسرائیلی روانہ ہو کر یروشلم میں رب کے
گھر کو تعمیر کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ اُن میں یہوداہ
اور بن یمین کے خاندانی سرپرست، امام اور لاوی شامل
تھے یعنی جتنے لوگوں کو اللہ نے تحریک دی تھی۔ 6 اُن
کے تمام پڑوسیوں نے اُنہیں سونا چاندی اور مال مویشی
دے کر اُن کی مدد کی۔ اِس کے علاوہ اُنہوں نے اپنی
خوشی سے بھی رب کے گھر کے لئے ہدیئے دیئے۔
7 خورس بادشاہ نے وہ چیزیں واپس کر دیں جو نبوکدنضر
نے یروشلم میں رب کے گھر سے لُوٹ کر اپنے دیوتا
کے مندر میں رکھ دی تھیں۔ 8 اُنہیں نکال کر فارس
کے بادشاہ نے مِترِدات خزانچی کے حوالے کر دیا جس
نے سب کچھ گن کر یہوداہ کے بزرگ شیس بضر کو
دے دیا۔ 9 جو فہرست اُس نے لکھی اُس میں ذیل کی
چیزیں تھیں:

سونے کے 30 باسن،
چاندی کے 1,000 باسن،
29 چھریاں،
10 سونے کے 30 پیالے،
چاندی کے 410 پیالے،
باقی چیزیں 1,000 عدد۔

11 سونے اور چاندی کی کُل 5,400 چیزیں تھیں۔
شیس بضر یہ سب کچھ اپنے ساتھ لے گیا جب وہ
جلاوطنوں کے ساتھ بابل سے یروشلم کے لئے روانہ ہوا۔

واپس آئے ہوئے اسرائیلیوں کی فہرست

2 ذیل میں یہوداہ کے اُن لوگوں کی فہرست ہے جو
جلاوطنی سے واپس آئے۔ بابل کا بادشاہ نبوکدنضر
اُنہیں قید کر کے بابل لے گیا تھا، لیکن اب وہ یروشلم
اور یہوداہ کے اُن شہروں میں پھر جا بسے جہاں اُن
کے خاندان پہلے رہتے تھے۔ 2 اُن کے راہنما زرُبابل،
یشوع، نحمیاہ، سرایاہ، رعلایاہ، مردکی، بِلشان، مِسفار،
بِگوَئی، رحوم اور بعنہ تھے۔ ذیل کی فہرست میں واپس
آئے ہوئے خاندانوں کے مرد بیان کئے گئے ہیں۔

3 پرعوس کا خاندان: 2,172،
4 سفطیاہ کا خاندان: 372،
5 ارخ کا خاندان: 775،
6 پخت موآب کا خاندان یعنی یشوع اور یوآب کی
اولاد: 2,812،
7 عیلام کا خاندان: 1,254،
8 زتّو کا خاندان: 945،
9 زکی کا خاندان: 760،
10 بانی کا خاندان: 642،
11 بی کا خاندان: 623،
12 عزجاد کا خاندان: 1,222،
13 ادونِقام کا خاندان: 666،
14 بِگوَئی کا خاندان: 2,056،
15 عدین کا خاندان: 454،
16 اطیر کا خاندان یعنی حِزقیاہ کی اولاد: 98،
17 بضی کا خاندان: 323،
18 یورہ کا خاندان: 112،
19 حاشوم کا خاندان: 223،
20 جِبّار کا خاندان: 95،
21 بیت لحم کے باشندے: 123،
22 نطوفہ کے 56 باشندے،
23 عنتوت کے باشندے: 128،
24 عزماوت کے باشندے: 42،
25 قِریَت یعریم، کفیرہ اور بیروت کے
باشندے: 743،
26 رامہ اور جِبع کے باشندے: 621،
27 مِکماس کے باشندے: 122،
28 بیت ایل اور عَی کے باشندے: 223،
29 نبو کے باشندے: 52،
30 مجبیس کے باشندے: 156،
31 دوسرے عیلام کے باشندے: 1,254،
32 حارِم کے باشندے: 320،
33 لُود، حادید اور اونو کے باشندے: 725،
34 یریحو کے باشندے: 345،
35 سناآہ کے باشندے: 3,630۔
36 ذیل کے امام جلاوطنی سے واپس آئے۔
یدعیاہ کا خاندان جو یشوع کی نسل کا تھا: 973،
37 اِمّیر کا خاندان: 1,052،
38 فشحور کا خاندان: 1,247،
39 حارِم کا خاندان: 1,017۔
40 ذیل کے لاوی جلاوطنی سے واپس آئے۔ یشوع اور
قدمی ایل کا خاندان یعنی ہوداویاہ کی اولاد: 74،
41 گلوکار: آسف کے خاندان کے 128 آدمی،

42 رب کے گھر کے دربان: سلّوم، اطیر، طلمون،
عقّوب، خطیطا اور سوبی کے خاندانوں کے 139 آدمی۔
43 رب کے گھر کے خدمت گاروں کے درجِ ذیل
خاندان جلاوطنی سے واپس آئے۔
ضیحا، حسوفا، طبّعوت، 44 قروس، سیعہا، فدون،
45 لِبانہ، حجابہ، عقّوب، 46 حجاب، شلمی، حنان،
47 جدّیل، جحر، ریایاہ، 48 رضین، نقودا، جزّام، 49 عُزّا،
فاسح، بسی، 50 اسنہ، معونیم، نفوسیم، 51 بقبوق، حقوفا،
حرحور، 52 بضلوت، محیدا، حرشا، 53 برقوس، سیسرا، تامح،
54 نضیاح اور خطیفا۔
55 سلیمان کے خادموں کے درجِ ذیل خاندان
جلاوطنی سے واپس آئے۔
سوطی، سوفرت، فرودا، 56 یعلہ، درقون، جدّیل،
57 سفطیاہ، خطّیل، فوکرت ضبائم اور امی۔
58 رب کے گھر کے خدمت گاروں اور سلیمان کے
خادموں کے خاندانوں میں سے واپس آئے ہوئے مردوں
کی تعداد 392 تھی۔
59-60 واپس آئے ہوئے خاندانوں دِلایاہ، طوبیاہ اور
نقودا کے 652 مرد ثابت نہ کر سکے کہ اسرائیل کی اولاد
ہیں، گو وہ تل ملح، تل حرشا، کروب، ادون اور اِمّیر کے
رہنے والے تھے۔
61-62 حبایاہ، ہقوض اور برزلی کے خاندانوں کے کچھ
امام بھی واپس آئے، لیکن اُنہیں رب کے گھر میں
خدمت کرنے کی اجازت نہ ملی۔ کیونکہ گو اُنہوں نے
نسب ناموں میں اپنے نام تلاش کئے اُن کا کہیں ذکر
نہ ملا، اِس لئے اُنہیں ناپاک قرار دیا گیا۔ (برزلی کے
خاندان کے بانی نے برزلی جِلعادی کی بیٹی سے شادی
کر کے اپنے سسر کا نام اپنا لیا تھا۔) 63 یہوداہ کے
گورنر نے حکم دیا کہ اِن تین خاندانوں کے امام فی
الحال قربانیوں کا وہ حصہ کھانے میں شریک نہ ہوں جو
اماموں کے لئے مقرر ہے۔ جب دوبارہ امامِ اعظم مقرر
کیا جائے تو وہی اُوریم اور تمّیم نامی قرعہ ڈال کر معاملہ
حل کرے۔
64 کُل 42,360 اسرائیلی اپنے وطن لوٹ آئے،
65 نیز اُن کے 7,337 غلام اور لونڈیاں اور 200
گلوکار جن میں مرد و خواتین شامل تھے۔
66 اسرائیلیوں کے پاس 736 گھوڑے، 245 خچر،
67 435 اونٹ اور 6,720 گدھے تھے۔
68 جب وہ یروشلم میں رب کے گھر کے پاس پہنچے
تو کچھ خاندانی سرپرستوں نے اپنی خوشی سے ہدیئے
دیئے تاکہ اللہ کا گھر نئے سرے سے اُس جگہ تعمیر کیا
جا سکے جہاں پہلے تھا۔ 69 ہر ایک نے اُتنا دے دیا جتنا
دے سکا۔ اُس وقت سونے کے کُل 61,000 سِکے،
چاندی کے 2,800 کلو گرام اور اماموں کے 100
لباس جمع ہوئے۔
70 امام، لاوی، گلوکار، رب کے گھر کے دربان اور
خدمت گار، اور عوام کے کچھ لوگ اپنی اپنی آبائی آبادیوں
میں دوبارہ جا بسے۔ یوں تمام اسرائیلی دوبارہ اپنے اپنے
شہروں میں رہنے لگے۔

نئی قربان گاہ پر قربانیاں

3 ساتویں مہینے کی ابتدا میں پوری قوم یروشلم میں
جمع ہوئی۔ اُس وقت اسرائیلی اپنی آبادیوں میں
دوبارہ آباد ہو گئے تھے۔ 2 جمع ہونے کا مقصد اسرائیل
کے خدا کی قربان گاہ کو نئے سرے سے تعمیر کرنا تھا تاکہ
مردِ خدا موسیٰ کی شریعت کے مطابق اُس پر بھسم ہونے

والی قربانیاں پیش کی جا سکیں۔ چنانچہ یشوع بن یوصدق
اور زرُبابل بن سیالتی ایل کام میں لگ گئے۔ یشوع کے
امام بھائیوں اور زرُبابل کے بھائیوں نے اُن کی مدد کی۔
3 گو وہ ملک میں رہنے والی دیگر قوموں سے سہمے
ہوئے تھے تاہم اُنہوں نے قربان گاہ کو اُس کی پرانی
بنیاد پر تعمیر کیا اور صبح شام اُس پر رب کو بھسم ہونے
والی قربانیاں پیش کرنے لگے۔ 4 جھونپڑیوں کی عید
اُنہوں نے شریعت کی ہدایت کے مطابق منائی۔ اُس
ہفتے کے ہر دن اُنہوں نے بھسم ہونے والی اُتنی قربانیاں
چڑھائیں جتنی ضروری تھیں۔
5 اُس وقت سے امام بھسم ہونے والی تمام درکار
قربانیاں باقاعدگی سے پیش کرنے لگے، نیز نئے چاند
کی عیدوں اور رب کی باقی مخصوص و مقدّس عیدوں
کی قربانیاں۔ قوم اپنی خوشی سے بھی رب کو قربانیاں
پیش کرتی تھی۔ 6 گو رب کے گھر کی بنیاد ابھی ڈالی
نہیں گئی تھی تو بھی اسرائیلی ساتویں مہینے کے پہلے دن
سے رب کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرنے لگے۔
7 پھر اُنہوں نے راجوں اور کاری گروں کو پیسے دے
کر کام پر لگایا اور صور اور صیدا کے باشندوں سے دیودار
کی لکڑی منگوائی۔ یہ لکڑی لبنان کے پہاڑی علاقے سے
سمندر تک لائی گئی اور وہاں سے سمندر کے راستے یافا
پہنچائی گئی۔ اسرائیلیوں نے معاوضے میں کھانے پینے کی
چیزیں اور زیتون کا تیل دے دیا۔ فارس کے بادشاہ
خورس نے اُنہیں یہ کروانے کی اجازت دی تھی۔

رب کے گھر کی تعمیرِ نو

8 جلاوطنی سے واپس آنے کے دوسرے سال کے
دوسرے مہینے میں رب کے گھر کی نئے سرے سے تعمیر
شروع ہوئی۔ اِس کام میں زرُبابل بن سیالتی ایل، یشوع
بن یوصدق، دیگر امام اور لاوی اور وطن میں واپس آئے
ہوئے باقی تمام اسرائیلی شریک ہوئے۔ تعمیری کام کی
نگرانی اُن لاویوں کے ذمے لگا دی گئی جن کی عمر 20
سال یا اِس سے زائد تھی۔
9 ذیل کے لوگ مل کر رب کا گھر بنانے والوں کی
نگرانی کرتے تھے: یشوع اپنے بیٹوں اور بھائیوں سمیت،
قدمی ایل اور اُس کے بیٹے جو ہوداویاہ کی اولاد تھے اور
حنداد کے خاندان کے لاوی۔
10 رب کے گھر کی بنیاد رکھتے وقت امام اپنے مقدّس
لباس پہنے ہوئے ساتھ کھڑے ہو گئے اور تُرم بجانے
لگے۔ آسف کے خاندان کے لاوی ساتھ ساتھ جھانجھ
بجانے اور رب کی ستائش کرنے لگے۔ سب کچھ اسرائیل
کے بادشاہ داؤد کی ہدایات کے مطابق ہوا۔ 11 وہ حمد و
ثنا کے گیت سے رب کی تعریف کرنے لگے، "وہ
بھلا ہے، اور اسرائیل پر اُس کی شفقت ابدی ہے!"
جب حاضرین نے دیکھا کہ رب کے گھر کی بنیاد رکھی
جا رہی ہے تو سب رب کی خوشی میں زور دار نعرے
لگانے لگے۔
12 لیکن بہت سے امام، لاوی اور خاندانی سرپرست
حاضر تھے جنہوں نے رب کا پہلا گھر دیکھا ہوا تھا۔
جب اُن کے دیکھتے دیکھتے رب کے نئے گھر کی بنیاد رکھی
گئی تو وہ بلند آواز سے رونے لگے جبکہ باقی بہت سارے
لوگ خوشی کے نعرے لگا رہے تھے۔ 13 اِتنا شور تھا کہ
خوشی کے نعروں اور رونے کی آوازوں میں امتیاز نہ کیا جا
سکا۔ شور دُور دُور تک سنائی دیا۔

رب کے گھر کی تعمیر کی مخالفت

4 یہوداہ اور بن یمین کے دشمنوں کو پتا چلا کہ
وطن میں واپس آئے ہوئے اسرائیلی رب اسرائیل
کے خدا کے لئے گھر تعمیر کر رہے ہیں۔ 2 زرُبابل اور
خاندانی سرپرستوں کے پاس آ کر اُنہوں نے درخواست
کی، ”ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر رب کے گھر کو تعمیر
کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ جب سے اسور کے بادشاہ اسر
حدون نے ہمیں یہاں لا کر بسایا ہے اُس وقت سے
ہم آپ کے خدا کے طالب رہے اور اُسے قربانیاں پیش
کرتے آئے ہیں۔“ 3 لیکن زرُبابل، یشوع اور اسرائیل
کے باقی خاندانی سرپرستوں نے انکار کیا، ”نہیں، اِس
میں آپ کا ہمارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ ہم اکیلے
ہی رب اسرائیل کے خدا کے لئے گھر بنائیں گے، جس
طرح فارس کے بادشاہ خورس نے ہمیں حکم دیا ہے۔“
4 یہ سن کر ملک کی دوسری قومیں یہوداہ کے
لوگوں کی حوصلہ شکنی اور اُنہیں ڈرانے کی کوشش کرنے
لگیں تاکہ وہ عمارت بنانے سے باز آئیں۔ 5 یہاں تک
کہ وہ فارس کے بادشاہ خورس کے کچھ مشیروں کو رشوت
دے کر کام روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ یوں رب کے
گھر کی تعمیر خورس بادشاہ کے دورِ حکومت سے لے کر
دارا بادشاہ کی حکومت تک رُکی رہی۔
6 بعد میں جب اخسویرس بادشاہ کی حکومت شروع
ہوئی تو اسرائیل کے دشمنوں نے یہوداہ اور یروشلم کے
باشندوں پر الزام لگا کر شکایتی خط لکھا۔
7 پھر ارتخششتا بادشاہ کے دورِ حکومت میں اُسے یہوداہ
کے دشمنوں کی طرف سے شکایتی خط بھیجا گیا۔ خط
کے پیچھے خاص کر بِشلام، مِتردات اور طابئیل تھے۔
پہلے اُسے ارامی زبان میں لکھا گیا، اور بعد میں اُس کا
ترجمہ ہوا۔ 8 سامریہ کے گورنر رحوم اور اُس کے میرمنشی
شمسی نے شہنشاہ کو خط لکھ دیا جس میں اُنہوں نے
یروشلم پر الزامات لگائے۔ پتے میں لکھا تھا،
9 از: رحوم گورنر اور میرمنشی شمسی، نیز اُن کے ہم
خدمت قاضی، سفیر اور طرپل، سپّر، ارک، بابل اور
سوسن یعنی عیلام کے مرد، 10 نیز باقی تمام قومیں جن
کو عظیم اور عزیز بادشاہ اشور بنی پال نے اُٹھا کر سامریہ
اور دریائے فرات کے باقی ماندہ مغربی علاقے میں بسا
دیا تھا۔

11 خط میں لکھا تھا،

”شہنشاہ ارتخششتا کے نام،

از: آپ کے خادم جو دریائے فرات کے مغرب میں
رہتے ہیں۔

12 شہنشاہ کو علم ہو کہ جو یہودی آپ کے حضور
سے ہمارے پاس یروشلم پہنچے ہیں وہ اِس وقت اُس باغی
اور شریر شہر کو نئے سرے سے تعمیر کر رہے ہیں۔ وہ
فصیل کو بحال کر کے بنیادوں کی مرمت کر رہے ہیں۔
13 شہنشاہ کو علم ہو کہ اگر شہر نئے سرے سے تعمیر
ہو جائے اور اُس کی فصیل تکمیل تک پہنچے تو یہ لوگ
ٹیکس، خراج اور محصول ادا کرنے سے انکار کر دیں
گے۔ تب بادشاہ کو نقصان پہنچے گا۔ 14 ہم تو نمک
حرام نہیں ہیں، نہ شہنشاہ کی توہین برداشت کر سکتے
ہیں۔ اِس لئے ہم گزارش کرتے ہیں 15 کہ آپ اپنے
باپ دادا کی تاریخی دستاویزات سے یروشلم کے بارے
میں معلومات حاصل کریں، کیونکہ اُن میں اِس بات کی
تصدیق ملے گی کہ یہ شہر ماضی میں سرکش رہا۔ حقیقت
میں شہر کو اِسی لئے تباہ کیا گیا کہ وہ بادشاہوں اور
صوبوں کو تنگ کرتا رہا اور قدیم زمانے سے ہی بغاوت کا

منبع رہا ہے۔ 16 غرض ہم شہنشاہ کو اطلاع دیتے ہیں کہ
اگر یروشلم کو دوبارہ تعمیر کیا جائے اور اُس کی فصیل تکمیل
تک پہنچے تو دریائے فرات کے مغربی علاقے پر آپ کا
قابو جاتا رہے گا۔“
17 شہنشاہ نے جواب میں لکھا،
”مَیں یہ خط رحوم گورنر، شمسی میرمنشی اور سامریہ اور
دریائے فرات کے مغرب میں رہنے والے اُن کے ہم
خدمت افسروں کو لکھ رہا ہوں۔
آپ کو سلام! 18 آپ کے خط کا ترجمہ میری موجودگی
میں ہوا ہے اور اُسے میرے سامنے پڑھا گیا ہے۔
19 میرے حکم پر یروشلم کے بارے میں معلومات حاصل
کی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ واقعی یہ شہر قدیم زمانے سے
بادشاہوں کی مخالفت کر کے سرکشی اور بغاوت کا منبع رہا
ہے۔ 20 نیز، یروشلم طاقت ور بادشاہوں کا دار الحکومت
رہا ہے۔ اُن کی اِتنی طاقت تھی کہ دریائے فرات کے
پورے مغربی علاقے کو اُنہیں مختلف قسم کے ٹیکس
اور خراج ادا کرنا پڑا۔ 21 چنانچہ اب حکم دیں کہ یہ آدمی
شہر کی تعمیر کرنے سے باز آئیں۔ جب تک مَیں خود حکم
نہ دوں اُس وقت تک شہر کو نئے سرے سے تعمیر
کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ 22 دھیان دیں کہ اِس حکم
کی تکمیل میں سُستی نہ کی جائے، ایسا نہ ہو کہ شہنشاہ کو
بڑا نقصان پہنچے۔“
23 جوں ہی خط کی کاپی رحوم، شمسی اور اُن کے ہم
خدمت افسروں کو پڑھ کر سنائی گئی تو وہ یروشلم کے لئے
روانہ ہوئے اور یہودیوں کو زبردستی کام جاری رکھنے سے
روک دیا۔
24 چنانچہ یروشلم میں اللہ کے گھر کا تعمیری کام
رُک گیا، اور وہ فارس کے بادشاہ دارا کی حکومت
کے دوسرے سال تک رُکا رہا۔

رب کے گھر کی تعمیر دوبارہ شروع ہوتی ہے

5 ایک دن دو نبی بنام حجی اور زکریاہ بن عِدّو اُٹھ کر
اسرائیل کے خدا کے نام میں جو اُن کے اوپر تھا
یہوداہ اور یروشلم کے یہودیوں کے سامنے نبوّت کرنے
لگے۔ 2 اُن کے حوصلہ افزا الفاظ سن کر زرُبابل بن
سیالتی ایل اور یشوع بن یوصدق نے فیصلہ کیا کہ ہم
دوبارہ یروشلم میں اللہ کے گھر کی تعمیر شروع کریں گے۔
دونوں نبی اِس میں اُن کے ساتھ تھے اور اُن کی مدد
کرتے رہے۔
3 لیکن جوں ہی کام شروع ہوا تو دریائے فرات
کے مغربی علاقے کے گورنر تتّنی اور شتر بوزنی اپنے ہم
خدمت افسروں سمیت یروشلم پہنچے۔ اُنہوں نے پوچھا،
”کس نے آپ کو یہ گھر بنانے اور اِس کا ڈھانچا تکمیل
تک پہنچانے کی اجازت دی؟ 4 اِس کام کے لئے ذمہ دار
آدمیوں کے نام ہمیں بتائیں!“ 5 لیکن اُن کا خدا یہوداہ
کے بزرگوں کی نگرانی کر رہا تھا، اِس لئے اُنہیں روکا نہ
گیا۔ کیونکہ لوگوں نے سوچا کہ پہلے دارا بادشاہ کو اطلاع
دی جائے۔ جب تک وہ فیصلہ نہ کرے اُس وقت تک
کام روکا نہ جائے۔
6 پھر دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر
تتّنی، شتر بوزنی اور اُن کے ہم خدمت افسروں نے دارا
بادشاہ کو ذیل کا خط بھیجا،
7 ”دارا بادشاہ کو دل کی گہرائیوں سے سلام کہتے ہیں!
8 شہنشاہ کو علم ہو کہ صوبہ یہوداہ میں جا کر ہم نے
دیکھا کہ وہاں عظیم خدا کا گھر بنایا جا رہا ہے۔ اُس کے
لئے بڑے تراشے ہوئے پتھر استعمال ہو رہے ہیں اور

دیواروں میں شہتیر لگائے جا رہے ہیں۔ لوگ بڑی جاں
فشانی سے کام کر رہے ہیں، اور مکان اُن کی محنت
کے باعث تیزی سے بن رہا ہے۔ 9 ہم نے بزرگوں
سے پوچھا، 'کس نے آپ کو یہ گھر بنانے اور اِس کا
ڈھانچا تکمیل تک پہنچانے کی اجازت دی ہے؟' 10 ہم
نے اُن کے نام بھی معلوم کئے تاکہ لکھ کر آپ کو بھیج
سکیں۔ 11 اُنہوں نے ہمیں جواب دیا،
'ہم آسمان و زمین کے خدا کے خادم ہیں، اور ہم اُس
گھر کو از سرِ نو تعمیر کر رہے ہیں جو بہت سال پہلے
یہاں قائم تھا۔ اسرائیل کے ایک عظیم بادشاہ نے اُسے
قدیم زمانے میں بنا کر تکمیل تک پہنچایا تھا۔ 12 لیکن
ہمارے باپ دادا نے آسمان کے خدا کو طیش دلایا، اور
نتیجے میں اُس نے اُنہیں بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کے
حوالے کر دیا جس نے رب کے گھر کو تباہ کر دیا اور
قوم کو قید کر کے بابل میں بسا دیا۔ 13 لیکن بعد میں
جب خورس بادشاہ بن گیا تو اُس نے اپنی حکومت کے
پہلے سال میں حکم دیا کہ اللہ کے اِس گھر کو دوبارہ تعمیر
کیا جائے۔ 14 ساتھ ساتھ اُس نے سونے چاندی کی وہ
چیزیں واپس کر دیں جو نبوکدنضر نے یروشلم میں اللہ کے
گھر سے لُوٹ کر بابل کے مندر میں رکھ دی تھیں۔
خورس نے یہ چیزیں ایک آدمی کے سپرد کر دیں جس کا
نام شیس بضر تھا اور جسے اُس نے یہوداہ کا گورنر مقرر
کیا تھا۔ 15 اُس نے اُسے حکم دیا کہ سامان کو یروشلم
لے جاؤ اور رب کے گھر کو پرانی جگہ پر از سرِ نو تعمیر
کر کے یہ چیزیں اُس میں محفوظ رکھو۔ 16 تب شیس
بضر نے یروشلم آ کر اللہ کے گھر کی بنیاد رکھی۔ اُسی وقت
سے یہ عمارت زیرِ تعمیر ہے، اگرچہ یہ آج تک مکمل
نہیں ہوئی۔'

17 چنانچہ اگر شہنشاہ کو منظور ہو تو وہ تفتیش کریں
کہ کیا بابل کے شاہی دفتر میں کوئی ایسی دستاویز موجود
ہے جو اِس بات کی تصدیق کرے کہ خورس بادشاہ نے
یروشلم میں رب کے گھر کو از سرِ نو تعمیر کرنے کا حکم
دیا۔ گزارش ہے کہ شہنشاہ ہمیں اپنا فیصلہ پہنچا دیں۔"

دارا بادشاہ یہودیوں کی مدد کرتا ہے

6 تب دارا بادشاہ نے حکم دیا کہ بابل کے خزانے
کے دفتر میں تفتیش کی جائے۔ اِس کا کھوج
لگاتے لگاتے 2 آخر کار مادی شہر اکبتانا کے قلعے میں طومار
مل گیا جس میں لکھا تھا،
3 "خورس بادشاہ کی حکومت کے پہلے سال میں
شہنشاہ نے حکم دیا کہ یروشلم میں اللہ کے گھر کو اُس
کی پرانی جگہ پر نئے سرے سے تعمیر کیا جائے تاکہ
وہاں دوبارہ قربانیاں پیش کی جا سکیں۔ اُس کی بنیاد رکھنے
کے بعد اُس کی اونچائی 90 اور چوڑائی 90 فٹ ہو۔
4 دیواروں کو یوں بنایا جائے کہ تراشے ہوئے پتھروں
کے ہر تین ردّوں کے بعد دیودار کے شہتیروں کا ایک
ردّا لگایا جائے۔ اخراجات شاہی خزانے سے پورے کئے
جائیں۔ 5 نیز سونے چاندی کی جو چیزیں نبوکدنضر یروشلم
کے اِس گھر سے نکال کر بابل لایا وہ واپس پہنچائی
جائیں۔ ہر چیز اللہ کے گھر میں اُس کی اپنی جگہ پر واپس
رکھ دی جائے۔"
6 یہ خبر پڑھ کر دارا نے دریائے فرات کے مغربی
علاقے کے گورنر تتّنی، شتر بوزنی اور اُن کے ہم خدمت
افسروں کو ذیل کا جواب بھیج دیا،
"اللہ کے اِس گھر کی تعمیر میں مداخلت مت کرنا!
7 لوگوں کو کام جاری رکھنے دیں۔ یہودیوں کا گورنر اور اُن

کے بزرگ اللہ کا یہ گھر اُس کی پرانی جگہ پر تعمیر کریں۔
8 نہ صرف یہ بلکہ مَیں حکم دیتا ہوں کہ آپ اِس
کام میں بزرگوں کی مدد کریں۔ تعمیر کے تمام اخراجات
وقت پر مہیا کریں تاکہ کام نہ رُکے۔ یہ پیسے شاہی
خزانے یعنی دریائے فرات کے مغربی علاقے سے جمع
کئے گئے ٹیکسوں میں سے ادا کئے جائیں۔ 9 روز بہ روز
اماموں کو بھسم ہونے والی قربانیوں کے لئے درکار تمام
چیزیں مہیا کرتے رہیں، خواہ وہ جوان بَیل، مینڈھے،
بھیڑ کے بچے، گندم، نمک، مَے یا زیتون کا تیل کیوں
نہ مانگیں۔ اِس میں سُستی نہ کریں 10 تاکہ وہ آسمان کے
خدا کو پسندیدہ قربانیاں پیش کر کے شہنشاہ اور اُس کے
بیٹوں کی سلامتی کے لئے دعا کر سکیں۔
11 اِس کے علاوہ مَیں حکم دیتا ہوں کہ جو بھی اِس
فرمان کی خلاف ورزی کرے اُس کے گھر سے شہتیر
نکال کر کھڑا کیا جائے اور اُسے اُس پر مصلوب کیا
جائے۔ ساتھ ساتھ اُس کے گھر کو ملبے کا ڈھیر بنایا
جائے۔ 12 جس خدا نے وہاں اپنا نام بسایا ہے وہ ہر
بادشاہ اور قوم کو ہلاک کرے جو میرے اِس حکم کی
خلاف ورزی کر کے یروشلم کے گھر کو تباہ کرنے کی
جرأت کرے۔ مَیں، دارا نے یہ حکم دیا ہے۔ اِسے ہر
طرح سے پورا کیا جائے۔"

رب کے گھر کی مخصوصیت

13 دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر تتّنی،
شتر بوزنی اور اُن کے ہم خدمت افسروں نے ہر طرح
سے دارا بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی۔ 14 چنانچہ یہودی
بزرگ رب کے گھر پر کام جاری رکھ سکے۔ دونوں نبی
حجی اور زکریاہ بن عِدّو اپنی نبوّتوں سے اُن کی حوصلہ
افزائی کرتے رہے، اور یوں سارا کام اسرائیل کے خدا اور
فارس کے بادشاہوں خورس، دارا اور ارتخششتا کے حکم کے
مطابق ہی مکمل ہوا۔
15 رب کا گھر دارا بادشاہ کی حکومت کے چھٹے سال
میں تکمیل تک پہنچا۔ ادار کے مہینے کا تیسرا دن[a] تھا۔
16 اسرائیلیوں نے اماموں، لاویوں اور جلاوطنی سے واپس
آئے ہوئے اسرائیلیوں سمیت بڑی خوشی سے رب کے
گھر کی مخصوصیت کی عید منائی۔ 17 اُنہوں نے 100
بَیل، 200 مینڈھے اور بھیڑ کے 400 بچے قربان
کئے۔ پورے اسرائیل کے لئے گناہ کی قربانی بھی پیش کی
گئی، اور اِس کے لئے فی قبیلہ ایک بکرا یعنی مل کر 12
بکرے چڑھائے گئے۔ 18 پھر اماموں اور لاویوں کو رب
کے گھر کی خدمت کے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا
گیا، جس طرح موسیٰ کی شریعت ہدایت دیتی ہے۔

اسرائیلی فسح کی عید مناتے ہیں

19 پہلے مہینے کے 14ویں دن[b] جلاوطنی سے واپس
آئے ہوئے اسرائیلیوں نے فسح کی عید منائی۔ 20 تمام
اماموں اور لاویوں نے اپنے آپ کو پاک صاف کر
رکھا تھا۔ سب کے سب پاک تھے۔ لاویوں نے فسح
کے لیلے جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے اسرائیلیوں،
اُن کے بھائیوں یعنی اماموں اور اپنے لئے ذبح کئے۔
21 لیکن نہ صرف جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے اسرائیلی
اِس کھانے میں شریک ہوئے بلکہ ملک کے وہ تمام
لوگ بھی جو غیریہودی قوموں کی ناپاک راہوں سے الگ
ہو کر اُن کے ساتھ رب اسرائیل کے خدا کے طالب

[a] 12 مارچ۔

[b] 21 اپریل۔

ہوئے تھے۔ 22 اُنہوں نے سات دن بڑی خوشی سے
بےخمیری روٹی کی عید منائی۔ رب نے اُن کے دلوں کو
خوشی سے بھر دیا تھا، کیونکہ اُس نے فارس کے بادشاہ کا
دل اُن کی طرف مائل کر دیا تھا تاکہ اُنہیں اسرائیل کے
خدا کے گھر کو تعمیر کرنے میں مدد ملے۔

عزرا امام کو یروشلم بھیجا جاتا ہے

7 اِن واقعات کے کافی عرصے بعد ایک آدمی بنام
عزرا بابل کو چھوڑ کر یروشلم آیا۔ اُس وقت فارس
کے بادشاہ ارتخشستا کی حکومت تھی۔ آدمی کا پورا نام عزرا
بن سرایاہ بن عزریاہ بن خِلقیاہ 2 بن سلّوم بن صدوق
بن اخی طوب 3 بن امریاہ بن عزریاہ بن مِرایوت 4 بن
زرخیاہ بن عُزّی بن بُقّی 5 بن ابی سوع بن فینحاس بن
اِلی عزر بن ہارون تھا۔ (ہارون امامِ اعظم تھا)۔
6 عزرا پاک نوشتوں کا اُستاد اور اُس شریعت کا عالِم تھا
جو رب اسرائیل کے خدا نے موسیٰ کی معرفت دی تھی۔
جب عزرا بابل سے یروشلم کے لئے روانہ ہوا تو شہنشاہ
نے اُس کی ہر خواہش پوری کی، کیونکہ رب اُس کے خدا
کا شفیق ہاتھ اُس پر تھا۔ 7 کئی اسرائیلی اُس کے ساتھ
گئے۔ امام، لاوی، گلوکار اور رب کے گھر کے دربان اور
خدمت گار بھی اُن میں شامل تھے۔ یہ ارتخشستا بادشاہ
کی حکومت کے ساتویں سال میں ہوا۔ 8-9 قافلہ پہلے
مہینے کے پہلے دن[a] بابل سے روانہ ہوا اور پانچویں مہینے
کے پہلے دن[b] صحیح سلامت یروشلم پہنچا، کیونکہ اللہ کا
شفیق ہاتھ عزرا پر تھا۔ 10 وجہ یہ تھی کہ عزرا نے
اپنے آپ کو رب کی شریعت کی تفتیش کرنے، اُس کے
مطابق زندگی گزارنے اور اسرائیلیوں کو اُس کے احکام
اور ہدایات کی تعلیم دینے کے لئے وقف کیا تھا۔

شہنشاہ عزرا کو مختار نامہ دیتا ہے

11 ارتخشستا بادشاہ نے عزرا امام کو ذیل کا مختار نامہ
دے دیا، اُسی عزرا کو جو پاک نوشتوں کا اُستاد اور اُن
احکام اور ہدایات کا عالِم تھا جو رب نے اسرائیل کو
دی تھیں۔ مختار نامے میں لکھا تھا،
12 ”از: شہنشاہ ارتخشستا
عزرا امام کو جو آسمان کے خدا کی شریعت کا عالِم ہے،
سلام! 13 مَیں حکم دیتا ہوں کہ اگر میری سلطنت میں
موجود کوئی بھی اسرائیلی آپ کے ساتھ یروشلم جا کر وہاں
رہنا چاہے تو وہ جا سکتا ہے۔ اِس میں امام اور لاوی بھی
شامل ہیں۔ 14 شہنشاہ اور اُس کے سات مشیر آپ کو
یہوداہ اور یروشلم بھیج رہے ہیں تاکہ آپ اللہ کی اُس
شریعت کی روشنی میں جو آپ کے ہاتھ میں ہے یہوداہ
اور یروشلم کا حال جانچ لیں۔ 15 جو سونا چاندی شہنشاہ
اور اُس کے مشیروں نے اپنی خوشی سے یروشلم میں
سکونت کرنے والے اسرائیل کے خدا کے لئے قربان
کی ہے اُسے اپنے ساتھ لے جائیں۔ 16 نیز، جتنی بھی
سونا چاندی آپ کو صوبہ بابل سے مل جائے گی اور
جتنے بھی ہدیئے قوم اور امام اپنی خوشی سے اپنے خدا کے
گھر کے لئے جمع کریں اُنہیں اپنے ساتھ لے جائیں۔
17 اُن پیسوں سے بَیل، مینڈھے، بھیڑ کے بچے اور اُن
کی قربانیوں کے لئے درکار غلہ اور مَے کی نذریں خرید
لیں، اور اُنہیں یروشلم میں اپنے خدا کے گھر کی قربان
گاہ پر قربان کریں۔ 18 جو پیسے بچ جائیں اُن کو آپ
اور آپ کے بھائی ویسے خرچ کر سکتے ہیں جیسے آپ

[a] 8 اپریل۔

[b] 4 اگست۔

کو مناسب لگے۔ شرط یہ ہے کہ آپ کے خدا کی مرضی
کے مطابق ہو۔ 19 یروشلم میں اپنے خدا کو وہ تمام چیزیں
پہنچائیں جو آپ کو رب کے گھر میں خدمت کے لئے
دی جائیں گی۔ 20 باقی جو کچھ بھی آپ کو اپنے خدا کے
گھر کے لئے خریدنا پڑے اُس کے پیسے شاہی خزانہ ادا
کرے گا۔
21 مَیں، ارتخششتا بادشاہ دریائے فرات کے مغرب
میں رہنے والے تمام خزانچیوں کو حکم دیتا ہوں کہ
ہر طرح سے عزرا امام کی مالی مدد کریں۔ جو بھی آسمان
کے خدا کی شریعت کا یہ اُستاد مانگے وہ اُسے دیا جائے۔
22 اُسے 3,400 کلوگرام چاندی، 16,000 کلوگرام
گندم، 2,200 لٹر مَے اور 2,200 لٹر زیتون کا تیل
تک دینا۔ نمک اُسے اُتنا ملے جتنا وہ چاہے۔ 23 دھیان
سے سب کچھ مہیا کریں جو آسمان کا خدا اپنے گھر کے
لئے مانگے۔ ایسا نہ ہو کہ شہنشاہ اور اُس کے بیٹوں کی
سلطنت اُس کے غضب کا نشانہ بن جائے۔ 24 نیز،
آپ کو علم ہو کہ آپ کو اللہ کے اِس گھر میں خدمت
کرنے والے کسی شخص سے بھی خراج یا کسی قسم کا ٹیکس
لینے کی اجازت نہیں ہے، خواہ وہ امام، لاوی، گلوکار، رب
کے گھر کا دربان یا اُس کا خدمت گار ہو۔
25 اے عزرا، جو حکمت آپ کے خدا نے آپ کو
عطا کی ہے اُس کے مطابق مجسٹریٹ اور قاضی مقرر
کریں جو آپ کی قوم کے اُن لوگوں کا انصاف کریں جو
دریائے فرات کے مغرب میں رہتے ہیں۔ جتنے بھی آپ
کے خدا کے احکام جانتے ہیں وہ اِس میں شامل ہیں۔
اور جتنے اِن احکام سے واقف نہیں ہیں اُنہیں آپ کو
تعلیم دینی ہے۔ 26 جو بھی آپ کے خدا کی شریعت اور
شہنشاہ کے قانون کی خلاف ورزی کرے اُسے سختی سے
سزا دی جائے۔ جرم کی سنجیدگی کا لحاظ کر کے اُسے
یا تو سزائے موت دی جائے یا جلاوطن کیا جائے،
اُس کی ملکیت ضبط کی جائے یا اُسے جیل میں
ڈالا جائے۔“

عزرا کی ستائش

27 رب ہمارے باپ دادا کے خدا کی تمجید ہو جس
نے شہنشاہ کے دل کو یروشلم میں رب کے گھر کو شاندار
بنانے کی تحریک دی ہے۔ 28 اُسی نے شہنشاہ، اُس
کے مشیروں اور تمام اثر و رسوخ رکھنے والے افسروں کے
دلوں کو میری طرف مائل کر دیا ہے۔ چونکہ رب میرے
خدا کا شفیق ہاتھ مجھ پر تھا اِس لئے میرا حوصلہ بڑھ گیا،
اور مَیں نے اسرائیل کے خاندانی سرپرستوں کو اپنے ساتھ
اسرائیل واپس جانے کے لئے جمع کیا۔

عزرا کے ساتھ جلاوطنی سے واپس آنے والوں کی فہرست

8 درجِ ذیل اُن خاندانی سرپرستوں کی فہرست ہے
جو ارتخششتا بادشاہ کی حکومت کے دوران میرے
ساتھ بابل سے یروشلم کے لئے روانہ ہوئے۔ ہر خاندان
کے مردوں کی تعداد بھی درج ہے:
3-2 فینحاس کے خاندان کا جیرسوم،
اِتمر کے خاندان کا دانیال،
داؤد کے خاندان کا حطّوش بن سکنیاہ،
پرعوس کے خاندان کا زکریاہ۔ 150 مرد اُس کے
ساتھ نسب نامے میں درج تھے۔
4 پخت موآب کے خاندان کا اِلیہوعینی بن زرخیاہ
200 مردوں کے ساتھ،

5 زتّو کے خاندان کا سکنیاہ بن یحزی ایل 300
مردوں کے ساتھ،
6 عدین کے خاندان کا عبد بن یونتن 50 مردوں
کے ساتھ،
7 عیلام کے خاندان کا یسعیاہ بن عتلیاہ 70 مردوں
کے ساتھ،
8 سفطیاہ کے خاندان کا زبدیاہ بن میکائیل 80
مردوں کے ساتھ،
9 یوآب کے خاندان کا عبدیاہ بن یحی ایل 218
مردوں کے ساتھ،
10 بانی کے خاندان کا سلومیت بن یوسفیاہ 160
مردوں کے ساتھ،
11 ببی کے خاندان کا زکریاہ بن ببی 28 مردوں
کے ساتھ،
12 عزجاد کے خاندان کا یوحنان بن ہقّاطان 110
مردوں کے ساتھ،
13 ادونِقام کے خاندان کے آخری لوگ اِلی فلط، یعی
ایل اور سمعیاہ 60 مردوں کے ساتھ،
14 بِگوَئی کا خاندان کا عوتی اور زبود 70 مردوں
کے ساتھ۔

15 مَیں یعنی عزرا نے مذکورہ لوگوں کو اُس نہر کے
پاس جمع کیا جو اہاوا کی طرف بہتی ہے۔ وہاں ہم خیمے
لگا کر تین دن ٹھہرے رہے۔ اِس دوران مجھے پتا چلا
کہ گو عام لوگ اور امام آ گئے ہیں لیکن ایک بھی لاوی
حاضر نہیں ہے۔ 16 چنانچہ مَیں نے اِلی عزر، اری ایل،
سمعیاہ، اِلناتن، یریب، اِلناتن، ناتن، زکریاہ اور مسُلّام کو
اپنے پاس بُلا لیا۔ یہ سب خاندانی سرپرست تھے جبکہ
شریعت کے دو اُستاد بنام یویریب اور اِلناتن بھی ساتھ
تھے۔ 17 مَیں نے اُنہیں لاویوں کی آبادی کاسفیاہ کے
بزرگ اِدّو کے پاس بھیج کر وہ کچھ بتایا جو اُنہیں اِدّو،
اُس کے بھائیوں اور رب کے گھر کے خدمت گاروں
کو بتانا تھا تاکہ وہ ہمارے خدا کے گھر کے لئے خدمت
گار بھیجیں۔
18 اللہ کا شفیق ہاتھ ہم پر تھا، اِس لئے اُنہوں نے
ہمیں محلی بن لاوی بن اسرائیل کے خاندان کا سمجھ دار
آدمی سربیاہ بھیج دیا۔ سربیاہ اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے
ساتھ پہنچا۔ کُل 18 مرد تھے۔ 19 اِن کے علاوہ مِراری
کے خاندان کے حسبیاہ اور یسعیاہ کو بھی اُن کے بیٹوں
اور بھائیوں کے ساتھ ہمارے پاس بھیجا گیا۔ کُل 20
مرد تھے۔ 20 اُن کے ساتھ رب کے گھر کے 220
خدمت گار تھے۔ اِن کے تمام نام نسب نامے میں درج
تھے۔ داؤد اور اُس کے ملازموں نے اُن کے باپ دادا کو
لاویوں کی خدمت کرنے کی ذمہ داری دی تھی۔

یروشلم کے لئے روانگی کی تیاریاں

21 وہیں اہاوا کی نہر کے پاس ہی مَیں نے اعلان کیا
کہ ہم سب روزہ رکھ کر اپنے آپ کو اپنے خدا کے
سامنے پست کریں اور دعا کریں کہ وہ ہمیں ہمارے بال
بچوں اور سامان کے ساتھ سلامتی سے یروشلم پہنچائے۔
22 کیونکہ ہمارے ساتھ فوجی اور گھڑسوار نہیں تھے جو
ہمیں راستے میں ڈاکوؤں سے محفوظ رکھتے۔ بات یہ تھی
کہ مَیں شہنشاہ سے یہ مانگنے سے شرم محسوس کر رہا تھا،
کیونکہ ہم نے اُسے بتایا تھا، ”ہمارے خدا کا شفیق ہاتھ
ہر ایک پر ٹھہرتا ہے جو اُس کا طالب رہتا ہے۔ لیکن
جو بھی اُسے ترک کرے اُس پر اُس کا سخت غضب نازل

ہوتا ہے۔" 23 چنانچہ ہم نے روزہ رکھ کر اپنے خدا
سے التماس کی کہ وہ ہماری حفاظت کرے، اور اُس نے
ہماری سنی۔

24 پھر مَیں نے اماموں کے 12 راہنماؤں کو چن
لیا، نیز سربیاہ، حسبیاہ اور مزید 10 لاویوں کو۔ 25 اُن
کی موجودگی میں مَیں نے سونا چاندی اور باقی تمام سامان
تول لیا جو شہنشاہ، اُس کے مشیروں اور افسروں اور وہاں
کے تمام اسرائیلیوں نے ہمارے خدا کے گھر کے لئے
عطا کیا تھا۔

26 مَیں نے تول کر ذیل کا سامان اُن کے حوالے کر
دیا: تقریباً 22,000 کلو گرام چاندی، چاندی کا کچھ
سامان جس کا کُل وزن تقریباً 3,400 کلو گرام تھا،
3,400 کلو گرام سونا، 27 سونے کے 20 پیالے جن
کا کُل وزن تقریباً ساڑھے 8 کلو گرام تھا، اور پیتل کے
دو پالش کئے ہوئے پیالے جو سونے کے پیالوں جیسے
قیمتی تھے۔

28 مَیں نے آدمیوں سے کہا، "آپ اور یہ تمام چیزیں
رب کے لئے مخصوص ہیں۔ لوگوں نے اپنی خوشی سے
یہ سونا چاندی رب آپ کے باپ دادا کے خدا کے لئے
قربان کی ہے۔ 29 سب کچھ احتیاط سے محفوظ رکھیں،
اور جب آپ یروشلم پہنچیں گے تو اِسے رب کے گھر
کے خزانے تک پہنچا کر راہنما اماموں، لاویوں اور خاندانی
سرپرستوں کی موجودگی میں دوبارہ تولنا۔"

30 پھر اماموں اور لاویوں نے سونا چاندی اور باقی
سامان لے کر اُسے یروشلم میں ہمارے خدا کے گھر میں
پہنچانے کے لئے محفوظ رکھا۔

یروشلم تک سفر

31 ہم پہلے مہینے کے 12ویں دن[a] اہاوا نہر سے
یروشلم کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ کا شفیق ہاتھ ہم پر تھا،
اور اُس نے ہمیں راستے میں دشمنوں اور ڈاکوؤں
سے محفوظ رکھا۔ 32 ہم یروشلم پہنچے تو پہلے تین دن آرام
کیا۔ 33 چوتھے دن ہم نے اپنے خدا کے گھر میں سونا
چاندی اور باقی مخصوص سامان تول کر امام مریموت بن
اُوریاہ کے حوالے کر دیا۔ اُس وقت اِلی عزر بن فینحاس
اور دو لاوی بنام یوزبد بن یشوع اور نوعدیاہ بن بِنّوئی اُس
کے ساتھ تھے۔ 34 ہر چیز گنی اور تولی گئی، پھر اُس کا
پورا وزن فہرست میں درج کیا گیا۔

35 اِس کے بعد جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے تمام
لوگوں نے اسرائیل کے خدا کو بھسم ہونے والی قربانیاں
پیش کیں۔ اِس ناتے سے اُنہوں نے پورے اسرائیل
کے لئے 12 بَیل، 96 مینڈھے، بھیڑ کے 77 بچے
اور گناہ کی قربانی کے 12 بکرے قربان کئے۔

36 مسافروں نے دریائے فرات کے مغربی علاقے
کے گورنروں اور حاکموں کو شہنشاہ کی ہدایات پہنچائیں۔
اِن کو پڑھ کر اُنہوں نے اسرائیلی قوم اور اللہ کے گھر کی
حمایت کی۔

غیریہودی بیویوں پر افسوس

9 2-1 کچھ دیر بعد قوم کے راہنما میرے پاس آئے
اور کہنے لگے، "قوم کے عام لوگوں، اماموں
اور لاویوں نے اپنے آپ کو ملک کی دیگر قوموں سے
الگ نہیں رکھا، گو یہ گھنونے رسم و رواج کے پیروکار
ہیں۔ اُن کی عورتوں سے شادی کر کے اُنہوں نے اپنے

[a] 19 اپریل۔

بیٹوں کی بھی شادی اُن کی بیٹیوں سے کرائی ہے۔ یوں
اللہ کی مقدّس قوم کنعانیوں، حِتّیوں ، فرِزّیوں، یبوسیوں،
عمونیوں، موآبیوں، مصریوں اور اموریوں سے آلودہ ہو گئی
ہے۔ اور بزرگوں اور افسروں نے اِس بے وفائی میں پہل
کی ہے!“

3 یہ سن کر مَیں نے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑوں کو
پھاڑ لیا اور سر اور داڑھی کے بال نوچ نوچ کر ننگے
فرش پر بیٹھ گیا۔ 4 وہاں مَیں شام کی قربانی تک بے حس
و حرکت بیٹھا رہا۔ اِتنے میں بہت سے لوگ میرے
اردگرد جمع ہو گئے۔ وہ جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے
لوگوں کی بے وفائی کے باعث تھرتھرا رہے تھے، کیونکہ
وہ اسرائیل کے خدا کے جواب سے نہایت خوف زدہ
تھے۔ 5 شام کی قربانی کے وقت مَیں وہاں سے اُٹھ کھڑا
ہوا جہاں مَیں توبہ کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہی پھٹے
ہوئے کپڑے پہنے ہوئے مَیں گھٹنے ٹیک کر جھک گیا اور
اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے رب اپنے
خدا سے دعا کرنے لگا،

6 ”اے میرے خدا، مَیں نہایت شرمندہ ہوں۔ اپنا
منہ تیری طرف اُٹھانے کی مجھ میں جرأت نہیں رہی۔
کیونکہ ہمارے گناہوں کا اِتنا بڑا ڈھیر لگ گیا ہے کہ وہ
ہم سے اونچا ہے، بلکہ ہمارا قصور آسمان تک پہنچ گیا ہے۔
7 ہمارے باپ دادا کے زمانے سے لے کر آج تک ہمارا
قصور سنجیدہ رہا ہے۔ اِسی وجہ سے ہم بار بار پردیسی
حکمرانوں کے قبضے میں آئے ہیں جنہوں نے ہمیں اور
ہمارے بادشاہوں اور اماموں کو قتل کیا، گرفتار کیا، لُوٹ
لیا اور ہماری بے حرمتی کی۔ بلکہ آج تک ہماری حالت یہی
رہی ہے۔

8 لیکن اِس وقت رب ہمارے خدا نے تھوڑی دیر
کے لئے ہم پر مہربانی کی ہے۔ ہماری قوم کے بچے کھچے
حصے کو اُس نے رِہائی دے کر اپنے مقدّس مقام پر محفوظ
رکھا ہے۔ یوں ہمارے خدا نے ہماری آنکھوں میں دوبارہ
چمک پیدا کی اور ہمیں کچھ سکون مہیا کیا ہے، گو ہم اب
تک غلامی میں ہیں۔ 9 بے شک ہم غلام ہیں، تو بھی
اللہ نے ہمیں ترک نہیں کیا بلکہ فارس کے بادشاہ کو
ہم پر مہربانی کرنے کی تحریک دی ہے۔ اُس نے ہمیں
از سرِ نو زندگی عطا کی ہے تاکہ ہم اپنے خدا کا گھر دوبارہ
تعمیر اور اُس کے کھنڈرات بحال کر سکیں۔ اللہ نے
ہمیں یہوداہ اور یروشلم میں ایک محفوظ چاردیواری سے گھیر
رکھا ہے۔

10 لیکن اے ہمارے خدا، اب ہم کیا کہیں؟ اپنی اِن
حرکتوں کے بعد ہم کیا جواب دیں؟ ہم نے تیرے اُن
احکام کو نظرانداز کیا ہے 11 جو تُو نے اپنے خادموں یعنی
نبیوں کی معرفت دیئے تھے۔

تُو نے فرمایا، ’جس ملک میں تم داخل ہو رہے ہو تاکہ
اُس پر قبضہ کرو وہ اُس میں رہنے والی قوموں کے گھنونے
رسم و رواج کے سبب سے ناپاک ہے۔ ملک ایک سرے
سے دوسرے سرے تک اُن کی ناپاکی سے بھر گیا ہے۔
12 لہٰذا اپنی بیٹیوں کی اُن کے بیٹوں کے ساتھ شادی
مت کروانا، نہ اپنے بیٹوں کا اُن کی بیٹیوں کے ساتھ
رشتہ باندھنا۔ کچھ نہ کرو جس سے اُن کی سلامتی اور
کامیابی بڑھتی جائے۔ تب ہی تم طاقت ور ہو کر ملک کی
اچھی پیداوار کھاؤ گے، اور تمہاری اولاد ہمیشہ تک ملک کی
اچھی چیزیں وراثت میں پاتی رہے گی۔‘

13 اب ہم اپنی شریر حرکتوں اور بڑے قصور کی سزا
بُھگت رہے ہیں، گو اے اللہ، تُو نے ہمیں اِتنی سخت سزا
نہیں دی جتنی ہمیں ملنی چاہئے تھی۔ تُو نے ہمارا یہ بچا

کھچا حصہ زندہ چھوڑا ہے۔ 14 تو کیا یہ ٹھیک ہے کہ ہم
تیرے احکام کی خلاف ورزی کر کے ایسی قوموں سے
رشتہ باندھیں جو اِس قسم کی گھنونی حرکتیں کرتی ہیں؟ ہرگز
نہیں! کیا اِس کا یہ نتیجہ نہیں نکلے گا کہ تیرا غضب
ہم پر نازل ہو کر سب کچھ تباہ کر دے گا اور یہ بچا کھچا
حصہ بھی ختم ہو جائے گا؟ 15 اے رب اسرائیل کے خدا،
تُو ہی عادل ہے۔ آج ہم بچے ہوئے حصے کی حیثیت سے
تیرے حضور کھڑے ہیں۔ ہم قصور وار ہیں اور تیرے
سامنے قائم نہیں رہ سکتے۔"

بُت پرست بیویوں کو طلاق

10 جب عزرا اِس طرح دعا کر رہا اور اللہ کے
گھر کے سامنے پڑے ہوئے اور روتے
ہوئے قوم کے قصور کا اقرار کر رہا تھا تو اُس کے اردگرد
اسرائیلی مردوں، عورتوں اور بچوں کا بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔
وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

2 پھر عیلام کے خاندان کے سکنیاہ بن یحی ایل نے
عزرا سے کہا،

"واقعی ہم نے پڑوسی قوموں کی عورتوں سے شادی
کر کے اپنے خدا سے بےوفائی کی ہے۔ تو بھی اب تک
اسرائیل کے لئے اُمید کی کرن باقی ہے۔ 3 آئیں، ہم
اپنے خدا سے عہد باندھ کر وعدہ کریں کہ ہم اُن تمام
عورتوں کو اُن کے بچوں سمیت واپس بھیج دیں گے۔
جو بھی مشورہ آپ اور اللہ کے احکام کا خوف ماننے والے
دیگر لوگ ہمیں دیں گے وہ ہم کریں گے۔ سب کچھ
شریعت کے مطابق کیا جائے۔ 4 اب اُٹھیں! کیونکہ یہ
معاملہ درست کرنا آپ ہی کا فرض ہے۔ ہم آپ کے
ساتھ ہیں، اِس لئے حوصلہ رکھیں اور وہ کچھ کریں جو
ضروری ہے۔"

5 تب عزرا اُٹھا اور راہنما اماموں، لاویوں اور تمام قوم
کو قسم کھلائی کہ ہم سکنیاہ کے مشورے پر عمل کریں
گے۔ 6 پھر عزرا اللہ کے گھر کے سامنے سے چلا گیا اور
یوحنان بن اِلیاسب کے کمرے میں داخل ہوا۔ وہاں اُس
نے پوری رات کچھ کھائے پیئے بغیر گزاری۔ اب تک وہ
جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے لوگوں کی بےوفائی پر ماتم
کر رہا تھا۔

8-7 سرکاری افسروں اور بزرگوں نے فیصلہ کیا کہ
یروشلم اور پورے یہوداہ میں اعلان کیا جائے، "لازم
ہے کہ جتنے بھی اسرائیلی جلاوطنی سے واپس آئے ہیں وہ
سب تین دن کے اندر اندر یروشلم میں جمع ہو جائیں۔
جو بھی اِس دوران حاضر نہ ہو اُسے جلاوطنوں کی جماعت
سے خارج کر دیا جائے گا اور اُس کی تمام ملکیت ضبط ہو
جائے گی۔" 9 تب یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں کے
تمام آدمی تین دن کے اندر اندر یروشلم پہنچے۔ نویں مہینے
کے بیسویں دن[a] سب لوگ اللہ کے گھر کے صحن میں جمع
ہوئے۔ سب معاملے کی سنجیدگی اور موسم کے سبب سے
کانپ رہے تھے، کیونکہ بارش ہو رہی تھی۔

10 عزرا امام کھڑے ہو کر کہنے لگا، "آپ اللہ سے
بےوفا ہو گئے ہیں۔ غیریہودی عورتوں سے رشتہ باندھنے
سے آپ نے اسرائیل کے قصور میں اضافہ کر دیا ہے۔
11 اب رب اپنے باپ دادا کے خدا کے حضور اپنے
گناہوں کا اقرار کر کے اُس کی مرضی پوری کریں۔ پڑوسی
قوموں اور اپنی پردیسی بیویوں سے الگ ہو جائیں۔"

12 پوری جماعت نے بلند آواز سے جواب دیا، "آپ

[a] 19 ستمبر۔

ٹھیک کہتے ہیں! لازم ہے کہ ہم آپ کی ہدایت پر عمل
کریں۔ 13 لیکن یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جو ایک
یا دو دن میں درست کیا جا سکے۔ کیونکہ ہم بہت لوگ
ہیں اور ہم سے سنجیدہ گناہ سرزد ہوا ہے۔ نیز، اِس وقت
برسات کا موسم ہے، اور ہم زیادہ دیر تک باہر نہیں ٹھہر
سکتے۔ 14 بہتر ہے کہ ہمارے بزرگ پوری جماعت
کی نمائندگی کریں۔ پھر جتنے بھی آدمیوں کی غیر یہودی
بیویاں ہیں وہ ایک مقررہ دن مقامی بزرگوں اور قاضیوں
کو ساتھ لے کر یہاں آئیں اور معاملہ درست کریں۔ اور
لازم ہے کہ یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے جب
تک رب کا غضب ٹھنڈا نہ ہو جائے۔"
15 تمام لوگ متفق ہوئے، صرف یونتن بن عساہیل
اور یحزیاہ بن تِقوَہ نے فیصلے کی مخالفت کی جبکہ مُسلّام
اور سبّتی لاوی اُن کے حق میں تھے۔ 16-17 تو بھی
اسرائیلیوں نے منصوبے پر عمل کیا۔ عزرا امام نے چند
ایک خاندانی سرپرستوں کے نام لے کر اُنہیں یہ ذمہ
داری دی کہ جہاں بھی کسی یہودی مرد کی غیر یہودی
عورت سے شادی ہوئی ہے وہاں وہ پورے معاملے کی
تحقیق کریں۔ اُن کا کام دسویں مہینے کے پہلے دن[a] شروع
ہوا اور پہلے مہینے کے پہلے دن[b] تکمیل تک پہنچا۔
18-19 درجِ ذیل اُن آدمیوں کی فہرست ہے جنہوں
نے غیر یہودی عورتوں سے شادی کی تھی۔ اُنہوں نے
قسم کھا کر وعدہ کیا کہ ہم اپنی بیویوں سے الگ ہو
جائیں گے۔ ساتھ ساتھ ہر ایک نے قصور کی قربانی کے
طور پر مینڈھا قربان کیا۔

اماموں میں سے قصور وار :

یشوع بن یوصدق اور اُس کے بھائی معسیاہ،
اِلی عزر، یریب اور جِدَلیاہ،
20 اِمیّر کے خاندان کا حنانی اور زبدیاہ،
21 حارِم کے خاندان کا معسیاہ، الیاس، سمعیاہ، یحی
ایل اور عُزّیاہ،
22 فشحور کے خاندان کا اِلیوعینی، معسیاہ، اسمٰعیل، نتنی
ایل، یوزبد اور اِلعاسہ۔
23 لاویوں میں سے قصور وار :
یوزبد، سِمعی، قلایاہ یعنی قلیطا، فتحیاہ، یہوداہ اور
اِلی عزر۔
24 گلوکاروں میں سے قصور وار :
اِلیاسب۔
رب کے گھر کے دربانوں میں سے قصور وار :
سلّوم، طِلم اور اُوری۔
25 باقی قصور وار اسرائیلی :
پرعوس کے خاندان کا رمیاہ، یزیاہ، ملکیاہ، میامین،
اِلی عزر، ملکیاہ اور بِنایاہ۔
26 عیلام کے خاندان کا متنیاہ، زکریاہ، یحی ایل،
عبدی، یریموت اور الیاس،
27 زتّو کے خاندان کا اِلیوعینی، اِلیاسب، متنیاہ،
یریموت، زبد اور عزیزا۔
28 بَبی کے خاندان کا یوحنان، حننیاہ، زبی اور عتلی۔
29 بانی کے خاندان کا مُسلّام، ملّوک، عدایاہ، یسوب،
سیال اور یریموت۔
30 پخت موآب کے خاندان کا عدنا، کلال، بِنایاہ،
معسیاہ، متنیاہ، بضلی ایل، بِنّوئی اور منسّی۔
31 حارِم کے خاندان کا اِلی عزر، یِسیاہ، ملکیاہ، سمعیاہ،
شمعون، 32 بن یمین، ملّوک اور سمریاہ۔

[a] 29 دسمبر۔
[b] 27 مارچ۔

33 حاشوم کے خاندان کا متّنی، متتاہ، زبد ، اِلی فلط،
یریمی، منسّی اور سِمعی۔

34 بانی کے خاندان کا معدی، عمرام، اُوایل، 35 بِنایاہ،
بدیاہ، کلوہی، 36 وَنیاہ، مریموت، اِلیاسب، 37 متنیاہ، متّنی
اور یعسی۔

38 بِنّوئی کے خاندان کا سِمعی، 39 سلمیاہ، ناتن، عدایاہ،
40 مکندبی، ساسی، ساری، 41 عزر ایل، سلمیاہ، سمریاہ،
42 سلّوم ، امریاہ اور یوسف۔

43 نبو کے خاندان کا یعی ایل، متِتیاہ، زبد ، زبینا،
یدّی ، یوایل اور بِنایاہ۔

44 اِن تمام آدمیوں کی غیریہودی عورتوں سے شادی
ہوئی تھی، اور اُن کے ہاں بچے پیدا ہوئے تھے۔

نحمیاہ

نحمیاہ یروشلم کے لئے دعا کرتا ہے

1 ذیل میں نحمیاہ بن حکلیاہ کی رپورٹ درج ہے۔
مَیں ارتخشستا بادشاہ کی حکومت کے 20ویں سال
کِسلیو کے مہینے میں سوسن کے قلعے میں تھا 2 کہ ایک
دن میرا بھائی حنانی مجھ سے ملنے آیا۔ اُس کے ساتھ یہوداہ
کے چند ایک آدمی تھے۔ مَیں نے اُن سے پوچھا، ”جو
یہودی بچ کر جلاوطنی سے یہوداہ واپس گئے ہیں اُن کا
کیا حال ہے؟ اور یروشلم شہر کا کیا حال ہے؟“ 3 اُنہوں
نے جواب دیا، ”جو یہودی بچ کر جلاوطنی سے یہوداہ
واپس گئے ہیں اُن کا بہت بُرا اور ذلت آمیز حال ہے۔
یروشلم کی فصیل اب تک زمین بوس ہے، اور اُس کے تمام
دروازے راکھ ہو گئے ہیں۔“
4 یہ سن کر مَیں بیٹھ کر رونے لگا۔ کئی دن مَیں روزہ
رکھ کر ماتم کرتا اور آسمان کے خدا سے دعا کرتا رہا،
5 ”اے رب، آسمان کے خدا، تُو کتنا عظیم اور مہیب
خدا ہے! جو تجھے پیار اور تیرے احکام کی پیروی کرتے
ہیں اُن کے ساتھ تُو اپنا عہد قائم رکھتا اور اُن پر مہربانی
کرتا ہے۔ 6 میری بات سن کر دھیان دے کہ تیرا
خادم کس طرح تجھ سے التماس کر رہا ہے۔ دن رات
مَیں اسرائیلیوں کے لئے جو تیرے خادم ہیں دعا کرتا
ہوں۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ ہم نے تیرا گناہ کیا
ہے۔ اِس میں مَیں اور میرے باپ کا گھرانا بھی شامل
ہے۔ 7 ہم نے تیرے خلاف نہایت شریر قدم اُٹھائے
ہیں، کیونکہ جو احکام اور ہدایات تُو نے اپنے خادم موسیٰ
کو دی تھیں ہم اُن کے تابع نہ رہے۔ 8 لیکن اب وہ
کچھ یاد کر جو تُو نے اپنے خادم کو فرمایا، ’اگر تم بےوفا
ہو جاؤ تو مَیں تمہیں مختلف قوموں میں منتشر کر دوں گا،
9 لیکن اگر تم میرے پاس واپس آ کر دوبارہ میرے احکام
کے تابع ہو جاؤ تو مَیں تمہیں تمہارے وطن میں واپس
لاؤں گا، خواہ تم زمین کی انتہا تک کیوں نہ پہنچ گئے ہو۔
مَیں تمہیں اُس جگہ واپس لاؤں گا جسے مَیں نے چن لیا
ہے تاکہ میرا نام وہاں سکونت کرے۔‘ 10 اے رب، یہ
لوگ تو تیرے اپنے خادم ہیں، تیری اپنی قوم جسے تُو نے
اپنی عظیم قدرت اور قوی ہاتھ سے فدیہ دے کر چھڑایا
ہے۔ 11 اے رب، اپنے خادم اور اُن تمام خادموں کی
التماس سن جو پورے دل سے تیرے نام کا خوف مانتے

ہیں۔ جب تیرا خادم آج شہنشاہ کے پاس ہو گا تو اُسے
کامیابی عطا کر۔ بخش دے کہ وہ مجھ پر رحم کرے۔"
مَیں نے یہ اِس لئے کہا کہ مَیں شہنشاہ کا ساقی تھا۔

نحمیاہ کو یروشلم جانے کی اجازت ملتی ہے

2 چار مہینے گزر گئے۔ نیسان کے مہینے کے ایک
دن جب مَیں شہنشاہ ارتخشستا کو مَے پلا رہا تھا تو
میری مایوسی اُسے نظر آئی۔ پہلے اُس نے مجھے کبھی اُداس
نہیں دیکھا تھا، 2 اِس لئے اُس نے پوچھا، "آپ اِتنے غم
گین کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟ آپ بیمار تو نہیں لگتے
بلکہ کوئی بات آپ کے دل کو تنگ کر رہی ہے۔"
مَیں سخت گھبرا گیا 3 اور کہا، "شہنشاہ ابد تک جیتا
رہے! مَیں کس طرح خوش ہو سکتا ہوں؟ جس شہر میں
میرے باپ دادا کو دفنایا گیا ہے وہ ملبے کا ڈھیر ہے، اور
اُس کے دروازے راکھ ہو گئے ہیں۔"
4 شہنشاہ نے پوچھا، "تو پھر مَیں کس طرح آپ کی
مدد کروں؟" خاموشی سے آسمان کے خدا سے دعا کر کے
5 مَیں نے شہنشاہ سے کہا، "اگر بات آپ کو منظور ہو اور
آپ اپنے خادم سے خوش ہوں تو پھر براہِ کرم مجھے یہوداہ
کے اُس شہر بھیج دیجئے جس میں میرے باپ دادا دفن
ہوئے ہیں تاکہ مَیں اُسے دوبارہ تعمیر کروں۔"
6 اُس وقت ملکہ بھی ساتھ بیٹھی تھی۔ شہنشاہ نے
سوال کیا، "سفر کے لئے کتنا وقت درکار ہے؟ آپ کب
تک واپس آ سکتے ہیں؟" مَیں نے اُسے بتایا کہ مَیں کب
تک واپس آؤں گا تو وہ متفق ہوا۔ 7 پھر مَیں نے گزارش
کی، "اگر بات آپ کو منظور ہو تو مجھے دریائے فرات کے
مغربی علاقے کے گورنروں کے لئے خط دیجئے تاکہ وہ
مجھے اپنے علاقوں میں سے گزرنے دیں اور مَیں سلامتی
سے یہوداہ تک پہنچ سکوں۔ 8 اِس کے علاوہ شاہی
جنگلات کے نگران آسف کے لئے خط لکھوائیں تاکہ
وہ مجھے لکڑی دے۔ جب مَیں رب کے گھر کے ساتھ
والے قلعے کے دروازے، فصیل اور اپنا گھر بناؤں گا
تو مجھے شہتیروں کی ضرورت ہو گی۔" اللہ کا شفیق ہاتھ
مجھ پر تھا، اِس لئے شہنشاہ نے مجھے یہ خط دے دیئے۔
9 شہنشاہ نے فوجی افسر اور گھڑسوار بھی میرے ساتھ
بھیجے۔ یوں روانہ ہو کر مَیں دریائے فرات کے مغربی
علاقے کے گورنروں کے پاس پہنچا اور اُنہیں شہنشاہ کے
خط دیئے۔ 10 جب گورنر سنبلّط حورونی اور عمونی افسر
طوبیاہ کو معلوم ہوا کہ کوئی اسرائیلیوں کی بہبودی کے لئے
آ گیا ہے تو وہ نہایت ناخوش ہوئے۔

نحمیاہ فصیل کا معائنہ کرتا ہے

11 سفر کرتے کرتے مَیں یروشلم پہنچ گیا۔ تین دن کے
بعد 12 مَیں رات کے وقت شہر سے نکلا۔ میرے ساتھ
چند ایک آدمی تھے، اور ہمارے پاس صرف وہی جانور
تھا جس پر مَیں سوار تھا۔ اب تک مَیں نے کسی کو بھی
اُس بوجھ کے بارے میں نہیں بتایا تھا جو میرے خدا نے
میرے دل پر یروشلم کے لئے ڈال دیا تھا۔ 13 چنانچہ
مَیں اندھیرے میں وادی کے دروازے سے شہر سے
نکلا اور جنوب کی طرف اژدہے کے چشمے سے ہو کر
کچرے کے دروازے تک پہنچا۔ ہر جگہ مَیں نے گری
ہوئی فصیل اور بھسم ہوئے دروازوں کا معائنہ کیا۔ 14 پھر
مَیں شمال یعنی چشمے کے دروازے اور شاہی تالاب کی
طرف بڑھا، لیکن ملبے کی کثرت کی وجہ سے میرے

جانور کو گزرنے کا راستہ نہ ملا، 15اِس لئے مَیں وادیٔ
قدرون میں سے گزرا۔ اب تک اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔
وہاں بھی مَیں فصیل کا معائنہ کرتا گیا۔ پھر مَیں مُڑا اور
وادی کے دروازے میں سے دوبارہ شہر میں داخل ہوا۔

فصیل کو تعمیر کرنے کا فیصلہ

16 یروشلم کے افسروں کو معلوم نہیں تھا کہ مَیں کہاں
گیا اور کیا کر رہا تھا۔ اب تک مَیں نے نہ اُنہیں اور نہ
اماموں یا دیگر اُن لوگوں کو اپنے منصوبے سے آگاہ کیا تھا
جنہیں تعمیر کا یہ کام کرنا تھا۔ 17 لیکن اب مَیں اُن سے
مخاطب ہوا، ”آپ کو خود ہماری مصیبت نظر آتی ہے۔
یروشلم ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے، اور اُس کے دروازے راکھ
ہو گئے ہیں۔ آئیں، ہم فصیل کو نئے سرے سے تعمیر
کریں تاکہ ہم دوسروں کے مذاق کا نشانہ نہ بنے رہیں۔“
18 مَیں نے اُنہیں بتایا کہ اللہ کا شفیق ہاتھ کس طرح
مجھ پر رہا تھا اور کہ شہنشاہ نے مجھ سے کس قسم کا وعدہ
کیا تھا۔ یہ سن کر اُنہوں نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے،
آئیں ہم تعمیر کا کام شروع کریں!“ چنانچہ وہ اِس اچھے
کام میں لگ گئے۔

19 جب سنبلّط حورونی، عمونی افسر طوبیاہ اور جشم عربی
کو اِس کی خبر ملی تو اُنہوں نے ہمارا مذاق اُڑا کر حقارت
آمیز لہجے میں کہا، ”یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ کیا تم
شہنشاہ سے غداری کرنا چاہتے ہو؟“ 20 مَیں نے جواب
دیا، ”آسمان کا خدا ہمیں کامیابی عطا کرے گا۔ ہم جو اُس
کے خادم ہیں تعمیر کا کام شروع کریں گے۔ جہاں تک
یروشلم کا تعلق ہے، نہ آج اور نہ ماضی میں آپ کا کبھی
کوئی حصہ یا حق تھا۔“

فصیل کی تعمیرِ نو

3 امامِ اعظم اِلیاسب باقی اماموں کے ساتھ مل
کر تعمیری کام میں لگ گیا۔ اُنہوں نے بھیڑ کے
دروازے کو نئے سرے سے بنا دیا اور اُسے مخصوص کر
کے اُس کے کواڑ لگا دیئے۔ اُنہوں نے فصیل کے ساتھ
والے حصے کو بھی میا بُرج اور حننی ایل کے بُرج تک بنا
کر مخصوص کیا۔

2 یریحو کے آدمیوں نے فصیل کے اگلے حصے کو کھڑا
کیا جبکہ زکور بن اِمری نے اُن کے حصے سے ملحق حصے کو
تعمیر کیا۔

3 مچھلی کا دروازہ سناآہ کے خاندان کی ذمہ داری تھی۔
اُسے شہتیروں سے بنا کر اُنہوں نے کواڑ، چٹخنیاں اور
کُنڈے لگا دیئے۔

4 اگلے حصے کی مرمت مریموت بن اُوریاہ بن ہقوض
نے کی۔

اگلا حصہ مسُلّام بن برکیاہ بن مشیزب ایل کی ذمہ
داری تھی۔

صدوق بن بعنہ نے اگلے حصے کو تعمیر کیا۔

5 اگلا حصہ تقوع کے باشندوں نے بنایا۔ لیکن شہر
کے بڑے لوگ اپنے بزرگوں کے تحت کام کرنے کے
لئے تیار نہ تھے۔

6 یسانہ کا دروازہ یویدع بن فاسح اور مسُلّام بن بسودیاہ
کی ذمہ داری تھی۔ اُسے شہتیروں سے بنا کر اُنہوں نے
کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگا دیئے۔

7 اگلا حصہ ملطیاہ جِبعونی اور یدون مرونوتی نے کھڑا
کیا۔ یہ لوگ جِبعون اور مِصفاہ کے تھے، وہی مِصفاہ
جہاں دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر کا دار
الحکومت تھا۔

8 اگلے حصے کی مرمت ایک سنار بنام عُزی ایل بن
حرہیاہ کے ہاتھ میں تھی۔
اگلے حصے پر ایک عطر ساز بنام حننیاہ مقرر تھا۔ اِن
لوگوں نے فصیل کی مرمت 'موٹی دیوار' تک کی۔
9 اگلے حصے کو رِفایاہ بن حور نے کھڑا کیا۔ یہ آدمی
ضلع یروشلم کے آدھے حصے کا افسر تھا۔
10 یدایاہ بن حرومف نے اگلے حصے کی مرمت کی جو
اُس کے گھر کے مقابل تھا۔
اگلے حصے کو حطّوش بن حسبنیاہ نے تعمیر کیا۔
11 اگلے حصے کو تنوروں کے بُرج تک ملکیاہ بن حارِم
اور حسوب بن پخت موآب نے کھڑا کیا۔
12 اگلا حصہ سلّوم بن ہلّوحیش کی ذمہ داری تھی۔ یہ
آدمی ضلع یروشلم کے دوسرے آدھے حصے کا افسر تھا۔ اُس
کی بیٹیوں نے اُس کی مدد کی۔
13 حنون نے زنوح کے باشندوں سمیت وادی کے
دروازے کو تعمیر کیا۔ شہتیروں سے اُسے بنا کر اُنہوں
نے کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگائے۔ اِس کے علاوہ
اُنہوں نے فصیل کو وہاں سے کچرے کے دروازے تک
کھڑا کیا۔ اِس حصے کا فاصلہ تقریباً 1,500 فٹ یعنی
آدھا کلومیٹر تھا۔
14 کچرے کا دروازہ ملکیاہ بن ریکاب کی ذمہ
داری تھی۔ یہ آدمی ضلع بیت کرم کا افسر تھا۔ اُس نے
اُسے بنا کر کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگائے۔
15 چشمے کے دروازے کی تعمیر سلّون بن کُل حوزہ
کے ہاتھ میں تھی جو ضلع مِصفاہ کا افسر تھا۔ اُس نے
دروازے پر چھت بنا کر اُس کے کواڑ، چٹخنیاں اور
کُنڈے لگا دیئے۔ ساتھ ساتھ اُس نے فصیل کے اُس
حصے کی مرمت کی جو شاہی باغ کے پاس والے تالاب
سے گزرتا ہے۔ یہ وہی تالاب ہے جس میں پانی نالے
کے ذریعے پہنچتا ہے۔ سلّون نے فصیل کو اُس سیڑھی
تک تعمیر کیا جو یروشلم کے اُس حصے سے اُترتی ہے جو
'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔
16 اگلا حصہ نحمیاہ بن عزبوق کی ذمہ داری تھی جو
ضلع بیت صور کے آدھے حصے کا افسر تھا۔ فصیل کا یہ
حصہ داؤد بادشاہ کے قبرستان کے مقابل تھا اور مصنوعی
تالاب اور سورماؤں کے کمروں پر ختم ہوا۔
17 ذیل کے لاویوں نے اگلے حصوں کو کھڑا کیا: پہلے
رحوم بن بانی کا حصہ تھا۔
ضلع قعیلہ کے آدھے حصے کے افسر حسبیاہ نے اگلے
حصے کی مرمت کی۔
18 اگلے حصے کو لاویوں نے بِنّوئی بن حنداد کے
زیرِ نگرانی کھڑا کیا جو ضلع قعیلہ کے دوسرے آدھے
حصے پر مقرر تھا۔
19 اگلا حصہ مِصفاہ کے سردار عزر بن یشوع کی ذمہ
داری تھی۔ یہ حصہ فصیل کے اُس موڑ پر تھا جہاں راستہ
اسلحہ خانے کی طرف چڑھتا ہے۔
20 اگلے حصے کو باروک بن زبی نے بڑی محنت سے
تعمیر کیا۔ یہ حصہ فصیل کے موڑ سے شروع ہو کر امامِ
اعظم اِلیاسب کے گھر کے دروازے پر ختم ہوا۔
21 اگلا حصہ مریموت بن اُوریاہ بن ہقوض کی ذمہ
داری تھی اور اِلیاسب کے گھر کے دروازے سے شروع
ہو کر اُس کے کونے پر ختم ہوا۔
22 ذیل کے حصے اُن اماموں نے تعمیر کئے جو شہر کے
گرد و نواح میں رہتے تھے۔
23 اگلے حصے کی تعمیر بن یمین اور حسوب کے زیرِ
نگرانی تھی۔ یہ حصہ اُن کے گھروں کے سامنے تھا۔

عزریاہ بن معسیاہ بن عننیاہ نے اگلے حصے کی مرمت
کی۔ یہ حصہ اُس کے گھر کے پاس ہی تھا۔
24 اگلا حصہ بِنّوئی بن حنداد کی ذمہ داری تھی۔
یہ عزریاہ کے گھر سے شروع ہوا اور مُڑتے مُڑتے
کونے پر ختم ہوا۔
25 اگلا حصہ فالال بن اُوزی کی ذمہ داری تھی۔
یہ حصہ موڑ سے شروع ہوا، اور اوپر کا جو بُرج شاہی
محل سے اُس جگہ نکلتا ہے جہاں محافظوں کا صحن ہے
وہ بھی اِس میں شامل تھا۔
اگلا حصہ فِدایاہ بن پرعوس 26 اور عوفل پہاڑی پر رہنے
والے رب کے گھر کے خدمت گاروں کے ذمے تھا۔
یہ حصہ پانی کے دروازے اور وہاں سے نکلے ہوئے
بُرج پر ختم ہوا۔
27 اگلا حصہ اِس بُرج سے لے کر عوفل پہاڑی کی
دیوار تک تھا۔ تقوع کے باشندوں نے اُسے تعمیر کیا۔
28 گھوڑے کے دروازے سے آگے اماموں نے
فصیل کی مرمت کی۔ ہر ایک نے اپنے گھر کے سامنے
کا حصہ کھڑا کیا۔
29 اُن کے بعد صدوق بن اِمّیر کا حصہ آیا۔ یہ بھی
اُس کے گھر کے مقابل تھا۔
اگلا حصہ سمعیاہ بن سکنیاہ نے کھڑا کیا۔ یہ آدمی مشرقی
دروازے کا پہرے دار تھا۔
30 اگلا حصہ حننیاہ بن سلمیاہ اور صلف کے چھٹے بیٹے
حنون کے ذمے تھا۔
اگلا حصہ مسُلّام بن برکیاہ نے تعمیر کیا جو اُس کے گھر
کے مقابل تھا۔
31 ایک سنار بنام ملکیاہ نے اگلے حصے کی مرمت کی۔
یہ حصہ رب کے گھر کے خدمت گاروں اور تاجروں
کے اُس مکان پر ختم ہوا جو پہرے کے دروازے کے
سامنے تھا۔ فصیل کے کونے پر واقع بالاخانہ بھی اِس میں
شامل تھا۔
32 آخری حصہ بھیڑ کے دروازے پر ختم ہوا۔ سناروں
اور تاجروں نے اُسے کھڑا کیا۔

سنبلّط یہودیوں کا مذاق اُڑاتا ہے

4 جب سنبلّط کو پتا چلا کہ ہم فصیل کو دوبارہ تعمیر
کر رہے ہیں تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ ہمارا مذاق
اُڑا اُڑا کر 2 اُس نے اپنے ہم خدمت افسروں اور سامریہ
کے فوجیوں کی موجودگی میں کہا، ”یہ ضعیف یہودی کیا
کر رہے ہیں؟ کیا یہ واقعی یروشلم کی قلعہ بندی کرنا چاہتے
ہیں؟ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ چند ایک قربانیاں پیش کر کے
ہم فصیل کو آج ہی کھڑا کریں گے؟ وہ اِن جلے ہوئے
پتھروں اور ملبے کے اِس ڈھیر سے کس طرح نئی دیوار بنا
سکتے ہیں؟“ 3 عمونی افسر طوبیاہ اُس کے ساتھ کھڑا تھا۔
وہ بولا، ”اُنہیں کرنے دو! دیوار اِتنی کمزور ہو گی کہ اگر
لومڑی بھی اُس پر چھلانگ لگائے تو گر جائے گی۔“
4 اے ہمارے خدا، ہماری سن، کیونکہ لوگ ہمیں حقیر
جانتے ہیں۔ جن باتوں سے اُنہوں نے ہمیں ذلیل کیا
ہے وہ اُن کی ذلت کا باعث بن جائیں۔ بخش دے کہ
لوگ اُنہیں لُوٹ لیں اور اُنہیں قید کر کے جلاوطن کر
دیں۔ 5 اُن کا قصور نظرانداز نہ کر بلکہ اُن کے گناہ تجھے
یاد رہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے فصیل کو تعمیر کرنے والوں
کو ذلیل کرنے سے تجھے طیش دلایا ہے۔
6 مخالفت کے باوجود ہم فصیل کی مرمت کرتے
رہے، اور ہوتے ہوتے پوری دیوار کی آدھی اونچائی کھڑی
ہوئی، کیونکہ لوگ پوری لگن سے کام کر رہے تھے۔

دشمن کے حملوں کی مدافعت

7 جب سنبلّط، طوبیاہ، عربوں، عمونیوں اور اشدود
کے باشندوں کو اطلاع ملی کہ یروشلم کی فصیل کی تعمیر
میں ترقی ہو رہی ہے بلکہ جو حصے اب تک کھڑے نہ ہو
سکے تھے وہ بھی بند ہونے لگے ہیں تو وہ بڑے غصے میں
آ گئے۔ 8 سب متحد ہو کر یروشلم پر حملہ کرنے اور اُس
میں گڑبڑ پیدا کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ 9 لیکن ہم
نے اپنے خدا سے التماس کر کے پہرے دار لگائے جو
ہمیں دن رات اُن سے بچائے رکھیں۔

10 اُس وقت یہوداہ کے لوگ کراہنے لگے،
''مزدوروں کی طاقت ختم ہو رہی ہے، اور ابھی تک ملبے
کے بڑے ڈھیر باقی ہیں۔ فصیل کو بنانا ہمارے بس کی
بات نہیں ہے۔''

11 دوسری طرف دشمن کہہ رہے تھے، ''ہم اچانک
اُن پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اُن کو اُس وقت پتا چلے گا جب
ہم اُن کے بیچ میں ہوں گے۔ تب ہم اُنہیں مار دیں
گے اور کام رُک جائے گا۔''

12 جو یہودی اُن کے قریب رہتے تھے وہ بار بار
ہمارے پاس آ کر ہمیں اطلاع دیتے رہے، ''دشمن
چاروں طرف سے آپ پر حملہ کرنے کے لئے تیار
کھڑا ہے۔''

13 تب مَیں نے لوگوں کو فصیل کے پیچھے ایک
جگہ کھڑا کر دیا جہاں دیوار سب سے نیچی تھی، اور وہ
تلواروں، نیزوں اور کمانوں سے لیس اپنے خاندانوں کے
مطابق کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔ 14 لوگوں کا
جائزہ لے کر مَیں کھڑا ہوا اور کہنے لگا، ''اُن سے
مت ڈریں! رب کو یاد کریں جو عظیم اور مہیب ہے۔
ذہن میں رکھیں کہ ہم اپنے بھائیوں، بیٹوں بیٹیوں،
بیویوں اور گھروں کے لئے لڑ رہے ہیں۔''

15 جب ہمارے دشمنوں کو معلوم ہوا کہ اُن کی
سازشوں کی خبر ہم تک پہنچ گئی ہے اور کہ اللہ نے اُن
کے منصوبے کو ناکام ہونے دیا تو ہم سب اپنی اپنی
جگہ پر دوبارہ تعمیر کے کام میں لگ گئے۔ 16 لیکن اُس
دن سے میرے جوانوں کا صرف آدھا حصہ تعمیری کام
میں لگا رہا۔ باقی لوگ نیزوں، ڈھالوں، کمانوں اور زرہ
بکتر سے لیس پہرا دیتے رہے۔ افسر یہوداہ کے اُن تمام
لوگوں کے پیچھے کھڑے رہے 17 جو دیوار کو تعمیر کر رہے
تھے۔ سامان اُٹھانے والے ایک ہاتھ سے ہتھیار پکڑے
کام کرتے تھے۔ 18 اور جو بھی دیوار کو کھڑا کر رہا تھا
اُس کی تلوار کمر میں بندھی رہتی تھی۔ جس آدمی کو تُرم
بجا کر خطرے کا اعلان کرنا تھا وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔
19 مَیں نے شرفا، بزرگوں اور باقی لوگوں سے کہا، ''یہ کام
بہت ہی بڑا اور وسیع ہے، اِس لئے ہم ایک دوسرے سے
دُور اور بکھرے ہوئے کام کر رہے ہیں۔ 20 جوں ہی
آپ کو تُرم کی آواز سنائی دے تو بھاگ کر آواز کی طرف
چلے آئیں۔ ہمارا خدا ہمارے لئے لڑے گا!''

21 ہم پَو پھٹنے سے لے کر اُس وقت تک کام میں
مصروف رہتے جب تک ستارے نظر نہ آتے، اور ہر
وقت آدمیوں کا آدھا حصہ نیزے پکڑے پہرا دیتا تھا۔
22 اُس وقت مَیں نے سب کو یہ حکم بھی دیا، ''ہر
آدمی اپنے مددگاروں کے ساتھ رات کا وقت یروشلم میں
گزارے۔ پھر آپ رات کے وقت پہرا داری میں بھی
مدد کریں گے اور دن کے وقت تعمیری کام میں بھی۔''
23 اُن تمام دنوں کے دوران نہ مَیں، نہ میرے بھائیوں،
نہ میرے جوانوں اور نہ میرے پہرے داروں نے کبھی
اپنے کپڑے اُتارے۔ نیز، ہر ایک اپنا ہتھیار پکڑے رہا۔

غریبوں کا قرضہ منسوخ

5 کچھ دیر بعد کچھ مرد و خواتین میرے پاس آ
کر اپنے یہودی بھائیوں کی شکایت کرنے لگے۔
2 بعض نے کہا، ”ہمارے بہت زیادہ بیٹے بیٹیاں ہیں،
اِس لئے ہمیں مزید اناج ملنا چاہئے، ورنہ ہم زندہ نہیں
رہیں گے۔“ 3 دوسروں نے شکایت کی، ”کال کے
دوران ہمیں اپنے کھیتوں، انگور کے باغوں اور گھروں
کو گروی رکھنا پڑا تاکہ اناج مل جائے۔“ 4 کچھ اَور
بولے، ”ہمیں اپنے کھیتوں اور انگور کے باغوں پر بادشاہ
کا ٹیکس ادا کرنے کے لئے اُدھار لینا پڑا۔ 5 ہم بھی
دوسروں کی طرح یہودی قوم کے ہیں، اور ہمارے بچے
اُن سے کم حیثیت نہیں رکھتے۔ تو بھی ہمیں اپنے بچوں
کو غلامی میں بیچنا پڑتا ہے تاکہ گزارہ ہو سکے۔ ہماری کچھ
بیٹیاں لونڈیاں بن چکی ہیں۔ لیکن ہم خود بے بس ہیں،
کیونکہ ہمارے کھیت اور انگور کے باغ دوسروں کے قبضے
میں ہیں۔“

6 اُن کا واویلا اور شکایتیں سن کر مجھے بڑا غصہ
آیا۔ 7 بہت سوچ بچار کے بعد مَیں نے شرفا اور افسروں
پر الزام لگایا، ”آپ اپنے ہم وطن بھائیوں سے
غیر مناسب سود لے رہے ہیں!“ مَیں نے اُن سے
نپٹنے کے لئے ایک بڑی جماعت اکٹھی کر کے 8 کہا،
”ہمارے کئی ہم وطن بھائیوں کو غیر یہودیوں کو بیچا گیا
تھا۔ جہاں تک ممکن تھا ہم نے اُنہیں واپس خرید کر
آزاد کرنے کی کوشش کی۔ اور اب آپ خود اپنے ہم
وطن بھائیوں کو بیچ رہے ہیں۔ کیا ہم اب اُنہیں دوبارہ
واپس خریدیں؟“ وہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ
دے سکے۔

9 مَیں نے بات جاری رکھی، ”آپ کا یہ سلوک ٹھیک
نہیں۔ آپ کو ہمارے خدا کا خوف مان کر زندگی گزارنا
چاہئے تاکہ ہم اپنے غیر یہودی دشمنوں کی لعن طعن
کا نشانہ نہ بنیں۔ 10 مَیں، میرے بھائیوں اور ملازموں
نے بھی دوسروں کو اُدھار کے طور پر پیسے اور اناج دیا
ہے۔ لیکن آئیں، ہم اُن سے سود نہ لیں! 11 آج
ہی اپنے قرض داروں کو اُن کے کھیت، گھر اور انگور اور
زیتون کے باغ واپس کر دیں۔ جتنا سود آپ نے لگایا
تھا اُسے بھی واپس کر دیں، خواہ اُسے پیسوں، اناج، تازہ
مَے یا زیتون کے تیل کی صورت میں ادا کرنا ہو۔“
12 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم اُسے واپس کر دیں گے
اور آئندہ اُن سے کچھ نہیں مانگیں گے۔ جو کچھ آپ نے
کہا وہ ہم کریں گے۔“

تب مَیں نے اماموں کو اپنے پاس بُلایا تاکہ شرفا اور
بزرگ اُن کی موجودگی میں قسم کھائیں کہ ہم ایسا ہی کریں
گے۔ 13 پھر مَیں نے اپنے لباس کی تہیں جھاڑ جھاڑ کر
کہا، ”جو بھی اپنی قسم توڑے اُسے اللہ اِسی طرح جھاڑ
کر اُس کے گھر اور ملکیت سے محروم کر دے!“

تمام جمع شدہ لوگ بولے، ”آمین، ایسا ہی ہو!“ اور
رب کی تعریف کرنے لگے۔ سب نے اپنے وعدے
پورے کئے۔

نحمیاہ کا اچھا نمونہ

14 مَیں کُل بارہ سال صوبہ یہوداہ کا گورنر رہا یعنی
ارتخشستا بادشاہ کی حکومت کے 20ویں سال سے اُس
کے 32ویں سال تک۔ اِس پورے عرصے میں نہ
مَیں نے اور نہ میرے بھائیوں نے وہ آمدنی لی جو ہمارے
لئے مقرر کی گئی تھی۔ 15 اصل میں ماضی کے گورنروں
نے قوم پر بڑا بوجھ ڈال دیا تھا۔ اُنہوں نے رعایا سے نہ

صرف روٹی اور مَے بلکہ فی دن چاندی کے 40 سِکے بھی
لئے تھے۔ اُن کے افسروں نے بھی عام لوگوں سے غلط
فائدہ اُٹھایا تھا۔ لیکن چونکہ مَیں اللہ کا خوف مانتا تھا، اِس
لئے مَیں نے اُن سے ایسا سلوک نہ کیا۔ 16 میری پوری
طاقت فصیل کی تکمیل میں صَرف ہوئی، اور میرے تمام
ملازم بھی اِس کام میں شریک رہے۔ ہم میں سے کسی
نے بھی زمین نہ خریدی۔ 17 مَیں نے کچھ نہ مانگا حالانکہ
مجھے روزانہ یہوداہ کے 150 افسروں کی مہمان نوازی
کرنی پڑتی تھی۔ اُن میں وہ تمام مہمان شامل نہیں ہیں
جو گاہے بگاہے پڑوسی ممالک سے آتے رہے۔ 18 روزانہ
ایک بَیل، چھ بہترین بھیڑ بکریاں اور بہت سے پرندے
میرے لئے ذبح کر کے تیار کئے جاتے، اور دس دس
دن کے بعد ہمیں کئی قسم کی بہت سی مَے خریدنی
پڑتی تھی۔ اِن اخراجات کے باوجود مَیں نے گورنر کے
لئے مقررہ وظیفہ نہ مانگا، کیونکہ قوم پر بوجھ ویسے بھی بہت
زیادہ تھا۔

19 اے میرے خدا، جو کچھ مَیں نے اِس قوم کے
لئے کیا ہے اُس کے باعث مجھ پر مہربانی کر۔

نحمیاہ کے خلاف سازش

6 سنبلّط، طوبیاہ، جشم عربی اور ہمارے باقی دشمنوں
کو پتا چلا کہ مَیں نے فصیل کو تکمیل تک پہنچایا
ہے اور دیوار میں کہیں بھی خالی جگہ نظر نہیں آتی۔
صرف دروازوں کے کواڑ اب تک لگائے نہیں گئے
تھے۔ 2 تب سنبلّط اور جشم نے مجھے پیغام بھیجا، ”ہم
وادیٔ اونو کے شہر کفیریم میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔“
لیکن مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہتے
ہیں۔ 3 اِس لئے مَیں نے قاصدوں کے ہاتھ جواب
بھیجا، ”مَیں اِس وقت ایک بڑا کام تکمیل تک پہنچا رہا
ہوں، اِس لئے مَیں آ نہیں سکتا۔ اگر مَیں آپ سے ملنے
آؤں تو پورا کام رُک جائے گا۔“

4 چار دفعہ اُنہوں نے مجھے یہی پیغام بھیجا اور ہر بار
مَیں نے وہی جواب دیا۔ 5 پانچویں مرتبہ جب سنبلّط
نے اپنے ملازم کو میرے پاس بھیجا تو اُس کے ہاتھ میں
ایک کھلا خط تھا۔ 6 خط میں لکھا تھا، ”پڑوسی ممالک میں
افواہ پھیل گئی ہے کہ آپ اور باقی یہودی بغاوت کی
تیاریاں کر رہے ہیں۔ جشم نے اِس بات کی تصدیق کی
ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اِسی وجہ سے آپ فصیل بنا رہے
ہیں۔ اِن رپورٹوں کے مطابق آپ اُن کے بادشاہ بنیں
گے۔ 7 کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبیوں کو مقرر کیا ہے
جو یروشلم میں اعلان کریں کہ آپ یہوداہ کے بادشاہ ہیں۔
بے شک ایسی افواہیں شہنشاہ تک بھی پہنچیں گی۔ اِس
لئے آئیں، ہم مل کر ایک دوسرے سے مشورہ کریں کہ
کیا کرنا چاہئے۔“

8 مَیں نے اُسے جواب بھیجا، ”جو کچھ آپ کہہ رہے
ہیں وہ جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ کچھ نہیں ہو رہا، بلکہ آپ
نے فرضی کہانی گھڑ لی ہے!“ 9 اصل میں دشمن ہمیں
ڈرانا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے سوچا، ”اگر ہم ایسی باتیں
کہیں تو وہ ہمت ہار کر کام سے باز آئیں گے۔“ لیکن
اب مَیں نے زیادہ عزم کے ساتھ کام جاری رکھا۔

10 ایک دن مَیں سمعیاہ بن دِلایاہ بن مہیطب
ایل سے ملنے گیا جو تالا لگا کر گھر میں بیٹھا تھا۔ اُس
نے مجھ سے کہا، ”آئیں، ہم اللہ کے گھر میں جمع
ہو جائیں اور دروازوں کو اپنے پیچھے بند کر کے کُنڈی
لگائیں۔ کیونکہ لوگ اِسی رات آپ کو قتل کرنے کے لئے
آئیں گے۔“

11 مَیں نے اعتراض کیا، ”کیا یہ ٹھیک ہے کہ مجھ
جیسا آدمی بھاگ جائے؟ یا کیا مجھ جیسا شخص جو امام نہیں
ہے رب کے گھر میں داخل ہو کر زندہ رہ سکتا ہے؟ ہرگز
نہیں! مَیں ایسا نہیں کروں گا!“ 12 مَیں نے جان لیا کہ
سمعیاہ کی یہ بات اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ سنبلّط
اور طوبیاہ نے اُسے رشوت دی تھی، اِسی لئے اُس نے
میرے بارے میں ایسی پیش گوئی کی تھی۔ 13 اِس سے
وہ مجھے ڈرا کر گناہ کرنے پر اُکسانا چاہتے تھے تاکہ وہ
میری بدنامی کر کے مجھے مذاق کا نشانہ بنا سکیں۔
14 اے میرے خدا، طوبیاہ اور سنبلّط کی یہ بُری
حرکتیں مت بھولنا! نوعدیاہ نبیہ اور باقی اُن نبیوں کو یاد
رکھ جنہوں نے مجھے ڈرانے کی کوشش کی ہے۔

فصیل کی تکمیل

15 فصیل اِلول کے مہینے کے 25ویں دن[a] یعنی 52
دنوں میں مکمل ہوئی۔ 16 جب ہمارے دشمنوں کو یہ خبر
ملی تو پڑوسی ممالک سہم گئے، اور وہ احساسِ کمتری کا شکار
ہو گئے۔ اُنہوں نے جان لیا کہ اللہ نے خود یہ کام تکمیل
تک پہنچایا ہے۔
17 اُن 52 دنوں کے دوران یہوداہ کے شرفا طوبیاہ
کو خط بھیجتے رہے اور اُس سے جواب ملتے رہے تھے۔
18 اصل میں یہوداہ کے بہت سے لوگوں نے قسم کھا کر
اُس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ سکنیاہ
بن ارخ کا داماد تھا، اور اُس کے بیٹے یوحنان کی شادی
مسُلّام بن برکیاہ کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ 19 طوبیاہ کے
یہ مددگار میرے سامنے اُس کے نیک کاموں کی تعریف
کرتے رہے اور ساتھ ساتھ میری ہر بات اُسے بتاتے
رہے۔ پھر طوبیاہ مجھے خط بھیجتا تاکہ مَیں ڈر کر کام سے
باز آؤں۔

7 فصیل کی تکمیل پر مَیں نے دروازوں کے کواڑ
لگوائے۔ پھر رب کے گھر کے دربان، گلوکار اور
خدمت گزار لاوی مقرر کئے گئے۔ 2 مَیں نے دو آدمیوں
کو یروشلم کے حکمران بنایا۔ ایک میرا بھائی حنانی اور دوسرا
قلعے کا کمانڈر حننیاہ تھا۔ حننیاہ کو مَیں نے اِس لئے
چن لیا کہ وہ وفادار تھا اور اکثر لوگوں کی نسبت اللہ کا
زیادہ خوف مانتا تھا۔ 3 مَیں نے دونوں سے کہا، ”یروشلم
کے دروازے دوپہر کے وقت جب دھوپ کی شدت
ہے کھلے نہ رہیں، اور پہرا دیتے وقت بھی اُنہیں بند کر
کے کُنڈے لگائیں۔ یروشلم کے آدمیوں کو پہرا داری کے
لئے مقرر کریں جن میں سے کچھ فصیل پر اور کچھ اپنے
گھروں کے سامنے ہی پہرا دیں۔“

جلاوطنی سے واپس آئے ہوؤں کی فہرست

4 گو یروشلم شہر بڑا اور وسیع تھا، لیکن اُس میں آبادی
تھوڑی تھی۔ ڈھائے گئے مکان اب تک دوبارہ تعمیر
نہیں ہوئے تھے۔ 5 چنانچہ میرے خدا نے میرے
دل کو شرفا، افسروں اور عوام کو اکٹھا کرنے کی تحریک
دی تاکہ خاندانوں کی رجسٹری تیار کروں۔ اِس سلسلے
میں مجھے ایک کتاب مل گئی جس میں اُن لوگوں کی
فہرست درج تھی جو ہم سے پہلے جلاوطنی سے واپس آئے
تھے۔ اُس میں لکھا تھا،
6 ذیل میں یہوداہ کے اُن لوگوں کی فہرست ہے
جو جلاوطنی سے واپس آئے۔ بابل کا بادشاہ نبوکدنضر
اُنہیں قید کر کے بابل لے گیا تھا، لیکن اب وہ یروشلم

[a] 2 اکتوبر۔

اور یہوداہ کے اُن شہروں میں پھر جا بسے جہاں پہلے
رہتے تھے۔
7 اُن کے راہنما زرُبابل، یشوع، نحمیاہ، عزریاہ،
رعمیاہ، نحمانی، مردکی، بِلشان، مِسفرت، بِگوئی، نحوم اور
بعنہ تھے۔
ذیل کی فہرست میں واپس آئے ہوئے خاندانوں کے
مرد بیان کئے گئے ہیں۔
8 پرعوس کا خاندان: 2,172،
9 سفطیاہ کا خاندان: 372،
10 ارخ کا خاندان: 652،
11 پخت موآب کا خاندان یعنی یشوع اور یوآب کی
اولاد: 2,818،
12 عیلام کا خاندان: 1,254،
13 زتّو کا خاندان: 845،
14 زکی کا خاندان: 760،
15 بِنّوئی کا خاندان: 648،
16 ببی کا خاندان: 628،
17 عزجاد کا خاندان: 2,322،
18 ادونِقام کا خاندان: 667،
19 بِگوئی کا خاندان: 2,067،
20 عدین کا خاندان: 655،
21 اطیر کا خاندان یعنی حِزقیاہ کی اولاد: 98،
22 حاشوم کا خاندان: 328،
23 بضی کا خاندان: 324،
24 خارِف کا خاندان: 112،
25 جِبعون کا خاندان: 95،
26 بیت لحم اور نطوفہ کے باشندے: 188،
27 عنتوت کے باشندے: 128،
28 بیت عزماوت کے باشندے: 42،
29 قِریَت یعریم، کفیرہ اور بیروت کے
باشندے: 743،
30 رامہ اور جبع کے باشندے: 621،
31 مِکماس کے باشندے: 122،
32 بیت ایل اور عَی کے باشندے: 123،
33 دوسرے نبو کے باشندے: 52،
34 دوسرے عیلام کے باشندے: 1,254،
35 حارِم کے باشندے: 320،
36 یریحو کے باشندے: 345،
37 لُود، حادید اور اونو کے باشندے: 721،
38 سناآہ کے باشندے: 3,930۔
39 ذیل کے امام جلاوطنی سے واپس آئے۔
یدعیاہ کا خاندان جو یشوع کی نسل کا تھا: 973،
40 اِمّیر کا خاندان: 1,052،
41 فشحور کا خاندان: 1,247،
42 حارِم کا خاندان: 1,017۔
43 ذیل کے لاوی جلاوطنی سے واپس آئے۔
یشوع اور قدمی ایل کا خاندان یعنی ہوداویاہ کی
اولاد: 74،
44 گلوکار: آسف کے خاندان کے 148 آدمی،
45 رب کے گھر کے دربان: سلّوم، اطیر، طلمون،
عقّوب، خطیطا اور سوبی کے خاندانوں کے 138 آدمی۔
46 رب کے گھر کے خدمت گاروں کے درجِ ذیل
خاندان جلاوطنی سے واپس آئے۔
ضیحا، حسوفا، طبّعوت، 47 قروس، سیعا، فدون،
48 لِبانہ، حجابہ، شلمی، 49 حنان، جِدّیل، جحر، 50 ریایاہ،
رضین، نقودا، 51 جزّام، عُزّا، فاسح، 52 بسی، معونیم،

نفوسیم، 53 بقبوق، حقوفا، حرحور، 54 بضلوت، محیدا، حرشا،
55 برقوس، سیسرا، تامح، 56 نضیاح اور خطیفا۔
57 سلیمان کے خادموں کے درجِ ذیل خاندان
جلاوطنی سے واپس آئے۔
سوطی، سوفرت، فرودا، 58 یعلہ، درقون، جِدّیل،
59 سفطیاہ، خطّیل، فوکرت ضبائم اور امون۔
60 رب کے گھر کے خدمت گاروں اور سلیمان کے
خادموں کے خاندانوں میں سے واپس آئے ہوئے مردوں
کی تعداد 392 تھی۔

61-62 واپس آئے ہوئے خاندانوں میں سے دِلایاہ،
طوبیاہ اور نفودا کے 642 مرد ثابت نہ کر سکے کہ
اسرائیل کی اولاد ہیں، گو وہ تل ملح، تل حرشا، کروب،
ادون اور اِمّیر کے رہنے والے تھے۔
63-64 حبایاہ، ہقوض اور برزلی کے خاندانوں کے
کچھ امام بھی واپس آئے، لیکن اُنہیں رب کے گھر میں
خدمت کرنے کی اجازت نہ ملی۔ کیونکہ گو اُنہوں نے
نسب ناموں میں اپنے نام تلاش کئے لیکن اُن کا کہیں
ذکر نہ ملا، اِس لئے اُنہیں ناپاک قرار دیا گیا۔ (برزلی
کے خاندان کے بانی نے برزلی جِلعادی کی بیٹی سے شادی
کر کے اپنے سسر کا نام اپنا لیا تھا۔) 65 یہوداہ کے
گورنر نے حکم دیا کہ اِن تین خاندانوں کے امام فی
الحال قربانیوں کا وہ حصہ کھانے میں شریک نہ ہوں جو
اماموں کے لئے مقرر ہے۔ جب دوبارہ امامِ اعظم مقرر
کیا جائے تو وہی اُوریم اور تُمّیم نامی قرعہ ڈال کر معاملہ
حل کرے۔
66 کُل 42,360 اسرائیلی اپنے وطن لوٹ آئے،
67 نیز اُن کے 7,337 غلام اور لونڈیاں اور 245
گلوکار جن میں مرد و خواتین شامل تھے۔
68 اسرائیلیوں کے پاس 736 گھوڑے، 245 خچر،
69 435 اونٹ اور 6,720 گدھے تھے۔
70 کچھ خاندانی سرپرستوں نے رب کے گھر کی تعمیرِ
نو کے لئے اپنی خوشی سے ہدیئے دیئے۔ گورنر نے
سونے کے 1,000 سِکے، 50 کٹورے اور اماموں
کے 530 لباس دیئے۔ 71 کچھ خاندانی سرپرستوں نے
خزانے میں سونے کے 20,000 سِکے اور چاندی کے
1,200 کلوگرام ڈال دیئے۔ 72 باقی لوگوں نے سونے
کے 20,000 سِکے، چاندی کے 1,100 کلوگرام اور
اماموں کے 67 لباس عطا کئے۔
73 امام، لاوی، رب کے گھر کے دربان اور خدمت
گار، گلوکار اور عوام کے کچھ لوگ اپنی اپنی آبائی آبادیوں
میں دوبارہ جا بسے۔ یوں تمام اسرائیلی دوبارہ اپنے اپنے
شہروں میں رہنے لگے۔"

عزرا شریعت کی تلاوت کرتا ہے

ساتویں مہینے یعنی اکتوبر میں جب اسرائیلی اپنے اپنے
8 شہروں میں دوبارہ آباد ہو گئے تھے 1 تو سب
لوگ مل کر پانی کے دروازے کے چوک
میں جمع ہو گئے۔ اُنہوں نے شریعت کے عالمِ عزرا
سے درخواست کی کہ وہ شریعت لے آئیں جو رب
نے موسیٰ کی معرفت اسرائیلی قوم کو دے دی تھی۔
2 چنانچہ عزرا نے حاضرین کے سامنے شریعت کی تلاوت
کی۔ ساتویں مہینے کا پہلا دن[a] تھا۔ نہ صرف مرد بلکہ
عورتیں اور شریعت کی باتیں سمجھنے کے قابل تمام بچے بھی

[a] 8 اکتوبر۔

جمع ہوئے تھے۔ 3 صبح سویرے سے لے کر دوپہر تک
عزرا پانی کے دروازے کے چوک میں پڑھتا رہا، اور تمام
جماعت دھیان سے شریعت کی باتیں سنتی رہی۔
4 عزرا لکڑی کے ایک چبوترے پر کھڑا تھا جو خاص
کر اِس موقع کے لئے بنایا گیا تھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ
مِتِتیاہ، سمع، عنایاہ، اُوریاہ، خِلقیاہ اور معسیاہ کھڑے
تھے۔ اُس کے بائیں ہاتھ فِدایاہ، میسائیل، ملکیاہ، حاشوم،
حسبدّانہ، زکریاہ اور مسُلّام کھڑے تھے۔
5 چونکہ عزرا اونچی جگہ پر کھڑا تھا اِس لئے وہ سب
کو نظر آیا۔ چنانچہ جب اُس نے کتاب کو کھول دیا تو
سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ 6 عزرا نے رب عظیم خدا کی
ستائش کی، اور سب نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر جواب میں
کہا، ”آمین، آمین۔“ پھر اُنہوں نے جھک کر رب کو
سجدہ کیا۔
7 کچھ لاوی حاضر تھے جنہوں نے لوگوں کے لئے
شریعت کی تشریح کی۔ اُن کے نام یشوع، بانی، سربیاہ،
یمین، عقّوب، سبّتی، ہودیاہ، معسیاہ، قلیطا، عزریاہ،
یوزبد، حنان اور فِلایاہ تھے۔ حاضرین اب تک کھڑے
تھے۔ 8 شریعت کی تلاوت کے ساتھ ساتھ مذکورہ لاوی
قدم بہ قدم اُس کی تشریح یوں کرتے گئے کہ لوگ اُسے
اچھی طرح سمجھ سکے۔
9 شریعت کی باتیں سن سن کر وہ رونے لگے۔ لیکن
نحمیاہ گورنر، شریعت کے عالِم عزرا امام اور شریعت کی
تشریح کرنے والے لاویوں نے اُنہیں تسلی دے کر کہا،
”اُداس نہ ہوں اور مت روئیں! آج رب آپ کے خدا
کے لئے مخصوص و مقدّس عید ہے۔ 10 اب جائیں، عمدہ
کھانا کھا کر اور پینے کی میٹھی چیزیں پی کر خوشی منائیں۔
جو اپنے لئے کچھ تیار نہ کر سکیں اُنہیں اپنی خوشی میں
شریک کریں۔ یہ دن ہمارے رب کے لئے مخصوص و
مقدّس ہے۔ اُداس نہ ہوں، کیونکہ رب کی خوشی آپ کی
پناہ گاہ ہے۔“
11 لاویوں نے بھی تمام لوگوں کو سکون دلا کر کہا،
”اُداس نہ ہوں، کیونکہ یہ دن رب کے لئے مخصوص و
مقدّس ہے۔“
12 پھر سب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ وہاں اُنہوں
نے بڑی خوشی سے کھا پی کر جشن منایا۔ ساتھ ساتھ
اُنہوں نے دوسروں کو بھی اپنی خوشی میں شریک کیا۔
اُن کی بڑی خوشی کا سبب یہ تھا کہ اب اُنہیں اُن باتوں
کی سمجھ آئی تھی جو اُنہیں سنائی گئی تھیں۔

جھونپڑیوں کی عید

13 اگلے دن[a] خاندانی سرپرست، امام اور لاوی دوبارہ
شریعت کے عالِم عزرا کے پاس جمع ہوئے تاکہ شریعت
کی مزید تعلیم پائیں۔ 14 جب وہ شریعت کا مطالعہ
کر رہے تھے تو اُنہیں پتا چلا کہ رب نے موسیٰ کی
معرفت حکم دیا تھا کہ اسرائیلی ساتویں مہینے کی عید کے
دوران جھونپڑیوں میں رہیں۔ 15 چنانچہ اُنہوں نے یروشلم
اور باقی تمام شہروں میں اعلان کیا، ”پہاڑوں پر سے
زیتون، آس،[b] کھجور اور باقی سایہ دار درختوں کی شاخیں
توڑ کر اپنے گھر لے جائیں۔ وہاں اُن سے جھونپڑیاں
بنائیں، جس طرح شریعت نے ہدایت دی ہے۔“
16 لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ گھروں سے نکلے اور
درختوں کی شاخیں توڑ کر لے آئے۔ اُن سے اُنہوں
نے اپنے گھروں کی چھتوں پر اور صحنوں میں جھونپڑیاں بنا

[a] 9 اکتوبر۔

[b] myrtle

لیں۔ بعض نے اپنی جھونپڑیوں کو رب کے گھر کے
صحنوں، پانی کے دروازے کے چوک اور افرائیم کے
دروازے کے چوک میں بھی بنایا۔ 17 جتنے بھی جلاوطنی
سے واپس آئے تھے وہ سب جھونپڑیاں بنا کر اُن میں
رہنے لگے۔ یشوع بن نون کے زمانے سے لے کر اُس
وقت تک یہ عید اِس طرح نہیں منائی گئی تھی۔ سب
نہایت ہی خوش تھے۔ 18 عید کے ہر دن عزرا نے اللہ
کی شریعت کی تلاوت کی۔ سات دن اسرائیلیوں نے عید
منائی، اور آٹھویں دن سب لوگ اجتماع کے لئے اکٹھے
ہوئے، بالکل اُن ہدایات کے مطابق جو شریعت میں دی
گئی ہیں۔

اسرائیلی اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں

9 اُسی مہینے کے 24ویں دن[a] اسرائیلی روزہ رکھنے
کے لئے جمع ہوئے۔ ٹاٹ کے لباس پہنے
ہوئے اور سر پر خاک ڈال کر وہ یروشلم آئے۔ 2 اب
وہ تمام غیریہودیوں سے الگ ہو کر اُن گناہوں کا اقرار
کرنے کے لئے حاضر ہوئے جو اُن سے اور اُن کے باپ
دادا سے سرزد ہوئے تھے۔ 3 تین گھنٹے وہ کھڑے رہے،
اور اُس دوران رب اُن کے خدا کی شریعت کی تلاوت کی
گئی۔ پھر وہ رب اپنے خدا کے سامنے منہ کے بل جھک
کر مزید تین گھنٹے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے رہے۔
4 یشوع، بانی، قدمی ایل، سبنیاہ، بُنّی، سربیاہ، بانی اور
کنانی جو لاوی تھے ایک چبوترے پر کھڑے ہوئے اور
بلند آواز سے رب اپنے خدا سے دعا کی۔
5 پھر یشوع، قدمی ایل، بانی، حسبنیاہ، سربیاہ، ہودیاہ،
سبنیاہ اور فتحیاہ جو لاوی تھے بول اُٹھے، ”کھڑے ہو
کر رب اپنے خدا کی جو ازل سے ابد تک ہے
ستائش کریں!“

اُنہوں نے دعا کی،

”تیرے جلالی نام کی تمجید ہو، جو ہر مبارک بادی
اور تعریف سے کہیں بڑھ کر ہے۔ 6 اے رب، تُو ہی
واحد خدا ہے! تُو نے آسمان کو ایک سرے سے دوسرے
سرے تک اُس کے لشکر سمیت خلق کیا۔ زمین اور جو
کچھ اُس پر ہے، سمندر اور جو کچھ اُس میں ہے سب کچھ
تُو ہی نے بنایا ہے۔ تُو نے سب کو زندگی بخشی ہے، اور
آسمانی لشکر تجھے سجدہ کرتا ہے۔

7 تُو ہی رب اور وہ خدا ہے جس نے ابرام کو چن لیا
اور کسدیوں کے شہر اُور سے باہر لا کر ابراہیم کا نام رکھا۔
8 تُو نے اُس کا دل وفادار پایا اور اُس سے عہد باندھ کر
وعدہ کیا، ’میں تیری اولاد کو کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں،
فرِزّیوں، یبوسیوں اور جرجاسیوں کا ملک عطا کروں گا۔‘
اور تُو اپنے وعدے پر پورا اُترا، کیونکہ تُو قابلِ اعتماد اور
عادل ہے۔

9 تُو نے ہمارے باپ دادا کے مصر میں بُرے حال پر
دھیان دیا، اور بحرِ قُلزم کے کنارے پر مدد کے لئے
اُن کی چیخیں سنیں۔ 10 تُو نے الٰہی نشانوں اور معجزوں
سے فرعون، اُس کے افسروں اور اُس کے ملک کی قوم
کو سزا دی، کیونکہ تُو جانتا تھا کہ مصری ہمارے باپ دادا
سے کیسا گستاخانہ سلوک کرتے رہے ہیں۔ یوں تیرا نام
مشہور ہوا اور آج تک یاد رہا ہے۔ 11 قوم کے دیکھتے
دیکھتے تُو نے سمندر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، اور وہ

[a] 31 اکتوبر۔

خشک زمین پر چل کر اُس میں سے گزر سکے۔ لیکن اُن
کا تعاقب کرنے والوں کو تُو نے متلاطم پانی میں پھینک
دیا، اور وہ پتھروں کی طرح سمندر کی گہرائیوں میں
ڈوب گئے۔

12 دن کے وقت تُو نے بادل کے ستون سے اور
رات کے وقت آگ کے ستون سے اپنی قوم کی
راہنمائی کی۔ یوں وہ راستہ اندھیرے میں بھی روشن رہا
جس پر اُنہیں چلنا تھا۔ 13 تُو کوہِ سینا پر اُتر آیا اور آسمان
سے اُن سے ہم کلام ہوا۔ تُو نے اُنہیں صاف ہدایات
اور قابلِ اعتماد احکام دیئے، ایسے قواعد جو اچھے ہیں۔
14 تُو نے اُنہیں سبت کے دن کے بارے میں آگاہ کیا،
اُس دن کے بارے میں جو تیرے لئے مخصوص و مقدّس
ہے۔ اپنے خادم موسیٰ کی معرفت تُو نے اُنہیں احکام اور
ہدایات دیں۔ 15 جب وہ بھوکے تھے تو تُو نے اُنہیں
آسمان سے روٹی کھلائی، اور جب پیاسے تھے تو تُو نے
اُنہیں چٹان سے پانی پلایا۔ تُو نے حکم دیا، ’جاؤ، ملک
میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ کر لو، کیونکہ مَیں نے ہاتھ
اُٹھا کر قسم کھائی ہے کہ تمہیں یہ ملک دوں گا۔‘

16 افسوس، ہمارے باپ دادا مغرور اور ضدی ہو
گئے۔ وہ تیرے احکام کے تابع نہ رہے۔ 17 اُنہوں
نے تیری سننے سے انکار کیا اور وہ معجزات یاد نہ رکھے
جو تُو نے اُن کے درمیان کئے تھے۔ وہ یہاں تک اَڑ
گئے کہ اُنہوں نے ایک راہنما کو مقرر کیا جو اُنہیں مصر
کی غلامی میں واپس لے جائے۔ لیکن تُو معاف کرنے
والا خدا ہے جو مہربان اور رحیم، تحمل اور شفقت سے
بھرپور ہے۔ تُو نے اُنہیں ترک نہ کیا، 18 اُس وقت بھی
نہیں جب اُنہوں نے اپنے لئے سونے کا بچھڑا ڈھال
کر کہا، ’یہ تیرا خدا ہے جو تجھے مصر سے نکال لایا۔‘ اِس
قسم کا سنجیدہ کفر وہ بکتے رہے۔ 19 لیکن تُو بہت رحم
دل ہے، اِس لئے تُو نے اُنہیں ریگستان میں نہ چھوڑا۔
دن کے وقت بادل کا ستون اُن کی راہنمائی کرتا رہا،
اور رات کے وقت آگ کا ستون وہ راستہ روشن کرتا
رہا جس پر اُنہیں چلنا تھا۔ 20 نہ صرف یہ بلکہ تُو نے
اُنہیں اپنا نیک روح عطا کیا جو اُنہیں تعلیم دے۔ جب
اُنہیں بھوک اور پیاس تھی تو تُو اُنہیں مَن کھلانے اور
پانی پلانے سے باز نہ آیا۔ 21 چالیس سال وہ ریگستان
میں پھرتے رہے، اور اُس پورے عرصے میں تُو
اُن کی ضروریات کو پورا کرتا رہا۔ اُنہیں کوئی بھی کمی
نہیں تھی۔ نہ اُن کے کپڑے گھِس کر پھٹے اور نہ اُن کے
پاؤں سوجے۔

22 تُو نے ممالک اور قومیں اُن کے حوالے کر دیں،
مختلف علاقے یکے بعد دیگرے اُن کے قبضے میں آئے۔
یوں وہ سیحون بادشاہ کے ملک حسبون اور عوج بادشاہ
کے ملک بسن پر فتح پا سکے۔ 23 اُن کی اولاد تیری مرضی
سے آسمان پر کے ستاروں جیسی بے شمار ہوئی، اور تُو
اُنہیں اُس ملک میں لایا جس کا وعدہ تُو نے اُن کے باپ
دادا سے کیا تھا۔ 24 وہ ملک میں داخل ہو کر اُس کے
مالک بن گئے۔ تُو نے کنعان کے باشندوں کو اُن کے
آگے آگے زیر کر دیا۔ ملک کے بادشاہ اور قومیں اُن کے
قبضے میں آ گئیں، اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اُن سے
نپٹ سکے۔ 25 قلعہ بند شہر اور زرخیز زمینیں تیری قوم
کے قابو میں آ گئیں، نیز ہر قسم کی اچھی چیزوں سے
بھرے گھر، تیار شدہ حوض، انگور کے باغ اور کثرت

کے زیتون اور دیگر پھل دار درخت۔ وہ جی بھر کر کھانا
کھا کر موٹے ہو گئے اور تیری برکتوں سے لطف اندوز
ہوتے رہے۔

26 اِس کے باوجود وہ تابع نہ رہے بلکہ سرکش ہوئے۔
اُنہوں نے اپنا منہ تیری شریعت سے پھیر لیا۔ اور جب
تیرے نبی اُنہیں سمجھا سمجھا کر تیرے پاس واپس لانا
چاہتے تھے تو اُنہوں نے بڑے کفر بک کر اُنہیں قتل
کر دیا۔ 27 یہ دیکھ کر تُو نے اُنہیں اُن کے دشمنوں
کے حوالے کر دیا جو اُنہیں تنگ کرتے رہے۔ جب
وہ مصیبت میں پھنس گئے تو وہ چیخیں مار مار کر تجھ سے
فریاد کرنے لگے۔ اور تُو نے آسمان پر سے اُن کی سنی۔
بڑا ترس کھا کر تُو نے اُن کے پاس ایسے لوگوں کو بھیج دیا
جنہوں نے اُنہیں دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑایا۔ 28 لیکن
جوں ہی اسرائیلیوں کو سکون ملتا وہ دوبارہ ایسی حرکتیں
کرنے لگتے جو تجھے ناپسند تھیں۔ نتیجے میں تُو اُنہیں دوبارہ
اُن کے دشمنوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیتا۔ جب وہ اُن کی
حکومت کے تحت پسنے لگتے تو وہ ایک بار پھر چلّا چلّا کر
تجھ سے التماس کرنے لگتے۔ اِس بار بھی تُو آسمان پر سے
اُن کی سنتا۔ ہاں، تُو اِتنا رحم دل ہے کہ تُو اُنہیں بار بار
چھٹکارا دیتا رہا! 29 تُو اُنہیں سمجھاتا رہا تاکہ وہ دوبارہ
تیری شریعت کی طرف رجوع کریں، لیکن وہ مغرور تھے
اور تیرے احکام کے تابع نہ ہوئے۔ اُنہوں نے تیری
ہدایات کی خلاف ورزی کی، حالانکہ اِن ہی پر چلنے سے
انسان کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اُنہوں نے پروا
نہ کی بلکہ اپنا منہ تجھ سے پھیر کر اَڑ گئے اور سننے کے
لئے تیار نہ ہوئے۔
30 اُن کی حرکتوں کے باوجود تُو بہت سالوں تک
صبر کرتا رہا۔ تیرا روح اُنہیں نبیوں کے ذریعے سمجھاتا
رہا، لیکن اُنہوں نے دھیان نہ دیا۔ تب تُو نے اُنہیں
غیرقوموں کے حوالے کر دیا۔ 31 تاہم تیرا رحم سے بھرا
دل اُنہیں ترک کر کے تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ تُو کتنا
مہربان اور رحیم خدا ہے!

32 اے ہمارے خدا، اے عظیم، قوی اور مہیب خدا
جو اپنا عہد اور اپنی شفقت قائم رکھتا ہے، اِس وقت
ہماری مصیبت پر دھیان دے اور اُسے کم نہ سمجھ! کیونکہ
ہمارے بادشاہ، بزرگ، امام اور نبی بلکہ ہمارے باپ دادا
اور پوری قوم اسوری بادشاہوں کے پہلے حملوں سے لے
کر آج تک سخت مصیبت برداشت کرتے رہے ہیں۔
33 حقیقت تو یہ ہے کہ جو بھی مصیبت ہم پر آئی ہے
اُس میں تُو راست ثابت ہوا ہے۔ تُو وفادار رہا ہے، گو
ہم قصور وار ٹھہرے ہیں۔ 34 ہمارے بادشاہ اور بزرگ،
ہمارے امام اور باپ دادا، اُن سب نے تیری شریعت
کی پیروی نہ کی۔ جو احکام اور تنبیہ تُو نے اُنہیں دی
اُس پر اُنہوں نے دھیان ہی نہ دیا۔ 35 تُو نے اُنہیں
اُن کی اپنی بادشاہی، کثرت کی اچھی چیزوں اور ایک
وسیع اور زرخیز ملک سے نوازا تھا۔ تو بھی وہ تیری خدمت
کرنے کے لئے تیار نہ تھے اور اپنی غلط راہوں سے باز
نہ آئے۔
36 اِس کا انجام یہ ہوا ہے کہ آج ہم اُس ملک میں
غلام ہیں جو تُو نے ہمارے باپ دادا کو عطا کیا تھا تاکہ
وہ اُس کی پیداوار اور دولت سے لطف اندوز ہو جائیں۔
37 ملک کی وافر پیداوار اُن بادشاہوں تک پہنچتی ہے
جنہیں تُو نے ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہم پر مقرر

کیا ہے۔ اب وہی ہم پر اور ہمارے مویشیوں پر حکومت
کرتے ہیں۔ اُن ہی کی مرضی چلتی ہے۔ چنانچہ ہم بڑی
مصیبت میں پھنسے ہیں۔

قوم کا عہد نامہ

38 یہ تمام باتیں مدِ نظر رکھ کر ہم عہد باندھ کر
اُسے قلم بند کر رہے ہیں۔ ہمارے بزرگ، لاوی اور امام
دست خط کر کے عہد نامے پر مُہر لگا رہے ہیں۔“

10 ذیل کے لوگوں نے دست خط کئے۔
گورنر نحمیاہ بن حکلیاہ، صِدقیاہ، 2 سرایاہ،
عزریاہ، یرمیاہ، 3 فشحور، امریاہ، ملکیاہ، 4 حطّوش، سبنیاہ،
ملّوک، 5 حارِم، مریموت، عبدیاہ، 6 دانیال، جِنّتون،
باروک، 7 مسُلّام، ابیاہ، میامین، 8 معزیاہ، بِلجی اور
سمعیاہ۔ سرایاہ سے لے کر سمعیاہ تک امام تھے۔
9 پھر ذیل کے لاویوں نے دست خط کئے۔
یشوع بن ازنیاہ، حنداد کے خاندان کا بِنّوئی، قدمی
ایل، 10 اُن کے بھائی سبنیاہ، ہودیاہ، قلیطا، فِلایاہ،
حنان، 11 میکا، رحوب، حسبیاہ، 12 زکور، سربیاہ، سبنیاہ،
13 ہودیاہ، بانی اور بنینو۔
14 اِن کے بعد ذیل کے قومی بزرگوں نے دست
خط کئے۔
پرعوس، پخت موآب، عیلام، زتّو، بانی 15 بُنی، عزجاد،
ببی، 16 ادونیاہ، بِگوئی، عدین، 17 اطیر، حزقیاہ، عزور،
18 ہودیاہ، حاشوم، بضی، 19 خارِف، عنتوت، نیبی،
20 مگفیعاس، مسُلّام، حزیر 21 مشیزب ایل، صدوق،
یدّوع، 22 فلطیاہ، حنان، عنایاہ، 23 ہوسیع، حننیاہ، حسوب،
24 ہلوحیش، فِلحا، سوبیق، 25 رحوم، حسبناہ، معسیاہ،
26 اخیاہ، حنان، عنان، 27 ملّوک، حارِم اور بعنہ۔
28 قوم کے باقی لوگ بھی عہد میں شریک ہوئے یعنی
باقی امام، لاوی، رب کے گھر کے دربان اور خدمت گار،
گلوکار، نیز سب جو غیریہودی قوموں سے الگ ہو گئے
تھے تاکہ رب کی شریعت کی پیروی کریں۔ اُن کی بیویاں
اور وہ بیٹے بیٹیاں بھی شریک ہوئے جو عہد کو سمجھ سکتے
تھے۔ 29 اپنے بزرگ بھائیوں کے ساتھ مل کر اُنہوں
نے قسم کھا کر وعدہ کیا، ”ہم اُس شریعت کی پیروی
کریں گے جو اللہ نے ہمیں اپنے خادم موسیٰ کی معرفت
دی ہے۔ ہم احتیاط سے رب اپنے آقا کے تمام احکام اور
ہدایات پر عمل کریں گے۔“
30 نیز، اُنہوں نے قسم کھا کر وعدہ کیا،
”ہم اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی غیریہودیوں سے
نہیں کرائیں گے۔
31 جب غیریہودی ہمیں سبت کے دن یا رب کے
لئے مخصوص کسی اَور دن اناج یا کوئی اَور مال بیچنے کی
کوشش کریں تو ہم کچھ نہیں خریدیں گے۔
ہر ساتویں سال ہم زمین کی کھیتی باڑی نہیں کریں گے
اور تمام قرضے منسوخ کریں گے۔
32 ہم سالانہ رب کے گھر کی خدمت کے لئے چاندی
کا چھوٹا سِکہ[a] دیں گے۔ اِس خدمت میں ذیل کی چیزیں
شامل ہیں: 33 اللہ کے لئے مخصوص روٹی، غلہ کی نذر اور
بھسم ہونے والی وہ قربانیاں جو روزانہ پیش کی جاتی ہیں،
سبت کے دن، نئے چاند کی عید اور باقی عیدوں پر پیش
کی جانے والی قربانیاں، خاص مقدّس قربانیاں، اسرائیل کا
کفارہ دینے والی گناہ کی قربانیاں، اور ہمارے خدا کے گھر
کا ہر کام۔

[a] چاندی کے تقریباً 4 گرام۔

34 ہم نے قرعہ ڈال کر مقرر کیا ہے کہ اماموں،
لاویوں اور باقی قوم کے کون کون سے خاندان سال
میں کن کن مقررہ موقعوں پر رب کے گھر میں لکڑی
پہنچائیں۔ یہ لکڑی ہمارے خدا کی قربان گاہ پر قربانیاں
جلانے کے لئے استعمال کی جائے گی، جس طرح
شریعت میں لکھا ہے۔
35 ہم سالانہ اپنے کھیتوں اور درختوں کا پہلا پھل
رب کے گھر میں پہنچائیں گے۔
36 جس طرح شریعت میں درج ہے، ہم اپنے
پہلوٹھوں کو رب کے گھر میں لا کر اللہ کے لئے مخصوص
کریں گے۔ گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کے پہلے بچے
ہم خدمت گزار اماموں کو قربان کرنے کے لئے دیں
گے۔ 37 اُنہیں ہم سال کے پہلے غلہ سے گوندھا ہوا
آٹا، اپنے درختوں کا پہلا پھل، اپنی نئی مَے اور زیتون
کے نئے تیل کا پہلا حصہ دے کر رب کے گھر کے
گوداموں میں پہنچائیں گے۔

دیہات میں ہم لاویوں کو اپنی فصلوں کا دسواں حصہ
دیں گے، کیونکہ وہی دیہات میں یہ حصہ جمع کرتے
ہیں۔ 38 دسواں حصہ ملتے وقت کوئی امام یعنی ہارون
کے خاندان کا کوئی مرد لاویوں کے ساتھ ہو گا، اور لاوی
مال کا دسواں حصہ ہمارے خدا کے گھر کے گوداموں
میں پہنچائیں گے۔ 39 عام لوگ اور لاوی وہاں غلہ، نئی
مَے اور زیتون کا تیل لائیں گے۔ اِن کمروں میں مقدِس
کی خدمت کے لئے درکار تمام سامان محفوظ رکھا جائے
گا۔ اِس کے علاوہ وہاں اماموں، دربانوں اور گلوکاروں
کے کمرے ہوں گے۔

ہم اپنے خدا کے گھر میں تمام فرائض سرانجام دینے
میں غفلت نہیں برتیں گے۔"

یروشلم اور یہوداہ کے باشندے

11 قوم کے بزرگ یروشلم میں آباد ہوئے تھے۔
فیصلہ کیا گیا کہ باقی لوگوں کے ہر دسویں
خاندان کو مقدّس شہر یروشلم میں بسنا ہے۔ یہ خاندان
قرعہ ڈال کر مقرر کئے گئے۔ باقی خاندانوں کو اُن کی
مقامی جگہوں میں رہنے کی اجازت تھی۔ 2 لیکن جتنے
لوگ اپنی خوشی سے یروشلم جا بسے اُنہیں دوسروں نے
مبارک باد دی۔
3 ذیل میں صوبے کے اُن بزرگوں کی فہرست ہے جو
یروشلم میں آباد ہوئے۔ (اکثر لوگ یہوداہ کے باقی شہروں
اور دیہات میں اپنی موروثی زمین پر بستے تھے۔ اِن میں
عام اسرائیلی، امام، لاوی، رب کے گھر کے خدمت گار اور
سلیمان کے خادموں کی اولاد شامل تھے۔ 4 لیکن یہوداہ
اور بن یمین کے چند ایک لوگ یروشلم میں جا بسے۔)
یہوداہ کا قبیلہ:
فارص کے خاندان کا عتایاہ بن عُزّیاہ بن زکریاہ بن
امریاہ بن سفطیاہ بن مہلل ایل،
5 سِلونی کے خاندان کا معسیاہ بن باروک بن کُل
حوزہ بن حزایاہ بن عدایاہ بن یویریب بن زکریاہ۔
6 فارص کے خاندان کے 468 اثر و رسوخ رکھنے
والے آدمی اپنے خاندانوں سمیت یروشلم میں رہائش
پذیر تھے۔
7 بن یمین کا قبیلہ:
سَلّو بن مُسلّام بن یوعید بن فِدایاہ بن قولایاہ بن
معسیاہ بن اِتی ایل بن یسعیاہ۔
8 سَلّو کے ساتھ جَبّی اور سَلّی تھے۔ کُل 928 آدمی
تھے۔ 9 اِن پر یو ایل بن زِکری مقرر تھا جبکہ یہوداہ بن
سنوآہ شہر کی انتظامیہ میں دوسرے نمبر پر آتا تھا۔

10 یروشلم میں ذیل کے امام رہتے تھے۔
یدعیاہ، یویریب، یکین 11 اور سرایاہ بن خِلقیاہ بن
مُسلّام بن صدوق بن مِرایوت بن اخی طوب۔ سرایاہ اللہ
کے گھر کا منتظم تھا۔
12 اِن اماموں کے 822 بھائی رب کے گھر میں
خدمت کرتے تھے۔
نیز، عدایاہ بن یروحام بن فللیاہ بن امصی بن زکریاہ
بن فشحور بن ملکیاہ۔ 13 اُس کے ساتھ 242 بھائی تھے
جو اپنے اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔
اِن کے علاوہ اَمشسی بن عزر ایل بن اخزی بن
مسِلّموت بن اِمّیر۔ 14 اُس کے ساتھ 128 اثر و رسوخ
رکھنے والے بھائی تھے۔ زبدی ایل بن ہجدولیم اُن کا
انچارج تھا۔
15 ذیل کے لاوی یروشلم میں رہائش پذیر تھے۔ سمعیاہ
بن حسوب بن عزری قام بن حسبیاہ بن بُنی،
16 نیز سبّتی اور یوزبد جو اللہ کے گھر سے باہر کے
کام پر مقرر تھے،
17 نیز شکرگزاری کا راہنما متنیاہ بن میکا بن زبدی بن
آسف تھا جو دعا کرتے وقت حمد و ثنا کی راہنمائی کرتا تھا،
نیز اُس کا مددگار متنیاہ کا بھائی بقبوقیاہ،
اور آخر میں عبدا بن سموع بن جلال بن یدوتون۔
18 لاویوں کے کُل 284 مرد مقدّس شہر میں
رہتے تھے۔
19 رب کے گھر کے دربانوں کے درجِ ذیل مرد
یروشلم میں رہتے تھے۔
عقّوب اور طلمون اپنے بھائیوں سمیت دروازوں کے
پہرے دار تھے۔ کُل 172 مرد تھے۔
20 قوم کے باقی لوگ، امام اور لاوی یروشلم سے باہر
یہوداہ کے دوسرے شہروں میں آباد تھے۔ ہر ایک اپنی
آبائی زمین پر رہتا تھا۔
21 رب کے گھر کے خدمت گار عوفل پہاڑی پر بستے
تھے۔ ضیحا اور جِسفا اُن پر مقرر تھے۔
22 یروشلم میں رہنے والے لاویوں کا نگران عُزّی بن
بانی بن حسبیاہ بن متنیاہ بن میکا تھا۔ وہ آسف کے
خاندان کا تھا، اُس خاندان کا جس کے گلوکار اللہ کے گھر
میں خدمت کرتے تھے۔ 23 بادشاہ نے مقرر کیا تھا کہ
آسف کے خاندان کے کن کن آدمیوں کو کس کس دن
رب کے گھر میں گیت گانے کی خدمت کرنی ہے۔
24 فتحیاہ بن مشیزب ایل اسرائیلی معاملوں میں فارس
کے بادشاہ کی نمائندگی کرتا تھا۔ وہ زارح بن یہوداہ کے
خاندان کا تھا۔
25 یہوداہ کے قبیلے کے افراد ذیل کے شہروں میں
آباد تھے۔
قِریَت اربع، دیبون اور قبضئیل گرد و نواح کی آبادیوں
سمیت، 26 یشوع، مولادہ، بیت فلط، 27 حصار سوعال،
بیرسبع گرد و نواح کی آبادیوں سمیت، 28 صِقلاج، مکوناہ
گرد و نواح کی آبادیوں سمیت، 29 عین رِمّون، صُرعہ،
یرموت، 30 زنوح، عدُلام گرد و نواح کی حویلیوں سمیت،
لکیس گرد و نواح کے کھیتوں سمیت اور عزیقہ گرد و
نواح کی آبادیوں سمیت۔ غرض، وہ جنوب میں بیرسبع
سے لے کر شمال میں وادیِ ہنوم تک آباد تھے۔
31 بن یمین کے قبیلے کی رہائش ذیل کے مقاموں
میں تھی۔
جِبع، مِکماس، عیّاہ، بیت ایل گرد و نواح کی آبادیوں
سمیت، 32 عنتوت، نوب، عننیاہ، 33 حصور، رامہ،

جِتّیم ، 34 حادید ، ضبوعیم، نبلّاط، 35 لُود، اونو اور کاری
گروں کی وادی۔
36 لاوی قبیلے کے کچھ خاندان جو پہلے یہوداہ میں
رہتے تھے اب بن یمین کے قبائلی علاقے میں
آباد ہوئے۔

اماموں اور لاویوں کی فہرست

12 درجِ ذیل اُن اماموں اور لاویوں کی فہرست
ہے جو زرُبابل بن سیالتی ایل اور یشوع کے
ساتھ جلاوطنی سے واپس آئے۔

امام:

سرایاہ، یرمیاہ، عزرا، 2 امریاہ، ملّوک ، حطّوش،
3 سکنیاہ، رحوم، مریموت، 4 عِدّو، جِنّتون، ابیاہ، 5 میامین،
معدیاہ، بِلجہ، 6 سمعیاہ، یویریب، یدعیاہ، 7 سَلّو ، عموق،
خِلقیاہ، اور یدعیاہ۔ یہ یشوع کے زمانے میں اماموں اور
اُن کے بھائیوں کے راہنما تھے۔

8 لاوی:

یشوع، بِنّوئی ، قدمی ایل، سربیاہ ، یہوداہ اور متنیاہ۔
متنیاہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رب کے گھر میں حمد و
ثنا کے گیت گانے میں راہنمائی کرتا تھا۔ 9 بقبوقیاہ اور
عُنّی اپنے بھائیوں کے ساتھ عبادت کے دوران اُن کے
مقابل کھڑے ہوتے تھے۔

10 امامِ اعظم یشوع کی اولاد:

یشوع یویقیم کا باپ تھا، یویقیم اِلیاسب کا، اِلیاسب
یویدع کا، 11 یویدع یونتن کا، یونتن یدّوع کا۔

12 جب یویقیم امامِ اعظم تھا تو ذیل کے امام اپنے
خاندانوں کے سرپرست تھے۔

سرایاہ کے خاندان کا مرایاہ،
یرمیاہ کے خاندان کا حننیاہ،
13 عزرا کے خاندان کا مُسلّام ،
امریاہ کے خاندان کا یوحنان،
14 ملّوک کے خاندان کا یونتن،
سبنیاہ کے خاندان کا یوسف،
15 حارِم کے خاندان کا عدنا،
مرایوت کے خاندان کا خِلقی،
16 عِدّو کے خاندان کا زکریاہ،
جِنّتون کے خاندان کا مُسلّام ،
17 ابیاہ کے خاندان کا زِکری،
من یمین کے خاندان کا ایک آدمی،
معدیاہ کے خاندان کا فِلطی،
18 بِلجہ کے خاندان کا سموع ،
سمعیاہ کے خاندان کا یہونتن،
19 یویاریب کے خاندان کا متّنی ،
یدعیاہ کے خاندان کا عُزّی،
20 سلّی کے خاندان کا قلّی ،
عموق کے خاندان کا عِبر ،
21 خِلقیاہ کے خاندان کا حسبیاہ،
یدعیاہ کے خاندان کا نتنی ایل۔

22 جب اِلیاسب، یویدع، یوحنان اور یدّوع امامِ
اعظم تھے تو لاوی کے سرپرستوں کی فہرست تیار کی گئی
اور اِسی طرح فارس کے بادشاہ دارا کے زمانے میں اماموں
کے خاندانی سرپرستوں کی فہرست۔

23 لاوی کے خاندانی سرپرستوں کے نام امامِ اعظم
یوحنان بن اِلیاسب کے زمانے تک تاریخ کی کتاب میں
درج کئے گئے۔

24-25 لاوی کے خاندانی سرپرست حسبیاہ، سربیاہ ،

یشوع، بِنّوئی اور قدمی ایل خدمت کے اُن گروہوں کی
راہنمائی کرتے تھے جو رب کے گھر میں حمد و ثنا کے
گیت گاتے تھے۔ اُن کے مقابل متنیاہ، بقبوقیاہ اور
عبدیاہ اپنے گروہوں کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔
گیت گاتے وقت کبھی یہ گروہ اور کبھی اُس کے مقابل
کا گروہ گاتا تھا۔ سب کچھ اُس ترتیب سے ہوا جو مردِ خدا
داؤد نے مقرر کی تھی۔
مسُلّام، طلمون اور عقّوب دربان تھے جو رب کے
گھر کے دروازوں کے ساتھ واقع گوداموں کی پہرا داری
کرتے تھے۔
26 یہ آدمی امامِ اعظم یویقیم بن یشوع بن یوصدق،
نحمیاہ گورنر اور شریعت کے عالِم عزرا امام کے زمانے
میں اپنی خدمت سرانجام دیتے تھے۔

فصیل کی مخصوصیت

27 فصیل کی مخصوصیت کے لئے پورے ملک کے
لاویوں کو یروشلم بُلایا گیا تاکہ وہ خوشی منانے میں مدد کر
کے حمد و ثنا کے گیت گائیں اور جھانجھ، ستار اور سرود
بجائیں۔ 28 گلوکار یروشلم کے گرد و نواح سے، نطوفاتیوں
کے دیہات، 29 بیت جِلجال اور جِبع اور عزماوت کے
علاقے سے آئے۔ کیونکہ گلوکاروں نے اپنی اپنی آبادیاں
یروشلم کے اردگرد بنائی تھیں۔ 30 پہلے اماموں اور لاویوں
نے اپنے آپ کو جشن کے لئے پاک صاف کیا، پھر
اُنہوں نے عام لوگوں، دروازوں اور فصیل کو بھی پاک
صاف کر دیا۔
31 اِس کے بعد مَیں نے یہوداہ کے قبیلے کے بزرگوں
کو فصیل پر چڑھنے دیا اور گلوکاروں کو شکرگزاری کے دو
بڑے گروہوں میں تقسیم کیا۔ پہلا گروہ فصیل پر چلتے
چلتے جنوب میں واقع کچرے کے دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ 32 اِن گلوکاروں کے پیچھے ہوسعیاہ یہوداہ کے آدھے
بزرگوں کے ساتھ چلا 33 جبکہ اِن کے پیچھے عزریاہ، عزرا،
مسُلّام، 34 یہوداہ، بن یمین، سمعیاہ اور یرمیاہ چلے۔
35 آخری گروہ امام تھے جو تُرم بجاتے رہے۔ اِن کے
پیچھے ذیل کے موسیقار آئے: زکریاہ بن یونتن بن سمعیاہ
بن متنیاہ بن میکایاہ بن زکور بن آسف 36 اور اُس
کے بھائی سمعیاہ، عزر ایل، مِلِلی، جِللی، ماعی، نتنی ایل،
یہوداہ اور حنانی۔ یہ آدمی مردِ خدا داؤد کے ساز بجاتے
رہے۔ شریعت کے عالِم عزرا نے جلوس کی راہنمائی کی۔
37 چشمے کے دروازے کے پاس آ کر وہ سیدھے اُس
سیڑھی پر چڑھ گئے جو یروشلم کے اُس حصے تک پہنچاتی
ہے جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر داؤد کے محل کے
پیچھے سے گزر کر وہ شہر کے مغرب میں واقع پانی کے
دروازے تک پہنچ گئے۔
38 شکرگزاری کا دوسرا گروہ فصیل پر چلتے چلتے شمال
میں واقع تنوروں کے بُرج اور 'موٹی دیوار' کی طرف بڑھ
گیا، اور مَیں باقی لوگوں کے ساتھ اُس کے پیچھے ہو لیا۔
39 ہم افرائیم کے دروازے، یسانہ کے دروازے، مچھلی
کے دروازے، حننایل کے بُرج، میا بُرج اور بھیڑ کے
دروازے سے ہو کر محافظوں کے دروازے تک پہنچ گئے
جہاں ہم رُک گئے۔
40 پھر شکرگزاری کے دونوں گروہ رب کے گھر
کے پاس کھڑے ہو گئے۔ مَیں بھی بزرگوں کے آدھے
حصے 41 اور ذیل کے تُرم بجانے والے اماموں کے ساتھ
رب کے گھر کے صحن میں کھڑا ہوا: اِلیاقیم، معسیاہ،

من یمین، میکایاہ، اِلیوعینی، زکریاہ اور حننیاہ۔ 42 معسیاہ،
سمعیاہ، اِلی عزر، عُزّی، یوحنان، ملکیاہ، عیلام اور عزر بھی
ہمارے ساتھ تھے۔ گلوکار اِزرخیاہ کی راہنمائی میں حمد و
ثنا کے گیت گاتے رہے۔
43 اُس دن ذبح کی بڑی بڑی قربانیاں پیش کی گئیں،
کیونکہ اللہ نے ہم سب کو بال بچوں سمیت بڑی خوشی
دلائی تھی۔ خوشیوں کا اِتنا شور مچ گیا کہ اُس کی آواز دُور
دراز علاقوں تک پہنچ گئی۔

رب کے گھر کے گوداموں کی ذمہ داری

44 اُس وقت کچھ آدمیوں کو اُن گوداموں کے نگران
بنایا گیا جن میں ہدیئے، فصلوں کا پہلا پھل اور پیداوار
کا دسواں حصہ محفوظ رکھا جاتا تھا۔ اُن میں شہروں کی
فصلوں کا وہ حصہ جمع کرنا تھا جو شریعت نے اماموں اور
لاویوں کے لئے مقرر کیا تھا۔ کیونکہ یہوداہ کے باشندے
خدمت کرنے والے اماموں اور لاویوں سے خوش تھے
45 جو اپنے خدا کی خدمت طہارت کے رسم و رواج
سمیت اچھی طرح انجام دیتے تھے۔ رب کے گھر کے
گلوکار اور دربان بھی داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان کی
ہدایات کے مطابق ہی خدمت کرتے تھے۔ 46 کیونکہ
داؤد اور آسف کے زمانے سے ہی گلوکاروں کے لیڈر
اللہ کی حمد و ثنا کے گیتوں میں راہنمائی کرتے تھے۔
47 چنانچہ زرُبابل اور نحمیاہ کے دنوں میں تمام اسرائیل
رب کے گھر کے گلوکاروں اور دربانوں کی روزانہ کی
ضروریات پوری کرتا تھا۔ لاویوں کو وہ حصہ دیا جاتا جو اُن
کے لئے مخصوص تھا، اور لاوی اُس میں سے اماموں کو وہ
حصہ دیا کرتے تھے جو اُن کے لئے مخصوص تھا۔

موآبیوں اور عمونیوں سے علیٰحدگی

13 اُس دن قوم کے سامنے موسیٰ کی شریعت
کی تلاوت کی گئی۔ پڑھتے پڑھتے معلوم ہوا
کہ عمونیوں اور موآبیوں کو کبھی بھی اللہ کی قوم میں
شریک ہونے کی اجازت نہیں۔ 2 وجہ یہ ہے کہ اِن
قوموں نے مصر سے نکلتے وقت اسرائیلیوں کو کھانا کھلانے
اور پانی پلانے سے انکار کیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں
نے بلعام کو پیسے دیئے تھے تاکہ وہ اسرائیلی قوم پر لعنت
بھیجے، اگرچہ ہمارے خدا نے لعنت کو برکت میں تبدیل
کیا۔ 3 جب حاضرین نے یہ حکم سنا تو اُنہوں نے تمام
غیریہودیوں کو جماعت سے خارج کر دیا۔

رب کے گھر کے انتظام کی اصلاح

4 اِس واقعے سے پہلے رب کے گھر کے گوداموں
پر مقرر امام اِلیاسب نے اپنے رشتے دار طوبیاہ 5 کے
لئے ایک بڑا کمرا خالی کر دیا تھا جس میں پہلے غلہ کی
نذریں، بخور اور کچھ آلات رکھے جاتے تھے۔ نیز، غلہ،
نئی مَے اور زیتون کے تیل کا جو دسواں حصہ لاویوں،
گلوکاروں اور دربانوں کے لئے مقرر تھا وہ بھی اُس کمرے
میں رکھا جاتا تھا اور ساتھ ساتھ اماموں کے لئے مقرر
حصہ بھی۔ 6 اُس وقت مَیں یروشلم میں نہیں تھا، کیونکہ
بابل کے بادشاہ ارتخششتا کی حکومت کے 32ویں سال
میں مَیں اُس کے دربار میں واپس آ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد
مَیں شہنشاہ سے اجازت لے کر دوبارہ یروشلم کے لئے
روانہ ہوا۔ 7 وہاں پہنچ کر مجھے پتا چلا کہ اِلیاسب نے کتنی
بُری حرکت کی ہے، کہ اُس نے اپنے رشتے دار طوبیاہ
کے لئے رب کے گھر کے صحن میں کمرا خالی کر دیا ہے۔
8 یہ بات مجھے نہایت ہی بُری لگی، اور مَیں نے طوبیاہ

کا سارا سامان کمرے سے نکال کر پھینک دیا۔ 9 پھر
مَیں نے حکم دیا کہ کمرے نئے سرے سے پاک صاف
کر دیئے جائیں۔ جب ایسا ہوا تو مَیں نے رب کے گھر کا
سامان، غلہ کی نذریں اور بخور دوبارہ وہاں رکھ دیا۔
10 مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ لاوی اور گلوکار رب کے
گھر میں اپنی خدمت کو چھوڑ کر اپنے کھیتوں میں کام کر
رہے ہیں۔ وجہ یہ تھی کہ اُنہیں وہ حصہ نہیں مل رہا تھا
جو اُن کا حق تھا۔ 11 تب مَیں نے ذمہ دار افسروں کو
جھڑک کر کہا، ”آپ اللہ کے گھر کا انتظام اِتنی بےپروائی
سے کیوں چلا رہے ہیں؟“ مَیں نے لاویوں اور گلوکاروں
کو واپس بُلا کر دوبارہ اُن کی ذمہ داریوں پر لگایا۔ 12 یہ
دیکھ کر تمام یہوداہ غلہ، نئی مَے اور زیتون کے تیل کا
دسواں حصہ گوداموں میں لانے لگا۔ 13 گوداموں کی
نگرانی مَیں نے سلمیاہ امام، صدوق منشی اور فِدایاہ لاوی
کے سپرد کر کے حنان بن زکور بن متنیاہ کو اُن کا مددگار
مقرر کیا، کیونکہ چاروں کو قابلِ اعتماد سمجھا جاتا تھا۔ اُن
ہی کو اماموں اور لاویوں میں اُن کے مقررہ حصے تقسیم
کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔
14 اے میرے خدا، اِس کام کے باعث مجھے یاد کر!
وہ سب کچھ نہ بھول جو مَیں نے وفاداری سے اپنے خدا
کے گھر اور اُس کے انتظام کے لئے کیا ہے۔

سبت کی بحالی

15 اُس وقت مَیں نے یہوداہ میں کچھ لوگوں کو دیکھا
جو سبت کے دن انگور کا رس نچوڑ کر مَے بنا رہے تھے۔
دوسرے غلہ لا کر مَے، انگور، انجیر اور دیگر مختلف قسم
کی پیداوار کے ساتھ گدھوں پر لاد کر یروشلم پہنچا رہے
تھے۔ یہ سب کچھ سبت کے دن ہو رہا تھا۔ مَیں نے
اُنہیں تنبیہ کی کہ سبت کے دن خوراک فروخت نہ
کرنا۔ 16 صور کے کچھ آدمی بھی جو یروشلم میں رہتے
تھے سبت کے دن مچھلی اور دیگر کئی چیزیں یروشلم میں
لا کر یہوداہ کے لوگوں کو بیچتے تھے۔ 17 یہ دیکھ کر
مَیں نے یہوداہ کے شرفا کو ڈانٹ کر کہا، ”یہ کتنی بُری
بات ہے! آپ تو سبت کے دن کی بےحرمتی کر رہے
ہیں۔ 18 جب آپ کے باپ دادا نے ایسا کیا تو اللہ یہ
ساری آفت ہم پر اور اِس شہر پر لایا۔ اب آپ سبت
کے دن کی بےحرمتی کرنے سے اللہ کا اسرائیل پر غضب
مزید بڑھا رہے ہیں۔“
19 مَیں نے حکم دیا کہ جمعہ کو یروشلم کے دروازے
شام کے اُس وقت بند کئے جائیں جب دروازے
سایوں میں ڈوب جائیں، اور کہ وہ سبت کے پورے
دن بند رہیں۔ سبت کے اختتام تک اُنہیں کھولنے
کی اجازت نہیں تھی۔ مَیں نے اپنے کچھ لوگوں کو
دروازوں پر کھڑا بھی کیا تاکہ کوئی بھی اپنا سامان سبت کے
دن شہر میں نہ لائے۔ 20 یہ دیکھ کر تاجروں اور بیچنے
والوں نے کئی مرتبہ سبت کی رات شہر سے باہر گزاری
اور وہاں اپنا مال بیچنے کی کوشش کی۔ 21 تب مَیں نے
اُنہیں تنبیہ کی، ”آپ سبت کی رات کیوں فصیل کے
پاس گزارتے ہیں؟ اگر آپ دوبارہ ایسا کریں تو آپ کو
حوالۂ پولیس کیا جائے گا۔“ اُس وقت سے وہ سبت کے
دن آنے سے باز آئے۔ 22 لاویوں کو مَیں نے حکم دیا
کہ اپنے آپ کو پاک صاف کر کے شہر کے دروازوں
کی پہرا داری کریں تاکہ اب سے سبت کا دن مخصوص و
مقدّس رہے۔
اے میرے خدا، مجھے اِس نیکی کے باعث یاد کر کے
اپنی عظیم شفقت کے مطابق مجھ پر مہربانی کر۔

غیریہودیوں سے رشتہ باندھنا منع ہے

23 اُس وقت مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ بہت سے
یہودی مردوں کی شادی اشدود، عمون اور موآب کی
عورتوں سے ہوئی ہے۔ 24 اُن کے آدھے بچے صرف
اشدود کی زبان یا کوئی اَور غیر ملکی زبان بول لیتے تھے۔
ہماری زبان سے وہ ناواقف ہی تھے۔ 25 تب مَیں نے
اُنہیں جھڑکا اور اُن پر لعنت بھیجی۔ بعض ایک کے بال
نوچ نوچ کر مَیں نے اُن کی پٹائی کی۔ مَیں نے اُنہیں
اللہ کی قسم کھلانے پر مجبور کیا کہ ہم اپنے بیٹے بیٹیوں
کی شادی غیر ملکیوں سے نہیں کرائیں گے۔ 26 مَیں نے
کہا، ”اسرائیل کے بادشاہ سلیمان کو یاد کریں۔ ایسی ہی
شادیوں نے اُسے گناہ کرنے پر اُکسایا۔ اُس وقت اُس
کے برابر کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ اللہ اُسے پیار کرتا تھا
اور اُسے پورے اسرائیل کا بادشاہ بنایا۔ لیکن اُسے بھی
غیر ملکی بیویوں کی طرف سے گناہ کرنے پر اُکسایا گیا۔
27 اب آپ کے بارے میں بھی یہی کچھ سننا پڑتا
ہے! آپ سے بھی یہی بڑا گناہ سرزد ہو رہا ہے۔ غیر ملکی
عورتوں سے شادی کرنے سے آپ ہمارے خدا سے
بےوفا ہو گئے ہیں!“

28 امامِ اعظم اِلیاسب کے بیٹے یویدع کے ایک بیٹے
کی شادی سنبلّط حورونی کی بیٹی سے ہوئی تھی، اِس لئے
مَیں نے بیٹے کو یروشلم سے بھگا دیا۔

29 اے میرے خدا، اُنہیں یاد کر، کیونکہ اُنہوں
نے امام کے عُہدے اور اماموں اور لاویوں کے عہد کی
بےحرمتی کی ہے۔

30 چنانچہ مَیں نے اماموں اور لاویوں کو ہر غیر ملکی چیز
سے پاک صاف کر کے اُنہیں اُن کی خدمت اور مختلف
ذمہ داریوں کے لئے ہدایات دیں۔

31 نیز، مَیں نے دھیان دیا کہ فصل کی پہلی پیداوار
اور قربانیوں کو جلانے کی لکڑی وقت پر رب کے گھر میں
پہنچائی جائے۔

اے میرے خدا، مجھے یاد کر کے مجھ پر مہربانی کر!

آستر

اخسویرس جشن مناتا ہے

1 اخسویرس بادشاہ کی سلطنت بھارت سے لے کر ایتھوپیا تک 127 صوبوں پر مشتمل تھی۔ 2 جن واقعات کا ذکر ہے وہ اُس وقت ہوئے جب وہ سوسن شہر کے قلعے سے حکومت کرتا تھا۔ 3 اپنی حکومت کے تیسرے سال میں اُس نے اپنے تمام بزرگوں اور افسروں کی ضیافت کی۔ فارس اور مادی کے فوجی افسر اور صوبوں کے شرفا اور رئیس سب شریک ہوئے۔ 4 شہنشاہ نے پورے 180 دن تک اپنی سلطنت کی زبردست دولت اور اپنی قوت کی شان و شوکت کا مظاہرہ کیا۔

5 اِس کے بعد اُس نے سوسن کے قلعے میں رہنے والے تمام لوگوں کی چھوٹے سے لے کر بڑے تک ضیافت کی۔ یہ جشن سات دن تک شاہی باغ کے صحن میں منایا گیا۔ 6 مرمر[a] کے ستونوں کے درمیان کتان کے سفید اور قرمزی رنگ کے قیمتی پردے لٹکائے گئے تھے، اور وہ سفید اور ارغوانی رنگ کی ڈوریوں کے ذریعے ستونوں میں لگے چاندی کے چھلوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ مہمانوں کے لئے سونے اور چاندی کے صوفے پچی کاری کے ایسے فرش پر رکھے ہوئے تھے جس میں مرمر کے علاوہ مزید تین قیمتی پتھر استعمال ہوئے تھے۔ 7 مَے سونے کے پیالوں میں پلائی گئی۔ ہر پیالہ فرق اور لاثانی تھا، اور بادشاہ کی فیاضی کے مطابق شاہی مَے کی کثرت تھی۔ 8 ہر کوئی جتنی جی چاہے پی سکتا تھا، کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ ساقی مہمانوں کی ہر خواہش پوری کریں۔

وشتی ملکہ کی برطرفی

9 اِس دوران وشتی ملکہ نے محل کے اندر خواتین کی ضیافت کی۔ 10 ساتویں دن جب بادشاہ کا دل مَے پی پی کر بہل گیا تھا تو اُس نے اُن سات خواجہ سراؤں کو بُلایا جو خاص اُس کی خدمت کرتے تھے۔ اُن کے نام مہومان، بزّتا، خربونا، بِگتا، ابگتا، زِتار اور کرکس تھے۔ 11 اُس نے حکم دیا، ''وشتی ملکہ کو شاہی تاج پہنا کر میرے حضور لے آؤ تاکہ شرفا اور باقی مہمانوں کو اُس کی خوب صورتی معلوم ہو جائے۔'' کیونکہ وشتی نہایت خوب صورت تھی۔ 12 لیکن جب خواجہ سرا ملکہ کے

[a] لفظی ترجمہ: سنگِ جراحت، alabaster۔

پاس گئے تو اُس نے آنے سے انکار کر دیا۔
یہ سن کر بادشاہ آگ بگولا ہو گیا 13 اور داناؤں سے
بات کی جو اوقات کے عالِم تھے، کیونکہ دستور یہ تھا
کہ بادشاہ قانونی معاملوں میں علما سے مشورہ کرے۔
14 عالِموں کے نام کارشینا، سِتار، ادماتا، ترسیس، مرس،
مرسِنا اور مموکان تھے۔ فارس اور مادی کے یہ سات شرفا
آزادی سے بادشاہ کے حضور آ سکتے تھے اور سلطنت میں
سب سے اعلیٰ عُہدہ رکھتے تھے۔
15 اخسویرس نے پوچھا، ”قانون کے لحاظ سے
وشتی ملکہ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ کیونکہ اُس
نے خواجہ سراؤں کے ہاتھ بھیجے ہوئے شاہی حکم کو
نہیں مانا۔“
16 مموکان نے بادشاہ اور دیگر شرفا کی موجودگی میں
جواب دیا، ”وشتی ملکہ نے اِس سے نہ صرف بادشاہ کا
بلکہ اُس کے تمام شرفا اور سلطنت کے تمام صوبوں میں
رہنے والی قوموں کا بھی گناہ کیا ہے۔ 17 کیونکہ جو کچھ
اُس نے کیا ہے وہ تمام خواتین کو معلوم ہو جائے گا۔
پھر وہ اپنے شوہروں کو حقیر جان کر کہیں گی، ’گو بادشاہ
نے وشتی ملکہ کو اپنے حضور آنے کا حکم دیا تو بھی اُس
نے اُس کے حضور آنے سے انکار کیا۔‘ 18 آج ہی
فارس اور مادی کے شرفا کی بیویاں ملکہ کی یہ بات سن
کر اپنے شوہروں سے ایسا ہی سلوک کریں گی۔ تب ہم
ذلت اور غصے کے جال میں اُلجھ جائیں گے۔ 19 اگر بادشاہ
کو منظور ہو تو وہ اعلان کریں کہ وشتی ملکہ کو پھر کبھی
اخسویرس بادشاہ کے حضور آنے کی اجازت نہیں۔ اور
لازم ہے کہ یہ اعلان فارس اور مادی کے قوانین میں درج
کیا جائے تاکہ اُسے منسوخ نہ کیا جا سکے۔ پھر بادشاہ کسی
اَور کو ملکہ کا عُہدہ دیں، ایسی عورت کو جو زیادہ لائق ہو۔
20 جب اعلان پوری سلطنت میں کیا جائے گا تو تمام
عورتیں اپنے شوہروں کی عزت کریں گی، خواہ وہ چھوٹے
ہوں یا بڑے۔“
21 یہ بات بادشاہ اور اُس کے شرفا کو پسند آئی۔
مموکان کے مشورے کے مطابق 22 اخسویرس نے
سلطنت کے تمام صوبوں میں خط بھیجے۔ ہر صوبے کو
اُس کے اپنے طرزِ تحریر میں اور ہر قوم کو اُس کی اپنی
زبان میں خط مل گیا کہ ہر مرد اپنے گھر کا سرپرست ہے
اور کہ ہر خاندان میں شوہر کی زبان بولی جائے۔

نئی ملکہ کی تلاش

2 بعد میں جب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو ملکہ
اُسے دوبارہ یاد آنے لگی۔ جو کچھ وشتی نے کیا
تھا اور جو فیصلہ اُس کے بارے میں ہوا تھا وہ بھی اُس
کے ذہن میں گھومتا رہا۔ 2 پھر اُس کے ملازموں نے
خیال پیش کیا، ”کیوں نہ پوری سلطنت میں شہنشاہ کے
لئے خوب صورت کنواریاں تلاش کی جائیں؟ 3 بادشاہ
اپنی سلطنت کے ہر صوبے میں افسر مقرر کریں جو یہ
خوب صورت کنواریاں چن کر سوسن کے قلعے کے زنان
خانے میں لائیں۔ اُنہیں زنان خانے کے انچارج ہیجا
خواجہ سرا کی نگرانی میں دے دیا جائے اور اُن کی خوب
صورتی بڑھانے کے لئے رنگ نکھارنے کا ہر ضروری
طریقہ استعمال کیا جائے۔ 4 پھر جو لڑکی بادشاہ کو سب
سے زیادہ پسند آئے وہ وشتی کی جگہ ملکہ بن جائے۔“
یہ منصوبہ بادشاہ کو اچھا لگا، اور اُس نے ایسا ہی کیا۔
5 اُس وقت سوسن کے قلعے میں بن یمین کے قبیلے
کا ایک یہودی رہتا تھا جس کا نام مردکی بن یائیر بن
سِمعی بن قیس تھا۔ 6 مردکی کا خاندان اُن اسرائیلیوں میں

شامل تھا جن کو بابل کا بادشاہ نبوکدنضر یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین[a] کے ساتھ جلاوطن کر کے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ 7 مردکی کے چچا کی ایک نہایت خوب صورت بیٹی بنام ہدسّاہ تھی جو آستر بھی کہلاتی تھی۔ اُس کے والدین کے مرنے پر مردکی نے اُسے لے کر اپنی بیٹی کی حیثیت سے پال لیا تھا۔

8 جب بادشاہ کا حکم صادر ہوا تو بہت سی لڑکیوں کو سوسن کے قلعے میں لا کر زنان خانے کے انچارج ہیجا کے سپرد کر دیا گیا۔ آستر بھی اُن لڑکیوں میں شامل تھی۔ 9 وہ ہیجا کو پسند آئی بلکہ اُسے اُس کی خاص مہربانی حاصل ہوئی۔ خواجہ سرا نے جلدی جلدی بناؤ سنگار کا سلسلہ شروع کیا، کھانے پینے کا مناسب انتظام کروایا اور شاہی محل کی سات چنیدہ نوکرانیاں آستر کے حوالے کر دیں۔ رہائش کے لئے آستر اور اُس کی لڑکیوں کو زنان خانے کے سب سے اچھے کمرے دیئے گئے۔

10 آستر نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ مَیں یہودی عورت ہوں، کیونکہ مردکی نے اُسے حکم دیا تھا کہ اِس کے بارے میں خاموش رہے۔ 11 ہر دن مردکی زنان خانے کے صحن سے گزرتا تاکہ آستر کے حال کا پتا کرے اور یہ کہ اُس کے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے۔

12-13 اخسویرس بادشاہ سے ملنے سے پہلے ہر کنواری کو بارہ مہینوں کا مقررہ بناؤ سنگار کروانا تھا، چھ ماہ مُر کے تیل سے اور چھ ماہ بلسان کے تیل اور رنگ نکھارنے کے دیگر طریقوں سے۔ جب اُسے بادشاہ کے محل میں جانا تھا تو زنان خانے کی جو بھی چیز وہ اپنے ساتھ لینا چاہتی اُسے دی جاتی۔

14 شام کے وقت وہ محل میں جاتی اور اگلے دن اُسے صبح کے وقت دوسرے زنان خانے میں لایا جاتا جہاں بادشاہ کی داشتائیں شعشجز خواجہ سرا کی نگرانی میں رہتی تھیں۔ اِس کے بعد وہ پھر کبھی بادشاہ کے پاس نہ آتی۔ اُسے صرف اِسی صورت میں واپس لایا جاتا کہ وہ بادشاہ کو خاص پسند آتی اور وہ اُس کا نام لے کر اُسے بُلاتا۔

آستر ملکہ بن جاتی ہے

15 ہوتے ہوتے آستر بنت ابی خیل کی باری آئی (ابی خیل مردکی کا چچا تھا، اور مردکی نے اُس کی بیٹی کو لے پالک بنا لیا تھا)۔ جب آستر سے پوچھا گیا کہ آپ زنان خانے کی کیا چیزیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہیں تو اُس نے صرف وہ کچھ لے لیا جو ہیجا خواجہ سرا نے اُس کے لئے چنا۔ اور جس نے بھی اُسے دیکھا اُس نے اُسے سراہا۔ 16 چنانچہ اُسے بادشاہ کی حکومت کے ساتویں سال کے دسویں مہینے بنام طیبت میں اخسویرس کے پاس محل میں لایا گیا۔

17 بادشاہ کو آستر دوسری لڑکیوں کی نسبت کہیں زیادہ پیاری لگی۔ دیگر تمام کنواریوں کی نسبت اُسے اُس کی خاص قبولیت اور مہربانی حاصل ہوئی۔ چنانچہ بادشاہ نے اُس کے سر پر تاج رکھ کر اُسے وشتی کی جگہ ملکہ بنا دیا۔ 18 اِس موقع کی خوشی میں اُس نے آستر کے اعزاز میں بڑی ضیافت کی۔ تمام شرفا اور افسروں کو دعوت دی گئی۔ ساتھ ساتھ صوبوں میں کچھ ٹیکسوں کی معافی کا اعلان کیا گیا اور فیاضی سے تحفے تقسیم کئے گئے۔

---

[a] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔
[a] شاہی صحن کے دروازے میں شاہی انتظامیہ تھی، اِس لئے عین ممکن ہے کہ مردکی شاہی ملازم ہو۔

مردکی بادشاہ کو بچاتا ہے

19 جب کنواریوں کو ایک بار پھر جمع کیا گیا تو مردکی
شاہی صحن کے دروازے میں بیٹھا تھا۔[a] 20 آستر نے
اب تک کسی کو نہیں بتایا تھا کہ مَیں یہودی ہوں، کیونکہ
مردکی نے یہ بتانے سے منع کیا تھا۔ پہلے کی طرح جب
وہ اُس کے گھر میں رہتی تھی اب بھی آستر اُس کی ہر
بات مانتی تھی۔
21 ایک دن جب مردکی شاہی صحن کے دروازے میں
بیٹھا تھا تو دو خواجہ سرا بنام بِگتان اور ترش غصے میں آ کر
اخسویرس کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ دونوں
شاہی کمروں کے پہرے دار تھے۔ 22 مردکی کو پتا چلا تو
اُس نے آستر کو خبر پہنچائی جس نے مردکی کا نام لے
کر بادشاہ کو اطلاع دی۔ 23 معاملے کی تفتیش کی گئی تو
درست ثابت ہوا، اور دونوں ملازموں کو پھانسی دے دی
گئی۔ یہ واقعہ بادشاہ کی موجودگی میں اُس کتاب میں درج
کیا گیا جس میں روزانہ اُس کی حکومت کے اہم واقعات
لکھے جاتے تھے۔

ہامان یہودی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے

3 کچھ دیر کے بعد بادشاہ نے ہامان بن ہمّداتا اجاجی
کو سرفراز کر کے دربار میں سب سے اعلیٰ عُہدہ
دیا۔ 2 جب کبھی ہامان آ موجود ہوتا تو شاہی صحن کے
دروازے کے تمام شاہی افسر منہ کے بل جھک جاتے،
کیونکہ بادشاہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن مردکی
ایسا نہیں کرتا تھا۔
3 یہ دیکھ کر دیگر شاہی ملازموں نے اُس سے پوچھا،
”آپ بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی کیوں کر
رہے ہیں؟“
4 اُس نے جواب دیا، ”مَیں تو یہودی ہوں۔“ روز
بہ روز دوسرے اُسے سمجھاتے رہے، لیکن وہ نہ مانا۔
آخرکار اُنہوں نے ہامان کو اطلاع دی، کیونکہ وہ دیکھنا
چاہتے تھے کہ کیا وہ مردکی کا جواب قبول کرے گا
یا نہیں۔
5 جب ہامان نے خود دیکھا کہ مردکی میرے سامنے
منہ کے بل نہیں جھکتا تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ 6 وہ فوراً
مردکی کو قتل کرنے کے منصوبے بنانے لگا۔ لیکن یہ اُس
کے لئے کافی نہیں تھا۔ چونکہ اُسے بتایا گیا تھا کہ مردکی
یہودی ہے اِس لئے وہ فارسی سلطنت میں رہنے والے
تمام یہودیوں کو ہلاک کرنے کا راستہ ڈھونڈنے لگا۔
7 چنانچہ اخسویرس بادشاہ کی حکومت کے 12ویں
سال کے پہلے مہینے نیسان[b] میں ہامان کی موجودگی
میں قرعہ ڈالا گیا۔ قرعہ ڈالنے سے ہامان یہودیوں کو
قتل کرنے کی سب سے مبارک تاریخ معلوم کرنا چاہتا
تھا۔ (قرعہ کے لئے ’پور‘ کہا جاتا تھا۔) اِس طریقے سے
12ویں مہینے ادار کا 13واں دن[c] نکلا۔ 8 تب ہامان
نے بادشاہ سے بات کی، ”آپ کی سلطنت کے تمام
صوبوں میں ایک قوم بکھری ہوئی ہے جو اپنے آپ کو
دیگر قوموں سے الگ رکھتی ہے۔ اُس کے قوانین دوسری
تمام قوموں سے مختلف ہیں، اور اُس کے افراد بادشاہ کے
قوانین کو نہیں مانتے۔ مناسب نہیں کہ بادشاہ اُنہیں
برداشت کریں!
9 اگر بادشاہ کو منظور ہو تو اعلان کریں کہ اِس قوم

[b] اپریل تا مئی۔

[c] 7 مارچ، 473 ق م۔

کو ہلاک کر دیا جائے۔ تب مَیں شاہی خزانوں میں 3,35,000 کلوگرام چاندی جمع کرا دوں گا۔‘‘

10 بادشاہ نے اپنی اُنگلی سے وہ انگوٹھی اُتاری جو شاہی مُہر لگانے کے لئے استعمال ہوتی تھی اور اُسے یہودیوں کے دشمن ہامان بن ہمّداتا اجاجی کو دے کر 11 کہا، ’’چاندی اور قوم آپ ہی کی ہیں، اُس کے ساتھ وہ کچھ کریں جو آپ کو اچھا لگے۔‘‘

12 پہلے مہینے کے 13ویں دن[a] ہامان نے شاہی محرّروں کو بُلایا تاکہ وہ اُس کی تمام ہدایات کے مطابق خط لکھ کر بادشاہ کے گورنروں، صوبوں کے دیگر حاکموں اور تمام قوموں کے بزرگوں کو بھیجیں۔ یہ خط ہر قوم کے اپنے طرزِ تحریر اور اپنی زبان میں قلم بند ہوئے۔ اُنہیں بادشاہ کا نام لے کر لکھا گیا، پھر شاہی انگوٹھی کی مُہر اُن پر لگائی گئی۔ اُن میں ذیل کا اعلان کیا گیا۔

13 ’’ایک ہی دن میں تمام یہودیوں کو ہلاک اور پورے طور پر تباہ کرنا ہے، خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، بچے ہوں یا عورتیں۔ ساتھ ساتھ اُن کی ملکیت بھی ضبط کر لی جائے۔‘‘ اِس کے لئے 12ویں مہینے ادار کا 13واں دن[b] مقرر کیا گیا۔

یہ اعلان تیز رَو قاصدوں کے ذریعے سلطنت کے تمام صوبوں میں پہنچایا گیا 14 تاکہ اُس کی تصدیق قانونی طور پر کی جائے اور تمام قومیں مقررہ دن کے لئے تیار ہوں۔

15 بادشاہ کے حکم پر قاصد چل نکلے۔ یہ اعلان سوسن کے قلعے میں بھی کیا گیا۔ پھر بادشاہ اور ہامان کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے۔ لیکن پورے شہر میں ہل چل مچ گئی۔

مردکی آستر سے مدد مانگتا ہے

4 جب مردکی کو معلوم ہوا کہ کیا ہوا ہے تو اُس نے رنجش سے اپنے کپڑوں کو پھاڑ کر ٹاٹ کا لباس پہن لیا اور سر پر راکھ ڈال لی۔ پھر وہ نکل کر بلند آواز سے گریہ و زاری کرتے کرتے شہر میں سے گزرا۔ 2 وہ شاہی صحن کے دروازے تک پہنچ گیا لیکن داخل نہ ہوا، کیونکہ ماتمی کپڑے پہن کر داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ 3 سلطنت کے تمام صوبوں میں جہاں جہاں بادشاہ کا اعلان پہنچا وہاں یہودی خوب ماتم کرنے اور روزہ رکھ کر رونے اور گریہ و زاری کرنے لگے۔ بہت سے لوگ ٹاٹ کا لباس پہن کر راکھ میں لیٹ گئے۔

4 جب آستر کی نوکرانیوں اور خواجہ سراؤں نے آ کر اُسے اطلاع دی تو وہ سخت گھبرا گئی۔ اُس نے مردکی کو کپڑے بھیج دیئے جو وہ اپنے ماتمی کپڑوں کے بدلے پہن لے، لیکن اُس نے اُنہیں قبول نہ کیا۔ 5 تب آستر نے ہتاک خواجہ سرا کو مردکی کے پاس بھیجا تاکہ وہ معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے، مردکی ایسی حرکتیں کیوں کر رہا ہے۔ (بادشاہ نے ہتاک کو آستر کی خدمت کرنے کی ذمہ داری دی تھی۔)

6 ہتاک شاہی صحن کے دروازے سے نکل کر مردکی کے پاس آیا جو اب تک ساتھ والے چوک میں تھا۔ 7 مردکی نے اُسے ہامان کا پورا منصوبہ سنا کر یہ بھی بتایا کہ ہامان نے یہودیوں کو ہلاک کرنے کے لئے شاہی خزانے کو کتنے پیسے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ 8 اِس کے علاوہ مردکی نے خواجہ سرا کو اُس شاہی فرمان کی کاپی دی جو سوسن میں صادر ہوا تھا اور جس میں یہودیوں کو نیست و نابود کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اُس نے

---

[a] 17 اپریل۔

[b] 7 مارچ۔

گزارش کی، ”یہ اعلان آستر کو دکھا کر اُنہیں تمام حالات
سے باخبر کر دیں۔ اُنہیں ہدایت دیں کہ بادشاہ کے
حضور جائیں اور اُس سے التجا کر کے اپنی قوم کی
سفارش کریں۔“
9 ہتاک واپس آیا اور مردکی کی باتوں کی خبر دی۔
10 یہ سن کر آستر نے اُسے دوبارہ مردکی کے پاس بھیجا
تاکہ اُسے بتائے، 11 ”بادشاہ کے تمام ملازم بلکہ صوبوں
کے تمام باشندے جانتے ہیں کہ جو بھی بُلائے بغیر
محل کے اندرونی صحن میں بادشاہ کے پاس آئے اُسے
سزائے موت دی جائے گی، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔
وہ صرف اِس صورت میں بچ جائے گا کہ بادشاہ سونے
کا اپنا عصا اُس کی طرف بڑھائے۔ بات یہ بھی ہے کہ
بادشاہ کو مجھے بُلائے 30 دن ہو گئے ہیں۔“
12 آستر کا پیغام سن کر 13 مردکی نے جواب واپس
بھیجا، ”یہ نہ سوچنا کہ مَیں شاہی محل میں رہتی ہوں،
اِس لئے گو دیگر تمام یہودی ہلاک ہو جائیں مَیں بچ جاؤں
گی۔ 14 اگر آپ اِس وقت خاموش رہیں گی تو یہودی
کہیں اَور سے رِہائی اور چھٹکارا پا لیں گے جبکہ آپ
اور آپ کے باپ کا گھرانا ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا
پتا ہے، شاید آپ اِسی لئے ملکہ بن گئی ہیں کہ ایسے
موقع پر یہودیوں کی مدد کریں۔“
15 آستر نے مردکی کو جواب بھیجا، 16 ”ٹھیک ہے،
پھر جائیں اور سوسن میں رہنے والے تمام یہودیوں کو جمع
کریں۔ میرے لئے روزہ رکھ کر تین دن اور تین رات نہ
کچھ کھائیں، نہ پیئیں۔ مَیں بھی اپنی نوکرانیوں کے ساتھ
مل کر روزہ رکھوں گی۔ اِس کے بعد بادشاہ کے پاس
جاؤں گی، گو یہ قانون کے خلاف ہے۔ اگر مرنا ہے تو
مر ہی جاؤں گی۔“
17 تب مردکی چلا گیا اور ویسا ہی کیا جیسا آستر
نے اُسے ہدایت کی تھی۔

آستر بادشاہ اور ہامان کو دعوت دیتی ہے

5 تیسرے دن آستر ملکہ اپنا شاہی لباس پہنے
ہوئے محل کے اندرونی صحن میں داخل ہوئی۔
یہ صحن اُس ہال کے سامنے تھا جس میں تخت لگا تھا۔
اُس وقت بادشاہ دروازے کے مقابل اپنے تخت پر بیٹھا
تھا۔ 2 آستر کو صحن میں کھڑی دیکھ کر وہ خوش ہوا اور
سونے کے شاہی عصا کو اُس کی طرف بڑھا دیا۔ تب
آستر قریب آئی اور عصا کے سرے کو چھو دیا۔ 3 بادشاہ
نے اُس سے پوچھا، ”آستر ملکہ، کیا بات ہے؟ آپ
کیا چاہتی ہیں؟ مَیں اُسے دینے کے لئے تیار ہوں، خواہ
سلطنت کا آدھا حصہ کیوں نہ ہو!“
4 آستر نے جواب دیا، ”مَیں نے آج کے لئے
ضیافت کی تیاریاں کی ہیں۔ اگر بادشاہ کو منظور ہو تو وہ
ہامان کو اپنے ساتھ لے کر اُس میں شرکت کریں۔“
5 بادشاہ نے اپنے ملازموں کو حکم دیا، ”جلدی
کرو! ہامان کو بُلاؤ تاکہ ہم آستر کی خواہش پوری کر
سکیں۔“ چنانچہ بادشاہ اور ہامان آستر کی تیار شدہ
ضیافت میں شریک ہوئے۔ 6 مَے پی پی کر بادشاہ نے
آستر سے پوچھا، ”اب مجھے بتائیں، آپ کیا چاہتی ہیں؟
وہ آپ کو دیا جائے گا۔ اپنی درخواست پیش کریں، کیونکہ
مَیں سلطنت کے آدھے حصے تک آپ کو دینے کے لئے
تیار ہوں۔“
7 آستر نے جواب دیا، ”میری درخواست اور آرزو یہ
ہے، 8 اگر بادشاہ مجھ سے خوش ہوں اور اُنہیں میری
گزارش اور درخواست پوری کرنا منظور ہو تو وہ کل ایک

بار پھر ہامان کے ساتھ ایک ضیافت میں شرکت کریں جو
مَیں آپ کے لئے تیار کروں۔ پھر مَیں بادشاہ کو جواب
دوں گی۔"

مردکی کو قتل کرنے کے لئے ہامان کی تیاریاں

9 اُس دن جب ہامان محل سے نکلا تو وہ بڑا خوش اور
زندہ دل تھا۔ لیکن پھر اُس کی نظر مردکی پر پڑ گئی جو
شاہی صحن کے دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔ نہ وہ کھڑا
ہوا، نہ ہامان کو دیکھ کر کانپ گیا۔ ہامان لال پیلا ہو گیا،
10 لیکن اپنے آپ پر قابو رکھ کر وہ چلا گیا۔
گھر پہنچ کر وہ اپنے دوستوں اور اپنی بیوی زرِش کو
اپنے پاس بُلا کر 11 اُن کے سامنے اپنی زبردست
دولت اور متعدد بیٹوں پر شیخی مارنے لگا۔ اُس نے اُنہیں
اُن سارے موقعوں کی فہرست سنائی جن پر بادشاہ نے
اُس کی عزت کی تھی اور فخر کیا کہ بادشاہ نے مجھے
تمام باقی شرفا اور افسروں سے زیادہ اونچا عُہدہ دیا ہے۔
12 ہامان نے کہا، "نہ صرف یہ، بلکہ آج آستر ملکہ نے
ایسی ضیافت کی جس میں بادشاہ کے علاوہ صرف مَیں ہی
شریک تھا۔ اور مجھے ملکہ سے کل کے لئے بھی دعوت
ملی ہے کہ بادشاہ کے ساتھ ضیافت میں شرکت کروں۔
13 لیکن جب تک مردکی یہودی شاہی محل کے صحن کے
دروازے پر بیٹھا نظر آتا ہے مَیں چین کا سانس نہیں
لوں گا۔"

14 اُس کی بیوی زرِش اور باقی عزیزوں نے مشورہ دیا،
"سولی بنوائیں جس کی اونچائی 75 فٹ ہو۔ پھر کل صبح
سویرے بادشاہ کے پاس جا کر گزارش کریں کہ مردکی کو
اُس سے لٹکایا جائے۔ اِس کے بعد آپ تسلی سے بادشاہ
کے ساتھ جا کر ضیافت کے مزے لے سکتے ہیں۔" یہ
منصوبہ ہامان کو اچھا لگا، اور اُس نے سولی تیار کروائی۔

بادشاہ مردکی کی عزت کرتا ہے

6 اُس رات بادشاہ کو نیند نہ آئی، اِس لئے اُس
نے حکم دیا کہ وہ کتاب لائی جائے جس میں
روزانہ حکومت کے اہم واقعات لکھے جاتے ہیں۔ اُس
میں سے پڑھا گیا 2 تو اِس کا بھی ذکر ہوا کہ مردکی نے کس
طرح بادشاہ کو دونوں خواجہ سراؤں بِگتانا اور ترش کے
ہاتھ سے بچایا تھا، کہ جب شاہی کمروں کے اِن پہرے
داروں نے اخسویرس کو قتل کرنے کی سازش کی تو مردکی
نے بادشاہ کو اطلاع دی تھی۔ 3 جب یہ واقعہ پڑھا گیا
تو بادشاہ نے پوچھا، "اِس کے عوض مردکی کو کیا اعزاز
دیا گیا؟" ملازموں نے جواب دیا، "کچھ بھی نہیں
دیا گیا۔"
4 اُسی لمحے ہامان محل کے بیرونی صحن میں آ پہنچا
تھا تاکہ بادشاہ سے مردکی کو اُس سولی سے لٹکانے کی
اجازت مانگے جو اُس نے اُس کے لئے بنوائی تھی۔ بادشاہ
نے سوال کیا، "باہر صحن میں کون ہے؟" 5 ملازموں
نے جواب دیا، "ہامان ہے۔" بادشاہ نے حکم دیا،
"اُسے اندر آنے دو۔"
6 ہامان داخل ہوا تو بادشاہ نے اُس سے پوچھا، "اُس
آدمی کے لئے کیا کِیا جائے جس کی بادشاہ خاص عزت
کرنا چاہے؟" ہامان نے سوچا، "وہ میری ہی بات کر رہا
ہے! کیونکہ میری نسبت کون ہے جس کی بادشاہ زیادہ
عزت کرنا چاہتا ہے؟" 7 چنانچہ اُس نے جواب دیا،
"جس آدمی کی بادشاہ خاص عزت کرنا چاہیں 8 اُس کے
لئے شاہی لباس چنا جائے جو بادشاہ خود پہن چکے ہوں۔
ایک گھوڑا بھی لایا جائے جس کا سر شاہی سجاوٹ سے

سجا ہوا ہو اور جس پر بادشاہ خود سوار ہو چکے ہوں۔
9یہ لباس اور گھوڑا بادشاہ کے اعلیٰ ترین افسروں میں سے
ایک کے سپرد کیا جائے۔ وہی اُس شخص کو جس کی بادشاہ
خاص عزت کرنا چاہتے ہیں کپڑے پہنائے اور اُسے
گھوڑے پر بٹھا کر شہر کے چوک میں سے گزارے۔
ساتھ ساتھ وہ اُس کے آگے آگے چل کر اعلان کرے،
’یہی اُس کے ساتھ کیا جاتا ہے جس کی عزت بادشاہ کرنا
چاہتے ہیں‘۔“
10اخسویرس نے ہامان سے کہا، ”پھر جلدی کریں،
مردکی یہودی شاہی صحن کے دروازے کے پاس بیٹھا
ہے۔ شاہی لباس اور گھوڑا منگوا کر اُس کے ساتھ ایسا ہی
سلوک کریں۔ جو بھی کرنے کا مشورہ آپ نے دیا وہی
کچھ کریں، اور دھیان دیں کہ اِس میں کسی بھی چیز کی کمی
نہ ہو!“
11ہامان کو ایسا ہی کرنا پڑا۔ شاہی لباس کو چن کر
اُس نے اُسے مردکی کو پہنا دیا۔ پھر اُسے بادشاہ کے اپنے
گھوڑے پر بٹھا کر اُس نے اُسے شہر کے چوک میں سے
گزارا۔ ساتھ ساتھ وہ اُس کے آگے آگے چل کر اعلان
کرتا رہا، ”یہی اُس شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے جس کی
عزت بادشاہ کرنا چاہتا ہے۔“ 12پھر مردکی شاہی صحن
کے دروازے کے پاس واپس آیا۔
لیکن ہامان اُداس ہو کر جلدی سے اپنے گھر چلا گیا۔
شرم کے مارے اُس نے منہ پر کپڑا ڈال لیا تھا۔ 13اُس
نے اپنی بیوی زرِش اور اپنے دوستوں کو سب کچھ سنایا جو
اُس کے ساتھ ہوا تھا۔ تب اُس کے مشیروں اور بیوی
نے اُس سے کہا، ”آپ کا بیڑا غرق ہو گیا ہے، کیونکہ
مردکی یہودی ہے اور آپ اُس کے سامنے شکست کھانے
لگے ہیں۔ آپ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔“

14وہ ابھی اُس سے بات کر ہی رہے تھے کہ بادشاہ
کے خواجہ سرا پہنچ گئے اور اُسے لے کر جلدی جلدی
آستر کے پاس پہنچایا۔ ضیافت تیار تھی۔

ہامان کا ستیاناس

7 چنانچہ بادشاہ اور ہامان آستر ملکہ کی ضیافت میں
شریک ہوئے۔ 2مے پیتے وقت بادشاہ نے
پہلے دن کی طرح اب بھی پوچھا، ”آستر ملکہ، اب
بتائیں، آپ کیا چاہتی ہیں؟ وہ آپ کو دیا جائے گا۔ اپنی
درخواست پیش کریں، کیونکہ مَیں سلطنت کے آدھے
حصے تک آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں۔“
3ملکہ نے جواب دیا، ”اگر بادشاہ مجھ سے خوش ہوں
اور اُنہیں میری بات منظور ہو تو میری گزارش پوری کریں
کہ میری اور میری قوم کی جان بچی رہے۔ 4کیونکہ مجھے
اور میری قوم کو اُن کے ہاتھ بیچ ڈالا گیا ہے جو ہمیں تباہ
اور ہلاک کر کے نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم
بِک کر غلام اور لونڈیاں بن جاتے تو مَیں خاموش رہتی۔
ایسی کوئی مصیبت بادشاہ کو تنگ کرنے کے لئے کافی
نہ ہوتی۔“
5یہ سن کر اخسویرس نے آستر سے سوال کیا، ”کون
ایسی حرکت کرنے کی جرأت کرتا ہے؟ وہ کہاں ہے؟“
6آستر نے جواب دیا، ”ہمارا دشمن اور مخالف یہ شریر
آدمی ہامان ہے!“
تب ہامان بادشاہ اور ملکہ سے دہشت کھانے لگا۔
7بادشاہ آگ بگولا ہو کر کھڑا ہو گیا اور مے کو چھوڑ
کر محل کے باغ میں ٹہلنے لگا۔ ہامان پیچھے رہ
کر آستر سے التجا کرنے لگا، ”میری جان بچائیں“
کیونکہ اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ بادشاہ نے مجھے سزائے

موت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔
8 جب بادشاہ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ہامان اُس
صوفے پر گر گیا ہے جس پر آستر ٹیک لگائے بیٹھی
ہے۔ بادشاہ گرجا، ”کیا یہ آدمی یہیں محل میں میرے
حضور ملکہ کی عصمت دری کرنا چاہتا ہے؟“ جوں ہی
بادشاہ نے یہ الفاظ کہے ملازموں نے ہامان کے منہ پر کپڑا
ڈال دیا۔ 9 بادشاہ کا خواجہ سرا خربوناہ بول اُٹھا، ”ہامان
نے اپنے گھر کے قریب سولی تیار کروائی ہے جس کی
اونچائی 75 فٹ ہے۔ وہ مردکی کے لئے بنوائی گئی ہے،
اُس شخص کے لئے جس نے بادشاہ کی جان بچائی۔“
بادشاہ نے حکم دیا، ”ہامان کو اُس سے لٹکا دو۔“
10 چنانچہ ہامان کو اُسی سولی سے لٹکا دیا گیا جو اُس
نے مردکی کے لئے بنوائی تھی۔ تب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا
ہو گیا۔

اخسویرس یہودیوں کی مدد کرتا ہے

8 اُسی دن اخسویرس نے آستر ملکہ کو یہودیوں کے
دشمن ہامان کا گھر دے دیا۔ پھر مردکی کو بادشاہ
کے سامنے لایا گیا، کیونکہ آستر نے اُسے بتا دیا تھا کہ وہ
میرا رشتے دار ہے۔ 2 بادشاہ نے اپنی اُنگلی سے وہ انگوٹھی
اُتاری جو مُہر لگانے کے لئے استعمال ہوتی تھی اور جسے
اُس نے ہامان سے واپس لے لیا تھا۔ اب اُس نے اُسے
مردکی کے حوالے کر دیا۔ اُس وقت آستر نے اُسے
ہامان کی ملکیت کا نگران بھی بنا دیا۔
3 ایک بار پھر آستر بادشاہ کے سامنے گر گئی اور رو
رو کر التماس کرنے لگی، ”جو شریر منصوبہ ہامان اجاجی
نے یہودیوں کے خلاف باندھ لیا ہے اُسے روک دیں۔“
4 بادشاہ نے سونے کا اپنا عصا آستر کی طرف بڑھایا،
تو وہ اُٹھ کر اُس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ 5 اُس نے
کہا، ”اگر بادشاہ کو بات اچھی اور مناسب لگے، اگر مجھے
اُن کی مہربانی حاصل ہو اور وہ مجھ سے خوش ہوں تو وہ
ہامان بن ہمّداتا اجاجی کے اُس فرمان کو منسوخ کریں
جس کے مطابق سلطنت کے تمام صوبوں میں رہنے
والے یہودیوں کو ہلاک کرنا ہے۔ 6 اگر میری قوم اور نسل
مصیبت میں پھنس کر ہلاک ہو جائے تو مَیں یہ کس
طرح برداشت کروں گی؟“
7 تب اخسویرس نے آستر اور مردکی یہودی سے کہا،
”مَیں نے آستر کو ہامان کا گھر دے دیا۔ اُسے خود
مَیں نے یہودیوں پر حملہ کرنے کی وجہ سے پھانسی دی
ہے۔ 8 لیکن جو بھی فرمان بادشاہ کے نام میں صادر ہوا
ہے اور جس پر اُس کی انگوٹھی کی مُہر لگی ہے اُسے منسوخ
نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آپ ایک اَور کام کر سکتے ہیں۔
میرے نام میں ایک اَور فرمان جاری کریں جس پر میری
مُہر لگی ہو۔ اُسے اپنی تسلی کے مطابق یوں لکھیں کہ
یہودی محفوظ ہو جائیں۔“
9 اُسی وقت بادشاہ کے محرّر بُلائے گئے۔ تیسرے
مہینے سیوان کا 23واں دن[a] تھا۔ اُنہوں نے مردکی کی
تمام ہدایات کے مطابق فرمان لکھ دیا جسے یہودیوں اور
تمام 127 صوبوں کے گورنروں، حاکموں اور رئیسوں کو
بھیجنا تھا۔ بھارت سے لے کر ایتھوپیا تک یہ فرمان ہر
صوبے کے اپنے طرزِ تحریر اور ہر قوم کی اپنی زبان
میں قلم بند تھا۔ یہودی قوم کو بھی اُس کے اپنے طرزِ
تحریر اور اُس کی اپنی زبان میں فرمان مل گیا۔ 10 مردکی
نے یہ فرمان بادشاہ کے نام میں لکھ کر اُس پر شاہی

[a] 25 جون۔

مُہر لگائی۔ پھر اُس نے اُسے شاہی ڈاک کے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار قاصدوں کے حوالے کر دیا۔ فرمان میں لکھا تھا،

11 ''بادشاہ ہر شہر کے یہودیوں کو اپنے دفاع کے لئے جمع ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر مختلف قوموں اور صوبوں کے دشمن اُن پر حملہ کریں تو یہودیوں کو اُنہیں بال بچوں سمیت تباہ کرنے اور ہلاک کر کے نیست و نابود کرنے کی اجازت ہے۔ نیز، وہ اُن کی ملکیت پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ 12 ایک ہی دن یعنی 12ویں مہینے ادار کے 13ویں دن[a] یہودیوں کو بادشاہ کے تمام صوبوں میں یہ کچھ کرنے کی اجازت ہے۔''

13 ہر صوبے میں فرمان کی قانونی تصدیق کرنی تھی اور ہر قوم کو اِس کی خبر پہنچانی تھی تاکہ مقررہ دن یہودی اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے تیار ہوں۔ 14 بادشاہ کے حکم پر تیز رَو قاصد شاہی ڈاک کے بہترین گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے۔ فرمان کا اعلان سوسن کے قلعے میں بھی ہوا۔

15 مردکی قرمزی اور سفید رنگ کا شاہی لباس، نفیس کتان اور ارغوانی رنگ کی چادر اور سر پر سونے کا بڑا تاج پہنے ہوئے محل سے نکلا۔ تب سوسن کے باشندے نعرے لگا لگا کر خوشی منانے لگے۔ 16 یہودیوں کے لئے آب و تاب، خوشی و شادمانی اور عزت و جلال کا زمانہ شروع ہوا۔ 17 ہر صوبے اور ہر شہر میں جہاں بھی بادشاہ کا نیا فرمان پہنچ گیا، وہاں یہودیوں نے خوشی کے نعرے لگا لگا کر ایک دوسرے کی ضیافت کی اور جشن منایا۔ اُس وقت دوسری قوموں کے بہت سے لوگ یہودی بن گئے، کیونکہ اُن پر یہودیوں کا خوف چھا گیا تھا۔

یہودی بدلہ لیتے ہیں

9 پھر 12ویں مہینے ادار کا 13واں دن[b] آ گیا جب بادشاہ کے فرمان پر عمل کرنا تھا۔ دشمنوں نے اُس دن یہودیوں پر غالب آنے کی اُمید رکھی تھی، لیکن اب اِس کے اُلٹ ہوا، یہودی خود اُن پر غالب آئے جو اُن سے نفرت رکھتے تھے۔ 2 سلطنت کے تمام صوبوں میں وہ اپنے اپنے شہروں میں جمع ہوئے تاکہ اُن پر حملہ کریں جو اُنہیں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ کوئی اُن کا مقابلہ نہ کر سکا، کیونکہ دیگر تمام قوموں کے لوگ اُن سے ڈر گئے تھے۔ 3 ساتھ ساتھ صوبوں کے شرفا، گورنروں، حاکموں اور دیگر شاہی افسروں نے یہودیوں کی مدد کی، کیونکہ مردکی کا خوف اُن پر طاری ہو گیا تھا، 4 اور دربار میں اُس کے اونچے عُہدے اور اُس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی خبر تمام صوبوں میں پھیل گئی تھی۔

5 اُس دن یہودیوں نے اپنے دشمنوں کو تلوار سے مار ڈالا اور ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا۔ جو بھی اُن سے نفرت رکھتا تھا اُس کے ساتھ اُنہوں نے جو جی چاہا سلوک کیا۔ 6 سوسن کے قلعے میں اُنہوں نے 500 آدمیوں کو مار ڈالا، 7-10 نیز یہودیوں کے دشمن ہامان کے 10 بیٹوں کو بھی۔ اُن کے نام پرشن داتا، دَلفون، اسپاتا، پوراتا، ادلیاہ، اریداتا، پرمشتا، اریسی، اِردی اور ویزاتا تھے۔ لیکن یہودیوں نے اُن کا مال نہ لُوٹا۔

11 اُسی دن بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ سوسن کے قلعے میں کتنے افراد ہلاک ہوئے تھے۔ 12 تب اُس نے آستر ملکہ سے کہا، ''صرف یہاں سوسن کے قلعے میں یہودیوں نے ہامان کے 10 بیٹوں کے علاوہ 500 آدمیوں کو

[a] 7 مارچ۔

[b] 7 مارچ۔

موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ تو پھر اُنہوں نے دیگر
صوبوں میں کیا کچھ نہ کیا ہو گا! اب مجھے بتائیں،
آپ مزید کیا چاہتی ہیں؟ وہ آپ کو دیا جائے گا۔ اپنی
درخواست پیش کریں، کیونکہ وہ پوری کی جائے گی۔"
13 آستر نے جواب دیا، "اگر بادشاہ کو منظور ہو تو سوسن
کے یہودیوں کو اجازت دی جائے کہ وہ آج کی طرح
کل بھی اپنے دشمنوں پر حملہ کریں۔ اور ہامان کے 10
بیٹوں کی لاشیں سولی سے لٹکائی جائیں۔"
14 بادشاہ نے اجازت دی تو سوسن میں اِس کا اعلان
کیا گیا۔ تب ہامان کے 10 بیٹوں کو سولی سے لٹکا دیا
گیا، 15 اور اگلے دن یعنی مہینے کے 14ویں دن[a] شہر
کے یہودی دوبارہ جمع ہوئے۔ اِس بار اُنہوں نے 300
آدمیوں کو قتل کیا۔ لیکن اُنہوں نے کسی کا مال نہ لُوٹا۔
17-16 سلطنت کے صوبوں کے باقی یہودی بھی مہینے
کے 13ویں دن[b] اپنے دفاع کے لئے جمع ہوئے تھے۔
اُنہوں نے 75,000 دشمنوں کو قتل کیا لیکن کسی
کا مال نہ لُوٹا تھا۔ اب وہ دوبارہ چین کا سانس لے
کر آرام سے زندگی گزار سکتے تھے۔ اگلے دن اُنہوں
نے ایک دوسرے کی ضیافت کر کے خوشی کا بڑا جشن
منایا۔ 18 سوسن کے یہودیوں نے مہینے کے 13ویں اور
14ویں دن جمع ہو کر اپنے دشمنوں پر حملہ کیا تھا، اِس
لئے اُنہوں نے 15ویں دن خوشی کا بڑا جشن منایا۔
19 یہی وجہ ہے کہ دیہات اور کھلے شہروں میں رہنے
والے یہودی آج تک 12ویں مہینے کے 14ویں دن[c]
جشن مناتے ہوئے ایک دوسرے کی ضیافت کرتے اور
ایک دوسرے کو تحفے دیتے ہیں۔

عیدِ پوریم کی ابتدا

20 جو کچھ اُس وقت ہوا تھا اُسے مردکی نے قلم بند
کر دیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے فارسی سلطنت کے قریبی
اور دُور دراز کے تمام صوبوں میں آباد یہودیوں کو خط لکھ
دیئے 21 جن میں اُس نے اعلان کیا، "اب سے سالانہ
ادار مہینے کے 14ویں اور 15ویں دن جشن منانا ہے۔
22 خوشی مناتے ہوئے ایک دوسرے کی ضیافت کرنا،
ایک دوسرے کو تحفے دینا اور غریبوں میں خیرات تقسیم
کرنا، کیونکہ اِن دنوں کے دوران آپ کو اپنے دشمنوں
سے سکون حاصل ہوا ہے، آپ کا دُکھ سُکھ میں اور آپ
کا ماتم شادمانی میں بدل گیا۔"
23 مردکی کی اِن ہدایات کے مطابق اِن دو دنوں کا
جشن دستور بن گیا۔
26-24 عید کا نام 'پوریم' پڑ گیا، کیونکہ جب یہودیوں
کا دشمن ہامان بن ہمّداتا اجاجی اُن سب کو ہلاک کرنے کا
منصوبہ باندھ رہا تھا تو اُس نے یہودیوں کو مارنے کا سب
سے مبارک دن معلوم کرنے کے لئے قرعہ بنام 'پور'
ڈال دیا۔ جب اخسویرس کو سب کچھ معلوم ہوا تو اُس
نے حکم دیا کہ ہامان کو وہ سزا دی جائے جس کی تیاریاں
اُس نے یہودیوں کے لئے کی تھیں۔ تب اُسے اُس کے
بیٹوں سمیت پھانسی سے لٹکایا گیا۔
چونکہ یہودی اِس تجربے سے گزرے تھے اور مردکی
نے ہدایت دی تھی 27 اِس لئے وہ متفق ہوئے کہ
ہم سالانہ اِسی وقت یہ دو دن عین ہدایات کے مطابق
منائیں گے۔ یہ دستور نہ صرف ہمارا فرض ہے، بلکہ
ہماری اولاد اور اُن غیر یہودیوں کا بھی جو یہودی مذہب

[a] 8 مارچ۔
[b] 7 مارچ۔
[c] فروری تا مارچ۔

میں شریک ہو جائیں گے۔ 28 لازم ہے کہ جو کچھ ہوا ہے ہر نسل اور ہر خاندان اُسے یاد کر کے مناتا رہے، خواہ وہ کسی بھی صوبے یا شہر میں کیوں نہ ہو۔ ضروری ہے کہ یہودی پوریم کی عید منانے کا دستور کبھی نہ بھولیں، کہ اُس کی یاد اُن کی اولاد میں سے کبھی بھی مٹ نہ جائے۔

29 ملکہ آستر بنت ابی خیل اور مردکی یہودی نے پورے اختیار کے ساتھ پوریم کی عید کے بارے میں ایک اَور خط لکھ دیا تاکہ اُس کی تصدیق ہو جائے۔ 30 یہ خط فارسی سلطنت کے 127 صوبوں میں آباد تمام یہودیوں کو بھیجا گیا۔ سلامتی کی دعا اور اپنی وفاداری کا اظہار کرنے کے بعد 31 ملکہ اور مردکی نے اُنہیں دوبارہ ہدایت کی، ”جس طرح ہم نے فرمایا ہے، یہ عید لازماً متعین اوقات کے عین مطابق منانی ہے۔ اِسے منانے کے لئے یوں متفق ہو جائیں جس طرح آپ نے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے روزہ رکھنے اور ماتم کرنے کے دن مقرر کئے ہیں۔“ 32 اپنے اِس فرمان سے آستر نے پوریم کی عید اور اُسے منانے کے قواعد کی تصدیق کی، اور یہ تاریخی کتاب میں درج کیا گیا۔

مردکی اپنی قوم کا سہارا بنا رہتا ہے

10 بادشاہ نے پوری سلطنت کے تمام ممالک پر ساحلی علاقوں تک ٹیکس لگایا۔ 2 اُس کی تمام زبردست کامیابیوں کا بیان ’شاہانِ مادی و فارس کی تاریخ‘ کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ وہاں اِس کا بھی پورا ذکر ہے کہ اُس نے مردکی کو کس اونچے عُہدے پر فائز کیا تھا۔ 3 مردکی بادشاہ کے بعد سلطنت کا سب سے اعلیٰ افسر تھا۔ یہودیوں میں وہ معزز تھا، اور وہ اُس کی بڑی قدر کرتے تھے، کیونکہ وہ اپنی قوم کی بہبودی کا طالب رہتا اور تمام یہودیوں کے حق میں بات کرتا تھا۔